نزہت المجالس

جلد دوم

مصنف:

حضرت علامہ عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب جدید و تصحیح

محمد شکیل مصطفیٰ اعوان
صابری چشتی

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

نام کتاب	———	نزہت المجالس (جلد دوم)
مصنف	———	علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب جدید و تصحیح	———	محمد شکیل مصطفیٰ اعوان صابری چشتی
تاریخ اشاعت	———	جون ۲۰۱۱ء
صفحات	———	۸۰۰
کمپوزنگ	———	کاشف عباس
تعداد	———	۶۰۰
قیمت	———	-/400 روپے

فہرست مضامین

باب

حفظ امانت

ترک خیانت، عورتوں کا ذکر، نکاح کی فضیلت

طلاق کی مذمت ہم جنس پرستی سے ڈرانا اور زراعت کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

اِنَّ اللّٰـهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا (۵۸:۴) اور ارشاد ہے
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا۔
(۹۱:۱۶)

ترجمہ: بے شک خدا تمہیں حکم فرماتا ہے کہ امانت والوں کو ان کی امانت ادا کرو اور خدا کا عہد پورا کرو اور قسم پکی کر لینے کے بعد نہ توڑو۔

حکایت: احیاء میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا تھا کہ فلاں مقام پر میں آپ کے پاس آؤں گا اتفاق سے وہ شخص پہلے اور دوسرے دن بھول گیا تیسرے دن آیا تب بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر موجود پایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوان تو نے مجھے تو تنگ کر ڈالا تین روز سے میں تیرا یہاں منتظر ہوں اور یہ قصہ میں نے سورہ مریم کے ذیل میں تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں بھی دیکھا ہے لیکن اس میں بیان کیا ہے کہ یہ اعلانِ نبوت کے قبل کا قصہ ہے بعض مفسرین رحمۃ اللہ علیہم نے اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّـهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ (۵۴:۱۹) کے متعلق جو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسبت نقل فرمایا ہے بیان کیا ہے کہ کسی نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے کہا تھا کہ جب تک میں نہ آؤں آپ فلاں مقام پر بیٹھے رہیے اس کے بعد آپ سال بھر وہاں بیٹھے رہے تب وہ شخص آپ کے پاس آیا اور پھر کہہ

گیا کہ جب تک میں نہ آؤں آپ اسی مقام پر رہیے گا۔ آپ پھر سال بھر وہیں بیٹھے رہے اسی طرح تین بار آپ کو پیش آیا پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدح میں بیان فرمایا کہ یقیناً آپ وعدے کے سچے تھے۔ اگر کہا جائے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا خصوصیت کے ساتھ صادق الوعد ہونا کیوں بیان کیا حالانکہ تمام انبیاء علیہم السلام ایسے ہی تھے جواب یہ ہے کہ آپ نے بارہا بکثرت وعدے پورے کئے تھے کیونکہ آپ وفادار خاندان سے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جنہوں نے وفاداری کی اور فضیلت امت میں جہاں آپ کے مناقب مذکور ہیں اس کا بیان عنقریب آتا ہے وہاں مذکور ہے کہ میں نے یہ بروایت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ دیکھا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے یہ کہا تھا امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ میں بیان کیا ہے کہ عہد کا پورا کرنا نہایت تاکیدی مستحب ہے اور وعدہ خلافی کرنا نہایت شدت کے ساتھ مکروہ ہے۔

حکایت: روض الافکار میں ہے کہ اہل یمن میں سے ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے چلا کچھ لوگوں نے اس سے کہہ دیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے سلام کہہ دینا جب مدینہ میں داخل ہوا تو پیغام پہنچانا بھول گیا پھر پیغام پہنچانے راستہ سے واپس آیا جب اس سے فارغ ہو چکا تو اس نے مکہ جانا چاہا دیکھا کہ قافلہ روانہ ہو چکا ہے تو پھر وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر لوٹ آیا اور سو گیا خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہی وہ شخص ہے جس نے سلام پہنچانے کے لئے دوبارہ زحمت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں' اس کے بعد میری طرف ملتفت ہو کر کہا اے ابوالوفاء میں نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میری کنیت ابوالعباس ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابوالوفاء ہو اور میرا ہاتھ پکڑ کر جو اٹھایا تو میں جاگ اٹھا تب میں نے اپنے آپ کو مسجد حرام میں پایا پھر آٹھ روز تک مکہ میں مقیم رہا یہاں تک کہ حاجی لوگ آ گئے۔

حکایت: عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک مجوسی سے مقابلہ ہو رہا تھا جب نماز کا وقت آیا تو ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے مجوسی سے کہا کہ مجھ سے عہد کر کہ جب تک نماز سے فارغ نہ ہولوں گا تو میرے ساتھ کوئی برا ارادہ نہ کرے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو چکے اور غروب کا وقت پہنچا تو مجوسی ابن مبارک رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا مجھ سے بھی عہد کیجئے تاکہ میں بھی اپنی عبادت سے فارغ ہو جاؤں پھر جب اس نے آفتاب کو سجدہ کیا تو یہ تلوار لے کر اس پر جھپٹے فوراً ہاتف نے آواز دی جب تم عہد کرو تو عہد خدا پورا کیا کرو۔ اس پر آپ واپس ہوئے جب مجوسی فارغ ہو چکا تو اس نے پوچھا کیا بات ہے میری نسبت ارادہ کر کے پھر کیسے لوٹ گئے وہ بولے جب میں نے تجھے غیر خدا کو سجدہ کرتے دیکھا تو چاہا تھا کہ تجھے قتل کر ڈالوں اتنے میں ہاتف نے مجھے آواز دی کہ جب تم عہد کرو تو خدا کا عہد پورا کیا کرو یہ سن کر وہ کہنے لگا آپ کا ربّ بھی کیا خوب ربّ ہے کہ اپنے دوست پر اپنے دشمن کے لئے عتاب فرماتا ہے اس کے بعد اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

حکایت: حجاج نے ایک شخص کو قتل کرنے کے لئے طلب کیا اس نے کہا اے امیر میرے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں مجھے اتنی مہلت دیجئے کہ میں انہیں واپس کر دوں حجاج نے کہا بے ضمانت دار کے تم کو مہلت نہیں مل سکتی وہ شخص کسی ضمانت دار کی تلاش میں نکلا اسے ایک صاحب جمال شخص ملا اس سے دریافت کیا کہ تیرا کیا نام ہے۔ اس نے کہا عبدالکریم۔ پھر کہنے لگا بندہ میں اپنے مولیٰ کے کرم کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہونا چاہئے اس کے بعد حجاج کے ساتھ جو اسے قصہ پیش آیا تھا اس نے بیان کیا وہ بولا میں حجاج کے پاس تیرا ضامن بنوں گا اور اپنے نفس کے لئے میں اپنا نام نہ خراب کروں گا چنانچہ وہ ضامن ہو گیا اور وہ شخص اپنی امانتیں واپس کرنے گیا جب لوٹ کر آیا تو اس نے دیکھا کہ حجاج نے ضامن کو طلب کر کے قتل کا حکم دے دیا ہے ضامن نے کہا مجھے اتنی مہلت ملے کہ دو رکعتیں پڑھوں جب وہ پڑھ چکا تو اس نے کہا اے ربّ اس شخص کو میری جانب سے اس لئے

اطمینان ہوا تھا کہ میں کریم کا بندہ ہوں اور آپ کریم ہیں۔ جلاد نے چاہا تھا کہ تلوار کا ایک ہاتھ مارے اتنے میں دیکھا گیا کہ وہ شخص آ پہنچا جلاد نے اس سے پوچھا کہ تم قتل کی طرف کیسے لوٹ آئے اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا مجھے پھر یہاں بلا لایا ہے اور عہد پورا کرنا ایمان سے ہے اور میں حیات ناپائیدار کے لئے ایمان سے نہیں نکلتا اس پر حجاج نے دونوں کو معاف کر دیا۔

حکایت: کسی مرد صالح نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ سوائے خدا کے کسی سے فریاد نہ کروں گا پھر حج کو گیا تو اتفاق سے کنوئیں میں گر پڑا دو شخص اس کے پاس سے گزرے ایک نے کہا آؤ اس کنوئیں کو جو لوگوں کے راستہ میں ہے بند کر دوں اس پر اس نے چاہا تھا کہ دونوں سے فریاد کا خواہاں ہوں لیکن اسے اپنا عہد یاد آ گیا اس کے تھوڑے عرصے کے بعد ایک درندہ آیا اور اس نے کنواں کھول کر اس کا ہاتھ پکڑ کر نکال لیا اس کے بعد اس نے سنا کہ ہاتف کہہ رہا ہے جو مشکلات میں ہم سے ملتجی ہوتا ہے اور ہمارے غیر پر بھروسہ نہیں کرتا اور حالت غیبت میں غیب کے ساتھ ہم سے مناجات کرتا ہے ہم تلف ہونے کی حالت میں اسے تلف ہونے سے نجات دیتے ہیں اور اسی معنی میں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اذا لم یکن بینی وبینك مرسل

فریح الصبا منی الیك رسول

جب میرے اور تیرے درمیان کوئی قاصد نہ ہو تو باد صبا میری طرف سے تیرے پاس قاصد ہو کر پہنچے گی۔

حکایت: میں نے تفسیر علائی میں سورہ برأت کے ذیل میں دیکھا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک بار ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ نے فرمایا ہے: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک ہو اس میں ایک تہائی نفاق موجود ہے جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب

امانت دار بنایا جائے تو بددیانتی کرے تو ہمارا گمان ہے کہ ان سب سے یا بعض سے ہم لوگ نہ بچیں گے بلکہ ہم کیا بہتیرے لوگ نہ بچیں گے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور فرمانے لگے تمہیں ان باتوں سے کیا کام میں نے تو ان باتوں میں منافقوں کی تخصیص بیان کی ہے میں نے یہ جو کہا ہے کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے اس سے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ الایۃ کے مضمون کی طرف اشارہ ہے تو کیا تم ایسے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تم پر صادق نہیں تم اس سے بری ہو اور یہ جو میں نے کہا کہ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اس سے اللہ تعالیٰ کے قول وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ (۹:۷۵) سے لے کر تین آیتوں کے آخر تک کے مضمون کی طرف اشارہ ہے کیا تم ایسے ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اگر خدا نے ہم سے کوئی عہد لیا ہو تو ہم ضرور پورا کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تم پر صادق نہیں تم اس سے بری ہو اور یہ جو میں نے کہا ہے کہ جب امانت دار بنایا جائے تو بددیانتی کرے اس سے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ الایۃ (۳۳:۷۲) کی طرف اشارہ ہے پس ہر مرد مومن اپنے ایمان پر امانت دار بنایا گیا ہے چنانچہ مومن پوشیدہ اور ظاہر ہر حالت میں غسل جنابت کرتا ہے کیا تم ایسے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہاں یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تم پر صادق نہیں تم اس سے بری ہو۔

حکایت: حضرت یوسف علیہ السلام نے جب قید خانہ میں تھے یہ نذر کی تھی کہ اگر رہائی نصیب ہوئی تو فقیروں وغیرہ کی دعوت کریں گے لیکن جب رہا ہوئے تو اپنی نذر بھول گئے پھر جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو یاد دلائی تو آپ نے ایک ماہ تک کھانا تیار کرایا اور لوگوں کو جمع کیا چھوٹے بڑے سب جمع ہوئے جبرائیل علیہ السلام نے کہا اب بھی مقصود حاصل نہیں ہوا حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا وہ کیا ہے انہوں نے کہا کھجور کی شاخوں کے جھونپڑے میں ایک اندھی بڑھیا رہ گئی ہے آپ نے اسے کہلا بھیجا اس نے قاصد سے کہا کہ یوسف (علیہ السلام) سے کہو کہ خود میرے پاس تشریف لائیں اور زبان

حال سے یہ شعر پڑھا:

لا تبعثوا مع النسیم رسالۃ
انی اغار من النسیم علیکم

ترجمہ: بادنسیم کے ہاتھ پیغام نہ بھیجو۔ یقیناً تم پر بادنسیم سے مجھے غیرت آتی ہے۔

قاصد نے واپس آ کر حضرت یوسف علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی تو یوسف خود وہاں تشریف لے گئے اور کہنے لگے اری بڑھیا ہماری دعوت میں چل وہ بولی اب اری بڑھیا کہتے ہو وہ بات کہاں گئی جب یا سیدی کہہ کر پکارا کرتے تھے زمانہ دراز تک ہم نے ناز و نعم میں تمہیں رکھا ہے اور تمہارے قدموں پر جواہرات نثار کیے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام بولے یہ ناز و انداز کی باتیں کیسی ہیں۔ اس نے کہا میں زلیخا ہوں یہ سن کر یوسف کا جی اس پر بھر آیا اور رو دیے جب زلیخا آئی تو مجلس میں کوئی نہ رہا سوائے حضرت یوسف علیہ السلام کے جو اس کی خدمت کے لئے خود استادہ ہوئے پھر یوسف علیہ السلام نے اسے خلعت پہنایا وہ بولی ہم ان چیزوں کے بہت مالک رہ چکے ہیں جو میں چاہتی ہوں اگر آپ نہ کریں گے تو میں اپنے گھر واپس چلی جاؤں گی۔ آپ نے پوچھا وہ کیا ہے اس نے کہا میری نگاہ ہو جائے اور جوانی مل جائے اور آپ میرے شوہر بن جائیں۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا ہم نے آپ کی وجہ سے اس پر کرم کیا اسے نگاہ اور جوانی پھر عطا فرمائی اور آپ نکاح کر کے اس پر کرم کیجئے چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اسی دم زلیخا سے نکاح کر لیا۔

حکایت: زلیخا شاہزادی تھی اور اس کے اور مصر کے مابین نصف ماہ کی مسافت حائل تھی ایک رات حضرت یوسف علیہ السلام کو اس نے خواب میں دیکھا اور ان کی محبت اس کے جی میں سما گئی اور رنگ متغیر ہو گیا اس کے باپ نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں ایک صورت دیکھی ہے اس نے کہا اگر مجھے اس کا مقام معلوم ہو تو میں تیرے لئے اس کی تلاش کروں پھر اس نے دوسرے سال دیکھا اور پوچھا اس کے حق کے طفیل سے بتلا جس نے تیری صورت بنائی ہے تو کون ہے انہوں نے کہا میں

تیرے لئے ہوں۔
میرے سوا کسی کو پسند نہ کرنا بیدار جو ہوئی تو اس کی عقل میں تغیر آ گیا تھا باپ نے اس کے بیڑیاں ڈال دیں۔
پھر تیسرے سال انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا اس کے حق کے طفیل سے بتلا کہ تو کہاں ہے انہوں نے جواب دیا کہ مصر میں جب بیدار ہوئی تو اس کی عقل درست ہو گئی تھی اس نے اپنے باپ کو اطلاع دی اس نے اس کی بیڑیاں کھول دیں اور بادشاہ مصر کے پاس پیغام بھیجا کہ میری ایک لڑکی ہے اور بادشاہوں کے پیغام بھی اس کے پاس آئے ہیں لیکن وہ تم پر راغب ہے اس نے لکھ بھیجا جو ہمیں چاہتی ہے ہم بھی اسے چاہتے ہیں تب اس کے باپ نے ہزار لونڈیاں' ہزار غلام' ہزار اونٹ' ہزار خچر اس کے جہیز میں ساتھ کر کے مصر روانہ کیا جب وہ مصر میں پہنچی تو بادشاہ نے اس سے نکاح کر لیا وہ بادشاہ کو دیکھ کر بہت روئی اور اس نے اپنا منہ چھپا لیا اور اپنی لونڈی سے کہنے لگی یہ وہ نہیں ہے جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا لونڈی بولی صبر کیے رہو پھر جب بادشاہ نے اسے دیکھا تو اس پر فریفتہ ہو گیا لیکن جب بادشاہ اس کے ساتھ سونا چاہتا تھا تو خدا کی قدرت سے زلیخا کی صورت بن کر ایک پری بادشاہ کے پاس آ جاتی تھی اسی طرح خدا نے زلیخا کو حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے محفوظ رکھا چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام جب زلیخا کے پاس گئے تو باکرہ پایا جیسے خدا نے آسیہ بنت مزاحم کو فرعون سے محفوظ رکھا تھا اس لئے کہ یہ جنت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہونے والی تھیں اگر کوئی کہے کہ جب خدا نے آسیہ رضی اللہ عنہا کو فرعون سے بچائے رکھا تو پھر اللہ تعالیٰ کے قول ثَيِّبَاتٍ وَّاَبْكَارًا کے کیا معنی ہوں گے کیونکہ ایک قول کے موافق ثیبات سے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا اور ابکار سے مریم مراد ہیں جواب یہ ہے کہ عورت ثیب کہلانے لگتی ہے جب اس کا نکاح ہو جائے اگرچہ اس سے صحبت نہ کی جائے اور اس کے اوپر ثیب کے احکام جاری ہوتے ہیں کیا یہ نہیں دیکھتے ہو کہ اگر اس کا خاوند مر جائے تو اس پر عدت وفات واجب ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مریم سے پیدا ہونا ان کی بکارت کے منافی نہیں اسے لئے کہ وہ ان کی ناف سے پیدا

ہوئے تھے اور یہ عجیب و غریب بات ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ایک عورت کے بچہ ہوا اور اس پر غسل واجب نہیں ہوا اور وہ مریم ہیں۔

حکایت: ایک مرد صالح نے اپنے ربّ سے عہد کیا کہ میں دنیا کے زخارف پر نظر نہ ڈالوں گا اس کے بعد ایک روز سنار کے مکان پر گیا اور عہد بھول گیا اور اس کی ایک ٹیکہ پر نظر پڑی جو سونے سے آراستہ تھا اسے نہایت پسند آیا جب وہ چلا گیا تو مالک کے پاس سے وہ گم ہو گیا مالک نے اس کو پکڑا اور کہا تو ہی لے گیا ہے اس کے بعد بادشاہ کے روبرو اسے پہنچایا تو وہ قسم کھا گیا کہ میں نے نہیں لیا ہے جب اس کے کپڑے اتارے تو اس کے کپڑے کے اندر سے نکلا بادشاہ نے اس کے لئے زدوکوب کا حکم دیا ہاتف نے آواز دی کہ خدا کے ولی کو نہ مارنا یہ مودب ہے۔

فائدہ: میں نے صحیح بخاری (یہ واقعہ صحیح بخاری میں نہیں بلکہ صحیح مسلم میں ہے۔) میں دیکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے گیارہ عورتیں بیٹھیں اور انہوں نے باہم یہ عہد و پیمان کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات پوشیدہ نہ رکھیں گی۔ پہلی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے دبلے اونٹ کا گوشت کسی دلدل والے پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا اور اس کی نرم زمین نہ ہو کہ کوئی اس پر چڑھ سکے نہ ایسا فربہ گوشت ہی ہو کہ کھسک آئے مراد یہ ہے کہ وہ بخیل اور بد خلق ہے۔ دوسری نے کہا میں اپنے خاوند کی باتیں شائع نہیں کرتی مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھے چھوڑ نہ دے میں بیان کرنے آؤں گی تو ذرا ذرا بیان کر کے رکھ دوں گی مراد یہ ہے کہ اس میں بکثرت عیب ہیں۔ تیسری نے کہا میرا خاوند دراز قد ہے اگر میں اس کے باب میں بولوں تو مجھے طلاق مل جائے اور اگر چپ رہوں تو مجھے بیچ اُدھر (معلق) میں ڈال رکھے یعنی ایسا جیسے کہ کوئی بے خاوند والی ہو۔ چوتھی نے کہا میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح ہے کہ اس میں نہ گرمی ہے نہ سردی نہ خوف ہے نہ اس سے جی اکتاتا ہے غرض یہ ہے کہ خوبیوں سے آراستہ ہے اس سے جی نہیں گھبراتا کیونکہ اس میں کوئی ناگوار بات نہیں ہے اور انشاء اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے باب میں تہامہ کا بیان عنقریب آتا ہے۔ پانچویں نے کہا میرا خاوند اگر آتا ہے تو چیتا ہے یعنی نرم خوئی کرتا ہے

اور اگر جاتا ہے تو شیر ہو جاتا ہے یعنی اس کی ہیبت طاری ہوتی ہے جو گھر میں رکھ دیتا ہے
پھر کبھی اس کو نہیں پوچھتا ہے غرض یہ ہے کہ وہ کریم ہے اور سوتا بہت ہے کیونکہ چیتا زیادہ
سونے کے ساتھ موصوف ہے اور شیر کے سے کام کرتا ہے اور وہ ایک درندہ جانور ہے
کیونکہ گوشت مقوی بدن ہے اور عقل اور فہم کو نہایت تیز کرتا ہے اور وہ امام مالک رحمۃ اللہ
علیہ کے نزدیک حلال ہے۔ چھٹی نے کہا میرا خاوند اگر کھانے پر آتا ہے تو بہت سا کھا جاتا
ہے اور پینے پر آتا ہے تو سب پی جاتا ہے اور اگر کروٹ سے لیٹتا ہے تو لپٹ جاتا ہے اور
اپنا ہاتھ اپنے کپڑے کے نیچے نہیں داخل کرتا ہے کہ اس کے بدن کا عیب معلوم ہو یہ اس
کے حسن صحبت کی تعریف کرتی ہے اور بعض نے کہا اس کی مذمت کرتی ہے کہ گھر کے
حالات کی خبر نہیں لیتا۔ ساتویں نے کہا میرا خاوند نامرد ہے۔ یعنی عنین ہے جس کی زوجہ
کے لئے علماء نے اختیار ثابت کیا ہے اور احمق ہے احمق اسے کہتے ہیں جو باوجود قباحت
سے واقف ہونے کے بے موقع کام کرے اور بعض نے کہا ہے باوجود علم کے ضرر رساں
کام کرے اور بعض نے کچھ اور معنی بیان کئے ہیں اس کو نووی رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ میں
بیان کیا ہے کہ تمام لوگوں کے عیب اس میں جمع ہیں اسے کچھ دریغ نہیں کہ سر پھاڑ ڈالے یا
ہڈیاں چور کر دے یا کھوپڑی توڑ دے۔ تاہم ہر بیماری کا علاج ہے۔ آٹھویں نے کہا
میرے خاوند کا بدن ٹٹولنے میں خرگوش کی طرح نرم معلوم ہوتا ہے اور اس سے زرنب کی
خوشبو آتی ہے۔ نویں نے کہا کہ میرا خاوند بلند ستون والا یعنی اس کا مکان عالی شان ہے
اس کی تلوار کا پرتلہ لمبا ہے یعنی دراز قد ہے راکھ کا اس کے یہاں ڈھیر رہتا ہے یعنی لوگوں
کی ضیافت میں بہت کچھ پکوایا کرتا ہے اور مکان ضیافت سے اس کی جائے بود و باش
قریب ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ ہر شئے کی ایک زکوٰۃ ہے اور مکان کی زکوٰۃ خانہ
ضیافت ہے۔ دسویں نے کہا میرا خاوند مالک ہے کیسا مالک کہ اس سے بہت متصور نہیں
اس کے بکثرت اونٹ ہیں جو چرنے کم جاتے ہیں اور جب باجے کی آواز سنتے ہیں تو انہیں
یقین ہو جاتا ہے کہ اب مارے جائیں گے یعنی مہمانوں کے لئے ہم ذبح ہوں گے۔
گیارہویں نے کہا میرا خاوند ابوذرع ہے ابوذرع کا کیا کہنا ہے اس نے تو زیوروں سے

میرے کان لاد کر جھما جھما دیئے اور میرے بازوؤں میں فربہی سے نری چربی ہی چربی بھر دی اور مجھے ایسا خوش کیا کہ میں اپنے جی میں پھولی نہیں سماتی تھوڑی سی بکریوں والے غریب کنبہ سے مجھے لایا تھا اور اپنے یہاں لا کر مجھے ایسے گھر کا بنا دیا کہ جن کے یہاں گھوڑے اونٹ گائے اور کھیت سب ہی کچھ ہے اس کے پاس مجھے کوئی برا نہیں کہتا اور سونے پر آتی ہوں تو شام سے صبح کر دیتی ہوں اور پینے پر آتی ہوں تو خوب جی بھر کر پی لیتی ہوں جہاں اس عورت کا مکان تھا وہاں پانی کم ملتا تھا ابوذرع کی ماں کیسی اچھی ماں ہے اس کے بدن میں موٹی موٹی بٹیں پڑی ہیں اس کا گھر کشادہ ہے ابوذرع کا بیٹا کیا خوب بیٹا ہے کھجور کی نرم نرم شاخوں کی بنی ہوئی اس کی خوابگاہ ہے بکری کے بچے کے دست سے شکم سیر ہو جاتا ہے یعنی بہت تھوڑا کھاتا ہے ابوذرع کی بیٹی بھی کیسی اچھی بیٹی ہے اپنے ماں باپ کی فرماں بردار ہے اور موٹی تازی ہے (شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں نے کوئی موٹا عقل مند نہیں دیکھا) اور اپنے پڑوس کو غصہ دلاتی ہے یعنی ایسی حسین ہے کہ اس کی صورت دیکھ کر جلتی ہے ابوذرع کی لونڈی بھی کیا خوب لونڈی ہے ہماری باتیں مشہور نہیں ہونے دیتی یعنی گھر کی بات دوسروں سے نہیں کہتی پھرتی اور نہ کھانے پینے کی چیزوں میں خیانت کرتی ہے اور ہمارے گھر کو خراب نہیں رکھتی یعنی کھانا نہیں خراب ہونے دیتی بلکہ عمدگی سے پکاتی اور کھانے خوب خوب کھلاتی ہے اور بعض نے کہا ہے مطلب یہ کہ گھر میں کوڑا نہیں رہنے دیتی اور بعض نے کہا ہے اس کے بچے نہیں ہیں اور محب طبری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ کھانے کی چیزیں کونے کھدرے میں چھپائے نہیں پھرتی پھر اس نے بیان کیا کہ ایک روز ابوذرع کا کہیں جانا ہوا اور دودھ کی مشکیں چھلکتی جاتی تھیں اسے ایک عورت ملی جس کے چیتے کے طرح دو بچے تھے جو اس کے پہلو میں اس کے انار کی مانند دونوں پستانوں سے کھیل رہے تھے تب اس نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا میں نے اس کے بعد ایک سردار سے نکاح کر لیا جو سبک سیر گھوڑے پر سوار ہوتا تھا اور نیزہ لے کر چلتا تھا شام کو میرے پاس بکثرت اونٹ لایا اور مجھے ہر قسم کی چیزوں کی ایک ایک جوڑی دی اور بولا اے ام ذرع کھا اور اپنے کنبہ والوں کو کھلا پھر اس نے کہا اگر میں وہ

تمام چیزیں جو اس نے مجھے دی تھیں جمع کروں جب بھی ابوذرع کے ایک چھوٹے سے برتن کو نہیں پہنچ سکتیں۔ رافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ سرزمین یمن کے ایک قریہ میں ایام جاہلیت میں یہ لوگ رہتے تھے۔

حکایت: حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک جوان ایک بار بیمار پڑا اس کی ماں نے نذر کی کہ اگر خدا اسے شفا عنایت کرے گا تو میں دنیا سے سات روز کے لئے نکل جاؤں گی۔ خدا نے اسے شفا عنایت فرمائی تو اس نے قبر کھدوائی اور اپنے لڑکے سے کہنے لگی کہ میرے اوپر مٹی ڈال دے اور سات روز کے بعد مجھے نکال لینا پھر جب اس کے لڑکے نے اس پر مٹی ڈال دی اس کی ماں کو اس کے اندر ایک باغ کا دروازہ نظر پڑا وہ اس کے اندر چلی گئی وہاں اس نے دو عورتیں دیکھیں ایک کے سر کے اوپر ایک پرندہ اپنے بازوؤں سے پنکھا جھل رہا ہے اور دوسری کے سر پر ایک پرندہ چونچیں مار رہا ہے اس عورت نے ان دونوں سے اس کا سبب پوچھا پہلی نے کہا میں دنیا سے ایسے حال میں آئی ہوں کہ میرا خاوند مجھ سے راضی تھا اور دوسری نے کہا میں دنیا میں ایسے حال میں آئی ہوں کہ میرا خاوند مجھ سے ناراض تھا تو جب لوٹ کر جانا تو میری طرف سے اس سے معافی مانگنا پھر سات روز کے بعد جو اس کے لڑکے نے اسے نکالا تو اس نے اس عورت کے خاوند سے ماجرا بیان کیا اس نے معاف کر دیا پھر اس عورت نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہتی ہے کہ اب مجھے عذاب سے نجات مل گئی۔

حکایت: بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس نے اپنی زوجہ اور تین لڑکیوں کو چھوڑا جب اس عورت کی عدت گزر گئی تو اس نے نکاح کر لیا اور اس کے پاس شب باشی سے ایک رات قبل اس نے خواب میں اپنے پہلے خاوند کو دیکھا کہ وہ غمگین ہے اس نے خاوند سے اس کا سبب پوچھا اور کہنے لگی میں تجھے ابھی بھولی نہیں ہوں وہ بولا اگر تو بھول نہ جاتی تو فلاں سے نکاح کیوں کرتی جب صبح ہوئی تو اس زمانہ کے نبی سے اس نے ماجرا بیان کیا اور کہا کہ اس سے مجھے طلاق دلا دیجئے اس نے طلاق دے دی پھر خدا نے وحی بھیجی کہ اس عورت سے کہہ دیجئے کہ جب تو نے اپنے خاوند سے وفاداری کا برتاؤ

کیا تو جو کچھ اس سے ہماری درگاہ میں کمی وبیشی ہوگئی تھی اس کے صلہ میں ہم نے بخش دی اور اس کے بدن پر جتنے بال ہیں ہر بال کے عوض اسے ایک لونڈی خدمت کے لئے عنایت فرمائی اور جنت میں ہم اس کے خاوند سے اسے ملا دیں گے۔

لطیفہ: میں نے مجمع الاحباب میں دیکھا ہے کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کہا اے اللہ ابوالدرداء (رضی اللہ عنہ) نے مجھے پیغام نکاح دے کر مجھ سے نکاح کرلیا تھا اب میں انہیں پیغام دے کر آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ جنت میں میرا ان سے نکاح کر دیجئے گا۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بولے اگر تو یہ چاہتی ہے تو میرے بعد نکاح نہ کرنا جب ان کا انتقال ہوگیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پیغام نکاح دیا وہ بولیں ابوالدرداء (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ جنت میں نکاح کرنے کے سوا بشرطیکہ منظور خدا ہے میں کسی اور سے نکاح نہ کروں گی اور حذیفہ (رضی اللہ عنہ) نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تو چاہتی ہے کہ جنت میں میری زوجہ ہو تو میرے بعد نکاح نہ کرنا کیونکہ عورت دنیا میں جو اس کا آخری خاوند ہوگا اسی کو ملے گی۔

فائدہ: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے نکاح کئے ہوئے شخص کی نماز بلا نکاح والے کی نماز سے چالیس حصہ افضل ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے نکاح کرو کیونکہ نکاح کے ساتھ ایک روز ہزار برس کی عبادت سے افضل ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا کیا تمہاری زوجہ ہے انہوں نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا لونڈی بھی نہیں انہوں نے عرض کیا لونڈی بھی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہارے پاس مال ہے انہوں نے کہا ہاں میں مال دار ہوں فرمایا تو اخوان الشیاطین میں سے ہے اگر تو نصرانی ہوتا تو راست ہوتا یقیناً ہماری سنت نکاح کرنا ہے تم میں سے برے لوگ وہ ہیں جو مجرد رہتے ہیں اور تمہارے مردوں میں سے بدتر وہ ہیں جو مجرد مرتے ہیں۔

کتاب البرکۃ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے جو عیالداری کے خوف سے نکاح کو ترک کرے وہ ہم میں سے نہیں خدا اس پر دو فرشتے مقرر فرمائے گا جو

اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیں گے کہ اے خدا کے رسول کی سنت کے ضائع کرنے والے قلت رزق کی بشارت سن لے۔ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد کسی نے ان سے خواب میں پوچھا کہ آپ سے خدا نے کیا معاملہ کیا انہوں نے کہا نکاح کرنے والوں کے محل سے میرے محل کم درجے کے ہیں۔ مؤلف اپنے بعض شیوخ سے روایت کر کے کہتے ہیں کہ یہ ان کے ایسے اہل ولایت لوگوں کے اعتبار سے ہے باقی رہا عام لوگوں کے اعتبار سے اس میں شک نہیں کہ ان کا محل اعلیٰ ہے۔ شفا میں مذکور ہے کہ بہتیرے لوگوں نے اسے مکروہ کہا کہ کوئی خدا سے مجرد ہونے کی حالت میں ملے ہاں میں نے شرح مہذب میں دیکھا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا تو نے نکاح کیا ہے اس نے کہا نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے کہا تو کیا جانے کہ کس عافیت میں ہے۔

مسئلہ: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نکاح فرض کفایہ ہے اور شافعی کے نزدیک سنت ہے اور کبھی واجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب اپنی دو عورتوں میں سے ایک کو طلاق دے دے اور اس کی سوت کی باری میں بھی جو اس کا حق ہو گیا ہے اسے پورا نہ کرے تو اس پر نکاح کرنا واجب ہے تا کہ اس کا حق پورا پورا ادا ہوتا رہے اور نذر سے نکاح کرنا واجب نہیں ہوتا کیونکہ نذر انہیں چیزوں میں صحیح ہوتی ہے جن میں مکلف مستقل ہوتا ہے اور نکاح میں وہ مستقل نہیں کیونکہ وہ عورت کی رضا مندی پر موقوف ہے اور فاسق کو ولایت نہیں ہے سوائے اس صورت کے کہ ولایت حاکم فاسق کی طرف منتقل ہو جائے جیسا کہ غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے اور زوائد روضہ میں نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو اچھا سمجھا ہے اور کہا ہے کہ اسی پر عمل کرنا مناسب ہے اور اس کو ابن صلاح اور سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی پسند کیا ہے۔

فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کو پرہیزگاری کے بعد نیک بخت بی بی سے بہتر اور کوئی چیز دستیاب نہیں ہوئی اگر اسے حکم کرتا ہے تو فرماں برداری کرتی ہے اگر اس کی طرف نظر کرتا ہے تو وہ خوش کر دیتی ہے اگر اس پر قسم کھا لیتا ہے تو وہ اس کی قسم پوری کر دکھاتی ہے اگر اس کی نظروں سے غائب ہوتا ہے تو اپنے نفس کو بچاتی اور

اس کے مال کی حفاظت کرتی رہتی ہے اس کو ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا متقع ہونے کی چیز ہے اور دنیا میں متقع ہونے کی چیزوں میں سے سب سے بہتر نیک بخت عورت ہے اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

لطیفہ: ایک شخص نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا اے کلیم اللہ! اپنے ربّ سے میرے لئے دعا فرمایئے کہ مجھے جلدی سے جنت عنایت فرمائے۔ خدا نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ اچھا میں نے ایسا کر دیا کیونکہ میں نے اسے حسین وجمیل اور اس سے موافقت رکھنے والی عورت اسے عطا فرما دی ہے۔

میں نے ذریعہ میں بخط مؤلف یعنی محمد بن عماد رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی دیکھا ہے۔ کہ تین شخص جب دعا کرتے ہیں تو خدا ان کی دعا مقبول نہیں فرماتا ایک وہ شخص جس کی عورت بد خلق ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے دے اور ایک وہ شخص جو بے وقوف کو اپنا مال حوالے کرے اور ایک وہ شخص جس کا دوسرے پر قرض آتا ہو اور اس پر بلا وجہ تنگی کرے۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ خدا ان لوگوں کی دعا دوسروں کے حق میں قبول نہیں فرماتا کیونکہ انہوں نے خود شریعت کی مخالفت کی ہے اور اپنے اوپر خود ضرر گوارا کیا ہے۔ میں نے تفسیر سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت داؤد علیہ السلام سے نکاح کے بارے میں مشورہ کیا آپ نے فرمایا میرے بیٹے سلیمان سے مشورہ کرو جوان کی تلاش میں نکلا تو اس نے دیکھا کہ وہ چھوٹے سے ہیں اور لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں اس نے ان سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا طلائے سرخ اختیار کرنا اور سیم سپید اور گھوڑے سے بچتے رہنا کہ کہیں مار نہ دے وہ ان کی بات نہ سمجھا اور آ کر اس نے حضرت داؤد علیہ السلام سے دریافت کیا آپ نے فرمایا طلائے احمر سے ناکتخدا عورت مراد ہے اور سیم سپید سے شوہر دیدہ اور گھوڑے سے بوڑھی عورت مراد ہے جو بے اولاد ہو۔

مسئلہ: جب مرد کا کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس کے چہرہ اور انگلیوں

سے کلائی تک اس کے ہاتھ دیکھ لینا سنت ہے۔ بشرطیکہ وہ حرہ ہو اور لونڈی سے سوائے ستر باقی بدن دیکھ سکتا ہے اور عورت کے لئے بھی سنت ہے کہ جب نکاح کرنا چاہے تو مرد کو دیکھ لے۔

موعظت: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے کسی سے فرمایا کہ نکاح کر لے اور طلاق نہ دینا کیونکہ اللہ تعالیٰ بن سنور کر پھرنے والے مردوں اور عورتوں کو مبغوض سمجھتا ہے۔ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص کسی عورت اور اس کے خاوند کے درمیان جدائی ڈال دے اس پر دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت ہوتی ہے اور خدا اپنے وجہ کریم کا دیدار اس پر حرام کر دیتا ہے۔ بروایت حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کسی عورت اور اس کے خاوند کے درمیان جدائی ڈالتا ہے خدا اس کے اور جنت کے درمیان قیامت میں جدائی ڈالے رکھے گا اور انشاء اللہ باب خوف میں عنقریب آتا ہے کہ طلاق کبھی واجب کبھی مستحب کبھی مکروہ کبھی حرام ہوتی ہے۔

حکایت: امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھا اس کی عورت خوبصورت تھی ایک جوان اسے دیکھ کر عاشق ہو گیا اس عورت نے اس جوان کو ایسی کنجی بتا دی کہ جب چاہے وہ اس کے پاس چلا آوے ایک روز اس کے خاوند نے اس سے کہا مجھے تیری حالت اچھی نہیں معلوم ہوتی لہٰذا تجھے قسم کھانا چاہیے کہ کوئی خیانت نہیں ہوئی اس نے کہا اچھا پھر جب اس کا خاوند چلا گیا اور وہ جوان آیا تو اس نے یہ ماجرا اس سے بیان کیا اس نے کہا پھر اس سے خلاصی کی کیا صورت ہے وہ بولی گدھے کو کرایہ پر چلانے والوں کا سا لباس پہن کر اور ایک گدھا لے کر شہر کے دروازے پر کھڑے رہنا پھر جب اس کا خاوند آیا اور اس نے قسم کھلانے کے لئے اس باعظمت پہاڑ پر جس پر جا کر وہ لوگ قسم کھایا کرتے تھے اسے لے جانا چاہا تو وہ اس کے ہمراہ نکل کھڑی ہوئی جب اس نے اس گدھے والے کو دیکھا تو کہنے لگی میں تو ضرور سوار ہو کر چلوں گی خاوند نے اسے سوار کرا دیا اور یہ سب پہاڑ پر چڑھنے لگے جب

پہاڑ پر پہنچ گئے تو وہ خود گدھے پر سے گر پڑی اور اس کا کچھ بدن کھل گیا پھر کہنے لگی خدا کی قسم سوا تیرے مجھے کسی نے نہیں دیکھا ہے مگر ہاں اس گدھے والے نے۔ اس پر پہاڑ شدت سے مضطرب ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول

وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ (۴۶:۱۴) میں اسی قسم کا ذکر ہے۔
اگر چہ ان کا مکر ایسا ہو کہ اس سے پہاڑ ہل جائیں۔

موعظت: بروایت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی اپنے خاوند سے اپنی آبرو کے بارے میں خیانت کرتی ہے اس امت کا آدھا عذاب اس پر ہوگا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کا حق عورت ادا نہیں کرسکتی جب تک خاوند کا حق ادا نہ کرتی ہو۔ حاوی القلوب الطاہرہ میں مذکور ہے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص اپنے گھر میں گیا تو اس نے دیکھا کہ اس کی عورت بلا اجازت کہیں چلی گئی جب واپس آئی تو اس نے اسے طلاق دے دی وہ اس بارے میں اس سے کہنے لگی تو اس نے جواب دیا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو عورت بلا اجازت اپنے خاوند کے گھر سے کہیں چلی جاتی ہے اس پر ستر ہزار فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اور جس پر اتنی لعنتیں پڑی ہوں وہ میرے گھر میں رہنے کے قابل نہیں ہے کہ اس کی لعنتوں کی مصیبت میں کہیں میں نہ گرفتار ہو جاؤں اور دوسری حدیث میں ہے کہ جب عورت گھر سے نکلتی ہے اور اس کا خاوند ناپسند کرتا ہے تو آسمان سے جتنے فرشتے ہیں سب اس پر لعنت کرتے ہیں۔

مسئلہ: روضہ میں بیان ہے اگر عورت اپنے خاوند کے غیبت میں اپنے باپ کی عیادت یا زیارت کے لئے جائے بشرطیکہ بطریق جھگڑے و مخالفت کے نہ ہو تو اس کا نفقہ ساقط نہیں ہوتا۔

لطیفہ: جب حضرت خارجہ فزاری رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا تو اس کو نصیحت کی کہ اے بیٹا اب تم اس آشیانہ سے جس میں گھسی ہوئی تھیں نکلتی ہو اور ایسے بستر پر جاتی ہو جس کو تم پہچانتی نہیں ہو اور ایسے ہمدم کے پاس چلی ہو جسے کوئی تمہاری الفت نہیں ہے تم اس کے سامنے زمین بنی رہنا تو وہ تمہارے لئے آسمان بن جائے گا تم اس کا بچھونا

بن جانا وہ تمہارا ستون اور سنبھالنے والا بن جائے گا تم اس کی لونڈی بنی رہنا وہ تمہارا غلام رہے گا تم ہر دم اس کے ساتھ ساتھ نہ پھرنا ورنہ اسے تم سے عداوت ہو جائے گی اور اس سے دور دور بھی نہ رہنا نہیں تو وہ تمہیں بھول جائے گا اگر وہ تمہارے پاس آئے تو تم اس کے پاس چلی جانا اگر وہ تم سے الگ رہنا چاہے تو اس سے اس وقت الگ رہنا اور اس کی ناک کان اور آنکھ کو بچائے رہنا کہ خوشبو کے سوا تم سے اسے کچھ سونگھنے کا موقع نہ ملے اور سوائے اچھی بات کے تمہاری اور کوئی بات اس کے کان میں نہ پڑے اور جب تم پر اس کی نظر پڑے تو تمہیں حسن و جمال کے ساتھ دیکھے۔

حکایت: کسی مرد صالح نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا اس نے کہا ایک لونڈی بھی ہونا چاہئے۔ مرد پر یہ گراں گزرا ایک نیک بندہ نے اس شخص سے کہا میں تم دونوں کی خدمت کروں گا بشرطیکہ عورت مجھے کبھی دیکھے نہیں اس شخص نے عورت سے کہا وہ بولی جب خدمت ہو گی تو مجھے دیکھنے کی ضرورت نہیں اس کے بعد ایک روز عورت کی ماں آئی اور اس نے پوچھا خاوند صالح کے ساتھ تیری کیسی گزرتی ہے وہ بولی میرے لئے اس نے ایک لونڈی رکھ دی ہے جو میری خدمت کیا کرتی ہے اور میں نے اسے دیکھا نہیں ہے اور روز آدھی رات کو وہ عبادت کرنے کے لئے چلا جاتا ہے ماں بولی وہ جھوٹا ہے لونڈی کے پاس جاتا ہو گا جب رات ہوئی تو حسب عادت وہ نکلا اس کی بی بی بھی اس کے پیچھے ہو لی تو اس نے دیکھا جیسا اس نے کہا تھا وہ عبادت ہی کر رہا تھا پھر عورت نے کہا آؤ لونڈی کو بھی دیکھ لوں تو معلوم ہوا کہ وہ غلام ہے نماز پڑھ رہا ہے اور حکم خدا سے چکی چل رہی ہے جب وہ تشہد کے لئے بیٹھتا ہے تو چکی میں دانے ڈال دیتا ہے یہ ماجرا دیکھ کر اس نے اپنی ماں کی تکذیب کی اور اس غلام اور اپنے خاوند کی خود خدمت کرنے لگی اس کو یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے روض الریاحین میں بیان کیا ہے۔

حکایت: میں نے امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کی عرائس میں بروایت حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ دیکھا ہے کہ انبیاء کرام میں سے ایک شمعون نامی نبی تھے وہ اپنی قوم سے جہاد کرتے تھے اور ان کو قتل کر کے ان کا مال لیا کرتے تھے اور لوہے کی بیڑی میں بندھتے

نہ تھے جب وہ لوگ ان سے عاجز آ گئے تو ان کی بی بی سے کہا اگر تو انہیں باندھ کر ہمیں دے دے تو ہم تجھے بہت کچھ مال دیں گے جب وہ سوئے تو اس نے انہیں رسی سے باندھا جب وہ بیدار ہوئے تو ان کے ہاتھ پیروں سے رسی گر پڑی انہوں نے بی بی سے دریافت کیا بی بی نے کہا میں آپ کی قوت دیکھتی تھی پھر بی بی نے لوہے سے جکڑ دیا جب وہ بیدار ہوئے تو وہ بھی ان کے ہاتھ اور پیروں سے کھل کر گر پڑا انہوں نے پھر سبب دریافت کیا تو بی بی نے وہی جواب دیا اس کے بعد پوچھا کہ دنیا میں کوئی چیز بھی ایسی ہے جس میں آپ بندھ جائیں انہوں نے کہا ہاں میرے بال ہیں جب وہ سوئے تو بالوں سے باندھ کر ان کی قوم کے پاس انہیں بھیج دیا انہوں نے ان کی بینی وگوش بریدہ کر کے ان کی آنکھیں نکال لیں اس پر خدا نے ان سب کو زمین میں دھنسا دیا اور خدا نے عورت پر بجلی گرا دی ان نبی علیہ السلام کو جیسے تھے ویسا ہی اچھا بنا دیا انہوں نے اپنی قوم سے ہزار ماہ تک جہاد کیا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے سورہ انا انزلنه فی لیلة القدر نازل فرمائی۔

موعظت: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے تمہارا بھید تمہاری قید میں ہے جب تم بول دیئے تو وہ دوسرے کی قید میں آ گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے راز پوشیدہ رکھنے سے اپنی حاجت براری پر مدد لیا کرو۔ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ دل بھیدوں کے ظروف ہیں اور لب ان کے قفل ہیں اور زبانیں ان کی کنجیاں ہیں اور منصور حکم میں ہے کہ دانشوروں کے دل اسرار کے قلعے ہیں اور امام ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے ادب الدنیا میں بیان کیا ہے کہ اسرار کا مخفی رکھنا کامیابی کا سب سے قوی ذریعہ ہے اور درستی کا دائمی سبب ہے۔

حکایت: نوح علیہ السلام کی عورت لوگوں کو ان کی پیروی سے منع کیا کرتی تھی اور لوط علیہ السلام کی عورت بھی۔ تہذیب الاسماء واللغات میں مذکور ہے کہ حضرت لوط حضرت ابراہیم علیہم السلام کے بھتیجے تھے کیونکہ ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے لوط بن ہاران بن تارح اور تارح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تھے اور ان کی بی بی کا نام واعلہ تھا اس نے جب

ان کے پاس فرشتے بے ریش جوانوں کی صورت بن کر آئے تھے تو ان کی قوم کے لوگوں کو خبر دے کر انہیں غمزدہ بنا دیا تھا۔ اگر کہا جائے یہ کیونکر جائز ہوا کہ نبی کی بی بی کافرہ ہو لیکن زانیہ نہ ہو جواب یہ ہے کہ انبیاء کرام کو خدا نے کفار کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ ان کو بلائیں اور بیدار کریں اور اپنی طرف مائل کریں اس لئے ضرور ہوا کہ ان میں ایسی کوئی چیز نہ ہو جو باعث نفرت ہو اور زنا سب سے بڑی نفرت انگیز شے ہے بخلاف کفر کے کہ وہ اس کو موجب عار نہ سمجھتے تھے۔ علائی نے سورۂ ہود میں بیان کیا ہے کہ جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام لوط علیہ السلام کے پاس نہایت خوبصورت بن کر آئے تھے ان کی بی بی نے جا کر اپنی قوم کے لوگوں کو خبر کر دی تو وہ دوڑتے ہوئے آ پہنچے انہیں فرشتوں کی نسبت اندیشہ ہوا کیونکہ اس وقت تک انہیں پہچانا نہ تھا اور تنگ دل ہوئے "ضاق بہ ذرعا" عربی محاورہ ہے جس کے لفظی معنی ہاتھ سمٹ گئے اور مرادی معنی تنگدل ہونے ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے اونٹ پر بوجھ زیادہ ہوتا ہے تو اس کے اگلے دونوں پیر سمٹے رہتے ہیں لوط علیہ السلام بولے: آج کا دن بڑا سخت ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کو ارشاد ہو چکا تھا کہ انہیں ہلاک نہ کرنا جب تک لوط علیہ السلام ان پر چار بار شہادت نہ دیں پھر جب فرشتے بصورت مہمان ان کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے کہا کیا تمہیں اس بستی کے حالات کی خبر نہ پہنچی تھی انہوں نے پوچھا کیا ہے لوط علیہ السلام نے فرمایا میں خدا کے نام سے شہادت دیتا ہوں کہ روئے زمین پر اس بستی میں سب سے برا کام ہوتا ہے اور اسی طرح چار بار فرمایا اور ہر بار جبرائیل علیہ السلام اپنے ساتھ کے فرشتوں سے کہتے جاتے تھے کہ شاہد رہنا پھر لوط علیہ السلام نے کہا اے میری قوم کے لوگو یہ میری بیٹیاں موجود ہیں یعنی کہو تو میں تمہارے ساتھ ان کا نکاح کر دوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ بیٹیوں سے انہوں نے اپنی قوم کی عورتیں مراد لی تھیں کیونکہ نبی علیہ السلام اپنی قوم کے لئے مانند باپ کے ہوتا ہے۔ علائی نے کہا ہے یہی صحیح ہے اور سنن ابوداؤد وغیرہ میں ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو تم لوگوں کے لئے والد کی طرح ہوں۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ شفقت میں آپ باپ کے مانند

ہیں اور بعض نے کہا ہے مراد یہ ہے کہ جس کی تمہیں ضرورت پیش آوے اس کے پوچھنے میں تم مجھ سے شرماؤ نہیں پھر فرشتوں نے جو لوط علیہ السلام کے پاس آئے تھے کہا کہ ہم آپ کے ربّ کے پیام رساں ہیں تو آپ نے دروازہ کھول دیا پھر جبرائیل علیہ السلام نے ان کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تو وہ بند ہوگئیں اور ان کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ دیا تو بے حس ہو کر رہ گئے اور یہ کہتے ہوئے واپس گئے کہ اے لوط! صبر کیجئے اور صبح طلوع ہونے دیجئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کو آپ تھوڑی رات رہے سے نکال لے جائیے اور چاہئے کہ تم لوگوں میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے سوائے آپ کی عورت کے (ابن کثیر کی قرأت میں احد سے بدل کر بناء پر امراتک کی ت کو رفع ہے اور باقی لوگوں نے استثناء کی بناء پر اسے نصب پڑھا ہے اس لئے کہ جو مصیبت ان لوگوں پر آئی ہے وہ اس پر بھی آنے والی ہے۔ لوط علیہ السلام نے پوچھا ان پر کب عذاب آئے گا ارشاد ہوا کہ یقیناً صبح ان کے وعدہ کا وقت ہے کیا صبح قریب نہیں ہے پھر جب لوط علیہ السلام اپنے گھر والوں کو لے کر نکلے تو آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے پھر جب انہیں عذاب کی آواز سنائی دی تو ان کی عورت نے مڑ کر دیکھ لیا اور کہنے لگی ہائے میری قوم یہ کہنا تھا کہ پتھر ہوگئی اور ہر ماہ کے شروع میں اس پتھر سے خون حیض بہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کا جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا اور انہوں نے لوط علیہ السلام کی بستیاں اپنے بازو پر اٹھا لیں حتیٰ کہ فرشتوں کو مرغ کی بانگ اور گدھوں کے چلانے کی آواز سنائی دینے لگی نہ کوئی خفتہ بیدار ہوا اور نہ ان کا کوئی برتن ٹوٹا اس کے بعد انہوں نے اسے تہ و بالا کر دیا پھر ان پر بستیوں کے اٹھانے سے پہلے ہی سجیل کے پتھر بھیجے بعض نے کہا ہے کہ سجیل آسمان میں ایک پہاڑ ہے اور بعض کا بیان ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک دریا ہے اور بعض نے کہا ہے سجیل پکی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں اور لفظ منضود سے پے در پے ایک پر ایک مراد ہے۔ مسومۃ سے مقصود ہے کہ ان پر سرخ خط کے نشان لگے ہوئے تھے ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ام ہانی بنت ابی طالب کے پاس ان میں سے ایک پتھر دیکھا تھا اور وہ پتھر ظالمین یعنی کفار مکہ سے دور نہیں ہیں۔

لطیفہ: حضرت علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ عنکبوت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ حکمت خداوندی کا مقتضا ہے کہ دنیا اور آخرت میں عذات شہادت پر مرتب ہو پس جب لوط علیہ السلام کی شہادت عذاب کی موجب ہوئی تو اس امت (محمدیہ) کے لئے خدا کی خبر پر شہادت سعادت کا سبب بن جائے گی پہلی شہادت اللہ تعالیٰ کے قول التائبون العابدون الآیۃ میں ہے اور دوسری شہادت اللہ تعالیٰ کی قول ان المسلمین والمسلمات الآیۃ میں ہے۔ تیسری شہادت ہم جنس پرستی سے تعزیر کی آیت میں ہے۔

موعظت: ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کسی سرزمین پر گزر ہوا آپ نے ایک شخص پر آگ مشتعل دیکھی جب آپ نے پانی لے کر جو اسے بجھایا تو وہ آگ ایک بے ریش کا جوان بن گئی اور آدمی آگ بن گیا اور لڑکے پر وہ آگ شعلہ زن ہو گئی اس سے انہیں تعجب ہوا اور خدا سے دعا کی پس خدا نے اس شخص کو گویا بنا دیا وہ کہنے لگا اے نبی اللہ! میں نے اس لڑکے سے برا کام کیا تھا خدا نے مجھے آگ بنا دیا کہ کبھی میں اس پر شعلہ زن ہوتا ہوں پھر مجھے خدا میری پہلی حالت پر کر دیتا ہے اور لڑکے کو آگ بنا دیتا ہے اور وہ مجھ پر شعلہ زن ہوتا ہے۔ اسی طرح قیامت تک رہے گا۔

موعظت: میں نے عیون المجالس میں بروایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے کہ اگر لوطی تمام سمندروں کے پانی سے بھی غسل کرے جب بھی قیامت میں نجس ہی آئے گا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب مرد مرد کے اوپر آتا ہے تو عرش کانپنے لگتا ہے اور آسمان کہتے ہیں اے ربّ ہمیں اجازت ہو تو ہم اس پر پتھر برسا دیں اور زمین کہتی ہے کہ اے ربّ مجھے حکم ہو تو میں اسے نگل جاؤں ارشاد ہوتا ہے اسے رہنے دو یقیناً اسے ہمارے سامنے کھڑا ہونا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب مرد مرد پر سوار ہوتا ہے شیطان اس خوف سے بھاگ جاتا ہے کہ کہیں یہ لعنت اس پر نہ آ پڑے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اللہ تعالیٰ لوطی کو قبر میں مسخ کر کے سور بنا دیتا ہے اور روزانہ اس کے نتھنوں سے آگ گھستی ہے اور اس کے دبر سے نکل جاتی ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بار عفریت سے کہا کہ مجھے ابلیس کی خبر دے پھر آپ

اس کے ہمراہ سمندر کی طرف روانہ ہوئے اور سطح آب پر ابلیس کو ایک فرش پر پایا اور اس سے پوچھا کہ بتلا خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض کون سا عمل ہے اور سب سے محبوب کون سا ہے۔ اس نے کہا سب سے زیادہ مبغوض ہم جنس پرستی ہے اے نبی اللہ اگر آپ تشریف نہ لائے ہوتے تو میں کبھی نہ بتلاتا اور انہوں نے کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرے وہ ملعون ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتے ہوئے مر جائے وہ اپنی قبر میں صرف ایک ساعت ہی ٹھہرے گا کہ پھر خدا اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا جو ابابیل کے مشابہ ہوگا وہ اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر قوم لوط کے شہر میں پھینک دے گا اور اس کی پیشانی پر لکھ دے گا خدا کی رحمت سے ناامید' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے قیامت میں کچھ لڑکے لائے جائیں گے جن کے سر نہ دارد ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کون ہو وہ کہیں گے ہم مظلوم ہیں ارشاد ہوگا تم پر کس نے ظلم کیا وہ جواب دیں گے ہمارے بعض آباؤ اجداد دنیا میں عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جایا کرتے تھے اور ہم کو دبر میں ڈال دیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کو دوزخ میں گھسیٹ کر ڈال دو اور ان کے چہروں پر لکھ دو خدا کی رحمت سے ناامید' اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے مجھے سب سے زیادہ اپنی امت پر قوم لوط کے عمل کا خوف ہے۔

مسئلہ: ہم جنس پرستی کی حد' حد زنا کی مثل ہے شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اگر ہم کسی کو ایک عورت سے زنا کرتے دیکھیں اور ایک شخص کو کسی لڑکے سے ہم جنس پرستی کرتے دیکھیں اور ہمیں صرف ایک کے چھڑانے کی قوت ہو تو ہم اسی سے چھڑائیں گے جو ہم جنس پرستی کرتا ہے اگر کہا اے لوطی تو صورت یہ ہے کہ تہمت لگانے میں یہ صریح لفظ ہے جیسے کہ صاحب تنبیہ کو یقین ہے پس حد واجب ہوگی اگر کسی محصن سے اس نے کہا ہو' محصن وہ شخص عاقل بالغ مسلمان ہے جو نکاح صحیح کے ساتھ عورت سے صحبت کر چکا ہو اگرچہ صرف حشفہ ہی غائب ہوا ہو اور وہ ایسی وطی سے بھی عفت میں ہو جس سے حد واجب ہوتی ہے اگرچہ دبر ہی میں ہو لیکن نجوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جب کوئی دبر

میں وطی کرتا ہے تو صرف فاعل کی حصانت باطل ہو جاتی ہے کیونکہ احصان وطی فی الدبر سے حاصل نہیں ہوتا اسی وجہ سے اس سے حصانت باطل نہیں ہوتی۔ رافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ میرے گمان میں فاعل اور مفعول دونوں کی حصانت باطل ہو جاتی ہے کیونکہ دونوں پر حد واجب ہے۔

زدائد روضہ میں مذکور ہے میں کہتا ہوں دونوں کی حصانت کا باطل ہونا ہی راجح ہے اور جس نے حرمت کو جان بوجھ کر اپنی دبر پر خوشی سے کسی کو قادر کر دیا اس کی کون سی عفت رہے گی واللہ اعلم۔ روضہ میں باب الزنا میں مذکور ہے کہ جس کے ساتھ یہ فعل کیا جائے وہ سنگسار نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کو کوڑے لگائے جائیں گے بشرطیکہ وہ محصن ہو علائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قواعد میں بیان کیا ہے کہ جس کے ساتھ رمضان میں دن کو فعل کیا جائے اس پر بلا خلاف کفارہ نہیں اگرچہ وہ روزہ سے ہو۔ روضہ میں باب الغسل میں بیان کیا ہے کہ لڑکے اور مجنون خود کسی کے دخول کریں یا ان کے کوئی دخول کرے تو وہ جنب ہو جاتے ہیں پھر جو سن تمیز کو پہنچ گیا ہو تو اس پر غسل واجب ہے اگر بچپن میں اس نے غسل نہ کیا ہو اگر غسل کر لیا تھا تو صحیح ہے پھر بعد بلوغ کے اعادہ کی ضرورت نہیں خوبصورت بے ریش والے کو فرائض کے سیکھنے کے لئے بھی سفر سے روکیں گے اور اس کی طرف نظر کرنا یا اس کو شہوت سے چھونا حرام ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کے چھونے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اصحاب شافعی رحمۃ اللہ علیہ میں سے اصطخری نے بھی اس میں موافقت کی ہے۔ ابن عماد نے اپنی کتاب تسہیل المقاصد میں اسے بیان کیا ہے اور بعض علماء نے اس کی قرأت سننے کو بھی منع کیا ہے۔ شرح مہذب میں مذکور ہے کہ جب اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے تو اس کے ساتھ تنہائی میں رہنا بدرجہ اولیٰ نہایت فحش اور فساد کے قریب تر ہو گا۔

عجیبہ: میں نے قزوینی کی کتاب مفید العلوم اور مبید الہموم میں دیکھا ہے کہ دو جانور لوطی ہوتے ہیں گدھا اور خنزیر ولی اللہ تقی الدین الحصنی نے اپنی کتاب تنبیہ السالک میں بروایت بعض بیان کیا ہے کہ قوم لوط علیہ السلام نے گدھے اور خنزیر کو یہ فعل کرتے ہوئے

دیکھ کر سیکھا ہے۔

حکایت: ایک مرد صالح بڑا غیرت مند تھا اور اس کی بی بی نہایت خوبصورت تھی اس نے کسی وقت سفر کا ارادہ کیا اور اس کا ایک درہ تھا (ایک جانور غالباً پرندہ) جو باتیں کرتا تھا اس نے اس سے کہا کہ جو کچھ بی بی کیا کرے مجھے بتلا دیا کر اس نے کہا اچھا جب وہ سفر میں گیا تو اس کی عورت اپنے دوست کو روزانہ بلا بھیجتی تھی اور درہ دیکھا کرتا تھا جب وہ شخص واپس آیا تو درہ نے اس سے کہہ دیا اس نے اپنی بی بی کو شدت سے مارا وہ سمجھ گئی کہ یہ سب درہ کی کارروائی ہے اس کے بعد اس نے لونڈی کو حکم دیا کہ کوٹھے پر جا کر چکی پیسے اور اس کے پنجرے پر بوریا ڈال کر اوپر سے پانی چھڑک دیا اور آئینہ لے کر چراغ کی روشنی میں چمکارتی رہی اس طرح سے کہ اس کا عکس دیوار اور پنجرے پر پڑتا تھا درہ کو گمان ہوا کہ بارش ہوئی ہے اور چکی کو بجلی کی کڑک اور آئینہ کی شعاع کو بجلی کی چمک سمجھا جب دن نکلا تو اپنے مالک سے کہنے لگا رات بارش، بجلی اور گرج میں آپ کا کیا حال رہا وہ بولا یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ ہم گرمی کے دنوں میں ہیں عورت بولی اس کا جھوٹ دیکھ لو مجھ پر بھی اس نے اسی طرح افترا پردازی کی تھی اور تم سے لڑا دیا تھا یہ دیکھ کر وہ اس عورت سے راضی ہو گیا اور دونوں میں پھر میل ہو گیا پھر اس نے درہ سے کہا تو کیسی افترا پردازیاں کرتا ہے یہ سن کر اس نے اپنے بدن کو اپنی چونچ سے نوچ ڈالا یہاں تک کہ خون میں تر ہو گیا اور کہنے لگا مجھے فروخت کر ڈال اس نے فروخت کر ڈالا۔

حکایت: علائی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر سورۂ نمل میں بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ابلیس لعنت اللہ کو پانچ گدھے ہنکاتے دیکھا اور اس سے پوچھا تو کہنے لگا یہ تجارت کے ہیں انہیں فروخت کرنا چاہتا ہوں آپ نے پوچھا وہ کیا ہیں وہ بولا۔ جور، کبر، حسد، خیانت، مکر اب ان میں سے جور سلاطین کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں اور کبر کو دیہاتیوں یعنی گاؤں کے بڑے لوگوں کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں اور حسد کو قاریوں کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں اور خیانت کو تاجروں کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں اور مکر کو عورتوں کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ بقر میں بیان کیا ہے دنیا پانچ اشیاء

سے آراستہ باغ ہے علماء کے علم سے، امراء کے عدل سے، عابدوں کی عبادت سے اور تاجروں کی امانت سے اور مخلوق خیر خواہی سے پھر ابلیس نے پانچ جھنڈے لا کر ان پانچوں کے سامنے قائم کر دیئے چنانچہ حسد کو علم کے پاس لا کر قائم کیا اور جور کو عدل کے پاس لا کر قائم کیا اور دغا بازی کو خیر خواہی کے پاس لا کر کھڑا کیا۔

فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دین خیر خواہی ہے، دین خیر خواہی ہے، دین خیر خواہی ہے اس کو ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو دغا بازی کرے وہ ہم سے نہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سچا تاجر قیامت میں عرش کے سایہ میں ہوگا اس کو اصبہانی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور انشاء اللہ عدل کی فضیلت اور ظلم سے مجتنب رہنے کے بیان میں آتا ہے کہ حسد آسمان میں پہلا گناہ اور زمین میں پہلا گناہ ہے اور غیبت اور چغلخوری کے مذمت میں اس سے زیادہ بیان گزر چکا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت میں سب سے سخت عذاب امام جابر (مراد ایسا ظالم افسر ہے جو عوام کے کام پورے نہ کرے) کو ہوگا اس کو طبری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سلطان زمین میں خدا کا سایہ ہے ہر مظلوم اس کے پاس آ کر پناہ گزیں ہوتا ہے اس حدیث طویل کو ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مسلمانوں کے کسی کام کا والی ہو خدا اس کی حوائج میں نظر نہیں کرتا جب تک وہ لوگوں کی حوائج کی دیکھ بھال نہ رکھے اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا (۴:۷۶) (یقیناً شیطان کا مکر کمزور ہے۔) کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ اولیاء اللہ کی مدد ہوتی ہے اس لئے کہ وہ راہ خدا میں لڑتے ہیں اور دوسرے لوگ بے یار و یاور چھوڑ دیئے جاتے ہیں پھر کہا ہے مکر حیلہ بازی سے کسی کی حالت تباہ کرنے میں سعی کرنے کا نام ہے پھر اللہ تعالیٰ کے قول ما جزاء من اراد باھلك

سوء ا الا ان یسجن اوعذاب الیم (۱۲:۲۵) سے ان کیدکن عظیم تک کے متعلق جو زلیخا سے نقل کر کے ذکر کیا گیا ہے یہ بیان کیا ہے کہ من جملہ زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ عظیم محبت کے ایک یہ امر ہے کہ اس نے یہ نہیں کہا کہ وہ قیدی بنا دیئے جائیں بلکہ یہ کہا کہ قید کر دیئے جائیں پس ایک دن یا ایک دن کے تھوڑے حصہ میں قید رہنا بھی کافی تھا اور منجملہ اس کے یہ ہے کہ عذاب پر قید خانہ کا ذکر مقدم کیا ہے کیونکہ محب کو اپنے محبوب کی اذیت گوارا نہیں ہوتی۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اگر کہا جائے مردوں کا مکر تو عورتوں سے زیادہ ہوتا ہے پھر عورتوں کے مکر کو عظیم کیسے کہا ہم کہیں گے کہ عورتوں کے مکر سے ایسی باتوں میں عار پیدا ہوتا ہے اور مردوں کے مکر سے عار نہیں پیدا ہوتا۔

حکایت: حجاج نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کو حجاج کی طرف میلان نہ ہوا بلکہ اس نے خلیفہ سے کہلا بھیجا کہ آپ حکم دے کر حجاج سے مجھے طلاق دلا دیں اور خود مجھ سے نکاح کر لیں اور حجاج میرے ہودج کو کھینچ کر لے چلے جب یہ سب کچھ ہو لیا اور ایک روز حجاج خلیفہ کے دستر خوان پر بیٹھا تو حجاج نے ایک لقمہ گوشت کا اپنے منہ میں رکھا پھر اس نے منہ سے نکال کر خلیفہ کے سامنے رکھ دیا خلیفہ نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا اس لئے کہ آپ کو جھوٹا پسند ہے اس پر خلیفہ نے اس عورت کو طلاق دے دی اور اس سے صحبت نہ کی۔

حکایت: ایک بار حارث اپنے اصحاب کے ہمراہ سیر کو نکلا ان میں سے ایک شخص واپس چلا تو حارث کا ایک کتا اس کے پیچھے ہو گیا وہ شخص حارث کی بی بی کے پاس پہنچ اور اس کے ساتھ اس نے برا کام کیا کتے نے اچھل کر دونوں کو مار ڈالا جب حارث آیا تو اس نے دونوں کو مردہ پایا اور یہ شعر پڑھا۔

فیاعجبا للخلیل یهتك حرمتی
ویا عجبا للكلب كیف یصون

(مجھے دوست پر تعجب آتا ہے کہ وہ میری آبروریزی کرتا ہے اور کتے پر

حیرت ہوئی ہے کہ دیکھو وہ کیسے بچاتا ہے)

حکایت: بغداد میں ایک شخص کے پاس کتا تھا ایک روز اس کے ساتھ کہیں جاتا تھا اتفاق سے دشمنوں پر اس کا گذر ہوا دشمنوں نے اس شخص کو ایک گھر میں لے جا کر ایک کنوئیں میں مار کر ڈال دیا کتا اس گھر کے دروازے سے نہ ٹلا اس کے بعد ان لوگوں میں سے جو ایک شخص باہر نکلا تو کتا اس کے سر ہو گیا اس نے لوگوں سے چلا کر پناہ مانگی بمشکل تمام لوگوں نے اسے چھڑایا یہ خبر خلیفہ کو پہنچی تو اس نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ کتا اوروں کو چھوڑ کر تیرے ہی پیچھے پڑ گیا ہے مقتول کی ماں نے کہا میرے بیٹے کے دشمنوں میں سے یہ بھی ایک ہے اور عجب نہیں کہ اسی نے قتل کیا ہو اس کے بعد خلیفہ نے کتے کے چھوڑنے کا حکم دیا اور کتے کے پیچھے پیچھے بادشاہ کے فرمانبرداروں میں سے ایک جماعت گئی کتا اس کے گھر میں جا کر کنوئیں کے منہ پر کھڑا ہو گیا اور چلانے لگا یہ دیکھ کر اس شخص نے اقرار کر لیا کہ میں نے اور لوگوں کے ساتھ شریک ہو کر اسے مار ڈالا ہے پھر خلیفہ نے ان سب کو قصاص میں قتل کر ڈالا۔

فائدہ: نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کہا اے ربّ آپ نے مجھے کشتی بنانے کا حکم فرمایا ہے میں دن بھر بناتا ہوں اور شب کو میری قوم اسے خراب کر دیتی ہے۔ ارشاد ہوا اپنی حفاظت کے لئے ایک کتا پال لیجیے انہوں نے ایک کتا پال لیا اس کے بعد جب لوگ ان کا کام بگاڑنے آتے تھے تو وہ کتا چلانے لگتا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام جاگ پڑتے تھے اور سب کو بھگا دیتے تھے۔ پس حضرت نوح علیہ السلام نے سب سے اوّل حفاظت کے لئے کتا پالا بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ جس گھر میں تصویر یا کتا ہوتا ہے اس میں فرشتوں کے نہ آنے کی وجہ یہ ہے کہ تصویر میں خلق خداوندی کی مشابہت کی جاتی ہے اور کتا بکثرت نجاست کھاتا ہے اور اس سے بدبو آتی ہے اور اس وجہ سے کہ بعض کتا شیطان کہلاتا ہے اور وہ کالا کتا ہے پس اس کا شکار جائز نہیں اور اگر نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے اور خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ شکاری کتا یا حفاظت کا کتا اور وہ تصویر جو ذلت کے ساتھ ہو جیسے کہ

فرش پر کی تصویر فرشتوں کے آنے سے مانع نہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ مطلقاً کتا یا تصویر مانع ہے۔ حضرت مؤلف فرماتے ہیں کہ جس گھر میں کتا ہو اس میں فرشتوں کے نہ داخل ہونے کا سبب یہ بھی کہنا کچھ نامناسب نہیں کہ وہ ابلیس کے تھوک سے پیدا ہوا ہے جب حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر بن رہا تھا تو شیطان لعنت اللہ نے اس پر تھوک دیا فرشتوں نے اتنی مٹی نکال ڈالی چنانچہ وہ بنی آدم کی ناف کا مقام ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس مٹی سے جس میں ابلیس کا تھوک مل گیا تھا کتے کو پیدا کیا اس کو کتاب الحقائق میں بیان کیا ہے اور فرشتے اور شیطان یکجا اکٹھے نہیں ہوتے۔ حضرت مؤلف فرماتے ہیں جس گھر میں جب ہوتا ہے اس میں فرشتے نہیں داخل ہوتے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس گھر میں کتا یا تصویر یا جب ہوتا ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اس کو ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اور نسائی کی روایت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس گھر میں گھنگھرو ہوتے ہیں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور جو اسکے دور کرنے پر قادر نہ ہو اسے یہ کہنا چاہئے۔ اے اللہ جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں میں اس سے آپ کے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہوں آپ مجھے فرشتوں کی صحبت اور ان کی برکت سے محروم نہ کریں اور ابوداؤد کی روایت میں ہے جس جماعت میں جب ہوتا ہے۔ ان کی صحبت میں فرشتے نہیں ٹھہرتے۔

فائدہ: جس کو بواسیر ہو اور وہ چیتے کی کھال پر بیٹھا کرے تو نفع ہو اور اگر تھوڑی اس کی کھال اپنے پاس رکھے تو لوگوں میں مہیب بن جائے اور جو گفتار کی چربی اپنے بدن میں مل کر چیتے کے پاس آئے تو اس کی طرف اٹھ کر چلنے کی اسے قوت نہ رہے اور چیتے کا جب پیٹ بھر جاتا ہے تو تین روز تک پڑا سوتا رہتا ہے اور اس کے مرض کا علاج یہ ہے کہ چوہا کھائے اور غصہ کے وقت وہ اپنے کو سنبھال نہیں سکتا یہاں تک کہ شدت غضب سے اس کی یہ نوبت ہو جاتی ہے کہ اپنے آپ کو خود مار ڈالتا ہے اور سانپ کی اور اس کی دوستی ہے۔

لطیفہ: طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی

ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: اے ربّ! مجھے بتلایئے کہ آپ کی مخلوق میں سب سے زیادہ آپ کو مکرم کون ہے ارشاد ہوا جو میری مطلوب شئے کی طرف ایسی تیزی کرے جیسے چیتا اپنی خواہش پورا کرنے میں تیزی کرتا ہے اور جو میرے نیک بندوں سے ایسی الفت رکھتا ہو جیسے بچہ لوگوں سے الفت کرتا ہے اور جس کی یہ حالت ہو گی جب میرے ممنوعات میں سے کسی میں دست اندازی کی جائے تو اسے غصہ آئے۔

فائدہ: صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں نے دیکھی ہے جو شخص سوائے شکاری کتے یا گلہ کی حفاظت کے لئے کتے کے اور کوئی کتا رکھتا ہے اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ روزانہ اس کے عمل سے ایک قیراط کم ہو جاتا ہے سوائے حفاظت یا گلہ کے کتے کے اور دونوں روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ یہ کمی بیشی کتوں کی ایذا رسانی کے مختلف ہونے سے مختلف ہو جاتی ہے جس کے کتوں سے زیادہ نقصان پہنچتا ہو اس کے عمل سے دو قیراط کم ہو جاتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ یہ مقامات کے اختلاف سے مختلف ہو جاتا ہے پس جو شہر میں رہتا ہو اس کے دو قیراط کم ہو جاتے ہیں اور جو صحرا میں رہتا ہو اس کا ایک قیراط اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے قیراط کا بیان کیا تھا پھر زیادہ سختی فرمائی تو بڑھا کر دو قیراط ارشاد فرمائے۔

فائدہ: امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کتوں کے متعدد ہونے سے قیراط بڑھتے نہیں جیسے کہ جب ایک بار برتن میں کئی کتے منہ ڈال دیں تو اس کے پاک کرنے میں کتوں کی تعداد کا لحاظ کر کے نہ دھوئیں گے بلکہ جیسے ایک کتے کے منہ ڈالنے سے دھوتے ہیں اسی طرح دھوئیں گے یعنی صرف سات بار دھونا کافی ہے جیسے کہ ایک برتن میں اگر کتا دو بار یا زیادہ منہ ڈالتا اس وقت بھی سات بار دھونا کافی ہوتا ہے۔ ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ یہ قیاس صحیح نہیں اس لئے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ جو کوئی اپنے یہاں کتا رکھے عام ہے خواہ ایک ہو یا زیادہ اور نیز اس لئے کہ کلب نکرہ شرط کے تحت میں واقع ہے پس ہر کتے کو عام رہے گا بخلاف اس حدیث کے جو برتن کے بارے میں وارد ہوئی ہے باوجودیکہ دوسرے مقام پر خود بیان کیا ہے کہ یہاں نکرہ

سے ایک مراد لیا جائے گا یعنی کئی ایک کو شامل نہ ہوگا جیسا کہ سبکی نے بیان کیا تھا اور اس مسئلہ کے بہت سے نظائر ہیں منجملہ اس کے یہ ہے کہ اگر کئی جنازوں پر ایک ہی دفعہ کوئی نماز پڑھے تو مردوں کی تعداد کے موافق ثواب کے قیراط ملتے ہیں۔ منجملہ اس کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک ہے کہ جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرتا ہے اس کو اتنا ہی اجر ملتا ہے اور اگر دو یا زیادہ مصیبت زدوں کی تعزیت کرتا ہے اس کو اتنا ہی زیادہ ثواب ملتا ہے اور آپ کے قول مبارک میں کہ جو کسی مردے کو نہلائے تو اسے غسل کر لینا چاہئے اور جو اسے چھوئے اسے وضو کر لینا چاہئے کوئی اس کا قائل نہیں کہ کئی مردے ہوں تو کئی بار غسل کرنا پڑے گا۔

مسئلہ: کتے کے منہ ڈالنے کی وجہ سے سات بار دھونے میں یہ شرط ہے کہ ایک بار طاہر مٹی سے مل کر دھوئے اور پہلی بار مٹی سے ملنا بہتر ہے۔

عجیبہ: اگر کتا حلال کیا جائے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کا گوشت اور کھال طاہر ہو جاتی ہے اور کھانا حرام رہتا ہے اور بعض مالکیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ اس کا گوشت حلال ہے لیکن مکروہ ہے۔

مسئلہ: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ میں بیان کیا ہے اگر کسی کے پاس بکری اور کتا ہو بشرطیکہ کٹ کھنا نہ ہو تو ایسے کتے کے لئے بکری کا اسے ذبح کر ڈالنا لازم ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے بھی منجملہ مخلوق خدا کے اور گروہوں کے ایک گروہ نہ ہوتے تو میں ان کے مار ڈالنے کا حکم دے دیتا اس کو امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر سورۃ انعام میں بیان کیا ہے پس جو کتا کٹ کھنا نہ ہو اس کو مار ڈالنا روا نہیں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک چھوٹے سے مقدمہ میں جس کا میں نے "اختلاف الاعلام فیما فی الکلب من الاحکام" نام رکھا ہے کتے کے متعلق بسیط گفتگو کی ہے اور عقد الفرید میں میں نے دیکھا ہے کہ جب بھیڑیا کتیا کے ساتھ جفتی کھاتا ہے تو اس سے سلوقی کتے پیدا ہوتے ہیں پس سلوقی کتوں کی اصل بھیڑیے سے ہے اس لئے نر بیس سال زندہ رہتا ہے اور مادہ بارہ برس نزہۃ النفوس والافکار میں میں نے دیکھا ہے کہ سلوقی کتا یمن کے ایک

قریہ سلوق کی طرف منسوب ہے۔ میں نے روض الریاحین میں دیکھا ہے کہ کتے میں چند عمدہ خصائل ہوتے ہیں۔ صالحین کی طرح بھوکا بہت رہتا ہے اور متوکلین کی طرح اس کا کوئی مکان معروف نہیں ہوتا اور محبین کی طرح رات کو سوائے تھوڑی دیر کے سوتا نہیں اور جب مر جاتا ہے تو زاہدوں کی طرح کچھ چھوڑ کر نہیں مرتا اور مریدوں کی طرح اپنے مالک کو چھوڑتا نہیں اگرچہ وہ اس پر سختی کرے اور متواضعین کی طرح زمین میں تھوڑی سی جگہ پر راضی ہو جاتا ہے اور رضا جو لوگوں کی طرح جب اپنی جگہ سے ہنکا دیا جاتا ہے تو دوسری جگہ چلا جاتا ہے اور اگر مارا جائے اور پھر اس کے سامنے ٹکڑا ڈال دیا جائے تو خاشعین کی طرح فوراً قبول کر لیتا ہے اور کینہ نہیں رکھتا اور جب کھانا آتا ہے تو مساکین کی طرح دور بیٹھا رہتا ہے۔

حکایت: ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک اسحٰق نامی شخص پر گزر ہوا جو ایک قبر کے پاس بیٹھا رو رہا تھا آپ نے اس سے دریافت کیا تو کہنے لگا کہ یہ میری بی بی کی قبر ہے میرے چچا کی لڑکی تھی مجھے اس سے سخت محبت تھی اب مجھے اس کی قبر سے جدا ہونے کی تاب نہیں آپ نے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ میں حکم خدا سے اسے زندہ کر دوں اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا: اے قبر والے حکم خدا سے اٹھ تو ایک حبشی غلام آگ کی طرح شعلہ مارتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ کہتا تھا اس نے کہا یہ اس کی قبر نہیں ہے اور عورت کی قبر کی طرف اشارہ کیا آپ نے جو اسے پکارا تو حکم خدا سے وہ نکل پڑی اس شخص نے اسے لے لیا اور بڑا خوش ہوا بہت جاگنے کے باعث سے اسے نیند آ گئی اتنے میں بادشاہ کا بیٹا ادھر سے جو گزرا تو وہ اسے پسند آ گئی اور عورت نے بھی اسے پسند کیا پھر اس نے اسے اپنے پیچھے سوار کر لیا اور لے کر چلا وہ شخص جب بیدار ہوا تو عورت کو نہ پایا اور اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا آخر کار بادشاہ کے بیٹے کے پاس اسے پایا اور کہا کہ یہ میری بی بی ہے وہ بولی تو جھوٹا ہے میں تو بادشاہ کے بیٹے کی لونڈی ہوں اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان پر گزر ہوا تو اس شخص نے کہا یا روح اللہ! یہ میری وہی بی بی ہے جس کو خدا نے آپ کے ہاتھ پر زندہ کیا تھا بادشاہ کا بیٹا بولا نہیں بلکہ یہ میری لونڈی ہے حضرت عیسیٰ

علیہ السلام نے اس سے پوچھا کیا میں نے تجھے حکم خدا سے زندہ نہیں کیا ہے اس نے کہا خدا کی قسم نہیں آپ نے فرمایا اچھا جو کچھ ہم نے تجھے دیا تھا ہمیں واپس کر دے یہ کہنا تھا کہ وہ مردہ ہو کر گر پڑی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو یہ چاہتا ہے کہ ایسے شخص کو دیکھے جو کافر مرا ہو پھر اسے خدا نے زندہ کر دیا ہو اور دوبارہ مومن ہو کر مرا ہو وہ اس حبشی غلام کو دیکھے اور جو چاہتا ہے کہ ایسی عورت کو دیکھے جو ایمان دار مری ہو پھر خدا نے اسے زندہ کیا ہو اور کافر ہو کر مری ہو تو اس عورت کو دیکھے۔

لطیفہ: ایک شخص نے ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ فلاں عورت کو میں نے پیغام نکاح دیا ہے اور وہ پست قد اور بری عورت ہے انہوں نے جواب دیا کہ جا اور اس سے نکاح کر لے کیونکہ اس کا مال بہت اور عمر کم ہے چنانچہ اس نے اس سے نکاح کر لیا وہ اسی شب انتقال کر گئی اور اسے میراث میں بہت کچھ مال ملا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عورت سے چار وجوہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کے لئے اس کے حسب کے لئے اس کے جمال کے لئے اور اس کے دین کے لئے پس دیندار عورت سے کامرانی حاصل کر تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ ابن عماد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ تو تونگر ہو جائے اور بعض نے کہا ہے دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے تو کامران ہو پس دو ہاتھ سے دنیا اور آخرت کی نعمت مراد ہے۔ ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے آداب دنیا اور دین میں بیان کیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ تو دیندار عورت سے کامران نہ ہو تو تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں اور بعض نے کہا یہ مبالغہ کے لئے ذکر کرتے ہیں اور اس سے برائی مراد لیتے ہیں اور ترغیب و ترہیب میں مذکور ہے کہ اس سے مراد دیندار عورت کے اختیار کرنے پر برانگیختہ اور آمادہ کرنا مقصود ہے اور بعض نے کہا کہ بددعا دی ہے اور بعض نے کہا ہے مال کی کثرت کی دعا دی ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی عورت سے عزت حاصل کرنے کے لئے نکاح کرتا ہے خدا اس کی ذلت ہی بڑھا دیتا ہے اور جو کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کرتا ہے تو خدا اس کی محتاجی کو زیادہ کرتا ہے اور جو کوئی کسی عورت سے حسب کی وجہ سے نکاح کرتا

ہے تو اس کی فرومائیگی کو خدا بڑھا دیتا ہے اور جو دین کی وجہ سے نکاح کرتا ہے اور اس کا مقصود سوائے اس کے کچھ نہ ہو کہ اس کی نظر نیچی رہے اور شرمگاہ محفوظ رہے یا صلہ رحم ہو تو خدا عورت کو مرد کے لئے اور مرد کو عورت کے لیے بابرکت بنا دیتا ہے اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو خدا سے طاہر و مطہر ہو کر ملنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے اس کو ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور خوبصورت عورت کی فضیلت اس باب میں پہلے گزر چکی ہے اور قربانی کی فضیلت میں پہلے گزر چکا ہے کہ سفید رنگ کی قربانی سیاہ سے افضل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو کلوٹی عورت کو طلاق دے دے اس کا مہر میرے ذمہ ہے اس کو آپ نے گوری عورت کے ساتھ نکاح کی ترغیب کی غرض سے فرمایا ہے کتاب تحفۃ العروس و نزہۃ النفوس میں یہ مذکور ہے اور انشاء اللہ عنقریب آتا ہے کہ سفید رنگ کی گوہ سیاہ رنگ سے نافع تر ہے اور کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

فلا تغيرنك السود افتودعها

جواهر الصلب في بيت من الفحم

اودع جواهرك الحسنا نشربها

يوم الفخار فليس النور كالظلم

(دیکھنا کہیں کلوٹی پر فریفتہ نہ ہو جانا تو پھر اپنے پشت کے جواہرات کو کلے کے مکان میں ودیعت رکھ دو)

(اپنے جواہر حسن و جمال والی کے سپرد کرو کہ فخر کے دن تمہیں مسرت نصیب ہو کیوں کہ نور تاریکی کے مثل نہیں ہوا کرتا)

ہاں حدیث میں آیا۔ کہ خوبصورت عقیمہ عورت سے الگ رہو اور کلوٹی بچہ دینے والی عورت کو اختیار کر لیا کرو کیونکہ اور امتوں پر میں تمہاری کثرت سے فخر کروں گا ایک بار حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہدہد پر گزر ہوا کہ وہ اپنی مادہ سے کہہ رہا تھا اگر یہ نہ ہوتا کہ تجھ سے یاد خدا کرنے والا بچہ پیدا ہوگا تو میں تجھ سے نکاح نہ کرتا۔

فائدہ: جو شخص سورہ آل عمران زعفران سے لکھ کر ایسی عورت کے گلے میں ڈال دے جو بچہ کی خواہش مند ہو تو حکم خدا سے حمل قرار پا جائے۔

موعظت: ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ اور ابن یونس رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت کو مانع حمل دوا استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور اوائل احکام محب طبری میں ہے بعض اس طرف گئے ہیں کہ چالیس روز سے قبل کے نطفہ کی کوئی حرمت نہیں نہ اس کو بچہ کا حکم ہوتا ہے نہ سقط کا اور بعض اس طرف گئے ہیں کہ اس کی بھی حرمت ہے اس کا فاسد کرنا یا رحم میں قرار پا جانے کے بعد اس کے گرا دینے کا باعث بننا جائز نہیں اس کو ابن ملقن نے عجالہ میں بیان کیا ہے اور حاوی نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ عزل یعنی انزال کے وقت الگ ہو جانا مکروہ نہیں ہے کیونکہ جب لوگوں نے پوچھا تھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اگر دونوں متفق ہو جائیں تو عزل جائز ہے اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرہ سے عزل کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

اپنی عورت کی رائے کوئی نہ سنے

حکایت: ایک شکاری کسی بادشاہ کے پاس ایک مچھلی لے کر آیا اس نے چار ہزار درم اسے عطا کئے اس کی بیگم نے اس سے کہا کہ تم نے اسراف کیا وہ بولا کہ اب میں اس سے کیسے لوں اس نے کہا کہ اس سے پوچھو کہ یہ مچھلی نر ہے یا مادہ جو وہ کہے خلاف اس سے منگاؤ بادشاہ نے شکاری سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ یہ خنثیٰ ہے نہ نر نہ مادہ بادشاہ ہنس دیا اور چار ہزار اور روپے جب اس نے لئے تو ایک درم اس کے ہاتھ سے گر پڑا اس نے جھٹ اٹھا لیا بیگم نے کہا یہ بخیل ہے کچھ پانے کا مستحق نہیں بادشاہ نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ میں اس کے اٹھانے کے لئے اس وجہ سے جھپٹا تھا کہ اس پر بادشاہ کا نام تھا اس پر بادشاہ نے چار ہزار اور دیئے اور منادی کرا دی کہ اپنی عورت کی رائے کوئی نہ سنے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ عورتوں کے خلاف کیا کرو کیونکہ ان کے خلاف کرنے میں برکت ہوتی ہے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جو اپنی عورت

کی خواہش کی پیروی کرتا ہے خدا اسے دوزخ میں سرنگوں گرا دیتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے عورتوں کی کوئی بات نہ مانو اور نہ ان کو کسی کام کی تدبیر کرنے دو کیونکہ اگر ان پر کسی شیء کی تدبیر چھوڑ دی جائے تو وہ ملک کو تباہ کر دیں گے اور بادشاہ کی نافرمان بنیں گی ہم نے دیکھ لیا ہے کہ تنہائی میں ان کا کوئی دین نہیں رہتا اور شہوتوں کے بارہ میں ان کی پرہیزگاری باقی نہیں رہتی ان کو لذت آسان ہے اور ان میں حیرت بہت ہے جو ان میں صلح کار ہیں وہ بھی بیہودہ گو ہیں اور جو بدبخت ہیں وہ زنا کار ہیں ان میں تین یہودیوں کی سی خصلتیں ہیں خود ظلم کرتی ہیں اور فریادی بنتی ہیں اور قسمیں کھاتی ہیں اور جھوٹی ہوتی ہیں اور رغبت ہوتے ہوئے بھی نہیں نہیں کرتی ہیں شریر عورتوں سے خدا کی پناہ مانگو اور نیک عورتوں سے بھی اندیشہ میں رہو اور نیز بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ برہنہ رکھنے سے عورتوں پر مدد چاہو کیونکہ جب برہنہ ہوتی ہے اپنے گھر میں گھسی رہتی ہے اور زکوۃ الاعضا کے بیان میں پہلے آ چکا ہے اور عورتیں ضعف سے پیدا ہوئی ہیں پس ان کے ضعف پر خاموشی سے غلبہ حاصل کرو۔

فائدہ: کسی مجموعہ میں میری نظر سے گزرا ہے کہ عورتیں کئی قسم کی ہیں بعض سور کے بعض بندر کے بعض کتے کے بعض خچر کے بعض بچھو کے بعض چوہے کے بعض پرندہ کے بعض لومڑی کے بعض بکری کے مانند ہوتی ہیں۔ پہلی قسم کی وہ ہے جو سوائے کھانے پینے کے کچھ جانتی نہ ہو۔ دوسری وہ ہے جو اپنے ہمسایوں کے سامنے تفاخر کرنے کے لئے رنگین لباس پہننے کی فکر میں لگی رہتی ہو۔ تیسری وہ ہے کہ جب اس کا خاوند تونگر ہو تو اس کا قرب چاہے اور جب وہ نادار ہو تو اس پر حملہ کرنے کو تیار ہو اور اس کے روبرو چلائے۔ چوتھی وہ ہے جو لڑاکا اور مخالفت پر آمادہ ہو۔ پانچویں وہ جو ہمسایوں کی چغلی کھاتی پھرے۔ چھٹی وہ جو چیونٹی کی مانند چپکے سے کاٹے۔ ساتویں جو گشت لگاتی پھرے۔ آٹھویں وہ ہے کہ جب اس کا خاوند غائب ہو تو گھر میں جو کچھ ہے اسے چرائے اور جب وہ آ جائے تو بیمار بن جائے اور جھگڑے کے دروازے کھول دے یہ بدبخت ہے۔ نویں مبارک ہے۔

فائدہ: احیاء میں مذکور ہے سات عورتوں سے نکاح نہ کرنا چاہئے وہ یہ ہیں۔ حنانہ

انانہ' منانہ' کنانہ' حداقہ' شداقہ اور براقہ ابن عماد نے کہا حنانہ وہ ہے جس کا دوسرے خاوند سے بچہ ہو یا دوسرا خاوند ہو۔ انانہ وہ جو بہت واویلا کرتی ہو اور منانہ وہ جو اپنی دی ہوئی چیز کا خاوند پر احسان جتاتی ہو اور حداقہ وہ جو اپنی نگاہ نہ روکتی ہو اور شداقہ وہ جو بہت بک بک کرتی ہو اور براقہ وہ جو زرق برق لباس کے پہننے کے اہتمام میں لگی رہتی ہو اور کنانہ وہ جو یہ کہا کرتی ہو کہ میرا خاوند ایسا تھا میرا باپ ایسا تھا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ تمہاری عورتوں میں بہتر وہ ہے جو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی آہستہ خرامی سے آئے اور تبختر کرتی ہوئی جائے اور اپنے گھر کو پنیر اور دانہ سے بھر دے اور تمہاری عورتوں میں سب سے بری وہ ہے جو مردوں پر دلیر اور خیر سے خالی ہو اور کھاتی بہت ہو۔ بروایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا میں عورتوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنے کی تمہیں وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے نزدیک بطور عاریت ہیں اور تم نے خدا کی امانت میں لیا ہے اور خدا کے کلمہ سے ان کی شرمگاہوں کو تم نے حلال کیا ہے اور مقداد بن محمد بکری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خطبہ پڑھا خدا حمد و ثنا بیان فرمائی پھر ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ تم کو عورتوں سے اچھی طرح پیش آنے کی وصیت فرماتا ہے اس کو تین بار فرمایا اور بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عورتوں سے اچھی طرح پیش آنے کی وصیت سن لو کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلیوں میں سب سے ٹیڑھی پسلی اوپر کی ہوتی ہے اور وہ اس کی زبان ہے اور بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوب صورت عقیمہ کو چھوڑ دو اور کلوٹی بچہ دینے والی کو اختیار کرو کیونکہ قیامت میں اور امتوں پر تمہاری کثرت سے فخر کروں گا۔ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی کسی شخص سے کسی عورت کا حلال طور پر نکاح کرا دینے کی پیروی کرتا ہے تاکہ دونوں یکجا ہو جائیں۔ خدا اس کو ہزار حورعین نصب کرے گا کہ ایک ایک دُرّ و یاقوت کے محل میں ہو گی اور اس پارہ میں ہر ہر

قدم پر جو اس نے اٹھایا ہوگا اور ہر ہر کلمہ پر جو اس نے کہا ہوگا اس کو ایک سال کی عبادت دن کے روزے اور رات کی شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

حکایت: تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ ایک بار عورتوں نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کا ذکر فرمایا ہے تو کیا عورتوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ان المسلمین والمسلمات الآیۃ اتاری ہے اور ہم نے صلاح الارواح میں بیان کیا ہے عورتوں کی فضیلت نماز اور روزہ کی وجہ سے حورعین پر ایسی ہے جیسے ابرہ کی اسپتر پر ہوتی ہے اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چالیس مردوں میں اور اتنی ہی عورتوں میں ابدال مقرر کئے ہیں جب کوئی ان میں سے وفات پاتا ہے تو دوسرا اس کا قائم مقام ہو جاتا ہے اور فردوس میں بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے مروی دیکھا ہے کہ چالیس مرد اور چالیس عورتیں ابدال ہوتی ہیں جب ان میں سے کوئی مرد وفات پاتا ہے تو خدا کسی مرد کو اس کا قائم مقام بنا دیتا ہے۔ جب کوئی عورت ان میں سے مرتی ہے تو خدا کسی عورت کو قائم مقام بنا دیتا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تقویٰ کے بعد کسی مومن کو صلاح کار بی بی سے بہتر فائدہ کسی شے سے نہیں پہنچتا ہے اگر اسے حکم دیتا ہے تو اطاعت کرتی ہے اگر اس کی طرف نظر کرتا ہے تو اسے مسرت بخشتی ہے اگر اس پر قسم کھا بیٹھتا ہے تو اس کو پورا کر دکھاتی ہے اور اگر اس سے غائب ہوتی ہے تو اس کے مال اور نفس کی حفاظت میں لگی رہتی ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سن لو یقیناً اپنی اپنی عورتوں پر تمہارا حق ہے اور تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے تمہارا حق ان پر تو یہ ہے کہ تمہارے بستر پر کسی کو نہ پھٹکنے دیں جس کو تم گوارا نہیں کر سکتے اور جس کا آنا تمہیں ناپسند ہو اس کو تمہارے گھر میں نہ آنے دیں اور سن لو ان کا حق تم پر یہ ہے کہ ان کے ساتھ خورد و نوش اور لباس کے معاملہ میں اچھی طرح پیش آؤ۔

مسئلہ: پہلے آچکا ہے کہ جو عورت قید ہوگئی ہو خواہ ظلماً ہی کیوں نہ ہو اس کا لباس واجب نہیں ہے اور ایسے ہی اس کا نفقہ بھی واجب نہیں جو عدت وفات میں ہو اگرچہ

حاملہ ہی کیوں نہ ہو اور جس حاملہ کو طلاق بائن دے دی گئی ہو اس کے لئے نفقہ اور لباس واجب ہے اور روز روز کا نفقہ دیتے رہنا واجب ہے لیکن ہاں اگر ایک دن سے زائد کا نفقہ کوئی دے دے تو مثل اجرت یا زکوۃ کے اس کی بھی مالک ہو جائے گی پس اگر وہ مر جائے یا خلع سے عورت کو جدا کر دے یا تین طاقتیں دے دے تو زائد نفقہ واپس لے سکتا ہے لیکن اس روز کا نفقہ واپس نہیں لے سکتا جس دن اسے چھوڑا تھا یا وہ مرگئی تھی اور فجر کے طلوع ہوتے ہی اسے مطالبہ کا حق ہے اگر ایک روز کا نفقہ لے چکی اور پھر اس کی مخالفت کی تو واپس لے سکتا ہے اگر شب کو مخالفت کرے اور دن کو فرمانبردار بنی رہے یا بالعکس کرے تو اس کو بھی طاعت کا نفقہ ملے گا اس میں رات یا دن چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں اور باب کرم میں پہلے گزر چکا ہے کہ عورت کے غسل جماع کے لئے پانی بہم پہنچانا مرد کے ذمہ ہے بشرطیکہ جماع کے پہلے سے عورت کو احتلام کی وجہ سے نہانے کی حاجت نہ ہو مثلاً اگر عورت کو احتلام ہوا پھر اس کے خاوند نے اس سے صحبت کی تو عورت کے غسل کے پانی کی قیمت ادا کرنا اس کے ذمہ واجب نہیں اور اگر عورت کو جاڑے یا گرمی کے کپڑے دے دے پھر وہ مرگئی یا اسے چھوڑ دیا یا خاوند مرگیا تو کپڑے واپس نہ لئے جائیں گے اور ہر چھٹے مہینے اسے کپڑے ملا کریں گے۔

فائدہ: بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب عورت اپنے شوہر کے کپڑے دھوتی ہے تو خدا اس کے لئے دو ہزار نیکیاں تحریر فرماتا ہے اور اس کے دو ہزار گناہ معاف کر دیتا ہے اور جتنی چیزوں پر آفتاب طلوع ہوتا ہے وہ سب اس کے لئے استغفار کرتی ہیں اور اس کے دو ہزار درجے بلند کئے جاتے ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ عورت کے چرخے کی آواز تکبیر فی سبیل اللہ کے برابر ہے اور فی سبیل اللہ تکبیر کہنا آسمان اور زمین سے گراں تر ہے اور جو عورت اپنے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا اپنے شوہر کو پہناتی ہے اس کو ہر تانے اور بانے کے عوض لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ عورت کے چرخے کی آواز اور قرآن کا پڑھنا خدا کے نزدیک برابر ہے اور عورتوں کا جہاد چرخہ کاتنا ہے

اور ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جو عورت اپنی نماز میں خدا سے اپنے خاوند کے لئے دعا نہیں مانگتی وہ مقبول نہیں ہوتی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے بندہ کا اپنی گھر والی کو نفقہ دینا میزان میں رکھا جائے گا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے اہل وعیال کے لئے کچھ خریدتا ہے اور پھر خود اٹھا کر ان کے پاس پہنچاتا ہے تو اس کے ستر برس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار سے کوئی شئے خود اٹھا کر لانے لگے ایک شخص نے لینا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی چیز ہو وہ خود ہی اٹھا کر لے چلنے کا زیادہ مستحق ہے اور نماز کی فضیلت میں اس سے زیادہ بیان گذر چکا ہے۔

مسئلہ: بڑا آدمی اگر کھانے وغیرہ کی چیز لاد کر بازار سے اپنے گھر لے جائے تو اس کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے اور اس کی شہادت مردود ہوتی ہے۔ یہ اس وقت ہے کہ جب حمال کی اجرت دینے میں بخل کی وجہ سے ایسا کیا ہو اور اگر تواضعاً یا سلف صالحین کی پیروی کے طور پر کیا ہو تو عدالت ساقط نہیں ہوتی۔

فائدہ: بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص بازار میں جا کر مسلمانوں کے لئے کچھ خریدے اور خود لے آئے اور مردوں کو چھوڑ کر خاص عورتوں ہی کے لئے لایا ہو تو خدا اس کی طرف نظر (رحمت) کرتا ہے اور جس کی طرف خدا نظر (رحمت) کرتا ہے اسے عذاب نہیں ہوتا اور دوسری حدیث میں ہے جو عورت کو خوش کرتا ہے گویا وہ خوف خدا سے رویا اور جو خوف خدا سے روتا ہے خدا اس کا بدن دوزخ پر حرام کر دیتا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے جو عورت کو خوش کرتا ہے خدا حزن اکبر کے دن اسے خوش کرے گا۔ کتاب النورین فی اصلاح الدارین میں میں نے دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس گھر میں لڑکیاں ہوتی ہیں اس گھر میں روزانہ آسمان سے بارہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اس گھر سے فرشتوں کی زیارت بند نہیں ہوتی اور ہر شب و روز میں ان کے والدین کے لئے سال بھر کی عبادت لکھی جاتی ہے اور انشاء اللہ اس سے زیادہ بیان اسی باب میں آگے آتا ہے۔

حکایت: یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ کسی مرد صالح نے ذکر کیا کہ کردستان کے لوگوں میں سے ایک نے مجھ سے ایک حکایت بیان کی ہے ایک شخص کو بی بی کے لڑکی پیدا ہوئی پھر لڑکی پیدا ہوئی پھر لڑکی پیدا ہوئی اس نے کہا اب کی تیرے لڑکی ہوئی تو تجھ پر طلاق اور یہ کہہ کر جنگل کو چلا گیا جب وہ آیا تو طلاق کے خوف سے وہ عورت قبل وضع اس سے کہیں الگ چلی گئی وہاں اس کے لڑکی پیدا ہوئی وہ اسے ایک غار میں ڈال کر چلی آئی اور یہ ظاہر کیا کہ میرے پیٹ میں صرف ہوا تھی کچھ پیدا نہیں ہوا پھر چھ ماہ کے بعد جو کردستان کے لوگوں کے ساتھ اپنے خاوند کی ہمراہی میں واپس آئی تو اسی غار پر گئی دیکھا کہ اس لڑکی کو ہرنی دودھ پلا رہی ہے یہ ماجرا اس نے اپنے خاوند سے بیان کیا پھر جب وہ اس لڑکی کو اٹھا لائی تو ہرنی رونے لگی اور دور سے دیکھتی رہی۔

مسئلہ: اگر کسی نے اپنی بی بی سے کہا کہ اگر تیرے لڑکا پیدا ہوا تو تجھ پر ایک طلاق اور لڑکی پیدا ہو تو تجھ پر تین طاقیں ہیں اور پھر اس کے دونوں پیدا ہوئے تو کوئی طلاق نہ پڑے گی اس کی نظیر یہ ہے کہ اگر مریض نے کہا کہ اگر تیرے حمل میں لڑکی ہو تو اس کیلئے میں نے سو وصیت کی اور اگر لڑکا ہو تو اس کے لئے دوسو کی وصیت کی اور دونوں پیدا ہوئے تو وصیت باطل ہو جائے گی۔

موعظت: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی دو عورتیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ عدل نہ کرے تو قیامت میں اس طرح آئے گا کہ آدھا بدن اس کا ساقط ہوگا۔

مسئلہ: رات کو سونے میں بیبیوں کے درمیان عدل واجب ہے پس رات کو جس کے پاس رہے دوسری کے پاس بلا ضرورت نہ جائے لیکن دن کو ٹھہرنے میں یا کھانے اور جماع میں برابری کرنا ضروری نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عدل کرنے والے روز میزان پر خدا کے داہنی طرف ہوں گے اور خدا کے دونوں ہاتھ (دستِ قدرت) داہنے ہی ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو حکم کرنے میں اور اپنے اہل و عیال کے درمیان اور جو شیء ان کے سپرد ہوتی ہے اس میں عدل کرتے ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

حکایت: کوئی بادشاہ شکار کے لئے نکلا اس کو پیاس لگی تو ایک گاؤں میں گیا وہاں اس کی نگاہ ایک خوبصورت عورت پر پڑ گئی وہ اسے پسند آئی اور اس نے اس سے برا کام کرنا چاہا اس عورت نے ایک کتاب نکال کر دکھلائی جس میں وہ سزا لکھی تھی جو خدا نے زانی کے لئے تیار کی ہے اس پر اس نے اسے چھوڑ دیا جب اس کا خاوند آیا تو اس ماجرے کی اس نے اسے اطلاع کی اس نے اس خوف سے کہ شاید بادشاہ کی اس سے کوئی غرض ہو اسے اس کے والدین کے پاس چھوڑ دیا اس نے اپنے گھر والوں سے کہا ان لوگوں نے بادشاہ کے پاس نالش کی اور یہ بیان کیا کہ اس شخص نے ہم سے ایک زمین کرایہ پر لی تھی نہ اس میں خود کاشت کرتا ہے نہ اسے چھوڑتا ہے بادشاہ نے اس سے پوچھا تجھے اپنی زمیں میں کاشت کرنے سے کس نے منع کیا ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے سنا ہے کہ اس میں ایک شیر گھس آیا تھا اس لئے مجھے اس کا خوف پیدا ہو گیا ہے۔ بادشاہ اس قصہ کو سمجھ گیا اور اس نے کہا یقینا تیری زمین پاک اور درست ہے اس میں کاشت کر خدا تجھے اس میں برکت دے گا کیونکہ اب شیر کو اس کی طرف اصلا میلان نہ ہوگا۔ یزید بن میسرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ایک بدکار عورت ہزار بدکار مردوں کے مانند ہوتی ہے اور صلاح کار عورت کے لئے سو صادقوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں۔

حکایت: بغداد میں ایک شخص نے اپنی چچا کی لڑکی سے نکاح کیا اور یہ عہد کیا کہ اس پر دوسرا نکاح نہ کروں گا ایک روز اس کی دکان پر ایک عورت آئی اور اس سے نکاح کی درخواست کی اس نے جو عہد اپنے چچا کی لڑکی سے کیا تھا بیان کر دیا وہ ہر ہفتہ میں ایک روز پر راضی ہو گئی پس اس نے اس سے نکاح کر لیا اور اسی حالت میں آٹھ ماہ گزر گئے اس وقت اس کے چچا کی لڑکی کچھ کھٹکی اور اس نے لونڈی کو بھیجا کہ دیکھو تو یہ کہاں جایا کرتا ہے۔ چنانچہ وہ ایک گھر میں گئی اور اس کے ہمسایوں سے اس کا حال پوچھا پھر لونڈی نے جا کر اپنی سیدہ سے سب حال بیان کیا اس نے لونڈی سے کہا یہ کسی سے کہنا مت پھر جب وہ شخص مر گیا تو اس کے چچا کی لڑکی نے پانچ سو اشرفیاں دے کر لونڈی کو اس کی اس بی بی کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ فلاں شخص کے متعلق خدا تجھے اجر عظیم دے اس نے آٹھ ہزار

اشرفیاں چھوڑی ہیں سات ہزار اس کے بیٹے کی ہیں اور ایک ہزار میں ہم دونوں شریک ہیں جب لونڈی یہ کام انجام دے چکی تو اس نے اس کو ایک پرچہ دیا اور کہا اس کے چچا کی لڑکی کو دے دینا اس میں لکھا تھا کہ وہ مہر سے بری الذمہ ہے اور اس میں سے کچھ نہ لیا۔

فائدہ: شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ دنیا جنگل ہے اور بغداد اس کا شہر ہے پھر اپنے بعض اصحاب سے کہا کہ کیا تم نے بغداد کو دیکھا ہے اس نے کہ نہیں آپ نے کہا تو پھر تو نے لوگوں کو دیکھا ہی نہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بغداد کی سکونت اختیار کرنے میں تم میری پیروی نہ کرو۔ فضیل رضی اللہ عنہ نے کہا ہے بغداد ظالموں کا نشیمن ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے تہذیب الاسماء واللغات میں ہے بعض نے کہا ہے کہ بغ باغ کا نام ہے اور داد ایک شخص کا نام ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بغ فارس میں ایک بت کا نام ہے اور داد بمعنی دیا یعنی بت کو دیا۔ حضرت مؤلف فرماتے ہیں کہ میرے دل کو اس سے بہت محبت ہے کیونکہ اس میں سادات کی قبریں ہیں۔ خصوصاً حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا وہاں مزار ہے اور بغداد کا نام دارالسلام بھی ہے اور اس میں ہزار ستر ہزار فقہا مجتمع تھے جو فتویٰ نویسی کرتے تھے۔

حکایت: حضرت مؤلف فرماتے ہیں میں نے شرح مہذب میں دیکھا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی بی بی نے ان کو ایک لونڈی کے پاس دیکھا تو چھرا لے کر ان پر لپکیں وہ بولے کیا جب پر خدا نے قرآن کو حرام نہیں کیا ہے وہ بولیں کیوں نہیں ضرور کیا ہے پس انہوں نے ابیات مشہورہ پڑھیں۔ میں تحفۃ العروس ونزہۃ النفوس میں دیکھا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے کچھ نہیں کیا ہے وہ بولیں اچھا کچھ قرآن پڑھو تب انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

وفینا رسول اللہ یتلوا کتابہ
اذا انشق بحروف من الفجر ساطع
اداناالھدیٰ بعد الغمی فقلوبنا
بہ موقنات ان ما قال واقع

یبیت ویجانی فی جنبہ عن فراشہ
اذا القیت بالمشرکین مضاجع

''اور ہم میں خدا کے رسول ہیں وہ خدا کی کتاب پڑھتے ہیں جب فجر کی پو پھٹتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد گمراہی کے ہم کو ہدایت دکھلائی اس لئے ہمارے دلوں کو یقین ہے کہ بیشک جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ضرور واقع ہو گا' رات بھر بستر سے اپنا پہلو نہیں لگاتے جب کہ مشرکین اپنی خوابگاہوں پر بار گراں بن کر پڑے رہتے ہیں''۔

مسئلہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور مدینہ کے دوسرے علماء اس طرف گئے ہیں کہ اگر زوجہ اپنے خاوند کو غیرت میں آ کر تہمت لگائے تو اس سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔

حکایت: ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے جنگل میں ایک عورت کو دیکھ کر سلام کیا وہ بولی تمہارا کہاں سے آنا ہوا میں نے کہا ایسے حکیم کے پاس سے جس کی نظیر مفقود ہے اس پر وہ چیخ اٹھی اور کہنے لگی تجھ پر افسوس ہے جب وہ انیس الغرباء تھا تو اس سے جدا کیسے ہو گیا بس اس کے رونے سے مجھے بھی رونا آ گیا وہ پوچھنے لگی تم کیوں روتے ہو میں نے کہا بیماری پر دوا لگ گئی اس لئے جلدی سے صحت حاصل ہو گئی وہ بولی اگر تم سچے ہو تو روتے کیوں ہو میں نے کہا کیا سچے نہیں روتے؟ وہ بولی نہیں میں نے کہا کیوں اس نے کہا اس لئے کہ رونا دل کو آرام دیتا ہے اور عقلمندوں کے نزدیک نقص ہے میں نے اس سے کہا مجھے کچھ تعلیم کر اس نے کہا ہمیشہ اپنے مولیٰ کی خدمت میں لگا رہ کیونکہ اس کے لئے ایک روز ہے جس میں وہ اپنے اولیاء کے لئے جلوہ افروز ہو گا اور دنیا میں ان کو اس نے ایسا پیالہ پلا دیا ہے کہ اس کے بعد انہیں کبھی تشنگی نہ معلوم ہو گی پھر وہ رو کر یہ کہنے لگا:

اذا کان داء العبد حب ملیکہ
فمن دونہ یرجو طبیبا مداویا

''جب بندے کو اپنے مالک کی محبت کا مرض ہو گیا ہو تو پھر اس کے سوا کس

چارہ گر طبیب سے وہ امید کرتا ہے''۔

حکایت: شیخ عبداللہ اسکندری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک بار میں جنگل کو نکل گیا کہ شاید مجھے کوئی مرد یا عورت نظر آ جائے پس مجھے ایک لونڈی نظر پڑی میں نے اپنے جی میں کہا عورت کے ملنے سے تو کسی مرد سے میرا ملنا بہتر ہوتا وہ بولی اے عبداللہ! تم مردوں سے ملنا چاہتے ہو اور ابھی تم عورتوں کے مقام تک بھی نہیں پہنچے ہو۔ میں نے کہا تیرا دعویٰ تو بہت بڑا ہے اس نے کہا دعویٰ بلا دلیل تو باطل ہوا کرتا ہے میں نے کہا تیری کیا دلیل ہے اس نے کہا وہ میرے لئے ویسا ہی ہے جیسا میں چاہتی ہوں اور میں اس کے لئے ویسی ہی ہوں جیسا وہ چاہتا ہے پھر اس نے پوچھا تو اس وقت کیا چاہتا ہے میں نے کہا بھنی ہوئی مچھلی اس نے کہا یہ تیرے ضعف یقین اور کمی مقام کی وجہ سے ہے تو نے شوق سے باز و کیوں نہ چاہا کہ تو میری طرح پرواز کرتا یہ کہہ کر پھر ہوا پر پرواز کر گئی میں اس کے پیچھے دوڑا اور میں نے کہا اس کے حق کے طفیل سے جس نے تجھ پر نعمت نازل کی ہے ایک دعا کر کے مجھ پر احسان کر اس نے کہا کہ تو تو سوائے مردوں کے اور کسی کو چاہتا ہی نہیں ہے۔

حکایت: میں نے فردوس العارفین میں دیکھا ہے عبداللہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک بار میں بیت المقدس جانے کے لئے نکلا اور اتفاق سے راستہ بھول گیا اتنے میں ایک عورت ملی میں نے اس سے پوچھا: اے بے چاری تو کیا راہ گم کردہ ہے وہ بولی جو اس کی معرفت رکھتا ہو وہ بیچارہ کیسے ہوسکتا ہے اور جو اس سے محبت رکھتا ہو وہ راہ گم کردہ کیسے بن سکتا ہے پھر اس نے کہا اچھا میری لکڑی کا سر پکڑ کر چلے آؤ میں تھوڑی دور چلا تھا کہ اتنے میں بیت المقدس آ گیا میں حیرت زدہ ہوا اور میں نے کہا یہ کیا ماجرا ہے وہ بولی تمہاری زاہدوں کی سی چال تھی اور یہ عارفوں کی چال ہے زاہد چلتے ہیں اور عارف اڑتے ہیں پھر بھلا چلنے والے اڑنے والوں کو کہاں پا سکتے ہیں اس کے بعد میری نظروں سے غائب ہوگئی۔

حکایت: مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک بار میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک عورت اس طرح دعا کر رہی ہے میں آپ

کے پاس دور دراز کی مشقت اٹھا کر آپ کے احسان کی امیدوار بن کر آئی ہوں پس اپنے
احسانات میں سے کچھ مجھ پر احسان فرمائیے کہ غیر کی نیاز مندی سے مجھے بے نیاز بنادے
اے وہ ذات جو احسان کرنے میں معروف ہے۔ میں نے اس کی اطلاع ایوب سجستانی
سے کی اس کے بعد ہم دونوں اس کی فرودگاہ پر گئے اور اسے سلام کیا پھر ایوب سجستانی نے
کہا اگر تو کسی شخص سے نکاح کر لیتی تو تیرے کاموں میں تجھے بہت کچھ مدد بھی دیتا وہ بولی
ہاں اگر مالک بن دینار یا ایوب سجستانی ہوں تو مضائقہ نہیں میں بولا میں مالک بن دینار
ہوں اور یہ ایوب سجستانی ہیں وہ بولی اف رے تم دونوں چلو ہٹو میں تو سمجھتی تھی کہ یاد خدا
نے تم کو عورتوں کی گفت وشنید سے غافل کر دیا ہوگا یہ کہہ کر پھر اپنی نماز پر متوجہ ہوگئی۔

حکایت: ایک زاہد نے ایک عورت جوہرہ نامی سے نکاح کیا تھا ایک روز اس سے
کہنے لگی کیا جنت میں عورتیں زیورات وغیرہ سے آراستہ ہوں گی اس نے کہا ہاں یہ سن کر
اسے غش آ گیا اور گر پڑی جب ہوش ہوا تو اس نے اس سے اس کا سبب پوچھا کہنے لگی
مجھے آخرت کی محرومی سے خوف ہوا اس عورت نے اپنی سابقہ ناز ونعم اور آسائش کی طرف
اشارہ کیا پھر اسے خوف ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حظ اخروی دنیا ہی میں مل گیا ہو اس کے بعد
اسے کچھ خیمے استادہ خواب میں نظر پڑے اور اس نے پوچھا یہ کس کے لئے ہیں جواب ملا
کہ تہجد گزاروں کے لئے پھر اس کے بعد سوائے تھوڑی دیر کے رات کو سوتی نہ تھی اور یہ
پڑھا کرتی تھی۔

اما الخیام فانها کخیامهم
واری نسا الحی غیر نسائها

"خیمے تو انہیں کے خیموں کی طرح ہیں لیکن قبیلہ کی عورتیں ان کی سی نہیں معلوم ہوتی"

حکایت: کسی زاہد نے ایک عابدہ عورت سے نکاح کیا تھا اتفاق سے وہ بیمار ہوا
اور اس کے احباب میں سے بعض لوگ اس کی عیادت کو آئے اور دروازہ پر اندر آنے کے
انتظار میں بیٹھ گئے اسی دم اس کا انتقال ہو گیا اس عورت نے اس کو غسل دے کر کفن پہنایا
اور تختہ پر لٹا کر لوگوں سے کہا اندر آ جاؤ وہ اندر آئے اور اسے اٹھا کر اس کی قبر کی طرف

لے کر چلے گئے ان کے جانے کے بعد دروازہ بند کر کے پھر وہ اپنی عبادت میں متوجہ ہو گئی۔ شعر:

خلفت يمينا لا الفت بغيركم
وان فوادی لايحب سواكم
سقانی الهوی كاسا من الحب متوعا
فياليتهٔ لما سقانی سقاكم
وياليت ذاك الحب يقسم بيننا
وداعی الهوىٰ لما دعانی دعاكم
فنحيى جميعا تحت ظل ودادكم
وتعطى ايمنى منكم و تعطوامنا كم
وانی لاتی ارضكم لا لحاجة
لعل اراكم اوارى من يرا كم

(۱) میں قسم کھا بیٹھا ہوں کہ تمہارے غیر سے الفت نہ کروں گا

(۲) اور یقیناً میرا دل سوا تمہارے کسی سے محبت کرنے ہی کیوں لگا'

(۳) مجھے عشق نے لبریز پیالہ محبت کا پلا دیا ہے اے کاش جب مجھے اس نے پیالہ پلایا تھا تمہیں بھی پلا دیا ہوتا'

(۴) اے کاش یہ محبت ہم دونوں میں بٹ جاتی اور داعی عشق نے جب مجھے بلایا تھا تمہیں بھی بلا لیتا۔

(۵) پھر ہم سب تمہارے سایۂ محبت میں زندگی بسر کرتے اور ہماری آرزوئیں تم سے بر آتیں اور تمہاری ہم سے۔

(۶) اور میں یقیناً تمہاری سرزمین پر کبھی نہ کبھی گزر کروں گا لیکن کسی حاجت کے لئے نہیں بلکہ اس امید میں کہ شاید تمہارا دیدار نصیب ہو جائے اسی سے آنکھیں ٹھنڈی کر لوں جو تمہارے دیدار سے بہرہ ور ہو چکا ہے۔

حکایت: رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ اعیدہ کا بیان ہے کہ رابعہ تمام شب نماز میں مشغول رہا کرتی تھیں جب فجر طلوع ہونے کے قرب ہوتی تو محراب میں ایک جھپکی سی لے لیتی تھیں اتنے میں صبح ہو جاتی تھی پھر گھبرا کر یہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوتی تھیں اے نفس تو کب تک سوتا رہے گا عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ ایسی نیند سوئے گا جس سے سوائے شور قیامت کے تجھے کوئی نہ جگائے گا مرتے دم تک ان کی یہی عادت رہی میں نے ان کی کرامتوں میں سے ایک یہ بھی دیکھی کہ وہ سو رہی تھیں کہ اتنے میں چور آیا اور ان کے کپڑے لے کر چلا تو اسے کہیں دروازہ ہی نہ ملا اتنے میں ہاتف نے آواز دی کہ اگر محبّ خوابیدہ ہے تو محبوب بیدار ہے کپڑے رکھ دے اور دروازہ سے نکل جا جب ان کا انتقال ہوا تو ان سے کسی نے خواب میں پوچھا کہ خدا نے آپ سے کیا معاملہ کیا انہوں نے کہا مجھے بخش دیا اور جس جبہ کا تم نے مجھے کفن دیا تھا اس کو عرش سے آویزاں کر دیا ہے فرشتے اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ ان کا 135 ہجری میں بمقام قدس شریف انتقال ہوا تھا۔

حکایت: طبریہ میں ایک عورت زینب نامی رہتی تھی ایک شب اس پر نیند غالب ہوئی وہ سو گئی دیکھتی کیا ہے کہ کوئی کہہ رہا ہے۔

صلوتك نور۔ والعبادة نور۔ فقومي فصلي۔ والعباد رقود

"ایک نور تیری نماز ہے اور ایک نور عبادت پس اٹھ کر نماز پڑھ جب بندگان خدا پڑے سو رہے ہوں"۔

ایک روز وہ کہیں گئی تو اتفاق سے اس کی انگلی کچل گئی بہت سے مرد اور عورتیں اس کی مزاج پرسی کے لئے جمع ہوئیں وہ بولیں لذت ثواب نے مجھے انگلی کے درد سے بے خبر کر دیا ہے خدا مجھے اور تمہیں اپنی رضا مندی اور جو کچھ ہو چکا ہے اس سے معافی عطا فرمائے اچھا اٹھو ہم اس کے کام میں لگیں جس کے پاس تک یہ راہ جاتی ہے۔

حکایت: میں نے کتاب لوامع انوار القلوب میں دیکھا ہے کسی کا بیان ہے کہ میں نے بازار سے ایک لونڈی خریدی جب اسے گھر میں لے کر گیا مجھ سے کہنے لگی اے مولیٰ کچھ آپ قرآن پڑھتے ہیں میں نے کہا ہاں وہ کہنے لگی اچھا پڑھیے میں نے کہا: بسم اللہ

الرحمٰن الرحیم اس پر کہنے لگی: اے موسیٰ! جب اس کی شنید میں یہ لذت ہے تو پھر لذت دید کا کیا پوچھنا ہے پھر جب رات ہوئی تو میں نے اس کے سونے کے لئے بستر بچھایا تو کہنے لگی اے مولیٰ کیا آپ کو اپنے مولیٰ سے جو نہیں سوتا شرم نہیں آتی پھر نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی تو میں نے اسے سجود میں کہتے سنا کہ آپ کو جو مجھ سے محبت ہے اس کے صدقہ میں آپ مجھے عذاب نہ دیجئے گا میں نے اس سے کہا کہ یوں کہہ کہ جو محبت مجھے آپ کے ساتھ ہے اس کے صدقہ میں۔ تو وہ بولی اس کی محبت ہماری محبت سے جو ہمیں اس کے ساتھ ہے بڑھ کر ہے اسی واسطے خدا نے لوگوں کے ساتھ اپنی محبت کو لوگوں کی محبت سے مقدم ذکر کیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے: یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے اس محبت کی نسبت جو بندہ کو خدا سے ہے اور جو خدا کو بندہ سے ہے کسی نے دریافت کیا کہ ان دونوں میں عجیب کون سی ہے انہوں نے کہا خدا کی محبت بندہ سے زیادہ عجیب ہے کیونکہ خدا کو اس کی حاجت نہیں اور بندہ کی محبت خدا کے ساتھ اس لئے عجیب ہے کہ خدا کو دیکھتا نہیں۔

حکایت: رملہ میں ایک عورت آمنہ نامی تھی اسے خبر پہنچی کہ بشر حافی بیمار ہو گئے ہیں۔ سن کر ان کی عیادت کے لئے نکلی پھر جب ان کے پاس بغداد میں پہنچی تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ عیادت کے لئے تشریف لائے تھے انہوں نے پوچھا یہ کون عورت ہے بشر حافی نے جواب دیا یہ آمنہ رملیہ ہے ہماری زیارت کو آئی ہے انہوں نے کہا ہمارے لئے ان سے دعا کی درخواست کیجئے پس کہنے لگے اے اللہ! بشر حافی اور احمد بن حنبل دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں آپ انہیں پناہ دیجئے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں پھر میں نے اسی شب کو خواب میں ایک پرچہ کاغذ دیکھا جس میں لکھا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ تو ہم نے کر دیا اور ہماری عطا اس سے کہیں زیادہ ہے۔

حکایت: عبداللہ واسطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عرفات میں ایک عورت کو دیکھا کہ یہ کہہ رہی ہے جس کو خدا ہدایت کرے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں پس مجھے معلوم ہوا کہ وہ راہ گم کردہ

ہے پھر میں نے اس سے پوچھا کہ اے نیک بخت تیرا کہاں سے آنا ہوا؟ اس نے کہا:

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی (۱:۱۷)

وہ پاک ہے جو اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا۔

تب مجھے معلوم ہوا کہ بیت المقدس سے آئی ہے پھر میں نے کہا تیرا کس وجہ سے آنا ہوا؟ وہ بولی

وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا (۹۷:۳)

خدا کے واسطے لوگوں کے ذمہ جس کو زادِ راہ کی استطاعت ہو بیت اللہ کا حج ہے۔

پھر میں نے پوچھا تیرا خاوند ہے۔

اس نے کہا:

وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔ (۱۷: ۳۶)

اور اس بات کے درپے نہ ہو جس سے بے خبر ہے۔

پھر میں نے پوچھا اونٹ پر سوار ہو گی۔

اس نے کہا:

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (۱۹۷:۲)

اور تم جو بھلائی کرتے ہو خدا اسے جانتا ہے۔

جب اس نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو بولی

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (۳۰:۲۴)

مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں ذرا نیچی رکھا کریں۔

میں نے اس کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیا جب وہ سوار ہو چکی تو میں نے اس کا نام پوچھا وہ بولی:

وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ۔ (۱۶:۱۹)

اور کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے۔

پھر میں نے پوچھا تیری اولاد ہے اس نے کہا:

وَوَصّٰی بِهَآ اِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ (۱۳۲:۲)

اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اس کی وصیت کی۔

مجھے معلوم ہوا کہ اس کے اولاد ہے پھر میں نے پوچھا کہ ان کے نام کیا ہیں اس نے کہا۔

كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (۱۱۴:۴) وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا (۱۲۵:۴) يَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ (۲۶:۳۸)

اور خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا، اور خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا اور اے داؤد! ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ مقرر کیا ہے۔

میں نے پوچھا وہ کہاں ہیں کہ میں انہیں تلاش کروں۔

اس نے کہا:

وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (۱۶:۱۶)

اور علامتیں اور ستاروں سے راستہ پہچانتے ہیں۔

مجھے معلوم ہوا وہ قافلہ کے راہبر ہیں میں نے پوچھا: اے مریم کچھ کھائے گی اس نے جواب دیا:

اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا (۲۶:۱۹)

میں نے خدا کے لئے روزے کی نذر کی ہے۔

مجھے معلوم ہوا کہ وہ روزہ دار ہے جب ہم اس کے لڑکوں کے پاس پہنچے تو وہ اسے دیکھ کر رونے لگے اور کہنے لگے یہ ہماری ماں ہے کہ تین دن سے گم تھی اور اس کی نذر یہ ہے کہ سوائے قرآن کے کوئی بات نہ کرے اس کے بعد وہ بولی:

فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ (۱۹:۱۸)

تم اپنوں میں سے کسی کو یہ چاندی لے کر شہر بھیج دو۔

اس کے بعد جو میں نے دیکھا تو وہ رو رہے تھے میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا

کہ وہ حالت نزع میں ہے میں نے پاس جا کر اس سے کیفیت پوچھی اس نے جواب دیا:

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ (۱۹:۵۰)

اور شدت موت حق کے ساتھ آ پہنچی۔

جب اس کا انتقال ہو گیا تو میں نے اسی شب کو اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا تو کہاں ہے اس نے کہا:

ان المتقين فی جنات ونهر ○ فی مقعد صدق عند مليك مقتدر ○ (۵۵:۵۴)

یقیناً پرہیزگار باغوں اور نہروں کے اندر شہنشاہ ذی قدرت کے پاس نشست گاہ صدق میں جاگزیں ہیں۔

خدا ایسی عورتوں سے رضا مند ہے اور بحمد اللہ ایسی بہت ہیں اور میں نے ایسی عورتوں کا بقصد برکت حاصل کرنے کے تذکرہ کیا ہے اور ایسا ہی قصہ میری نظر سے کتاب لوامع انوار القلوب وجوامع اسرار المحبوب میں گزرا ہے۔ اصمعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ میں نے بصرہ میں ایک مجنون کو قرآن سے گفتگو کرتے دیکھا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے جواب دیا:

ان كل من فی السموت والارض الا اتی الرحمٰن عبدا (۹۳:۱۹)

آسمان اور زمین میں کوئی ایسا نہیں جو خدا کے پاس غلام بن کر حاضر ہونے والا نہ ہو۔

میں نے پوچھا کہاں سے آنا ہوا اور کہاں کا ارادہ ہے اس نے کہا:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

یقیناً ہم خدا کے لئے ہیں اور بلاشبہ اس کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔

میں نے پوچھا تیرے ساتھ کون ہے اس نے کہا:

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (۴:۵۷)

تم جہاں کہیں ہو وہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔

میں نے پوچھا کیا تجھے زادراہ کی حاجت ہے اس نے کہا۔

وفی السمآء رزقکم وما توعدون (۵۱:۲۲)

اور آسمان ہی میں تمہاری روزی ہے اور وہ بھی جس شیء کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

میں نے اس سے کہا مجھے کچھ نصیحت کر اس نے کہا:

اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ (۳:۱۰۲)

خدا سے جتنا ڈرنے کا حق ہے اتنا ڈرو۔

موعظت: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ قیامت میں بندہ لایا جائے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کیا تو نے فلاں کی امانت لوٹا دی تھی وہ کہے گا اے ربّ نہیں ارشاد ہوگا اچھا آج لوٹا دے وہ کہے گا اے ربّ اب دنیا تو جاتی رہی اور میرے پاس کچھ نہیں ہے اور ارشاد ہوگا میں تو تجھے بتاؤں گا پھر ایک فرشتے کو خدا کا حکم پہنچے گا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جا اور جہنم میں اسے اس کی امانت دکھلا دے پھر اسے حکم ہوگا کہ اس میں اتر کر نکال لا وہ جہنم میں ستر برس تک اترتا چلا جائے گا پھر لے کر اوپر چڑھے گا جب جہنم کے کنارہ پر پہنچے گا تو اس سے وہ شئے چھوٹ کر گر پڑے گی پھر ستر برس تک جہنم میں اترتا چلا جائے گا اسی طرح گرفتار رہے گا جب تک خدا کو منظور ہوگا۔

حکایت: کسی نے ایک شخص کے پاس بہت سا مال امانت رکھا تھا پھر وہ سفر کرنے گیا جب سفر سے واپس آیا تو جس کے پاس مال تھا وہ مر چکا تھا اور اس کا ایک بدکار لڑکا باقی رہ گیا تھا جس نے اپنے باپ کا مال بدکاری میں اڑا ڈالا تھا اس شخص کو اپنے مال کا اندیشہ ہوا اس نے اس سے دریافت کیا وہ بولا کہ تیرا مال محفوظ ہے جب اسے دے دیا تو اس نے پوچھا کہ یہ تیرے پاس کیسے بچ گیا اس نے کہا میں نے اپنا دین تو ضائع کیا ہی تھا میں نے کہا کہ امانت کو نہ ضائع کروں اس پر اس نے اس میں سے پانچ ہزار نکال کر دیئے اور لڑکا گناہوں سے تائب ہوگیا دیکھو خدا نے حفظ امانت کی برکت سے اسے کیسا متبرک بنا دیا۔

مسئلہ: جس کے پاس کسی کی امانت ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسی معتمد کو وصیت کر جائے اگر اس کے سوا کوئی نہ جانتا ہو اور ادائے دین و نیز ظلماً جو کچھ وصول کیا ہو اس کی واپسی کی وصیت کر جانا بھی مستون ہے بشرطیکہ سردست اس کی ادائیگی سے عاجز ہو ورنہ فوراً ادا کر دینا واجب ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو وصیت پر مرتا ہے تو ایک راہ اور طریقہ پر مرتا ہے پرہیز گاری اور شہادت پر مرتا ہے اور بخشا بخشایا ہو کر مرتا ہے اس کو ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اپنے تمام مال کی وصیت نہ کرنا چاہئے کہ ورثاء کے لئے کچھ بچے ہی نہیں ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی شرح بخاری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم کو تہائی مال صدقہ میں دیا ہے مرتے وقت اس کی وصیت کر جایا کرو۔

حکایت: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ بڑی بڑی گائیں چھوٹی گایوں کو دوہ رہی ہیں اور منبروں پر بت دیکھے جو اپنے منہ سے آگ کے شعلے نکال رہے ہیں اور خشک نہر پر سرسبز باغ دیکھے اور دیکھا کہ بیمار تندرستوں کی عیادت کرتے ہیں اور ایک دوسر کا گھوڑا دیکھا کہ جو کھاتا ہے اور لید نہیں کرتا اور آسمان اور زمین کے درمیان ایک کپڑا لٹکا ہے جس کے سرے میں سب لٹک گئے اور دو پرندے دیکھے جو اپنے گھونسلے سے نکل بھاگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جو تو نے دیکھا ہے کہ بڑی گائیں چھوٹی کو دوہتی ہیں یہ امرا ہیں جو لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور جو بت منبر پر تھے یہ وہ لوگ ہیں جو منبر پر جا بیٹھتے ہیں اور اس کے اہل نہیں ہوتے اور خشک نہر پر کہ سرسبز باغ وہ علماء ہیں جن کا ظاہر علم سے آراستہ اور باطن ترک عمل سے خشک ہو رہا ہے اور جو مریض تندرستوں کی عیادت کرتے ہیں یہ وہ فقیر ہیں جو تونگروں کے پاس آمدورفت رکھتے ہیں اور دوسر کا گھوڑا وہ تونگر ہے جو کھاتا ہے اور شکر نہیں ادا کرتا اور آسمان و زمین کے درمیان لٹکا ہوا کپڑا اسلام ہے اور دو پرندے وفا اور امانت ہیں جو نکل کر پھر نہیں واپس آتے اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں میں نے دیکھا ہے کہ ایک نصرانی نے یہی خواب

زیادتی کے ساتھ دیکھا تھا یعنی اس نے یہ کہا میں نے دیکھا ہے کہ کچھ محل آسمان سے اترتے چلے آتے ہیں اور اس کے ارد گرد بندر اور سور ہیں اور مجھے کچھ پرندے آسمان سے زمین پر اترتے نظر پڑے پھر وہ بغیر سر کے واپس گئے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا محل سلطان ظالم ہے اور بندر اور سور اس کے اعوان اور انصار ہیں پرندے سے اسلام مراد ہے کہ اس کا صرف نام ہی نام رہ جائے گا اور شریعت آسمان کی طرف واپس جائے گی۔

حکایت: مکہ میں ایک فقیر رہتا تھا اور اس کی ایک نیک نہاد بی بی تھی اس نے کہا کہ کچھ ہمارے پاس کھانے کو نہیں ہے وہ حرم میں گیا اور وہاں اس نے ایک تھیلی میں ہزار اشرفیاں پائیں وہ خوش ہوا اور انہیں اپنے گھر لے آیا اس کی بی بی نے کہا یہ حرم کا لقطہ ہے اس کا اعلان کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ وہ نکلا تو اس نے ایک شخص کو پکارتے سنا کہ ہزار اشرفیوں کی تھیلی کس نے پائی ہے وہ بولا کہ میں نے پائی ہے اس نے جواب دیا کہ وہ تیری ہے اور نو ہزار اس کے ساتھ اور ہیں وہ کہنے لگا کیا مجھ سے تمسخر کرتے ہو اس نے کہا خدا کی قسم نہیں بلکہ مجھے عراق کے رہنے والے ایک شخص نے دس ہزار اشرفیاں دی تھیں اور کہا تھا کہ اس میں سے ہزار اشرفیاں حرم میں ڈال دینا پھر پکارنا اگر اس کا پانے والا واپس کرے تو سب اسی کو دے دینا کیونکہ وہ امانت دار ہے اور امانت دار کھاتا بھی ہے اور خیرات بھی کرتا ہے پس اس کی امانت داری کی وجہ سے ہمارا صدقہ مقبول ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر ایام منیٰ میں ہدی قلادہ پہنے ہوئے پایا جائے تو شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح ہے کہ اس کو پکڑ لے اور جب تک ایام منیٰ رہیں اس کا اعلان کرے اگر ذبح کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو اسے ذبح کر دے اور مستحب یہ ہے کہ حاکم کو اس کی اطلاع کرے تا کہ اس کے ذبح کرنے کا وہ حکم کر دے اور جو شخص لقطہ پائے اور دوسرے سے کہے کہ مجھے ذرا یہ اٹھا دینا تو وہ اسی کا ہو گیا جس نے اسے اٹھایا ہے نہ اس کے لئے جس نے اسے پہلے دیکھا تھا اور جس کو اپنی امانت داری پر اعتماد ہو اس کے لئے لقطہ (یعنی گری پڑی چیز) اٹھا لینا مسنون ہے اور اعلان کرنا واجب ہے اور جو مال حقیر نہ ہو یعنی جس کے لئے مالک

کو زیادہ افسوس نہیں ہوا کرتا اور نہ اس کی عرصہ تک تلاش کی جاتی ہے اس کا ایک سال تک اعلان کرنا کافی ہے اور جو مال ایسا نہ ہو اس کا ایک سال تک اعلان نہ کیا جائے بلکہ اتنی مدت تک کہ غالباً گمان ہو جائے کہ مالک اس کی اب تلاش نہ کرتا ہوگا اور اس کے سوا جیسے گیہوں یا انگور کا دانہ اس کا بالکل اعلان نہ کرے اگر اس کا مالک ملے تو پانے والا اس کا مالک نہ ہوگا جب تک یہ نہ کہے کہ میں مالک بن گیا یا ایسا ہی اور کوئی لفظ پھر اگر اس کا مالک معلوم ہو جائے تو اس کو مع زیادتی متصلہ کے دے دے لیکن زیادتی منفصلہ نہیں جیسے کہ بچہ اور اگر کسی نے اپنا اونٹ جو چلنے سے عاجز ہو گیا تھا چھوڑ دیا اور کسی دوسرے کا گزر ہوا اور اس نے اس کا علاج معالجہ کر کے اسے اچھا کیا اور پھر مالک واپس آیا تو وہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسی کا ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ وہ اپنے مالک کی ملکیت میں اب بھی رہے گا اور جو کچھ علاج میں اس شخص کا صرف ہوا ہے وہ بھی لے نہیں سکتا۔

لطیفہ: بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے قول فخذ اربعۃ من الطیر کے متعلق ذکر کیا ہے کہ وہ چار پرندے یہ تھے۔ مرغ، کوا، مور اور بط اور ان چاروں کی تخصیص کی یہ وجہ ہے کہ ان سے خیانت واقع ہوئی تھی چنانچہ مور نے حضرت آدم علیہ السلام سے خیانت کی تھی جب اس نے سانپ کو شیطان کے پاس جانے کا حکم کیا تھا اور وہ جنت کے دروازے پر موجود تھا پھر وہ اس کو منہ میں بٹھا کر جنت میں لے گیا تھا اور بط نے حضرت یونس علیہ السلام سے خیانت کی تھی کہ کدو کے درخت کو کاٹ ڈالا تھا اور مرغ نے حضرت الیاس علیہ السلام سے خیانت کی تھی جب وہ ان کے کپڑے چرا کر لے گیا تھا اور کوے نے حضرت نوح علیہ السلام سے خیانت کی تھی کیونکہ وہ مردار خوری میں مشغول ہو گیا تھا جب اسے آپ نے یہ دیکھنے بھیجا تھا کہ پانی سے کوئی مقام خالی ہوا یا نہیں (ان باتوں کے صحیح پر ثابت ہونے میں کلام ہے)

لطیفہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پرندہی ذبح کرنے کا اس لئے حکم ہوا تھا کہ پرند کی ہمت اوپر کی جانب اڑنے کے لئے ہوا کرتی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہمت

بھی علو اور ملکوت کی جانب ارتفاع حاصل کرنے میں مشغول تھی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کا معجزہ ان کی ہمت کے موافق قرار دیا۔ ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ پرندوں کے چار ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عناصر چار ہی ہیں اور توکل کی فضیلت میں اس کا دوسرا جواب گذر چکا ہے اور اس میں بجائے بط کے کرگس مذکور ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا کیا تو منادی نے پکار کر کہا کہ دارالبقا کا کون خریدار ہے فرشتوں نے پوچھا اس کی قیمت کیا ہے ارشاد ہوا کہ امانت کا بار اٹھانا انہوں نے کہا کہ ہم اس کے بار کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ حضرت آدم علیہ السلام بولے کہ میں اس کا خریدار بنتا ہوں ان سے پوچھا گیا کیا آپ اس کا بار اٹھالیں گے؟ انہوں نے کہا ہاں آپ کی معرفت کے سہارے اور اگر میں عاجز رہا تو آپ کی مشیت سے پناہ گزیں ہوں گا اور آپ پناہ دینے والے ہیں۔ ارشاد ہوا سچ کہا جو مجھ سے پناہ مانگتا ہے میں اسے پناہ دیتا ہوں پھر جب ان سے لغزش ہوئی تو انہوں نے کہا اے ربّ! آپ نے فرمایا تھا جو مجھ سے پناہ کا خواستگار ہوتا ہے میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ لہٰذا میں آپ سے پناہ کا طلب گار ہوں میری دستگیری کیجئے۔ پس جبرائیل علیہ السلام نے انہیں جنت کا مژدہ سنایا۔

حکایت: کوئی شخص ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اسم اعظم سیکھنے آیا اور آپ کے پاس ڈیڑھ سال تک مقیم رہا پھر اس نے آپ کو قسم دلائی کہ مجھے سکھا دیجئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ایک برتن دیا جس پر سرپوش ڈھکا تھا اور کہا کہ اسے فلاں کے پاس لے جاوہ لے چلا پھر اثنائے راہ میں اس نے اس کا سرپوش اٹھا کر دیکھا تو اس میں سے ایک چوہا اچھل کر نکل بھاگا وہ اس پر بہت غضبناک ہوا اور ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ کے پاس واپس آیا اور کہنے لگا آپ مجھ سے تمسخر کرتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم نے تجھ کو ایک چوہے پر امین بنایا تھا تو تو نے خیانت کی پھر بھلا خدا کے اسم اعظم پر ہم تجھے کیسے امین سمجھیں۔

امانت کا بوجھ

حکایت: اللہ تعالیٰ نے امانت کو ایک بڑے پتھر کی صورت پر پیدا کیا تھا پھر اسے آسمانوں اور زمین پر بطور اختیار اپنے کے پیش کیا نہ بطور الزام دینے کے وہ اس نے ڈر

گئے آدم بولے اگر آپ کا ارشاد ہو تو میں اسے اٹھالوں چنانچہ آپ نے دونوں گھٹنوں کے برابر اٹھا کر پھر رکھ دیا پھر دونوں کولہوں تک اسے اٹھایا پھر کندھے تک اٹھایا جب اسے رکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ اپنے مقام پر ٹھہرو یہ آپ کی اور آپ کی اولاد کی گردن میں قیامت تک رہے گی کیونکہ آپ نے اختیار سے اس کا بار اٹھایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ یہ امانت نماز، زکوٰۃ، حج، ناپ تول ہیں اور دوسروں نے غسل جنابت کو اور زیادہ کیا ہے۔ کیونکہ خدا سے پردہ میں رہنا غیر ممکن ہے اور غیر خدا سے پردہ میں رہنا تمام چیزوں میں ممکن ہے اور بعض نے کہا ہے کہ امانت شرمگاہ ہے کیونکہ انسان میں وہ سب سے پہلے پیدا ہوئی ہے اور آنکھ ایک امانت ہے زبان ایک امانت ہے پیٹ ایک امانت ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ مسجد کے دروازے پر ایک اعرابی آیا اور اپنی اونٹنی سے اتر کر اندر آیا اور اس نے پوری نماز پڑھی اور خوب دعا مانگی پھر نکلا تو اس نے اونٹنی کو نہ پایا کہنے لگا اے ربّ! میں نے آپ کی امانت ادا کی میری امانت کہاں ہے؟ وہ ٹھہرنے بھی نہ پایا تھا کہ ایک شخص آیا جس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا اور اس کی اونٹنی اس کے حوالے کر دی ہمیں اس سے تعجب ہوا اس کو حضرت نیشاپوری نے سورۂ بقر کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ آل عمران کی تفسیر میں طاؤس یمانی تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے اور اس نے کہا تھا اے ربّ یہ آپ کے ضمان میں ہے پھر جب کعبہ کے حرم سے نکلا تو اس کی اونٹنی نہ ملی اس نے کہا اے ربّ یہ تو آپ کے پاس سے چوری ہوئی ہے اتنے میں دیکھتا کیا ہے کہ جبل ابی قبیس سے ایک شخص کہ جس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا اونٹنی کو کھینچتا ہوا اترا چلا آتا ہے طاؤس کا بیان ہے کہ ہم نے اس سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے اس نے کہا کہ میرے پاس تیز رفتار گھوڑے پر ایک شخص آیا اور اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا اور کہنے لگا جا اس کی اونٹنی واپس کر آ۔ احیاء میں مذکور ہے کہ جب انسان اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو طاہر نکلا ہے اور جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے امانت کی حفاظت کی ہے اور دنیا سے تو طاہر نکلا ہے جیسے کہ تو طاہر اس میں داخل ہوا تھا۔

حکایت: میں نے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب رسائل الحاجات میں دیکھا ہے کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ایک شخص، کسی شخص سے علم حاصل کرتے تھے اور عالم کے قریب ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھا کرتے تھے اس دوسرے شخص نے جو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پڑھتا تھا اس گھر کی کنجی چرائی جس کی دیوار کے سایہ میں نشست رہتی تھی اور جو کچھ اس میں تھا لے لیا مکان والے نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ پر تہمت لگائی اور ان کے سر ہو گیا وہ کہنے لگے اے اللہ! آپ نے فرمایا ہے جب گواہ بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور سوائے آپ کے میرا کوئی گواہ نہیں اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ ایک شخص چلاتا چلا آتا ہے کہ سفیان ثوری کو چھوڑ دو کنجی اور مال میرے پاس ہے اس سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگا میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا ہوا میں سے کہتا ہے کہ کنجی واپس کر اور سفیان کی گلو خلاصی کر ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔ اگر کہا جائے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بار امانت کو کیسے اٹھا لیا جس کو آسمان اور زمین نہ اٹھا سکے جواب یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت کی لذت چکھی اور اس کے مشتاق بن گئے اس لئے اسے اٹھا لیا تا کہ پھر جنت میں جانا نصیب ہو اور بعض نے کہا ہے اس لئے امانت اٹھائی کہ ان میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت تھی۔

لطائف

پہلا لطیفہ: جب مومن نے بار امانت اٹھا لیا تو خدا نے اس پر دوزخ کو حرام کر دیا۔ جیسے کہ گدھے ایسے ذلیل پر ایمان کے ادنیٰ تعلق سے دنیا میں ذبح کئے جانے اور آگ کو حرام کر دیا کیونکہ وہ مومن کا اسباب اپنے اوپر لادتا ہے اور کافر جب امانت سے بھاگا تو خدا نے اس پر دنیا میں قتل اور آخرت میں دوزخ کو مسلط کر دیا جیسے کے حمار وحشی جب مومن سے بھاگا تو خدا نے اس کو ذبح کرنا اور کھانا مباح کر دیا اور اہلی گدھے کے خواص میں سے ہے کہ اگر سیاہ گدھے کے سم سے گھر میں دھونی دی جائے تو سانپ مر جاتے ہیں اور کھانسی کے لئے اس کا دودھ عمدہ ہوتا ہے اسی طرح جملہ امراض صدر اور قروح مثانہ اور مجاری بول اور زحیر کو نافع ہے بشرطیکہ اس کا ایک اوقیہ دودھ پیا جائے اور جنگلی گدھے کے

خواص میں سے یہ ہے کہ اس کے پتا کا آنکھ میں بطور سرمہ کے لگانا مقوی بصر ہے اور ظلمت چشم کو دور کر دیتا ہے اور اس کا گوشت وجع مفاصل اور ریاح غلیظ کو نافع ہے اور اس کے ناموں میں سے یحمور بھی ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ سو برس یا زیادہ زندہ رہتا ہے۔

دوسرا لطیفہ: کسی نے قسم کھائی کہ گدھے پر نہ چڑھوں گا پھر جنگلی گدھے پر چڑھا تو حانث ہوگا یا نہیں اس میں دو قول ہیں۔ جو روضہ میں بلا کسی قول کی ترجیح کے مذکور ہیں لیکن ظاہر حانث نہ ہونا ہی ہے یا کسی نے قسم کھائی کہ گائے کا گوشت نہ کھاؤں گا پھر اس نے نیل گائے کا گوشت کھالیا تو صحیح قول کے موافق حانث ہو جائے گا۔

تیسرا لطیفہ: جب لونڈی کو اپنے مالک کا حمل ٹھہر جائے تو اس کا بیچنا حرام ہو جاتا ہے اور اس کی آزادی حتمی ولازمی ہو جاتی ہے ایسے ہی جب مومن بار امانت کا متحمل ہو گیا تو بطور فضل اور احسان کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا معذب ہونا ممتنع ہو جاتا ہے اور لونڈی کو جب اپنے مولیٰ کا حمل ٹھہر جائے تو اس کا رہن رکھنا یا ہبہ کرنا حرام ہو جاتا ہے اور اس سے اجرت پر کام کرانا اور بلا اس کے اذن کے اس کا نکاح کر دینا جائز رہتا ہے لیکن اس کی اولاد خواہ خاوند سے ہو یا زنا سے مولیٰ کے مرنے سے آزاد ہو جاتی ہے اور اگر قبل اس کے کہ مولیٰ سے حاملہ ہو اس کا نکاح کر دیا تو اولاد لونڈی کی مولیٰ کی ملک ہو گی اور اسے اس کا بیچنا جائز ہوگا۔

چوتھا لطیفہ: جب مچھلی حضرت یونس علیہ السلام کو نگل گئی تو مچھلی کے نر نے اس کا قصد کیا اس نے کہا کہ مجھ سے الگ رہ میرے پاس امانت ہے میں شہوت کی غرض سے اسے ضائع نہ کروں گی پس اس بناء پر حوت مادہ مچھلی کو کہتے ہیں جیسے کہ نملہ حضرت سلیمان علیہ سے بولی تھی جیسا کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے قالت نملة کے متعلق جواب دیا ہے۔

حضرت آدم وحوا علیہما السلام

پانچواں لطیفہ: میں نے کتاب الحقائق میں دیکھا ہے کہ خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے مخلوقات کی صورتیں پیش کیں تا کہ کسی سے ان کا جی لگے لیکن انہوں نے

اعراض کیا کیونکہ وہ سب غیر جنس سے تھیں جب سوئے تو حوا کی صورت ان کے سامنے پیش کی تو انہوں نے ان کی طرف رغبت کی کیونکہ وہ ان کی جنس سے تھیں اسی وجہ سے قبل نکاح حرہ کے چہرہ اور دونوں ہتھلیوں کا دیکھ لینا جائز ہے جیسے کہ پہلے گزر چکا اور لونڈی کا ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے درمیان کا حصہ چھوڑ کر باقی دیکھنا جائز ہے پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا اے حوا! ہو جا وہ ان کی بائیں پسلی سے بغیر اس کے کہ ان کو کچھ درد محسوس ہوتا پیدا ہوگئیں اور اگر یہ نہ ہوتا تو مرد کو اپنی بی بی سے میلان نہ ہوتا پھر انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی طرف بڑھ چلنے کا حکم ہوا اور ان سے کہا کہ میں نے اپنی برگزیدہ مخلوق سے تمہارا نکاح کر دیا جب حضرت آدم علیہ السلام بیدار ہوئے اور حوا علیہ السلام پر ان کی نظر پڑی تو انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں چنانچہ ان کی بیٹیوں میں یہ عادت ہوگئی کہ جب دلہن اپنا جلوہ دکھلاتی ہے تو آنکھیں بند کر لیا کرتی ہے فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا کیا آپ کو ان سے محبت ہے وہ بولے ہاں پھر حوا علیہ السلام سے پوچھا تو بولیں نہیں حالانکہ ان کے دل میں حضرت آدم علیہ السلام سے کہیں زیادہ محبت تھی جب اللہ تعالیٰ نے حوا علیہ السلام کو پیدا کیا تھا تو ہزار حوروں کے حسن و جمال سے انہیں آراستہ اور پیراستہ بنایا تھا اور ان کو تخت نشین کیا اور ان کے پاس چار ہزار حوریں تھیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی دنیا کی طرف نظر کر لیتی تو آفتاب و ماہتاب کی ضرورت باقی نہ رہتی اور ان سب کی حوا علیہ السلام کے سامنے ایسی حالت تھی جیسے چراغ آفتاب کے سامنے ہو پھر حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے پاس جانا چاہا تو حکم ہوا کہ جب تک ان کا مہر ادا نہ ہو یہ نہیں ہو سکتا حضرت آدم علیہ السلام بولے جو کچھ جنت میں ہے میں نے سب کچھ انہیں دیا ارشاد ہوا کہ ان کا مہر اس سے بھی زیادہ ہے انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے ارشاد ہوا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود بھیجئے اور بیان جمعہ میں اس سے زیادہ پہلے گزر چکا ہے اور بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آپ کو یہ درخت عنایت کیا ہے اسے ان کے مہر میں دے دیجئے اور تم دونوں کے لئے جنت میں جو کچھ ہے میں نے مباح کر دیا کیونکہ تم دونوں میرے گھر مہمان ہو اور گیہوں کا درخت آپ کی بی بی کا مہر ہے تم

دونوں اس میں سے نہ کھانا پھر جب دونوں نے اس میں سے کھالیا تو ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کو معلوم ہونے لگیں لیکن اور کسی کو معلوم نہ ہوتی تھیں کیونکہ اگر اوروں کو معلوم ہوتیں تو یوں کہا جاتا کہ ان دونوں کی شرمگاہیں ظاہر ہوگئیں یہ نہ کہا جاتا کہ ایک دوسرے کو معلوم ہونے لگیں پس حضرت آدم علیہ السلام ہند میں اور حوا علیہ السلام جدہ میں اتریں دونوں سخت روتے رہے۔ حضرت جرائیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا آپ کیوں روتے ہیں وہ بولے مجھے حوا کا بھی خیال آتا ہے کہ وہ زندہ بھی ہیں یا نہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں وہ زندہ ہیں اور آپ سے بہتر حالت میں ہیں روزانہ ایک مچھلی کھاتی ہیں پھر انہوں نے پوچھا کہ ان کو میری خبر بھی ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں اور خدا نے آپ کے لئے انہیں محفوظ رکھا ہے پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو بھوک کی شدت ہوئی تو حوا کو بھول گئے۔ جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس دو سرخ رنگ کے بیل اور تین دانے گیہوں کے لے آئے اور کہا کہ دو دانے آپ کے اور ایک دانہ حوا کا ہے چنانچہ اسی وقت سے مرد کے لئے عورت کا دگنا حصہ مقرر ہو گیا اور ہر دانہ ایک ہزار آٹھ سو درہم کے برابر وزن میں تھا اور چار گھڑی میں انہوں نے اس کی کاشت کی کاٹا۔ پیسا اور روٹی پکائی قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں یہ جو ہے کہ کہیں تم کو شیطان جنت سے نہ نکال دے پھر تم شقاوت میں مبتلا ہو جاؤ۔ اس سے یہی شقاوت مراد ہے کہ کھانے کے لئے زحمت اٹھانی پڑی اسی وجہ سے یہ نہیں فرمایا کہ تم دونوں شقاوت میں مبتلا ہو جاؤ بلکہ صرف حضرت آدم علیہ السلام کو خطاب فرمایا۔ اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ زوجہ کے کھانے پینے پہننے اور مسکن کا خرچ خاوند ہی کے ذمہ ہے جب حضرت آدم علیہ السلام کھا کر آسودہ ہوئے تو خوب سوئے خواب میں حوا علیہ السلام نظر پڑیں کہ کہہ رہی ہیں کہ آپ سوتے ہیں یا جاگتے ہیں یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام بیدار ہو گئے اور زیادہ رونے لگے اور بزبان حال ان شعروں کا مضمون ادا کرنے لگے۔

کتبت کتابا لو قدرت صبابة

بصرت لفرط الشوق فی طیه نشرا

میں نے نامہ لکھا ہے اگر مجھے قدرت ہوتی تو مارے بیتابی کے انتہائے شوق میں میں خود اس کی تہ میں لیٹ جاتا

وما لی من الشوق المبرح نحوکم
یحل لعمری ان احد له قدرا

تمہاری طرف جو مجھے دل جلانے والا اشتیاق ہے اپنی جان کی قسم اگر کوئی اس کی حد مقرر کرے تو کرے لیکن وہ زیادہ ہی ہے۔

علی اننی من کل ارض بعیدة
ازورکم لیلا واھجرکم فجرا

علاوہ بریں میں تو ہر سرزمین دور دراز سے رات بھر تمہاری دید میں رہتا ہوں اور صبح ہوتے تمہارے ہجر میں مبتلا ہو جاتا ہوں۔

ومع ذاوذا قلبی لفرط اشتیاقه
یزید بذکرکم علی حره حرا

یہ سب کچھ سہی لیکن غایت شوق میں تمہاری یاد سے سوزش فراق پر آتش شوق اور بڑھ جاتی ہے۔

ابیت قریر العین ارعی خیالکم
وتصبح کفی من لقائکم صفرا

رات بھر تو میں تمہاری خیالی صورت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیا کرتا ہوں صبح ہوتی ہے تو تمہارے دید وادید سے خالی ہاتھ رہ جاتا ہوں۔

اذا اشتاقت النفس المشوقة نحوکم
تطوف بختا کم فتلمجکم شررا

جب میرا مشتاق جی تمہار شوق میں بےچین ہوتا ہے تو تمہارے مسکن کا چکر لگاتا رہتا ہوں اور میری آنکھیں تمہیں ادھر ڈھونڈھتی پھرتی ہیں۔

قلبي بوصل منكم في منامها

فياليت ذاك النوم دام لها شهرا

میرا جی خواب میں تمہارے وصال سے بہرمند ہو جاتا ہے کیا اچھا ہوتا اگر ایسی نیند مہینہ مہینہ بھر برابر چلی جاتی۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے عرض کیا' اے آدم! آپ کو مژدہ ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں حوا کو اور کسی لئے نہیں دکھلایا ہے بلکہ یہی ہے کہ اب مل بیٹھنے کا زمانہ قریب آ پہنچا ہے۔ حضرت ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سو برس تک دونوں کو ایک دوسرے سے جدا رکھا اور ہر ایک دوسرے کی جستجو میں لگا رہتا تھا چونکہ دونوں مقام مزدلفہ کے قریب پہنچے تھے اس لئے اس کا نام مزدلفہ رکھ دیا گیا اور عرفات پر دونوں ایک دوسرے سے ملے تھے اور پہچانا تھا اس لئے اس کا نام عرفات ہوا اور مقام منیٰ پر دونوں نے ایک دوسرے کی خبر گیری کی تمنا کی تھی اس لئے اس کا نام منیٰ ہوا۔

فائدہ: پہلے گزر چکا ہے کہ مرد کو عورت کا دوگنا حصہ ملتا ہے ابن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے چونکہ میراث بقدر حاجت ملا کرتی ہے اور اس میں شک نہیں کہ مرد کو دو ضرورتیں ہیں ایک اپنے لئے ایک اپنی بی بی کے لئے اور عورت کو صرف ایک ہی حاجت ہے لیکن اخیافی بھائیوں (ماں شریک بھائی) میں اس قیاس کے خلاف عمل درآمد کیا گیا ہے کیونکہ ان میں مرد اور عورت سب تہائی مال میں شریک ہیں۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ نساء کے متعلق ابن عبدالسلام کے قول کے موافق بیان کرنے کے بعد ذکر کیا ہے کہ یہ بات اس لئے ہے کہ عورت کو شہوت زیادہ ہوتی ہے اور عقل کم ہوتی ہے اور ہمیشہ بے فکر رہتی ہے اسی وجہ سے اس کا حصہ مرد کے حصہ سے آدھا رہ گیا تا کہ ان حالتوں میں مال نہ کھپ جائے اور فساد عظیم برپا ہو جائے جیسے کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

ان الشباب والفراغ والجدة

مفسدة للمرء اى مفسد

یقیناً جوانی اور بے فکری اور تونگری آدمی کے لئے کیا کچھ مفسدہ پردازی کی، باعث ہوتی ہے۔

پھر حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حوا علیہ السلام نے درخت کے تین دانے لئے تھے ایک خود کھایا تھا ایک رکھ چھوڑا تھا ایک حضرت آدم علیہ السلام کو دیا تھا پس اپنا حصہ انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے حصہ کے برابر قرار دیا خدا نے ان کے برعکس کر دیا اور ان کی لڑکیوں کا حصہ ان کے لڑکوں سے آدھا قرار دیا۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ اس لئے مرد افضل اور اشرف ہے اور اس کا ظہور اور اس کی شہوت کامل ہے اسی واسطے مرد کثرت کے ساتھ موصوف ہیں نہ کہ عورتیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ ان دونوں سے خدا نے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیئے اور خدا سے ڈرو۔ (النساء:۱)

باب

زراعت کا بیان

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان میں تم سات چیزوں سے پیدا ہوئے ہو اور سات چیزوں سے تمہیں روزی ملتی ہے۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کوئی مسلم ایسا نہیں جو کوئی درخت لگاتا ہو یا کاشت کرتا ہو پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا انسان یا جانور کھا جاتا ہو اور اسے صدقہ کا ثواب نہ ملتا ہو۔ بروایت حضرت ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی درخت لگاتا ہے تو اس درخت سے جتنے پھل پیدا ہوتے ہیں خدا اسے اتنا ہی اجر دیتا ہے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

فائدہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جو شخص بدھ کے دن کوئی درخت لگاتا ہے اور یہ پڑھتا ہے سبحان الباعث الوارث تو وہ بار آور ہوتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ زمین کی پوشیدہ چیزوں میں اپنی روزی تلاش کر۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے یعنی کاشت کر اور درخت لگا کر۔ پھر بیان کیا میں نے بعض معتمد لوگوں سے سنا ہے کہ جو کاشتکار کاشت کرتے وقت پڑھے:

أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ۝ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ۝

(۵۶:۶۳،۶۴)

کیا تم نے اپنی کھیتی دیکھی کیا تم زراعت پیدا کرتے ہو یا ہم ہی زراعت پیدا کرنے والے ہیں۔

پھر کہے بلکہ خدا ہی زراعت پیدا کرنے والا ہے۔ اللھم صلی علی سیّدنا محمد و ارزقنا ثمرہ وادفع عنا ضررہ واجعلنا علی نعمك من الشاکرین
اے اللہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اور اس کا ثمرہ ہمیں نصیب کیجئے اور اس کا ضرر ہم سے دور رکھیے اور اپنی نعمتوں کا ہمیں شکر گزار بنائیے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی کاشت سے تمام آفتیں دور رکھتا ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے زراعت پیدا کی بلکہ یہ کہے کہ میں نے زراعت کر دی (یعنی کھیت بویا) کیونکہ زراعت پیدا کرنے والا خدا ہی ہے ہاں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اسمائے حسنیٰ کی شرح میں بیان کیا ہے کہ خدا کو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اے زارع (یعنی زراعت پیدا کرنے والا) نہ یہ کہ اے کاشت کار اے بندروں اور سوروں کے پیدا کرنے والے کیونکہ اس طرح کہنے میں ایک قسم کی تحقیر اور اہانت ہے۔

درخت لگانا مت چھوڑو

حکایت: کسی بادشاہ کا ایک نہایت بوڑھے شخص پر گزر ہوا جو درخت لگا رہا تھا اس نے پوچھا کیا تجھے امید ہے کہ اپنے لگائے ہوئے درختوں میں سے تو کھائے گا۔ اس نے جواب دیا کہ اگلے لوگ ہمارے لئے درخت لگا گئے تھے تو ہم نے کھایا اب ہم اوروں کے لئے لگائے جاتے ہیں وہ کھائیں گے اس پر اس کو ہزار روپے عنایت کیے وہ بوڑھا ہنس دیا اس نے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ ان درختوں کے ایسی جلدی ثمرہ حاصل ہونے سے مجھے تعجب آیا اس نے ایک ہزار اور اسے دیئے وہ پھر ہنس دیا اس نے دریافت کیا تو کہنے لگا درخت سال میں ایک بار پھلتے ہیں اور میرے درخت سال میں دو بار بار آور ہوئے اس پر اس نے ایک ہزار اور دیے اور اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ زمین میں درخت لگانا نہ چھوڑ اگرچہ دجال نکل آئے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ بڑھاپا آ جانے کے بعد بھی درخت لگاتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اس لئے کہ قیامت قائم ہو اور میں نکوکاروں میں سے ہوں یہ بہتر ہے اس

سے کہ قیامت مجھے ایسی حالت میں آئے کہ میں تباہ کاروں میں سے ہوں۔

مسئلہ: اگر کوئی متوکلین کے لئے وصیت کر جائے تو کاشتکاروں پر صرف کیا جائے گا اگر کوئی کسی کو ہل اور دانے اس شرط پر زراعت کرنے کو دے کہ اس کو تہائی غلہ ملے گا تو سب غلہ ہل والے کا ہوگا اور کام کرنے والے کو اجر مثل ملے گا جیسا کہ ہمارے شیخ حضرت علامہ ابو حامد صفدری رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دیا ہے۔

فوائد

پہلا فائدہ: علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ یوسف کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ نازل فرمایا کہ جو کاشت کار زراعت کرتا ہے خدا اس پر ہزار فرشتے نازل فرماتا ہے جو اس میں اور اس کی کاشت میں برکت پہنچاتے ہیں کیونکہ ایک ایک دانہ میں تین تین یا زیادہ بالیاں لگتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: صنوانٌ وغیر صنوانٍ (۱۳:۴) اس درخت کو کہتے ہیں جس کی دو یا زیادہ جڑیں ہوتی ہیں پھر جب کاٹنے کا وقت آ پہنچتا ہے تو خدا چھ ہزار فرشتوں کو نازل فرماتا ہے جو اس کے دانہ میں برکت پہنچاتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے روئے زمین پر سب سے مکرم روئیدگی گیہوں ہے اس لئے کہ خدا نے تمام آسمان اور زمین والوں کو اس کے کام میں لگا رکھا ہے۔

روٹی کا احترام، دستر خوان سے گرے ہوئے لقمے اٹھا کر کھانے کے فوائد

دوسرا فائدہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور میں یہ نازل فرمایا یقیناً میں ہی خدا ہوں تمام چیزوں کا پروردگار ہوں میں نے دنیا کو پیدا کیا اور اس کو برقرار رہنے کا ذریعہ گیہوں اور جو کو بنایا ہے اور میں نے ان دونوں سے زیادہ عزیز تر کوئی شی نہیں پیدا کی جو کوئی ان میں سے کچھ خراب کرے میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ نے گیہوں اور جو کو پیدا کیا اور انہیں ہر برکت کی اصل قرار دیا ہے اور انہیں دونوں سے خدا زمین کو ٹل جانے سے ثابت رکھتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روٹی کی تعظیم کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں

زمین اور آسمان کی برکتیں مسخر کر رکھیں ہیں اس پر پیالہ کومت رکھو کیونکہ جس قوم نے اس کی اہانت کی خدا نے ان کو گرسنگی (بھوک) کی بلا میں مبتلا کیا اور جو کوئی دستر خوان کے گرے ہوئے لقمے اور ذرّات وغیرہ اٹھالیا کرے خدا اس کو بخش دیتا ہے اور اس کی یہ بھی کرامت ہے کہ روٹی آ جانے کے بعد پھر سالن کا انتظار نہ کیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک لقمہ پڑا ملا آپ نے اپنے غلام کو اس کی حفاظت کا حکم دیا غلام نے اسے اٹھا کر کھالیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تو خدا کے واسطے آزاد ہے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لقمہ اٹھا کر اور جو کچھ اس میں لگ گیا ہو پونچھ کر کھا جائے تو وہ اس کے پیٹ میں جا کر ٹھہرنے بھی نہیں پاتا کہ خدا اسے بخش دیتا ہے میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ جس غلام کو خدا نے بخش دیا ہو میں اس سے خدمت لوں اس کو وجوہ مسفرۃ عن اتساع المغفرہ میں بیان کیا ہے اور دوسری کتاب میں میں نے اسے بروایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دیکھا ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو کچھ دستر خوان سے گر پڑا تھا اسے چنتے دیکھا تو آپ نے فرمایا تیرے لئے برکت ہو تجھ میں برکت ہو تجھ پر برکت ہو میں نے عرض کیا اور میرے سوا؟ آپ نے فرمایا: جو کوئی یہ کھانا کھائے گا جو تو نے کھایا ہے اس کے لئے بھی وہی ہے جو ہم نے تیرے لئے فرمایا اور جو شخص ایسا کرتا ہے خدا اسے جذام اور برص اور فالج سے بچائے رکھتا ہے۔

تیسرا فائدہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر یہ نازل فرمایا کہ میں نے گیہوں اور جو کو پیدا کیا ہے اور ان میں پورا پورا نفع پیدا کیا ہے پس اس کے فساد سے اپنی قوم کو ڈراتے رہیے کیونکہ اس کا فساد بندوں سے باران رحمت کو اٹھا دیتا ہے۔

چوتھا فائدہ: روئے زمین پر جو پہلی صنعت عمل میں لائی گئی وہ کاشتکاری کی صنعت ہے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے کاشت کی پھر آخر دن میں وہ تھک گئے تو حضرت حوا علیہا السلام سے کہا جو باقی رہ گیا ہے تم بو ڈالو چنانچہ ان کا بویا ہوا جو ہو گیا حضرت آدم علیہ السلام متعجب ہوئے اس کے بعد خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس

وحی بھیجی کہ چونکہ حوا نے دشمن شریر یعنی شیطان کا کہنا مانا تھا اس لئے ہم نے گیہوں کو جو سے بدل دیا حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں گیہوں شتر مرغ کے انڈے کے برابر ہوتا تھا۔

پانچواں فائدہ: حضرت ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے طب نبوی میں بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے ہریسہ کھلایا تو شب بیداری کے لئے میری پشت مضبوط ہوگئی۔

اور عجائب المخلوقات میں میں نے دیکھا ہے کہ بے خمیر کی روٹی بکثرت کھانا بہت سے امراض کو پیدا کرتا ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ اس کے بعد سونٹھ یا لہسن کھائے۔

چھٹا فائدہ: اس میں اختلاف ہوا ہے کہ غلہ کی زراعت مقدم ہے یا درخت لگانا ایک جماعت قائل ہے کہ غلہ کی زراعت مقدم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝

(۷۸:۱۴،۱۵)

اور ہم نے بادلوں سے جھڑی لگا دینے والا پانی اتارا ہے تاکہ اس سے ہم دانہ اور سبزہ نکالیں۔

اور اس لئے کہ دانہ خوراک ہے اور درخت میں میوے ہوتے ہیں اور خوراک میوہ پر مقدم ہے اور اس لئے کہ خدا نے قرآن میں دانہ کو گٹھلی پر مقدم کیا ہے اور ایک جماعت قائل ہے کہ درخت لگانا مقدم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ (۵۰:۹)

پھر ہم نے اس سے باغ اور دانے اگائے۔

ساتواں فائدہ: اللہ تعالیٰ کا قول ہے وجنات الفافا یعنی باغ جو ایک دوسرے پر لپٹے ہوئے ہوں جیسے کہ انگور ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میووں میں سے انگور کو پسند فرماتے تھے اور وہ بدن کو تقویت بخشتا ہے اور دو دنوں کے بعد توڑا ہوا ایک روز کے بعد توڑے ہوئے سے زیادہ نافع ہوتا ہے اور سفید سیاہ سے زیادہ

نافع ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک باغ میں گیا اور سوائے انگور سفید کے میں نے اس میں تمام طرح کے میوے کھائے یہ خواب میں نے کسی سے ذکر کیا اس نے کہا تمہیں سوائے علم فرائض کے اور سب علوم حاصل ہوں گے کیونکہ سفید انگور تمام انگوروں کا جوہر ہوتا ہے اور علم فرائض تمام علوم کا جوہر ہے۔ نزہۃ النفوس والافکار میں غلہ نباتات اور درختوں کے خواص کے بیان میں مذکور ہے میووں میں بادشاہ تین میوے ہیں۔ انگور، انجیر اور خرمائے تر اور انگور خام کی چٹنی طبیعت مالش کرنے کو نافع ہے اور قے کو قطع کرتی ہے اور جوش صفرا کی مسکن ہے اور گرم بخار کو نافع ہے طبیعت میں قبض پیدا کرتی ہے اور پیاس کو دور کرتی ہے اور اس کی ترکیب یہ ہے انگور خام کا عرق آگ پر جوش کیا جائے یہاں تک کہ ایک تہائی رہ جائے پھر برابر کی شکر ڈال کر اور پکایا جائے کہ شربت کا قوام ہو جائے پھر اتار کر رکھ لیا جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے انگور کیا اچھی غذا ہے پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے مرض کو دور کرتا ہے اور غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بلغم کو دور کرتا ہے رنگ کو صاف کرتا ہے اور منہ کی خوشبو کو پاکیزہ بناتا ہے۔ دوسری حدیث پاک میں ہے کہ مویز منقیٰ کھانا لازم کر لو کہ وہ پت کو زائل کرتا صورت کو حسین بناتا منہ کی خوشبو کو پاکیزہ کرتا اور فکر کو دور کرتا ہے میں نے کتاب شرعۃ الاسلام ہادی الی دارالسلام میں دیکھا ہے کہ شیطان انگور اور مویز منقیٰ کے ایک ساتھ کھانے سے غضبناک ہوتا ہے اسی طرح اخروٹ سبز اور بادام سبز کو اخروٹ خشک اور بادام خشک کے ساتھ کھانے سے بھی اور میں نے کتاب زادالمسافر میں دیکھا ہے کہ مویز منقیٰ کھانا جگر کے تمام امراض کو نافع ہے اور میں نے مفردات ابن بیطار میں دیکھا ہے کہ اگر مویز منقیٰ باقلایا چنے کے آٹے اور زیرہ کے ساتھ پیس کر انثیین کے ورم پر لگایا جائے تو درد کو فوراً ساکن کر دیتا ہے اگر مویز منقیٰ مع تخم کھایا جائے تو امعاء کے درد کو نافع ہے اور سرد مزاج والوں کو مویز منقیٰ نافع ہے اور دبلے بدن والے کو پر گوشت بناتا ہے اور نزہۃ النفوس والافکار میں میں نے دیکھا ہے کہ مویز منقیٰ مع تخم معدہ جگر اور طحال کو نافع ہے اور حافظہ کو زیادہ کرتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو اکیس عدد مویز سرخ کھایا

کرے وہ اپنے بدن میں کوئی مرض نہ دیکھے گا۔

آٹھواں فائدہ: بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نفاس والی عورت کے لیے میرے نزدیک خرمائے تر کے برابر کوئی شفا نہیں اور نہ شہد کے برابر مریض کے لیے کوئی شئے ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اپنی عورتوں کو حالت نفاس میں چھوارے کھلایا کرو کیونکہ جس عورت کی غذا حالت نفاس میں چھوارے رہتی ہے اس کا بچہ بردبار نکلتا ہے کیونکہ مریم (رضی اللہ عنہا) کے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے تو ان کی یہی غذا تھی اگر خدا کے علم میں ان کے لئے چھوارے سے بہتر کوئی غذا ہوتی تو ان کو وہی کھانے کو ملتی۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے چھوارے کھانا قولنج سے امن میں رکھتا ہے اور بعض حکما کا قول ہے کہ روزانہ ایک درہم کے برابر صابون کھانا بھی قولنج سے امن میں رکھتا ہے۔
ابن طرخان رحمۃ اللہ علیہ نے طب نبوی میں بروایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ اپنی حاملہ عورتوں کولبان کھلایا کرو۔ پس اگر پیٹ میں لڑکا ہوگا تو ذکی پیدا ہوگا اور اگر لڑکی ہوگی تو خوش خصال ہوگی اور امام ذہبی کی طب نبوی میں ہے کہ حاملہ اگر کرفس کھاتی ہے تو اس کا لڑکا ضعیف العقل ہو جاتا ہے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ کرفس کھانا جنون اور جذام کو دور کرتا ہے اور خارش پیدا کرتا ہے اور ذہن بڑھاتا ہے اور کتاب شرف المصطفیٰ میں ہے جو کرفس (خراسانی اجوائن) کھاتا ہے وہ دانت اور داڑھ کے درد سے امن کے ساتھ سوتا ہے اور نزہۃ النفوس میں ہے کہ شربت کرفس معدہ بارد کو نافع ہے اور جس کو عسر البول ہو وہ دس درہم تخم کرفس لے کر ایک سو پچاس درہم پانی میں جوش کرے یہاں تک کہ ایک تہائی باقی رہ جائے اس کے بعد تگنی شکر ملا کر دوبارہ پکا لے کہ قوام تیار ہو جائے (پھر استعمال میں لاتا رہے) کرفس کے بہت سے منافع ہیں۔ انشاء اللہ اس امت کے فضائل میں مناقب حضرت خضر علیہ السلام کے بیان میں آتے ہیں۔

نواں فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو طباق بھر کر انجیر ہدیہ دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تناول

فرمائیں اور اصحاب سے بھی ارشاد فرمایا کہ کھاؤ اگر میں کہتا کہ جنت سے بے گٹھلی کا کوئی میوہ اترا ہے تو میں کہتا کہ وہ انجیر ہے اس کو کھاؤ کیونکہ بواسیر کو دور کرتی ہے اور نقرس کو نافع ہے اور کتاب العجائب میں ہے کہ نہار منہ انجیر خشک کھانے میں نہایت نفع ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تم بلس کھایا کرو وہ عروق جذام کا قاطع ہے سن لو وہ انجیر ہے ابن طرخان رحمۃ اللہ علیہ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ پکی انجیر چھیل کر کھانا خلط بلغمی کو دور کرتا ہے اور بدن کو عمدہ غذا دیتا ہے۔ نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ عمدہ انجیر وہ ہے جو سپید ہو اور اس کی جلد نیلگوں ہو اور التزام کے ساتھ اس کو کھانا رنگ کو عمدہ بناتا ہے اور مجاری غذا کا مفتح ہے بشرطیکہ نہار منہ کھایا جائے اور پختہ وشیریں کا اخروٹ اور بادام کے ساتھ کھانا عرق النساء اور درد پشت کی نافع دواؤں میں سے ہے اور اس کا شربت محسن لون مسمن بدن ہے باہ کو بڑھاتا ہے اور بواسیر کو نافع ہے طریقہ یہ ہے کہ انجیر خشک ایک اوقیہ اور مویز منقیٰ چار اوقیہ ڈھائی اوقیہ پانی میں ڈال کر جوش کیا جائے پھر چھان کر بقدر کفایت شکر ڈال کر گھولیں اور دار چینی، خولجان، دار فلفل، زنجبیل ایک پوٹلی میں ڈال کر دوبارہ پکالیں۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ اعراف کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے درخت میں سے کھالیا تھا اور ان کا ستر ظاہر ہو گیا تو انہوں نے درخت کے پتوں سے بدن چھپانا چاہا سارے درخت سوائے انجیر کے درخت کے بھاگ کھڑے ہوئے انجیر نے اپنے پتے دیئے اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ بدلہ دیا کہ اس کے ظاہر اور باطن میں یکساں شیرینی بخشی۔ اور سال میں دوبار اسے بارآور کیا۔ کتاب البرکۃ میں بروایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہے کہ انجیر کے ہر دانہ پر بسم اللہ القوی مکتوب ہے۔

زیتون میں ستر بیماریوں سے شفاء

دسواں فائدہ: عقبہ میں حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مبارک درخت یعنی زیتون کے تیل کو اپنے اوپر لازم کر لو اور اس کو دوا میں استعمال کیا کرو کیونکہ بواسیر کو اس سے صحت

ہوتی ہے۔ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ زیتون کو کھاؤ اور اس کا تیل لگایا کرو کیونکہ اس میں ستر بیماریوں کی شفا ہے منجملہ ان کے جذم ہے اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ زیتون کا تیل لگانا بالوں اور بدن کو تقویت بخشتا ہے اور سے بڑھاپا دیر میں آتا ہے اور اس کا پینا زہروں کو نافع ہے اور بعض نے کہا کہ وہ فقراء کا تریاق ہے اور عاشورا کی فضیلت میں کچھ زیادتی کے ساتھ پہلے گزر چکا ہے اور عرائس میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو درد کی شکایت ہوئی حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس درخت زیتون کو لائے اور ان سے کہا کہ اس کا پھل لے کر نچوڑ لیں کیونکہ اس میں سوائے موت کے ہر مرض کی شفاء ہے۔

گیارہواں فائدہ: میں نے ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ کی طب نبوی میں دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو بہی عنایت فرمائی اور ارشاد کیا اسے لو یہ دل کو تقویت دیتی ہے اور دہن کو خوش بودار بناتی ہے اور تنگدلی کو دور کرتی ہے ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے طب نبوی میں بروایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے کہ بہی کھایا کرو کیونکہ قلب کو صاف کرتی ہے اور خدا نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا جس کو جنت کی بہی نہ کھلائی ہو اس سے ان کی قوت چالیس شخصوں کے برابر ہو جاتی ہے اور فضیلت قرآن میں اس سے زیادہ بیان گزر چکا ہے اور بہی کا شربت اسہال کو نافع ہے اور معدہ اور جگر کو تقویت دیتا ہے اور خلط صفراوی کا مانع ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ بہی کو کچل کر عرق نکال لیا جائے اور جوش کر کے اس کا پھینا نکال ڈالا جائے پھر تگنی شکر ڈال کر دوبارہ پکالیا جائے اور باب محبت میں انار کی فضیلت گزر چکی ہے اور سیب کا کھانا اور سونگھنا مقوی معدہ وقلب ہے اور اس کے پھول کا سونگھنا مقوی دماغ ہے اور بسم اللہ کی فضیلت میں نرگس کے منافع گزر چکے ہیں۔

باب

خلقت کا بیان

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان میں کہ تم سات چیزوں سے پیدا ہوئے ہو یعنی نطفہ سے جو باپ کی پشت سے نکل کر آیا ہے مٹی سے یعنی اس مخلوق سے جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ ہم نے نطفہ کو خون بستہ بنا دیا پھر خون بستہ کو لوتھڑا کر دیا یعنی سفید نطفہ کو سرخ رنگ کا بستہ خون بنایا پھر خون کو گوشت کا اتنا بڑا ٹکڑا یعنی بوٹی بنا دیا جس کو کھانے والا چاہے تو چبا جائے پھر نطفہ کو ہڈی، پٹھوں، رگوں اور گوشت میں منقسم کر دیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے جب نطفہ کو ماں کے پیٹ میں چالیس روز قرار پائے گزر جاتے ہیں تو ایک فرشتہ اس کو خدا کے پاس اٹھا لے جاتا ہے اور عرض کرتا ہے اے احسن الخالقین اسے پیدا کیجئے پس خدا جو چاہتا ہے اس کے بارے میں حکم فرماتا ہے اس کے بعد وہ فرشتہ کو مل جاتا ہے پھر پوچھتا ہے یہ پورا ہوگا یا ناتمام گر پڑے گا اس کو بتا دیا جاتا ہے۔ پھر پوچھتا ہے کہ لڑکا یا لڑکی یہ بھی اسے بتلا دیا جاتا ہے پھر پوچھتا ہے اے ربّ یہ شقی ہے یا سعید یہ بھی اسے بتلا دیا جاتا ہے پھر وہ پوچھتا ہے اے ربّ اس کی عمر دراز ہے یا کوتاہ یہ بھی اسے بتلا دیا جاتا ہے پھر وہ کہتا ہے کہ اس کی روزی مقرر کر دیجئے ارشاد ہوتا ہے کہ اس کی روزی اس کی اجل کے انداز سے ہے پھر وہ اپنی ماں کے پیٹ میں لوٹا دیا جاتا ہے پھر جب چھ روز ہو جاتے ہیں تو اس کے درمیان میں ایک نقطہ ہویدا ہوتا ہے وہ قلب ہوتا ہے اکثروں کا قول ہے کہ بچہ میں سب سے پہلے یہ پیدا ہوتا ہے۔

مسئلہ: اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلب کو پیدا کیا ہے جواب یہ ہے کہ وہ سب سے اشرف ہے اس لئے اوروں سے مقدم ہونے کا مستحق ہوا اگر

کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ قلب ایک ہے اور دوسرے اعضا دو دو جیسے دو آنکھ دو کان دو پیر جواب یہ ہے کہ دونوں آنکھوں اور دونوں ہاتھ دونوں پیروں میں سے ہر ایک کی منفعت محسوسات اور مشاہدات میں بطور معاونت کے ہے اور اجتہاد قلب ہی سے ہوتا ہے پس اگر دو قلب ہوتے اور ان میں اجتہاد میں اختلاف ہوتا ہر ایک دوسرے کے خلاف سمجھتا تو باہم تناقض واقع ہو جاتا اور بعض کا قول ہے کہ سب سے پہلے خدا نے دماغ پیدا کیا ہے اور بعض نے کہا ہے جگر اور بعض نے ناف کو کہا ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ وہ شرمگاہ ہے پھر اس نقطہ کے اوپر کی طرف ایک نقطہ اور پڑتا ہے وہ دماغ ہے پھر ایک ایک نقطہ داہنے اور بائیں طرف پڑتا ہے وہ دونوں ہاتھ ہیں پھر یہ نقطے الگ الگ ہونے لگتے ہیں اور تین دن کے عرصہ میں اور خطوط ظاہر ہوتے ہیں پھر چھ روز کے بعد سب میں خون کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں پھر بارہ روز کے بعد تینوں اعضا دل و دماغ، جگر باہم ممتاز ہو جاتے ہیں اس طرح یہ سب ستائیس روز ہوئے پھر مونڈھوں سے سر ممتاز ہوتا ہے پھر دونوں ہاتھ اور پیر پسلیوں سے اور پیٹ پہلوؤں سے ممتاز ہو جاتے ہیں اور یہ نو دن میں پورا ہو جاتا ہے پھر اور چار دن میں بچہ واضح طور پر پہچان میں آنے لگتا ہے یہ کل چالیس دن ہوئے اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا کہ تم میں سے ہر کسی کی خلقت اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس روز میں پوری ہوتی ہے کا مطلب ہے چنانچہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں پیروں کے بل بیٹھا رہتا ہے اس کی رانیں اس کے سینہ سے لگی رہتی ہیں اور سرین پر دونوں ہتھیلیاں دھرے رہتا ہے اور سر گھٹنوں پر رکھا ہوتا ہے اور دونوں آنکھیں دونوں کف دست کی پشت پر ہوتی ہیں اور ناک دونوں گھٹنوں کے بیچ میں اور اس کا چہرہ ماں کی پشت کی طرف ہوتا ہے گویا کہ حکم ملنے کا منتظر رہتا ہے۔

مسئلہ: اگر اہل کتاب میں سے کوئی عورت جس کو کسی مسلمان سے حمل ٹھہرا ہو مر جائے تو ان کے اور مسلمان کے قبرستان کے درمیان دفن کی جائے گی اور قبلہ کی طرف اس کی پشت کر دی جائے گی تاکہ جنین قبلہ رخ رہے اور اس کی نظیر وہ مسئلہ ہے کہ جب کوئی

مسلمان کفار کے ساتھ مختلط ہو جائے تو سب کو غسل اور کفن دینا اور ان پر نماز پڑھنا واجب ہے اسی کے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ قائل ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب کفار زائد یا برابر ہوں۔ مثلاً دو کافر اور ایک مسلمان یا دو مسلمان ہوں تو ان دونوں کو نہ غسل دیا جائے گا نہ ان کی نماز پڑھی جائے گی ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ سب ہمارے اور ان کے مقابر کے درمیان دفن کئے جائیں گے اور ایسا ہی اس وقت بھی ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے لڑکے کو کسی یہودن سے دودھ پلواتا ہو جس یہودن کا کسی یہودی سے بھی ایک بچہ ہو پھر مسلمان کچھ مدت کے لئے کہیں چلا گیا ہو اور جب واپس آیا ہو تو یہودن کی وفات ہوگئی ہو اور وہ اپنے لڑکے کو نہ پہچانتا ہو اس کے بعد ان دو لڑکوں میں سے ایک قبل مر جائے تو اسے غسل بھی دیا جائے گا اور نماز بھی پڑھی جائے گی اور دونوں مقبروں کے درمیان دفن کیا جائے گا اور اگر بعد بلوغ کے مرا تو اس کا کفن دینا جائز ہے نہ اس کی نماز پڑھنا کیوں کہ وہ یہودی یا مرتد ہے اور ان دونوں میں سے کسی کو نماز وغیرہ احکام اسلام کا کچھ حکم نہ کیا جائے گا جب تک کہ حال معلوم نہ ہو جائے۔

فوائد: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب نطفہ پر بیالیس روز گزر جاتے ہیں تو خدا اس کے پاس ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اس کی صورت بناتا ہے اور ایک حدیث میں ہے تم میں سے ہر کسی کی خلقت اپنی ماں کے پیٹ میں اس طرح پوری ہوتی ہے کہ چالیس روز نطفہ رہتا ہے چالیس روز خون بستہ پھر چالیس روز گوشت کا لوتھڑا پھر خدا فرشتہ کو بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ حج کی تفسیر میں کہا ہے کہ یہ چار ماہ کی مدت ہوئی اور پانچویں ماہ کے پہلے دس روز میں اس میں روح پھونک دی جاتی ہے چنانچہ بلا اختلاف یہی اس عورت کی عدت ہے جس کے شوہر کی وفات ہوگئی ہو پھر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے قول اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِیْهِ (۷۶:۲) کے متعلق بیان کیا ہے کہ امشاج سے مراد مختلط ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ پٹھے اور ہڈی اور قوت مرد کے نطفہ سے حاصل ہوتی ہے اور خون اور گوشت اور بال عورت کے پانی سے بہم پہنچتے

ہیں۔ قاضی ابوبکر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ اگر مرد کا پانی پہلے نکلتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے تو سبقت کی وجہ سے لڑکا اور کثرت کی وجہ سے اپنے پدری قرابت داروں کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی پہلے نکلے اور زیادہ ہو تو عورت کے پانی کی سبقت کی وجہ سے لڑکی ہوتی ہے اور کثرت کی وجہ سے مادری قرابت داروں سے مشابہت ہوتی ہے لیکن اگر مرد کا پانی پہلے نکلے اور عورت کا پانی زیادہ ہو تو مرد کے پانی کے پہلے نکلنے کی وجہ سے ہوتا تو لڑکا ہی ہے لیکن عورت کے پانی کی زیادتی کے باعث مادری قرابت داروں کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی پہلے نکلتا ہے اور مرد کا پانی زیادہ ہوتا ہے تو عورت کے پانی کے پہلے نکلنے کی وجہ سے لڑکی ہوتی ہے لیکن مرد کے پانی کی کثرت کی وجہ سے پدری قرابت داروں کے مشابہ ہوتی ہے اور اس مدت میں اللہ تعالیٰ اس کی پرورش کرتا ہے اور پیٹ کی تاریکیوں میں اس کے کام کی تدبیر کرتا ہے۔ پیٹ میں تین تاریکیاں ہوتی ہیں ایک پیٹ کی تاریکی ایک رحم کی' ایک مشیمہ کی تاریکی اور مشیمہ ایک جھلی ہوتی ہے جس میں بچہ رہتا ہے اور اس کو بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے باپ کی پیٹھ' رحم اور ماں کے پیٹ کی تاریکی مراد ہے اس کو صاحب کشاف نے بیان کیا ہے اور بعض نے کہا ہے رحم' مشیمہ اور رات کی تاریکی مراد ہے۔

پہلے لڑکی کی پیدائش' عورت کی برکتوں میں سے ہے

دوسرا فائدہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے عورت کی برکتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پہلے اس کے لڑکی پیدا ہو اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا جب لڑکی پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتہ زرد رنگ کے درو قوت کے تاج پہنے ہوئے بھیجتا ہے ایک اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے اور دوسرا اس کے پیروں پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے اور دونوں کہتے ہیں۔ بسم اللہ ربی وربك اللہ ضعیفة خلقت من ضعیف المنفق علیك معان الی یوم القیامة۔

خدا کے نام سے میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے کمزور ہے ایک کمزور سے پیدا ہوئی تیرے اوپر خرچ کرنے والا قیامت تک مدد پاتا رہے گا۔

بروایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ میری امت میں جو کوئی ایسا ہو جس کے لڑکی ہو اور خدا کے حکم سے وہ ناراض نہ ہوا ہو تو اس کے پاس نورانی سیڑھی اگا کر ایک فرشتہ جس کے دونوں بازو سبز ہوتے ہیں اور درویاقوت سے آراستہ ہوتا ہے اتر کر آتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس برکت لاتا ہے اور اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ اور بدن پر اپنا بازو رکھ کر کہتا ہے۔ لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه ربی وربك اللّٰه ضعيفه خرجت من ضعيف والقيم عليك معان الی یوم القیمة

سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں محمد خدا کے رسول ہیں میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے کمزور ہے کمزور سے نکلی تیری پرورش برداشت کرنے والا قیامت تک مدد پاتا رہے گا۔

اس کو حدادی رحمۃ اللہ علیہ نے عیون المجالس میں نقل کیا ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ بعض نے اللہ تعالیٰ کے قول والباقيات الصالحات سے مراد لڑکیاں لی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اسے دوزخ کا حکم ہوا اس کی لڑکیاں اس کے چمٹ گئیں اور چلانے لگیں اور کہنے لگیں اے ہمارے ربّ دنیا میں وہ ہمارے ساتھ احسان کیا کرتا تھا پس خدا نے اس پر رحم کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ناتمام بچہ جو ساقط ہو جائے اسے اپنے آگے پہلے سے بھیج دینا میں اسے اس سے زیادہ پسند کرتا ہوں کہ ایک سوار کو اپنے پیچھے چھوڑ جاؤں اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے ہزار سواروں سے جنہیں اپنے پیچھے چھوڑ جاؤں زیادہ پسند ہے۔

تیسرا فائدہ: مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے طب کی ایک بڑی کتاب میں جو ایک مسلمان طبیب کے پاس تھی دیکھا ہے کہ حاملہ کے رنگ کا عمدہ ہو جانا حمل کے لڑکے ہونے پر دال ہے اور نیز داہنی جانب گرانی کا محسوس ہونا اور داہنی پستان کی نوک کا بڑا ہو جانا بھی لڑکے کی علامت ہے اسی طرح دودھ اگر گاڑھا نکلتا ہو تو لڑکا سمجھنا چاہیئے اگر دریافت کرنے میں کچھ دشواری معلوم ہو تو عورت کے دودھ کا ایک آدھ قطرہ آہستہ

سے آئینہ پر ڈال دیا جائے اور اس کو دھوپ میں رکھ دیا جائے اگر دودھ پھیل جائے تو لڑکی کا حمل ہے ورنہ لڑکا ہے۔ واللہ اعلم بغیبہٖ۔

چوتھا فائدہ: خدا کی عجیب حکمت سے یہ بات ہے کہ اس نے پہلے تو ہڈیوں کو بنیاد کے طور پر بنایا ہے اور اس کو قوی اور مضبوط چھوٹا اور بڑا لمبا گول کھوکھر اور ٹھوس چوڑا باریک پیدا کیا ہے اور یہ سب کچھ کمزور نطفہ سے بنایا ہے اور چونکہ بندہ کو حرکت کی حاجت تھی اس کی ہڈیوں کو ملا کر ایک ہڈی نہیں بنا دیا بلکہ بہت سی ہڈیاں پیدا کی ہیں اور وہ سوائے ان چھوٹی ہڈیوں کے جن سے انگلی کے جوڑ مستحکم کیے ہیں کل دو سو اڑتالیس ہڈیاں ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ پیدا ہوئے ہیں مختلف شکل کی پچپن ہڈیاں کل سر میں ہیں ایک دوسرے کو اس طرح جوڑا ہے کہ سر گول ہو گیا چھ کاسہ سر میں ہیں اور چار اوپر کے جبڑے میں اور دو نیچے کے جبڑے میں اور باقی بیس دانت ہیں کھانے پینے کے لئے چوڑے اور کاٹنے کے لئے تیز دانت ہیں۔

پانچواں فائدہ: اللہ تعالیٰ کی حکمت عجیبہ سے یہ بات ہے کہ گردن میں سات خول دار اور گول مہرے ہیں اور ان میں ایسے دباؤ دار ابھار ہیں جس سے ایک دوسرے پر ٹھیک بیٹھ جائیں یہاں تک کہ سر کے نیچے کرسی کی صورت بن گئی ہے اور گردن کو پشت سے جوڑ دیا ہے اور گردن کی جڑ سے لے کر سرین کی ہڈی کی انتہا تک چوبیس مہرے پشت میں ہیں حضرت جوہری نے بیان کیا ہے کہ گردن کے پچھلے حصہ کو قفا یعنی گدی کہتے ہیں پھر دیکھو کہ انسان میں پانچ سو بیس عضلات ہیں جن کی گوشت پٹھے اور جھلیوں سے ترکیب ہوتی ہے۔

چھٹا فائدہ: خدا کی حکمت عجیبہ سے یہ بات ہے کہ خدا نے مقام سماعت سر کی ہڈیوں کے درمیان ایک شگاف میں رکھا ہے اور سر سے الگ ایک نکلے ہوئے گوشت سے اسے گھیر دیا ہے جسے کان کہتے ہیں اور اس میں ایسی تجویفات اور خم پیدا کیے ہیں جس میں کیڑا مکوڑا جلدی نہ گھس سکے بلکہ مقام سماعت تک پہنچنے سے پہلے ہی انسان اپنی غفلت سے متنبہ ہو جائے اور سماعت کی حفاظت کے لئے اس میں ایک قسم کی تلخ رطوبت ودیعت

رکھی ہے اور کان آنکھ سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بہرا نہیں مبعوث کیا اور شعیب علیہ السلام نابینا ہو گئے تھے اسی وجہ سے ان کی قوم کے لوگ انہیں کہتے تھے ہم اپنے درمیان آپ کو تو کمزور پاتے ہیں اور وہ خطیب الانبیاء بھی کہلاتے تھے کیونکہ اپنی قوم کے ساتھ شیریں کلامی سے پیش آتے تھے۔

ساتواں فائدہ: خدا کی عجیب حکمت سے یہ بات ہے کہ خدا نے آنکھ کو سات طبقوں سے مرکب کیا ہے اگر ان میں سے ایک پردہ بھی جاتا رہے تو آنکھ دیکھنے سے بیکار ہو جائے اور اس میں چوبیس عضلات پیدا کئے ہیں اور آنکھ کے تل میں سارے آسمانوں اور زمین کی صورت باوجود ان کے اس قدر وسعت اور لمبے چوڑے ہونے کے ظاہر فرمائی ہے پھر پلکوں سے آراستہ کیا ہے تاکہ اس کی حفاظت اور صفائی ہوتی رہے اور مکھی اپنی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا کرتی ہے کیونکہ اس کی پلکیں نہیں ہوتیں اور پلک کے بال سفید اس لئے نہیں پیدا کئے کہ اس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے۔

لطیفہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حاملہ کے ساتھ صحبت کرنے سے جنین کی سماعت اور بصارت میں زیادتی ہوتی ہے۔

آٹھواں فائدہ: اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت سے یہ بات ہے کہ خدا نے ناک کو وسط چہرہ میں بلند کیا ہے اور اس کی شکل حسین بنائی ہے اور اس میں قوت شم ودیعت رکھی ہے تاکہ غذائے قلب کو دریافت کرے اور وہ ہوا ہے اور غذائے بدن کا ادراک کرے اور وہ کھانوں کی خوشبوئیں ہیں۔

نواں فائدہ: خدا کی ایک عجیب حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے منہ بنایا ہے اور اس کو دانتوں سے آراستہ کیا ہے اور ان کی نہایت خوبی سے صف بندی کی ہے اور رنگ سفید بنایا ہے اور اس میں زبان گویا اور دل کی باتوں کو بیان کرنے والی پیدا کی ہے اور کھانے اور کلام کی حفاظت کے لئے اس کے گرد دو ہونٹ لگائے ہیں پھر تنگی اور کشادگی لمبائی اور کوتاہی کھر کھرے اور چکنے پن کے اعتبار سے مختلف شکل کا حنجرہ پیدا کیا ہے اسی وجہ سے آوازیں مختلف ہوتی ہیں ایک کی آواز دوسرے کی آواز سے نہیں ملتی اور لوگ ایک دوسرے

سے اندھیرے میں آواز ہی سے پہچانے جاتے ہیں۔

دسواں فائدہ: خدا کی ایک عجیب حکمت یہ بھی ہے کہ خدا نے دو لمبے لمبے ہاتھ پیدا کیے ہیں تا کہ اپنی مقصود شئے کی طرف بڑھا سکے اور چوڑی ہتھیلیاں اور پانچ انگلیاں بنائی ہیں اور ہر انگلی میں تین تین پوریں ہیں پھر چار انگلیاں ایک طرف اور انگوٹھا ایک طرف لگایا ہے تا کہ وہ سب کی طرف گھوم سکے جب انسان اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تو وہ طبق بن جاتا ہے کہ جو چاہے اس پر رکھے اور جب سمیٹ لیتا ہے تو مارنے کا ایک آلہ بن جاتا ہے اگر کسی قدر ملا لیتا ہے تو چمچہ کا کام دیتا ہے اگر اسے پھیلا کر انگلیاں ملا لیتا ہے تو بیلچہ کا کام دینے لگتا ہے پھر کھجلانے اور باریک چیز اٹھانے کے لئے جو پوروں سے نہ اٹھیں ناخن سے انہیں آراستہ کیا ہے اور ہر انگلی میں پانچ ہڈیاں ہتھیلی میں دس کلائی میں دو ہڈیاں بنائی ہیں اس طرح ہر عضو میں ہیں اور ہر ہاتھ میں پانچ پانچ رگیں ہیں کہ ہر ایک سے چار چار رگیں اور پھوٹتی ہیں۔

گیارہواں فائدہ: خدا کی ایک عجیب حکمت یہ ہے کہ خدا نے پیٹ کو کھانے پینے کے تمام آلات کا جامع پیدا کیا ہے جیسے آنتیں، جگر، معدہ، طحال، پتا، گردہ، مثانہ پھر معدہ کھانا پکنے کے لئے ہے جگر اس کو خون بناتا ہے۔ طحال اس میں سے سودا کو جذب کر لیتی ہے پتا صفرا کو جذب کر لیتا ہے گردے مائیت جذب کر کے مثانہ میں پہنچاتے ہیں اور مثانہ پیشاب کے جمع ہونے کا مقام ہے پھر جب کھانا خالص خون بن جاتا ہے تو اسے رگیں لے لیتی ہیں اور وہ تین سو ساٹھ ہیں جن میں سے سب سے بڑی رگ نیاط کہلاتی ہے اور اسے نہر بدن بھی کہتے ہیں جس سے سارے بدن میں خون پہنچتا ہے پھر اعضاء میں سے ہر عضو کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے جو اس کی تدبیر کرتا ہے اور اس کا کام درست کرتا ہے جیسے کہ گیہوں بغیر کسی صنا کے آٹا۔ خمیر اور روٹی نہیں بنتا ہے اور فرشتے ہیں جو تیرے اندر غذا کی درستی میں لگے رہتے ہیں اور تو غفلت میں پڑا رہتا ہے اور ان کو آسمان کے فرشتوں سے مدد پہنچتی ہے اور آسمان کے فرشتوں کو حاملین عرش سے اور حاملین عرش وغیرہ کو خدا سے مدد پہنچتی ہے پھر پشت کی ہڈیوں کو سینہ کی ہڈیوں سے اور شانہ کی ہڈیوں کو سرین

کی ہڈیوں سے اور رانوں کی ہڈیوں سے ملایا ہے۔

بارہواں فائدہ: خدا کی عجیب حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے دونوں پنڈلیاں قائم کی ہیں ہر پنڈلی میں پچیس رگیں ہیں اور ان دونوں میں دونوں قدم لگائے ہیں اور ہر ایک پیر میں بیالیس ہڈیاں ہیں جو ران کی ہڈی سے جڑا ہے اور ہر پنڈلی کے اوپر ایک ایک جوڑ پیدا کیا ہے اور وہ ران اور گھٹنے ہیں اور اس میں دو ہڈیاں اور دو رگیں ہیں پھر ماں کے پیٹ میں غذا بچہ کی تھوڑی خون حیض سے ہوتی ہے اور تھوڑا جمع ہوتا رہتا ہے جو لڑکے کے ساتھ نکلتا ہے یہ خون نفاس ہے اور ایک تہائی فم معدہ تک بدن میں اوپر کو چڑھتا ہے جس کی وجہ سے حاملہ کو نئی نئی چیزوں کی خواہش پیدا ہوتی ہے پھر ماں کے پیٹ سے نکلنے کا راستہ اس پر آسان کر دیا ہے پھر اس کو شیر مادر کی غذا دی ہے جو گرمیوں میں ذرا ٹھنڈا اور جاڑوں میں گرم نکلتا ہے اور اس کو پستان کا چوسنا الہام کیا ہے اور پستان کے سرے کو اس کے منہ کے موافق بنایا ہے اور پستان کے سرے میں ایسے تنگ سوراخ بنائے ہیں کہ جس سے بغیر چوسے ہوئے دودھ نہ نکلے پھر جب وہ دو برس کا ہو جاتا ہے اس کو دودھ کافی نہیں ہوتا بلکہ ضرر کرتا ہے پس وہ کھانے کا محتاج ہوتا ہے پھر چونکہ کھانے میں کاٹنے اور چبانے اور پیسنے کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس کے سولہ داڑھیں نکل آتی ہیں آٹھ آٹھ ہر طرف اور چار نکیلے دانت اور چار کچلیاں اور چار رباعیات یعنی بیچ میں اوپر نیچے کے چار دانت اور چار ضواحک اور چونکہ چبانے میں پانی کی حاجت ہے زبان کے نیچے دو رگیں پیدا کی ہیں جن سے تھوک نکلا کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول

ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ (۱۴:۲۳)

پھر ہم نے اس کو دوسری مخلوق بنا دیا۔

سے اسی کی طرف اشارہ ہے پھر اس کو عقل و تمیز سے بہرہ ور کیا ہے جس سے وہ کامل ہو گیا اور قریب بلوغ کے جا پہنچا پھر جوان ہوا پھر ادھیڑ بنا پھر اسے بڑھاپے نے آ لیا اور وہ بوڑھا بن گیا شکر گزار ٹھہرایا ناشکرا نکلا۔

تیرہواں فائدہ: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ میں بیان کیا ہے کہ جوان اور

لڑکا اور نوجوان وہ ہے جو زیادہ سن کو نہ پہنچا ہو اور ادھیڑ وہ ہے جس کا سن تیس سے چالیس تک ہو اور بوڑھا وہ ہے جو چالیس سے متجاوز ہو جائے اور بعض نے کہا ہے کہ جوان اور نوجوان وہ ہے جو بلوغ سے لے کر تیس برس تک کا ہو اور میں نے تنقیح مذہب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھا ہے کہ طفل وہ ہے جسے تمیز نہ ہو اور صبی وغلام وہ ہے جو بالغ نہ ہوا ہو اور شاب وفتی وہ ہے جو بلوغ سے لے کر تیس برس تک کا ہو اور کہل تیس سے پچاس تک رہتا ہے اور پھر ستر تک شیخ کہلاتا ہے۔

لطائف

پہلا لطیفہ: بعض حکما کا بیان ہے کہ لڑکا سات برس تک پھول رہتا ہے نو برس تک خادم اور پندرہ برس تک وزیر رہتا ہے پھر اس کے بعد دوست یا دشمن بن جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی نے لڑکے کی بشارت دی آپ نے فرمایا: پھول ہے جسے میں قریب سے سونگھتا ہوں پھر وہ فرماں بردار لڑکا ہوگا یا ضرر رساں دشمن۔

دوسرا لطیفہ: آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پانی مٹی آگ اور ہوا سے پیدا کیا ہے پس آنکھ آگ سے ہے اور سننے کی قوت ہوا سے ہے اور سونگھنے کی قوت پانی سے ہے اور چکھنے کی قوت مٹی سے ہے اور اس میں برجوں کی تعداد کے موافق بارہ سوراخ بنائے ہیں ان میں سے سات سر میں ہیں ایک منہ دو نتھنے دو آنکھیں دو کان اور باقی پانچ بدن میں ہیں دو چھاتیاں ناف اور پیشاب اور پاخانہ کا مقام اور خدا نے سات آسمان پیدا کیے ہیں اور لڑکے میں سات ایسے اعضا پیدا کیے ہیں کہ سجدہ انہیں پر درست ہوتا ہے ان میں سے ایک پیشانی ہے اور پیشانی کاسہ سر کی چھ گول ہڈیوں میں سے ایک ہڈی ہے اور اس میں دو رگیں ہیں جو اس کو سیراب کرتی ہیں اور دو ہاتھ دو گھٹنے اور دو قدم ہیں۔

تیسرا لطیفہ: اللہ تعالیٰ نے آسمان میں سات ممتاز سیارے پیدا کیے ہیں اور لڑکے میں سات لطیفے پیدا کیے ہیں۔ سماعت، بصارت، قوت ذائقہ، قوت شامہ، گویائی، تعقل، قوت لامسہ علماء شافعیہ رحمۃ اللہ علیہم نے بیان کیا ہے کہ مسوس کا وضو نہیں ٹوٹتا مثال یہ ہے:

کہ کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کا ذکر پکڑ لیا اور دونوں باوضو تھے تو صرف پکڑنے والے کا وضو ٹوٹے گا لیکن لامس اور ملموس دونوں کا وضو ٹوٹ جاتا ہے مثلاً کسی شخص نے اپنی بی بی کو ہاتھ لگایا اور وہ دونوں باوضو تھے تو ان دونوں کا وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ مس خاص شرمگاہ چھونے کو کہتے ہیں اور لمس عام ہے۔

چوتھا لطیفہ: بچہ کی حرکتیں ستاروں کی حرکتوں کے مثل ہوتی ہیں پس اس کا پیدا ہونا ستارہ نکلنے کے مثل اور مرنا غروب کے مثل یہ باعتبار عالم علوی کے ہے لیکن باعتبار عالم سفلی اس کا بدن زمین کے مثل ہے اس کی ہڈیاں پہاڑوں کی طرح، اس کا گودا معدنیات کی طرح، اس کی رگیں نہروں کی طرح، اس کا گوشت خاک کی طرح، اس کے بال نباتات کی طرح، اس کا چہرہ مشرق کی طرح، اس کی پشت مغرب کی طرح، اس کا داہنا جانب جنوب کی طرح، اس کا بایاں جانب شمال کی طرح، اس کی سانس ہوا کی طرح، اس کا کلام رعد کی طرح، اس کی ہنسی برق کی طرح، اس کا رونا بارش کی طرح، اس کا غصہ ابر کی طرح، اس کا پسینہ سیلاب کی طرح، اس کا خواب موت کی طرح، اس کی بیداری زندگی کی طرح، اس کا بچپن موسم بہار کی طرح، اس کی جوانی موسم گرما کی طرح، اس کی کہولت خزاں کی طرح، اس کی شیخوخت موسم سرما کی طرح ہے۔

پانچواں لطیفہ: اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو چمک دار روشنی ماہتاب، نور شب کو تاریکی ہوا کو لطافت پہاڑوں کو ثقافت پانی کو رقت آمیز بنایا ہے پس نور کو فرشتوں کا حصہ اور چمک دار روشنی کو حور عین کا حصہ تاریکی کو زبانیہ یعنی دوزخ کے دربانوں کا حصہ اور رقت کو شیطانوں کا حصہ اور لطافت کو جن کا حصہ اور کثافت کو چوپایوں کا حصہ بنایا ہے پھر یہ سب بنی آدم میں جمع کر دیا ہے نور کو دونوں آنکھوں کا حصہ چمک دار روشنی کو چہرہ کا حصہ تاریکی کو بالوں کا حصہ لطافت کو روح کا حصہ کثافت کو ہڈیوں کا حصہ رقت کو دماغ کا حصہ بنایا ہے اور چونکہ خدا نے ایک ہی صورت میں ضدوں کو جمع کر دیا ہے اس لئے فتبارك الله احسن الخالقين (۱۴:۲۳) سے اپنی مدح کی ہے۔

پس خدا بہترین خالق بابرکت ہے۔

فوائد: علاج بدن کے لئے' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اے خدا
کے بندو دوا کیا کرو کیونکہ خدا نے کوئی بیماری نہیں رکھی جس کی دوا اور شفا نہ مقرر کی ہو
سوائے ایک بیماری کے کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! وہ کیا ہے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھاپا اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ شافعی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا ہے دو قسم کے لوگ ہیں جن سے لوگوں کو بے نیازی نہیں دین کے لئے علماء
سے اور بدن کے لئے طبیبوں سے بعض کا قول ہے علم طب سب سے پہلے حضرت شیث
علیہ السلام نے مقرر کیا اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے علم طب اور
صنائع کو نکالا ہے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ علم طب خدا کی وحی
اور الہام سے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بہتیری باتیں حیوانات سے ماخوذ ہیں اور اس پر یہ
امر دال ہے کہ بھیڑیا جب بیمار پڑتا ہے تو خدا اس کے دل میں دو جانور کھانے کا الہام کرتا
ہے پھر وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور سانپ جب ابتدائے موسم گرما میں زمین سے نکلتا ہے
تو وہ اندھا ہوتا ہے پھر کلونجی آنکھ میں لگاتا ہے پس خدا اس کی پھر آنکھیں کر دیتا ہے اور بلی
جب کوئی زہریلی چیز کھا جاتی ہے تو زیتون تلاش کرتی پھرتی ہے اگرچہ چراغ میں ہو اور
جب کھا لیتی ہے تو صحت پا جاتی ہے اسی طرح اونٹ جب بیمار ہوتا ہے تو شجر بلوط کو کھا جاتا
ہے سور جب بیمار ہوتا ہے تو کیکڑا کھاتا ہے۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ.
پروردگار عالم بابرکت ہے۔

پہلا فائدہ: بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے جو بد خلق ہوتا ہے وہ اپنے نفس کو عذاب میں ڈالتا ہے اور جس کو فکر زیادہ
رہتی ہے اس کا بدن بیمار ہو جاتا ہے جو لوگوں سے جھگڑتا ہے اس کی بزرگی جاتی رہتی ہے
اور اس کی مروت دور ہو جاتی ہے بعض کا قول ہے جب خدا نے فکر مندی کو پیدا کیا اس نے
کہا اے رب میں کہاں ٹھہروں ارشاد ہوا میرے مومن بندے کے دل میں نیشاپوری نے
اللہ تعالیٰ کے قول:
وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى.

قسم چاشت کی اور رات کی جب اندھیرا ہو۔

کے متعلق بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دن کی ایک ساعت یعنی چاشت کی قسم بیان فرمائی پھر تمام رات کی قسم فرمائی تا کہ اشارہ ہو جائے کہ دنیا کے افکار بکثرت ہیں اس کے سرور سے بہت زیادہ ہیں کیونکہ دن خوشی کا وقت ہے پس اس کے ایک حصہ کی قسم فرمائی اور رات تاریک ہوتی ہے جس کو افکار سے مشابہت ہے پس پوری رات کی قسم فرمائی پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے بائیں جانب ایک بدلی پیدا کی ہے جس نے تین سو برس تک افکار اور احزان کی بارش کی پھرا یک سفید بدلی عرش کے داہنے جانب پیدا کی جس نے ایک ساعت تک خوشی کی بارش کی۔

دوسرا فائدہ: سر کی بیماریوں کے بیان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دردسر کی وجہ سے سر مبارک میں پچھنے لگوائے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں جب درد ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر میں مہندی لگاتے تھے اور باب العدل میں ان کے منافع عنقریب آتے ہیں جو چیزیں دردسر کو نافع ہیں ان میں سے اسبغول سرکے کے ساتھ ملا کر ضماد کرنا بھی ہے ایسے ہی خشک یا گلاب کا سونگھنا یا کھیرے اور ککڑی کا کھانا اور سونگھنا ہے یا سر کو بیری کی پتی یا سرکے سے آلودہ کرنا ہے اور سرکہ میں زیرہ ملا کر سونگھنا نزلہ کو نافع ہے بھوسی اگر جوش کر کے پتھر پر جو آگ سے گرم کرلیا گیا ہو رکھ دی جائے اور اس پر سرکہ چھڑک کر اس کا بخار لیا جائے تو دردسر کو نہایت نافع ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں شب معراج میں فرشتوں کی کسی جماعت پر نہ گذرا جس نے یہ نہ کہا ہو کہ اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم فرمایئے اور آپ سے کسی نے سر کے کسی مرض کی شکایت نہیں کی جس کو آپ نے پچھنے نہ بتائے ہوں اور پیر کے مرض کی کسی نے شکایت نہیں کی کہ آپ نے مہندی نہ بتائی ہو اور دردسر کے لئے عصارہ (نچوڑ) حی عالم گل روغن کے ساتھ بھی سر میں لگانا نافع ہے اور اس کے عصارہ کا آنکھ میں لگانا آشوب چشم حار کو نافع ہے اور زادالمسافر میں ہے انیسون کی دھونی دردسر کو ساکن کر دیتی ہے اگر اس کی دھونی ناک سے لی جائے تو زکام کو تحلیل کرتی

ہے آگاہ ہو کہ بدن کی درستی سر سے ہے کیونکہ وہ چاروں طبیعتوں پر منقسم ہے پس داہنی جانب صفرا کا مہیا کرنے والا ہے بایاں سودا کا مؤخر بلغم کا اور مقدم خون کا پس اگر داہنی طرف درد ہو تو صداع صفراوی ہے اور اس کی علامت پیاس' خشکی' زبان یا نیند نہ پڑنا ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ روغن بنفشہ میں نمک ڈال کر قدموں میں ملا جائے اور بغیر نمک کے سر میں بھی لگایا جائے اگر بائیں جانب درد ہو تو صداع سوداوی ہے اور اس کا علاج روغن کدو یا روغن بادام تلخ سر میں لگانا ہے اور اگر مؤخر سر میں درد ہو تو صداع بلغمی ہے اس کا علاج مولی کھا کر یا شہد کا شربت پی کر قے کرنا ہے اور اگر درد سر نہ ٹھہرتا ہو تو صداع دموی ہے اس کا علاج فصد ہے بشرطیکہ بخار یا ضعف نہ ہو اور زیادہ سردی اور گرمی کا زمانہ نہ ہو اور اگر گرمی یا سردی کا زمانہ ہو تو گٹے سے ایک بالشت اور پنڈلیوں میں پچھنے لگوانا چاہئے اگر صداع خلط حار سے ہو جو فم معدہ میں مجتمع ہو گیا ہے جس کی علامت کرب غشی اور دل میں چبھن ہے اس کا علاج قے کرنا اور مسہلات استعمال کرنا ہے اور سینہ پر گلاب اور گل روغن ملنا چاہئے پوست غار برگ سداب پانی اور سرکہ میں پکا کر ضماد کرنا شقیقہ کو نافع ہے انشاء اللہ اسی دم حکم خدا سے صحت ہو جائے۔

تیسرا فائدہ: درد گوش کے لئے عصارہ برگ سداب' پوست انار کے ساتھ آگ پر پکا کر کان میں ٹپکانا نافع ہے اور اسی طرح درد گوش کے لئے روغن بادام تلخ یا شہد کے ساتھ عصارہ نعناع ٹپکانا مفید ہے اور اس کے علاوہ سرکہ کے ساتھ اور دوائیں بھی اس کے لئے ہیں جو مناقب عثمان رضی اللہ عنہ میں آتی ہیں۔ زاد المسافر میں بیان کیا ہے کہ کان عقل کا دروازہ ہے جس کی سماعت جاتی رہے اس کی فہم جاتی رہتی ہے اگر بلا کسی شئے کے جو اس میں داخل ہوئی ہو اس میں درد معلوم ہو تو اس میں مولی کا عرق روغن بادام شیریں کے ہمراہ آگ پر کنکنا کر کے ڈالنا چاہئے اور سماعت کے لئے نافع ترین دوا آب گندنا اور روغن گل کے ہمراہ عورت کا دودھ کانوں میں ڈالنا ہے اور اگر کوئی شئے اس میں چلی گئی ہو تو سلائی میں سریش یا گوند لگا کر کان میں ڈالنا چاہئے تا کہ اس میں چپٹ کر نکل آئے اور اگر نہ نکلے تو ناک میں مرچ ڈال کر نتھنے بند کر لو تو اس طرح چھینک آ جائے گی اور حکم خدا سے وہ شئے

نکل جائے گی اگر اس میں ریم یا درد ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ ایک قیراط افیون اور دو حبہ کے برابر موم پگھلا کر تھوڑے روغن گل میں آمیز کر کے اس میں فتیلہ ڈبو کر کان میں رکھ لیا جائے۔

چوتھا فائدہ: آنکھ میں سوائے آشوب چشم کے اگر کوئی اور مرض ہو تو عورت کے دودھ کے ساتھ زعفران ملا کر آنکھ میں لگانے سے دور ہو جاتا ہے یا یہ کیا جائے کہ زرد خربوزوں کے چھلکے یا اخروٹ کے چھلکے خشک کر کے پیس کر پیشانی پر لگا دیئے جائیں اور تاریکی و خارش چشم کے لئے یہ بھی نافع ہے کہ دار فلفل ایک درہم زعفران ایک درہم، سنبل الطیب نصف درہم، مازو تین درہم، فلفل ربع درہم کافور نصف درہم، نوشادر نصف درہم لے کر سب کو باریک پیس لیا جائے اور پانی میں ملا کر آنکھ کے اندر اور باہر استعمال کیا جائے (ایک درہم ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے بقول راجح) سداب کا کھانا مقوی بصر ہے اور اس کا عصارہ عورت کے دودھ کے ساتھ آنکھ میں لگانا ظلمت بصر کو دور کرتا ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ آنکھ کا علاج یہ ہے کہ اس کو چھونا چھوڑ دیا جائے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آشوب چشم کا علاج آب سرد کے ٹپکانے سے کیا ہے اور یہ آشوب چشم کا نہایت نافع علاج ہے اور روغن سداب بھی نافع ہے جیسے درد پشت وغیرہ کے لئے آگے آتا ہے زادالمسافر میں بیان کیا ہے کہ نمک اور پانی میں بکری کی کلیجی جوش کی جائے اور جس کو رتوندھی آتی ہو آنکھ کھول کر اپنا چہرہ جھکا کر اس کی بھاپ لے بکری کی کلیجی بھوننے سے جو رطوبت نکلے وہ آنکھ میں لگائے تو حکم خدا سے یہ مرض دور ہو جائے۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے میرا ایک ضعیف البصر غلام تھا میں نے بکری کی کلیجی کی فاضل رطوبت کو لے کر اس کی آنکھ میں لگایا تو اس کی بینائی قوی ہو گئی اور اس کی شکایت جاتی رہی اور کسی اور نے بیان کیا ہے کہ اگر عصارہ شونیز آنکھ میں لگانے کی مداومت کی جائے تو مقوی بصر ہے اور ظلمت چشم کو دور کرتا ہے صحت چشم کا محافظ ہے نزہۃ النفوس والا فکار میں مذکور ہے آب کماءۃ چشم کی صحیح ترین ادویہ میں سے ہے خصوصاً جب اثمد آنکھ میں لگایا جائے کیونکہ وہ پلک کو تقویت بخشتا ہے روشنی بڑھاتا ہے اور نوازل کو دور

کرتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ترکماۃ (کھمبی) کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ وہ من ہے اور اس کا پانی شفا ہے تو
میں نے سات یا پانچ یا تین ترکماۃ لئے اور نچوڑ کر میں نے ایک چندھی لونڈی کی آنکھ میں
لگایا تو حکم خدا سے وہ صحت یاب ہوگئی اور کحل ملائکہ کا لگانا سریع النفع ہے اور اس کا قصہ یہ
ہے کہ ایک شخص کو آشوب چشم ہوا جس سے اطباء عاجز آ گئے اس نے خواب میں فرشتوں
کی ایک جماعت کو دیکھا جنہوں نے اس کے لئے ایک سرمہ تجویز کیا چنانچہ اس وجہ سے وہ
سرمہ ملائکہ کی طرف منسوب ہے اس کے اجزاء یہ ہیں۔ انزروت پروردہ دس درہم نبات
سفید تین درہم، شیشم ایک مثقال سب کو پیس کر سرمہ لگایا جائے تو آشوب چشم کے لئے بعد
پختگی کے نافع ہے۔

پانچواں فائدہ: مناقب حضرت خضر علیہ السلام میں عنقریب آتا ہے کہ صبر نافع
ہے اور مناقب خلفاء اربعہ میں عنقریب آتا ہے کہ گائے کا گرما گرم دوہا ہوا دودھ دو تین
پیالے روزانہ پینا چہرہ کی زردی کو دور کرتا ہے اور نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ اگر چہرہ
کرسنہ کے آٹے سے دھویا جائے تو رنگ عمدہ ہو جاتا ہے اور اگر شہد ملا کر چہرہ پر ملا جائے تو
چھائیں اور داغ دھبے دور کرتا ہے۔

چھٹا فائدہ: مناقب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں عنقریب آتا ہے کہ شہد سے
بال لمبے اور خوش رنگ ہوتے ہیں کزبرۃ البیر جسے پرسیاؤشان بھی کہتے ہیں اور سایہ دار
مقام اور نمناک دیواروں میں ہوتا ہے اگر اس کی راکھ زیتون اور سرکہ کے ساتھ ملا کر لگائی
جائے تو بال اگ آئیں اور داء الثعلب لگانا بھی نافع ہے۔

ساتواں فائدہ: اگر زیتون کا گوند دردناک داڑھ میں لگایا جائے تو اس کا درد جاتا
رہے اسی طرح نمک یا سیاہ مرچ لگانا بھی نافع ہے۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنے بعض ساتھیوں پر داڑھ کے درد کے لئے میں
نے تجربہ کیا ہے کہ لہسن چھیل کر آگ پر رکھا جائے اور پھر گرما گرم داڑھ میں دبا لیا جائے تو
فوراً درد جاتا رہے اور پوست سنگ پشت سوختہ دانت کے گندہ ہونے کو دور کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار میری داڑھ میں درد ہوا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس آ جاؤ قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے لئے ایسی دعا کروں گا کہ کوئی مومن اس کو پڑھ کر دعا نہ کرے گا جس کی بے چینی کو خدا دور نہ کر دے پھر میرے رخسار پر دست مبارک رکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللهم اذهب عنه ما يجد فحشه بدعوة محمد صلى الله عليه وسلم

اے اللہ جو کچھ بے حد برائی اسے ستاتی ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی بدولت اس سے دور کر دے۔

پس خدا نے فوراً مجھے شفا عنایت فرما دی اور مناقب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں عنقریب آتا ہے جو چھینکنے والے پر حمد میں سبقت کرتا ہے خدا اس کو داڑھ کے درد سے عافیت میں رکھتا ہے اور نزہت النفوس والافکار میں مذکور ہے کہ دار چینی عذبہ حصی لبان پھٹکری سب کو پیس کر دانتوں کی جڑوں میں لگائے تو مفید ہے۔

آٹھواں فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے چار چیزوں کو چار وجہ سے برا مت سمجھو آشوب چشم کو برا مت سمجھ کیونکہ وہ نابینائی کی جڑ کو قطع کرتا ہے اور زکام کو برا مت سمجھ کیونکہ وہ جزام کی جڑ کو قطع کرتا ہے اور کھانسی کو برا مت سمجھ کیونکہ وہ فالج کی جڑ کی قاطع ہے اور دمل (پھوڑے پھنسی) کو برا مت سمجھ کیونکہ وہ برص کی جڑ کا قاطع ہے بعض حکما کا قول ہے معدہ میں جو تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ قے سے نکل جاتی ہے اور شکم میں جو تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ ہچکی سے دور ہو جاتی ہے اور آنکھ میں جو تکلیف دہ شئے پڑ جاتی ہے وہ آنکھ کے میل کے ساتھ نکل جاتی ہے اور کان میں جو تکلیف دہ شیء ہوتی ہے وہ کان کے میل کے ساتھ نکل جاتی ہے اور دماغ میں جو تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ ناک کی رطوبت کے ساتھ نکل جاتی ہے اور دل اور پھیپھڑے میں جو تکلیف دہ شے ہوتی ہے وہ سانس کے ساتھ دفع ہو جاتی ہے اور سینہ میں جو تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ کھانسی کے ساتھ دفع ہو جاتی ہے اور اگر جگر میں جو تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ پیشاب کے ساتھ

خارج ہو جاتی ہے اور پشت اور تمام اعضا میں جو تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ منی کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے اور جو جلد اور گوشت میں تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ پسینہ کے ساتھ خارج ہوتی ہے اور حلق اور لہاۃ میں جو تکلیف دہ شئے ہوتی ہے وہ تھوک کے ساتھ نکل جاتی ہے (سوتے ہوئے آدمی کے منہ سے جو لعاب نکلتا ہے اس پر گفتگو) علماء نے کہا ہے اگر یہ لعاب معدہ سے آتا ہو نجس ہے اور اس کی شناخت بدبو سے ہوتی ہے اور اگر لہاۃ (کوا) سے آتا ہو تو ظاہر ہے اور اگر ہم اس کی نجاست کے قائل ہوں اور کوئی شخص اس میں عموماً مبتلا رہتا ہو تو ظاہر یہ ہے کہ اس کو معاف ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو بال ناک اور کان میں ہوتے ہیں وہ جذام سے امن کا باعث ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ناک کے بال مت اکھاڑا کرو کیونکہ اس سے آکلہ (ناکڑا یعنی ناک کے اندر زخم) پیدا ہوتا ہے البتہ کاٹ دیا کرو۔

نواں فائدہ: باب برالوالدین میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اگر کیل آگ میں گرم کر کے دودھ میں بجھائی جائے اور اسے کوئی پیئے تو اس کی کھانسی جڑ سے دور ہو جائے ذیل کے نسخے سے پرانی کھانسی اور ریاح غلیظ اور زہریلے جانوروں کے زہر کی بیخ کنی ہو جاتی ہے ایک اوقیہ لہسن دو اوقیہ گائے کے گھی میں ڈال کر آگ پر پکا لیا جائے پھر شہد کف گرفتہ میں نرم آنچ پر پکایا جائے کہ اس میں گاڑھا پن آ جائے پھر استعمال کرے بلوحیہ اور بندق کا کھانا یا مصطگی کا پینا یا تین عدد بیضہ نیم برشت کا کھانا کھانسی کو نافع ہے اور ایک درہم کے دو تہائی حصے لبان ذکر پیس کر ہر بیضہ میں ملا دے اور سوتے وقت تین شب استعمال کرے تو نئی اور پرانی کھانسی کو نفع بخش ہے کمون شہد کے ساتھ کھانا لڑکوں کی کھانسی کو زائل کرتا ہے۔

دسواں فائدہ: استسقاء کا علاج یہ ہے کہ انجیر کو میٹھے تیل میں ایک شبانہ روز تر رکھے پھر اس میں تخم حنظل یا برگ حنظل ملا دے اور حسب ضرورت مریض کو کھلائے اور باب کرم میں پہلے گزر چکا ہے کہ کبوتر کی بیٹ سرکہ میں ملا کر اگر صاحب استسقا کے بدن میں ملی جائے تو نہایت نفع کرتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کمر میں گردے کی جڑ یا رگ ہوتی ہے اور جب اس میں جنبش ہوتی ہے اس آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اور اس کی دوا یہ ہے کہ پانی میں شہد جوش کر کے پیئے۔

گیارہواں فائدہ: پیچش کے متعلق اس باب میں پہلے گزر چکا ہے کہ چھوارا اور صابون قولنج سے بچاتے ہیں غزوت اور تخم حنظل (تُمّے کے بیج) ہموزن لے کر پیس لے اور بقدر کفایت شکر ملا کر آگ پر پکا لے اور فتیلہ میں لگا کر جمول کرے تو قولنج کو نفع بخش ہے۔

بارہواں فائدہ: اگر خرنوب کچل کر آگ پر پکا کر کھائے یا پوست لیموں خشک کھائے تو پیچش دور ہو جاتی ہے۔ لیموں کا کھانا سرد بیماریوں کو جیسے کہ فالج کو نفع بخش ہے اور اس کے بہت سے فائدہ ہیں جو عنقریب آتے ہیں بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تم سناء اور کمون کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ ان دونوں میں سوائے موت کے ہر مرض کی شفاء ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے درخت زعتر (پودینہ کی ایک قسم ہے۔) کو گویائی عنایت فرمائی اس نے کہا: اے نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے لے لیجئے کیونکہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کی قسم کہ خدا نے کوئی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا مجھ میں نہ ہو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میتھی سے شفا چاہا کرو نیز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو کچھ میتھی میں ہے اگر میری امت کو معلوم ہوتا تو اس کو خریدتے اگرچہ اس کے برابر سونے کے عوض ملتی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کالے دانے (کلونجی) میں سوائے موت کے ہر مرض کی شفا ہے۔

تیرہواں فائدہ: زیرہ نعناع اور کراویا (زیرہ رومی) کا کھانا نفخ معدہ کو دور کرتا ہے اور سوزش معدہ کے لئے کشنیز سبز یا بے نمک کا تازہ پنیر یا اترج (ایک قسم کا لیموں) کا کھانا بشرطیکہ ترش نہ ہو نافع ہے اور برودت معدہ کو ابلا ہوا گندنا اور کراویا (زیرہ رومی) کھانا دور کرتا ہے اگر ضعف معدہ ہو تو یہ نسخہ معین ہضم ہے اگر دو درہم مصطگی اور چھ درہم میٹھا تیل ملا کر

نرم آنچ پر پکایا جائے جب مصطگی پگھل جائے تو آگ سے اتار کر ٹھنڈا کر لیا جائے تھوڑا سا اس میں سے لے کر پیا جائے اور معدہ پر اس کی مالش کی جائے تو نہایت نافع ہے اور اسی طرح لیموں کا کھانا بھی مفید ہے کیونکہ وہ معدہ کے اخلاط ردیہ کی اصلاح کرتا ہے اور زہر کو زائل کرتا ہے جب بطریق دوا کے استعمال کیا جائے یعنی زیادہ مقدار نہ کھائی جائے اور نمک شور لیموں میں منافع مذکورہ ہیں اور وہ گردہ کے سدوں کا مفتح ہے۔

چودہواں فائدہ: مناقب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں عنقریب آتا ہے کہ سرکہ ورم طحال کو نافع ہے اور زعفران یا چقندر کا عصارہ یا مصطگی کا پینا یا کرفس یا آب رشاد کا شہد کے ساتھ پینا بھی طحال کو نافع ہے اور ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ چھپکلی مار کر اگر طحال کے مقام پر لٹکالی جائے تو جس قدر چھپکلی سوکھتی جائے گی طحال بھی کم ہوتی جائے گی۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز کے وقت جب نماز پڑھ چکے اسے مار کر طحال کے مقام پر لٹکانا چاہئے۔

پندرہواں فائدہ: قلوب (کھجور سرخ رنگ) کا کھانا مقوی قلب ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ بہی کا کھانا قلب کو مضبوط کرتا ہے اور ایسے ہی انڈے کی سفیدی اور مصطگی کا کھانا قلب کو مضبوط کرتا ہے۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تقویٰ کی ملازمت بھی قلب کو مضبوط کرتی ہے اور اس کی دلیل ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو بخاری میں مذکور ہے وہ یہ ہے کہ یہودیوں کے قلوب سخت ہو جاتے ہیں تو وہ جزیہ نہیں دیتے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ حرمات خداوندی کی بے حرمتی کر کے معاصی کی کثرت میں مبتلا ہوتے ہیں اور قلب سلطان ہے اور تمام اعضا لشکر ہیں جب قلب پاکیزہ ہوتا ہے تو تمام لشکر پاکیزہ ہوتا ہے اور صحیح روایت میں ہے کہ سن لو یقیناً بدن میں ایک لوتھڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور جب وہ نادرست ہوتا ہے تو تمام بدن نادرست ہو جاتا ہے سن لو کہ وہ دل ہے۔

سولہواں فائدہ: خفقان اگر صفراء کے باعث سے ہو تو انار ترش کھانا اس کو دور کر

دیتا ہے اور اس کے اور منافع ہیں جو باب محبت میں پہلے گزر چکے ہیں اور اگر سوداء کی وجہ سے ہو تو ہلیلہ کابلی کا کھانا مفید ہے۔

حاوی القلوب الطاہرہ میں مذکور ہے کہ خلط صفرا گرم و خشک ہے گرم و خشک مزاج والے اعضا کی غذا کے لئے بدن کو اس کی ضرورت ہے اور خلط سودا سرد و خشک ہے اس سے ہڈیوں کو نفع پہنچتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہڈیوں کو سرد و خشک پیدا کیا ہے اور گودا گرم تر ہے اگر گودے میں گرمی اور تری نہ ہوتی تو ہڈیوں کی خشکی اور سردی کو نقصان پہنچتا اگر ہڈیوں میں سردی اور خشکی نہ ہوتی تو گودا اپنی گرمی اور تری کی وجہ سے خراب ہو جاتا۔ بلغم بدن کو تر رکھتا ہے اور خون اصلی خلط اور غذا حقیقی تمام بدن کے لئے ہے اور باقی اخلاط خون کے لئے مثل مصالح کے ہیں خون دو قسم کا ہوتا ہے خون لطیف اور وہ قلب کا خون ہے اور خون کثیف اور وہ جگر کا خون ہے اور بدن کے اعتبار سے خون کی حالت ایسی ہے جیسے بادشاہ اپنی رعیت کے لئے ہوتا ہے اس کے سکون اور بردباری کی حالت میں بدن درست رہتا ہے اور جب اس میں تیزی آ جاتی ہے تو وہ رعیت کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے اور یہاں رعیت بدن اور اعضا ہیں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انسان کی اس طرح توصیف کی ہے کہ اس کی دونوں آنکھیں اس کی رہنما ہیں اس کے دونوں کان ظرف ہیں اس کی زبان ترجمان ہے اس کے دونوں ہاتھ اس کے بازو ہیں اس کا جگر باعث رحمت ہے اس کا پھیپھڑا دم ہے اس کی طحال ہنسی اور گردے فکر اور دونوں پیر قاصد ہیں۔

<u>سترہواں فائدہ</u>: پہلے گزر چکا ہے کہ ہریسہ کھانا پشت کو مضبوط کرتا ہے انڈے کو ابال کر اس کی زردی لے لی جائے پھر کسی برتن میں اس کو پکا کر روغن نکال لیا جائے اور کسی نئے برتن میں رکھ لیا جائے اگر اس تیل کی درد پشت اور وجع مفاصل کے لئے مالش کی جائے تو حکم خدا سے نہایت نافع ہے تذکرہ سویدی میں جو طب کی ایک نافع کتاب ہے مذکور ہے کہ درد پشت کے لئے کلونجی مقشر درد رہم اور زیرہ سفید دو درہم اور شہد خالص ایک اوقیہ ملا کر کھائے تو نہایت نافع ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ انجیر کا مغز بادام کے ساتھ کھانا درد پشت کے لئے نافع ہے اور پوست نارنج زرد تیل کے ساتھ کسی شیشہ میں اتوار کی صبح

سے شروع کر کے دھوپ میں اکیس روز تک رکھیں تو اس کی مالش درد پشت کے لئے نہایت نفع بخش ہے روغن سداب کا حقنہ لینا درد پشت برودت گردہ اور قولنج کو نافع ہے۔

اٹھارہواں فائدہ: عقل کی فضیلت کے بیان میں عنقریب آتا ہے کہ کدوئے خشک جلا کر پیس لے اور تیز سرکہ کے ساتھ ملا کر برص پر لگائے تو برص فوراً دور ہو جاتا ہے۔ کلونجی اگر پیس کر سرکہ کے ساتھ بہق (چھیپ یا جھائیں) پر لگائے تو دور ہو جاتا ہے یا بھیڑ کا ذبح کے وقت گرما گرم خون لے کر بہق پر لگانا اس کے رنگ کو تبدیل کر دیتا ہے۔

انیسواں فائدہ: اسی باب میں پہلے گذر چکا ہے کہ انگور خشک آرد باقلا اور زیرہ کے ساتھ پیس کر ورم انثیین پر لگانا اس کو دور کرتا ہے اور کشنیز سبز کا عصارہ پینا عسر البول کو مفید ہے۔

بیسواں فائدہ: پہلے بیان ہو چکا ہے کہ بہی یا سیب ترش آٹے میں ملفوف کر کے بھوبل میں پکا کر کھانا۔ یا کشنیز خشک بریان کا کھانا یا بکری کا تھوڑا دودھ پینا یا بیضہ نیم برشت کھانا یہ سب انشاء اللہ اسہال کو نفع بخش میں اگرچہ اسہال دموی ہو اور کفتار کی چربی درد زانو کو نافع ہے۔

باب

خوف کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْہُ (۱۳:۹)

اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو۔

اور بعض نے اللہ تعالیٰ کے قول مرج البحرین کے متعلق بیان کیا کہ اس سے بحر خوف اور بحر رجا کے قلب مومن میں ملنے کی طرف اشارہ ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص جو خدا کے خوف سے رویا ہوگا دوزخ میں ہرگز نہیں جائے گا یہاں تک کہ تھن میں دودھ لوٹ آئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گنہگار کے آنسو خدا کا غضب ٹھنڈا کر دیتے ہیں بروایت حضرت ابن عباس وابی ہریرہ رضی اللہ عنہم مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوف خدا سے جس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے تو میزان میں اس کے آنسوؤں کا ایک ایک قطرہ احد کے پہاڑ کے برابر وزن رکھے گا اور اس کو ہر ہر قطرہ کے عوض جنت میں چشمہ عنایت ہوگا جس کے دونوں کناروں پر شہر اور محل ہوں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا ہوگا اگر کہا جائے کہ رونے کو تو ابلیس لعنۃ اللہ بھی رویا تھا اس کو رونے سے کیا فائدہ پہنچا حالانکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گنہگار کے آنسو خدا کا غصہ ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ آپ نے گنہگار کے آنسوؤں کی نسبت فرمایا ہے کافر کے آنسو کے متعلق نہیں کیونکہ گناہ زہر ہے اور آنسو اس کا تریاق ہے۔

حکایت: خدا نے ایک جانور پیدا کیا ہے وہ سانپ کے بل پر جاتا ہے اور اس کو خود نکال کر کھا لیتا ہے پھر زہر کی وجہ سے اسے تکلیف ہوتی ہے اور رونے لگتا ہے آنسو کے

نکلنے سے اس کو شفا حاصل ہو جاتی ہے اور وہ جم کر تریاق خالص بن جاتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی ایماندار ایسا نہیں جس کی آنکھ سے خدا کے خوف سے آنسو نکلا ہو اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہو پھر اس کے چہرے پر ذرا سا لگ گیا ہو اور پھر بھی خدا دوزخ کو اس پر حرام نہ کر دے اس کو ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

لطیفہ: بعض نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک خوبصورت جوان کو خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا تو کون ہے وہ بولا میں تقویٰ ہوں پھر میں نے پوچھا تو رہتا کہاں ہے اس نے جواب دیا ہر غمگین گریاں دل میں اور میں نے ایک کالی عورت کو دیکھا اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے جواب دیا میں ہنسی ہوں میں نے اس سے پوچھا تو کہاں رہتی ہے اس نے جواب دیا ہر خوش و خرم کے دل میں۔ حدیث میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے اچھے لوگوں میں سے ایک گروہ کے لوگ ہیں جو خدا کی وسعت رحمت کی وجہ سے ظاہر میں ہنستے ہیں اور خدا کے عذاب کے خوف سے پوشیدگی میں روتے ہیں ان کے بدن زمین میں ہیں اور ان کے دل آسمان میں ہیں ان کی روحیں دنیا میں ہیں اور ان کی عقلیں آخرت میں ہیں سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہیں اور وسیلہ سے قرب حاصل کرتے ہیں۔

مبتلائے غم کو بشارت

فائدہ: بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب بندہ کے گناہ کثیر ہو جاتے ہیں اور کوئی ایسی شئے نہیں ہوتی جو ان کا کفارہ بن جائے تو خدا اس کو غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔ کسی شخص نے خواب دیکھا اس سے پوچھا گیا کہ تو نے کیا دیکھا اس نے جواب دیا کہ میں نے غمزدہ لوگوں کے مرتبہ سے بلند تر کسی کا مرتبہ نہیں دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر غمزدہ دل سے محبت رکھتا ہے بعض کا بیان ہے کہ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ غمگین نہ ہوجیئے اور یہ نہیں کہا کہ

آپ خوف نہ کیجئے اور گھبرایئے نہیں کیونکہ ایمانداروں کو تو خوف ہوتا ہی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے غمگین مت ہو خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا اور ان پر غمگین نہ ہو جیسے (حضرت یعقوب علیہ السلام کے) اور ان کی دونوں آنکھیں غم کی وجہ سے سپید پڑ گئیں اور گھبراہٹ تو کافر کو ہوتی ہے خوف اور غم میں یہ فرق ہے کہ خوف ایسی شئے سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہیں ہوئی اور غم اس شئے سے ہوتا ہے جس کا وقوع ہو چکا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں اس کا بیان آگے آتا ہے۔ میں نے کتاب نزہۃ الناظرین میں دیکھا ہے بعض کا قول ہے کہ ایمان دار کے اعمال نامہ میں اکثر نیکیاں غم کی بدولت ہوں گی اور ہر شئے کی زکوٰۃ ہے اور عقل کی زکوٰۃ غم کی درازی ہے اور خدا جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کے دل میں نوحہ گر کو قائم کر دیتا ہے اور جب کسی سے ناراض ہوتا ہے تو اس کے دل میں مزمار یعنی بانسری کو ٹھہرا دیتا ہے یعنی وہ خوشیاں مناتا ہے۔

فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص لا الہ الا اللّٰہ قبل کل شیء لا الہ الا اللّٰہ بعد کل شیء لا الہ الا اللّٰہ یبقی ربنا و یفنی کل شیء پڑھتا رہتا ہے وہ فکر و غم سے عافیت میں رہتا ہے اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور میں نے تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں اللہ تعالیٰ کے قول اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ (۵۳:۵۷تا۶۱)

کیا تم کو اس کلام یعنی کلام اللہ سے تعجب آتا ہے اور تم ہنستے ہو اور تم روتے نہیں ہو اور تم غافل ہو۔

کے متعلق دیکھا ہے کہ جب سے یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوائے مسکرانے کے کبھی ہنستے نہ تھے جب یہ بات اہل صفہ نے سنی وہ بہت روئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رو دیئے اور فرمایا جو خدا کے خوف سے روئے گا وہ جہنم میں نہ جائے گا اور گناہ پر اصرار کرنے والا جنت میں نہ جائے گا اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ذوالکفل نام کا عام شخص

گناہ سے پرہیز نہ کرتا تھا اس کے پاس ایک عورت آئی اس کو ساٹھ اشرافیاں اس شرط پر دیں کہ وہ صحبت کرنے دے جب اس کے پاس گیا تو وہ تھرا گئی اور رونے لگی اس نے پوچھا کیوں روتی ہے وہ بولی اس لئے کہ میں نے یہ فعل کبھی نہیں کیا ہے اور اب صرف حاجت نے مجھ کو اس پر آمادہ کیا ہے وہ بولا خوف خدا سے اگر تیری یہ حالت ہے تو میں اس سے زیادہ لائق ہوں جا جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے لے جا اور خدا کی قسم اب سے کبھی گناہ نہ کروں گا چنانچہ اسی شب اس کا انتقال ہو گیا صبح کو اس کے دروازہ پر لکھا تھا کہ خدا نے ذوالکفل کو بخش دیا۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ انبیاء کے متعلق اس کو بیان کیا ہے اگرچہ جمہور کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ (ممکن ہے ایک نبی کے نام کی وجہ سے یہ خیال گزرا ہو) قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کعب احبار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک کافر بادشاہ تھا اس کے پاس کسی مرد کا گزر ہوا وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں اس شہر سے ہرگز باہر نہ جاؤں گا جب تک بادشاہ کو اسلام لانے کے لئے نہ کہہ لوں گا چنانچہ بادشاہ سے اسلام لانے کے لئے کہا بادشاہ نے جواب دیا اگر میں اسلام لے آؤں تو خدا کے پاس مجھے کیا ملے گا اس نے کہا جنت بادشاہ نے کہا اس کا ضامن کون ہوگا وہ بولا میں اس پر بادشاہ مسلمان ہو گیا جب اس کا انتقال ہوا اس کی قبر سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جس میں سبز رنگ کا رقعہ تھا اور اس میں بخط نور لکھا تھا کہ یقیناً خدا نے مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل فرمایا اور میں فلاں کی ذمہ داری میں تھا اس پر لوگ اس کے پاس دوڑے آئے اور مسلمان ہو گئے اور وہ سب کا ذمہ دار بن گیا۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس شخص کا نام ذوالکفل رکھا گیا۔

حکایت: امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب زہر الریاض میں بیان کیا ہے قیامت کے روز ایک بہت گنہگار بندہ لایا جائے گا اور اس کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا۔ اس کی آنکھ کا ایک بال عرض کرے گا اے ربّ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے نبی ہیں انہوں نے کہا تھا جو خوف خدا سے روئے گا خدا اس کا بدن دوزخ پر حرام کر دے گا ایک روز اس شخص کی آنکھ آپ کے خوف سے ڈبڈبا آئی تھی اور آپ کو سب سے زیادہ معلوم ہے پس اس کا آنسو مجھے بھی لگ گیا تھا جس کو آپ بھی خوب جانتے ہیں اگر

آپ ایسے عذاب دیں تو اس کی پلک سے مجھے اکھاڑ ڈالیئے ارشاد ہوگا تو اس کی بخشش کیوں نہیں چاہتا وہ کہے گا مجھے اے رب! آپ کا خوف اور ڈر ہوا پس خدا اس کو بخش دے گا اور جبرائیل علیہ السلام منادی کر دیں گے سن لو کہ فلاں کی ایک بال کی وجہ سے نجات ہوئی اور میں نے تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں سورہ نجم کے متعلق دیکھا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ایک شخص آپ کے پاس رو رہا تھا اس نے پوچھا یہ کون ہیں آپ نے فرمایا جبرائیل پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہم سوائے رونے کے بنی آدم کے تمام اعمال دیکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک ایک آنسو سے آگ کے دریا کے دریا بجھا دیتا ہے میں نے ترغیب وترہیب میں بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خطبہ پڑھا آپ کے سامنے ایک شخص رونے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آج تمہارے تمام ایمان دار موجود ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہوتے تو اس شخص کے رونے کی بدولت ان کی بخشش ہو جاتی اور یہ اس لئے کہ فرشتے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ جو لوگ نہیں روئے ہیں ان کے بارے میں رونے والوں کی شفاعت قبول فرما لیجئے اور ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کسی دل سے خوف دور ہوا نہیں کہ وہ خراب ہوا نہیں یعنی جب دل سے خوف دور ہو جاتا ہے تو وہ تباہی میں پڑ جاتا ہے۔ فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے جو ڈرتا ہے ہر بھلائی پر اس کا ڈر اس کا رہنما بن جاتا ہے اور بیان کیا ہے کہ جب تجھ سے کوئی پوچھے کیا تم ڈرتے ہو (یعنی خدا سے) تو خاموش رہو کیونکہ اگر کہو گے ہاں تو جھوٹ ہوگا اور اگر کہو گے نہیں تو کفر ہو جائے گا۔

لطیفہ: حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چار عارف آئے انہوں نے ان کے سامنے ایک پیالہ شہد پیش کیا جس میں ایک بال پڑا ہوا تھا پہلے نے کہا عقل پیالہ سے زیادہ صاف ہے اور علم شہد سے زیادہ شیریں ہے اور صدق بال سے زیادہ باریک ہے۔ دوسرے نے کہا جنت پیالہ سے زیادہ صاف ہے اس کی نعمتیں شہد سے زیادہ شیریں ہیں اور پل صراط بال سے زیادہ باریک ہے۔ تیسرے نے کہا ایماندار کا دل پیالہ سے

زیادہ صاف ہے اور کلام اللہ شہد سے زیادہ شیریں ہے اور حق بال سے زیادہ باریک ہے۔ چوتھے نے کہا اسلام پیالہ سے زیادہ صاف ہے گوشۂ طاعت شہد سے زیادہ شیریں ہے پرہیز گاری بال سے زیادہ باریک ہے اور بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ معرفت پیالہ سے زیادہ صاف ہے اور خدا کی محبت شہد سے زیادہ شیریں ہے اور اس کا خوف بال سے زیادہ باریک ہے اور حضرت شعیب علیہ السلام یہاں تک روئے کہ بینائی جاتی رہی پھر خدا نے ان کو بینائی عطا فرمائی پھر اس قدر روئے کہ ان کی بینائی جاتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی حالانکہ خدا کو سب سے زیادہ معلوم ہے کہ اگر آپ کا رونا دوزخ کے خوف سے ہو تو میں آپ کو اس سے امن دیتا ہوں اور اگر آپ کا رونا جنت کے شوق میں ہو تو میں جنت تو آپ کے لئے واجب کئے دیتا ہوں انہوں نے عرض کیا اے میرے ربّ نہ میں اس کی وجہ سے روتا ہوں نہ اس کی وجہ سے بلکہ میں تو صرف آپ کے شوق میں روتا ہوں خدا نے وحی بھیجی کہ اچھا تو پھر روئیے کیونکہ اس بیماری کا تو سوائے رونے کے کوئی علاج ہی نہیں۔

موعظت: حضرت اسرافیل علیہ السلام نے لوح محفوظ میں دیکھا کہ ایک بندہ خدا کی اسی ہزار برس تک عبادت کرتا ہے پھر خدا اس کی عبادت کو رد کر دیتا ہے اور اس کو ملعون بنا دیتا ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام اس خوف سے رو دیئے کہ کہیں وہ بندہ میں ہی نہ ہوں فرشتوں نے ان سے رونے کی وجہ دریافت کی انہوں نے جو کچھ دیکھا تھا بیان کر دیا اس پر تمام فرشتے رو پڑے ہر ایک اس خوف سے کہ کہیں میں ہی وہ بندہ نہ ہوں پھر سب کہنے لگے آؤ عزرائیل علیہ السلام کے پاس چلیں کیونکہ وہ مستجاب الدعوات ہے تاکہ وہ ہمارے لئے دعا کرے چنانچہ اس کے پاس گئے اور اس سے ماجرا بیان کیا انہوں نے عرض کیا: اے اللہ! ان پر غضب ناک نہ ہوں۔ انہوں نے ان سب کے لئے تو دعا مانگی اور اپنے نفس کو بھول گئے کیونکہ اس نے یوں دعا نہ کی تھی کہ کہ اے اللہ ہم سب پر غضب نہ کیجئے اور بعض کا قول ہے کہ ابلیس نے جنت کے دروازہ پر دیکھا تھا کہ خدا کا ایک مقرب بندہ اس کو ایک حکم ہوتا ہے اور وہ بجا نہیں لاتا ابلیس نے کہا اے ربّ مجھے حکم ہو تو میں اس

پر لعنت کروں چنانچہ ہزار برس تک خود ہی اپنے اوپر لعنت کرتا رہا پہلے آسمان پر اس کا نام عابد تھا دوسرے پر راکع تیسرے پر ساجد چوتھے پر خاشع پانچویں پر قانت چھٹے پر مجتہد ساتویں پر زاہد پھر اس کے بعد اس کا نام ابلیس تھا کیونکہ وہ خدا کی رحمت سے ناامید تھا۔ میں نے تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں سورہ رعد کے متعلق بروایت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے اگر خدا میں معافی رحمت اور درگزر کرنے کی صفت نہ ہوتی تو کسی کو عیش گوارا نہ ہوتا اور اگر اس میں عقاب وعید اور عذاب دینے کی صفت نہ ہوتی تو سب اسی بات پر بھروسہ کر بیٹھتے اور نیکی کی طرف راغب نہ ہوتے۔

حکایت: ابلیس نے کہا اے رب آپ نے مجھے آدم کی وجہ سے جنت سے نکال دیا ہے اور یقینی بات ہے کہ بغیر آپ کے مسلط کیے ہوئے میرا ان پر قابو نہیں چل سکتا ارشاد ہوا اچھا تجھ کو ان پر مسلط کر دیا ابلیس نے کہا ذرا اور زیادہ اختیار دیجئے ارشاد ہو کہ اپنے سوار اور پیادے لے کر ان کو پکار پس جینے سوار اور پیادے گناہ میں ہوتے ہیں سب ابلیس کے سوار اور پیادے ہیں اور ارشاد ہوا ان کے مالوں میں شریک ہو جا یعنی ان سے گناہ میں خرچ کرالے اور ان کی اولاد میں شریک ہو جا یعنی صحبت کے وقت بسم اللہ نہ کہنے کی صورت میں اور بعض نے کہا وہ اولاد الزنا ہیں پھر ابلیس نے کہا اور اختیار دیجئے ارشاد ہوا کہ ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا کہ ویسے ہی تیرے یہاں پیدا نہ ہو پھر ابلیس نے کہا اور اختیار دیجئے ارشاد ہوا کہ ان کے سینے تیری قرارگاہ ہوں گے اور آدم نے کہا اے رب آپ نے مجھ پر ابلیس کو مسلط فرما دیا میں آپ کی مدد کے بغیر اس سے بچ نہیں سکتا ارشاد ہوا کہ آپ کو کوئی اولاد نہ پیدا ہوگی جس کی حفاظت کے لئے میں محافظ نہ مقرر کروں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اور کچھ عنایت فرمایئے ارشاد ہوا ایک نیکی کا دس گنا ثواب ملے گا۔ پھر انہوں نے کہا اور کچھ عنایت فرمایئے ارشاد ہوا جب تک ان کے بدن میں جان رہے گی میں ان سے توبہ کو نہ چھینوں گا۔ انہوں نے کہا اور کچھ عنایت فرمایئے ارشاد ہوا میں انہیں بخش دوں گا اور کچھ پروا نہ کروں گا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا بس بس مجھے کافی ہے۔ پھر ابلیس نے کہا اے رب آپ نے بنی آدم میں رسول بنائے ہیں اور ان پر کتابیں نازل

فرمائی ہیں میرے رسول کون ہیں اور میری کتاب کیا ہے ارشاد ہوا کاہن لوگ تیرے پیغام بر ہیں اور گودنا تیری کتاب ہے۔ پھر اس نے پوچھا میری حدیث کیا ہے ارشاد ہوا جھوٹ پھر اس نے پوچھا میرا قرآن کیا ہے ارشاد ہوا شعر۔ پھر اس نے پوچھا میرا موذن کون ہے ارشاد ہوا باجا۔ اس نے پوچھا میری مسجد کیا ہے ارشاد ہوا بازار اس نے پوچھا میرا گھر کون ہے ارشاد ہوا حمام اس نے پوچھا میرا کھانا کیا ہے ارشاد ہوا وہ شئے جس پر خدا کا نام نہ لیا جائے۔ اس نے پوچھا میرے پینے کی کیا شئے ہے ارشاد ہوا منشئی چیزیں اور ایک روایت میں ہے اس نے پوچھا میرا شکار کیا ہے ارشاد ہوا تیرا شکار اور جال عورتیں ہیں۔

مواعظ

پہلی موعظت: بروایت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابلیس سے پوچھا تیرا ہم خواب کون ہے؟ اس نے کہا جو نشے میں ہو اور پوچھا: تیرا ہم نشین کون ہے؟ اس نے کہا: جو شخص نماز کو وقت سے مؤخر کر دیتا ہے اور پوچھا تیرا مہمان کون ہے اس نے کہا چور پوچھا تیرا انیس کون ہے اس نے کہا شاعر پوچھا تیرا رسول کون ہے۔ اس نے کہا کاہن اور ساحر اور پوچھا تیرا قرۃ العین کون ہے اس نے کہا جو طلاق کی قسم کھائے اگرچہ سچا ہی ہو اور پوچھا تیرا حبیب کون ہے اس نے کہا بے نمازی پوچھا تجھے سب سے زیادہ عزیز آدمی کون ہے۔ اس نے کہا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو برا کہتا ہو۔

دوسری موعظت: طلاق کی زیادہ قسم کھانے میں قسم ٹوٹنے کا خوف ہے پس بچہ زنا سے پیدا ہوگا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جنت میں ولد الزنا کی اولاد نہ جائے گی اس کو منتخب میں ذکر کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سات پشت تک یوں ہی شمار کیا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جب ولد الزنا کی کثرت ہو جاتی ہے تو بارش کا قحط پڑتا ہے۔ حضرت مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ ولد الزنا کی سزا ہے تو خیال کر زنا کار کا کیا حال ہوگا۔

تیسری موعظت: اگر کسی عورت سے اس کو اجنبی سمجھ کر صحبت کرے پھر وہ اس کی

بی بی نکلی تب بھی زانی کی طرح گنہگار ہوگا اور اس کو تعزیر کی جائے گی اور بعض علماء کے نزدیک بچہ اس کا نہ قرار پائے گا اور بغوی کے نزدیک بچہ اسی کا ہوگا اور یہی درست ہے اور زانی اپنے لڑکے کی میراث نہیں پا سکتا نہ ایسا لڑکا اپنے باپ کی جس کے نطفہ زنا سے وہ پیدا ہوا ہے۔

فائدہ: طلاق کبھی واجب ہو جاتی ہے جیسے کہ اس صورت میں جب کسی نے اپنی بی بی سے مطلقاً صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی یا چار ماہ سے زیادہ کی قسم کھائی ہو اور یہ مدت گزر جائے تو اس پر واجب ہے کہ یا تو صحبت کر کے رجوع کرے یا طلاق دے دے اگر وہ صحبت کرنے سے انکار کرتا ہے تو قاضی اس کو طلاق دے دے اس طرح سے کہ میں نے فلاں کی طرف سے فلاں عورت پر طلاق واقع کر دی اور صرف حشفہ کے غائب ہو جانے سے بھی صحبت ہو جاتی ہے اور اس وقت بھی طلاق واجب ہوتی ہے کہ جب زوج اور زوجہ میں مخالفت ہو اور دونوں کے سر پنچ طلاق کو مناسب سمجھیں اگرچہ عورت حائضہ ہی ہو کیونکہ ایسی حالت میں قطع خصومت کی غرض سے طلاق واقع کرنا منع نہیں اور اس کی جانب سے طلاق واقع کرنے میں قاضی بھی اسی کے مثل ہے اس لئے منع نہ ہوگا کبھی طلاق مستحب ہوتی ہے جیسے کوئی دشمنی کی وجہ سے اس کے حق ادا کرنے میں کوتاہی کرنے لگے یا عورت پارسا نہ ہو یا اس سے محبت نہ رکھتی ہو اور کبھی طلاق مکروہ ہوتی ہے مثلاً جب عورت نیک بخت ہو کبھی حرام ہوتی ہے جیسے کہ جب اس کی باری میں اس کے پاس سونے کے قبل اسے طلاق دے یا حالت حیض میں بلا عوض طلاق دے اگرچہ وہ راضی ہو صحیح قول کے موافق کیونکہ حائضہ کو طلاق دینا حرام ہے سوائے چند صورتوں کے ایک یہ کہ عورت حاملہ ہو اور بعض نے کہا ہے کہ حاملہ کو حیض آتا ہے اور یہ صحیح ہے یا بالعوض اسے طلاق دے یا قبل صحبت کرنے کے طلاق دے یا طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا تھا اور وہ شرط حالت حیض میں پائی گئی اور اس بارہ میں نفاس بھی حیض کے مانند ہے۔

لطیفہ: حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے جس سے انہیں محبت تھی نکاح کیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طلاق دینے کا حکم دیا انہوں نے طلاق دے

دی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنی بی بی کی محبت میں اشعار ذیل پڑھتے سنا۔

قلم ارمثلی طلق الیوم مثلها

ولا مثلها فی غیر جرم مطلق

میں نے اپنا ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اس کی ایسی عورت کو طلاق دے دی ہو اور نہ اس بیچاری کی طرح کسی کو بے گناہ طلاق ملی ہو گی۔

لها خلق رجل وحلم ومنصب

وخلق سوی فی الحیوة ومصدق

وہ پسندیدہ خلق، صاحبِ حلم وصاحبِ مرتبہ، زندگی میں خوبرو اور راست باز ہے۔

تو انہوں نے رجوع کر لینے کا حکم دیا جب ان کا انتقال ہو گیا تو پھر اس نیک عورت سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا اس نیک بی بی نے اسی شب کو مسجد جانے کی اجازت چاہی انہوں نے اجازت دے دی چنانچہ وہ نیک عورت مسجد کو چلی پھر آپ آگے جا کر اندھیرے مقام میں پہنچے اور اس نیک عورت پر ہاتھ رکھ دیا وہ لوٹ آئی آپ اس سے پہلے گھر پہنچے جب وہ آئی تو اس سے لوٹ آنے کا سبب پوچھا وہ بولی ہم پہلے جایا کرتے تھے اور وہ لوگ انسان تھے اب آج کل انسانیت جاتی رہی باب برالولدین میں پہلے گزر چکا ہے کہ اگر ماں عورت کو طلاق دینے کا اپنے بیٹے کو حکم دے تو سوائے دو مسئلوں کے اس کا حکم ماننا مستحب ہے۔

حکایت: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میری خادمہ ایک لونڈی تھی ایک شب میں بیدار ہوئی اور میں نے پانی ڈھونڈھا کوزہ میں مجھے پانی نہ ملا میں نے لونڈی سے اس کا سبب پوچھا کہنے لگی میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ قیامت قائم ہے اور اپنے باپ کو دیکھا کہ شدت تشنگی سے فریاد کر رہا ہے اس نے مجھ سے پانی مانگا میں کوزہ کے پاس گئی اور اس میں سے ایک گھونٹ اسے دے دیا اتنے میں میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے یہ کون ہے جو شراب خور کو پانی پلاتا ہے اس کے ہاتھ شل ہو جائیں میری آنکھ جو کھلی تو دیکھتی ہوں کہ میرے دونوں ہاتھ سوکھ کر رہ گئے ہیں۔ بروایت حضرت ابن عمر رضی

اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے جو شراب پیتا ہے چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر توبہ کر لیتا ہے تو خدا اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور اگر اس نے دوبارہ پی تو چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر اس نے پھر توبہ کر لی تو خدا اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اگر وہ پھر پیتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو خدا اس کی توبہ قبول نہیں فرماتا (یعنی گناہ کی نحوست کا اثر یہ ہوتا ہے کہ سچے دل سے توبہ کرتا ہی نہیں ہے جو قابل قبول ہو) اس کو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے یہ صحیح الاسناد ہے و نیز بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا شراب پر اس کے پینے والے پر پلانے والے پر حاضر ہونے والے اس کے خریدنے والے وفروخت کرنے والے نچوڑنے والے نچڑوانے والے اس کے اٹھانے والے اور جس کے لئے اٹھا کر لے جائے' پر لعنت کرتا ہے۔

حکایت: روض الافکار میں مذکور ہے کسی مرد صالح کا بیان ہے میں نے چاندنی رات میں دس آدمیوں کو شراب پیتے دیکھا وہ جب جامع مسجد کے قریب پہنچے تو کہنے لگے آؤ نماز پڑھتے چلیں چنانچہ ان میں سے ایک آگے بڑھا اور اپنی بائیں طرف والوں سے کہنے لگا برابر ہو جاؤ خدا تم پر رحمت نہ کرے اور داہنی طرف والوں سے کہنے لگا برابر ہو جاؤ خدا تم سے راضی نہ ہو پھر نماز کی نیت باندھی اور الٹی سیدھی سورۂ فاتحہ پڑھی پھر یہ آیت پڑھی:

قل ارءیتم ان اھلکنی اللّٰہ ومن معی (۲۸:۶۷)

کہہ دیجئے بتاؤ اگر خدا مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے۔

اور کہنے لگا فلقد رایت الارض مساخت بھم حتی یبق لھم اثر

میں نے دیکھا زمین دھنس گئی یہاں تک کہ ان کا نشان باقی نہ رہا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو شراب خور ہو اس سے نکاح نہ کرو اگر بیمار پڑے تو اس کی عیادت نہ کرو سوائے اس شخص کے جو توریت انجیل اور قرآن میں ملعون ہے کوئی شراب نہیں پیتا جو شخص شراب خور کی حاجت روائی کرتا ہے وہ اسلام کے منہدم کرنے میں مدد کرتا ہے جو اس کو ایک لقمہ کھلائے گا خدا اس پر سانپ اور بچھو کو مسلط

کرے گا اور جو اس سے ہم نشینی رکھے گا قیامت کے روز خدا اس کو اندھا اٹھائے گا کہ اس کی کوئی حجت نہ ہوگی۔

فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو باوجود قدرت کے شراب کا تارک رہتا ہے میں اس کو حظیرۃ القدس سے سیراب کروں گا اور جو باوجودِ قدرت کے ریشمی لباس کا تارک رہتا ہے میں اس کو حظیرۃ القدس میں پہناؤں گا اس کو بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اسناد حسن سے روایت کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کو یہ بات مسرت بخش ہو کہ خدا اس کو آخرت میں شراب پلائے تو چاہئے کہ دنیا میں اس کا تارک بنا رہے اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

موعظت: میں نے مدخل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ جب بندہ نشہ آور شراب کے شبہ میں پانی پیتا ہے تو وہ بھی اس پر حرام ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شراب پیئے گا خدا اس کو جہنم کا گرم پانی پلائے گا اس کو بزار نے روایت کیا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے اپنی عزت کی قسم فرمائی ہے کہ میرے بندوں میں سے کوئی بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی نہ پیے گا جس کو میں بجائے اس کے جہنم کا آب گرم نہ پلاؤں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جب جام کا دور چلتا ہے تو فرشتے ان کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں اور ان کے شیاطین آ کر موجود ہو جاتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمیشہ شراب پینے والا جب مرے گا تو خدا سے بت پرستوں کی طرح ملے گا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شراب سے بچتے رہو کیونکہ وہ ہر شر کی کنجی ہے اس کو حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ: جو شخص شراب کے نشہ میں ہو اس پر قصاص اور قضا نماز واجب ہے اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے اس کی بیع اور نکاح اور اس کے تمام قولی و فعلی تصرفات خواہ اس کے لئے نافع ہوں یا مضر سب صحیح ہیں یہ اس وقت ہے جب اس کی حرمت کو جان بوجھ کر بلا

ضرورت اپنے اختیار سے پی ہو اگر کسی کے گلے میں لقمہ پھنس گیا ہو اور سوائے شراب کے کوئی شئے دستیاب نہ ہو تو ایسی اذیت ناک حالت میں شراب کے ذریعہ سے لقمہ کا گلے سے اتار لینا واجب ہے یا دوا کے طور پر دوسری چیز کے ساتھ ملا کر پی لی ہو اور شراب خالص سے دوا کرنے کے سوا اور طور پر دوا کرنے میں حرمت حد واجب نہ ہوگی جیسا کہ اس کو روضہ میں بیان کیا ہے اور اس کی اصل یہ ہے جو منہاج میں مذکور ہے کہ حر کی حد چالیس اور غلام کی بیس کوڑے ہے اور اگر امام کی رائے میں اسی تک پہنچانا ہو تو جائز ہے اور زیادتی تعزیر ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شرابی کو تہمت لگانے والے کی بہ نسبت سختی سے مارنا چاہیے۔

حکایت: ایک شخص نے حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا میں نے شراب پی تھی مجھے معلوم نہیں کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دی یا نہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تیری بی بی تیری بی بی ہی رہے گی جب تک اس کی طلاق نہ تحقق ہو جائے پھر اس نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: انہوں نے فرمایا: اس سے رجعت کر لے اگر تو نے طلاق دی ہوگی تو رجعت ہو جائے گی اور نہ دی ہوگی تو تیرا کوئی ضرر نہیں پھر اس نے شریک بن ابی عزہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا انہوں نے کہا اس کو طلاق دے کر رجعت کرے پھر اس نے حضرت زفر سے پوچھا انہوں نے کہا حق امام ابوحنیفہ ہی کا قول ہے اور کہا میں تجھے ایک مثال بتلاتا ہوں ایک شخص کا کپڑا نجاست پر سے گزرا اور اس کو نہیں معلوم کہ اس میں نجاست لگی یا نہیں تو اس کا کپڑا طاہر رہے گا۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے غسل کا حکم دیا تو انہوں نے اس کی طہارت اور بڑھا دی اور شریک نے حکم دیا کہ اس پر پیشاب کر کے دھو ڈال۔

حکایت: حضرت آدم علیہ السلام نے انگور کا درخت لگایا ابلیس لعنۃ اللہ نے اس پر مور کو ذبح کیا جب اس میں پتے نکلے تو اس پر بندر کو ذبح کیا وہ بار آور ہوا تو اس پر شیر کو ذبح کیا اور جب اس کے پھل انتہا کو پہنچے تو اس پر خنزیر کو ذبح کیا اسی وجہ سے شراب پینے والے کا رنگ پہلے مور کی طرح ہوتا ہے پھر جب نشہ کی آمد آمد ہونے لگتی ہے تو بندر کی

طرح تالیاں بجانے اور کھیل کود کی سوجھتی ہے اور جب نشہ غالب ہوتا ہے تو شیر کی طرح اسے غصہ آتا ہے پھر سور کی طرح پڑ کر سو رہتا ہے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے انگور کا درخت لگایا وہ خشک ہو گیا ان پر یہ بات شاق گزری ابلیس نے ان سے کہا کہ میں آپ کے لئے اس کی غور و پرداخت کروں گا چنانچہ اس نے اس پر شیر' ریچھ' چیتے' نیولے' کتے' لومڑی اور مرغ کو ذبح کیا تو وہ پھر سبز ہو گیا اسی وجہ سے شراب پینے والا شیر کی طرح شجاع اور ریچھ کی طرح قوی اور چیتے کی طرح غضبناک اور نیولے کی طرح حدت کرنے والا اور لومڑی کی طرح چاپلوسی کرنے والا اور مرغ کی طرح چیخنے والا ہوتا ہے پس حضرت نوح علیہ السلام پر شراب حرام ہو گئی۔ حضرت نوح علیہ السلام کا اسم مبارک عبدالجبار تھا اور بعض نے کہا ہے کہ آپ کا نام مسکن تھا کیونکہ بعد حضرت آدم علیہ السلام کے لوگوں کو آپ سے سکون حاصل ہوا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ آپ کا نام یشکر تھا اور چونکہ آپ اپنی امت کے گناہوں کی وجہ سے نوحہ یعنی گریہ وزاری کیا کرتے تھے اس لئے حضرت نوح نام پڑ گیا۔ بقراط حکیم کا قول ہے کہ شراب سے دماغ' معدہ' ذہن کو نہایت شدید مضرت پہنچتی ہے اور جو شراب کی کثرت کرتا ہے وہ خوفناک امراض سے امن میں نہیں رہتا اور شراب خوری کی کثرت صرع' فالج' کم عقلی پیدا کرتی ہے اور مرگ ناگہانی کا باعث ہوتی ہے اور اس کے نہار منہ پینے میں ضرر عظیم ہے اور کھانے کے بعد گرم مزاج والے کو ضرر پہنچتا ہے۔

موعظت: حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور سستی پیدا کرنے والی شئے سے منع فرمایا ہے نزہۃ النفوس والافکار میں مذکور ہے کہ جب بھنگ معدہ میں پہنچتی ہے تو اس سے ایک ایسا خراب قسم کا بخار اٹھتا ہے جو نور عقل کو چھپا لیتا ہے پھر رگوں میں ہو کر بدن کے اوپر کے حصہ کی طرف جاتا ہے یہاں تک کہ دونوں آنکھوں میں پہنچتا ہے آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور اس کا پینے والا کشادگی سے نکل کر تنگی میں جا پھنستا ہے تمام دوست اور احباب پر گراں گزرنے لگتا ہے شجاعت کے بعد اسے ذلت نصیب ہوتی ہے اور صحت کے بعد

بیماری جھیلتا ہے اور عبادت سے باز رہتا ہے اور سیادت کے درجہ سے گر جاتا ہے اور کسی نے اس کی مذمت میں کیا خوب کہا ہے۔

مالالحشیشة فضل عند ا کلها
لکنه غیر مهدی الی رشده

ایک بھنگ کے کھانے والے کو اسے کچھ فضیلت نہیں حاصل ہوتی بلکہ وہ ہدایت سے بھٹکا ہوا ہوتا ہے۔

صفراء فی وجه خضراء فی فمه
حمراه فی عینه سوداء فی کبده

حالت یہ ہوتی ہے کہ چہرے پر زردی چھائی ہے منہ سبز ہو کر رہ گیا ہے آنکھوں میں سرخی موجود ہے اور جگر میں سودا بھرا ہے۔

حکایت: ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں سفر میں تھا میں نے دیکھا کہ ایک غار سے پانی نکل رہا ہے جس کا رنگ بدلا ہوا ہے میں اس کے اندر گیا تو ابلیس کو روتا پایا میں نے پوچھا کیوں روتا ہے وہ بولا میرے سوا کیا کسی اور کو بھی رونا سزاوار ہے میں مقربین میں سے تھا اور اب مردود ہو گیا ہوں میں نے پوچھا تو نے خدا کی نافرمانی کیسے کی اس نے کہا مجھے حکم کرنے میں خدا کی عنایت شامل نہ تھی پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے قول وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ○ (۳۹:۴۷) پڑھی اور ابلیس لعنہ اللہ یہ اشعار پڑھنے لگا۔

ولی کبد مقروحة من یبعینی
بها کبد لیست بذات قروح

میرا جگر گھائل ہے اس کے عوض میں میرے ہاتھ کون ایسے جگر فروخت کرتا ہے جس میں زخم نہ ہوں۔

اباها علی الناس ان یشترونها
ومن یشتری ذاعلة بصحیح

لوگوں نے اس کی خریداری سے انکار کیا اور بھلا صحیح وسلم کے عوض مریض کا کون خریدار بنتا ہے۔

حکایت: ایک بار کا ذکر ہے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے ابلیس کو کسی وادی میں روتے دیکھا اور اس سے رونے کا سبب پوچھا وہ بولا جس نے زمانہ دراز تک اپنے ربّ کی عبادت کی ہو اور پھر اس کی عبادت رائگاں ہوگئی ہو وہ کیسے نہ روئے انہوں نے کہا خلق کو بہکانے سے باز آ وہ بولا: اے یحییٰ! اگر میں ان کو گمراہ کرتا ہوں تو بتلایئے مجھے کس نے گمراہ کیا انہوں نے کہا پھر اپنے ربّ کی طرف رجوع ہو جا اس نے کہا اچھا تو پھر آپ ہی خدا سے میری سفارش کر دیجئے اس پر یحییٰ علیہ السلام اپنی محراب میں گریہ وزاری کر کے کہنے لگے اے اللہ آپ کو مردود کا قصہ معلوم ہے اب وہ صلح کے دروازہ پر ایستادہ ہے کیا اس کی کوئی راہ ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا خدا نے آپ کو سلام کہا ہے اور ارشاد فرمایا ہے آپ اپنے کام میں مصروف ہوں ورنہ جو معاملہ اس کے ساتھ میں نے کیا ہے آپ کے ساتھ بھی کروں گا۔ پھر کسی روز اس کو روتا دیکھا اس سے سبب پوچھا تو کہنے لگا میں لاکھ برس تک دروازہ پر کھڑا رہا جواب آیا تیرے لئے کوئی راہ نہیں تجھ سے توفیق دور ہوگئی ہے۔ یحییٰ علیہ السلام نے کہا۔ اے ربّ آپ نے اس کی صلح کی درخواست قبول کیوں نہ فرمائی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ منافقانہ روتا ہے موافقت کے لئے نہیں روتا اس سے کہیے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرے انہوں نے یہ خبر اس کو دی وہ ہنسا اور کہنے لگا میں نے زندگی میں تو انہیں سجدہ کیا نہیں پھر بھلا مرنے کے بعد کیسے سجدہ کر سکتا ہوں۔

مسئلہ: ابلیس نے چار طرح سے کفر کیا اوّل تو اس نے خدائے سبحانہ تعالیٰ کی جانب ظلم کو منسوب کیا چنانچہ اس نے کہا میں آدمی سے بہتر ہوں آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور ان کو خاک سے۔ دوم یہ کہ اس نے ایک نبی کی تحقیر کی اور جو نبی کی تحقیر کرتا ہے وہ کافر ہوتا ہے۔ سوم یہ کہ اس نے اجماع کی مخالفت کی اور جو اجماع کے خلاف کرتا ہے وہ کافر ہوتا ہے چوتھے یہ کہ اس نے باوجود نص موجود ہونے کے قیاس کیا کیونکہ تصریحاً اسے

سجدہ کا حکم ہوا تھا اور باوجود نص کے قیاس کرنا کفر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے اوّل قیاس کرنے والا اور خطا کرنے والا ابلیس ہے چونکہ اس نے کہا تھا کہ آگ خاک سے بہتر ہے حالانکہ خاک آگ سے چار اعتبار سے بہتر ہے اوّل یہ کہ خاک کے جوہر میں متانت، سکون ووقار، حلم، صبر، حیا، تواضع ہے اور یہی حضرت آدم علیہ السلام کو توبہ کی طرف داعی ہوا اور آگ کے جوہر میں تیزی، سبکی، بلندی اور اضطراب ہے اور یہی ابلیس کو ترک سجود تکبر اور توبہ نہ کرنے پر داعی ہوا دوم یہ کہ حدیث صاف کہہ رہی ہے کہ جنت کی مٹی مشک کی ہوگی اور جنت میں آگ نہیں ہے۔ سوم یہ کہ آگ سبب عذاب ہے اور مٹی سبب عذاب نہیں۔ چہارم یہ کہ مٹی آگ سے مستغنی ہے اور آگ کسی جگہ کی محتاج ہے اور اس کی جگہ مٹی ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے ایک وجہ وہ بھی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ مٹی مسجد اور طہور ہے اور آگ خوفناک اور باعث عذاب ہے۔

لطیفہ: حضرت آدم علیہ السلام خشکی اور تری میں روئے ان کے آنسو خشکی میں لونگ اور تری میں لؤلؤ و مرجان بن گئے کیونکہ وہ توبہ کے دروازہ سے اترے تھے اور حوا علیہ السلام خشکی اور تری میں روئیں خشکی میں ان کے آنسو مہندی اور تری میں موتی بن گئے۔ کیونکہ وہ رحمت کے دروازہ سے اتری تھیں اور سانپ خشکی اور تری میں رویا تھا خشکی میں اس کے آنسو بچھو اور تری میں کیکڑا یا مگرمچھ بن گئے کیونکہ وہ غضب کے دروازے سے اترا تھا اور مور خشکی اور تری میں رویا خشکی میں اس کے آنسو پسو اور تری میں جونک بن گئے کیونکہ وہ بھی غضب کے دروازے سے اترا تھا اور ابلیس خشکی اور تری میں رویا خشکی میں اس کا آنسو کانٹا اور تری میں گھڑیال بن گئے کیونکہ وہ لعنت کے دروازے سے اترا تھا ایک راوی کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے کہ اگر تمام دنیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کا رونا جمع کیا جائے تو حضرت نوح علیہ السلام کا رونا زیادہ ہوگا اگر تمام دنیا اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا رونا جمع کیا جائے تو حضرت آدم علیہ السلام کا رونا اس سے بھی زیادہ ہوگا۔

حکایت: اللہ تعالیٰ نے جب پشت حضرت آدم علیہ السلام سے مخلوق کو نکال کر

فرمایا کہ کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں اور سب نے کہا بے شک آپ ہمارے ربّ ہیں تو ان سب میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اوّل تھے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ تمام اطفال جنت میں جائیں گے۔ کلبی نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ اور طائف کے مابین پشت کو چھوا تھا اور سدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے آسمان دنیا میں جب کہ جنت سے اترے تھے ابن جریج کا بیان ہے کہ جو لوگ جنت کے لئے پیدا کئے گئے تھے وہ سپید نکلے تھے اور جو جہنم کے لئے پیدا کئے گئے تھے وہ سیاہ نکلے تھے۔ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے پھر ان سب کو ان کے سجدہ کا حکم ہوا ایک گروہ نے سجدہ کیا اور ایک گروہ نے نہیں کیا پھر سجدہ کرنے والے بھی دو جماعت پر منقسم ہو گئے ایک جماعت کو سجدہ سے خوشی ہوئی اور دوسری جماعت کو ندامت چنانچہ پہلی جماعت کے لوگ زندگی میں بھی مسلمان رہے اور اسی حالت میں مر گئے اور جس جماعت کو ندامت ہوئی تھی وہ زندگی میں گو مسلمان رہے لیکن اس پر ان کا انتقال نہ ہوا اور جنہوں نے سجدہ نہیں کیا تھا ان کے بھی دو حصہ ہو گئے ایک حصہ کے لوگ سجدہ نہ کرنے پر نادم ہوئے وہ لوگ کافر زندہ رہے اور مسلمان مرے اور جو نادم بھی نہ ہوئے تھے وہ زندگی میں کافر رہے اور اسی حالت میں مر گئے۔

عجیبہ: اہل کہف کی ہدایت کا یہ سبب ہوا کہ وہ لوگ اپنے بادشاہ دقیانوس کے سر کے پاس کھڑے ہوئے تھے اتنے میں پیچھے سے ایک بلی کودی اور وہ غافل تھا اس پر وہ ڈر گیا اور گھبرا اٹھا وہ لوگ کہنے لگے اگر یہ خدا ہوتا تو بلی سے نہ ڈرتا اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان واقعات کی خبر دی تا کہ کوئی ان خود ساختہ خداؤں کی نسبت یہ نہ اعتقاد کرے کہ وہ خدا ہیں۔

حکایت: ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی لونڈی نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں جہنم کی پشت پر پل صراط کو دیکھا پھر عبدالملک بن مروان لایا گیا وہ تھوڑی دور چل کر دوزخ میں جا گرا پھر اس کا بیٹا سلیمان لایا گیا وہ بھی تھوڑی دور چل کر دوزخ میں گر پڑا پھر پکار ہوئی کہ عمر بن عبدالعزیز کہاں ہے یہ سن کر ان

کو غش آ گیا اور گر پڑے اس پر ان کی لونڈی ان کے کان میں چلا چلا کر کہنے لگے ذرا سینے
تو یقیناً میں نے دیکھا کہ آپ کو نجات حاصل ہو گئی عنقریب ہم ان کی کچھ کرامت ذکر
کریں گے۔

حکایت: ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے روح الارواح میں بیان کیا ہے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے ایک خبر پہنچی ایک بار کہ دو بھائی آپس میں کچھ ذکر
کرنے لگے اسی میں ہر ایک نے اپنے بھائی سے اپنا اپنا گناہ بیان کیا چنانچہ ایک نے کہا
کہ ایک بار میں راستہ میں چلا جا رہا تھا کہ ایک غلہ کی بالی پڑی ہوئی مجھے نظر پڑی اور راستے
کے داہنے اور بائیں کھیت تھے میں نے ایک کھیت میں اٹھا کر ڈال دی اور شاید وہ دوسرے
کھیت کی تھی اس لئے مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھ سے اللہ تعالیٰ یہ نہ پوچھے کہ تو نے اس کو
دوسری جگہ کیوں ڈال دیا دوسرے نے کہا کہ میں نے خدا کے واسطے نماز بہت پڑھی ہے
لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میں نے داہنا پیر بائیں پیر سے زیادہ کھڑا کیا ہے یا نہیں۔ لہٰذا مجھے
ڈر ہے کہ کہیں مجھ سے اس کی پرسش نہ ہو ان کے باپ نے یہ گفتگو سنی تو وہ کہنے لگا اگر اے
اللہ یہ دونوں سچے ہوں تو ان کی روحیں قبض کر لیجئے کہ ان سے آپ کی نافرمانی نہ سرزد ہو
خدا نے ان دونوں کی روح قبض کر لی یہ خبر ان کی ماں کو پہنچی وہ (خاوند سے) کہنے لگی کہ
لوگوں کے سامنے تجھے اپنی اسی مقبول دعا پر فخر ہے اس کے بعد آسمان کی طرف سر اٹھا کر
کہنے لگی۔ الٰہی میں اس معاملہ کے طفیل سے جو میرے اور آپ کے درمیان ہے آپ سے
درخواست کرتی ہوں کیا آپ نے مجھے میرے دونوں لڑکے نہیں دیئے تھے۔ اے لڑکو تم
دونوں چلے آؤ وہ دونوں حکم خدا سے زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

حکایت۔ حضرت رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کا ایک شخص پر گزر ہوا اس کے پاس بھنا
ہوا حلوان تھا وہ بڑی دیر تک اسے دیکھا کیں پھر رونے لگیں وہ شخص بولا شاید اس میں سے
آپ کھانا چاہتی ہیں وہ بولیں میں نے اس کی طرف کسی اور ارادہ سے نگاہ نہیں کی ہے بلکہ
میں یہ دیکھتی ہوں کہ حیوانات آگ میں مردہ ہو کر داخل ہوتے ہیں اور انسان اس میں
زندہ داخل ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی نے قسم کھائی کہ بھنی ہوئی سری نہ کھاؤں گا تو وہ بکری یا بھیڑ کے سوا اور کسی سری کو کھانے سے حانث نہ ہوگا یا قسم کھائی کہ اس حلوان (نرم ملائم گوشت، دنبے بھیڑ یا بکری کے بچے کا گوشت وغیرہ) کا گوشت نہ کھاؤں گا اور وہ بڑھ کر مینڈھا ہو گیا اور کھا لیا تو حانث نہ ہوگا۔ اس کی نظیر یہ ہے اگر قسم کھائی کہ اس لڑکے سے نہ بولوں گا پھر جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس سے بولا تو حانث نہ ہوگا یا یہ قسم کھائی کہ یہ گوشت نہ کھاؤں گا پھر اس کو بھنا ہوا کھا لیا تو حانث ہو جائے گا' اس کو روضہ میں ذکر کیا ہے۔ نزہۃ النفوس والافکار میں مذکور ہے' سب سے زیادہ نافع سری بھیڑ کی سری ہوتی ہے اس کا کھانا کمزور بدن کو قوت بخشتا ہے اور وہ کثیر الغذا ہوتی ہے معدہ کو گرم کرتی ہے۔ فرزدق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے کہا کہ جب گوشت خریدے سر اور پیٹ سے احتراز کیا کر کیونکہ انہیں دونوں میں بیماری ہوتی ہے اور دوسروں کا قول ہے کہ گوشت کا میوہ سر ہے اور سب سے عمدہ گوشت کلہ کا ہوتا ہے۔ محمد بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ گوشت کھانا ستر قوت کو بڑھاتا ہے اور ابن عمر رحمۃ اللہ علیہ سے نہ سفر میں گوشت چھوٹتا تھا نہ رمضان میں تاکہ عبادت پر قوت حاصل ہو۔ علماء کا اس میں اختلاف ہوا ہے کہ گوشت اور روٹی میں سے افضل کون ہے ابن مفلح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ گوشت افضل ہے کیونکہ وہ جنتیوں کی خوراک ہوگی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس علت سے گوشت کی روٹی پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ جنتیوں کے کھانے کی اور چیزیں بھی ہیں بلکہ گوشت کی فضیلت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے ثابت ہوتی ہے کہ دنیا والوں اور جنتیوں کے کھانوں میں سے سب کا سردار گوشت ہے چنانچہ مناقب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیان میں کسی قدر زیادتی کے ساتھ اس کا بیان عنقریب آتا ہے۔

فائدہ: میں نے طبقات ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ میں بروایت حضرت کرخی محمد بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ جن کی وفات 532ھ ہجری میں ہوئی دیکھا ہے کہ اس بھنے ہوئے گوشت کا کھانا منع ہے جو گرما گرم ڈھاک کر رکھ دیا گیا ہو کہ اس کے بخارات محتبس ہو گئے ہوں کیونکہ وہ زہر قاتل ہے اور یہ نماز صبح میں قنوت نہیں پڑھ کرتے تھے اور کہتے تھے شافعی

رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب کوئی حدیث صحیح طور پر ثابت ہو جائے تو وہ میرا مذہب ہے اور میرے نزدیک صحیح طور پر ثابت ہے بلاشک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت کو ترک فرما دیا پھر میں نے ابواسحٰق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور ان کو سلام کرنے کا ارادہ کیا انہوں نے مجھ سے منہ پھیر لیا میں نے پوچھا آپ نے مجھ سے منہ کیوں پھیر لیا انہوں نے کہا تم نے قنوت کیوں چھوڑ دیا۔ میں نے حدیث بیان کی میری طرف منہ کر کے مسکرائے ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قنوت کو ترک فرمایا تھا جو رحل اور ذکوان پر بددعا کے لئے پڑھا کرتے تھے۔

حکایت: ایک بار حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نماز عشاء کے بعد کسی ضرورت سے نکلے تو داہنے اور بائیں آسمان سے برف گرتے دیکھی اس سے انہیں قیامت میں نامہ اعمال کے اڑ اڑ کر ملنے کا خیال آیا چنانچہ طلوع آفتاب تک اسی کو سوچا کئے اور اپنی ضرورت بھول گئے۔ ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا لوگ قیامت میں اپنے اہل و عیال کو یاد رکھیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین موقعوں پر تو کوئی کسی کو یاد نہ رکھے گا۔ نامہ اعمال کے اڑنے کے وقت' میزان کھڑی ہونے کے وقت اور پل صراط پر گذرنے کے وقت۔

لطیفہ: خواب میں برف کھاتے دیکھنا کھانے والے کی اس وقت کی روزی ہے اور بکثرت ہو تو اس کی تعبیر عذاب ہے کیونکہ وہ ان آیات خداوندی میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر ارسال فرمائیں تھیں جس پر برف گرتی ہے وہ کسی فکر میں مبتلا ہوتا ہے۔

حکایت: میں نے کتاب عطر الالباب میں دیکھا ہے کہ کسی مرد صالح نے مکتب کے دروازہ پر ایک لڑکے کو روتا دیکھا اس سے رونے کا سبب پوچھا اس نے کہا میرے معلم نے تختی پر ایک سطر لکھی ہے جس نے مجھے رلا رکھا ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے اس نے بعد بسم اللہ کے سورہ الھکم التکاثر...... ثم کلا سوف تعلمون تک پڑھی جس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو کثرت میں ایک دوسرے کے مقابل بننے نے غفلت میں رکھا یہاں

تک کہ تمہیں قبروں کی زیارت نصیب ہو گئی الگ ہٹو تمہیں آگے چل کر معلوم ہوا جاتا ہے پھر الگ ہٹو تمہیں آگے چل کر معلوم ہوا جاتا ہے۔ لڑکا کہتا ہے دیکھئے تو ڈانٹ پر ڈانٹ ہے اور ڈرانے پر ڈرانا ہے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اس مرد صالح نے اس سے کہا ابھی کیا ہے ذرا کل تک اپنا رونا روکے رہو کل اس سے بڑھ کر تمہارے لئے لکھے گا یعنی لترون الجحیم سے لے کر آخر تک جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یقیناً تم جہنم کو دیکھ لوگے اور ایسا دیکھو گے کہ تمہیں پکا پکا یقین آ جائے گا پھر جو نعمتیں پائی تھیں اس دن تم سے ان کی باز پرس ہو گی لڑکا بے چین ہو گیا اور مردہ ہو کر گر پڑا اس کا معلم جھپٹا اور کہنے لگا تو ہی نے لڑکے کی جان لی ہے اور اس کے گھر والوں کو اطلاع کی وہ بادشاہ کے پاس مقدمہ لے گئے اور اس سے قصہ بیان کیا بادشاہ نے کہا اسے جانے دو اس نے صلاحیت والے لڑکے کو سعادت مندوں کے مقام پر جلدی سے پہنچا دیا ہے۔

حکایت: منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک جوان کو خائفین ایسی نماز پڑھتے دیکھا جب وہ فارغ ہوا تو میں نے اس سے کہا کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام لظیٰ ہے اور وہ بھیجا تک اڑا دے گی اور بعض نے کہا ہے کہ چہرہ کی خوبیوں کو اڑا دے گی اس پر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا جب اسے ہوش آیا تو کہنے لگا اور زیادہ کہو میں نے وہ آیت پڑھی جس کا مضمون یہ ہے اے ایمان والو اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اس پر وہ گر پڑا اور مر گیا۔ میں نے اس کے سینہ پر لکھا ہوا دیکھا فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ (۶۹:۲۱،۲۲)

وہ پسندیدہ عیش میں بہشت بریں کے اندر ہے

پھر میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس کا حال پوچھا وہ تخت پر بیٹھا تھا اور اس کے سر پر تاج رکھا تھا اس نے کہا مجھے اہل بدر کا سا ثواب ملا ہے اور کچھ اور بھی مجھے دیا گیا ہے میں نے پوچھا کیوں اس نے کہا اس لئے کہ وہ کفار کی تلواروں سے شہید ہوئے تھے اور میں خدائے جبار کی تلوار کا مارا ہوا ہوں۔

موعظت: اس آیت میں جن پتھروں کا ذکر ہے وہ گندھک کے پتھر ہیں کیوں کہ

وہ سریع الاشتعال شدید الحرارۃ اور سخت بدبودار ہوتے ہیں۔

فائدہ: اگر گندھک پگھل کر سانپ یا بچھو کے کاٹے ہوئے پر لگائی جائے تو درد جاتا رہتا ہے یا آٹے میں ملا کر علک البطم میں مخلوط کر کے لگائے تب بھی یہی نفع ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ گندھک کے دھوئیں سے سانپ اور بچھو بھاگ جاتے ہیں اور گرانی گوش کو دور کرتا ہے اور اگر پانی میں پیس کر چھائیں پر لگایا جائے تو اس کو بھی دور کر دیتا ہے بعض نے کہا ہے کہ گندھک کا چشمہ بہا کرتا ہے جب اس کا پانی جمتا ہے تو گندھک ہو جاتی ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ گندھک ظاہری معدن میں سے ہے کہ اس کا کوئی احیا یعنی تہ کی اصلاح کرنے سے مالک نہیں ہوتا اور نہ اس کے سخت ہو جانے سے کسی کو اس میں اختصاص ثابت ہوتا ہے نہ بادشاہ کے جاگیر دار بنا دینے سے پس اگر بکمی دستیاب ہونے لگے تو پہلے پہنچنے والا بقدر حاجت لینے میں مقدم ہوگا اگر وہ زیادہ لینا چاہے گا تو روک دیا جائے گا غرض یہ کہ حقوق عامہ میں سے ہے۔

حکایت: میں نے کتاب نرجس القلوب میں دیکھا ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک بندہ تھا جس نے نافرمانی کی انتہا کر دی تھی اور سرکشی میں بہت بڑھا ہوا تھا خدا نے اس پر فضل کیا اور اسے توبہ کا خیال ہوا اپنی بی بی سے کہنے لگا کہ میرا کوئی دوست ہے جو ذرا میری سفارش کر دے وہ بولی کوئی نہیں وہ کہنے لگا میں خدا کی طرف متوجہ ہوں اور توبہ کرتا ہوں اس نے کہا اس کا ذکر نہ کر کیونکہ تو نے اپنے اور خدا کے مابین معاملہ بگاڑ دیا ہے اس پر وہ جنگل میں نکل گیا اور کہنے لگا اے آسمان تو میرا سفارشی بن جا اے زمین تو میری سفارش کر دے وہ یوں ہی کہتا رہا حتیٰ کہ وہ بے ہوش کر گر پڑا خدا نے ایک فرشتہ بھیجا جس نے اس کو اٹھا کر بٹھایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور کہا تجھے خوشخبری ہو خدا نے تیری توبہ قبول کر لی اس نے پوچھا خدا سے میری کس نے سفارش کی اس نے جواب دیا تیرے خوف نے۔

حکایت: ایک بار عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کو نکلے اور ان کی ہمراہی میں ان کے ساتھی تھے دستر خوان بچھایا گیا اتنے میں ایک چرواہے کا گزر ہوا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو بلایا وہ بولا میں روزہ سے ہوں آپ نے کہا ایسی گرمی میں روزہ اور پھر تو بکریاں

چراتا ہے اس نے کہا میں گزشتہ ایام کی تلافی کر رہا ہوں پھر آپ نے پوچھا کچھ بکریاں ہمارے ہاتھ بیچے گا اس نے کہا یہ میرے مولیٰ کی ہیں آپؓ نے کہا اگر تو اس سے کہے کہ بھیڑیا کھا گیا تو تجھے کیا کہے گا اس پر وہ چرواہا یہ کہتا ہوا پیٹھ پھیر کر چلایا خدا کہاں ہے خدا کہاں ہے خدا کہاں ہے اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی کہتے رہے کہ چرواہا کہہ گیا کہ خدا کہاں ہے یہاں تک کہ مدینہ میں آ پہنچے پھر اس غلام کو دریافت کر کے خرید لیا اور اسے آزاد کر دیا اور بکریاں خرید کر اسے ہبہ کر دیں اور اس سے کہا تیری بات نے تجھے دنیا میں آزادی بخشی۔ لہٰذا مجھے امید ہے کہ آخرت میں بھی تجھے رہائی دے گی۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے یہ جو کہا تھا کہ تیرا مولیٰ تجھے کیا کہے گا اگر تو کہہ دے کہ بھیڑیا کھا گیا یہ محض امتحاناً تھا نہ یہ کہ آپ نے اسے جھوٹ بولنے کا حکم دیا۔ میں نے نرجس القلوب میں دیکھا ہے کہ کسی صدیق سے کوئی گناہ ہو گیا وہ سمندر پر گیا اور کہنے لگا اے سمندرو! جن کی گہرائی دور تک چلی گئی ہے جن کی موجیں بکثرت ہیں۔ مجھ سے ایک گناہ ہو گیا ہے تو کیا خدا سے تم مجھے ایک ساعت کے لئے چھپالو گے سمندروں کو حکم خدا پہنچا کہ یہ جواب دے دیں کہ ہماری کوئی موج ایسی نہیں ہے جس پر ایک فرشتہ موجود نہ ہو پھر وہ پہاڑوں کے پاس گیا اور کہنے لگا اے اونچے اونچے پہاڑو! مجھ سے ایک گناہ ہو گیا ہے کیا ایک ساعت کے لئے تم مجھے خدا سے چھپالو گے پہاڑوں کو خدا کا حکم پہنچا کہ یہ جواب دیں کہ ہماری کوئی چٹان ایسی نہیں جس پر ایک فرشتہ موجود نہ ہو پھر وہ درختوں کے پاس آیا اور ان سے بھی ایسا ہی پکار کر کہا درختوں نے بھی اسے جواب دیا کہ ہمارا کوئی پتّا ایسا نہیں جس پر ایک فرشتہ نہ ہو تب وہ نکل کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے میرے خدا! جس چیز سے چاہے مجھے عذاب دے لیجئے اور جو آپ چاہے میرے ساتھ کیجئے۔ آواز آئی اے میرے پیارے! تجھے جو میرا اتنا خوف ہوا اس کی جزا میں مَیں تجھے ضرور اپنی جنت میں سکونت پذیر بناؤں گا۔

حکایت: میں نے سورۂ یوسف کی تفسیر علائی میں دیکھا ہے کہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ راہزنی کیا کرتے تھے ایک شب کا ذکر ہے کہ اپنے غلام کی گود میں سر رکھے ہوئے

تھے اتنے میں ایک قافلہ نمودار ہوا جب قافلہ کے لوگ ان کے قریب پہنچے تو کہنے لگے ہم کیا کریں یہاں تو فضیل موجود ہیں اس پر قرآن کے تین قاریوں نے کہا کہ ہم ان کی طرف تین تیر چلاتے ہیں اگر وہ لوٹ گئے تو خیر ورنہ ہم خود لوٹ چلیں گے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے ایک تیر پھینکا اور آیت پڑھی جس کا مضمون یہ ہے ''کیا ابھی ایمانداروں کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کے سامنے ان کے دل پست ہو کر رہ جائیں'' اس پر فضیل چیخ اٹھے اور کہنے لگے میرے ایک تیر لگ گیا غلام ان کے شکم میں تیر تلاش کرنے لگا لیکن اسے کوئی تیر نہ ملا فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کہا مجھے خدائی تیر لگا ہے پھر دوسرے نے تیر پھینکا اور آیت پڑھی جس کا مضمون ''پس خدا کی طرف بھاگ چلو اس میں شک نہیں کہ میں اس سے تمہیں کھلم کھلا ڈرا رہا ہوں''۔ فضیل رحمۃ اللہ علیہ پھر چیخ اٹھے اور کہنے لگے اے غلام مجھے خدائی تیر لگا پھر تیسرے نے ایک تیر چلایا اور آیت پڑھی جس کا مضمون یہ ہے ''اور اپنے ربّ کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اس کے سامنے گردن رکھ دو قبل اس کے کہ تمہارے پاس عذاب آ پہنچے پھر تمہاری مدد نہ کی جا سکے''۔ اب کی مرتبہ بڑی زور سے چیخ ماری اور اپنے غلام اور ساتھیوں سے کہنے لگے آؤ لوٹ چلو میں نہایت پشیمان ہوں خدا کا خوف میرے دل میں گھس گیا ہے پھر مکہ شریف کا رخ کیا اور ادھر روانہ ہوئے ان کو رشید رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا اور کہنے لگے: اے فضیل! میں نے خواب دیکھا ہے کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ فضیل کو اپنے ربّ کا خوف پیدا ہوا ہے اور اس کی خدمت و طاعت اختیار کی ہے اس پر فضیل رو پڑے اور کہنے لگے اے ربّ کیا وہ بندہ نامراد رہ جائے گا جو چالیس سال سے بھاگا ہوا تھا۔ فضیل رحمۃ اللہ علیہ کا مکہ میں 187ھ میں وصال ہوا ہے اور مکہ میں ان کی قبر مشہور ہے۔ لوگ زیارت کرتے ہیں۔ مؤلف فرماتے ہیں کہ میں نے ۸۸۴ھ میں رات کو اور دن کو اس کی زیارت کی ہے۔

فائدہ: یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جو مومن نیکی اور بدی کرے اور پھر نیکی کی قبولیت کا امیدوار ہو اور بدی سے باز پرس ہونے کا خوف کرے تو اس کی بدی اس طرح امید و بیم کے درمیان گھر جاتی ہے جیسے دو شیروں کے درمیان ایک لومڑی

آ پھنسے۔

مسئلہ: امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اگر کوئی سائل سوال کرے کہ خوف ورجاء میں سے افضل کیا ہے تو یہ فاسد سوال ہے جیسے کوئی سوال کرے کہ روٹی افضل ہے یا پانی جواب یہ ہے کہ گرسنہ کے لئے روٹی افضل ہے اور تشنہ کے لئے پانی افضل ہے اور اگر گرسنگی اور تشنگی دونوں ایک ساتھ ہوں تو جو غالب ہو اسی کو ہم فضیلت دیں گے اور اگر دونوں برابر ہوں گی تو فضیلت میں برابری رہے گی اور یہی اختلاف امید وبیم میں ہے اگر بندہ پر امن غالب ہو تو خوف افضل ہے اور اگر رحمت خداوندی سے یاس غالب ہو تو امید افضل ہے صالح بن عبدالکریم نے کہا ہے کہ امید وبیم دو نور ہوتے ہیں دریافت کیا گیا ان دونوں میں روشن تر کون ہے جواب دیا امید۔ یہ خبر ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی وہ کہنے لگے تعجب ہے نماز، روزہ اور تمام اعمال صالحہ خوف کے شعبے ہیں انہوں نے ان کے پاس لکھ بھیجا کہ خوف بے ادبی کی طرف رجوع ہوتا ہے اور امید مولیٰ کے کرم کی طرف راجع ہے نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ امید کی حدیثیں خوف کی حدیثوں سے زیادہ ہیں۔ حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ محبت خوف سے افضل ہے کیا دیکھتے نہیں کہ تمہارے دو غلام ہوں ایک کو تم سے محبت ہو اور دوسرا تم سے ڈرتا ہو تو جس کو تم سے محبت ہو گی وہ تمہاری ہمیشہ خیر خواہی کرے گا اور جس کو تمہارا خوف ہوگا وہ تمہاری موجودگی ہی میں خیر خواہی کرے گا۔ خدا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک فرشتہ بھیجا اس نے آ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کسی حاجت کی ہم سے درخواست کیجئے آپ نے کہا میری حاجت یہ ہے کہ میرے دل میں اپنی محبت اور خشیت داخل کر دیجئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے عزت وجلال کی قسم میں اسے ایسا ملک عطا کروں گا کہ اس کے بعد کسی کو شایاں نہ ہوگا۔

حکایت: حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ میرے قریب ہو جاؤ وہ قریب ہوئے اور پھر کھسک گئے پھر ارشاد ہوا مجھ سے قریب ہو جاؤ وہ قریب ہوئے اور پھر کھسک گئے پھر ارشاد ہوا مجھ سے

قریب ہو جاؤ وہ قریب ہوئے اور پھر کھسک گئے ارشاد ہوا کیا میں نے تمہیں پناہ نہیں دی ہے کیا میں نے تمہیں رسول نہیں بنایا ہے انہوں نے کہا ہاں یہ سب کچھ ہے لیکن آپ کی عزت کی قسم! آپ کی تدبیر خفی سے مجھے ڈر لگتا ہے ارشاد ہوا ایسے ہی رہو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے کہہ رہے ہیں: الٰہی! میرا نام نہ بدلیئے نہ میرا جسم دگرگوں کیجئے کیونکہ وصال کے بعد فراق نہایت سخت ہے اور قرب کے بعد جدائی نہایت دردناک ہے۔

حکایت: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ عرب سے قاصد آئے اور ان میں ایک جوان بھی تھا وہ جوان بوڑھے لوگوں سے کہنے لگا آپ لوگ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں اور میں اسباب کا نگہبان ہوں پھر وہ جوان آ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لپٹ گیا اور کہنے لگا میں دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں لوگ کہنے لگے ارے لڑکے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو چھوڑ دے وہ بولا قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہرگز نہیں چھوڑوں گا جب تک مجھے پناہ نہ مل جائے گی چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ خدا نے اسے پناہ دی۔

موعظت: بلعم بن باعوراأ اور برصیصا عابد کا قصہ عقلمندوں کے لئے عبرت خیز ہے چنانچہ بلعم بن باعوراء چار سو برس تک خدا کی عبادت کرتا رہا پھر خدا کی تدبیر خفی نے اسے آ لیا اور اس کا منہ عبادت آفتاب کی طرف پھیر دیا اور فاتحہ کی فضیلت میں پہلے گزر چکا ہے کہ وہ ایک روز خدا کا شکر نہیں بجا لایا اور دوسرے برصیصا عابد نے سو برس تک خدا کی عبادت کی اور وہ مستجاب الدعوات تھا اس زمانہ کے بادشاہ نے اپنی لڑکی کو اس کے پاس بھیجا تا کہ اس کے لئے دعا کرے ابلیس نے اس سے کہا آج کی رات اس کو اپنے پاس رہنے دے جب رات ہوئی تو اس کے دل میں وسوسہ ڈالا یہاں تک کہ اس کے ساتھ زنا کر بیٹھا پھر اس سے ابلیس نے کہا اسے مار ڈال نہیں تو لوگوں میں تجھے رسوا کر دوں گا اس نے لڑکی کو مار ڈالا ابلیس نے یہ خبر بادشاہ سے جا لگائی بادشاہ نے سولی کا حکم دیا ابلیس پھر

اس کے پاس پہنچا اور کہنے لگا تیرے ساتھ یہ کس نے کیا اس نے کہا تو نے پھر اس نے پوچھا تجھے کون رہائی دلائے گا اس نے کہا تو ابلیس نے کہا اچھا مجھے ایک سجدہ کر لے اس نے اشارہ سے اسے سجدہ کیا اور آخر کار کافر مرا۔ خدا پناہ میں رکھے ابونصر سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے ایک شخص نے خواب دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں سورہ اخلاص لکھی ہے اور وہ زبان سے اسے چاٹ رہا ہے پھر اس نے کسی معبر سے پوچھا اس نے کہا اپنے دین کی حفاظت میں رہ پھر جہاد کے لئے نکلا اور دشمن نے اس گرفتار کر لیا اور اس کے سامنے ایک خوبرو کنیز پیش کی اس پر وہ اپنے دین سے برگشتہ ہو گیا خدا پناہ میں رکھے۔

بشارت: مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک معتبر شخص نے مجھے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! خدا سے میری سفارش کیجئے کہ مجھے اسلام کے ساتھ وفات دے آپ نے بنظر غضب دیکھا اور فرمایا ایسا بھی ہوتا ہے کیا کریم ایک شئے دے کر پھر واپس بھی کر لے۔ آپ نے تین بار یہی فرمایا۔

فائدہ: ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ربّ العزت کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا اے ربّ میں زوال ایمان سے خوف زدہ ہوں ارشاد ہوا کہ فجر کی سنت و فرض کے درمیان پڑھا کر: یاحی یاقیوم یاذاالجلال والاکرام اسئالك ان تحیی قلبی بنور معرفتك یاالله یاالله یا محی الموتی۔

اے زندہ اے برقرار رہنے اور رکھنے والے جلال و کرم والے! آپ سے میری درخواست ہے کہ اپنی معرفت کے نور سے میرا دل زندہ کر دیجئے اے اللہ اے اللہ اے مردوں کے زندہ کرنے والے۔

باب

توبہ کا بیان

خداوند تعالیٰ ارشادِ فرمایا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (۶۶:۸) (اے ایمان والو! خدا کے سامنے خالص توبہ کرو۔) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ توبہ نصوح دلی ندامت اور زبان سے استغفار اور ہاتھ پیروں سے اس فعل کے ترک کر دینے اور باردگر اس فعل کے نہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لینے کا نام ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جتنا پیاسے کو ٹھنڈے پانی کا پی لینا آسان ہے اس سے بھی زیادہ توبہ کرنے والے کے نزدیک مر جانا آسان ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب بندہ گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو خدا اس کے محافظ فرشتوں سے اس کے گناہ فراموش کرا دیتا ہے تا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ سے وہ اس حالت میں ملے کہ اس کے گناہ کا کوئی شاہد نہ رہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کو جس بندہ کا گناہ پر نادم ہونا معلوم ہوتا ہے اسے قبل اس کے کہ مغفرت مانگے بخش دیتا ہے اس کو حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور کہا ہے یہ صحیح الاسناد ہے اگر کہا جائے اللہ تعالیٰ نے موت۔ قیامت اور وقت توبہ کو کیوں مخفی رکھا ہے جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کے قبول ہونے کا بیان کر دیا ہے اگر اس کا بیان بھی کر دیا جاتا تو لوگ اس وقت تک گناہ میں مبتلا رہتے اس طرح گویا ان کو گناہ کرنے کی اور ترغیب ہوتی اور یہ جائز نہیں اس کو علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ طٰہٰ میں ذکر کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا کے نزدیک بندہ گنہگار کی آواز سے جو اے رب کہتا ہو زیادہ محبوب کوئی آواز نہیں خدا اس کے جواب میں فرماتا ہے لبیک اے میرے بندے اے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے بخش دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے چار ہزار برس پہلے عرش کے گرد یہ لکھا تھا کہ یقیناً میں بہت بڑا بخشنے والا ہوں اس کی جو توجہ کرے ایمان لائے نیک عمل کرے پھر ہدایت پر رہے۔

فائدہ: حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بندہ نیکی کر کے کہتا ہے اے ربّ آپ ہی نے مجھے توفیق دی اور آپ ہی نے میری مدد کی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تو فرماں بردار ہے تو نے قرب حاصل کیا اور اگر کہتا ہے میں نے عمل کیا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں نے ہی تو قدرت دی ہے پھر اس سے اعراض کر لیتا ہے اور جب کوئی برا کام کرتا ہے اور کہتا ہے اے ربّ میرے آپ ہی نے مقدر کیا تھا تو خدا اس پر غضبناک ہوتا ہے اور فرماتا ہے تو ہی نے نافرمانی کی ہے اور تو ہی نے برا کیا ہے اور اگر کہتا ہے اے میرے ربّ عزوجل میں نے اپنی جان پر ظلم کیا برا کیا قصور کیا تو ارشاد ہوتا ہے میں نے مقدر کیا تھا اور میں نے حکم کیا اور میں ہی نے بخش دیا اور پردہ پوشی کی۔ ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الحدائق میں اور زیادہ بیان کیا ہے کہ بندہ نے کہا اے اللہ آپ ہی نے امر فرمایا آپ ہی نے حکم کیا ہاتف نے آواز دی یہ شرط الوہیت ہے عبودیت کے اعتراف کرنے کی شرط کہاں گئی اس نے کہا اے اللہ! میں نے نافرمانی کی میں نے گناہ کیا ہاتف نے آواز دی میں نے بخش دیا میں نے پردہ پوشی کی میں صاحب تقویٰ اور صاحب مغفرت ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے ربّ جب آپ کو کوئی فرماں بردار بلاتا ہے تو آپ اس سے کیا کہتے ہیں ارشاد ہوا میں کہتا ہوں لبیک لبیک اے موسیٰ! ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے عمل پر بھروسا کرتا ہے اور گنہگار میری رحمت پر بھروسہ کرتا ہے اور میں اس بندہ کو نامراد نہیں رکھتا جو مجھ پر بھروسہ کرتا ہے کیونکہ میں نے کہا ہے جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے وہ اسے کافی ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بے شک خدا اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتے ہیں۔

موعظت: ابوالحسن اشعری ابوعلی جبائی معتزلی کے شاگرد تھے اپنے استاد کو چھوڑ دیا

اور ان کے مذہب کو بھی خیر باد کہہ دیا بلکہ ان کے مذہب پر اعتراض کیا کرتے تھے اس طرح سے باہم نفرت بہت بڑھ گئی۔ الحاصل ابو علی نے ایک روز وعظ کہا اور ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کنارے پر چھپ کر بیٹھ رہے اور ایک عورت کو سکھایا کہ ابو علی سے یہ سوال کرے کہ ایک شخص کے تین لڑکے تھے ایک صالح دوسرا فاسق اور تیسرا نابالغ پھر سب کے سب مر گئے اے واعظ صاحب بتلائیے کہ ان کی کیا حالت ہوگی جواب دیا کہ صالح جنت میں اور فاسق دوزخ میں ہوگا اور نابالغ اہل اسلام میں شمار ہوگا۔ اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ان سے پوچھ کہ اگر نابالغ اپنے صالح بھائی کے پاس جانا چاہے تو جا سکے گا چنانچہ اس نے پوچھا ابو علی نے جواب دیا نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرا بھائی تو طاعت کر کے جنت میں گیا ہے پھر اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے سکھایا کہ اگر وہ نابالغ کہے کہ اے ربّ میرا کوئی گناہ نہیں مجھے تو آپ ہی نے قبل بلوغ موت دے دی تھی اگر آپ مجھے زندہ رکھتے تو میں بھی اپنے بھائی کی طرح طاعت بجالاتا اس عورت نے پوچھا ابو علی نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نابالغ لڑکے سے فرمائے گا کہ اگر میں تیری نسبت ایسا جانتا تو تجھ کو ضرور زندہ رکھتا لیکن مجھے تو یہ معلوم تھا کہ اگر تو زندہ رہتا تو کفر کرتا اور مستحق نار ہو جاتا اس لئے میں نے تیری مصلحت کی رعایت کی اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اب ان سے پوچھ کہ اگر اس کا فاسق بھائی جہنم سے سر اٹھا کر کہہ اٹھے کہ اے ربّ آپ نے میرے چھوٹے بھائی کی مصلحت کی تو رعایت فرمائی اور میری مصلحت کی رعایت نہ کی کہ آپ مجھے بھی صغر سنی میں قبل بلوغ کے موت دے دیتے اور میں دوزخ کا مستحق نہ ہونے پاتا۔ ابو علی سے اس کا جواب نہ بن پڑا پھر حاضرین کی طرف گھور کے دیکھا تو اشعری رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا اور معلوم ہو گیا کہ انہیں کے یہ سوالات تھے پھر اس کے تھوڑی مدت بعد وفات پائی۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے سوالات کا معتزلہ کے پاس کچھ جواب نہیں ہے لیکن اہل سنت کہہ سکتے ہیں کہ بندہ کی مجال نہیں کہ خدا سے یہ پوچھ سکے اے ربّ آپ نے ایسا کیوں کیا کیونکہ خدا سب کا مالک ہے اور مالک اپنے ملک میں جو کچھ تصرف کرتا ہے اس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا اور بندوں سے جو مملوک ہیں باز پرس ہوگی۔

حکایت: ایک مرد صالح کا بیان ہے کہ میں سفر کر رہا تھا میں نے دریائے دجلہ کے کنارے پر دو کھجور کے درخت دیکھے ایک سرسبز تھا اس میں تر کھجوریں لگی تھیں اور دوسرا خشک تھا پھر میں نے ایک پرندہ دیکھا جو تر کھجوریں خشک درخت کی طرف لا رہا ہے میں درخت پر چڑھ گیا دیکھتا کیا ہوں کہ ایک اندھے سانپ کو پرندہ تر کھجوریں لا کر کھلا رہا ہے میں نے کہا اے ربّ یہ سانپ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہے اور آپ نے پرندہ مقرر کر دیا ہے جو اس کی روزی اس کو بہم پہنچاتا ہے میں آپ کی واحدانیت کی گواہی دیتا ہوں اور آپ نے مجھے راستے کے طے کرنے پر مقرر فرمایا ہے اتنے میں ہاتف نے آواز دی کہ میرا دروازہ حاضری کا قصد کرنے والوں کے لئے کھلا ہوا ہے اس پر میں نے اپنی تلوار توڑ ڈالی اور توبہ توبہ کہنے لگا جب میں اپنے رفقاء کے پاس آیا تو انہوں نے اس کی نسبت مجھ سے دریافت کیا میں نے کہا میں مردود تھا لیکن اب صلح ہو گئی ہے وہ بولے تو ہم بھی مصالحت کریں گے پھر ہم ناپاک مکہ معظمہ کی طرف نکل کھڑے ہوئے جب ہم گاؤں میں داخل ہوئے تو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک عورت کہہ رہی ہے کہ تم میں فلاں کردی تو نہیں ہے میں بول اٹھا کہ ہاں میں ہوں اس نے کپڑے نکالے اور کہنے لگی یہ میرے لڑکے کے کپڑے ہیں میں نے انہیں خیرات کرنا چاہا تھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ مجھ سے فرما رہے ہیں کہ یہ کپڑے فلاں کردی کو دے چنانچہ میں نے وہ سب کپڑے لے لئے اور اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیئے اسی معنی میں لوگوں نے شعر کہے ہیں۔

مابال قلبك من هوانا نازح
هل انت فی دعوی المحبة تازح

تیرے دل کا کیا حال ہے کہ ہماری محبت سے کنارہ کش ہوا جاتا ہے۔ کیا محبت کے دعوے میں تو نے دل لگی کی تھی

کم ذاتحن لغیرنا ولحسننا
فی کل عضومنك نور لائح

تو غیروں کے اشتیاق میں کب تک رہے گا حالانکہ تیرے ہر ہر عضو میں ہمارے حسن کی روشنی جلوہ افروز ہے

فارفع حجاب البعد عنك وعدلنا
ودع البعاد وخلنا نتصالح

حجاب دوری اب ہم سے اٹھا دے اور ہم سے وعدہ کر اور فراق کو الگ کر اور ہم کو صلح کر لینے دے

واسمح بنفسك ان اردت وصالنا
ولئن خطيت بنا فانك رابح

اگر تجھے ہمارا وصال مقصود ہے تو اپنی جان پر رحم کر اگر تو ہماری طرح گامزن ہوا تو تو یقیناً نفع میں رہے گا

واذا خشيت اساء ة قد متها
زرنا فانا للمسئ تسامح

اور جب تجھے اپنی قدیم خطا کاریوں سے خوف آئے تو تو ہم سے مل لے کیونکہ ہم یقیناً گنہگار سے بہ نرمی پیش آیا کرتے ہیں۔

حکایت: حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک قوم اپنی مسجد میں تھی ایک جوان آ کر مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میرا ایسا شخص اس قابل نہیں کہ لوگوں کے ساتھ مسجد میں داخل ہو کیونکہ میں نے فلاں فلاں گناہ کیے ہیں اپنے نفس کو گناہوں کے باعث ناچیز سمجھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے نبی علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ یہ جوان صدیقوں میں سے ہے۔

حکایت: بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا گنہگار تھا آخر عمر میں غفلت سے چونکا اور اپنے گھر والوں سے کہنے لگا کیا کوئی ایسا ہے جو خدا سے میری سفارش کر دے انہوں نے کہا کوئی نہیں وہ جنگل کو نکل گیا اور زمین پر گر پڑا اور کہنے لگا اے اللہ آپ ہی میری بیماری اور میرا علاج جانتے ہیں میں آپ کے پاس خانہ برباد فقر اور عمل دور از صلاح کے ساتھ حاضر

ہوا ہوں اور مجھے کوئی نہیں ملا جو میری سفارش کرتا اور نہ پناہ گزیں ہونے کے قابل کوئی مقام ملا جو مجھے بچا لیتا۔ لہٰذا میری درخواست ہے کہ جو معاملہ آپ کے کرم کو شایان ہے میرے ساتھ کیجئے ہاتف نے آواز دی تو کریم مہربان کے دروازہ پر کھڑا ہے۔ ہم نے تیرے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا اور تیرے درجے بلند کر دیئے خبر میں وارد ہے جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے آسمان اور زمین کے درمیان ستر قندیلیں روشن کی جاتی ہیں اور منادی پکارتا ہے سن لو کہ بندہ نے اپنے مالک سے صلح کر لی ایک بار کا ذکر ہے کہ ایک مرد صالح کا ایک چرواہے پر گزر ہوا جو بکریاں چرا رہا تھا اور بھیڑیئے اس کے ساتھ ساتھ تھے وہ بولا بکری اور بھیڑیے میں کیسے صلح ہو گئی اس نے جواب دیا جیسے کہ چرواہے نے اپنے خدا سے صلح کر لی۔

فائدہ: میں نے تفسیر نیشاپوری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت دیکھی ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب خدا کو منظور ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائے تو حضرت آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا اور اس وقت وہ ایک سرخ رنگ کا ٹیلہ تھا پھر دو رکعت نماز ادا کی اور کہنے لگے اے اللہ آپ میری مخفی اور ظاہر باتوں کو جانتے ہیں میری معذرت قبول فرما لیجئے آپ میری حاجت سے واقف ہیں میری درخواست پوری کیجئے اور جو کچھ میرے نفس میں ہے اسے آپ جانتے ہیں میرے گناہوں کو بخش دیجئے۔ اے اللہ میں آپ سے ایسا ایمان جو میرے دل سے جا ملے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ سوائے اس چیز کے جو آپ نے میرے لئے لکھ دی ہے کچھ اور مجھے نہ پہنچے گا اور جو کچھ آپ نے میری قسمت میں لکھا ہے اس سے مجھے راضی کر دیجئے اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی: اے آدم! میں نے تمہارے گناہ بخش دیئے۔ جو کوئی تمہاری اولاد میں سے میرے پاس تمہاری طرح دعا کرتا ہوا آئے گا میں اس کے گناہ بخش دوں گا اور اس کے غم اور ہم کو دور کر دوں گا اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے فقر کو علیحدہ کر دوں گا اور دنیا اس کے پاس آئے گی اور وہ نہ چاہتا ہو گا نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ اس کا مقتضیٰ تو یہ ہے کہ توبہ بعد زمین پر اتر آنے کے قبول

ہوئی ہو حالانکہ صحیح یہ ہے کہ توبہ پہلے قبول ہوئی ہے چنانچہ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے قول

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا (۲:۳۸) ہم نے کہا تم سب اس سے اتر جاؤ

میں دوبارہ اترنے کا حکم فرمایا ہے اس لئے کہ حضرت آدم اور حوا علیہما السلام نے جب درخت میں سے کھالیا تو اللہ تعالیٰ کا دونوں سے ارشاد ہوا۔

اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (۲:۳۶)

تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔

جب دونوں نے توبہ کی تو ان کے دل میں آیا کہ اتر جانے کا حکم توبہ سے اٹھ گیا ان دونوں کو ارشاد ہوا اتر جاؤ تا کہ وہ جان لیں کہ خدا کا وہ حکم باقی ہے اور نیز اس لئے کہ وہ وعدہ پورا ہو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے قول اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً (۲:۳۰)

میں یقیناً زمین میں خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں۔

میں کیا تھا۔

لطیفہ: مومن سے گناہ اس لئے سرزد ہوتا ہے کہ اس کی روح کافر کی روح کے قریب پشت آدم علیہ السلام میں رہی ہے اسی طرح کافر سے نیکی ہو جایا کرتی ہے کیونکہ اس کی روح بھی مومن کی روح کے پاس رہ چکی ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ بساط حکمت بچھائے گا اور اس پر اعمال بنی آدم رکھے گا پھر ہوا چلے گی تو ہر عمل اپنی اپنی جنس کی طرف اڑ جائے گی مومن اور کافر میں ہر ایک دوسرے کے مقام کا مالک ہو جائے گا اور اس لئے کہ مومن اور کافر میں سے ہر ایک کے لئے جنت میں بھی اور دوزخ میں بھی ایک ایک مقام مقرر ہوتا ہے پس جب مومن مرتا ہے تو جنت میں اپنے اور نیز کافر کے مقام کا وارث ہو جاتا ہے اس طرح اس کو دو مقام مل جاتے ہیں اسی طرح سے جب کافر مرتا ہے تو اپنے اور مومن کے مقام کا وارث ہو جاتا ہے پس اس کو بھی دو مقام جہنم میں ملتے ہیں اس کو نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اور ابن عماد رحمۃ اللہ نے ذریعہ میں کہا ہے کہ کافر کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں ایک نیکیوں کا فرشتہ دوسرا برائیوں کا فرشتہ پھر کہا ہے کہ اگر کہا

جائے کہ کافر کی تو کوئی نیکی ہوتی نہیں اس لئے داہنے فرشتے کے ہونے سے کیا فائدہ ہے جواب یہ ہے کہ شاید وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی بھی نیکیاں شمار میں آ جائیں اور دوسرا جواب یہ ہے کہ آخرت میں اس کی نیکیاں بھی اس کے سامنے پیش کی جائیں گی لیکن اس کو ان کا ثواب نہ ملے گا اور یہ اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگا اگر کہا جائے کہ محافظ فرشتے اسے بھی جانتے ہیں جو بندہ زمانہ میں کرے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو

پس بندہ کے ان کے ساتھ ساتھ رہنے کا کیا فائدہ ہے جواب یہ ہے کہ وہ گواہ ہیں اور گواہ کے لئے معائنہ کرنا ضرور ہے۔

مسئلہ: گناہ کبیرہ کی تعریف میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں جن کو ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا ہے چنانچہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ چار کبیرہ گناہ قلب کے متعلق ہیں گناہ پر اصرار کرنا۔ خدا کے ساتھ شرک کرنا' خدا کی رحمت سے ناامید ہونا اور خدا کی تدبیر خفی سے بے خوف ہو جانا اور تین پیٹ کے متعلق ہیں شراب پینا' مال یتیم کھانا' سود کھانا اور دو شرمگاہ کے متعلق ہیں زنا کرنا اور ہم جنس پرستی کرنا اور دو ہاتھ کے متعلق ہیں چوری کرنا اور قتل کرنا اور ایک سارے بدن کے متعلق ہے والدین کو ستانا اور ایک پیر کے متعلق ہے جہاد سے بھاگنا اور چار زبان کے متعلق ہیں جھوٹی گواہی' پارسا عورت پر تہمت لگانا۔ جادو کرنا' جھوٹی قسم کھانا یعنی جس قسم میں قصداً جھوٹ بولا گیا ہو اور جھوٹی قسم کو یمین غموس اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ قسم کھانے والے کو دوزخ میں ڈبا دیتی ہے روضہ میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے دو گناہ اور زیادہ کئے ہیں وہ جھوٹ جس سے ضرر پہنچے اور بلا عذر عورت کا اپنے خاوند سے بچتے پھرنا اور نہیں نہیں کرنا یعنی خاوند کو صحبت نہ کرنے دینا پھر کہا ہے کبیرہ کی تعریف میں کئی امور داخل ہیں ایک تو یہ کہ وہ حد کو واجب کرتا ہے دوسرے یہ کہ اس کے کرنے والے کی نسبت تصریحاً کتاب میں یا حدیث میں وعید آئی ہو اور وہ پہلے کی طرف زیادہ مائل ہے پھر بیان کیا ہے منجملہ صغائر کے نماز میں ہنسنا یا حمام یا تنہائی میں بلاضرورت اپنے چھپانے کے قابل بدن کو کھول دینا یا قبلہ کی طرف منہ کر کے یا مسلمانوں

کی راہ میں قضائے حاجت کو بیٹھنا یا کتا رکھنا ہے جس کا رکھنا ممنوع ہے۔ دو نصیحتیں۔ یمین غموس کا حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کوئی کفارہ نہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ تین روزہ رکھنا اس کا کفارہ ہے اگرچہ ایک دن ہر ماہ میں کر کے رکھ لے اور کفارہ کے روزہ توڑنا جائز نہیں بخلاف دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزہ کے کفارہ روزہ سے ادا کرنا جب ہے کہ ان تین صورتوں میں سے ہر ایک سے عاجز ہو یعنی مسلمان غلام جس میں کوئی ایسا عیب نہ ہو جس کی وجہ سے کام کرنے یا کمانے سے عاجز ہو آزاد کرنا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا جسے عرف عام میں کپڑا پہنانا کہتے ہیں خالی خف یا موزہ وغیرہ کافی نہیں یا برابر دس مسکینوں کو کھانا کھلانا اور یہ آسان ہے ہر مسکین کو ایک مد کھانا دینا اور وہ تین دمشقی اوقیہ کے برابر ہوتا ہے بشرطیکہ شہر کی غالب خوراک سے مسلم دانے دیئے جائیں آٹا اور روٹی نہیں۔

دوسری موعظت: حضرت نوح علیہ السلام نے حکم دیا تھا کہ کشتی پر کوئی نر مادہ کے پاس نہ جائے اس کی کتے نے مخالفت کی بلی نے اس کی اطلاع کر دی آپ نے بلایا تو وہ قسم کھا گیا پھر دوبارہ کتے نے یہی حرکت کی بلی نے دعا مانگی کہ کتا اسی حالت میں پھنسا رہے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام اسے دیکھ لیں۔ چنانچہ یہ سزا قیامت تک کے لئے رہے گی اور وہ مسخ ہو گیا ہے اور اس کے مسخ ہو جانے کا سبب جھوٹی گواہی دینا ہے حضرت مؤلف فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک کتے کا مسخ ہو جانا محل اعتراض ہے کیونکہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے اترے تھے تو درندے ان کے درپے ہوئے اور ان کے ساتھ کتا تھا اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ دنبہ کشتی میں داخل ہونے سے بچتا تھا جبرائیل علیہ السلام اس کی دم پکڑے رہے پس اس کی دم میں گانٹھ پڑ کر رہ گئی اور یہ مخالفت کا باعث ہے۔

بابرکت کلمات

فائدہ: حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اگر یہ کلمات نہ ہوتے تو یہود مجھے گدھا بنا دیتے یعنی اپنے جادو سے اعوذ بوجہ اللّٰہ الکریم الذی لیس

شيء اعظم منه وبكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر و باسماء الله الحسنیٰ ما علمت منها وما اعلم من شر ما خلق وذرا وبرا۔

"میں خدا کی وجہ کریم کی پناہ مانگتا ہوں جس سے بڑی کوئی شے نہیں اور خدا کے کامل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ج سے کوئی نیک و بد نہیں بچ سکتا اور خدا کے اسمائے حسنیٰ کی پناہ مانگتا ہوں ان میں سے میں جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں ہر شے کی برائی سے جو اس نے پیدا کی بنائی تیار کی"۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے کہ جو سوتے وقت پڑھے۔

قَالَ مُوسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ (۸۱:۱۰)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے یقیناً خدا ابھی اسے باطل کر دے گا اس میں شک نہیں کہ خدا فسادیوں کا کام درست نہیں آنے دیتا۔

تو اس کو کسی ساحر کا مکر ضرر نہ پہنچائے اور جس کسی کو جادو کیا گیا ہو اگر لکھ کر دیا جائے تو خدا اس کا جادو دور کر دے۔ حضرت برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے جو شخص اپنی اہلیہ کے ساتھ جماع کرنے سے بستہ کر دیا گیا ہو اس کے لئے یہ ترکیب نہایت نافع ہے سات عدد بیری کے سبز پتے لے کر دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر کچلے اور پانی میں ملا کر اس پر آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر دم کر دے بعد اس میں سے تین گھونٹ پی کر باقی سے نہا ڈالے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ بعض مشائخ سے یہ عمل منقول ہے کہ شیشہ کے گلاس میں جیسے کہ دمشق کے حماموں میں ہوتے ہیں شہد سے وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ (۹۹:۱۸) لکھ کر اگر ایسا شخص جو اپنی اہلیہ کے پاس جانے سے بستہ کر دیا گیا ہو پی لے تو بفضل خدا سے اسے شفا ہو جائے اور سحر کی طرح علم رمل بھی حرام ہے۔ صحیح مسلم میں ہے جو شگون بتانے والے کے پاس جائے اور اس کو سچا

جانے تو اس کی چالیس روز کی نماز نہیں مقبول ہوتی ہے اور دوسری کتاب میں ہے جب منکر و نکیر کسی مردہ کے پاس آتے ہیں جو کاہن کے پاس گیا ہو تو آپس میں ایک دوسرے سے کہتا ہے مجھے اس سے کاہن کی بو معلوم ہوتی ہے وہ اس پر ایسے زور سے ایک پھونک مارتا ہے کہ وہ آگ کی طرح بھڑک اٹھتا ہے۔

حکایت: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک بندہ تھا جو توبہ پر جمتا نہ تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ اس سے کہہ دیجئے کہ اپنی توبہ کو برباد نہ کرے اگر پھر گناہ کیا تو تجھ کو سزا ملے گی اور تیری توبہ قبول نہ ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ پیغام اسے پہنچادیا کچھ دنوں تک تو وہ صبر کیے رہا لیکن ایک دن پھر گناہ کر بیٹھا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ اس سے کہہ دیجئے میں اس پر غضبناک ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ پیغام بھی اسے پہنچا دیا وہ جنگل کو نکل گیا اور کہنے لگا یا الٰہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آپ کا یہ پیغام پہنچا ہے کیا آپ کے عفو کے خزانے ختم ہو گئے یا میرے گناہ سے آپ کا کچھ نقصان ہو گیا یا آپ نے اپنے بندوں پر اب بخل کرنا اختیار کر لیا ہے اور آپ کے عفو کے سامنے کون سا بڑا گناہ ہوگا یہاں تک کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں تجھے نہ بخشوں گا اور آپ مجھے یہ کیسے نہ بخشیں گے حالانکہ کرم آپ کی صفات میں سے ہے اور جب آپ اپنے بندوں کو نا امید کر دیں گے تو آپ کا امیدوار کون بنے گا اگر آپ ہی انہیں بھگا دیں گے تو آپ کی طرف آنے کا قصد کون کرے گا۔ اے اللہ اگر آپ کی رحمت ختم ہو چکی ہو اور مجھے عذاب دینا ضروری ہی ہو تو آپ اپنے سارے بندوں کے گناہ مجھ پر ڈال دیجئے میں بے شک ان پر سے اپنی جان قربان کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ اس سے کہہ دیجئے کہ اگر تیرے گناہ آسمان کو چھپا بھی لیتے تب بھی میں تجھے بخش دیتا کیونکہ تو میرے کمال عفو اور رحمت کو پہچانتا ہے۔

حکایت: بغداد میں ایک شخص گنہگار تھا اور اس کی ماں صالحہ تھی جب کبھی اس سے کوئی گناہ ہو جاتا تھا تو وہ ایک کتاب میں لکھ لیا کرتا تھا ایک رات کا ذکر ہے کہ کسی نے

دروازہ کھٹکھٹایا وہ نکل کر دیکھتا کیا ہے کہ ایک خوبصورت عورت کھڑی ہے اس سے پوچھا تیری کیا حاجت ہے وہ بولی میرے یتیم بچے ہیں تین دن سے انہوں نے کھایا نہیں ہے اس شخص نے کہا اچھا اندر چلی آ وہ عورت تاڑ گئی کہ اس کے جی میں کچھ برائی ہے کہنے لگی: اے مصائب و مشکلات کے دور فرمانے والے! مجھے اس کے شر سے پناہ عطا فرما۔ اس پر اس نے اسے زبردستی کھینچنا شروع کیا وہ پھر کہنے لگی اچھا میری ایک بات سنو یہ کہہ کر اشعار ذیل پڑھنے لگی۔

الا ایها الناس لیوم رحیله
اراك عن الموت المفرق لاحیا

اے اپنی کوچ کے دن کو فراموش کرنے والے۔ تفرقہ انداز موت سے مجھے تو تو غافل نظر آتا ہے۔

الم تعتبر بالطاعین الی البلی
وترکهم الدنیا جمیعا کما هیا

کیا ان باتوں نے تجھے کچھ بھی پند آموزی نہیں کی کہ بہتیرے لوگ دیار کہنگی کو سفر کر گئے اور تمام دنیا کو جس حالت میں تھی اس میں خیر باد کہہ کر چل دیئے۔

ولم یخرجوا الا بقطن و خرقة
وما عمروا من منزل کل خالیا

انہیں دنیا سے سوائے تھوڑی سی روئی اور کپڑے کے کچھ بھی لے جانا نصیب نہ ہوا اور جو منزل انہوں نے آباد کی تھی وہ خالی ہو کر رہ گئی۔

وانت غدا اوبعده فی جوارهم
وحیدا فریدا فی المقابر ثاویا

اور تو بھی کل یا اس کے بعد کسی روز تن تنہا قبرستان میں جاگزیں ہو کر انہیں کی ہمسائیگی میں جا رہے گا

پھر وہ عورت رونے لگی اور بولی اے میرے رب میری فریاد کو پہنچ اور اس سے مجھے

بچا ان ہنے جب اس کی یہ بات سنی بہت رویا پھر وہ عورت کہنے لگی تجھے خدا کی قسم جب تیرے اور تیرے مالک کے مابین صلح ہوگئی تو اب مار کو نہ بھول اس پر اس نے عورت کو کچھ دیا اور بولا جا اپنے بچوں کو کھلا اور ان سے میرے لئے دعا کی درخواست کر کہ جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہے وہ مٹ جائے اس نے کہا اچھا چنانچہ جب اس نے اپنے بچوں کے لئے کھانا تیار کیا تو ان سے اس کے لئے دعا کی درخواست کی وہ کہنے لگے جب تک ہم اس کے لئے دعا نہ کرلیں گے کھانا نہ کھائیں گے کیونکہ اجیر جب تک کام نہ کرلے اجرت کا مستحق نہیں ہوتا پھر وہ شخص اپنی ماں کے پاس گیا اور اس نے کتاب جا کر دیکھی تو اس کو سفید پایا اس میں کوئی گناہ نہ تھا یہ خبر اس نے اپنی ماں کو دی اس نے پوچھا اس کا کیا سبب ہے اس نے کہا ایک عورت مجھ سے اپنے بچوں کے لئے کھانا مانگنے آئی تھی اسی کے ہاتھ پر میری خدا سے صلح ہوگئی اُس کے بعد اس نے وضو کیا اور کہنے لگا اے اللہ جیسے آپ نے میرے لکھے ہوئے گناہ مٹا دیئے مجھے اپنے پاس بلا لیجئے پھر سجدہ کیا اس کی ماں نے جو اسے حرکت دی تو دیکھتی کیا ہے کہ اس کا انتقال ہو چکا ہے۔

حکایت: حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک آراستہ مکان میں کوئی خوبصورت عورت رہتی تھی اور کسی کو روکتی نہ تھی جس کا جی چاہے چلا آئے ایک روز اس کے دروازہ پر بایزید جا بیٹھے کوئی اس کے پاس اس روز نہ آیا اس نے اپنی لونڈی سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے کہا دروازہ پر ایک مرد صالح بیٹھا ہے وہ بولی تو اسی کو آنے دے جب وہ اندر آئے تو پوچھنے لگی آپ کی کیا حاجت ہے انہوں نے فرمایا میرے ساتھ ایک رات رہ وہ بولی میری ایک رات کی دو سو اشرفیاں ہوتی ہیں۔ انہوں نے جیب سے سو اشرفیاں نکالیں اس کے سوا اور ان کی جیب میں ایک درہم تک نہ تھا اس عورت نے جب سو اشرفیاں لے لیں تو پوچھنے لگی آپ کیا چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا میرے کپڑے پہن کر میرے سامنے چار قدم چل اس نے ایسا ہی کیا اس کے بعد انہوں نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے اللہ آپ نے اس کا ظاہر درست کیا ہے تو آپ ہی اس کا باطن بھی درست کر دیجئے۔ اس کے بعد اس سے کہا میرے کپڑے اتار دے وہ بولی خدا کی پناہ میں

خدا سے توبہ کر چکی ہوں جفا کے بعد صفائی وحشت کے بعد انس جدائی کے بعد وصال غضب کے بعد رضا میسر ہوئی ہے المختصر وہ اس عورت کو چھوڑ کر چل دیئے ایک مدت کے بعد بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے ہوئے دیکھا اس نے انہیں بے فصل کے میوے کھلائے اس کے بعد غائب ہو گئی۔

لطیفہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا اس لئے حکم ہوا تھا کہ انہوں نے کسی کو گناہ کرتے دیکھا تھا اور اس پر تین بار بددعا کی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا بس کیجئے میرے بندوں پر آپ بددعا نہ کیجئے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں ان پر سارے مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہوں اگر وہ توبہ کریں گے تو میں ان کی توبہ قبول کرلوں گا یا یہی ہوگا کہ ان کی پشت سے میری عبادت کرنے والے بندے پیدا ہوں گے پس جو میں نے چاہا ہے چاہا ہے آپ جب میرے بندوں کی ہلاکت چاہتے ہیں تو میں بھی آپ سے چاہتا ہوں کہ اپنا ایک بیٹا میرے لیے ذبح کر ڈالئے اس کو شرح حکم میں ابن عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

فائدہ: جب حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں سے نکلے تو ان کا نور کنعان کے پہاڑوں پر تاباں ہوا اس سے ان کے بھائیوں کو ان کا نکل آنا معلوم ہو گیا چنانچہ وہ ان کے پاس پہنچے اور انہیں لے جا کر فروخت کر ڈالا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ چالیس درہم کو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بیس درہم کو اس طرح گنہگار جب پشیمانی سے روتا ہے تو اس کے نور کی تابش عرش کے نیچے تک پہنچتی ہے فرشتے کہتے ہیں یہ کیسا نور ہے ان کو جواب ملتا ہے کہ یہ بندہ چاہ مصیبت سے فضاء طاعت کی طرف نکل کر آیا ہے اور باب خوف میں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حوا علیہ السلام کے آنسو جوہر بن گئے تھے چنانچہ اسی طرح بازار جواہر میں گنہگار کے آنسو بھی جا کر قائم ہوتے ہیں جب وہ خوف خدا سے گریہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اے میرے فرشتو میرے بندے کے آنسو کی قیمت لگاؤ وہ عرض کرتے ہیں اس کی قیمت یہ ہے کہ اس کی نیکیاں مقبول ہو جائیں ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ اس کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے وہ عرض کرتے ہیں اس کی

قیمت یہ ہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ اس کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے پھر وہ عرض کرتے ہیں اس کی قیمت یہ ہے کہ آپ اسے جنت عطا فرمائیں پھر ارشاد خداوندی ہوتا ہے اس کی قیمت اس سے بھی زیادہ ہے وہ کہتے ہیں اے ہمارے ربّ ہم اس کی قیمت کے اندازے سے عاجز ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اس کی قیمت میرے وجہ کریم کا دیدار ہے۔

حکایت: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو بیس برس تک بدکاری میں مبتلا رہا تھا پھر ایک بار اس نے آئینہ دیکھا تو ڈاڑھی میں سفید بال نظر پڑے کہنے لگا الٰہی میں بیس سال تک نافرمان رہا ہوں اگر پھر میں آپ کی طرف رجوع ہو جاؤں تو کیا آپ قبول فرمالیں گے آواز آئی تو ہم سے محبت کرتا تھا ہم تجھ سے محبت کرتے تھے تو نے ہمیں چھوڑ دیا ہم نے تجھے چھوڑ دیا تو ہمارا نافرمان بنا ہم نے تجھے مہلت دی اگر تو ہماری طرف رجوع ہو جائے گا ہم تجھے مقبول بنالیں گے سورۂ یوسف کی تفسیر علائی میں میری نظر سے گزرا ہے اللہ تعالیٰ نے صحف حضرت ابراہیم علیہ السلام میں نازل فرمایا ہے خدائے عزیز حمید کی جانب سے گریز پا بندوں کو معلوم ہو کہ یہ تم کو میرا پیغام ہے چونکہ تم کو میں نے نور علم اور تیزی فہم کے ساتھ مخصوص کیا ہے اوّلاً یہ کہ میں تم کو عدم سے وجود میں لایا میں نے تمہاری آنکھیں بنائیں تو تم بینا ہوئے تمہارے کان پیدا کئے تو تم سننے کے قابل ہوئے تم کو زبان دی تو تم گویا کہلائے تمہیں دل عنایت کئے تو تم کو علم ملا عقل دی تو تم سمجھدار بنے تمہاری جانوں کو میں نے وحدانیت کا شاہد بنایا تو تم اس کے شاہد ہوئے آنے کے وقت تم نے پشت پھیر لی اقرار کر کے تم منکر ہو گئے تم عہد شکنی کر کے غدار بنے الختصر یہ باتیں تمہیں وحشت زدہ نہ بنائیں اگر تم رجوع ہو گئے تو ہم بھی رجوع ہو جائیں گے اور زیادہ کرم کریں گے ہم نے پیدا کیا ہے پس جس سے لغزش ہو گئی ہم درگزر کریں گے جو الگ ہو گا ہم اس سے ملیں گے جو توبہ کرے گا ہم قبول کریں گے جو فراموشی اختیار کرے گا ہم اس کی یاد رکھیں گے جو تھوڑا عمل کرے گا اس کی ہم قدر دانی کریں گے ہم عطا کریں گے ہم دیں گے ہم بخشش کریں گے نرمی سے پیش آئیں گے معاف کریں گے درگزر کریں گے ہمارا کرم سب پر مبذول

ہے ہمارا پردہ آویزاں ہے اے میرے بندے آسمان اور اس کی بلندی کی طرف نظر کر آفتاب اور اس کی شعاع کو دیکھ زمین اور اس کے اطراف کو اس کے دریاؤں اور موجوں کو اس کی فصلوں اور مختلف زبانوں کو جو کچھ ظاہر اور پوشیدہ ہے جو متحرک اور ساکن ہے جو قریب اور بعید ہے جو کچھ ہو چکا اور جو ہونے والا ہے جو کچھ تر و خشک ہے جو ٹھہرانے اور بیٹھنے والا ہے جو متحرک اور جامد ہے جو بیدار اور خوابیدہ ہے جو رکوع اور سجدہ میں ہے جو غائب یا حاضر ہے جو پوشیدہ یا عیاں ہے یہ سب کے سب میرے جلال کے شاہد ہیں میرے کمال کے مقر ہیں میرے ذکر کے اعلان کرنے والے ہیں میرے شکر سے غافل نہیں اے میرے بندے میں تو تیری یاد رکھتا ہوں اور تو مجھے فراموش کیے ہوئے ہے میں تیری پردہ پوشی کرتا ہوں اور تو میرا لحاظ نہیں کرتا اگر میں زمین کو حکم دوں تو اسی دم تجھے نگل جائے، اگر دریاؤں کو حکم دوں تو تجھے غرق کر دیں لیکن میں اپنی قدرت سے تیرا حامی ہوں اور اپنی قوت سے تیرا مددگار ایک زمانہ مقرر اور مدت معین تک میں ٹال رہا ہوں پھر ناچار تجھے میرے پاس آنا پڑے گا اور میرے سامنے تجھے کھڑا ہونا ہوگا میں تیرے اعمال تیرے سامنے ایک ایک کر کے گن دوں گا اور تیرے کل افعال کی تجھے یاد دہانی کروں گا یہاں تک کہ جب تجھے اپنی تباہی کا یقین آ جائے گا اور تو کہے گا اب لامحالہ دوزخی ہوا تو اپنی مغفرت تجھے عطا کروں گا اور اپنی رضا مندی تجھے عنایت کروں گا تیرے گناہوں اور خطاؤں کو بخش دوں گا اور کہوں گا غمگین نہ ہو چنانچہ تیری وجہ سے میرا نام غفار ہے۔ اسی معنی کے اشعار ذیل پڑھنے والوں نے پڑھے:

اتعرض عنا والجناب فسیح

وتھرب منا ان ذا القبیح

کیا تو ہم سے اعراض کرتا ہے حالانکہ ہماری درگاہ باوسعت ہے اور تو ہم سے بھاگا جاتا ہے یقیناً یہ بری بات ہے

ویبدولنا من نحوك الصدوالجفا

ومن نحونا وودلدیك صحیح

تیری طرف سے تو ہمارے لئے انکار اور جفا کاری کا ظہور ہوتا ہے اور ہماری جانب سے تیرے لئے خالص محبت کا

وندعوك للحسنى ونمنحك الرضا
وانت لاسباب البعاد جموح

ہم تجھے بہتری کے لئے بلاتے ہیں اور تجھے اپنی رضا مندی عطا کرتے ہیں اور تو درجہ اسباب فراواں پر سوار ہو کر سرکشی پر آمادہ ہے۔

ولم مرة جاء تك منا رسائل
وفيها خطاب لوسمعت فصيح

ہمارے کتنے ہی نامہ بر تیرے پاس نامہ پر نامہ لائے ان میں اگر تیرے گوش شنوا ہوئے تو یہ خوش بیانی کی تقریر تھی۔

فيا ايها الغصن الرطيب قوامه
وفيه لنا سريصان وروح

اے تازگی آمیز شاخ اس میں ہمارا راز محفوظ اور روح موجود ہے۔

اليك اشرنا بالوادا دفكل ما
يعد قبيحا فهو منك مليح

ہم نے تجھ سے اشارات محبت کئے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ جو کچھ نازیبا سمجھا جاتا ہے وہ تجھ سے تو زیبا ہی ہوتا ہے۔

عظمۃ الالباب میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے کسی نبی علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے میرے نبی گنہگاروں کے لئے بساط کرم بچھایئے اور خطا کاروں کے لئے میری رحمت کی وسعت کو پہنچایئے اور بھاگنے والوں کو میری طرف واپس لایئے اور طالبوں کو میری راہ بتلایئے اور نافرمانوں سے کہہ دیجئے کہ میں نے ان کے لئے اپنے پاس بساط قبول بچھا رکھا ہے اور آسان تر اعمال سے میں انہیں اپنا مقرب بنا لوں گا پھر میری مغفرت کے سامنے ان کے گناہ کی کیا حیثیت ہے اور ان کی خطائیں میری وسعت رحمت کے قریب بھی نہیں

پہنچ سکتیں اگر گناہ عظیم ہوں عیب بکثرت ہوں تو کیا ہوا میرے ابر کرم کا ایک قطرہ ان کا
ایک گناہ بھی باقی نہ رکھے گا اور میری رضا مندی کی ایک نگاہ ان کے کسی عیب کو نہ چھوڑے
گی۔ اے میرے نبی میرا یہ برتاؤ اس کے ساتھ ہے جو مجھ سے روگرداں ہو جائے پھر بھلا
اس کے ساتھ میرا کیا معاملہ ہوگا جس کا دل مجھ سے پُر ہو میری اطاعت نے اس کے تمام
اوقات کا احاطہ کر لیا ہو میرے معاملہ میں اس کی عمر گزر گئی ہو اے میرے نبی میری طرف
قصد کر کے آنے والوں کو مژدہ ہو میری طرف چل کر آنے والوں کو بشارت ہو ان کے دن
روزے اور راتیں شب بیداری ہیں میں گفتگو میں ان کی خبر رکھتا ہوں میرے فرشتے ان کا
مشاہدہ کرتے ہیں اور میری جنت ان کی مشتاق ہے ان کے دل میری معرفت کے خزانے
ہیں وہ مجھ سے راز و نیاز کی باتیں کرنے کے ایسے مشتاق ہیں جیسے کبوتر کو اشتیاق ہوا کرتا
ہے اور میرے لئے یتیموں کی طرح روتے ہیں ان کی دردناک آواز میرے نزدیک
فرشتوں کی تسبیح سے افضل ہے قسم اپنی عزت اور جلال کی میں ان کو ایسی چیزیں دوں گا جو
کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہوں گی نہ کسی کان نے سنی ہوں گی۔ اے میرے نبی مجھ سے
بھاگنے والا کہاں بھاگ کر جائے گا یا گنہگار مجھ سے کہاں تک بھاگے گا کیا قیامت اس کو
یک جانہ کردے گی اور میرے ہی پاس اسے پھر پھرا کر آنا پڑے گا پھر میں ایسے جزا دینے
والے کی طرح جو مخفی بھید جانتا ہو محاسبہ کروں گا اور اس سے ایسی باز خواست کروں گا جیسی
کوئی واقف کار باز خواست کرے جس سے دلوں کے بھید بھی پوشیدہ نہ رہ سکیں اپنی عزت
اور جلال کی قسم فرما کر کہتا ہوں اگر میں چاہتا تو جو تھوک منہ میں ہوتا ہے اسی سے اس کا دم
بند کر دیتا اور وہ گھٹ کر ختم ہو جاتا جو کپڑے وہ پہنے تھا اسی میں آگ لگا دیتا تو وہ جل کر
خاک سیاہ ہو جاتا لیکن میں ایسے دن پر اس کو ٹال رہا ہوں جس دن ان کی ٹکٹکی بندھ کر رہ
جائے گی اور کوئی عذر باقی نہ رہے گا۔

میں نے طہارت القلوب میں بروایت حضرت فضیل رضی اللہ عنہ دیکھا ہے کہ
انہوں نے جبل عرفات پر کسی شخص سے کہا بتلاؤ تو اگر اتنے سب لوگ کسی مالدار سے ایک
دانگ مانگیں تو ان کو دے گا اس نے جواب دیا نہیں انہوں نے کہا تمہارے نزدیک ایک

دانگ دو تہائی درہم ہے خدا کے نزدیک مغفرت یقیناً اس سے بھی کم ہے اور باب محبت میں پہلے گزر چکا ہے کہ ایک دانگ دو تہائی درہم کے برابر ہوتا ہے۔

فائدہ: جب آدم اترے تو اپنے گناہ پر بہت روئے اور کہنے لگے اے میرے رب! اگر میں آپ کے سامنے توبہ کروں اور صلاح کار بن جاؤں تو کیا قبول فرمالیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی: اے آدم! میں نے زمین اور آسمان پیدا کرنے کے پہلے ہی اپنے عرش پر لکھ رکھا ہے کہ یقیناً جو توبہ کرے میں اس کو بہت بڑا بخشنے والا ہوں اے آدم! میں توبہ کرنے والوں کو خوش وخرم اور ہنستا ہوا اٹھاؤں گا اور ان کی دعا مقبول ہوگی اور عنقریب پہلے گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے اترنے سے قبل ہی ان کی توبہ قبول کر لی تھی۔ حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ جب بندہ گنہگار ہوتا ہے اور ہاتھ اٹھ کر کہتا ہے اے میرے رب تو تین مرتبہ تک تو فرشتے اس کی آواز کو روک لیتے ہیں چوتھی بار اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کی آواز تم کب تک مجھ سے روکتے رہو گے اسے یقین آ گیا ہے کہ سوائے میرے اس کا کوئی رب نہیں ہے جو گناہوں کو بخش دے میں تمہیں شاہد بناتا ہوں کہ میں نے اسے بخش دیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے یقیناً قیامت میں اللہ تعالیٰ اتنی بخششیں فرمائے گا کہ ابلیس لعنۃ اللہ بھی اس امید میں کہ شاید اس کی بخشش ہو جائے فخر کر کے اٹھے گا۔

لطیفہ: حناطی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانچ چیزیں تاریکی ہیں اور ان کے لئے پانچ چراغ ہیں گناہ تاریکی ہے اور اس کا چراغ توبہ ہے قبر تاریکی ہے اور اس کا چراغ نماز ہے میزان تاریکی ہے اور اس کا چراغ لا الٰہ الا اللہ ہے قیامت تاریکی ہے اور اس کا چراغ عمل نیک ہے پل صراط تاریکی ہے اور اس کا چراغ یقین ہے۔

اللہ تعالیٰ، انسان اور شیطان

مسائل: شیطان کے مسلط کر دینے میں کیا حکمت ہے علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ

یوسف کی تفسیر میں اس کا جواب دیا ہے اس میں لطف عظیم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو اس پر حوالہ کر دے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ (۲:۳۶)
پس حضرت آدم علیہ السلام اور حوا کو شیطان نے لغزش میں ڈال دیا
وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ (۱۸:۶۳) اور
مجھے تو شیطان ہی نے اس کی یاد بھلا دی
هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ (۲۸:۱۵)
یہ شیطان کا کام ہے
مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ (۱۲:۱۰۰)
بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں میں عداوت ڈال دی
نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ نے مومن پر شیطان کے مسلط کرنے کی یہ حکمت بیان کی ہے کیونکہ جب وہ کسی سے گناہ کرا دے گا اور وہ توبہ کر لے گا تو یہ امر شیطان پر زیادہ گراں ہوگا اس سے کہ گناہ کرنے پر نہ بہکاتا جیسے صیاد کے جال میں کوئی شکار پھنس کر نکل جائے تو زیادہ گراں گزرتا ہے بہ نسبت اس کے کہ جال میں پھنسا ہی نہ ہو۔ نیز یہ بیان کیا ہے کہ مومن کی حالت شیطان کے ساتھ ایسی ہے جیسے درخت پر کسی انسان کا گزر ہو اور وہ اس سے ایک مسواک لے لے تو اس درخت کا مالک اس سے جھگڑا نہ کرے گا کیونکہ دوسری شاخ پھر نکل آئے گی لیکن اگر کلہاڑا لے کر اسے کاٹنا شروع کر دے گا تو وہ اسے ضرور روکے گا اور جھگڑا کرے گا پس گناہ مسواک کے مانند ہے جس کے بعد اور نیکی آ جائے گی اور کفر کلہاڑی کے مانند ہے پس جب شیطان کسی کو کفر پر آمادہ کرنا چاہتا ہے تو خدا اسے روک دیتا ہے۔

دوسرا مسئلہ: شیطان کے پیدا کرنے میں کیا حکمت ہے اس کے مختلف جواب ہیں بعض نے کہا ہے کہ خدا نے چاہا کہ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور شیطان پر اس کا وبال ڈالے پھر اس کو دو چند عذاب دے نیز یہ کہ اگر آگ نہ ہوتی تو عود کی خوشبو نہ ظاہر ہوتی۔ ایسے ہی اگر شیطان نہ ہوتا تو مومن کی فضیلت نہ ظاہر ہوتی یا یہ کہ اس طرح سے کہ سرے

سے اس کی مخالفت کر جائے اور یہ توفیق خداوندی سے میسر ہوتا ہے یا یہ کہ شیطانی وسوسہ سے باوجود موافقت تقدیر کے جو کچھ سرزد ہو گیا ہے اس سے توبہ کر لینے سے نیز یہ کہ شہر کے لئے کوئی خاکروب بھی ہونا ضروری ہے جو کوڑا کرکٹ دور کیا کرے حتیٰ کہ جس کے پاس مشک ہوتا ہے وہ بھی اس سے مستغنی نہیں پس قلب ایک شہر ہے اور نفس بدبودار شے ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو خاکروب بنایا ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ باوجودیکہ مسلمانوں کی مدد پر قادر ہے کبھی ان کو شکست دیتا ہے تاکہ انہیں شہادت نصیب ہو اور کبھی فتح عنایت کرتا ہے تاکہ غنیمت ہاتھ آئے اسی طرح کبھی خدا شیطان پر انہیں غالب کرتا ہے تاکہ انہیں جنت دستیاب ہو اور کبھی شیطان کو ان پر غالب کر دیتا ہے وہ ان کو شہوات میں مبتلا کرتا ہے پھر جب وہ تائب ہو جاتے ہیں تو اس طرح ان کو دنیا اور آخرت دونوں کی لذت حاصل ہو جاتی ہے حضرت ابن معاذ رضی اللہ عنہ نے کشف الاسرار میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو تاریکی سے پیدا کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ لعنت سے جن لوگوں نے ابلیس کو فرشتوں میں سے شمار کیا ہے۔ حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے رد کرنے کے لئے یہ کہا ہے کہ فرشتے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ فرشتوں میں شامل تھا۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے وہ ابوالجن ہے جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام ابوالبشر ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کی زوجہ کو پیدا کرنا چاہا تو اس پر غضب ڈال دیا اس سے ایک شعلہ نکلا پس اللہ تعالیٰ نے اس سے اس کی زوجہ کو پیدا کیا اور ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ابلیس کی داہنی ران میں ذکر اور بائیں میں فرج ہے جن کو اس کی اصلی صورت پر دیکھنا ممتنع ہے باب جمعہ میں پہلے گزر چکا ہے کہ چالیس مکلف جن ہوں تو جمعہ صحیح ہو جاتا ہے یا ان میں سے بعض جن اور بعض انس ہوں بشرطیکہ جن اس وقت بنی آدم کی صورت پر ہوں۔

تیسرا مسئلہ: اور اسماء کو چھوڑ کر اعوذ باللہ کہنے میں کیا حکمت ہے۔ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جب عدو سخت ہوتا ہے تو تعداد کثیر کی حاجت پڑتی ہے اور یہ اسم تمام

صفات کمال کا جامع ہے۔

چوتھا مسئلہ: اس میں کیا حکمت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام وغیرہ فرشتوں کو چھوڑ کر شیطان سے بچنے کے لئے خدا کی پناہ مانگی جاتی ہے باوجودیکہ چھوٹے سے چھوٹا فرشتہ بھی اس کے شر کے دفع کرنے کے لئے کافی ہے اور شیطان اس سے نہایت ذلیل ہے کہ خدائے عظیم کے اسم مبارک کی پناہ مانگی جائے۔ نیشا پوری نے کہا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ اے بندے میں نے تیری حفاظت کسی دوسرے کے سپرد نہیں کی بلکہ میں خود اس کا ذمہ دار ہوں۔

پانچواں مسئلہ: اعوذ کو بسم اللہ کے ساتھ قرین کرنے میں کیا حکمت ہے۔ نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اس لئے کہ بسم اللہ مومن کی شفا ہے اور استعاذہ میں شیطان کا سم ہے۔ حدیث میں آیا ہے ابواب معاصی کو استعاذہ سے بند کیا کرو اور ابواب طاعت کو بسم اللہ سے کھولا کرو۔

چھٹا مسئلہ: حضرت حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دینے اور دشمن کو زندہ رکھنے میں کیا حکمت ہے جواب یہ ہے کہ دشمن خصومت کرنے والا ہے اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم شافع ہیں اور اللہ تعالیٰ قاضی ہے اس لئے شفیع کو خصومت کرنے والے سے پہلے بھیج دیا تاکہ ہماری طرف سے دفع خصومت میں نائب بن جائیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ شیطان کو قیامت تک کی مہلت دینے میں اس کی عقوبت کی زیادتی اور اس کی معاصی کی کثرت مدنظر ہے۔

پھر روضہ میں بیان کیا ہے قاضی کو جن دو آدمیوں میں خصومت ہو ان میں سے ایک سے دوسرے کی سفارش کرنا جائز ہے۔ نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس لعنۃ اللہ کو مہلت دی تو کہنے لگا آپ کی عزت کی قسم جب تک بنی آدم کے بدن میں روح رہے گی میں ان کے دل سے ہرگز نہ نکلوں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک ان کے بدن میں روح رہے گی میں ان سے توبہ کو نہ روکوں گا وہ بولا میں ان سب کو ضرور بہکاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ان کے گناہ دور کرتا رہوں گا۔ وہ بولا میں ان کے

سامنے سے آؤں گا۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے یعنی ان کو آخرت بھلا دوں گا اور ان کے پیچھے سے آؤں گا یعنی ان کے لئے دنیا کو آراستہ کر دکھاؤں گا اور ان کی داہنی طرف سے آؤں گا یعنی حق سے انہیں باز رکھوں گا اور ان کے بائیں جانب سے آؤں گا یعنی باطل چیزیں ان کو آراستہ کر کے دکھاؤں گا۔ حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے جب اس نے یہ بات کہی تو بنی آدم پر فرشتوں کے دل کڑھنے لگے خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ انسان کے لئے اوپر اور نیچے کا سمت باقی ہے جب پستی کے ساتھ دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے گا یا عاجزی کے ساتھ اپنا چہرہ زمین پر رکھے گا تو میں اس کے ستر برس کے گناہ بخش دوں گا۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے جب تم میں سے کوئی ایک انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو یہ دعا میں اخلاص کہلاتا ہے اور جب اپنے دونوں ہاتھ سینہ کے برابر اٹھاتا ہے تو یہ دعا ہوتی ہے اور جب ان کو بلند کر دیتا ہے یہاں تک کہ سر سے بھی اونچے ہو جاتے ہیں اور ہاتھوں کی پشت اس کے چہرے کی طرف رہتی ہے تو یہ ابتہال یعنی زاری کرنا کہلاتا ہے تاتارخانیہ میں بروایت حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ مذکور ہے رغبت کے ساتھ دعا کرنا یہ ہے کہ اپنی ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف بلند کرے اور خوف کے ساتھ دعا کرنا یہ ہے کہ ہتھیلیوں کی پشت چہرے کی طرف کرے (نمازِ استسقاء میں دعاء کی طرح) اور تضرع کی دعا یہ ہے کہ خنصر (یعنی چھنگلیا) اور بنصر (یعنی اس کے پاس کی انگلی) کو بند کر لے اور ابہام (یعنی انگوٹھے) اور وسطیٰ (یعنی بیچ کی انگلی) سے حلقہ بنائے اور سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے اشارہ کرے۔ احیاء میں ہے اپنے دونوں ہاتھوں کو بائیں جانب مائل رکھے کیونکہ قلب بائیں طرف ہوتا ہے جیسے کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والا اس کو بائیں جانب کر کے طواف کرتا ہے اور باب الحج میں پہلے گزر چکا ہے اگر کہا جائے کہ اس ملعون کو یہ کہاں سے معلوم ہو گیا کہ اکثر لوگ ناشکرے ہوں گے کیونکہ اس نے کہا تھا

لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ (۷:۱۷)

آپ ان میں سے اکثروں کو شکر گزار نہ پائیں گے

جواب یہ ہے کہ یہ اس نے لوح محفوظ میں دیکھ لیا تھا۔ اور بعض کا قول ہے اس نے ایسا گمان کیا تھا اور وہ ٹھیک اتر آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ۔ (۳۴:۲۰)

البتہ ابلیس نے ان پر اپنا گمان سچا کیا تو وہ اس کے پیرو بنیں گے۔

جب اس نے یہ کہا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں ان کے لئے توبہ کا دروازہ کھول دوں گا۔ ابلیس لعنۃ اللہ نے کہا میں طول امل (لمبی امید) سے اس کو بند رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا تو میری مغفرت کو ان سے روک سکتا ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ (۱۷:۶۵)

یقیناً میرے بندوں پر تیرا بس نہ چلے گا۔

کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تجھے اس کی قدرت نہیں کہ تو میرے خاص بندوں سے گناہ سرزد کرا دے جس کے معاف کرنے سے میں عاجز ہو جاؤں۔

ساتواں مسئلہ: اس کی کیا وجہ ہے کہ شیطان کی عداوت خاص کر انسان کے ساتھ ذکر کی گئی ہے حالانکہ وہ خدا اور فرشتوں اور جنوں کا دشمن ہے جواب یہ ہے کہ اصل میں وہ بنی آدم کا دشمن ہے کیونکہ جب اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تو سمجھا کہ آدم ہی اس کے ملعون بننے کا سبب واقع ہوئے ہیں اور اس کا گمان یہ ہے کہ وہ خدا سے عداوت نہیں رکھتا اور دلیل اس کی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے شیطان کو کمزور دیکھا اس سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا خدا کے فراق کے خوف سے رہا اس کا جنوں سے عداوت کرنا تو صرف اس لئے ہے کہ وہ بنی آدم میں سے جو رسول ہوئے ہیں ان پر ایمان لائے ہیں سورۂ نحل کی تفسیر میں علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے شیطان نے کہا اے میرے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے محب اور شیطان سے دشمنی رکھتے ہیں لیکن پھر بھی وہ آپ کی نافرمانی کر کے میری اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ان کے دعوائے محبت کے باعث میں انہیں بخش دوں گا اگرچہ میری خدمت کی بجا آوری میں وہ قصور وار ہوں اور ان کے اس دعوے

کی وجہ سے کہ وہ تجھ سے عداوت رکھتے ہیں میں انہیں بخش دوں گا چاہے جب تک وہ تیرے حکم پر عمل کرتے رہیں۔ حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ براۃ کے ذیل میں اللہ تعالیٰ کے قول وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ۔(۹:۳۰)

یہود نے کہا عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں یہ ان کے منہ کی بات ہے جو لوگ پہلے کافر ہو چکے ہیں انہیں کی طرح یہ ناشکرے کہتے ہیں۔

کے متعلق بیان کیا ہے کہ الذین کفروا من قبل یعنی جو پہلے کافر بنے ان سے مراد کفار عرب ہیں۔ جنہوں نے کہا تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ نصاریٰ نے بھی ویسی ہی بات کہی جیسے یہود نے کہی تھی کیونکہ وہ کفر میں ان سے پہلے ہوئے ہیں انہوں نے اپنے علما اور راہبوں کو خدا کو چھوڑ کر رب بنا رکھا تھا یعنی ان کی بات مانتے تھے اور خدا کے قول کو انہوں نے چھوڑ رکھا تھا عدی بن حاتم طائی نصرانی تھے جب مسلمان ہو گئے تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اپنے راہبوں اور عالموں کی عبادت تو نہ کرتے تھے آپ نے فرمایا کیا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا تھا اس کو حرام اور جو حرام کیا تھا اس کو حلال نہ کرتے تھے انہوں نے عرض کیا ہاں ایسا تو کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی ان کی عبادت ہے احباء سے علمائے یہود اور ابناء سے علمائے نصاریٰ مراد ہیں پس یہ لوگ اپنے علماء کی اطاعت کر کے کافر ہو گئے تھے اور فاسق شیطان کا مطیع ہوتا ہے پس اس کی تکفیر لازمی تھی لیکن چونکہ فاسق شیطان کی تعظیم نہیں کرتا بلکہ اس پر لعنت کرتا ہے اس لئے اس سے کفر منتفی ہو گیا اگر کہا جائے یہ کیوں کہا کہ یہ ان کے منہ کی بات ہے حالانکہ سب ہی منہ سے کہتے ہیں جواب یہ ہے کہ وہ ایسی بات ہے جس کی تائید کسی دلیل سے نہیں ہوتی بلکہ انہوں نے بے معنی طور پر ایک بات بک دی اور بعض نے کہا ہے کہ انسان کبھی کسی شئے کو اختیار کرتا ہے اور زبان سے نہیں نکلتا اور یہود و نصاریٰ نے اس بات کو اختیار کیا اور زبان سے بھی کہہ ڈالا خدا بی بی اور بچہ سے منزہ ہے۔

موعظت: جب حضرت آدم علیہ السلام کو درخت کی ممانعت کی گئی تو انہوں نے اُسے اپنے تخت کے قریب ہی پایا۔ انہوں نے تخت کو اڑنے کا حکم دیا چنانچہ ان کا تخت ہزار برس تک جنت میں اڑتا رہا پھر جو اترا تب بھی وہ درخت قریب ہی پایا انہوں نے عرض کیا اے ربّ آپ نے اس درخت سے مجھے منع فرمایا ہے اور اس کو میرے قریب کر دیا ہے ارشاد ہوا اگر میں گناہ کے قریب رحمت کو نہ رکھتا تو درخت کے نیچے تخت کو بھی نہ رکھتا جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لے آئے تو جبرائیل ان کے پاس دو سرخ رنگ کے بیل لائے انہوں نے ان سے کھیتی کی اور ان کو مارا بیلوں نے کہا آپ ہمیں مارتے کیوں ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا چونکہ تم نے میری نافرمانی کی انہوں نے کہا آپ کا ربّ آپ کو کیوں کر سزا نہ دے جب آپ نے درخت میں سے باوجود منع کے کچھ کھا لیا اس پر حضرت آدم علیہ السلام رونے لگے اور عرض کیا: الٰہی مجھے ہر شے شرمندہ کر رہی ہے حتیٰ کہ یہ بیل بھی پس اللہ تعالیٰ نے ان کو قیامت تک کے لئے گونگا بنا دیا۔

بشارت: حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اے ربّ عزوجل آپ نے مجھے جنت ہی میں کیوں نہ بخش دیا ارشاد ہوا کہ اگر میں آپ کو جنت میں بخش دیتا تو ایک آدمی کے بخشنے سے میرا اکرم ظاہر نہ ہوتا میں نے چاہا کہ آپ دنیا میں جائیں اور ہزاروں گنہگار میرے پاس لائیں اور میں سب کو بخش دوں یہاں تک کہ میرے کرم کا وجود بخوبی ظاہر ہو۔

حکایت: حضرت دانیال نبی علیہ السلام طب سے واقفیت رکھتے تھے انہوں نے اپنے آپ کو ظاہر کرنا چاہا بادشاہ کے باورچی کو حکم دیا کہ کھانے میں ایک دانگ نمک زیادہ ڈال دیا کرے اس نے ایسا ہی کیا اس بادشاہ کی نظر کمزور ہو گئی بادشاہ نے حضرت دانیال علیہ السلام سے پوچھا انہوں نے فرمایا شاید باورچی نے کھانے میں نمک کی زیادتی کی ہو گی باورچی سے پوچھا تو اس نے کہا ہاں میں نے ایسا ہی کیا ہے اس سے وجہ پوچھی گئی تو اس نے صاف کہہ دیا کہ دانیال نے مجھے حکم دیا تھا۔ بادشاہ نے حضرت دانیال علیہ السلام سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا اس لئے کہ آپ کو میرے علم کی حاجت نہ تھی میں نے چاہا کہ آپ کو اس کی حاجت ہو چنانچہ اسی طرح مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت کے بہت سے

خزانے ہیں گناہ کو اس لئے مقدر کیا ہے تاکہ مخلوق کو خدا کی رحمت کی حاجت ہو۔

لطیفہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کیا خدا گنہگاروں پر رحم فرماتا ہے اس پر انہوں نے دو برتن طلب کئے ایک عمدہ تھا دوسرا برا پانی برسا تو دونوں بھر گئے آپ نے فرمایا خدا کی رحمت کا بھی یہی حال ہے کہ فرماں بردار اور نافرمان دونوں کو عام ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا یا الٰہی اپنے بندوں پر تو آپ کا بڑا کرم ہے ارشاد ہوا اے داؤد میں گنہگاروں کو گناہ سے بذریعہ عذاب کے نہیں باز رکھتا بلکہ بذریعہ احسان کے ان کو باز رکھتا ہوں تاکہ مجھ سے شرمائیں اور توبہ کر لیں اے داؤد میری یاد سے لذت حاصل کرنے والوں سے کہہ دیجئے کیا مجھ سے زیادہ کریم رب بھی کوئی تمہیں ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی میرے دروازہ پر قیام کیجئے کیوں کہ میں لطف کرتا ہوں مجھ سے دعا مانگئے کیوں کہ میں قبول کرتا ہوں، مجھ سے مناجات کیجئے کیوں کہ میں قریب ہوں میری صحبت اختیار کیجئے کیونکہ میں کریم ہوں۔

حکایت: ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ کے حدائق میں میری نظر سے گزرا ہے کہ ایک بار بنی اسرائیل قحط میں گرفتار ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام باران طلب کرنے کے لئے نکلے اس سے سوائے حرارت آفتاب کے اور کچھ نہ بڑھا اور آسمان بالکل ابر سے صاف ہو گیا انہوں نے عرض کیا اے رب اگر آپ کے نزدیک میری جاہ میں کمی آ گئی ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جاہ کی بدولت ہمیں باران رحمت عطا فرمایئے اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ آپ کی جاہ اور مرتبہ میں کچھ کمی نہیں آئی ہے لیکن آپ کی جماعت میں ایک شخص چالیس برس کا ہے اور وہ میری نافرمانی کیا کرتا ہے اس وجہ سے میں نے بارش روک دی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے کہنے لگے اے نافرمان جو چالیس برس کا ہو کر بھی اپنے رب عزوجل کی نافرمانی کئے جاتا ہے میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو ہماری جماعت سے نکل جا اس نافرمان نے کہا اگر میں اٹھوں گا تو تمام بنی اسرائیل مجھے پہچان لیں گے پس اس نے گریبان میں اپنا منہ ڈال لیا اور کہنے لگا یا الٰہی میں آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں اس کے بعد ایسی بارش ہوئی گویا مشکوں کا منہ کھل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ

السلام نے کہا اے ربّ عزّ وجل آپ نے کس کی بدولت ہمیں باران رحمت سے سیراب کیا ہے ارشاد ہوا اس نافرمان کی بدولت انہوں نے کہا اے ربّ عزّ وجل میں بھی اسے دیکھوں مجھے بھی دکھا دیجئے ارشاد ہوا اے موسیٰ! میں نے نافرمانی کی حالت میں تو اسے رسوا کیا نہیں پھر بھلا اب کیسے رسوا کروں حالانکہ وہ توبہ کر چکا ہے۔

● میں نے عقائق الحقائق میں دیکھا ہے کہ عرش کے پایہ میں ہر بندہ کی صورت ہوتی ہے اور اس پر پردہ پڑا رہتا ہے جب کوئی فرماں برداری کا کام کرتا ہے تو پردہ اٹھ جاتا ہے فرشتے اسے دیکھتے ہیں اور جب کوئی نافرمانی کرتا ہے تو پردہ گر پڑتا ہے پس فرشتے اسے نہیں دیکھ سکتے۔ میں نے احیاء العلوم میں دیکھا ہے کہ بندہ جس حالت میں ہوتا ہے اسی حالت میں کے موافق عرش میں اس کی صورت مثالی بن جاتی ہے جب وہ سکرات موت میں ہوتا ہے تو عرش میں سے اسے اپنی صورت مکشوف ہو کر معلوم ہونے لگتی ہے پس کبھی اپنے کو نافرمانی کی حالت میں دیکھتا ہے تو اس پر ایسا خوف طاری ہوتا ہے جس کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا میں نے اللہ تعالیٰ کے قول مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (۱۸:۵۰)

ترجمہ: کوئی بات اس کے منہ سے نہیں نکلنے پاتی جس کے لئے اس کے پاس ایک نگہبان تیار نہ ہو۔

تفسیر کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکیوں کے کاتب کو روزانہ بدل دیا کرتا ہے اور برائیوں کا کاتب وہی حاضر رہتا ہے اس کو تبدیل نہیں فرماتا چنانچہ اس قول میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت میں بندہ کی نیکیوں کے بکثرت گواہ آئیں گے اور برائیوں کا کاتب ایک ہی ہوگا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میں اتنی بڑی جماعت کو چھوڑ کر ایک کی نہیں مانتا۔

حکایت: بصرہ میں ایک جوان رہتا تھا جو خدا کا بڑا نافرمان تھا اور اس کی ماں اسے منع کیا کرتی تھی لیکن وہ باز نہ آتا تھا اور حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حاضر ہو کر اس سے جا کر کہا کرتی تھی کہ حسن بصری اسے اس طرح فرماتے تھے الغرض جو وعظ ان

کا سن کر جاتی تھی اسے ڈرایا کرتی تھی جب اس کی موت کا وقت آیا تو کہنے لگا اے ماں حضرت حسن بصری کے پاس چل کر ان سے درخواست کر کہ میرے پاس تشریف لائیں اور مجھ کو توبہ تلقین کریں چنانچہ وہ ان کے پاس گئی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہ میں اس کے پاس جاؤں گا نہ میں اس کی نماز پڑھوں گا وہ رنجیدہ ہو کر واپس آئی اور اپنے لڑکے کو آ کر اس کی خبر کی لڑکے نے کہا اچھا جب میرا دم نکل جائے تو میرے گلے میں رسی ڈال کر گھر میں گھسیٹنا اور کہنا کہ جو خدا کی نافرمانی کرے اس کی یہی سزا ہے اور میری قبر گھر ہی میں بنانا تا کہ مجھ سے اور مردوں کو تکلیف نہ پہنچے جیسے کہ مجھ سے زندوں کو تکلیف پہنچتی رہتی ہے چنانچہ جب اس نے اس کے گلے میں رسی ڈالی تو اس نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے خدا کے ولی پر مہربانی کر پھر اس کو گھر ہی میں دفن کر دیا اتنے میں دیکھتی کیا ہے کہ کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے اس نے پوچھا کون ہے جواب ملا حسن بصری وہ کہنے لگے کہ میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا ہے مجھے ارشاد ہوا اے حسن تو میرے بندوں کو مجھ سے ناامید کرتا ہے اور میرے بندہ کے سامنے تو دروازہ بند کرتا ہے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں نے اسے بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

حکایت: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی امت کے گناہوں کی وجہ سے متفکر ہو رہے تھے اتنے میں ایک پرندہ در و یاقوت سے آراستہ نظر پڑا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے اور اس کی خوشروئی سے تعجب ہوا پھر وہ ایک ریت کے جزیرہ کی طرف اڑ گیا اور اپنی چونچ میں اس میں سے کچھ اٹھاتا تھا اور اس کو دریا میں ڈال دیتا تھا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو یہ خبر دی آپ نے پوچھا ریت کو چونچ سے اٹھا اٹھا کر دریا میں ڈالنے سے تو نے کیا ارادہ کیا تھا اس نے کہا کہ میں نے دریا کی موجوں کو پھیرنا چاہا تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور آپ نے فرمایا تیری خوشروئی اور بدعقلی پر مجھے تعجب آتا ہے اس نے کہا خدا نے مجھ کو فرشتہ پیدا کیا تھا آپ کے دل میں جو بات گزری تھی وہ جان کر مجھے مثال بنا کر بھیجا ہے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے آپ کی امت

کے گناہ کی خدا کی رحمت کی وسعت کے سامنے اتنی ہستی ہوگی جتنی کہ ایک پرندہ ریت اٹھا اٹھا کر دریا میں ڈالتا ہو۔

لطائف

پہلا لطیفہ: اللہ تعالیٰ نے قصہ ہدہد میں حضرت سلیمان علیہ السلام سے نقل کر کے فرمایا ہے کہ میں یقیناً اسے سخت عذاب دوں گا بعض نے کہا ہے یعنی اس کو اس کے جوڑے سے الگ کر دوں گا اور بعض نے کہا ہے اس کے پر نوچ ڈالوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا ورنہ میرے پاس کوئی ظاہر دلیل لائے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے آپ کو اللہ تعالیٰ نے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ حصے چار ہیں عذاب کافروں کے لئے ذبح منافقوں کے لئے' برہان فرمانبرداروں کے لئے اور معافی نافرمانوں کے لئے۔

دوسرا لطیفہ: خبر میں آیا ہے کہ جب انسانوں کے گناہ بکثرت ہو جاتے ہیں تو حاملین عرش کو اس کا اٹھانا گراں ہو جاتا ہے اس سے وہ جان لیتے ہیں پس پکارتے رہتے ہیں۔ اے کریم العفو یہاں تک کہ پھر عرش انہیں ہلکا معلوم ہونے لگتا ہے اور جب بندہ یا کریم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تو نے میرا کیا کرم دیکھا حالانکہ تو دنیا کے قید خانہ میں ہے ذرا صبر کر جنت میں میرا کرم دیکھنا۔

تیسرا لطیفہ: عیون المجالس میں بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے کہ دنیا ہزار برس کی مسافت ہے چھ سو برس سمندروں کی اور چار سو برس میدانوں کی مخلوق ہزار طرح کی ہے چھ سو قسمیں سمندروں میں ہیں اور چار سو خشکی میں ہر رات کو سمندر کہتے ہیں۔ اے رب عزوجل ہمیں اجازت ہو تو ہم خطا کاروں کو غرق کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ذرا ٹھہرو پس ٹھہر جاتے ہیں اور کہتے ہیں سبحان الکریم الحلیم۔

چوتھا لطیفہ: حضرت حناطی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن عرش سے بھی زیادہ خدا کے قریب ہے کیونکہ عرش اور خدا کے درمیان ایک

حجاب ہے اور خدا اور مومن کے درمیان کوئی حجاب نہیں حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میرا دل دنیا اور آخرت سے بہتر ہے کیونکہ دنیا تعجب کا مقام ہے اور آخرت میں جنت ہے اور میرا دل مقام معرفت خداوندی ہے نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ سب سے بڑا عطیہ معرفت ہے اور سب سے چھوٹی شئے میں اس کی گنجائش ہے اور وہ قلب ہے اور رحمت سب سے زیادہ وسعت رکھنے والی شئے ہے پھر اس میں نافرمانی کی گنجائش کیسے نہ ہو گی حالانکہ نافرمانی نہایت چھوٹی چیز ہے۔

پانچواں لطیفہ: میں نے کتاب الحقائق میں دیکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر میں منادی کر دی تھی کہ مصر میں سوائے ہمارے کوئی غرباء کے ہاتھ گیہوں فروخت نہ کرے تاکہ ان کے کرم سے وہ لوگ مالا مال ہو جائیں اسی طرح سے اللہ تعالیٰ جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں قیامت میں فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا کہ فرماں برداروں کا حساب کر لو لیکن تقصیر داروں کا حساب سوائے میرے کوئی نہ کرے گا و نیز اس میں ہے کہ جب کوئی گنہگار بندہ مرتا ہے اور قیامت میں خدا لوگوں کی صف کی صف جمع کرے گا تو گنہگار کو عالموں کی صف میں داخل کرے گا وہ اسے بھگائیں گے پھر نمازیوں کی صف میں داخل کرے گا تو وہ بھی اسے بھگائیں گے وہ کہے گا وائے رسوائی میرے لئے سوائے دوزخ کے کہیں جانے کا ٹھکانہ نہیں ہے پس وہ خود دوزخ کی طرف چلے گا مالک دیکھ کر اس سے پوچھے گا کہاں چلا وہ کہے گا دوزخ کو وہ پوچھے گا تو کس امت میں سے ہے وہ کہے گا: نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے مالک کہے گا تو اسی امت میں جاہل وہ کہے گا میں اس کا مقام نہیں جانتا وہ کہے گا وہ عرش کے نیچے ہے وہ روتا فریاد کرتا ہوا وہاں جائے گا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہوں گے! جس کا کوئی رفیق نہ ہو جس کا کوئی سفارشی نہ ہو جس کا کوئی ہمدرد نہ ہو میرے پاس آئے میں اس کی سفارش کروں گا۔ چنانچہ وہ گنہگار آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا پھر آپ کی سفارش سے جنت میں چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا جب اس کی امید لوگوں سے منقطع ہو گئی تو میری طرف رجوع ہوا اور اس نے مجھ پر اعتماد کیا میں جواد ہوں جو میرا قصد کرتا ہے مجھے پا لیتا ہے۔

چھٹا لطیفہ: سورہ سبحان کے متعلق میں نے تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے کل قرآن پڑھا لیکن آیت

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ (۸۴:۱۷)

فرما دیجئے ہر ایک اپنے اپنے طریق پر عمل کرتا ہے۔

سے زیادہ امید دلانے والی اور عمدہ آیت میری نظر سے نہیں گزری کیونکہ بندہ کے مشابہ عصیان کے سوا کچھ نہیں اور مولیٰ کے مشابہ غفران کے سوا کچھ نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمام قرآن پڑھا لیکن آیت حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ (۴۰:۱تا۳)

کتاب کا اتارنا خدائے عزیز حکیم کی طرف سے ہے جو گناہ کا بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا ہے۔

سے بڑھ کر کوئی زیادہ امید دلانے والی اور عمدہ آیت میں نے نہیں دیکھی کیونکہ گناہوں کا بخشنا توبہ کے قبول کرنے سے پہلے بیان کیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمام قرآن پڑھا لیکن کوئی آیت اللہ تعالیٰ کے قول نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ○ (۱۵:۴۹)

میرے بندوں کو آگاہ کر دیجئے کہ میں یقیناً بڑا بخشنے والا اور مہربان ہوں اور بلاشک میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔

سے زیادہ امید دلانے والی اور عمدہ آیت نہیں دیکھی اس سے بندوں کو آگاہ کر دیجئے مغفرت اور رحمت کو دردناک عذاب سے پہلے بیان کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمام قرآن پڑھا لیکن خدا کے قول قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ (۵۳:۳۹)

فرما دیجئے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو یقیناً خدا تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

سے بڑھ کر امید دلانے والی اور عمدہ آیت نہیں دیکھی پھر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے تمام قرآن پڑھا لیکن اللہ تعالیٰ کے قول اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (۸۲:۶)

جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا ان کے لئے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

سے زیادہ عمدہ اور امید دلانے والی آیت نہیں دیکھی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمام قرآن پڑھا اور کوئی آیت اللہ تعالیٰ کے قول وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ (۱۷:۳۹)

جو لوگ بت کی عبادت کرنے سے بچیں اور خدا کی طرف رجوع ہوں ان کو بشارت ہے پس بشارت دیجئے میرے بندوں کو۔

سے بڑھ کر عمدہ اور امید دلانے والی آیت میں نے نہیں دیکھی اور جس آیت کو قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھا ہے اس میں ظلم سے شرک مراد ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے کہ مشرک کو اس کا عمل شرک سے نہیں نکالتا جیسے مومن کو اس کا گناہ ایمان سے نہیں نکالتا اس کو رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ نساء میں نقل کیا ہے۔

ساتواں لطیفہ: جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص پر خون دیکھا تو رو دیئے لیکن جب قمیص درست نظر آئی تو مسکرائے کیونکہ اس سے انہیں معلوم ہو گیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام صحیح وسالم ہیں اسی طرح جب فرشتے مومن کو گناہوں میں آلودہ دیکھتے ہیں تو رونے لگتے ہیں لیکن جب اس کا قلب توحید اور معرفت کے ساتھ انہیں صحیح نظر آتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں۔ احیاء میں ابن شریح سے روایت آئی ہے انہوں نے خواب میں دیکھا گویا قیامت قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کا علماء سے تین بار ارشاد ہوا کیا تم نے اپنے علم کے موافق عمل کیا ہے ان کا بیان ہے کہ میں بول اٹھا آپ نے تو یہ فرمایا تھا کہ خدا شرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے سوا جس کے لئے چاہے گا بخش دے گا اور ہمارے نامۂ اعمال میں شرک نہیں اس پر ارشاد ہوا اچھا جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت میں میری امت کا ایک شخص لایا جائے گا
جس کے گناہ ریگستان کی ریگ کے برابر ہوں گے خدا کے سامنے اسے کھڑا کر کے اس
سے کہا جائے گا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ جب اسے لے چلیں گے تو پھر اِدھر اُدھر
دیکھے گا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اِدھر اُدھر کیا دیکھتا ہے وہ عرض کرے گا اے ربّ میں دنیا
سے چلا آیا تھا اور میری امید آپ سے منقطع نہ ہوئی تھی اور آپ نے مجھے دوزخ کا حکم
دے دیا اب بھی میری امید آپ سے منقطع نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اپنی عزت
وجلال کی قسم میرے بندہ کا یہ گمان نہ تھا لیکن میرے بندہ کا یہ دعویٰ ہے اے فرشتو میں
تمہیں شاہد بناتا ہوں کہ میں نے اس کا دعویٰ قبول کر لیا اور اس کی مغفرت کر دی۔

مسئلہ: توبہ کے درست ہونے کی یہ شرط ہے کہ آدمی باز آ جائے پشیمان ہو اور عزم
کر لے کہ آئندہ ایسا نہ ہو گا اور اگر ظلماً کسی کا مال لے لیا ہو تو اسے واپس کر دے اگر ظلماً
کسی کا مال لے لیا تھا اور مر گیا تو اس کے وارثوں کو دے دینا واجب ہے کیونکہ آخرت میں
اس سے مواخذہ ہو گا۔ اور ایسے لوگ بہت ہیں اگر کوئی مر گیا اور دَین چھوڑ گیا اور ورثہ لینے
والے تک نہ پہنچے تو آخرت میں ان کو ثواب ملے گا اور آخرت میں پہلے شخص کو بھی خصومت
کا استحاق نہ ہو گا اس کو اکثر مشائخ نے ذکر کیا ہے اگر مدیون تنگدست ہو گیا اور وارث نے
اس کی تونگری کا انتظار کیا اور اس نے توبہ کر لی تو اس کی توبہ صحیح ہے ماوردی رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا ہے اگر تنگدست ہی مر گیا تو امید ہے کہ خدا اس کی طرف سے ادا کر دے گا جیسا کہ
عدل کی فضیلت کے باب میں عنقریب آتا ہے اور صحت توبہ کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ گناہ
پر قادر ہو کیونکہ مثلاً زنا سے اس لئے تائب بن گیا کہ بڑھاپے یا اور کسی وجہ سے قابل ہی نہ
رہا تو اعتبار نہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ خدا کے واسطے توبہ کی ہو چنانچہ اپنا مال نافرمانی میں
اڑاتا تھا پھر نافرمانی کو بخل کی وجہ سے چھوڑ بیٹھا تو توبہ مقبول نہیں اس کو اسنوی رحمۃ اللہ
علیہ نے مہمات میں بیان کیا ہے اور صحت توبہ کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ حاکم کے پاس جا
کر اپنے کو رسوا ہی کرے بلکہ اس پر خدا کی پردہ پوشی سے اپنے کو چھپانا واجب ہے اور نہ یہ
ضروری ہے کہ اپنے اوپر حد قائم کرے کیوں کہ حقوق اللہ میں توبہ کرنے والوں سے معافی

بہت قریب ہے لیکن اگر حاکم تک مقدمہ پہنچایا جیسا ماعز رضی اللہ عنہ نے کیا تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر چار بار اپنی نسبت زنا کی شہادت دی تھی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سنگسا کر دیا تھا یہ نہایت کمال کی بات ہے روضہ میں کہا ہے جو شخص زنا کا اقرار کر گزرے اس کے لئے مسنون یہ ہے کہ اپنے اقرار سے رجوع کر لے لیکن مظالم عباد میں اظہار اور مظلوم کو اپنا حق وصول کرنے دینا واجب ہے اس کے سوا اور گناہوں میں جیسے غیر محرم عورت کو دیکھنا یا حالت جنابت میں مسجد میں بیٹھنا یا بے وضو قران چھونا شراب پینا یا باجے یا لہو کی باتیں سننا' پس مستحب ہے کہ ہر گناہ کے مناسب جو عمل نیک ہو بجالا کر اس کا کفارہ کر دے جس کی طرف نظر کرنا حرام تھا اس کا گناہ قرآن کی طرف نظر کرنے سے دور ہو جاتا ہے اس طرح آلات لہو کے سننے کا گناہ قرآن کے سننے سے' حالت جنابت میں مسجد میں بیٹھنے کا گناہ اعتکاف کرنے سے شراب خواری کا گناہ حلال پینے کی چیزیں خیرات دینے سے دور ہو سکتا ہے یا مسلمانوں کی ایذا رسانی کا کفارہ ان کے ساتھ احسان اور سلوک کرنے سے کر لے قتل کا کفارہ غلام آزاد کرنے سے واجب ہے مگر جب عاجز ہو تو دو ماہ تک مسلسل روزے رکھے اگر مرض کی وجہ سے بھی کوئی روزہ چھوٹ جائے تو از سر نو روزے رکھنا واجب ہے لیکن حیض یا نفاس یا تمام دن بے ہوشی کی وجہ سے افطار کر لینا تتابع کا قاطع نہیں ہے۔

فوائد

پہلا فائدہ: سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے کہا کہ توبہ یہ ہے کہ تو اپنا گناہ نہ بھولے اس شخص نے کہا نہیں بلکہ توبہ یہ ہے کہ اپنا گناہ بھول جائے اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے اسی کے موافق ہے کیونکہ صفائے محبت کی حالت میں جفا کا بیان کرنا جفا ہے اور ظاہر ہے کہ گناہ جفا اور توجہ صفائی ہے۔

نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے ایک نے ان سے کہا کہ مجھ سے ایک گناہ ہو گیا ہے آپ خدا سے دعا فرمائیے کہ میری بخشش ہو جائے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے سنا کہ ہاتف کہہ رہا ہے کہ جب اس نے تیرے

سامنے اپنا پردہ فاش کیا تو تو ہی اس کو بخش۔

دوسرا فائدہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک شخص نے کہا کہ مجھے سے ایک گناہ ہو گیا ہے کہا تیرے لئے توبہ ہے پہلے تو اس سے انہوں نے منہ پھیر لیا پھر اس کی طرف متوجہ ہوئے تو دیکھتے کیا ہیں کہ ان کی دونوں آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں فرماتے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں وہ سب کے سب بند ہوتے اور کھلتے ہیں سوائے باب توبہ کے کہ اسی دروازہ پر ایک فرشتہ مقرر ہے اور وہ دروازہ قیامت تک بند نہ ہوگا پس رحمت خدا سے ناامید مت ہو بعض کا قول ہے کہ ابلیس اس لئے ہلاک ہوا کہ وہ توبہ کو واجب نہیں سمجھتا تھا اور نہ وہ اپنی خطا کا معترف ہوا اسی لئے اس نے توبہ نہ کی بلکہ غرور کیا اور رحمت خدا سے ناامید ہو گیا اور حضرت آدم علیہ السلام کو سعادت نصیب ہوئی کیونکہ انہوں نے اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا اور توبہ کو ضروری سمجھا چنانچہ خدا کے سامنے توبہ کی۔ تواضع سے پیش آئے اور رحمت خدا سے ناامید نہ ہوئے۔

تیسرا فائدہ: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی مرسل یا کتاب منزل کے سوا کسی اور کی روایت تم سے نہ بیان کروں گا سنو بندہ جب گناہ کرتا ہے اس کے بعد اگر چشم زدن کے لئے بھی اس پر نادم ہو جاتا ہے تو اس سے چشم زدن سے بھی پہلے گناہ اتر جاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ گناہ کرتا ہے اور پھر اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہوتا ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ اس کے پیش نظر ہو جاتا ہے اور اس سے تائب ہو کر گریز کرتا ہے یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ توبہ کرنا فوراً واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے توبہ خدا پر انہیں کے لئے ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھتے ہیں پھر عنقریب ہی توبہ کر لیتے ہیں پس جب توبہ کرنے میں جلدی کرتا ہے تو اس کا گناہ مٹ جاتا ہے جیسے کہ نجاست جب تک تر رہتی ہے آسانی سے دور ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں پس نیکی کے نور کے سامنے گناہ کی تاریکی کو طاقت نہیں ہے جیسے کہ صابون کی سفیدی کے سامنے

میل کی کچھ حقیقت نہیں ہوتی۔ حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ میں قریب سے مراد موت کے آنے کا وقت ہے کیونکہ موت آنے والی ہے اور ہر آنے والی شئے قریب ہے اور جو شخص گناہ سے زمانہ طویل کے بعد اور موت سے بہت عرصہ پہلے توبہ کرتا ہے وہ ان لوگوں سے خارج ہے جن کی نسبت توبہ کا قبول کرنا خدا نے اپنے ذمہ خصوصیت کے ساتھ لیا ہے کیونکہ خدا نے ان کی خصوصیت کے بیان کے موقع پر حرف اِنَّمَا استعال کیا ہے جو حصر کے لئے ہے لیکن ایسا شخص خدا کے اس قول میں داخل ہے جس کا مضمون ہے وہ لوگ ہیں خدا جن کی عنقریب توبہ قبول کرلے گا اور ان دونوں میں بڑا فرق ہے اس موقع پر جہالت کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہوا ہے اکثر اس کے قائل ہیں کہ ہر وہ شخص جو گناہ کرتا ہے وہ جاہل اور نادان ہے کیونکہ اگر وہ ثواب وعقاب کے علم سے جو اسے حاصل تھا کام لیتا تو گناہ پر پیش قدمی نہ کرتا اور پہلے گزر چکا ہے کہ گناہ تاریکی ہے اور اس کا چراغ توبہ ہے۔ حناطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ موت تین قسم کی ہے ایک نفس کی موت اس کے بعد عفو کے کفن میں لپیٹ کر اور مغفرت کی خوشبو لگا کر اہل جنت کے مقابر میں دفن کیا جاتا ہے اور ایک روح کی موت ہے کہ فرقت کے کفن میں لپیٹ کر جدائی کی خوشبو لگا کر مقابر وحشت میں دفن کیا جاتا ہے اور ایک قلب کی موت ہے کہ کفن ملامت مین لپیٹ کر اور ندامت کی خوشبو لگا کر مقابر عقوبت عیں دفن کیا جاتا ہے پس جس کا نفس مر جاتا ہے اس کی دنیا نابود ہو جاتی ہے اور جس کی روح مر جاتی ہے اس کا مولیٰ اسے نہیں ملتا اور جس کا قلب مر جاتا ہے اس کی آخرت نیست ہو جاتی ہے۔

چوتھا فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں ایک انصاری بیمار کے پاس گیا اور وہ سکرات موت میں مبتلا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا توبہ کر لیکن اس کی زبان نے ساتھ نہ دیا اس نے آسمان کی طرف اپنی آنکھ پھیری اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے آپ سے سبب پوچھا گیا تو فرمانے لگے جب اس کی زبان قابو

میں نہ رہی تو آسمان کی طرف اپنے دل سے اشارہ کیا اور نادم ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے فرشتو میرا بندہ زبان سے توبہ کرنے سے عاجز ہو گیا تھا لیکن وہ دل میں پشیمان ہوا میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اگرچہ ریگستان کی ریگ کے برابر کیوں نہ ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ کی وفات کے وقت آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے جو اپنی موت سے ایک سال قبل توبہ کر لے گا اس کی توبہ مقبول ہو جائے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے جبرائیل! ایک سال میری امت کے لئے بہت ہے وہ غائب ہو گئے اور پھر واپس آ کر کہنے لگے: خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ جو اپنی موت سے ایک ماہ پیشتر توبہ کرے گا اس کی توبہ مقبول ہو گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبرائیل! میری امت کے لئے ایک ماہ بہت ہے پھر وہ غائب ہو گئے اور واپس آ کر کہنے لگے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردگار عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے جو اپنی موت سے ایک جمعہ قبل توبہ کرے گا اس کی توبہ مقبول ہو گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: اے جبرائیل! میری امت کے لئے جمعہ بہت ہے وہ پھر غائب ہو گئے اور واپس آ کر کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ جو اپنی موت سے ایک روز قبل توبہ کرے گا اس کی توبہ قبول ہو گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! میری امت کے لئے ایک دن بھی بہت ہے وہ غائب ہو گئے پھر واپس آ کر کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ جو اپنی موت سے ایک ساعت قبل توبہ کرے گا اس کی توبہ قبول ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل میری امت کے لئے ایک ساعت بہت ہے وہ غائب ہو گئے اور پھر واپس آ کر کہنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پروردگار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام فرماتا ہے ارشاد کرتا ہے کہ اگر ایک سال بہت ہے ایک ماہ بہت ہے ایک جمعہ بہت ہے ایک دن بہت ہے ایک ساعت بہت ہے تو جو اپنی موت کے ایک سال ایک ماہ ایک

جمعہ ایک روز ایک ساعت پہلے بھی میری طرف رجوع نہ ہو یہاں تک کہ اس کی روح اس کے حلق میں آ پہنچے اور زبان سے بولنا اور عذر خواہی کرنا اسے ممکن نہ ہو لیکن وہ اپنے دل سے شرمندہ اور پشیمان ہو تو میں اسے بخش دوں گا اور پروانہ کروں گا اس کو نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب زہر الریاض میں ذکر کیا ہے۔

پانچواں فائدہ: اگر کہا جائے اس میں کیا حکمت ہے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ دل سے پشیمان ہونا ہے اور قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توبہ اپنی جانوں کو قتل کرنا تھا جواب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت نے ایمان کے لئے عیانی معجزہ طلب کیا تھا چنانچہ کہا تھا کھلم کھلا ہمیں خدا کو دکھلا دیجئے پس جب انہوں نے عیانی بات طلب کی تھی تو ان کی توبہ بھی عیانی قرار دی گئی اور اپنی جانوں کو قتل کرنا ہے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیب پر ایمان لائی ہے اس لئے ان کی توبہ دل سے رکھی گئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا میں جو بندہ اپنے گناہ پر روتا ہے یہاں تک کہ اس کے رخساروں پر اس کے آنسو بہ آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو اس کے رخساروں پر حرام کر دیتا ہے۔

چھٹا فائدہ: بروایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو اپنی موت سے ایک سال قبل توبہ کرتا ہے خدا اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے پھر فرمایا جو اپنی موت کے ایک ماہ قبل توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے پھر فرمایا جمعہ بھی بہت ہے جو شخص اپنی موت سے ایک روز قبل توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے پھر فرمایا ایک روز بہت ہے جو اپنی موت کے ایک ساعت قبل توبہ کرتا ہے خدا اس کی توبہ قبول فرماتا ہے پھر فرمایا ایک ساعت بہت ہے جو شخص قبل اس کے کہ اسے غرغرہ لگ جائے توبہ کرتا ہے اس کی توبہ قبول ہوتی ہے۔

ساتواں فائدہ: حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ایک بار حضرت آدم علیہ السلام کی بابت غور کیا اور عرض کیا اے رب عزوجل آپ نے انہیں اپنے دست مبارک سے پیدا کیا پھر ایک لغزش سے ان کی معصیت کی منادی کر دی اور جنت سے انہیں باہر کر دیا حالانکہ آپ نے خود ہی انہیں بلا عمل جنت میں سکونت پذیر بنایا تھا اور ان میں اپنی روح

پھونکی تھی اور فرشتوں سے انہیں سجدہ کرایا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی اے ابراہیم! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حبیب کے لئے حبیب کی مخالفت ایک سخت بات ہے۔

آٹھواں فائدہ: جب حضرت آدم علیہ السلام سے نافرمانی ہوئی یعنی بھول کر درخت میں سے انہوں کچھ کھا لیا تو ان پر سوائے سونے چاندی کے جنت میں ہر شئے رونے لگی اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں کو کیا ہوا کہ تم دونوں آدم پر نہیں روتے انہوں نے کہا جس نے آپ کے حکم کی مخالفت کی ہو اس پر ہم کیسے روئیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے عزت و جلال کی قسم میں تم دونوں کو ہر شئے کی قیمت بناؤں گا اور بنی آدم کو تمہارا خادم بناؤں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ درہم اور دینار زمین میں خدا کی لہریں ہیں نہ کھاتی ہیں نہ پیتی ہیں اور جہاں چاہتے ہو ان سے تمہاری حاجت پوری ہو جاتی ہے اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ درہم اور دینار پر سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے سکہ بنایا اور کہا ہے کہ بغیر ان کے گذران ٹھیک نہیں ہو سکتی اس کو ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب العرائس میں بیان کیا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ دراہم دَارُ الْهَمِّ یعنی دراہم ہم و غم کا گھر ہے اور دنانیر دَارُ النَّارِ یعنی دنانیر آگ کا گھر ہے اور حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ توریت میں لکھا ہے جس دل میں درہم اور دینار کی محبت ہو اس پر حق کہنا حرام ہوتا ہے۔

علاء بن زید نے کہا ہے کہ میں نے دنیا کو خواب میں دیکھا وہ ہر طرح کی زینت سے آراستہ تھی میں نے اس سے کہا خدا مجھے تجھ سے پناہ دے وہ بولی اگر تو نے یہ ارادہ کیا ہے کہ خدا تجھ کو مجھ سے پناہ میں رکھے تو درہم سے عداوت رکھ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے جو کوئی درہم کی عزت کرتا ہے خدا اس کو ذلیل کرتا ہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے بہتیرے لوگوں کو دیکھا جو مستحقوں کو درہم اور دینار کے دینے میں بخل کرتے تھے آخر خدا نے ان پر ایسے کو مسلط کیا کہ جس نے بلا استحقاق ان سے لے رلیا۔ نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ زمین میں سونا پیدا کرنا خدا کا بھید ہے اسے گھس کر پینا خفقان کو نافع ہے اور آنکھ میں لگانا مقوی بصر ہے اگر صرع والے گلے میں اسے لٹکائیں تو

صرع دور ہو جائے اگر سونے کو آگ میں گرم کر کے سرکہ میں بجھائیں اور گندہ دہن کو پلائیں تو حکم خدا سے یہ عارضہ دور ہو جائے۔ سونا اور چاندی سعادت اور شقاوت کے اسباب میں سے ہے۔ حضرت حناطی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے جب درہم اور دنانیر مسکوک ہوئے تو شیطان نے انہیں لے کر بوسہ دیا اور کہنے لگا جو تم دونوں سے محبت رکھے گا حقیقت میں وہ میرا غلام ہے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ دراہم عقارب ہیں اگر تو اچھی طرح منتر نہ جانتا ہو تو تجھے قتل کر ڈالیں کہا گیا اس کا منتر کیا ہے جواب دیا حلال سے حاصل کرنا اور وجوہ خیر میں صرف کرنا۔ حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں کہا ہے کہ درہم دال اور را کے کسرہ اور فتحہ دونوں سے آیا ہے اور درہام بھی ایک لغت ہے۔

نواں فائدہ: جب حضرت آدم علیہ السلام نے درخت میں سے کھا لیا تو سوائے درخت عود کے سب درخت آپ سے بھاگنے لگے چنانچہ خدا عزوجل نے اس پر عتاب کیا اس نے کہا اے ربّ مجھے معلوم ہوا کہ یہ عتاب ہے ارشاد ہوا کہ اپنی عزت اور جلال کی قسم میں اولاد آدم کے نزدیک تجھے خاموش دولت بناؤں گا لیکن چونکہ تو نے ایسے کو پناہ دی ہے جو میرا نافرمان تھا اس لئے تجھ سے بغیر آگ کے خوشبو نہ نکلے گی۔ نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ عود ہندی قسط کو کہتے ہیں اور ند بھی اسی کا نام ہے اگر پانی کے ساتھ پیا جائے تو درد جگر پیچش اور درد پہلو کو نافع ہے اور صداع بارد وشقیقہ کو دھونی لینا ناک میں ٹپکانا پینا ضماد کرنا سب نافع ہے اور دھونی لینے سے اور مقدم سر میں چھڑکنے سے نزلہ کو نفع ہوتا ہے اور منہ میں رکھ کر چبایا جائے تو تبخیر کا قاطع ہے۔

دسواں فائدہ: اگر کہا جائے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے بدن کو زمین پر کیسے حرام کر دیا جواب یہ ہے کہ مٹی دو پاک کرنے والی چیزوں میں سے ایک ہے اور وہ نجاست کلیہ سے پاک کرتی ہے اور گناہ سب سے بدتر نجاست ہے اس لئے مٹی سے طہارت حاصل کرنے کی ضرورت پڑی۔ اس لئے زمین نبیوں کے سوا اوروں کے بدن کو کھا جاتی ہے کیونکہ وہ گناہ سے خواہ عمداً یا سہواً قبل نبوت اور بعد نبوت کے معصوم ومحفوظ ہوتے ہیں۔

گیارہواں فائدہ: حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام ایک بار مجتمع ہوئے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کیا خدا سے آپ کو تعجب آتا ہے کہ اس نے ایک مخلوق پیدا کی ہے ان کو رزق دیا ہے اور وہ اس کی نافرمانی کرتے ہیں لیکن انہیں عذاب نہیں دیتا میکائیل علیہ السلام نے کہا کچھ تعجب نہیں کیونکہ ان کے اعمال سے خدا کا کچھ بڑھتا نہیں اور نہ گناہ کرنے سے خدا کا کچھ کم ہوتا ہے اس لئے کہ نہ اطاعت سے خدا کو فائدہ پہنچتا ہے نہ معصیت سے کوئی ضرر پھر انہیں کیوں عذاب دے اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ میں ویسا ہی ہوں جیسا کہ میکائیل نے کہا ہے نہ ویسا جیسا کہ جبرائیل نے کہا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک بار آسمان سے ایک فرشتہ کسی شخص کو عذاب دینے کے لئے اترا اس نے کہا میں خدائے کریم کے روئے مبارک کے صدقے تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے عذاب نہ دے وہ اوپر چڑھ گیا اور دوسرا اترا پھر اس نے کہا میں خدائے کریم کے روئے مبارک کے صدقے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے عذاب نہ دے لیکن اس نے نہ مانا اور عذاب دیا جب وہ آسمان اور زمین کے درمیان میں پہنچا تو اس کے دونوں بازو جدا ہو گئے وہ متحیر رہ گیا اور کہنے لگا یہ مصیبت مجھے کیوں پہنچی آواز آئی کہ اس نے میرے وجہ کریم کے طفیل سے تجھ سے درخواست کی تھی کہ مجھے عذاب نہ دے اور تو نے اس پر بھی اسے عذاب دیا اگر میری وجہ کریم کے طفیل سے مجھ سے ساری مخلوق کی بخشش کی درخواست کرتا تو میں سب کو بخش دیتا۔

بارہواں فائدہ: اس سے ہم باب کو ختم کردیں گے خدا ہمارا اور سب مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر کرے ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی کیا میں تمہیں ایک دعا نہ سکھا دوں کہ تم اسے پڑھ کر دعا مانگا کرو اگر تمہارے اوپر پتھروں کے برابر تعداد میں گناہ ہوں جب بھی خدا انہیں بخش دے یہ پڑھا کرو۔ **اللھم لا الٰہ الا انت الحلیم الکریم تبارکت سبحانک ربّ العرش العظیم۔**

اے اللہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ حلم و کرم والے ہیں بابرکت ہیں پاک ہیں عرش عظیم کے پروردگار ہیں۔

باب

فضیلت عدل کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ۔(۱۶:۹۰)
یقیناً خدا عدل اور احسان کرنے کا حکم فرماتا ہے۔

حضرت علامہ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ عدل اپنی طرف سے انصاف کرنا ہے اور احسان اس کے ساتھ ہوتا ہے جو برائی سے پیش آئے فحشاء برے قول وفعل کو کہتے ہیں منکر وہ ہے جس کا پتا شریعت اور سنت میں نہ لگے یعنی جس کی اجازت نہ ہو بغی کے معنی غیر پر ظلم وتعدی کے طریقہ سے دست درازی کرنا ہے۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے باغی پچھاڑا جاتا ہے بعض کتب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر بغاوت کرے تو خدا عزوجل باغی پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے ربّ کا ارشاد ہے اپنے عزت وجلال کی قسم میں ظالم سے جلدی (یعنی دنیا ہی میں) انتقام لوں گا اور اس سے بھی انتقام لوں گا جو مظلوم کو دیکھے اس کی مدد پر قادر ہو اور پھر اس کی مدد نہ کرے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ظلم قیامت میں تاریکیوں کا باعث ہوگا۔

حکایت: حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ایک روز وہ راستہ میں چلے جا رہے تھے کسی لڑکے کے پیر پر ان کا پیر پڑ گیا وہ کہنے لگا اے ابوحنیفہ کیا آپ قیامت کے دن قصاص سے نہیں ڈرتے اس پر وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ظلم کا انجام سوء خاتمہ ہوتا ہے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لطیفوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک روز دعوت میں گئے جس میں سونے کے برتنوں میں کھانا رکھا تھا وہ برتنوں میں سے نکال نکال کر کسی شئے پر رکھنے لگے اور وہاں سے اٹھا اٹھا کر کھالیا تاکہ

سونے کے برتنوں کا استعمال لازم نہ آئے۔

مسئلہ: شرح مہذب میں میں نے دیکھا ہے کہ سونے اور چاندی کے برتن سے وضو کرنا بلا خلاف صحیح ہے۔ حضرت نووی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے اگر اس سے اس طرح وضو کرے کہ برتن سے ہاتھ میں پانی لے کر پھر اس عضو پر جس کی طہارت منظور ہو ڈالے تو جائز ہے اگر برتن سے اسی عضو پر پانی ڈالتا ہے جس کا دھونا منظور ہے تو ناجائز ہے اور جب پانی پینا چاہے تو ہاتھ میں پانی لے کر پھر پی لے۔ چاندی کے گلاب پاش کا استعمال بالاتفاق حرام ہے۔ قاضی حسین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس کے جواز استعمال کا حیلہ یہ ہے کہ پہلے اس سے پانی ہاتھ میں انڈیلے پھر داہنے ہاتھ میں لے کر استعمال کرے۔ میں نے طبقات ابن سبکی میں دیکھا ہے کہ امام الحرمین قاضی حسین رحمۃ اللہ علیہ نے جو فی الحقیقت مذہب کے جید عالم تھے' بیان کیا تھا اور ان کے پوتے حسن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے آ کر کہا کہ میں قسم کھا گیا ہوں کہ آپ کی طرح علم اور عفت میں کوئی دوسرا نہیں اگر ہو تو بی بی پر طلاق ہے اس پر انہوں نے سر جھکا لیا اور رونے لگے اور بولے کہ موت بھی لوگوں کے ساتھ ایسا ہی کرتی ہے تیری بیوی پر طلاق نہ پڑے گی۔ ان کی ۴۶۲ھ میں وفات ہوئی ہے۔

حکایت: ایک بار سوتے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے سینہ پر ایک چیونٹی چڑھ آئی آپ علیہ السلام کو جب معلوم ہوا تو پکڑ کر آپ نے اسے پھینک دیا وہ بولی اے نبی اللہ یہ کیسا حملہ تھا کیا آپ علیہ السلام کو معلوم نہیں کہ آپ کو ملک قادر وقہار کے سامنے کھڑا ہونا ہے جو مظلوم کو ظالم سے حق دلائے گا یہ سن کر آپ علیہ السلام کو غش آ گیا جب ہوش ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے چیونٹی مجھ سے درگزر کر اس نے کہ میں بے تین شرطوں کے آپ سے درگزر نہ کروں گی وہ یہ ہیں کہ آپ کسی سائل کو واپس نہ کریں دنیا پر خوشی میں آ کر نہ ہنسیں اور جو آپ سے فریاد کرے آپ کا جاہ و دبدبہ اسے مانع نہ ہو آپ نے فرمایا اچھا۔ تب اس چیونٹی نے معاف کر دیا۔

حکایت: اعوانِ سلطان میں سے ایک شخص نے صیاد سے ظلماً مچھلی لے لی جب

اسے تیار کر چکا اور چاہا کہ کھائے مچھلی نے منہ کھول کر نہایت زور سے اس کی انگلی کاٹ لی وہ طبیب کے پاس گیا اس نے کہا اپنی انگلی کاٹ ڈال اس نے کاٹ ڈالی پھر درد ہتھیلی تک پھیل گیا طبیب نے کہا اس کو بھی کاٹ ڈال ورنہ کلائی تک اس کا اثر سرایت کر جائے گا وہ وہاں سے بھاگا اور ایک درخت کے نیچے جا کر سو رہا خواب میں کسی نے اس سے کہا صیاد کے پاس جا اور اسے کچھ دے دلا کر راضی کر لے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور ظلم سے تائب ہوا۔ خدا نے اس کا ہاتھ جیسا تھا ویسا ہی کر دیا۔

حکایت: عوارف المعارف میں بیان ہے کہ ایک بار ایک شخص نے موٹا جوتا پہنے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر اتفاق سے پیر رکھ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے تو مجھے کچل دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کوڑا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے سے ہٹا دیا اس شخص کا بیان ہے کہ میں رات بھر اپنے آپ کو ملامت کرتا رہا جب صبح ہوئی تو ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں بلایا ہے خدمت میں ڈرتے ڈرتے حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کل تمہیں کوڑے سے ہٹا دیا تھا لو یہ کوڑا ہے آج تم تیں بار مجھے ہٹا لو میں نے سیرت ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھا ہے کہ واقعہ بدر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی صف بندی کی سترہ رمضان المبارک اور جمعہ کا روز تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک میں ایک تیر لئے ہوئے تھے سواد بن غزیہ رضی اللہ عنہ صف سے ذرا باہر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر سے ان کے شکم میں کونچا دیا اور فرمایا: اے سواد! برابر کھڑے ہو وہ بولے اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تکلیف دی حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عدل کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں مجھے بدلہ لینے دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا شکم کھول دیا انہوں نے گلے سے لگا لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک پر بوسہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے یہ کیوں کیا انہوں نے عرض کیا جو کچھ درپیش ہے وہ آپ دیکھ ہی رہے ہیں میں نے چاہا کہ آخر وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد مبارک سے میری جلد مس کر لے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

حکایت: حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کسی مجوسی پر قرض آتا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سے تقاضا کرنے گئے۔ آپ کے جوتا میں نجاست لگ گئی آپ نے جھٹک دی وہ اڑ کر اس کی دیوار پر جا گری امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پس و پیش ہوا اور کہنے لگے اگر کھرچتا ہوں تو اس کی دیوار کی مٹی کم ہوئی جاتی ہے لیکن میں اس کی دیوار پر نجاست کو جو مجھ سے پڑ گئی ہے چھوڑ بھی نہیں سکتا آخر آپ نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا وہ باہر نکلا اور کہنے لگا۔ اے امام المسلمین! مجھے مہلت دیجئے۔ آپ نے فرمایا میرے سبب سے تیری دیوار نجس ہوگئی ہے مجھے معاف کر دے اس نے پوچھا: اے ابوحنیفہ! کیا آپ میری دیوار پاک کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں وہ کہہ اٹھا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

مسئلہ: اگر کسی کا کپڑا چھین لیا اور وہ اس کے پاس نجس ہوگیا یا اسے نجس کر دیا تو نہ تو اس کو پاک کرنا جائز ہے نہ مالک اس کو اس پر مجبور کر سکتا ہے بلکہ اس کے ذمہ اس کی دھلائی اور کمی کا تاوان الگ دینا ہوگا اس کو اسنوری رحمۃ اللہ علیہ نے رافعی سے نقل کیا ہے۔

حکایت: حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ میں ایک شخص سے چھوارے خریدے اس کے سامنے دو چھوارے پڑے تھے یہ سمجھ کر خریدے ہوئے چھواروں میں سے یہ بھی ہیں انہوں نے اٹھا لئے پھر بیت المقدس کو روانہ ہوئے خواب میں ان کو دو فرشتے نظر آئے ایک دوسرے سے پوچھتا تھا کہ کون ہیں دوسرے نے جواب دیا کہ ابراہیم بن ادہم زاہد خراسان ہیں لیکن ایک سال سے ان کی طاعت موقوف رکھی گئی ہے۔ کیونکہ مکہ میں انہوں نے دو چھوارے اٹھا لئے تھے۔ جب صبح ہوئی تو مکہ روانہ ہوئے یہاں جو پہنچے تو چھوارے فروخت کرنے والے کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس کے لڑکے سے درخواست کی کہ مجھے معاف کر دے اس نے معاف کر دیا اس کے بعد وہ بیت المقدس واپس گئے پھر ان دونوں فرشتوں کو خواب میں دیکھا ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا یہ ابراہیم

بن ادھم ہیں سال بھر سے جوان کی طاعت موقوف رکھی گئی تھی خدا نے سب قبول فرمائی۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ خوشی کے مارے رو دیئے۔ اس کے بعد ہر ساتویں روز حلال سے سوائے ایک بار کھانے کے اور کچھ نہ کھاتے تھے میں نے طبقات ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھا ہے کہ حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ دو تین روز کے بعد سوائے ایک لقمہ کے اور نہ کھاتے تھے اور ان کا ورد یہ تھا کہ روزانہ ہزار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے ساتھ چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور یہ استغفار پڑھتے تھے۔ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین عملت سوءا وظلمت نفسی واسرفت فی امرنا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم یاحیی یاقیوم لا الٰہ الا انت۔

آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ پاک ہیں میں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے ہوں میں نے برائی کی اور اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے کام میں حد سے گزر گیا گناہوں کو آپ کے سوا کوئی نہ بخشے گا آپ بخش دیجئے اور میری توبہ قبول کیجئے۔ بیشک آپ ہی توبہ قبول کرنے والے اور نہایت مہربان ہیں اے زندہ اے برقرار رہنے اور رکھنے والے کوئی معبود نہیں مگر تو ہی۔

578ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے۔

حکایت: حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک بار موسم سرما میں جمعہ کے روز میں جامع مسجد جا رہا تھا میرا پیر پھسلا تو میں نے ایک مجوسی کی دیوار پکڑ لی اس سے میں نے درخواست کی کہ مجھے معاف کر دے اس نے پوچھا کیا تمہارے دین میں اتنی احتیاط ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ میں نے طبقات ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھا ہے کہ ابو اسحٰق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز مسجد میں گئے تاکہ وہاں کھانا کھا لیں اتفاق سے مسجد میں ایک دینار بھول گئے جب یاد آیا تو واپس آئے وہ مل گیا کہنے لگے شاید کسی دوسرے کا ہو یہ کہہ کر اسے چھوڑ دیا ان کے بعض اصحاب کا بیان ہے کہ ایک بار میں ان کے ہمراہ جا رہا تھا میں نے راہ میں

ایک کتے کو دیکھ کر ڈانٹ دیا۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رہنے دو راستہ ہمارے اور اس کے درمیان مشترک ہے۔ شیخ ابو محمد عبداللہ بن محمد نصر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ماہ محرم 468ھ میں شب جمعہ کو خواب دیکھا کہ حضرت شیخ ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ اپنے ساتھیوں سمیت تیسرے یا چوتھے آسمان پر اڑ رہے ہیں وہاں ان کو ایک فرشتہ ملا ان سے کہنے لگا کہ خدائے سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں کو کیا پڑھایا کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا صاحب شرع سے جو کچھ منقول ہے وہی پڑھاتا ہوں فرشتہ واپس گیا اور شیخ اپنے ساتھیوں سمیت اڑ گئے پھر فرشتہ واپس آیا اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے آپ اور آپ کے اصحاب حق پر ہیں ان کو لے کر جنت میں داخل ہو جائیے۔ حضرت امام حسین طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک بار کعبہ شریف سے میں نے ایک آواز سنی کہ جو دین میں تمیز حاصل کرنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ تنبیہ اختیار کرے۔ ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ شیخ ابو اسحٰق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس خشکی اور تری کی راہ سے فتاویٰ لائے جاتے تھے۔ بحر فقہ کی موجوں میں تلاطم ہوتا تھا لیکن ان کے پاس ورع متین اور طریق متقین کی پیروی کے ساتھ آ کر قرار حاصل کرتی تھیں۔ 476ھ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔

موعظت: جیسا کہ بستان العارفین میں ہے حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے بعد وفات خواب میں پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا انہوں نے کہا کہ باب الصغیر پر ایک بوڑھے کے بوجھ سے میں نے ایک لکڑی لے لی تھی سال بھر سے اسی کے حساب میں گرفتار ہوں۔ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا کہ میرے ذمہ ایک شخص کا ایک درہم ہے اس کی طرف سے ہزار درہم میں خیرات کر چکا ہوں لیکن پھر بھی اس سے بڑھ کر میرے دل پر کوئی چیز گراں نہیں ہے۔ قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک دانگ کے عوض سات سو نمازیں لے لی جائیں گی اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کو اس میں توقف ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو کوئی برائی کرے گا اس کو اس کے مثل سزا ملے گی۔ اور پہلے گزر چکا

ہے کہ ایک دانگ دو تہائی درہم کے برابر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگاہ فرمائیے اگر میں راہ خدا میں قتل ہو جاؤں تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کا کفارہ کر دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں بشرطیکہ تم بامید ثواب صابر رہو مگر دین' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص راہ خدا عزوجل میں قتل کیا جائے پھر وہ زندہ ہو اور پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور پھر قتل کیا جائے اور اس پر دین یعنی کسی کا حق آتا ہو تو وہ جنت میں نہ داخل ہو گا۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے یہ اس کے بارہ میں ہے جو مر گیا اور ادا کرنے پر قادر تھا اور وصیت بھی نہ کر گیا لیکن جس نے کسی حق کام کے لئے قرض لیا ہو اور وہ تنگدست ہو کر مر گیا ہو تو امید ہے کہ خدائے سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی جانب سے ادا کر دے۔ چنانچہ بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں دین دار کو اللہ تعالیٰ بلائے گا اور فرمائے گا۔ اے ابن آدم تو نے لوگوں کے حقوق کس میں برباد کر دیئے کس میں ان کے مال ضائع کر دیئے وہ عرض کرے گا اے رب میں نے تو برباد نہیں کئے لیکن ہاں مجھ سے جل گئے یا ڈوب گئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تیری جانب سے ادا کرنے کا سب سے زیادہ میں حقدار ہوں پس اس کی نیکیاں برائیوں پر غالب آ جائیں گی اور اس کو جنت کا حکم مل جائے گا۔ بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو دین دار ہو کر مر جائے اور خدا کو یہ معلوم ہو کہ یہ ادا کرنا چاہتا تھا تو اس کو عذاب نہ دے گا نہ اس سے باز پرس کرے گا۔ حضرت مؤلف فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری میں اس کی مؤید حدیث موجود ہے یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت آئی ہے جو لوگوں کے مال لے لے اور اس کا ارادہ ادا کرنے کا ہو تو خدا اس کی طرف سے ادا کر دے گا یا اس سے ادا کرا دے گا اور جو لوگوں کا مال لے اور تلف کرنا چاہتا ہو خدا اسے ضائع کر دے گا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص کسی مدت تک کے لئے کسی کو دینار قرض دے تو اس مدت تک ہر روز کے عوض اسے صدقہ کا ثواب ملے گا اور جب وہ

مدت آ جائے گی تو ہر روز کے عوض دین کے برابر صدقہ کا ثواب اسے ملے گا۔

فوائد

پہلا فائدہ: ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان کو غمگین پایا ان سے پوچھا غیر نماز کے وقت میں تم مسجد میں کیوں بیٹھے ہو انہوں نے عرض کیا اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افکار اور قرض میں پھنسا ہوا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ایک دعا تعلیم کرتا ہوں اگر اسے پڑھو گے تو تمہاری فکر دور ہو جائے گی اور خدا تمہارا قرض ادا کرا دے گا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور تعلیم فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح و شام یہ پڑھا کرو۔ اللھم انی اعوذ بك من الھم والحزن و اعوذبك من العجز والکسل واعوذ بك من الجبن والبخل و اعوذبك من غلبة الدین و قھر الرجال.

اے اللہ میں فکر اور غم سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور عاجزی اور سستی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور بزدلی اور بخل سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور دین کے غلبہ اور لوگوں کے قہر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

دوسرا فائدہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دعا تعلیم فرمائی جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے اگر تم میں سے کسی پر پہاڑ کے برابر بھی سونا قرض ہو اور یہ دعا پڑھ کر خدا سے دعا مانگے تو ادا ہو جائے۔ اللھم فارج الھم وکاشف الغم مجیب دعوة المضطرین رحمن الدنیا والاخرة ورحیمھما انت ترحمنی برحمة منك یغنینی بھا عن رحمة من سواك.

اے اللہ فکر کو دور کرنے والے اور غم کو ہٹانے والے بے چینوں کی دعا قبول کرنے والے دنیا اور آخرت کے مہربان اور رحم کرنے والے آپ ہی مجھ پر رحم فرمائیں گے پس اپنی رحمت سے مجھ پر رحم کیجئے جو پھر آپ کے پاس کی رحمت سے مجھے بے نیاز بنا دے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے اوپر قرض تھا میں نے یہ دعا

پڑھی خدا نے میرا قرض ادا کرا دیا۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم یہ توریت میں ہے جو کوئی اس دعا کے وسیلہ سے دعا مانگتا ہے خدا اس کو قرض سے سبکدوش کرتا ہے اور دشمن سے بچاتا ہے۔

تیسرا فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت پر نماز نہیں پڑھی کیونکہ وہ قرضدار تھا۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کے قرض کے موافق دراہم لائے اور کہنے لگے: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس پر نماز پڑھیئے وہ روزانہ سو بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرتا تھا۔

چوتھا فائدہ: میں نے ابن ابی الدنیا کی کتاب الدعا میں بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر قرض ہو اور وہ یہ دعا پڑھا کرے

اللهم منزل التوراة والانجيل والزبور والفرقان العظيم. ربّ جبرئيل و ميكائيل و اسرافيل و عزرائيل ورب الظلمات والنور والظل والحرور راسئلك ان يفتح لي ابواب رحمتك وان تحل عقدلي من ديني وان تودى عني امانتي اليك والي خلقك۔

اے اللہ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم کے اتارنے والے اے جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل کے ربّ اور تاریکیوں اور نور اور سایہ اور دھوپ کے ربّ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے اور میرے قرض کی گرہ کھول دیجئے اور آپ کی اور آپ کے خلق کی جو امانت میرے پاس ہے اس کو مجھ سے ادا کرا دیجئے۔

تو خدا اس کا قرض ادا کر دے گا۔

پانچواں فائدہ: میں نے روض الافکار میں دیکھا ہے فضیل ابن فضالہ نے بیان کیا کہ میں ایک بار قرضدار ہو گیا اور میں الحاج کے ساتھ پڑھا کرتا تھا:

یا ذاالجلال والاکرام بحرمۃ وجھك الکریم اقرض عنی دینی

اے ذاالجلال والاکرام! اپنے وجہ کریم کی حرمت سے میرا دین ادا کرا دیجئے۔

کسی کہنے والے نے مجھ سے خواب میں کہا خدا کے وجہ کریم کے طفیل سے تو کب تک خدا سے الحاح کرتا رہے گا فلاں مقام پر جا اور وہاں سے اپنے قرض کے موافق لے لے ان کا بیان ہے کہ پھر میرے اصحاب میں اسے ایک نے اس کو مجھ سے سیکھ لیا وہ پڑھا کرتا تھا۔

یا ذاالجلال والاکرام اعطنی صیحۃ فی قوۃ وطول عمر فی حسن عمل وسعۃ رزق ولا تعذبنی علیہ

اے ذاالجلال والاکرام! مجھے تقویت کے ساتھ صحت عنایت کر اور حسن عمل کے ساتھ عمر دراز اور فراخی رزق عنایت کر اور اس پر مجھے عذاب نہ دے۔

پس خدا نے یہ تینوں باتیں عنایت کیں۔

حکایت: بنی اسرائیل کے زمانہ میں تین قاضی تھے خدا نے ان کا امتحان کرنا چاہا اور دو فرشتوں کو ان کے پاس بھیجا ایک فرشتہ گھوڑی پر سوار تھا اور اس کا بچھیرا اس کے ساتھ ساتھ تھا اور دوسرا گائے پر سوار تھا گائے والے نے بچھیرے کو بلایا اور وہ اس کے پیچھے پیچھے ہولیا گھوڑی والے نے کہا کہ یہ بچھیرا میری گھوڑی کا بچہ ہے دوسرا بولا نہیں بلکہ میری گائے کا بچہ ہے دونوں آپس میں جھگڑے اور ایک قاضی کے پاس گئے اس نے گائے والے کو وہ بچھیرا رشوت لے کر دلا دیا اور یہ حکم کر دیا کہ یہ گائے کا بچہ ہے پھر دونوں دوسرے قاضی کے پاس گئے اس نے بھی رشوت لے کر اسی کو دلا دیا اور یہی کہا کہ گائے کا بچہ ہے پھر وہ تیسرے کے ں گئے اس نے کہا میں حیض سے ہوں وہ دونوں بولے مرد کو حیض نہیں آتا قاضی نے کہا ۔ر بھلا گائے کے گھوڑی کا بچہ کیسے پیدا ہو سکتا ہے چنانچہ اسی بناء پر یہ قول مشہور ہے کہ دو قاضی جہنم میں اور ایک قاضی جنت میں ہے۔ میں نے شیخ عارف باللہ تقی الدین حسینی رضی اللہ عنہ کی کتاب مقمع النفوس میں دیکھا ہے کہ ایک نکوکار قاضی کی موت کا وقت آ پہنچا اور اس ۔ے زمانہ میں ایک کفن چور تھا جو قبر کھول کر کفن نکال لیا

کرتا تھا اس نے اسے بلا کر اپنے کفن کی قیمت دے دی تا کہ قبر نہ کھولے جب وہ دفن کر دیا گیا اس نے قبر کھولی جوں ہی لحد کے قریب پہنچا اس نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اس کے دونوں قدم سونگھ جواب آیا کہ ان میں کوئی گناہ نہیں پھر کہا اس کی آنکھیں سونگھ پھر ایسا ہی جواب ملا یہاں تک کہ کہا گیا اس کا کان سونگھ جواب ملا اس نے دو متخاصمون میں سے ایک کی بات پر زیادہ کان لگائے تھے اس پر ایک پھونک ماری تو وہ آگ کی طرح دہکنے لگا ثعلبی رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک جماعت پر گزر ہوا جنہوں نے اپنی آنکھوں میں سلائیاں پھیر لی تھیں ان سے اس کا سبب پوچھا وہ بولے قضا کے انجام کے خوف سے آپ نے کہا تم لوگ دانشمند اور عالم ہو اپنی آنکھوں پر ہاتھ پھیرو اور کہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ انہوں نے ایسا ہی کیا اور انہیں نظر آنے لگا۔

مَوعِظَت: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے قضا سپرد کی گئی یا قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا اس کو حضرت ابوداؤد اور ترمذی و ابن ماجہ رحمتہ اللہ علیہم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے صحیح الاسناد ہے بغیر چھری کے ذبح کئے جانے سے یہ اشارہ ہے کہ عذاب طویل ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو دس روز تک یا اس سے زیادہ حاکم رہے اور پھر بھی قیامت میں اسے خدا کے پاس اس طرح نہ آنا پڑے کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے جکڑے ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یقیناً قاضی کے ساتھ خدا رہتا ہے جب تک وہ جور نہیں کرتا جب جور کرتا ہے تو اس سے الگ ہو جاتا ہے۔ اس کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے مگر حاکم نے کہا ہے کہ اس سے خدا بیزار ہو جاتا ہے۔

لطیفہ: ایک بار حضرت لقمان رضی اللہ عنہ نے دوپہر دن کو خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ خدا عزوجل آپ کو زمین میں خلیفہ مقرر کر دے اور آپ لوگوں میں حق کے ساتھ حکم کیا کریں انہوں نے کہا اگر خدا مجھے اختیار دے گا تو میں عافیت کو پسند کروں گا اور بلا کو منظور نہ کروں گا اور اگر مجھ پر رکھ ہی دے گا تو

بسروچشم مان لوں گا۔ فرشتوں نے پوچھا: اے لقمان یہ کس لئے انہوں نے کہا اس لئے کہ حاکم مختلف مقامات میں جاتا ہے اور ان کو مکدر کر دیتا ہے ہر جگہ اسے ظلم سے سامنا رہتا ہے اگر اس کی رائے صائب ہوئی تو نجات کے قابل ٹھہرتا ہے اور اگر خطا ہوگئی تو راہ جنت سے چوک جاتا ہے اور دنیا میں ذلیل بن کر رہنا شریف بن کر زندگی بسر کرنے سے بہتر ہے فرشتوں کو ان کی شیریں زبان نے متعجب کر دیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو حکمت عطا فرمائی وہ بیدار ہوتے ہی حکمت کی باتیں کرنے لگے۔ نبوت پر تو نہیں لیکن ان کی ولایت اور حکمت پر علماء کا اتفاق ہے اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ وہ نبی تھے۔

مسئلہ: قضا یعنی حاکم بننا فرض کفایہ ہے اگر کوئی ان کو بجالایا تو باقی لوگوں سے فرض ساقط ہو گیا اور اگر ایک ہی شخص پر حکومت آ ٹھہری تو اس پر اس کا طلب کرنا واجب ہے بشرطیکہ وہ قاضی بننے کے قابل ہو اور دوسرا نہ ہو اور قضا کے لئے متعین ہو جانے میں اطراف کا اعتبار ہے۔ مثلاً دمشق میں رہنے والے کو اگر وہ قابل قاضی بننے کے ہے یہ لازم نہیں کہ اطراف صفد کا جا کر قاضی بنے روضہ میں مذکور ہے اگر قاضی بننا ایک جماعت پر آ ٹھہرے اور وہ باز رہیں تو سب گنہگار ہوں گے اور ان میں سے کسی ایک کو امام مجبور کر سکتا ہے طبقات ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ قاضی ابوالطیب رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ قاضی بننا سنت ہے اور ابن رفعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرے گمان میں سوائے ان کے کسی دوسرے کا یہ قول نہیں ہے ان قاضی صاحب کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے فقیہ! یہ اس بات پر نازاں تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام فقیہ رکھا ہے ان کا سن سو برس سے زیادہ ہوا ہے اور پھر بھی ان کے اعضا میں کچھ تغیر محسوس نہیں ہوتا تھا ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ میں نے کبھی اپنے کسی عضو سے خدا کی نافرمانی نہیں کی جہاں کہیں عراق والوں میں قاضی کا اطلاق کیا جائے تو قاضی ابوطیب رحمۃ اللہ علیہ مراد ہوتے ہیں اور اگر خراسان والوں میں اطلاق آئے اس سے قاضی حسین رحمۃ اللہ علیہ مراد

ہوتے ہیں اور اصولیوں کے نزدیک قاضی سے قاضی باقلانی رحمۃ اللہ علیہ مقصود ہوتے ہیں قاضی ابوالطیب رحمۃ اللہ علیہ کی جن کا نام طاہر بن عبداللہ تھا 450 ہجری میں وفات ہوئی۔

مسئلہ: قاضی پر واجب ہے کہ فریقین مقدمہ کے اپنے پاس بلانے ان کے لئے کھڑے ہونے غرض تمام اکرام اور تعظیم کی باتوں میں برابری کا لحاظ رکھے یہاں تک کہ اگر ایک فریق سلام کرے تو اس کو جواب نہ دے جب تک دوسرا فریق بھی سلام نہ کر لے۔ اور دونوں کو ایک ساتھ جواب دے اگر دوسرے سے سلام کرنے کے لئے کہے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں اور جب وہ سلام کر لے تو دونوں کو ایک ساتھ جواب دے دے اور ایک کو داہنے اور دوسرے کو بائیں جانب بٹھائے اور سامنے بٹھانا بہتر ہے اور مسلم کو کافر سے مرفوع رکھے اور جب قاضی کے پاس اہل مقدمہ کا ہجوم ہو تو جو پہلے آیا ہو اس کو مقدم رکھے لیکن پہلے آنے میں مدعی کا اعتبار ہے نہ مدعی علیہ کا اگر پہلے آنے والا معلوم نہ ہو یا سب ایک ساتھ آئیں تو ان میں قرعہ ڈال لے لیکن پہلے آنے والے کو یا جس کے نام قرعہ نکلا ہو اس کو صرف ایک دعویٰ میں مقدم کر سکتا ہے اور جب تک قاضی کو فرصت نہ ہو اس کا دوسرا دعویٰ موخر کیا جائے گا اسی طرح مفتی بھی پہلے آنے والے کا صرف ایک مسئلہ پہلے لکھ دے بھوک یا پیاس یا بے حد خوشی اور شدید غم یا دل تنگی کی حالت یا حاجت بول و براز کے وقت یا جب نیند آ رہی ہو یا کھانا موجود ہونے کے وقت جب اس کے کھانے کے لئے جی لگا ہو یا حالت غضب میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے اس میں اختلاف ہے اگر خدا واسطے قاضی کو غصہ آیا ہو تو کیا اس وقت بھی فیصلہ کرنا مکروہ ہے۔ امام نووی اور رافعی رحمۃ اللہ علیہ نے غصہ کو مطلق رہنے دیا ہے لیکن معتمد یہ ہے کہ مطلقاً یہ حکم نہیں ہے۔

فوائد

پہلا فائدہ: امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ وہ راستہ جدھر سے شیطان آیا کرتا ہے تین ہیں' شہوت' غضب اور ہوا پرستی' شہوت سے انسان اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور غضب سے دوسرے پر ظلم کرتا ہے اور ہوا پرستی ہے اس کا ظلم درگاہ خداوندی

تک پہنچتا ہے چنانچہ اسی واسطہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تین قسم کے ہیں ایک بخشا نہیں جاتا ایک ظلم چھوڑا نہیں جاتا اور ایک ظلم ایسا ہے جس کی نسبت خدا سے امید ہے کہ اسے چھوڑ دے جو ظلم بخشا نہیں جائے گا وہ شرک ہے اور جو ظلم چھوڑا نہیں جائے گا وہ بندگان خدا پر ظلم کرنا ہے اور جس ظلم کے متروک ہونے کی امید ہے وہ شہوت ہے پھر ان تینوں ظلموں کے کچھ کچھ نتائج ہیں بخل اور حرص شہوت کا نتیجہ ہے اور غرور خود بینی غضب کا نتیجہ ہے اور کفر و بدعت ہوا پرستی کا نتیجہ ہے اور جب بنی آدم میں یہ چھ چیزیں جمع ہو جاتی ہیں تو اس سے ساتویں شے یعنی حسد پیدا ہو جاتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مجامع شرور انسانیہ کو حسد سے ختم کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ جیسے کہ مجامع خبائث شیطانیہ کو وسوسہ سے ختم کیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے۔ یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس پس بنی آدم میں حسد سے بدتر کوئی شیء نہیں بلکہ بعض کا قول ہے کہ حاسد ابلیس سے بھی بدتر ہے۔ فرعون نے ابلیس سے کہا کہ تو مجھ سے اور اپنے سے بدتر بھی کسی کو جانتا ہے اس نے جواب دیا حاسد کو چنانچہ آسمان میں سب سے پہلا گناہ یہی ہے اس لئے کہ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام پر حسد کیا تھا اور زمین میں بھی پہلا گناہ یہی ہے کیونکہ قابیل نے ہابیل کو حسد کی وجہ سے قتل کر دیا تھا اصحاب شافعی رحمۃ اللہ علیہ میں سے کرابیسی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ان سب برائیوں کی جڑ جدھر سے شیطان آتا ہے تین ہیں اور ان کے نتیجے سات ہیں۔ چنانچہ سورہ فاتحہ کی سات آیتیں ان کے مقابل ہیں اور فاتحہ کی اصل بسم اللہ ہے اس میں تین نام ہیں تینوں تین برائیوں کے مقابل ہیں جو سب برائیوں کی جڑ ہیں پس جو شخص اسے بکثرت پڑھا کرے گا انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اس سے یہ آفات قبیحہ دور رکھے گا۔

دوسرا فائدہ: حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سورۂ فاتحہ کو چالیس بار پانی پر پڑھ کر بخار والے کے چہرہ پر چھڑکے تو خدا اسے شفا عنایت فرمائے۔

تیسرا فائدہ: نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ قرص طباشیر تیسرے روز کے صفراوی بخار اور کھانسی اور پیاس کو نافع ہے ترکیب یہ ہے ترنجبین چار درہم زرورد (گلاب

کا زیرہ) چھ درہم زعفران ایک درہم گوند دو درہم طباشیر دو درہم کتیرا دو درہم نشاستہ دو درہم سب کو باریک پیس کر لعاب اسبغول میں قرص بنا لئے جائیں (ایک درہم ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے) اور قرص کافور بخار کو نافع ہے اور دل و جگر کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ پیاس کا قاطع اور دق و سل کو مفید ہے ترکیب یہ ہے تخم خرفہ تین درہم تخم خس ساڑھے چار درہم تراشہ خیار تراشہ کدوے شیریں ربّ السوس ہر ایک دو درہم تخم کاسنی ایک درہم ترنجبین پانچ درہم زرِورد طباشیر ہر ایک دو درہم کافور نصف درہم سب کو باریک پیس کر لعاب اسبغول میں ساڑھے چار ماشہ کے انداز کے قرص بنا لئے جائیں۔

باب
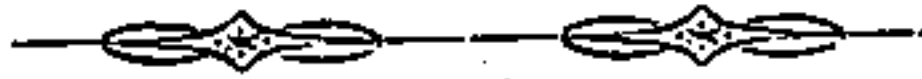
ظلم کا بیان

ارشاد خداوندی ہے۔ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ (۳:۱۰۸)

خدا جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا۔

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے معتزلہ کہتے ہیں یا تو خدا کا یہ ارادہ ہوگا کہ وہ کسی پر ظلم نہ کرے یا کوئی کسی پر ظلم نہ کرے اگر پہلی بات ہو تو تمہارے قول کے موافق ٹھیک نہیں اترتا کیونکہ تمہارا مذہب ہے اگر فرمانبردار پر خدا عذاب کرے تو یہ ظلم نہ ہوگا کیونکہ ظلم کے معنی ہیں دوسرے کی ملک میں تصرف کرنا اور یہاں اللہ تعالیٰ اپنی ملک میں تصرف کرتا ہے اور اگر دوسری صورت ہو تو تمہارے قول کے موافق وہ بھی باطل ہے کیونکہ سب کچھ خدا کے قضا و قدر کے موافق ہوتا ہے پس تمہارے (یعنی اہل سنت و جماعت کے) قول کے موافق اس آیت کے کوئی معنی ہی نہیں ہوتے ہم پوچھ سکتے ہیں کیوں نہیں جائز ہے کہ دوسری ہی صورت مراد ہو وہ کہیں گے کہ یہاں ظلم کی نفی سے اپنی مدح کی ہے پس خدا سے ظلم صادر ہونا محال ہوگا ہم اس کے ان کو دو جواب دے سکتے ہیں اوّل تو یہ کہ خدا نے اپنی نسبت غنودگی اور نیند کی بھی نفی کی ہے تو یہ بھی محال ہوں گے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر (بالفرض) اللہ تعالیٰ مطیع کو عذاب دے تو اسے پہنچتا ہے کیونکہ یہ اپنی ملک میں تصرف ہوگا لیکن خدا ایسا کرے گا نہیں اگر ایسا کرتا تو وہ درحقیقت ظلم نہ ہوتا اگرچہ صورت میں ظلم کے مشابہ ہوتا پس دو متشابہ چیزوں میں سے ایک کا نام بول کر دوسری چیز مراد لینا بقاعدہ بلاغت حسن مجاز ہے میں نے قواعد ابن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھا ہے کہ اگر کوئی مکلّف شخص دو برابر درجہ کے مضطر دیکھے اور اس کے پاس ایک ہی روٹی ہو اور اگر وہ ایک کو کھلاتا ہے تو وہ ایک روز زندہ رہ سکتا ہے اور آدھی آدھی دونوں کو کھلاتا ہے تو آدھے

دن زندگی ہوتی ہے ایسی حالت میں مختار یہ ہے کہ ان دونوں میں سے ایک کی تخصیص کرنا جائز نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ دوسرا خدا کا ولی ہو و نیز اس لئے کہ خدائے سبحانہ و تعالیٰ نے عدل اور احسان کا حکم فرمایا ہے۔

حکایت: ایک بار شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے اس نے کہا مجھے کچھ نصیحت کیجئے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام پر تجھے قائم کیا ہے۔ لہٰذا تجھ سے صدق چاہتا ہے اور تجھ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے مقام پر قائم کیا ہے لہٰذا تجھ سے چاہتا ہے کہ حق اور باطل میں فرق کرے اور تجھ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مقام پر قائم کیا ہے لہٰذا چاہتا ہے کہ تو حیا کرے اور تجھ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقام پر قائم کیا ہے لہٰذا چاہتا ہے کہ تو عدل اور علم سے کام لے اس نے کہا اور کچھ فرمایئے آپ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک گھر بنایا ہے جس کا نام جہنم ہے اور تجھے اس کا دربان مقرر کیا ہے کہ لوگوں کو اس سے باز رکھے اور مال اور تازیانہ اور تلوار سے تجھے مدد دی ہے اور ارشاد کیا ہے کہ اے ماموز بندے! ان تینوں چیزوں کے ذریعہ سے مخلوق کو اس گھر سے باز رکھ پس جو محتاج تیرے پاس آئے اُسے مال دے جو نافرمانی کرے اس کی تازیانہ سے تادیب کر اور جو خون ناحق کرے اس سے تلوار سے قصاص لے اس نے کہا کچھ اور فرمایئے آپ نے کہا تو دریا ہے اور سب نہروں کی مانند ہیں اگر تو صاف رہے گا تو سب صاف رہیں گے اگر تو گدلا ہو جائے گا سب گدلے ہو جائیں گے۔

حکایت: حضرت سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ دمشق میں گیند کھیلا کرتے تھے ایک بار انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دوسرے سے کہہ رہا ہے اور ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے آپ نے اس کے پاس کسی کو بھیجا کہ اس سے دریافت کرے کہ تیری کیا ضرورت ہے اس نے کہا کہ بادشاہ عادل کے ساتھ ایک مقدمہ ہے اور یہ قاضی کا قاصد ہے تاکہ لے جا کر حاضر کرے اس کے بعد وہ ان کی طرف متوجہ ہوا لیکن اس کی جرأت نہ ہوئی کہ کچھ کہے آپ نے فرمایا کہو کچھ حرج نہیں اس نے جو کچھ اس سے کہا گیا تھا بیان کر

دیا آپ نے ہاتھ سے بلا پھینک دیا اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ایمان والوں کی بات تو یہ ہے کہ جب خدا اور رسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان کو بلایا جائے تا کہ ان کے درمیان حکم صادر ہو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور بجالائے پس خدا اور رسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سن کر میں بھی بجالاتا ہوں پھر جب قاضی کے پاس پہنچے تو ان پر کچھ ثابت نہ ہوا۔ قاضی اور گواہوں سے کہنے لگے میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ جس شئے کی بابت مجھ پر اس کا دعویٰ تھا اور وہ ثابت نہ ہوا میں نے اسے ہبہ کر دیا اور میں خوب جانتا ہوں کہ اب میں ان کا کچھ حق نہیں ہے لیکن میں اس کے ساتھ حکم شریعت کی تعظیم کے لئے حاضر ہوا تھا۔ حضرت سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مرجع خلائق ہے اور مشہور ہے کہ ان کے مزار پر دعا مقبول ہوتی ہے۔ حضرت مؤلف فرماتے ہیں کہ میں نے اس امر کا اس بادشاہ کے مزار پر کئی مرتبہ تجربہ کیا ہے اور اس کو صحیح پایا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بعد میں سے کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوا۔

حکایت: نافع کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اکثر کہتے سنا کرتا تھا کاش میں اسے جان لیتا جو میری اولاد میں ہوگا جس کے عدل سے زمین معمور ہو جائے گی اور اسلم نے بیان کیا ہے کہ ایک بار کا ذکر ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو پہرا دے رہا تھا اور حضرت رات کو پہرا دیا کرتے تھے اتنے میں سنا کہ ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی ہے کہ دودھ میں پانی ملا دے وہ بولی اے ماں کیا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے یہ منادی نہیں کرادی ہے کہ دودھ میں پانی نہ ملایا جائے اس نے کہا کہ ہمیں دیکھتے تھوڑے ہی ہیں وہ بولی ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ظاہر میں تو ہم ان کی فرماں برداری کریں اور تنہائی میں نافرمانی' نہیں نہیں۔ جب صبح ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عاصم کے لئے لڑکی کے ہاں نکاح کا پیغام بھیجا جو منظور ہوا۔ عاصم سے اس لڑکی کا نکاح ہو گیا' ان کے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اس لڑکی کے ایک لڑکی ہوئی جو عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی والدہ بنیں۔

لطیفہ: بیہقی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص دودھ میں پانی ملا کر بیچا کرتا تھا ایک بار

وہ سفر دریا کو روانہ ہوا اور اس کے ساتھ ایک بندر بھی تھا ایک تھیلی میں دودھ اور پانی کی مجموعی قیمت سے جو مال حاصل ہوا تھا رکھا تھا بندر اس تھیلی کو لے کر جہاز کے اوپر چڑھ گیا اور ایک اشرفی سمندر میں اور ایک جہاز میں پھینکنے لگا اور اس کا مالک دیکھ رہا تھا یہاں تک ہوا کہ اس نے آدھا مال سمندر میں پھینک دیا۔ علماء نے اس کو پالنا مکروہ کہا ہے یہ ان جانوروں میں ہے جن کا گوشت کھانا حرام ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بندر کو دیکھ کر استغفار فرماتے' اس لئے کہ ایک قوم پر جب اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا تھا تو انہیں بندر بنا دیا گیا (یہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ (۶۵:۲) (تم ذلیل بندر بن جاؤ) اور عجائب المخلوقات میں ہے کہ بحر چین کے بعض جزائر میں بھینس کی طرح کی بندر ہوتے ہیں جن کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

حکایت: رباح بن عبیدہ کا بیان ہے کہ میں ایک بار حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی الہ عنہ کے ہمراہ نماز کے لئے نکلا میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا ان سے باتیں کر رہا ہے میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں انہوں نے کہا حضرت خضر علیہ السلام ہیں مجھے یہ خبر دیتے ہیں کہ میں اس امت کا حاکم بنوں گا اور ان میں عدل کروں گا ان کی حکومت کے زمانے میں بکریوں کے چرواہے تک کہا کرتے تھے کہ یہ کون نیک بندہ ہے جو لوگوں پر مقرر ہوا ہے ان سے پوچھا گیا تم سے کس نے کہا وہ بولے کہ جب بادشاہ عادل ہوتا ہے تو بھیڑیے بکری سے دور رہتے ہیں اس کے کچھ دنوں بعد وہ کہنے لگے کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ بھیڑیا بکری کو کھا گیا اس کے ایک ماہ بعد عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر پہنچی۔

حکایت: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے شاہ روم کے پاس ایک قاصد بھیجا کہ مسلمان قیدیوں کو رہا کر دے اور اپنے قیدی فدیہ میں لے لے' چنانچہ ایسا ہی ہوا' پھر ایک روز وہ قاصد شاہ روم کے پاس گیا تو اسے غمگین پایا سبب پوچھا تو اس نے بیان کیا کہ ایک مرد صالح کا انتقال ہو گیا ہے جس کی نسبت میرا گمان تھا کہ اگر مردوں کو کوئی زندہ کرنا چاہتا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا پر مردوں کو زندہ فرما دیتا وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں مجھے اس

راہب سے ذرا بھی تعجب نہیں آتا جو دروازے بند کیے بیٹھا ہو اور دنیا کو چھوڑ چکا ہو لیکن مجھے تعجب اس پر آتا ہے کہ جس کے قدموں کے نیچے دنیا ہو اور اسے چھوڑے ہوئے ہو ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نہایت زاہد تھے اور اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے زہد میں بڑھے ہوئے تھے۔

حکایت: جب حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اپنی زوجہ کو اختیار دیا کہ یا تو علیحدگی کرلو اگر میرے پاس رہنا ہو تو رہو لیکن میرے اور تمہارے درمیان اور کوئی بات نہ ہوگی۔ وہ بولیں اسی شرط پر میں آپ کے پاس رہوں گی چنانچہ ان کا انتقال ہوگیا لیکن جنابت یا احتلام کی وجہ سے کبھی غسل نہیں کیا۔ قبل خلیفہ ہونے کے لباس فاخرہ پہنا کرتے تھے لیکن جب سے خلیفہ ہوئے صرف ایک قمیص اور ایک ازار اپنے پاس رکھی جن دونوں کی قیمت چودہ درہم تھی ان سے کسی نے کہا اگر آپ اپنے کھانے پینے کے لئے کوئی محافظ مقرر کر لیتے جیسا کہ خلفاء کیا کرتے ہیں تو بہتر تھا وہ بولے اے اللہ اگر آپ جانتے ہوں کہ میں سوائے روز قیامت کے کوئی خوف رکھتا ہوں تو آپ مجھے خوف سے پناہ نہ دیجئے ایک روز قیامت کا ذکر ہوا بہت روئے یہاں تک کہ غشی کی نوبت آ گئی پھر ہنس پڑے ان سے سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے میں نے قیامت کو دیکھا اور یہ کہ ایک منادی پکار رہا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں وہ لائے گئے ان سے نہایت آسان حساب لیا گیا اور ان کو جنت میں جانے کا حکم ہوگیا ہے پھر حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ساتھ یہی معاملہ پیش آیا اس کے بعد پکار ہوئی عمر بن عبدالعزیز کہاں ہے میں چہرہ کے بل گر پڑا میرے پاس دو فرشتے آئے مجھے اللہ تعالیٰ کے سامنے لاکر کھڑا کیا مجھ سے نہایت آسان حساب لیا پھر مجھ پر مہربانی فرمائی میں دونوں فرشتوں کے ساتھ ہی تھا اتنے میں ایک مردار نظر پڑا میں نے پوچھا تو کون ہے وہ بولا حجاج بن یوسف۔ میں نے پوچھا خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے کہا میں نے خدا کو سخت سزا دینے والا پایا لیکن موحدین کو جو انتظار ہوتا ہے اسی انتظار میں ہوں۔

-فائدہ: عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور ان سے درخواست کی کہ کیا آپ کوئی دعا بتلائیں گے انہوں نے کہا پڑھا کرو لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك له توکلت علی الحی الذی لایموت اللھم انی اسلك العافیه واسلك ان تعیذنی و ذریتی من الشیطن الرجیم (خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں میں نے خدائے زندہ پر توکل کیا جسے موت نہیں اے اللہ میں عافیت مانگتا ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اور میری اولاد کو شیطان مردود سے پناہ دیجئے)

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا 101 ہجری میں بعمر انتالیس سال انتقال ہوا دو برس پانچ ماہ تک ان کی خلافت رہی جب لوگ ان کی قبر پر کھڑے تھے دیکھتے کیا ہیں کہ پرچہ کاغذ اوپر سے گر پڑا اس میں لکھا تھا۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ امان من اللہ العزیز الی عمر بن عبدالعزیز

خدائے عزیز (غالب) کی طرف سے عمر بن عبدالعزیز کو نامہ امان ملا ہے۔

اور توریت میں لکھا تھا کہ زمین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ پر روئے گی ان کی زوجہ کا بیان ہے کہ ایک بار عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا جی شہد کو چاہا میں نے اپنے غلام کو ڈاک کے گھوڑے پر دو دینار دے کر بھیجا وہ شہد خرید لایا جب میں نے ان کے سامنے پیش کیا انہوں نے اس میں سے کھایا اور پوچھا یہ کہاں سے تمہارے پاس آیا میں نے کہا کہ میں نے اپنے غلام کو ڈاک کے گھوڑے پر بھیجا تھا وہ آپ کے لئے خرید لایا ہے انہوں نے اسے فروخت کر ڈالا اور اصل مال مجھے دیکر باقی بیت المال میں لوٹا دیا پھر اپنے جی سے کہنے لگے اے عمر تو نے اپنی خواہش کے لئے مسلمانوں کے گھوڑے کو تھکا ڈالا۔

حکایت: حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب بخت نصر نے بیت المقدس کو برباد کیا اور توریت کو جلا ڈالا مال لوٹ لیا پھر مال و اسباب بیت المقدس سے ایک لاکھ ستر ہزار چھکڑوں پر لاد کر لے گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو سونے' چاندی' موتی' یاقوت اور زمرد سے بنوایا تھا اس کو نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے

اور بنی اسرائیل اور انبیاء کو قید کیا انہیں میں عزیر علیہ السلام بھی گرفتار ہوئے تھے انہوں نے دعا مانگی اور کہا اے اللہ! آپ نے آسمانوں اور زمین کو اپنی مشیت سے پیدا کیا ہے پھر بنی اسرائیل کو ارض مقدس میں جاگزیں کیا اور ان پر اپنے اور ان کے دشمن کو مسلط کیا اتنے میں ان کے پاس فرشتہ آیا اور کہنے لگا اے عزیر! کیا آپ چاہتے ہیں کہ قضائے خداوندی کا راز دریافت کریں انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے میں آپ سے چاہتا ہوں کہ آفتاب سے مجھے آپ ایک تھیلی بنا دیں اور ایک مثقال ہوا تول دیں اور ایک کلو نور مجھے ناپ دیں اور کل گزشتہ کو میرے لئے واپس لائیں وہ بولے بھلا یہ کون کر سکتا ہے اس نے کہا اے عزیر وہ کر سکتا ہے جس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا کہ وہ کیا کرتا ہے جب آپ سے ایسی چیزوں سے سوال ہوا اور آپ اسے نہ جانتے ہوں تو پھر اگر میں آپ سے کہوں کہ زمین کے نیچے کتنے چشمے ہیں اور کتنے قطرے ہیں اور خدا نے کتنے قطرے نازل فرمائے ہیں اور مردوں کی روحیں کتنی ہیں اور جنت کا راستہ کہاں ہے؟ حضرت عزیر علیہ السلام نے کہا اس میں سے اس کے بتائے بغیر مجھے کچھ معلوم نہیں اس نے کہا جب آپ یہ نہیں جانتے حالانکہ آنکھ سے آپ مشاہدہ کر رہے ہیں پھر بھلا آپ علم خداوندی کو جسے اس نے اپنی خلق سے مخفی رکھا ہے کیسے جان سکتے ہیں اے عزیر آپ سمندروں سے پوچھتے کہ اس کی موجیں کیسے چڑھتی اترتی رہتی ہیں اور جب اپنی حد پر جا پہنچتی ہیں تو باگ قہر سے پھر الٹی لوٹتی ہیں بھلا بتلایئے تو اگر خشکی اور تری آپس میں جھگڑیں اور آپ کے پاس آئیں تو آپ ان میں کیا فیصلہ کریں گے اگر خشکی کہے کہ مجھے اور جگہ چاہئے میں سمندر میں بھی پہنچوں گی اور سمندر کہیں کہ ہمیں خشکی میں اور جگہ چاہئے۔ وہ بولے میں کہوں گا کہ خدا نے تم میں سے ہر ایک کی ایک حد مقرر کر دی ہے کہ اس سے کوئی بڑھ نہیں سکتا اس نے کہا ہاں لیکن آپ نے اپنی نسبت یہ حکم کیوں نہیں کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے لئے بھی ایک مدت مقرر کر دی ہے اور ان کے لئے بھی حد ٹھہرا دی ہے جہاں تک انہیں پہنچنا ضروری ہے۔

حکایت: ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب عزوجل آپ مجھے اپنا

عدل دکھلایئے ارشاد ہوا فلاں مقام پر جایئے وہ وہاں گئے انہوں نے ایک چشمہ اور ایک درخت دیکھا درخت کے نیچے چھپ کر بیٹھ رہے اتنے میں ایک سوار آیا اس نے چشمہ کا پانی پیا اور ہزار اشرفیوں کی تھیلی بھول گیا اس کے بعد ایک لڑکا آیا اور اسے لے کر چل دیا پھر ایک اندھا آیا اس نے چشمہ سے وضو کیا' سوار کو اپنی تھیلی یاد آئی تو وہ واپس آیا اور اندھے سے اس نے پوچھا' وہ بولا مجھے تو نہیں ملی اس نے اس کو اتنا مارا کہ وہ مر گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بڑا تعجب ہوا خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ لڑکے نے اپنا حق لیا تھا کیونکہ لڑکے کے والد سے سوار نے ہزار اشرفیاں لی تھیں اور اندھے نے سوار کے باپ کو مارا تھا پس ہر حقدار کا حق میں نے اس کے پاس پہنچا دیا۔

حکایت: علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ عنکبوت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ کسی عورت کا ایک نوکر تھا اس عورت کے لڑکی پیدا ہوئی اس نے نوکر سے آگ منگائی وہ نکلا تو اسے دروازے پر ایک شخص ملا اس نے پوچھا کہ عورت کے کیا پیدا ہوا اس نے کہا ایک لڑکی وہ بولا یہ ہزار مردوں سے زنا کرائے گی پھر نوکر اس سے نکاح کرے گا پھر مکڑی سے وہ مر جائے گی نوکر نے اندر آ کر اس لڑکی کو چھری سے چیر ڈالا اور بھاگ گیا ماں نے اس کا علاج کیا یہاں تک کہ اس نے صحت پائی پھر وہ نہایت حسین اور جمیل عورت نکلی اس نے مردوں سے زنا کرایا پھر دریا کے کنارے کنارے ایک بستی میں پہنچی نوکر کا بھی اس بستی میں آنا ہوا اور وہ نکاح کا خواہشمند ہوا اس سے کہا گیا یہاں ایک عورت بڑی خوبصورت ہے المختصر جب وہ اس سے نکاح کر چکا تو اس نے اس عورت اور اس کی لڑکی کا اس سے تذکرہ کیا وہ بولی وہ لڑکی میں ہی ہوں اور بدکاری سے توبہ کر چکی ہوں اس شخص نے کہا تو مکڑی کے ذریعہ مرے گی پھر اس کے لئے ایک مضبوط محل بنایا ایک روز دیوار پر اسے ایک مکڑی نظر آئی اس نے اپنے ناخن سے اسے مار ڈالا اس کا زہر اس کے ناخن کے نیچے سرایت کر گیا جس سے اس کی انگلی ورم کر آئی اور مر گئی۔

فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب غارِ ثور میں داخل ہوئے تو مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا تھا کہ باہر سے کچھ دکھائی

نہیں پڑتا تھا۔ اسی طرح مکڑی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ پر جالا تان دیا تھا ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک کافر کے قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا انہوں نے اس کا سر کاٹ ڈالا اور ایک غار میں گھس رہے مکڑی نے ان کے اوپر جالا تان دیا لوگ ان کی تلاش میں آئے لیکن ان کو نہ دیکھ سکے اسی طرح حضرت زید بن زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہم پر جالا تنا تھا جب ان کو ننگا کر کے سولی پر چڑھا دیا تھا اور حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی مکڑی نے جالا تنا تھا جب جالوت ان کی تلاش میں تھا۔ اس کو قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اور گھر میں مکڑی کا جالا لگا رہنے دینا محتاجی پیدا کرتا ہے اور اصطبل میں جالا لگا رہنے دینے سے جانور کمزور ہو جاتا ہے اور اس کی اصل یہ ہے کہ یہ ایک جادوگرنی تھی خدا نے اسے مسخ کر کے یہ صورت بنا دی ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ نے عمدہ میں بیان کیا ہے کہ مکڑی کا مارنا مستحب ہے کیوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکڑی کو مار ڈالو وہ شیطان ہوتی ہے۔

حکایت: بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جس نے ایک عبادت خانہ میں طویل عرصہ تک خدا کی عبادت کی تھی اور خدا نے اس کے لئے انگور کا ایک درخت لگا دیا تھا' جس میں سے روزانہ ایک خوشہ انگور کا توڑ کر کھایا کرتا تھا اور جب اسے پیاس لگتی تھی تو ہاتھ پھیلا دیتا تھا اس میں پانی آ جاتا تھا ایک بار ادھر سے ایک نہایت خوبصورت عورت کا گزر ہوا وہ بولی اے راہب اب رات ہو گئی ہے اور بستی دور ہے مجھے آج کی رات یہیں سو رہنے دے اس کے بعد جب اس کے قریب پہنچی تو کپڑے اتار کر ننگی ہو گئی اس نے اپنی نظر نیچی کر لی اسے چھیڑنے لگی اس وقت اس کے جی میں کچھ اس کی خواہش پیدا ہوئی وہ اپنے جی میں کہنے لگا کہ زانی کی پیشانی پر لکھا ہوتا ہے خدا کی رحمت سے ناامید اور دوزخ کی آگ سے اپنے کو ڈرایا لیکن جی نہ مانا تب اس نے اپنے جی سے کہا کہ ادنیٰ درجہ کی آگ کا مزہ تو پہلے چکھ اور ایک چراغ تیل بھر کر موٹی سی بتی لگائی اور اپنی انگلی لو میں رکھ دی دوزخ کے داروغہ مالک نے آگ کو آواز دی کہ کھا جا آگ نے ہاتھ سمیت اس کی انگلی جلا دی اس عورت نے وجد میں آ کر ایک چیخ ماری اور اس کا دم نکل گیا تب راہب نے اس عورت پر

اس کا کپڑا ڈال کر اسے چھپا دیا اور نماز پڑھنے لگا جب صبح ہوئی ابلیس نے شہر میں شور مچا دیا کہ دیکھو راہب نے فلانی عورت سے زنا کیا اور اسے مار ڈالا بادشاہ مع لشکر کے اس کے پاس سوار ہو کر جا پہنچا اور اسے پکارا اس نے جواب دیا اس سے پوچھا کہ فلانی عورت کہاں ہے؟ اس نے کہا میرے پاس ہے۔ بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس آنے دے۔ راہب بولا: وہ مر گئی ہے۔ بادشاہ نے کہا: تیرا زنا سے جی نہ بھرا یہاں تک کہ تو نے اسے مار بھی ڈالا۔ القصہ اس کو گرفتار کر کے لوہے کی زنجیروں میں جکڑ دیا اور اس کے سر پر آرہ چلا دیا جب اس کے سر پر آرہ چلا تو اس نے ایک آہ کھینچی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے جبرائیل! اس سے کہہ دو حاملین عرش کو اور آسمان کے رہنے والوں کو تو نے رلا دیا ہے اگر دوبارہ تیری آہ نکلی تو میں آسمانوں کو زمین پر گرا دوں گا وہ بامید ثواب' صابر رہا اور انہیں کچھ حال نہ بتلایا خدا نے اس مردہ عورت کو گویا کر دیا وہ کہنے لگی کہ یہ بے چارہ مظلوم ہے خدا کی قسم اس نے زنا نہیں کیا ہے اس کے ہاتھ کا جلنا اور سارا ماجرا بیان کیا جب انہوں نے اس کا ہاتھ جلا ہوا دیکھا اس کے قتل کرنے پر بہت پشیمان ہوئے اور اس راہب اور عورت کے لئے قبر کھودی تو اس راہب کو مشک آلود پایا اور ایک منادی نے آسمان سے پکار کر کہا کہ ابھی ٹھہرو یہاں تک کہ فرشتے ان دونوں پر نماز پڑھ لیں اس کے بعد خدا نے ان کے سامنے ایک پرچہ کاغذ گرا دیا جس میں لکھا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خدا کے پاس سے اس کے بندہ کے پاس نامہ! میں نے اپنے عرش کے نیچے منبر قائم کیا اور اپنے فرشتوں کو جمع کیا۔ جبرائیل نے خطبہ پڑھا فرشتوں کو میں نے گواہ بنایا اور جنت کی پچاس ہزار عروس کو اس کی زوجہ بنا دیا یہ اس کے لئے ہے جو اپنے ربّ سے ڈرے۔

باب

خلق اللہ کے ساتھ شفقت کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔ (۳:۱۳۴)

اللہ احسان کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے

خاص کر جانوروں اور غلاموں پر احسان کرنے والوں سے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کے حق میں فرمایا ہے تمہارے بھائی ہیں خدا نے تمہیں عنایت کیا ہے خدا نے انہیں تمہارے ہاتھوں میں کر دیا ہے پس جس کا بھائی اس کے ہاتھ میں ہو یعنی قبضہ میں ہو اسے چاہئے کہ جو خود کھائے اسے کھلائے جو خود پیئے اسے پلائے اور ایسے کام کی انہیں تکلیف نہ دو جو ان سے نہ ہو سکے اور اگر انہیں سے تمہیں ایسا کام لینا ہے تو ان کو اس کام میں خود بھی مدد دو۔

مسئلہ: مکاتب کے سوا غلام کا کھانا سالن کپڑا اور دیگر مصارف مولیٰ کے ذمہ واجب ہیں غلام خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا اپاہج ہو یا تندرست رہن ہو یا نوکر اس قدر اسے دے جتنا کافی ہو جائے ایسی خوراک میں سے جو اس شہر میں اکثر غلام کھاتے پیتے ہوں اور اس کے کپڑوں میں صرف ستر کا چھپا دینا کافی نہیں سوائے اس صورت کے کہ حبشیوں کے ملک میں ہو اور اگر اس کے کئی غلام ہوں تو سب میں مساوات کا لحاظ رکھنا مستحب ہے سوائے لونڈیوں کے کیونکہ ان میں خوبصورت کو دوسریوں پر ترجیح دی جا سکتی ہے۔ حضرت مؤلف فرماتے ہیں کہ خوب صورت لونڈی کو اوروں پر اس لئے ترجیح ہو سکتی ہے کہ اس سے متمتع ہونا جائز ہے بخلاف غلاموں کے کیونکہ معمولی کام اور خدمت کریں گے اس لئے خوبصورت غلام کو دوسرے پر ترجیح نہ ہو گی اور باب اہانت میں پہلے گزر چکا ہے کہ جو قوم لوط کا سا عمل کرے اسے کیا کچھ عذاب ہو گا اور پاکی (جیسے آبدست وغیرہ) حاصل کرنے

کا پانی غلام کے لئے خریدنا مولیٰ کے ذمہ ہے اور زمانہ کے گزرنے سے نفقہ ساقط ہو جاتا ہے اگر مولیٰ خرچ دینے سے باز رہے تو قرض لینے کے بعد حاکم اس کا مال فروخت کر ڈالے بشرطیکہ فروخت کے قابل کوئی شئے موجود ہو اور اگر مولیٰ کے پاس مال نہ ہو تو اسے حکم کرے کہ غلام کو یا تو فروخت کر ڈالے یا اجرت پر اس سے کام کرائے یا اسے آزاد کر دے اگر نہ مانے تو حاکم بااختیار خود ایسا کرے اگر ممکن نہ ہو تو بیت المال سے اسے خرچ دے۔ اگر بیت المال میں روپیہ نہ ہو تو غنی مسلمانوں کے ذمہ ہے اور جانور کو چارہ دینا یا چرائی پر چھوڑ دینا بشرطیکہ کافی ہو مالک پر واجب ہے۔ اگر کوئی ایسا نہ کرے تو حاکم حکم دے گا کہ تو اس کو ذبح کر ڈال۔ بشرطیکہ حلال جانور ہو یا فروخت کر ڈال اور اگر حلال نہ ہو تو اسے فروخت کرا دے اور جانور کا دودھ اتنا زیادہ نہ دوہے کہ اس کے بچہ کو ضرر پہنچے اور شہد کی مکھی کے لئے تھوڑا شہد چھوڑ دے اگر کسی اور شئے پر اس کی گزر نہ ہو سکتی ہو اور ریشم کے کیڑے کے لئے شہتوت کی پتی بہم پہنچانا اس پر واجب ہے اور اگر مالک ایسا نہ کرے تو حاکم اس کا مال فروخت کر ڈالے اور ریشم کے کیڑے دھوپ میں سکھا دینا جائز ہے جب ان سے کام نکل چکے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا خدا اس پر رحم نہیں کرتا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میں نے شب معراج میں سات محل دیکھے ہر دو محلوں میں اتنا فاصلہ تھا جتنا کہ مشرق اور مغرب میں ہو میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کے لئے ہیں جواب ملا جو اندھے کو سات قدم پکڑ کر لے چلے میں نے پوچھا کیا میں اپنی امت کو اس کی خوشخبری سنا دوں جواب ملا اور اس سے بڑھ کر یہ کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے سات بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھے گا بیس حصہ زیادہ تمام دنیا سے اسے جنت میں ملے گا۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص اندھے کو چالیس قدم پکڑ کر لے چلے جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص اندھے کو چالیس ہاتھ یا پچاس ہاتھ پکڑ کر لے چلے خدا اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے۔ بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے مروی ہے جو شخص اندھے کو مسجد یا اس کے گھر یا کسی اور کام کے لئے پکڑ کر لے چلے خدا اس کے لئے ہر ہر قدم پر جو وہ رکھتا ہے یا اٹھاتا ہے ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے اور فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں جب تک وہ جدا نہیں ہوتا اور جو کسی اندھے کو اس کی ضرورت کے لئے لے چلتا ہے تاکہ اس کی حاجت برآری کر دے خدا اس کو دوزخ سے برأت عطا فرماتا ہے۔ نفاق سے برأت عطا فرماتا ہے اور جب تک واپس نہ آئے رحمت میں چلتا رہتا ہے ایک بار حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! جب تم کسی اندھے کو پکڑ کر لے چلا کرو تو اس کا بایاں ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑ لیا کرو کیونکہ وہ صدقہ ہے ـــــ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جو اندھے کو چالیس قدم پکڑا کر لے چلے خدا اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب میں اپنے کسی بندہ کی دو آنکھیں لے لیتا ہوں تو جنت سے کم ثواب پر اس کے لئے راضی نہیں ہوتا عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک آنکھ جاتی رہی ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ ایک ہی آنکھ گئی ہو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے سب سے پہلے خدا اندھے کی طرف نظر کرے گا۔

فوائد

پہلا فائدہ: بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں بادشاہ یا کسی اور کا ڈر ہو تو یہ پڑھا کرو۔ لا الہ الا اللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ ربّ السموات السبع و ربّ العرش العظیم الحمد للّٰہ ربّ العالمین لا الہ الا انت عزجا رك وجل ثناؤك

(خدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی معبود نہیں خدا پاک ہے جو ساتوں آسمانوں کا پروردگار ہے اور عرش عظیم کا پروردگار ہے خدائے پروردگار عالم کے لئے ساری تعریف زیبا ہے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ کے جوار میں رہنے والا باعزت ہے آپ کی ثنا بزرگ

ہے۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کسی صاحب سلطنت کے پاس جانے کا اتفاق ہو تو یہ پڑھ لیا کرو۔ اللھم انی اعزم باسمك الا عظیم الحی القیوم الاحد الصمد علی قلب فلان وسمعه وبصره ویده ولسانه حتّٰی لایجری علی الایا ھو خیر لی فی دینی و دنیای وعواقب امری اللھم ارزقنی خیره واصرف عنی شره واکفینه یااللّٰه یااللّٰه۔

اے اللہ میں آپ کے اسم عظیم اعظم حی قیوم احد صمد سے فلاں کے دل پر کان پر آنکھ پر ہاتھ پر زبان پر عزیمت پڑھتا ہوں تا کہ مجھ پر سوائے ایسی چیز کے جو میرے دین دنیا اور انجام کار میں بہتر ہو کچھ نہ جاری ہو اے اللہ مجھے اس کی بھلائی نصیب کر اور اس کی برائی مجھ سے پھیر دے اور اس سے مجھے کافی ہو جا اے اللہ اے اللہ۔

تو بادشاہ تجھ سے کہے گا کہ تم میرے نزدیک ذی مرتبہ اور امانت دار ہو۔

دوسرا فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کسی صاحب سلطنت کے پاس جائے یہ کہہ لے بسم اللّٰه ربی اللّٰه اللّٰه لا اله الا اللّٰه تو خدا اس کے شر سے اسے محفوظ رکھے گا حضرت مؤلف فرماتے ہیں اگر اتنا اور بڑھا لے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے پاس جاتے وقت کہا تھا کیونکہ وہ اسی وقت کہنے کی دعا ہے۔ کنت و تکون وانت حی لا تموت تنام العیون وتنکدر النجوم وانت حی القیوم لاتاخذك سنة ولا نوم۔

آپ زندہ تھے اور رہیں گے اور ہیں نہ آپ کو موت ہے آنکھیں سوتی ہیں اور ستارے تیرگی میں آجاتے ہیں آپ زندہ ہیں برقرار ہیں نہ آپ کو اونگھ آتی ہے نہ نیند۔

تیسرا فائدہ: میں نے جدہ میں حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل الحاجات میں دیکھا ہے وہ کہتے ہیں بہتیرے اہل دل سے مجھے پہنچا ہے کہ جو سنت فجر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور الم نشرح اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور الم ترکیف پڑھا

کرے ہر ظالم اور دشمن کا ہاتھ اس سے کوتاہ رہے گا۔ پھر امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ صحیح ہے اس میں ذرا شک نہیں حضرت مؤلف فرماتے ہیں صحیح حدیث میں پہلی رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کا پڑھنا وارد ہوا ہے اس لئے جو کچھ غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اس کے ساتھ ان دونوں کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

چوتھا فائدہ: توریت میں ہے کہ ''میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں جو میری اطاعت کرتا ہے میں ان کے دلوں کو اس پر باعث رحمت بنا دیتا ہوں اور جو میری نافرمانی کرتا ہے میں اس پر باعث نقمت بنا دیتا ہوں'' بروایت حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ ''میں خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں بادشاہوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں بندے جب میری فرماں برداری کرتے ہیں میں بادشاہوں کے دل رحمت اور مہربانی کے ساتھ ان پر مائل کر دیتا ہوں اور بندے جب میری نافرمانی کرتے ہیں میں بادشاہوں کے دل ان پر غضب اور عذاب کے ساتھ مائل کر دیتا ہوں وہ ان کو بری طرح سے تکلیف دیتے ہیں پس تم بادشاہوں پر بددعا کرنے میں اپنے جی کو نہ لگاؤ بلکہ میری یاد اور مجھ سے زاری کرنے میں اپنا جی لگائے رہو میں بادشاہوں سے تمہیں کافی ہو جاؤں گا''۔ حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ (۴۹:۲)

(تمہیں بری طرح ستاتے تھے)

کے متعلق کہا ہے مطلب یہ ہے کہ تمہاری سخت سے سخت ایذا رسانی کے خواہاں رہتے ہیں۔

حکایت: ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے ربّ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ ارشاد ہوا میری خلق پر شفقت کیا کیجئے انہوں نے کہا بہت اچھا خدا نے چاہا کہ فرشتوں پر ان کی شفقت کا اظہار کرے خدا نے ان کے پاس حضرت میکائیل علیہ السلام و

چھوٹی چڑیا کی صورت پر بھیجا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو باز کی صورت پر چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہلے ایک چھوٹی چڑیا آئی اور کہنے لگی مجھے باز سے پناہ دیجئے آپ نے بچالیا پھر باز آ پہنچا اور کہنے لگا: اے موسیٰ! مجھ سے ایک چڑیا بھاگ کر آئی ہے اور میں بھوکا ہوں آپ نے پوچھا دفع بھوک کے سوا اور بھی تیری کچھ خواہش ہے اس نے کہا نہیں آپ نے کہا میں سراسر گوشت ہوں اس نے کہ میں سوائے آپ کی ران کے اور کہیں سے نہ کھاؤں گا آپ نے کہا اچھا پھر اس نے کہا آپ کے بازو سے آپ نے کہا اچھا پھر اس نے کہا سوائے آپ کی دونوں آنکھوں کے اور کچھ نہ کھاؤں گا آپ نے فرمایا اچھا تب وہ کہنے لگا اے کلیم اللہ! خدا کے فضل سے آپ میں تمام خوبیاں ہیں میں جبرائیل ہوں اور یہ پرندہ میکائیل ہے خدا کو منظور ہوا کہ آپ کی شفقت کا فرشتوں پر اظہار فرمائے تاکہ ان کے اس قول کا جواب ہو جائے ''کیا آپ زمین میں ایسے کو مقرر کرتے ہیں جو اس میں فساد برپا کرے گا''۔

حکایت: کسی بزرگ نے ایک گائے ذبح کی اور اس کا بچہ اس کی طرف دیکھ رہا تھا خدا نے اس کے مقام سے اسے گرادیا اور اس کا قلب اس سے سلب کرلیا وہ سرگرداں ہو کر مارے مارے پھرنے لگا لڑکے اس کے ساتھ کھیلا کرتے تھے ایک بار ایک طرف سے اس کا گزر ہوا جہاں چڑیا کے بچے اپنے گھونسلے سے گر پڑے تھے ان پر ترس کھا کر انہیں اس نے اٹھا کر پھر رکھ دیا خدا نے اس کی قدردانی کی اور اس کے صلے میں اسے صدیقیت کے مرتبہ پر فائز فرما دیا۔ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت دیکھی ہے کہ انہوں نے ایک بار ایک لڑکے کو گوریا چڑیا سے کھیلتے دیکھا چڑیا کو اس سے خرید کر چھوڑ دیا جب آپ کا انتقال ہو گیا تو آپ کے اصحاب میں سے کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا آپ نے فرمایا جب میں قبر میں رکھا گیا تو دونوں فرشتوں سے مجھے خوف معلوم ہوا اتنے میں میں نے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ میرے بندے کو خوف زدہ مت کرو کیونکہ اس نے دنیا میں ایک چڑیا پر رحم کھایا تھا اس لئے میں نے آخرت میں اس پر رحم کیا۔

لطیفہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک بار ایک شخص کے لئے جس کو حاکم بنایا تھا عہد نامہ لکھایا ابھی تحریر ختم ہوئی تھی کہ اتنے میں ایک لڑکا آ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گود میں بیٹھ گیا آپ اس پر لطف فرماتے لگے وہ شخص بول اٹھا اے امیر المومنین! اس کے ایسے میرے دس اولاد ہیں میرے دل میں تو کبھی ایسی شفقت کا خیال نہیں آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر کو چاک کرواڈالا فرمایا: جب اس کو اپنی اولاد پر کبھی رحم نہیں آیا تو یہ رعیت پر کیسے رحم کرے گا ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایک ملک کا حاکم مقرر کیا وہ شخص جب روانہ ہوا تو خواب میں دیکھا کہ آفتاب اور ماہتاب آپس میں لڑ رہے ہیں وہ شخص واپس آیا اور اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنا خواب بیان کیا آپ نے اس سے پوچھا تو آفتاب کے ساتھ تھا یا ماہتاب کے ساتھ اس نے کہا ماہتاب کے ساتھ آپ نے اسے معزول کر دیا کسی نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اس لئے کہ ماہتاب بادشاہ ظالم ہے اور آفتاب بادشاہ عادل ہے پس جب تو ظلم کے ساتھ رہا تو مجھے خوف ہوا کہ تو رعیت پر کہیں ظلم نہ کرے۔

موعظت: حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص سے جو بکری کو پچھاڑ کر اپنی چھری تیز کر رہا تھا فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ اس کو دو دو موت سے مارے اس کے پچھاڑنے کے پہلے ہی تو نے کیوں نہ چھری تیز کر لی اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر بڑا ترس آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تجھے اس پر رحم آتا ہے تو خدا بھی تجھ پر رحم کرے گا اس کو حاکم نے روایت کر کے کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ذبح کرنے سے پہلے جانور کو پانی دکھلا لینا دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرنا اور اس کے سامنے چھری تیز نہ کرنا مستحب ہے۔ حضرت مؤلف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا ہے کہ مرغی ذبح کرنا چاہتے تھے تو اسے الگ لے جاتے تھے۔

فائدہ: قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی اور پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کو کلیم کیوں بنایا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں ارشاد ہوا آپ کو فلاں دن کا واقعہ یاد ہے جب آپ بکریاں چرایا کرتے تھے ایک بکری آپ سے بھاگی اور آپ اس کے پیچھے ایک وادی سے دوسری وادی میں جاتے تھے یہاں تک کہ آپ نے اسے پکڑ لیا لیکن آپ اس پر ناراض نہ ہوئے انہوں نے کہا ہاں ارشاد ہوا اسی وجہ سے میں نے آپ کو کلیم بنا لیا۔

حکایت: علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حیوٰۃ الحیوان میں بیان کیا ہے کہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے خواب میں بعد وفات کسی نے پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا انہوں نے کہا کہ مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں بخش دیا میں نے اپنے نماز روزہ کو ذکر کیا ارشاد ہوا کیا تمہیں فلاں روز کا واقعہ یاد ہے جب تم بغداد کے کوچہ میں جا رہے تھے نہایت سردی کے دنوں میں تمہیں ایک بلی نظر پڑی تم نے اسے اپنی پوستین میں رکھ لیا انہوں نے کہا ہاں ارشاد ہوا اسی وجہ سے میں نے تمہیں بخش دیا۔

لطیفہ: میں نے طبقات ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھا ہے کہ شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ ایک بار جمعہ کے روز سو رہے ایک بلی آ کر ان کی آستین پر سو رہی۔ آپ نماز کے وقت بیدار ہوئے تو آپ نے اپنی آستین کاٹ ڈالی اور اسے نہ اٹھایا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو بلی چلی گئی تھی آپ نے پھر اپنی آستین جوڑی۔ بخاری میں ہے کہ ایک بار ایک شخص ایک کنوئیں پر تھا اتنے میں دیکھا کہ پیاس کے مارے کتا کیچڑ کھا رہا ہے اور زبان نکالے دیتا ہے انہوں نے اسے پانی پلا دیا۔ اسی پر ان کی بخشش ہوگئی اور اس میں ایک عورت کا قصہ ہے کہ اس نے اپنا موزہ اتار کر اس میں کتے کو پانی پلا دیا تھا اسی پر اس کی بخشش ہوگئی یہی یا اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

مسئلہ: حدیث کے روایت بالمعنیٰ کرنے میں کئی مذاہب میں رازی اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک صحیح مذہب جواز ہے اور دوسرا مذہب عدم جواز ہے اور تیسرا مذہب

ماوردی اور رویانی رحمۃ اللہ علیہما کے قول کے موافق یہ ہے کہ صحابی کو روایت بالمعنی جائز ہے دوسرے کو نہیں پھر ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ میرے خیال میں جسے الفاظ حدیث یاد ہوں اسے جائز نہیں ورنہ جائز ہے۔

حکایت: بنی اسرائیل میں ایک فاسق آدمی تھا جب وہ مرا تو بنی اسرائیل نے اسے کنوئیں میں پھینک دیا خدا نے اس زمانہ کے نبی کو حکم دیا کہ اس کو نکال کر غسل دیں اور اس کی نماز پڑھیں چنانچہ وہ یہ حکم بجا لائے پھر انہوں نے پوچھا: اے ربّ یہ ایسے مرتبہ کا کیوں مستحق ہو گیا ارشاد ہوا کہ اس نے ایک اندھے کتے کو پیاس کی وجہ سے زبان نکالے ہوئے دیکھا تھا پھر اپنا عمامہ لے کر اس کو کنوئیں میں تر کیا اور اسے پانی پلا دیا۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ الخ کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ایک قول کے موافق اس سے زکوٰۃ مراد ہے اور بعض کا قول ہے اس سے سائل مراد ہے جو فاقہ کی وجہ سے لوگوں سے مانگتا پھرتا ہو اور محروم وہ شخص ہے جس کے مال پر کوئی مصیبت آ پڑی ہو اور بعض کا قول ہے کہ اس سے کتا مراد ہے ایک بار حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک کتا گزرا انہوں نے بکری کا دست اسے دے دیا اور کہنے لگے یہ محروم ہے۔ بنی اسرائیل میں سے کسی کی روایت میں نے دیکھی ہے کہ اس نے لڑکوں کو دیکھا کہ چڑیا کے پر نوچ رہے ہیں لیکن اس نے انہیں ڈانٹا نہیں اس پر خدا نے اسی زمین میں دھنسا دیا میں نے ابن ابی جمرہ علیہ الرحمہ کی شرح بخاری میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ کسی شہر میں حدود خداوندی میں سے کسی حد کا قائم کیا جانا اس سے بہتر ہے کہ تیس دن تک آسمان سے بارش ہوتی رہے اور ایک روایت میں ہے چالیس روز تک۔

حکایت: رسالہ قشیریہ میں ہے کہ ابوسلیمان خواص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک روز گدھے پر سوار ہوا مکھیوں کی وجہ سے وہ اپنا سر جھکاتے لگا میں نے اس کے سر پر مارا تو اس نے سر اٹھا لیا اور کہنے لگا ایسے ہی اپنے سر پر بھی مارو عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کی توبہ کا کیا سبب ہوا انہوں نے کہا میں نے ایک بار ایک غلام کو

مارا وہ کہنے لگا اس رات کو یاد کیجئے جس کی صبح کو قیامت ہوگی۔

حکایت: حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے خدا کے اسماء حسنیٰ کی شرح میں اس کو نقل کیا ہے میں نے سیرۃ بن ہشام میں دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی حارثہ کے پاس 10 ہجری میں بھیجا اور حکم کیا کہ ان سے قتال کرنے کے تین روز پیشتر اسلام لانے کے لئے کہیں اگر وہ نہ مانیں تو قتال کریں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا وہ اسلام لے آئے اس کے بعد انہوں نے حسب ذیل عریضہ لکھ بھیجا بخدمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریضہ منجانب خالد بن ولید۔

السلام علیك ورحمة الله و برکاته۔ میں اس خدا کا ثنا خواں ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد عرض ہے آپ نے فلاں کام کے سرانجام دہی کے لئے مجھے بنی حارثہ کے پاس بھیجا تھا وہ لوگ اسلام لے آئے ہیں میں ان میں مقیم ہوں انہیں اسلام کی تعلیم دیتا رہوں گا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شاء اللہ کچھ اپنا ارشاد تحریر نہ فرمائیں گے۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ و برکاتہ بجواب اس کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھ بھیجا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ منجانب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنام خالد بن ولید اسلام علیکم میں تمہاری طرف خدا کی ثناء خوانی کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے بعد معلوم ہو کہ تمہارا خط مع تمہارے قاصد کے پہنچا جو اس خبر پر مشعر ہے کہ بنی حارثہ قبل قتال کے اسلام لے آئے ہیں اور خدا نے تمہاری رہنمائی سے انہیں ہدایت کی ہے اچھا ان کو مژدہ سنا دو اور ڈرا دو اور چلے آؤ اور تمہارے ساتھ ان کا قاصد بھی آئے والسلام علیک ورحمۃ اللہ و برکاتہ اس کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ چلے آئے اور بنی حارثہ میں سے پانچ آدمی ان کے ہمراہ آئے انہوں نے حاضر ہو کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور کلمہ شہادت پڑھا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور بلا شک میں خدا کا رسول ہوں پھر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم وہ لوگ ہو جب ڈانٹے جاؤ تو پیشقدمی کرتے ہو یہی چار بار فرمایا انہوں نے اس کا کچھ

جواب نہ دیا پھر ان میں سے ایک شخص بولا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ ایسے ہی ہیں کہ جب ڈانٹے جائیں تو پیشقدمی کرتے ہیں اس نے بھی چار بار کہا آپ نے فرمایا اگر خالد مجھے یہ نہ لکھ بھیجتے کہ تم لوگ اسلام لے آئے ہو تو میں تمہارے سر تمہارے قدموں کے نیچے ڈال دیتا ان میں سے ایک شخص بولا سنیئے خدا کی قسم نہ میں آپ کا ثناء خواں ہوں نہ خالد کا آپ نے پوچھا تو پھر کس کے ثنا خواں ہو وہ لوگ بولے کہ ہم خدا کے ثنا خوان ہیں جس نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ذریعے سے ہماری رہنمائی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سچ کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جو تم سے قتال کرتا تھا تم جاہلیت میں اس پر کس وجہ سے غالب آتے تھے انہوں نے کہا ہم مجتمع رہتے تھے الگ الگ نہ ہوتے تھے اور ظلم کی ابتدا کسی کے ساتھ نہ کرتے تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف چار ماہ اور زندہ رہے۔

حکایت: عقائق الحقائق میں ہے کہ ایک درندے نے اہل کشتی کو برہم کر دیا حضرت نوح علیہ السلام نے بڑی زور سے اس کے ایک طمانچہ مارا خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ میں حکم عادل ہوں اور یہ بھی میری ایک مخلوق ہے اور وہ بیمار ہے اپنی حالت کی شکایت کرتا ہے اور مجھے مریض کی شکایت سے محبت ہے پس اس کے پاس کھڑے ہو کر اس کی اصلاح کیجئے چنانچہ آپ نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا خدا نے اسے شفا عطاء کر دی اگر شیر کو بخار نہ آتا ہوتا تو زمین میں اس کا ضرر بہت بڑھ جاتا۔

لطیفہ: حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب ہدہد کو نہ پایا تو اس کی طلب میں عقاب کو بھیجا وہ ہوا میں بلند ہوا اور نظر جو ڈالی تو دیکھا کہ یمن کی طرف سے وہ آ رہا ہے وہ اس پر ٹوٹ پڑا اس نے کہا بطفیل اس ذات کے جس نے تجھے مجھ پر قوت دی ہے مجھ پر رحم کر اس نے معاف کر دیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس لے آیا اور تواضع کی وجہ سے اپنا بازو گھسیٹتا تھا اس سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا میں اسے سخت سزا دوں گا ہدہد نے کہا اے نبی اللہ خدا کے سامنے کھڑے ہونے کو یاد کیجئے پس آپ نے اسے معاف کر

دیا۔

فائدہ: اگر ہد ہد کو ذبح کر کے گھر کے دروازہ پر لٹکا دیا جائے تو اس گھر کے رہنے والے سحر اور نظر بد سے امن میں رہیں گے اور سداب کے ساتھ اسے بھون کر کھانا نسیان کو دفع کرتا ہے اور مصیبت زدہ جو نسیان میں مبتلا ہو اگر اس کا گوشت کھائے اور اس کا دماغ میٹھے تیل میں ملا کر ناک میں ٹپکائے تو صحت حاصل ہو اگر ابتدائے جذام میں اس کی آنکھیں گلے میں لٹکائے تو اسے بڑھنے نہ دے اور جو شخص اس کا پر اپنے پاس رکھے اس کے دشمن مقہور رہیں اور اس کی حاجتیں پوری ہوں جس پر سحر ہوا ہو یا جو اپنی زوجہ کے پاس جانے سے بستہ کر دیا گیا ہو اگر اس کی دھونی لے تو خدا اس کو صحت عنایت فرمائے اس کے حلال ہونے میں جو اختلاف ہے وہ باب کرم میں پہلے گزر چکا ہے۔

حکایت: دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حیوۃ الحیوان میں بیان کیا ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے ان کو ایک چیونٹی نے کاٹ کھایا آپ نے تمام چیونٹیوں کو جلا دیا خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی صرف ایک چیونٹی کو کیوں نہ جلایا اور اس کے پیشتر کہتے تھے اے رب آپ قوم کی قوم کو ایک شخص کے گناہ کی وجہ سے کیسے عذاب دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے چیونٹیوں کے بارے میں انہیں دکھا دیا کہ سزا مطیع اور نافرمان دونوں کو شامل ہو جاتی ہے صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے اور ہم میں نکوکار بھی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہوتا ہے جب خباثت بڑھ جاتی ہے ایسے ہی دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بیان کیا ہے۔ ترغیب وترہیب میں ہے کہ وہ حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

فائدہ: علماء کا قول ہے کہ ان نبی کی شریعت میں چیونٹی کا جلانا جائز تھا۔ رافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جانور کا جلانا کبیرہ گناہ ہے اگر چیونٹی کے بل پر زیرہ پیس کر یا قطران یا زعتر (ایک قسم کا پودینہ ہے) یا زیتون کا تیل ڈال دے تو خدا کے حکم سے بھاگ جائیں اور پہلے گزر چکا ہے کہ چھوٹی چیونٹی کا جو سرخ رنگ ہوتی ہے مارنا جائز ہے اور حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ (یقیناً خدا چیونٹی کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا) کے متعلق کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ خدا چھوٹی چیونٹی کے سر کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

حکایت: حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں کوئی صوفی کھانا کھا رہا تھا اس کے پاس کتا آیا اس نے اسے مارا جس کی وجہ سے کتے کا پیر ٹوٹ گیا اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے شکایت کی آپ نے صوفی صاحب سے قصاص طلب کیا وہ شخص بولا اے نبی اللہ اسے معاف کرنے دیجئے اور اسے میں روز دو روٹیاں دیا کروں گا اس نے نہ مانا صوفی نے اور زیادہ کیں اس نے نہ مانا پھر کتا کہنے لگا یا نبی اللہ میں اس سے ذرا سی چیز مانگتا ہوں انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے اس نے کہا اپنے سر سے تصوف کو نکال ڈالے کیونکہ اسی نے مجھے دھوکے میں ڈالا تھا۔

فائدہ: کتاب العرائس میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صوف کا لباس پہنا کرو قیامت میں اس سے تمہاری پہچان ہو گی کیونکہ صوف کی طرف نظر کرنا دل میں فکر پیدا کرتا ہے اور فکر حکمت پیدا کرتی ہے۔ علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ کی زہر الریاض میں ہے کہ قوم قارون میں سے ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح پگڑی باندھا کرتا تھا اور اپنی انگلی پر صوف لپیٹا کرتا تھا۔ جب خدا نے ان لوگوں کو زمین میں دھنسایا تو اس کو سب سے موخر کیا کیونکہ وہ پگڑی باندھنے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مشابہت کرتا تھا اور بسم اللہ کی فضیلت میں گزر چکا ہے کہ جو شخص تواضعاً اونی لباس پہنتا ہے خدا اس کی آنکھوں میں نور اس کے دل میں نور زیادہ کرتا ہے۔ عوارف المعارف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اپنے دلوں میں صوف کے لباس سے نور حاصل کیا کرو کیونکہ وہ دنیا میں ذلت اور آخرت میں نور ہے۔

لطیفہ: شبلی رحمۃ اللہ کا قول ہے کہ خدا نے تصوف کو چار شخصوں سے ظاہر کیا ہے مال کا خرچ کرنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پیوند لگا لباس پہننا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اور تواضع حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اور توحید حضرت علی رضی

اللہ عنہ سے۔ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ تصوف کرم پر مبنی ہے اور وہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو حاصل تھا اور رضا پر مبنی ہے اور وہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کو حاصل تھی اور صبر پر مبنی ہے اور وہ حضرت ایوب علیہ السلام کو حاصل تھا اور اشارہ پر مبنی ہے اور وہ حضرت زکریا علیہ السلام کو حاصل تھا اور غربت پر مبنی ہے اور وہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو حاصل تھا اور اونی لباس پہننے پر مبنی ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل تھا اور شجاعت پر مبنی ہے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی۔ ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صوفی لوگ داہنے ہاتھ میں کتاب اللہ اور بائیں ہاتھ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو لئے رہتے ہیں اور ایک آنکھ سے جنت کو دوسری سے دوزخ کو دیکھا کرتے ہیں اور ایک قدم دنیا میں اور دوسرا آخرت میں رکھتے ہیں۔ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صوفی وہ ہے جو صفائی قلب کے ساتھ صوف پہنے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پر چلے اور اس کے نزدیک دنیا پس پشت ہو۔

باب

مشائخ کی تعظیم اور بڑھاپے کی فضیلت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کے جلال کے قائم رکھنے میں سے یہ بات بھی ہے کہ بوڑھے مسلمان کی تعظیم کی جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کوئی نبی ایسا نہ تھا جو میرے پاس شب معراج میں نہ آیا ہو اور اس نے مجھے سلام نہ کیا ہو سوائے ایک نبی کے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس چلئے اور انہیں سلام کیجئے نہ اس وجہ سے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فضیلت میں زیادہ ہیں بلکہ ان کے بڑھاپے کی وجہ سے یہ حضرت نوح علیہ السلام شیخ المرسلین ہیں۔ اس کو علامہ نسفی علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے۔ حضرت مؤلف کا بیان ہے کہ حناطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام بوڑھے ہوئے اور عنقریب اس کا بیان آتا ہے پس حضرت نوح علیہ السلام اپنے سن کی زیادتی کے باعث شیخ المرسلین قرار پائے نہ کہ بالوں کے سفید ہونے کے باعث۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بڑھاپا موت کی پہلی منزل ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوتا ہے خدا عزوجل فرماتا ہے میرے بندہ کو مرحبا ہو یہ اس کی صفت ہے جس کا ایک بال سفید ہو گیا ہو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تیرے نامۂ اعمال کی سیاہی تیرے بڑھاپے کی سفیدی کو دے دی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ اس کے لئے جو بڑھاپے کی حالت میں مرا ہو پھر بھلا جو جوان مر گیا ہو اس کی کیا حالت ہو گی۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت کے لوگ قبر سے ایسی حالت میں اٹھیں گے کہ ملک الموت کے خوف سے ان کے بال سفید پڑ گئے ہوں گے اور اس کی نظیر علم کی فضیلت کے بیان میں آتی ہے کہ میری تمام امت کے

لوگ علماء ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس کے لئے مژدہ ہے جس کی عمل طویل ہو اور اس کے عمل اچھے ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے جو سب سے اچھے ہیں تم کو بتلا دوں؟ تم میں سب سے اچھے لوگ وہ ہیں جن کی عمر بہت بڑی ہو اور عمل نہایت اچھے ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایماندار کی باقی عمر کی کوئی قیمت نہیں لگ سکتی وہ اپنی تباہ کاریوں کی اس میں اصلاح کر لیتا ہے ابن ابی جمرہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ ایماندار کا راس المال اس کی عمر ہے اور اس کا نفع اس کے اعمال صالحہ ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں سے جو شخص اسی برس کو پہنچ جائے گا نہ اس سے کچھ تعرض ہو گا نہ حساب لیا جائے گا اور اس سے کہہ دیا جائے گا کہ جنت میں چلا جا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری پوری سعادت طاعت خداوندی میں عمر دراز پانا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب مسلمان آدمی چالیس برس کو پہنچتا ہے تو خدا اس سے تین چیزوں کو پھیر دیتا ہے جنون' جذام' برص کو اور جب پچاس کو پہنچتا ہے اس کو گناہوں سے ہلکا کر دیتا ہے اور جب ساٹھ برس کو پہنچتا ہے تو خدا کی طرف رجوع ہونا اسے عطا فرماتا ہے اور ستر برس کو پہنچتا ہے تو اس سے خدا محبت کرتا ہے اور آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں اور جب اسی برس کو پہنچتا ہے تو خدا اس کی نیکیاں قبول فرما لیتا ہے اور اس کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور جب نوے برس کو پہنچتا ہے تو خدا اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور زمین میں خدا کا قیدی اور قیامت میں اہل بیت کا سفارشی ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے جب سو برس کو پہنچتا ہے تو زمین میں خدا کا حبیب نام پاتا ہے اور خدا پر حق ہے کہ اپنے حبیب کو عذاب نہ دے اور میں نے اللہ تعالیٰ کے قول مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا (۱۳:۷۱) کی تفسیر میں دیکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں کیا ہوا ہے کہ خدا سے ثواب کی امید نہیں رکھتے۔ اس کو عطا ابن ابی رباح نے بیان کیا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ تمہیں کیا ہوا ہے کہ خدا کے عذاب سے نہیں

ڈرتے اور بعض کا قول ہے کہ تمہیں کیا ہوا ہے کہ خدا کا حق نہیں پہچانتے اور بعض کا قول ہے تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم خدا کی توحید کے قائل نہیں وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا (۷۱:۱۴) یعنی تم کو خدا نے گونا گوں حالت پر تندرست بیمار مال دار محتاج پیدا کیا ہے اور بعض نے کہا ہے مراد یہ ہے کہ لڑکا جوان یا بوڑھا بنایا ہے جب لڑکا سات برس کو پہنچتا ہے اور برے بھلے کو پہچانتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ بات کو سمجھتا ہے اور جواب دیتا ہے تو اسے نماز کا حکم ہوتا ہے اور دس برس کی عمر میں نماز پر مارا جاتا ہے اور مارنا اور سکھانا ماں باپ پر واجب ہے اور پندرہ برس کی عمر میں وہ مکلف ہو جاتا ہے اس پر قلم چلنے لگتا ہے اور اکیس برس کی عمر میں اس کا قلب بیدار ہو جاتا ہے اور اٹھائیس برس کی عمر میں اس کی عقل انتہا کو پہنچتی ہے اور تیس برس کی عمر میں اس کی قوت انتہا کو پہنچتی ہے اور چالیس برس کی عمر میں جنون جذام اور برص سے امن میں رہتا ہے اور پچاس برس کی عمر میں خدا کی طرف رجوع ہونا اس کو محبوب ہو جاتا ہے اور ساٹھ برس کی عمر میں اس کو فرشتے پہچاننے لگتے ہیں اور ستر برس کی عمر میں اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اسی برس کی عمر میں اس کی برائیاں مٹ جاتی ہے اور نوے برس کی عمر میں خدا اس کو دوزخ سے آزادی عنایت فرماتا ہے اور جب سو برس کو پہنچتا ہے اس کے گھر کے ستر آدمیوں کی نسبت اس کی سفارش مقبول فرماتا ہے۔ حناطی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ذکر کی ہے سات برس کی عمر میں لڑکا تمیز کرنے لگتا ہے اور چودہ برس کی عمر میں اسے احتلام ہوتا ہے اور اکیس برس تک اس کی درازی پوری ہو جاتی ہے اور اٹھائیس برس میں اس کی عقل کامل ہو جاتی ہے پھر اس کے بعد اس کی عقل نہیں بڑھتی مگر کثرت تجارب سے۔

حکایت: یحییٰ بن اکثم رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے انتقال کے بعد کسی نے پوچھا کہ خدا نے آپ سے کیا معاملہ کیا انہوں نے کہا خدا نے مجھے اپنے سامنے لا کھڑا کیا اور مجھ سے فرمایا: اے میرے شیخ! تو نے کیا' کیا؟ میں نے عرض کیا: آپ کی طرف سے یہ حدیث تو مجھے پہنچی ہے۔ حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے بروایت زہری رضی اللہ عنہ بروایت حضرت

عروہ رضی اللہ عنہ بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بروایت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بروایت حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ سے نقل کر کے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے آپ کا ارشاد ہے کہ مجھے بوڑھے کے عذاب دینے سے جو اسلام میں بوڑھا ہوا ہو شرم آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ معمرؒ زہریؒ عروہؒ عائشہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جبرائیل نے سچ کہا اور میں نے بھی سچ کہا جا میں نے تجھے بخش دیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اسلام میں بوڑھا ہوتا ہے خدا اس کے لئے نیکی لکھتا ہے اور اس کی خطا مٹا دیتا ہے اور اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے اس کو ابن حبان نے روایت کیا ہے اور خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی کہ میرے ایمان دار بندہ پر بڑھاپا میرے نور میں سے ایک قسم کا نور ہے اور میں اس سے بزرگ تر ہوں کہ اپنے نور کو اپنی آگ سے جلاؤں۔

حکایت: محمد نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے کسی کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ خدا عزوجل نے تجھ سے کیا معاملہ کیا جواب دیا کہ مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا: اے میرے شیخ! تو بادشاہوں کے پاس سوار ہو ہو کر جاتا تھا اور ان سے دیا لیتا تھا میں نے کہا اے ربّ دنیا مجھ پر مکدر تھی اور میں عیال دار آدمی تھا مجھ کو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوا میں نے کہا آپ سے مجھے یہ گمان نہ تھا ارشاد ہوا کہ پھر تیرا کیا گمان تھا میں نے کہا مجھ سے حضرت یحییٰ نے بروایت شعبہ، بروایت حضرت قتادہ، بروایت حضرت انس، رضی اللہ عنہم اجمعین بروایت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بروایت حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ سے یہ حدیث روایت کی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ کا ارشاد ہے بندہ کا میرے ساتھ جو گمان ہوتا ہے اس کے موافق میں اس سے برتاؤ کرتا ہوں پس میرے ساتھ جو گمان چاہے رکھے ارشاد ہوا کہ یحییٰ نے سچ کہا شعبہ نے سچ کہا، قتادہ نے سچ کہا، انس نے سچ کہا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا جبرائیل علیہ السلام نے سچ کہا میں ہی نے یہ کہا ہے پھر مجھے خوش کر دیا اور ستر جوڑے مجھے پہنائے اور میرے سر پر تاج رکھا اور میری ہمراہی میں ولدان مخلد جنت کی طرف چلنے لگے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

مروی ہے کہ تم میں سے کوئی بغیر خدا کے ساتھ نیک گمان کئے ہوئے نہ مرے کیونکہ خدا سے نیک گمان رکھنا جنت کی قیمت ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے خدا عزوجل کی قسم اس خدا عزوجل کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں خدا عزوجل سے کوئی نیک گمان نہیں کرتا جس کو اس کے گمان کے موافق مل نہ جاتا ہو اس کو قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرہ میں روایت کیا ہے میں نے ابن ابی جمرہ رحمۃ اللہ علیہ کی شرح بخاری میں دیکھا ہے کہ ایک مرد صالح خطیب تھا جب اس کا انتقال ہوا تو کسی نے خواب میں انہیں دیکھ کر پوچھا کہ قبر میں دونوں فرشتوں نے تجھ سے کیا معاملہ کیا اس نے کہا جب مجھ سے سوال کیا تو تھوڑی دیر جواب سے میں بچ رہا اتنے میں ایک خوبرو جوان میرے پاس آیا اس نے مجھے جواب سکھا دیا میں نے پوچھا تو کون ہے وہ بولا میں تیرا عمل ہوں میں نے پوچھا اتنی دیر کہاں لگائی اس نے کہا تو خطبہ خوانی کی اجرت بادشاہ سے لیا کرتا تھا میں نے کہا میں نے اس میں سے کبھی کچھ کھایا نہیں بلکہ میں تقسیم کر دیا کرتا تھا اس نے کہا اگر تو کھا لیتا تو میں تیرے پاس نہ آتا بروایت حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بدن پر جس نے حرام سے غذا پائی ہو خدا عزوجل نے جنت حرام کر دی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا خدا عزوجل اس شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا جس کے شکم میں حرام ہو۔

فائدہ: ایک شخص نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیری اور میں خالی ہاتھ رہ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے ملائکہ کی صلوٰۃ اور خلائق کی تسبیح کہاں چھوڑ دی اسی کی بدولت ان کو روزی ملتی ہے طلوع فجر سے لے کر نماز صبح تک سو بار پڑھا کر سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ تو دنیا تیرے پاس ذلیل ہو کر آئے گی اور ہر کلمہ سے خدا ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک تسبیح میں مشغول رہے گا اور تجھے ثواب ملے گا۔

موعظت: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے روئے زمین پر لکھا ہے جو شخص دنیا سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے اور جو اس سے ناراض رہتا

ہے خدا عزوجل اس سے محبت کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے دنیا تین قسم کی ہے ایک قسم ایمان داروں کی دنیا جو آخرت کی طرف جانے کا اسے توشہ بناتے ہیں ایک قسم وہ ہے جس سے منافق زینت حاصل کرتے ہیں اور ایک قسم ہے جس سے کافر تمتع حاصل کرتے ہیں۔ حناطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ زہد میں تین حرف ہیں زا سے ترک زینت ہا سے ترک ہوا وہوس اور دال سے ترک دنیا مراد ہے۔

حکایت: ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کے لئے نکلے دیکھا کہ ایک بوڑھا آگے آگے جا رہا ہے آپ اس کے پیچھے پیچھے چلے اس کے بڑھاپے کی تعظیم اور اس کی تکریم کے خیال سے اس سے آگے نہ بڑھے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر اپنا بازو رکھ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام روک دیتے تھے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آ کر شریک ہو گئے لیکن یہ موضوع حدیث ہے۔

بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بوڑھے کے چہرے کی طرف صبح وشام نظر کرتا ہے اور فرماتا ہے تیرا سن زیادہ ہو گیا تیری ہڈیاں پتلی پڑ گئیں تیری کھال جھلی کی طرح باریک پڑ گئی تیری اجل قریب آ پہنچی مجھ سے شرما کیونکہ مجھے تجھ سے شرم آتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا سب سے پہلے جو شخص بڑھاپے سے گھبرایا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں وہ کہنے لگے اے ربّ یہ کیسی بدنمائی ہے جس سے آپ نے اپنے خلیل کو بدنما کر دیا ہے خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی یہ وقار کی چادر اور نور اسلام ہے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہیں نے اپنی خلق میں سے کسی کو جو اس کی شہادت دیتا ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ میرا کوئی شریک ہے یہ لباس نہیں پہنایا مگر قیامت میں اس سے مجھے شرم آئے گی کہ اس کے لئے میزان کو قائم کروں یا اس کا نامۂ اعمال کھولوں یا اس کو دوزخ میں عذاب دوں انہوں نے کہا اے ربّ عزوجل میرا وقار اور بڑھا دیجئے صبح ہوئی تو ان کا سر اور ڈاڑھی ایسی ہو گئی جیسی سفید ثغامہ۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ثغامہ

بفتح ثاء مثلاثہ وتخفیف عین ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے پھل سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔
حناطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جب سارہ رضی اللہ عنہا سے حضرت اسحٰق علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ ایک سو بیس برس کی تھیں ان کی قوم کہنے لگی ان بڑھیا اور بوڑھے کو دیکھو تو کہیں لڑکا پڑا ہوا مل گیا ہے اس کو بیٹا بنالیا ہے بھلا کہیں ایسی عمر والوں کے بچہ ہوتا ہے خدا نے حضرت اسحاق کو حضرت ابراہیم علیہما السلام سے بالکل مشابہ بنایا تھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے سے ممتاز کر دیا اور یہ اس طرح ہوا کہ آسمان سے ایک کف دست کا ظہور ہوا اس کی دو انگلیوں میں ایک سفید بال تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وہ قریب ہوتا گیا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سر پر کسی نے اسے ڈال دیا۔

فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو کسی بوڑھے کی تعظیم کرتا ہو مگر خدا ایسے کو مقرر کر دیتا ہے جو اس شخص کے بڑھاپے میں اس کی تعظیم کرے گا۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے منہاج القاصدین میں بیان کیا ہے کہ اس میں عمر دراز ہونے کی بشارت ہے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی غنیۃ میں مذکور ہے کہ جو بڑے مسلمانوں کی توقیر کرے اور ان کے چھوٹوں پر رحم کرے وہ جنت میں میرا رفیق بنے گا۔

حکایت: حضرت سلیمان علیہ السلام جامع مسجد میں گئے ایک بوڑھے کو دیکھ کر پوچھا کیا تو موت سے محبت رکھتا ہے اس نے کہا نہیں جوانی اپنے شر کے ساتھ گئی اور بڑھاپا اپنی بھلائی کے ساتھ آ پہنچا ہاں میں نے احیاء میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دیکھا ہے ساری بھلائی جوانی میں ہے خدا نے جس بندہ کو علم عطا کیا ہے جوانی میں عطا کیا ہے حضرت مؤلف فرماتے ہیں طبقات میں سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت نقل کی ہے اس کے معارض نہیں کہ قفال رحمۃ اللہ علیہ نے جوانی کے بعد بڑھاپے میں علم سیکھا ہے اور قفل سازی کے فن میں انہیں نہایت مہارت حاصل تھی یہاں تک کہ چار دانہ کے برابر وزن میں ایک قفل بنایا تھا پھر علم کے دریائے عمیق بن گئے۔ باریک معانی نکالتے تھے اور ایسے مرد میدان تھے کہ کوئی ان کے نشان قدم تک بلکہ ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا 417 ہجری

میں ان کی وفات ہوئی ہے اس وقت ان کا نوے برس کا سن تھا ان کا نام عبداللہ بن احمد بن عبد رحمۃ اللہ علیہ تھا قفال کو جو بڑھاپے میں علم حاصل ہو گیا تھا یہ علم وہبی تھا خدا جس کو چاہتا ہے اس کو اس کے ساتھ خاص کرتا ہے۔

لطیفہ: حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اپنا سن بتلانا مروت کے خلاف ہے اگر سن کم ہو گا تو لوگ حقیر سمجھیں گے اور اگر زیادہ ہو گا تو کہیں گے سٹھیا گیا ہے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ یوسف کے متعلق بیان کیا ہے کہ اپنی ضروریات کو بوڑھوں سے طلب کرنے کی بہ نسبت جوانوں سے طلب کرنا زیادہ آسان ہے کیونکہ حضرت یوسفؑ علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ تم پر کچھ عار اور زجر و توبیخ نہیں اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا تھا کہ اب میں اپنے ربّ سے تمہارے لئے مغفرت مانگوں گا بعض نے کہا ہے کہ اس سے آخر شب ان کی مراد تھی اور بعض نے کہا ہے شب جمعہ اور بعض نے کہا ہے کہ لیالی بیض یعنی تیرھویں چودھویں' پندرھویں شب کیوں کہ ان میں دعا مقبول ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جب تجھے کسی سے اپنی حاجت براری کی درخواست کرنا ہو تو شب کو یا اس کے پیچھے کی جانب سے اس سے نہ کہو کیونکہ حیا آنکھوں میں ہے اور بعض علماء کا قول ہے کہ حاکم کے پاس کسی بوڑھے عالم کی جو رعیت کی مصلحتوں سے واقف ہو رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ بوڑھے کی نظر جوان کی نظر سے زیادہ پوری ہوتی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے:

ان الا مور اذا الاحداث دبرها
دون الشیوخ تری فی بعضها خللًا

جب بوڑھوں کے بغیر نوجوانوں نے کاموں کی تدبیر کی ہو تو یقیناً کسی نہ کسی کام میں کچھ نہ کچھ خلل دیکھنے میں آتا ہی ہے۔

میں نے ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کی ادب الدنیا والدین میں دیکھا ہے کہ بوڑھے وقار کے درخت اور خبروں کے چشمے ہیں اگر تمہیں برائی میں دیکھیں گے تو روکیں گے اگر بھلائی میں دیکھیں گے تو مدد کریں گے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے بوڑھا اپنی

قوم میں ایسا ہوتا ہے جیسے نبی اپنی امت میں۔

فائدہ: نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب قیامت ہوگی خدا کسی بوڑھے کو جنت میں لے جانے کا حکم فرمائے گا اور اس کا نامہ اعمال فرشتہ کے حوالے کر دے گا اور فرمائے گا جب جنت کے دروازے پر پہنچے تو اس کو اس کا نامۂ اعمال دے دینا جب فرشتہ ایسا کرے گا تو بوڑھا فرشتہ سے کہے گا ذرا ٹھہر جا میں اسے پڑھ لوں۔ وہ کہے گا مجھے اجازت نہیں پھر فرشتہ خدا عزوجل سے اجازت لے گا اسے اجازت مل جائے گی وہ اسے کھول کر دے گا اور بوڑھا اسے پڑھے گا اس میں بہت سے گناہ دیکھے گا اور پشیمان ہو کر کہے گا اتنے بہت سے گناہوں کے ہوتے ہوئے جنت میں میں کیسے جاؤں پھر خدا عزوجل ہوا کو بھیجے گا جس سے اس کے ہاتھ سے نامہ اعمال اڑ جائے گا اور اس کے دل پر ہوائے رحمت چلے گی جس سے گناہوں کی یاد اس کے دل سے نکل جائے گی گویا کہ اس نے کچھ کیا ہی نہ تھا۔ واللہ اعلم

باب
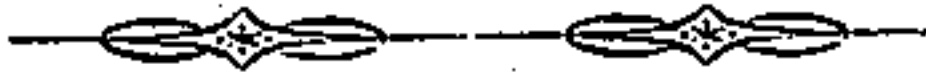
کنگھی کرنا اور خضاب لگانا

بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے سب سے پہلے مہندی کا خضاب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے لگایا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب ایمان دار ایسی حالت میں کہ اس کے مہندی کا خضاب لگا ہو قبر میں داخل ہوتا ہے اور منکر نکیر آ کر اس سے پوچھتے ہیں تیرا ربّ کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرا نبی کون ہے تو منکر، نکیر سے کہتا ہے اس ایماندار پر نرمی کر کیا تو نور ایمان دیکھتا نہیں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے نورے کے بعد مہندی لگانا جذام سے امن میں رکھتا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جس کے سر اور ڈاڑھی کے بال بالکل سفید تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تو مسلمان نہیں ہے اس نے جواب دیا ہوں، کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو خضاب لگایا کر۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مہندی کا خضاب لگایا کرو کیونکہ اس میں خوشبو آتی ہے اور ماندگی کو تسکین ہوتی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کہ خضاب لگایا کرو کیونکہ فرشتے ایمان دار کے خضاب لگانے سے خوش ہوتے ہیں اور ربیع الابرار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہندی لگایا کرو کیونکہ وہ اسلام کا خضاب ہے نظر کو صاف کرتا ہے درد سر کو دور کرتا ہے اور ماندگی کو سکون بخشتا ہے۔

لقطۃ المنافع میں ہے حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ راہ خدا میں ایک درہم خرچ کرنا سات سو درہم کے برابر ہے اور داڑھی کے خضاب میں ایک درہم خرچ کرنا

سات ہزار درہم کے برابر ہے اور دوسروں نے کہا ہے کہ جب کسی بچہ کو چیچک شروع ہو اور اس کے دونوں پیروں کے تلوں میں مہندی لگا دی جائے تو آنکھیں چیچک سے امن میں رہتی ہیں۔ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ یہ مجرب ہے۔ حضرت مؤلف فرماتے ہیں میں نے اپنے بچوں پر اس کا بارہا تجربہ کیا ہے اور خدا کے فضل سے اس کو ایسا ہی پایا۔ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مہندی کا درخت خدا عزوجل کو اور درختوں سے زیادہ پسند ہے۔

مسئلہ: عورتوں کو مہندی لگانا مستحب ہے اور کبھی واجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً جب خاوند نے اپنی زوجہ کے لئے مہندی کا سامان مہیا کر دیا ہو اور عدت وفات میں جتنا بدن کھلا رہتا ہے اس میں مہندی لگانا حرام ہے اور جس کو تین طلاقیں دی گئی ہوں یا اس سے خلع کیا گیا ہو اس کے لئے مہندی کو ترک کرنا مستحب ہے اور مرد کو ہاتھوں یا پیروں میں مہندی لگانا حرام ہے مگر ہاں کوئی ضرورت مثل مرض وغیرہ کے آپڑے تو مضائقہ نہیں شرح مہذب میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو سیاہ خضاب لگائے گا قیامت میں خدا اس کو روسیاہ کرے گا اور بغوی اور غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور ایسا ہی اوروں کا قول ہے اور شرح مہذب میں ہے کہ صحیح یہ ہے کہ حرام ہے سوائے جہاد کے اور بعض اطباء کا قول ہے آدھا مثقال حنا کا پینا قولنج کو نافع ہے۔

فائدہ: ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے بروایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ جو شخص روزانہ رات کو اپنے سر اور داڑھی میں کنگھی کرتا ہے وہ طرح طرح کی بلاؤں سے عافیت میں رہتا ہے اور اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو اپنی ابرو پر کنگھی پھیر لیا کرے وہ وباء سے امن میں رہتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بروایت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ کنگھی کیا کرو کیونکہ اس سے فقر دور ہوتا ہے اور جو صبح کو کنگھی کرتا ہے وہ شام تک امن میں رہتا ہے کیونکہ داڑھی مردوں کی زینت اور چہرہ کی خوش نمائی ہے۔

مسئلہ: احیاء میں ہے کہ خدا کے کچھ فرشتے ہیں جو اپنی قسم میں کہا کرتے ہیں اس

ذات کی قسم جس نے بنی آدم کو داڑھی سے زینت بخشی پھر کہا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اگر کسی نے درخت غصب کیا اس کے پتے جھڑ کر گر پڑے اور پھر پتے نکلے تو اس کو پہلے پتوں کی قیمت دینا لازم ہوگا اور اگر کسی لونڈی کو غصب کر لیا اور اس کے بال کاٹ ڈالے اور پھر اس کے نئے بال نکل آئے تو اس پر کچھ واجب نہیں۔ کتاب الطلاق میں مذکور ہے اگر کوئی کہے تجھ پر اتنی طلاقیں جتنے ابلیس کے بدن پر بال ہیں تو اس کہنے سے کوئی طلاق نہ پڑے گی اور مختار یہ ہے کہ ایک طلاق پڑ جائے گی۔

لطیفہ: میں نے عیون المجالس میں دیکھا ہے کہ حضرت سیدنا امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو کرسی پر دیکھا جو کہہ رہا تھا عرش سے نیچے جو کچھ ہے مجھ سے پوچھ لو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دعویٰ تو بڑا لمبا چوڑا کیا ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا اے مدعی بھلا بتلا تو سہی تیرے داڑھی میں بال طاق ہیں یا جفت وہ چپ ہو کر رہ گیا اور کہنے لگا اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تعلیم دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جفت ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے ہر شئے کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔ پس تمام مخلوقات جفت ہیں اور طاق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

فائدہ: حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو شخص بغیر پانی کے اپنی داڑھی میں کنگھی کرتا ہے اس کی فکر بڑھتی ہے اور اگر پانی سے کرتا ہے تو فکر کم ہوتی ہے اور جو یکشنبہ کے روز کنگھی کرتا ہے خدا اس کا نشاط زیادہ کرتا ہے دوشنبہ کے روز کرتا ہے تو اس کی حاجت براری ہوتی ہے سہ شنبہ کے روز کرتا ہے تو خدا اس کو زیادہ آسانی عنایت فرماتا ہے۔ چارشنبہ کو کرتا ہے تو خدا عزوجل اسے نعمت زیادہ دیتا ہے اگر پنجشنبہ کو کرتا ہے تو خدا اس کی نیکیاں زیادہ کرتا ہے اگر جمعہ کو کرتا ہے تو خدا اس کی خوشی افزوں کرتا ہے اگر شنبہ کے روز کرتا ہے تو اس کے دل کو قبیح باتوں سے پاک کرتا ہے جو کھڑے ہو کر کنگی کرتا ہے دَین اس پر سوار رہتا ہے جو بیٹھ کر کنگی کرتا ہے اس کا دَین اس سے جاتا رہتا ہے میں نے شرح مہذب میں بروایت بعض صحابہ علیہم الرضوان دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روزانہ کنگی کرنے سے منع فرمایا ہے اس کو نسائی نے باسناد صحیح روایت کیا ہے

اور حدیث میں ہے آدمی کی سعادت میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی داڑھی کم ہو اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ علامہ کلاباذی رحمۃ اللہ علیہ نے مفتاح معانی الاخبار میں بیان کیا ہے کہ خود بینی شقاوت ہے اور داڑھی کے کم ہونے میں خود بینی چھوٹتی ہے اس لئے سعادت کے حصول کا سبب ہوگا۔

لطیفہ: بوڑھا اگر خواب میں بڑھاپے کو دیکھے تو باعث وقار ہے اور اگر لڑکا دیکھے تو باعث فکر ہے اور عورت کا خواب میں بڑھاپا دیکھنا اس کے خاوند کے فاسق ہونے کی علامت ہے اور اگر وہ مرد صالح ہو تو اس پر سوت لائے اور خواب میں سفید بالوں کو اکھیڑتے ہوئے دیکھنا اس کی علامت ہے کہ وہ بوڑھوں کی تعظیم نہیں کرتا اور بیداری میں یہ فعل مکروہ ہے شرح مہذب میں ہے اگر کہا جائے کہ حرام ہے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ صحیح طور پر اس سے ممانعت آئی ہے ترغیب وترہیب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بالوں کو مت اکھاڑا کرو کیونکہ وہ قیامت میں نور ہوں گے جو بوڑھا ہو جائے اس کی وجہ سے خدا اس کے لئے نیکی تحریر فرماتا ہے اور خطا کو مٹا دیتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے اس کو ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کا ایک بال سفید ہوا اس کی تعظیم کرنا چاہئے اس کو ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ کتاب تاتارخانیہ میں ہے سوائے زینت کے یوں اس کا اکھیڑنا مکروہ نہیں ہے۔
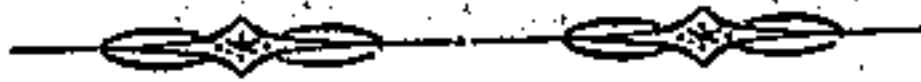
باب

عقل کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ (۵۰:۳۷)
یقیناً اس میں اس کے لئے نصیحت ہے جس کے دل ہو۔
یعنی جس کو دل ہو اور ارشاد فرمایا: هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ (۸۹:۵)
کیا اس میں عقلمندی کا حصہ ہے، یعنی عقلمند کے لئے اس میں حصہ ہے۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی نمازی روزہ دار حاجی اور مجاہد ہوتا ہے لیکن اس کو اس کے عقل کے موافق اس کی جزا ملے گی بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہر شئے کا ایک آلہ ہوتا ہے اور ایمان دار کا آلہ عقل ہے اور ہر شئے کی ایک سواری ہے اور ایمان دار کی سواری عقل ہے اور ہر شئے کا ایک ستون ہے اور ایمان دار کا ستون عقل ہے اور ہر قوم کی ایک غایت ہے اور ایمان داری کی غایت عقل ہے اور ہر قوم کا ایک راعی ہے اور عابدین کی راعی عقل ہے اور ہر تاجر کی ایک پونجی ہے اور مجتہدین کی پونجی عقل ہے اور ہر گھر کا کوئی منتظم ہے اور صدیقین کے گھروں کی مہتمم عقل ہے ہر ویرانہ کے لئے آبادی ہے اور آخرت کی آبادی عقل ہے۔
لطیفہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے آدمی تین قسم کے ہیں مرد اور وہ دانشمند ہے اور آدھا آدمی اور وہ بے خرد ہے جو عقلمندوں سے مشورہ کرلیا کرے اور لا شئے اور وہ وہ شخص ہے جسے نہ عقل ہو اور نہ عقلمندوں سے مشورہ کرے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بستان العارفین میں بیان کیا ہے خدا کے عطیات میں سے سب سے بہتر عقل اور سب سے بدتر جہل ہے۔

فائدہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے خدا نے عقل کو نور مکنون سے پیدا کیا ہے اور اس کے لئے علم کو نفس اور فہم کو روح اور زہد کو سر اور حیا کو آنکھ اور حکمت کو زبان اور خبر کو کان رأفت اور مہربانی کو دل اور رحمت کو سینہ اور صبر کو اس کا شکم بنایا ہے پھر اس سے کہا گیا کہ کلام کر اس نے کہ اس خدا کو حمد شایان ہے جس نے اپنی عزت کے سامنے ہر شئے کو خوار و ذلیل رکھا ہے ارشاد خداوندی ہوا اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے کوئی خلق ایسی نہیں پیدا کی جو میرے نزدیک تجھ سے زیادہ عزیز ہو اور تجھے اسی مخلوق میں جاگزین کروں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیاری ہوگی۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے عقل ایک غبی طائر ہے بغیر دام عنایت کے جس کا شکار نہیں ہو سکتا۔

لطیفہ: عقل ایک جوہر ہے اور غصہ اس کو کھو دیتا ہے دین ایک جوہر ہے اور حسد اسے کھو دیتا ہے۔ حیا ایک جوہر ہے اور طمع اسے کھو دیتی ہے۔ عمل نیک ایک جوہر ہے اور غیبت اسے کھو دیتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے کہا پیٹھ پھیر اس نے پیٹھ پھیری پھر اس سے کہا سامنے منہ کر اس نے سامنے منہ کیا پھر ارشاد ہوا اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ حسین کوئی مخلوق نہیں پیدا کی اور میں اسی مخلوق کو تیری سواری بناؤں گا جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہوگی تجھی سے لوں گا اور تجھی سے عطا کروں گا تجھی سے عذاب دوں گا پس صاف نظر آ رہا ہے کہ عاقل لوگوں میں پیارا ہوتا ہے اگر چہ ان کے ساتھ کوئی بھلائی نہ کرے اور جب خدا نے جہل کو پیدا کیا اس سے کہا ادھر منہ کر اس نے پیٹھ پھیر لی پھر اس سے کہا پیٹھ پھیر اس نے منہ سامنے کر لیا ارشاد ہوا اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے کوئی مخلوق ایسی نہیں پیدا کی ہے جو تجھ سے زیادہ مجھے ناگوار خاطر ہو اور میں تیری سواری ایسے ہی لوگوں کو بناؤں گا جو مجھے سب سے ناگوار ہوں گے پس دیکھتے ہی ہو کہ جاہل سے لوگوں کو عداوت ہوتی ہے اگر چہ ان سے اس نے کوئی برائی نہ کی ہو۔

مسئلہ: جہل کسی شئے کو خلاف واقع سمجھنے کا نام ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک

جہل مرکب ہے جیسے مجسمیہ فرقہ کا اعتقاد کہ نعوذ باللہ خدا جسم ہے یا معتزلہ کا اعتقاد کہ خدا آخرت میں بھی نظر نہیں آئے گا اور ایک جہل بسیط ہے جیسے زمین کے نیچے کی چیزوں کو ہمارا نہ جاننا یا سمندر کے اندر کے جانوروں سے آگاہی نہ رکھنا۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں اس نے سکوت کیا پھر نور واحدانیت کا اس کے سرمہ لگایا تب اس نے کھل کر کہنا شروع کیا آپ خدا ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لوگوں کو ایک دوسرے پر کس وجہ سے فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقل سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اور آخرت میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقل سے پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا یہ نہیں ہے کہ عمل کے موافق سب کو جزا ملے گی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ہی تو عمل کیا ہوگا جتنی خدا عزوجل نے انہیں عقل عطا فرمائی ہوگی پس جس قدر انہیں عقل ملی ہوگی اتنے ہی ان کے عمل ہوں گے اور اپنے اپنے اعمال کے موافق انہیں جزا ملے گی۔

فائدہ: ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ کدو کھایا کرو کیونکہ اس سے عقل بڑھتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ وہ سینہ کو صاف کرتا ہے نرم کرتا ہے دل کو جلا دیتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ہانڈی پکایا کرو تو اس میں کدو زیادہ ڈال دیا کرو کیونکہ وہ دل غمگین کو مضبوط کرتا ہے۔ باب امانت میں پہلے گزر چکا ہے جو حاملہ عورت کرفس کھائے گی اس کا بچہ ضعیف العقل پیدا ہوگا بخار والوں کے لئے کدو سب سے عمدہ غذا ہے اور کھانسی کو نفع بخشتا ہے نزہۃ النفوس والافکار میں ہے کہ اس کے تر پتوں سے کلی کی جائے تو دردسر حار کو نافع ہوتا ہے اگر اسے خشک کر کے جلایا جائے اور سرکہ میں ملا کر برص پر لگایا جائے تو اسے دور کرتا ہے اگر سرکہ کے ہمراہ ککڑی کی طرح اس کا آب شورہ بنایا جائے تو تپ مطبق لازم کو مفید ہے اس کا روغن بارد رطب ہے مالیخولیا اور برسام کو مفید ہوتا

ہے تھوڑا سا سرکہ ملا کر خواہ سر میں ملا جائے یا ناک میں ٹپکایا جائے اور دردِ سر حار کو پینے اور ناک میں ٹپکانے سے نفع ہوتا ہے اور بدن کی ہر قسم کی گرمی کو نفع بخش ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ کدو کو چھیل کر اس کا عرق نچوڑ لیا جائے چار حصہ یہ عرق اور ایک حصہ میٹھا تیل ملا کر نرم آنچ پر پکایا جائے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ کدو جنت کا پھل ہے اور چاہے جس طرح سے کھائے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور اس کی فضیلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا اگر خشک کر کے گھر میں اس کی دھونی دی جائے تو مکھیاں بھاگ جاگ جائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو کدو کو مسور کی دال کے ساتھ کھاتا ہے اس کا دل رقیق ہو جاتا ہے اور اس کو بہت سے منافع ہیں۔

حکایت: ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا انسان کو سب سے بہتر کیا شئے عطا ہوئی ہے انہوں نے کہا عقل۔ اس نے کہا اگر عقل نہ ہو تو انہوں نے فرمایا ادب خوب تر ہے۔ اس نے کہا اگر نہ ہو انہوں نے فرمایا سکوت طویل۔ اس نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو انہوں نے کہا ہر مرد ذی صلاح کار جس سے مشورہ لیا کرے اس نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو۔ انہوں نے کہا تو پھر موت جو بلا تاخیر آ پہنچے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو استخارہ کرتا ہے وہ نامراد نہیں رہتا اور جو مشورہ کرتا ہے وہ پشیمان نہیں ہوتا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو مشورہ کرنے کی بھی وصیت کی تھی اور کہا تھا اگر میں فرشتوں سے درخت کے کھانے کے متعلق مشورہ کرتا تو وہ مجھے ضرور نہ کھانے کا مشورہ دیتے اور اپنی زوجہ کی رائے کوئی نہ سنے استخارہ کی حدیث بخاری وغیرہ میں مشہور ہے۔

فائدہ: نماز استخارہ سنت ہے پہلی رکعت میں فاتحہ اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھے اور اس کو نووی رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ میں بیان کیا ہے اور انہیں کے مختصر المناسک میں مذکور ہے کہ دوسری رکعت میں تین بار سورۂ اخلاص پڑھے اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ بعض مشائخ کے نزدیک مختار یہ ہے کہ پہلی رکعت میں وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ الخ اور دوسری رکعت میں وَمَا كَانَ

لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا۔ سے لے کر ضَلٰلًا مُّبِيْنًا تک پڑھے اور سلام کے بعد استخارہ کی مشہور دعا پڑھے اور دعائے استخارہ یہ ہے۔ اللھم انی استخیرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسئلك من فضلك العظیم فانك تقدرو لا اقدرو تعلم ولا اعلم وانت علامه الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الا مرخیر لی فی دینی و دنیای و معاشی و عاقبة امری یا کہے عاجل امری وآجله فاقدره لی ویسوه لی ثم بارك لی فیه وان کنت تعلم ان ھذا الامر شرلی فی دینی و دنیای و معاشی و عاقبة امری اوقال عاجل امری واجله فاصرفه عنی واصرننی عنه واقدار الی الخیر حیث کان ثم رضنی به (اے اللہ میں تو آپ کے علم سے طالب خیر ہوں اور آپ کی قدرت سے قدرت کا خواہاں اور آپ کے فضل عظیم سے خواستگار ہوں کیونکہ یقیناً آپ قادر ہیں اور مجھے قدرت نہیں اور آپ جانتے ہیں اور مجھے علم نہیں اور آپ غیب کو خوب جانتے ہیں اے اللہ اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام میرے دین میں میری دنیا میں میری معاش میں میرے انجام کار میں بہتر ہے یا کہے میرے موجودہ یا آئندہ کام میں پس اسے میرے لئے مقرر کر دیجئے اور اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور اس میں برکت عنایت کیجئے اور اگر آپ جانتے ہوں کہ یہ کام میرے لئے میرے دین میں میری دنیا میں میرے معاش میں میرے انجام کار میں یا کہے میرے موجودہ اور آئندہ کام میں برا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے باز رکھئے اور جہاں کہیں خیر ہو میرے لئے ٹھہرا دیجئے پھر مجھے اس نے رضا مند کر دیجئے۔)

اور اپنی حاجت بیان کرے شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ پھر کہے اللھم ان علم الغیب عندك وھو محجوب عنی ولا اعلم ما اختاره لنفسی فکن انت المختار لی فقد فوضت الیك مقالید امری ورجوتك لفاقتی وفقری فارشد لی الی احب الامور الیك وارجا ھا عندك واحمد احمدھا عاقبة فانك تفعل ماتشاء وتحکم ماترید۔

(اے اللہ یقیناً آپ کو علم غیب ہے اور وہ مجھ سے پوشیدہ ہے اور میں نہیں جانتا کہ میں اپنے لئے کیا اختیار کروں لہٰذا آپ میرے مختار بن جایئے میں نے اپنے کام کی کنجیاں آپ کو سونپ دیں اور اپنے فقر وفاقہ کے لئے آپ سے امیدوار ہوں پس جو شئے آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کی طرف اور جس شئے میں آپ کے نزدیک زیادہ امید ہو اور جس کا انجام نہایت محمود ہو اس کی طرف میری رہنمائی کیجئے بلا شک آپ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اور جو ارادہ کرتے ہیں حکم کرتے ہیں۔)

احیا میں مذکور ہے جس کو چار چیزیں عطا ہوئی ہوں وہ چار چیزوں سے محروم نہ رہے گا جس کو توبہ عطا ہوئی ہو وہ قبول سے محروم نہ رہے گا اور جسے استخارہ عطا ہو وہ اختیار سے محروم نہ رہے گا اور جسے مشورہ عنایت ہو وہ صواب سے محروم نہ رہے گا اور جسے دعا عطا ہو وہ قبولیت سے محروم نہ رہے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے انس جب تم کسی کام کا قصد کیا کرو تو اپنے ربّ عزوجل سے سات بار استخارہ کرلیا کرو پھر جس طرف تمہارا دل جاتا ہو اسی طرف نظر کرو کیونکہ اس میں خیر ہوتی ہے اس کو ابن سنی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اگر نماز کی قدرت نہ ہو تو دعا ہی سے استخارہ کرلے۔

موعظت: جو شخص کسی سے مشورہ لے یا نصیحت کا خواہاں ہو اور وہ اس سے خیانت کرے اور ناصواب امر بتلائے وہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گنہگار ہوگا اس لئے سوائے عقلمندوں اور امانت داروں کے کسی سے مشورہ نہ کرے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دین یہ ہے کہ خدا، رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ائمہ مسلمین اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی جائے اور کچھ زیادتی کے ساتھ پہلے گزر چکا ہے اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ برادر صلاح کار سے مشورہ لے کیونکہ اس کی صلاح کاری خیانت سے اسے باز رکھے گی۔

لطیفہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے سب سے بڑی مصیبت دین کا ہاتھ سے نکل جانا ہے پھر موت ہے اور باپ کی موت سے پشت شکستہ ہو جاتی ہے اور بیٹے کی

موت سے دل میں شگاف پڑ جاتا ہے اور بھائی کی موت سے بازو شکستہ ہو جاتا ہے اور زوجہ کا مرنا تو دم بھر کا غم ہے حضرت مؤلف فرماتے ہیں شاید یہ بری زوجہ کی نسبت کہا ہو' دمیری کی شرح منہاج میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آدمی کی اس کی زوجہ کی نسبت تعزیت نہ کرنا ادب کی بات ہے۔

حکایت: کسی بادشاہ نے فصد لینے کے لئے نائی کو بلایا بادشاہ کے چچازاد بھائی نے اسے دیکھ کر پوچھا کہاں چلا نائی نے کہا فلاں بادشاہ کی فصد کھولنے اس نے کہا ایسے مقام پر فصد کھولنا جس میں اس کی جان نکل جائے اور میں تجھے ہزار دینار دوں گا جب وہ بادشاہ کے پاس پہنچا تو عقل کی مدد سے اپنے کام کے انجام کار کے لئے سوچنے لگا۔ بادشاہ نے فکر کا سبب پوچھا اس نے صاف بیان کر دیا بادشاہ نے اسے دس ہزار دینار عطا کئے اور اپنے چچازاد بھائی کی گردن مار دی۔

فوائد

پہلا فائدہ: ایک بار حضرت عمر' ابو ہریرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے زیادہ عبادت کرنے والا شخص کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانشمند انہوں نے پوچھا سب سے افضل کون شخص ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانشمند انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ شخص دانشمند نہیں ہے جس میں کمال مروت ہو اس کی خوش بیانی ظاہر ہو اس کے ہاتھ سخاوت میں کشادہ ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سب متاع دنیا ہے عاقل وہ ہے جو پرہیزگار ہو خدا سے ڈرے اور گناہوں سے باز رہے۔

دوسرا فائدہ: قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ تبارک کی تفسیر میں کہا ہے کہ کافر کو عقل نہیں ہوتی بلکہ وہ ذہین ہوتا ہے اور سورہ نمل میں بیان کیا ہے علماء کا اس امر میں اختلاف نہیں کہ تمام حیوانات میں عقل وفہم ہوتی ہے۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے سب سے عقلمند پرندہ کبوتر ہوتا ہے۔

تیسرا فائدہ: عقل عقال ناقہ سے مشتق ہے جس کے معنی بندھن کے ہیں جیسے

ناقہ کو اس کا بندھن جانے سے روکتا ہے اسی طرح عقل ہلاکت سے باز رکھتی ہے اگر کسی نے سب سے عقلمند لوگوں کے لئے وصیت کی تو زاہدوں پر صرف کیا جائے گا اور اگر مسلمانوں میں سب سے زیادہ جاہل فرقہ کے لئے وصیت کی تو رافضیوں پر صرف ہوگا اس کو روضہ میں بیان کیا ہے اگر سید الناس کے لئے وصیت کی تو خلیفہ پر صرف ہوگا اس کو ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

عوارف المعارف میں مذکور ہے کہ عقل کے ہزار نام ہیں ہر نام کے شروع میں ترک دنیا ہے اور کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اذا اکمل الرحمٰن للمرء عقله

فقد کملت اخلاقه وما ربه

وافضل قسم اللّٰه للمرء عقله

ولیس من الاشیاء شیء یقاربه

(جب خدائے مہربان کسی آدمی کی عقل کامل کر دیتا ہے تو اس کے اخلاق اور حاجات سب مکمل ہو جاتے ہیں۔ آدمی کے لئے خدا کا دیا ہوا سب سے افضل حصہ عقل ہے اور کوئی شیء اس کے قریب بھی نہیں پہنچتی۔)

چوتھا فائدہ: بعض کا قول ہے جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو ان کے پاس دین، مروت اور عقل لے کر جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا خدا عزوجل نے آپ کو اختیار دیا ہے کہ اس میں سے کوئی ایک لے لیجئے انہوں نے عقل کو پسند کر لیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے دین اور مروت سے کہا تم دونوں اوپر چڑھ جاؤ وہ بولے خدا نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم عقل کے ساتھ رہیں وہ جہاں کہیں ہو اور باب علم میں عنقریب آتا ہے کہ عقل اور علم دونوں رفیق ہیں جو ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوتے۔

پانچواں فائدہ: علائی نے تفسیر سورۂ حضرت یوسف علیہ السلام میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کیا ہے کہ خدا نے عقل کو ہزار حصہ کر کے پیدا کیا اور بندوں میں اسے تقسیم کر دیا پس نو سو ننانوے حصہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت

فرمائے اور ایک حصہ تمام مخلوق کو دیا پھر ایک حصہ کے دس حصے کیے نو حصے اور انبیاء اور اولیاء کو بخشے اور ایک تمام خلق کو دیا پھر اس ایک حصہ کے دس حصے کیے نو مردوں کو مرحمت فرمائے اور ایک حصہ عورتوں کو دیا۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے خدا نے عقل کو پیدا کر کے اس کے ہزار حصے کیے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو ایک حصہ دیا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نو سو ننانوے حصے مرحمت فرمائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عقل سے دنیا میں زہد کو اختیار فرمایا۔

چھٹا فائدہ: علماء نے عقل کے مقام اور صفت میں اختلاف کیا ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے وہ دل میں ایک نور ہے جو کم وبیش ہوا کرتا ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر اطباء کا قول ہے کہ وہ دماغ میں ہے اور اس امر میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی موافق ہیں اور احیاء میں ہے کہ فرشتوں نے کہا اے رب آپ نے عرش سے بڑی بھی کوئی چیز پیدا کی ہے ارشاد ہوا ہاں عقل فرشتوں نے پوچھا اس کا رتبہ کہاں تک پہنچا ہے ارشاد ہوا دور تک اس کے علم کا احاطہ نہیں ہو سکتا کیا ریگستان کی ریگ کا شمار تمہیں معلوم ہے انہوں نے کہا نہیں ارشاد ہوا میں نے عقل کی ریگستان کی ریگ کی اتنی مختلف قسمیں پیدا کی ہیں بعض لوگوں کو میں نے ایک دانہ یا تین یا چار دانے عطا کیے ہیں اور بعض کو اس کا وسق یا اس سے بھی زیادہ عنایت کیا ہے اور اسی میں ہے کہ عقل منبع ہے اس کا مطلع اور بنیاد علم ہے اور علم بہ نسبت عقل کے ایسا ہے جیسے پھل بہ نسبت درخت کے اور روشنی بہ نسبت آفتاب کے۔

باب

علم اور اہل علم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۹:۳۹)

کہہ دیجئے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں۔

اور ارشاد فرمایا: رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (۲۰۱:۲)

اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی عطا کیجئے۔

ایک تفسیر کے اعتبار سے حسنۃ دنیاوی سے علم اور حسنۃ اخروی سے جنت مراد ہے اس کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قواعد میں بیان کیا ہے کہ ابن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا خدا نے کسی کو نبوت کے بعد علم سے افضل کوئی شیء نہیں دی اللہ تعالیٰ کے قول وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ (۸۱:۲۶) کی ایک یہ بھی تفسیر کی ہے جو مجھے جہل سے موت دیتا ہے علم سے زندگی بخشتا ہے اور ارشاد فرمایا اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (۲۸:۳۵) خدا کے بندوں میں سے خدا سے ڈرتے تو علما ہی ہیں۔

سہیل بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے قول اللہ تعالیٰ:

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ ۢ بِالْخَيْرَاتِ (۳۲:۳۵)

پس بعض ان میں اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض میانہ رو اور بعض نیکیوں میں سبقت لے جانے والے۔

کی تفسیر میں کہا ہے کہ ظالم سے جاہل اور مقتصد سے متعلم اور سابق بالخیرات سے عالم مراد ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے ساتھ خدا بہتری چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

جس کو خدا علم عنایت فرماتا ہے اس کو خدا جنت بخشتا ہے۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرش کے نیچے مشک اذفر کا بنا ہوا خدا کا شہر آباد ہے اس کے دروازہ پر ایک فرشتہ روزانہ منادی کرتا ہے سن لو کہ جس نے عالم کی زیارت کی اس نے انبیاء کی زیارت کی جس نے انبیاء کی زیارت کی اس نے اپنے ربّ کی زیارت کی اور جس نے اپنے ربّ کی زیارت کی اس کے لئے جنت ہے یہ فردوس میں مذکور ہے اور تنبیہ الغافلین میں بروایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہے جس نے عالم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے عالم سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور جس نے کسی عالم کی ہم نشینی کی گویا اس نے میری ہم نشینی کی اور جس نے دنیا میں میری ہم نشینی کی خدا اس کو قیامت کے روز جنت میں میرا ہم نشیں بنائے گا۔

میں نے طبقات ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھا ہے کہ ابو محمد جوینی رحمۃ اللہ علیہ صبح و شام یہ دعا پڑھتے تھے اللھم لاتعقنا عن العلم لعائق ولا تمنعنا عنہ بما نع

اے اللہ! کسی مانع کی وجہ سے مجھے علم سے باز نہ رکھ اور کسی مانع کی وجہ سے مجھے اس سے نہ روک۔

اگر کسی نبی کا آنا پھر ممکن ہوتا تو جوینی رحمۃ اللہ علیہ اس قابل تھے ان کا نام عبداللہ بن یوسف تھا 438 ہجری میں ان کی وفات ہوئی حافظ ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ان کو غسل دیا تھا اور کفن پہنایا تھا اور میں نے ان کا داہنا ہاتھ بغل تک دیکھا چاند کے رنگ کا تھا اور انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار میں نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا میں نے ان کے قدموں کو بوسہ دینا چاہا مجھے اس سے منع کیا تو میں نے ان کے پس پشت کو بوسہ دیا میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ برکت میرے پیچھے رہے گی۔ ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایسی اور کیا برکت ہو سکتی ہے کہ ان کے صاحبزادے امام الحرمین اور تمام عرب اور عجم کے علی الاطلاق امام ہوئے۔ ابواسحٰق شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ان کو خطاب کر کے کہتے ہیں اے اہل مشرق و مغرب کو فائدہ پہنچانے والے آپ کے

علم سے اگلے پچھلے مستفید ہوئے مؤلف نے اپنے بعض شیوخ کی روایت سے سنا ہے کہ ان کے علم سے تو اگلے پچھلے سب منتفع ہوئے کیونکہ انہوں نے ان کے کلام کی توجیہ کی اور اس کو صواب پر محمول کیا ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے اگر امام الحرمین نبوت کا دعویٰ کرتے تو اپنے کلام کے سامنے معجزہ سے مستغنی کر دیتے ان کا نام عبدالملک تھا 478 ہجری میں ان کا انتقال ہوا اور نیشاپور میں اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے اور ان کی وفات کے وقت کسی کہنے والے نے حسب ذیل کہا تھا

قلوب العالمین علی المعالی
وایام الوری شبه اللیالی
وامسی غصن اهل الفضل اذ وی
وقدمات الا مام ابوالمعالی

(علم والوں کے دل بلندیوں پر ہیں اور خلق کے دن رات کے مشابہ ہیں اور اہل فضل کی شاخ پژمردہ ہوگئی اور امام ابوالمعالی کی وفات ہوگئی۔)

تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح عقائد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں نے دیکھی ہے کہ جب کسی عالم یا طالب علم کا گزر کسی قریہ پر ہوتا ہے تو چالیس روز تک خدا وہاں کے قبرستان سے عذاب کو اٹھا لیتا ہے اور ربیع الابرار میں میں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ خدا نے آسمان کو تین چیزوں سے زینت بخشی ہے۔ آفتاب سے ماہتاب سے اور ستاروں سے اور زمین کو تین چیزوں سے زینت بخشی ہے۔ علماء سے بارش سے اور سلطان عادل سے

میں نے نسفی رحمۃ اللہ علیہ کی زہر الریاض میں دیکھا ہے کہ اہل طاعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے آبخورے لیں گے مگر اہل علم کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے چلو بھر بھر کر مرحمت فرمائیں گے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تھوڑا علم رکھنے والا بکثرت عبادت کرنے والے سے بہتر ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم سیکھو کیونکہ اس کا خدا کے لئے سیکھنا خشیت پیدا

کرتا ہے اور اس کی طلب عبادت ہے اور اس کا مذاکرہ تسبیح ہے اور اس سے بحث کرنا جہاد اور نہ جاننے والے کو اس کا سکھانا صدقہ ہے اور اہل پر اس کو صرف کرنا باعث قربت الٰہی ہے کیونکہ اس سے حلال و حرام کا پتا چلتا ہے اور اہل جنت کی راہ کا وہ منارہ ہے اور وحشت کی حالت میں اس سے انس ہوتا اور غربت میں وہ ساتھ دیتا ہے اور تنہائی میں باتیں کرنے والا بن جاتا ہے اور خوشی میں راہبر اور سختی میں مددگار ہوتا ہے اور دشمن کے لئے ہتھیار اور دوستوں میں زینت کا باعث ہوتا ہے خدا اس سے قوموں کو رفعت نصیب کرتا ہے پھر ان کو بھلائی کا نگہبان اور امام بنا دیتا ہے کہ ان کے آثار کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کے افعال کا اقتداء ہوتا ہے اور ان کی رائے پر انتہا ہوتی ہے فرشتے ان کی دوستی سے رغبت رکھتے ہیں اور بازوؤں سے انہیں سہلاتے ہیں ہر خشک وتر اور دریا کی مچھلیاں' اس کے کیڑے مکوڑے اور خشکی کے درندے اور چرندے سب کے سب اس کے لئے استغفار کرتے ہیں کیونکہ علم جہل سے دلوں کو زندگی بخشتا ہے اور تاریکی سے آنکھوں کے لئے چراغ کا کام کرتا ہے اور علم کا درس تدریس کرنا شب بیداری کے برابر ہے اس سے صلہ رحم ہوتا ہے اور حرام وحلال کی شناخت حاصل ہوتی ہے علم امام ہے اور عمل اس کا تابع ہے اس کا نیک بختوں کو الہام ہوتا ہے اور بدبخت اس سے محروم رہتے ہیں میں نے تفسیر رازی اور ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ کی نخب الحدائق میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے عالم یا طالب علم یا سننے والا یا محبت کرنے والا بن اس کے سوا پانچواں مت بن نہیں تو ہلاک ہو جائے گا۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ علم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت اور ہزار مریض کی عیادت اور ہزار جنازوں میں شریک ہونے سے افضل ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اور قرآن پڑھنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا قرآن پڑھنا بغیر علم کے کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کسی کے ہاتھ سے عالم سہارا لے خدا اس کو ہر قدم پر غلام آزاد کرنے کا ثواب عنایت کرتا ہے اور جو عالم کے سر کو بوسہ دیتا ہے ہر بال کے عوض اس کو ایک نیکی ملتی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ہر شب وروز میں

ایک ہزار نو سو ننانوے رحمتیں علما اور طالب علموں کے لئے ہیں اور باقی اور لوگوں کے لئے ایک رحمت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کی موت اس حالت میں آ جائے کہ علم کی طلب میں مشغول ہو تو اس کے اور انبیاء کے درمیان سوائے درجۂ نبوت کے اور کچھ حائل نہ ہوگا اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ عیون المجالس میں ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے صاحب علم کی نسبت دریافت کیا انہوں نے کہا کہ دنیا اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے چراغ ہیں اسے بشارت ہو جو انہیں پہچانے اور ان سے محبت رکھے اور اس کے لئے تباہی ہے جو ان کے پہچاننے سے انکار کرے اور ان سے دشمنی رکھے۔ ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الذریعہ میں ہے خدا طالب علم کی روزی کا کفیل ہے اور جب دنیا سے عالم جاتا ہے تو اس کی ایسی مثال ہے جیسے قندیل تاریک گھر سے نکل جائے۔ نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے قول وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نجم یعنی عالم کی قسم فرمائی ہے جب کہ مر جائے۔

حکایت: میں نے عیون المجالس میں ابراہیم بن محمد شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت دیکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ میں کون سا علم سیکھوں انہوں نے کہا شعر تو بلند کو پست اور کمینہ کو بلند کر دیتا ہے اور نحو کی انتہا کو جب کوئی پہنچ جاتا ہے تو مودب ہو جاتا ہے اور جب کوئی قرآن کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو معلم بن جاتا ہے اور فقہ سیّد العلوم ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طالب علم کے کام سے راضی ہو کر اس کے لئے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

حکایت: مکہ شریف میں میں نے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی بستان العارفین میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے یہ حدیث سن کر اپنے جوتوں میں لوہے کی کیلیں لگائیں اور کہنے لگا میں چاہتا ہوں کہ فرشتوں کے پراس سے کچل دوں اس کے پیروں میں زخم ہو گئے اور اسی میں کسی کی روایت مذکور ہے کہ ایک شخص کسی محدث کے پاس جایا کرتا تھا۔ ایک آدمی استہزاء کے طور پر کہنے لگا کہ اپنے قدم اٹھا لو کہیں فرشتوں کے بازو نہ توڑ ڈالنا وہ اپنی جگہ

سے ہٹنے بھی نہ پایا تھا کہ اس کے دونوں پیر خشک ہو گئے۔

لطیفہ: عیون المجالس میں مذکور ہے کہ علم میں تین حرف ہیں، ع ولام ومیم، عین علو سے ہے اور لام لطائف سے اور میم ملک سے پس عین صاحب علم کو علیین تک لے جاتا ہے لام اس کو لطیف بنا دیتا ہے اور میم بندوں کا اسے بادشاہ کر دیتا ہے اور عالم کو عین کی برکت سے عزت اور تمکین عطا ہوتی ہے اور لام کی برکت سے لطافت اور میم کی برکت سے محبت اور ہدایت ومہابت۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم مال وملک میں اختیار دیا گیا انہوں نے علم کو اختیار کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مال اور ملک بھی اس کے ساتھ عنایت فرمایا حضرت ابن عباس زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کی رکاب پکڑ کر کہتے تھے ہمیں علماء کے ساتھ اسی طرح پیش آنے کا حکم ہے زید رضی اللہ عنہ ان کے ہاتھ پکڑ کر چوم لیتے تھے اور کہتے تھے اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ہمیں اسی طرح آداب کا حکم ہوا ہے۔

موعظت: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا ہے جو شخص علم حاصل کر کے عمل نہ کرے وہ اس عورت کے مثل ہے جس نے چھپ کر زنا کیا ہو اور حاملہ ہو گئی ہو پھر حمل کے ظاہر ہونے سے رسوا ہوئی ہو ایسے ہی جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا قیامت میں خدا اس کو رسوا کرے گا۔ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب عالم اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تو اس کے قدم کو لغزش ہو جاتی ہے اور دلوں سے اس کی نصیحت زائل ہو جاتی ہے جیسے چکنے پتھر سے پانی گر جاتا ہے اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے حضرت ادریس علیہ السلام نے کفار کے مردوں کی بدبو کی شکایت کی خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ علماء کے سوا لوگوں کے شکم اس سے بھی زیادہ بدبودار ہیں۔

چھ چیزیں......؟

حکایت: میں نے روض الافکار میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے سات سو فرسخ کا سفر اس لئے اختیار کیا تھا کہ چھ باتیں دریافت کرے اوّل یہ کہ آسمانوں اور زمین سے

بھاری کیا شئے ہے جواب ملا کہ جو شخص بری ہو اس پر بہتان باندھنا دوم زمین سے زیادہ کیا شئے وسیع ہے جواب ملا حق سوم سمندر سے زیادہ کیا شیء غنی ہے۔ جواب ملا وہ قلب جو قناعت سے غنی ہو۔ چہارم برف سے زیادہ ٹھنڈی کیا شئے ہے جواب ملا دوست سے حاجت چاہنا جب وہ حاجت براری نہ کرے۔ پنجم پتھر سے زیادہ سخت کیا ہے جواب ملا کافر کا دل۔ ششم یتیم سے زیادہ حقیر کون ہے؟ جواب ملا چغل خور جب مقابلہ پر آئے۔

فائدہ: بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلا شک خدا اس کے فرشتے اور تمام آسمان اور زمین والے اور سمندر کی مچھلیاں لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایسی ہی روایت بیان کی ہے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتلایا کہ تمام لوگوں پر طالب علم کی اتنی فضیلت ہے جتنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی میری تمام امت پر فضیلت ہے اور جتنی کہ جبرائیل علیہ السلام کی تمام فرشتوں پر۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص چاہتا ہو کہ خدا کی دوزخ سے رہائی یافتہ لوگوں کو دیکھے تو اسے طالب علموں کو دیکھنا چاہئے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے جو کوئی طالب علم کسی عالم کے دروازہ پر آمد ورفت رکھتا ہے ہر ہر قدم پر اس کے لئے ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور ہر ہر قدم کے بدلہ میں جنت میں اس کے لئے ایک شہر آباد ہوتا ہے اور وہ زمین پر چلتا ہے اور زمین اس کے لئے استغفار کرتی ہے۔ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا: اے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرمایئے عرض کیا گیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا: جو لوگ میرے بعد آئیں گے میری حدیثیں روایت کریں گے انہیں لوگوں کو سکھائیں گے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو جمعہ کے روز حدیث میں غور وخوض کرتا ہے گویا کہ اس نے ستر ہزار

غلام آزاد کیے اور گویا کہ ہزار دینار خیرات دیئے اور گویا کہ چالیس ہزار حج کیے اور وہ خدا کی رضا مندی اور مغفرت اور عفو میں رہتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کے قدم طلب علم میں خاک آلود ہوئے ہوں خدا اس کے بدن کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے اور کراماً کاتبین اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اگر طلب علم میں مرتا ہے تو شہید مرتا ہے اور اس کی قبر باغہائے جنت سے ایک باغ ہوتی ہے خدا اس کی قبر کو اتنا وسیع کر دیتا ہے جہاں تک کہ نظر جاتی ہے اور اس کے ہمسایہ کے چالیس قبریں داہنے اور چالیس قبریں بائیں اور چالیس قبریں اس کے پیچھے اور چالیس قبریں اس کے سامنے سب کی سب روشن ہو جاتی ہیں۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں روایت کی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی موت آ جائے اور طلب علم کرتا ہے تو اس کے اور انبیاء کے درمیان میں سوائے درجہ نبوت کے اور کچھ حائل نہ ہوگا عیون المجالس میں میں نے دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے صاحب علم کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے کہا وہ آپ کی امت کے چراغ ہیں جو ان کو پہچانے اور ان سے محبت رکھے اسے خوشخبری ہو اور جو ان کی شناسائی سے انکار کرے اور ان سے دشمنی رکھے اس کے لئے تباہی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو علم حاصل کرے اور علم میں متواضع ہو اور خدا کے بندوں کو خدا کے پاس کی چیز کا ارادہ کر کے سکھلائے جنت میں اس سے افضل ثواب پانے والا نظر نہ آئے گا اور نہ اس سے مرتبہ میں کوئی بڑا ہوگا اور جنت میں کوئی منزل اور کوئی درجہ ایسا نہ ہوگا جس میں اسے حظِ وافر نہ ملے اور اس کی منزل شرافت میں سب سے زائد نہ ہو۔

مسئلہ: علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کا نام احسن القصص اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام پر چند احسان کیے تھے ان کو بینائی پھر عطا فرمائی اور بعد مدت ان کے صاحبزادہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ان سے ملایا اس کا بیان عاشورہ کے بیان میں گزر چکا ہے اور ان کے بیٹوں پر احسان کیا اس طرح کہ ان کی توبہ قبول کی حضرت یوسف علیہ السلام پر علم اور ملک

عنایت کر کے احسان کیا اور بعض نے کہا ہے اس لئے کہ اس کی ابتدا میں محبت کا ذکر ہے اور درمیان میں محنت کا اور انتہا میں عصمت کا اور بعض نے کہا ہے اس لئے کہ اس میں لوگوں میں سے سب زیادہ خوبرو اور باجمال شخص کا تذکرہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام شب کو قمر اور دن کو شمس اور صبح کو ستارہ تھے اور بعض نے کہا ہے کہ اس کے اوّل میں حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کا ذکر ہے کہ اے میرے والد میں نے گیارہ ستارے دیکھے ہیں اور ان کے درمیان میں بھی خواب کا ذکر ہے کہ ان کے ساتھ زندان میں دو اور جوان بھی داخل ہوئے ایک نے بیان کیا کہ میں اپنے کو دیکھتا ہوں کہ شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرا بولا میں اپنے کو دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں اور بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لے آؤ میں اپنے لئے اسے برگزیدہ بنالوں اور اس نے کہا کہ میں نے سات موٹی گائیں دیکھی ہیں آخر قصہ تک۔ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کو احسن القصص کیوں کہا گیا ارشاد فرمایا اس لئے کہ اس کا بیان کرنے والا یعنی خدا احسن القائلین ہے اور جن کی خبر کا بیان ہے یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نہایت حسین تھے ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت یوسف علیہ السلام زیادہ حسین تھے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حسین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ صورت میں احسن تھے اور میں خلق میں احسن ہوں۔ انہوں نے کہا آپ لوگوں کو اس سے کیوں آگاہ نہیں فرما دیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں نے نہیں کہا تو کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے میرے پاس وحی بھیجی ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ (القلم) یقیناً آپ خلق عظیم پر ہیں۔

لطیفہ: ایک شخص نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے کہا میں نے دیکھا ہے گویا کبوتر چنبیلی کو کھاتا ہے۔ انہوں نے کہا کبوتر سے موت مراد ہے اور چنبیلی علماء ہیں چنانچہ اسی روز بیس عالموں کا انتقال ہو گیا اور بعض کا قول ہے کہ چنبیلی کا سونگھنا مقوی قلب ہے اور دردسر

بارد اور نزلات باردہ کو نافع ہے اور اگر جھائیں پر لگائی جائے تو اس کی دافع ہے ایک بار ایک شخص نے حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا کہ میں نے دیکھا ہے گویا میں خنزیر کے گلے میں موتی لٹکا رہا ہوں۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کہا تم نااہلوں کو علم سکھاتے ہو۔ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہلوں کو علم سکھانے والا ایسا ہے جیسے کوئی خنزیر کے گلے میں جواہر موتی اور سونے کا ہار پہنائے ایک دوسرے شخص نے کہا میں نے دیکھا ہے گویا میں زیتون کے پھل میں زیتون کا تیل ڈال رہا ہوں انہوں نے کہا تو اپنی ماں سے نکاح کرے گا اور ویسا ہی ہوا جیسا انہوں نے کہا تھا اور صورت یہ ہوئی کہ اس نے روم سے ایک عورت خریدی جس کو اس نے لونڈی بنا لیا تھا اور وہ اس کی ماں تھی ایک بار ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کی نسبت دریافت کرا بھیجا جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کھودتے دیکھا تھا۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ شخص اپنے زمانہ میں علم میں سب سے زیادہ ہوگا اور یہ خواب حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی دیکھا تھا۔ حضرت علائی نے اللہ تعالیٰ کے قول لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ

اپنے بھائیوں سے اپنا خواب نہ بیان کرنا

کے متعلق بیان کیا ہے کہ یہ نہی بطور وحی خداوندی کے نہ تھی بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اجتہاد تھا اور اس میں اس پر رد ہے جو ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اہل الرائے ہونے کا طعن کرتا ہے کیونکہ اس بارہ میں ان پر طعن کرنا ہے ایسا ہی جیسے یعقوب علیہ السلام پر اس بارہ میں طعن کرنا۔ روض الافکار میں ہے کسی نے بیان کیا کہ میں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر انکار کیا کرتا تھا تو میرے ہاتھ میں زخم ہو گیا ایک روز میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی نسبت دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا قول لقمان (رضی اللہ عنہ) کے قول کے مشابہ ہے مگر اس سے ارفع مقام پر فائز ہیں۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ

لقمان، حضرت ایوب علیہم السلام کے بھانجے تھے اور بعض نے کہا ہے ان کی خالہ کے لڑکے تھے سو برس زندہ رہے اور عدل کی فضیلت میں علماء کے اتفاق کا ذکر گزر چکا ہے کہ وہ ولی تھے نبی نہ تھے اور حضرت عکرمہ اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ وہ نبی تھے ان کا رنگ گندم گوں تھا خدا نے ان کو حکمت عطا فرمائی تھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ بہت فکر کرنے والے عمدہ یقین رکھنے والے بندے تھے خدا سے محبت رکھتے تھے خدا نے بھی ان سے محبت کی اور ان کو حکمت عنایت کر کے ان پر احسان کیا کسی شخص کا حضرت لقمان رضی اللہ عنہ پر گزر ہوا اور لوگ ان کے گرد جمع تھے اس نے کہا کیا آپ بنی فلاں کے غلام نہیں تھے آپ نے کہا ہاں تھا پھر اس نے کہا کیا آپ فلاں کی بکریاں نہیں چرایا کرتے تھے آپ نے کہا ہاں اس نے پوچھا پھر آپ اس رتبہ پر کیسے پہنچ گئے آپ نے فرمایا سچ بولنے اور سوائے گفتگو کی ضرورت کے وقت کے دیر تک خاموش رہنے سے اور باب مذکور میں پہلے گزر چکا ہے کسی نے آپ سے خواب میں کہا کیا آپ بادشاہ اور خلیفہ ہونا چاہتے ہیں آپ نے عافیت کو اختیار کیا اور خواب سے بیدار ہوئے تو کلام حکمت کرنے لگے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آخر زمانہ میں ایک شخص ہوگا جو نعمان ابن ثابت کہلائے گا اور وہ حکمت کی باتیں کرے گا اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی۔ خدا اس کے ہاتھوں سے دین اور سنت کو زندہ کرے گا۔

فائدہ: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے اللہ ربّ العزت کو ننانوے بار خواب میں دیکھا پھر میں نے کہا اگر میں پورے سو بار دیکھوں گا تو دریافت کروں گا کہ قیامت میں خلائق کو کس شیء سے نجات ملے گی چنانچہ میں نے پھر دیکھا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے بیٹھ گیا اور میں نے عرض کیا اے ربّ عزوجل آپ کی سلطنت باعزت اور آپ کی شانِ عظیم ہے آپ کے طفیل سے آپ سے دریافت کرتا ہوں آپ نے مجھے یہ نہیں بتلایا کہ قیامت میں خلائق کو کس شیء سے نجات ملے گی۔ ارشاد ہوا اے ابوحنیفہ جو اپنے بستر پر آتے وقت اور اٹھتے وقت پڑھا کرے۔ سبحان الا بدی الا بد سبحان الواحد الاحد سبحان الفرد الصمد سبحان رافع السماء بغیر عمد

سبحان من بسط الارض علی الماء فجمد سبحان من خلق الخلق واحصاها عددا سبحان من قسم الرزق ولم ینس احد سبحان الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا سبحان الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔

خدا ہمیشہ رہنے والا پاک ہے خدائے واحد احد پاک ہے خدائے یکتا بے نیاز پاک ہے بغیر ستون کے آسمان کو بلند کرنے والا پاک ہے پانی پر جس نے زمین کو بچھایا پھر وہ بستہ ہوگئی وہ پاک ہے جس نے خلق کو پیدا کیا اور دوری کا شمار کرلیا وہ پاک ہے جس نے روزی تقسیم کی اور کسی کو فراموش نہ کیا وہ پاک ہے جس نے نہ اپنی زوجہ بنائی نہ بچہ وہ پاک ہے نہ جس کے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

کتاب الصلوٰۃ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت پہلے گزر چکی ہے کہ جو شخص خواب سے بیدار ہونے کے وقت پڑھا کرے۔ سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ تو گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے جیسے سانپ کینچل سے۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ خدا کے قول لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ (اپنا خواب نہ بیان کرنا) میں اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام خواب کی تعبیر سے واقفیت رکھتے تھے اور نبوت کی ایک یہ بھی شرط ہے کہ تعبیر سے آگاہی ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قول کَذٰلِکَ یَجْتَبِیْکَ رَبُّکَ (۱۲:۶)

(ایسے ہی تیرا رب تجھے برگزیدہ کرے گا)

میں اجتہاد اور رائے کے جواز کی دلیل ہے کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجتہاد سے اور اس خواب سے استنباط کر کے جو حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا تھا کہا تھا پس کتاب اور سنت سے استنباط کرنا اولیٰ ہے اور اس میں مسلمانوں کو بشارت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اجتباء بصیغہ مضارع کو جو حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان پر جاری ہوا تھا سچ کر دکھایا اور اس کے معنی تھے کہ تجھ کو برگزیدہ بنالے گا تو اس وعدہ کو جو خدا نے مسلمانوں سے بصیغۂ ماضی کیا ہے جس کے معنی ہیں تمہیں برگزیدہ بنالیا اولیٰ ہے اور پورے ہونے

کے زیادہ لائق ہے حضرت یوسف علیہ السلام کو برگزیدہ کرنے کے فوائد میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ زلیخا کو بڑھاپے اور زوال حسن کے بعد خوبصورتی اور جوانی ملی کہ ایسی عورتوں سے چند روزہ فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا کے اپنے بندوں کو برگزیدہ بنانے کے فوائد میں سے یہ امر ہے کہ ان کی بوڑھی عورتوں کو خوبصورت جوان بنا دے گا کہ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ ان سے متمتع ہوتے رہیں گے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی برگزیدگی کے فوائد میں سے یہ امر ہے کہ دارالندامۃ میں چوبیس برس کی غربت کے بعد اپنے پدر بزرگوار کے دیدار سے انہیں بہرہ مند کیا اسی طرح اپنے بندوں کو برگزیدہ بنانے کا خدا یہ ثمرہ عنایت کرے گا کہ ان کو اپنے دیدار سے دارالکرامۃ میں ہمیشہ کے لئے شرف یاب بنائے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (۲۳'۲۲:۷۵)

اس دن کتنے ہی تازگی آمیز چہرے اپنے ربّ کو دیکھ رہے ہوں گے۔

فوائد

پہلا فائدہ: نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام مخلوق کے اسماء سکھائے تھے اس سے انہیں ریاست اور فرشتوں کا مسجود ہونا ہاتھ آیا اور سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی زبان سکھائی تو سلطنت ملی ہدہد کو پانی کے مقام کا علم سکھایا تھا اس سے اسے زندان سے نجات ملی پس گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مومن تجھ کو میں نے توحید سکھائی ہے تو کیا تجھے جنت نہ ملے گی۔

دوسرا فائدہ: آسمان پر دو فرشتوں میں مناظرہ ہوا ایک نے کہا آسمان زمین سے بہتر ہے کیونکہ اس میں عرش ہے دوسرا بولا زمین آسمان سے بہتر ہے کیونکہ اس میں کعبہ ہے دونوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پاس آ کر فیصلہ چاہا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ کعبہ کو بقا کے لئے پیدا کیا ہے نہ عرش کو سہارا لینے کے لئے۔ خدا عزوجل تھا اور نہ عرش تھا نہ آسمان نہ زمین نہ کعبہ اتنے میں میکائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے تمہیں مژدہ ہو تمہارے نام امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے علماء کے زمرہ میں درج کر لئے گئے

اس پر دونوں فرشتے قیامت تک کے لئے سجدہ میں مشغول ہو گئے جب قیامت ہو گی تو منادی پکار کر کہے گا تم دونوں اپنے سر اٹھالو قیامت قائم ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے سجدوں کا ثواب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علماء کے لئے لکھ دیا فرشتے عرض کریں گے اے ربّ ہم اپنی اطاعت کا ثواب امت محمدیہ کے علماء کے لئے پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے رضوان فرشتوں کی عبادت کا ثواب امت محمدیہ کے علماء کے لئے لکھ دیا۔ فرشتے عرض کریں گے: اے ربّ ہم اپنی اطاعت کا ثواب علماء امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علماء کے لئے پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے رضوان فرشتوں کی عبادت کا ثواب علماء امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تقسیم کر دے اور ایسے ہی جنت ان میں بانٹ دے رضوان کہے گا یا حبیب اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم علماء کو جمع کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے میری امت کے تمام لوگ علماء ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا سچ کہا جس نے میری واحدانیت کی شہادت دی وہ عالم ہے پھر پڑھا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (۱۸:۳)

تیسرا فائدہ: علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان پر اس لئے حسد کیا تھا کہ فی الحال ان کے علم پر حضرت یوسف علیہ السلام غالب تھے لیکن پھر مآل کار مین بھائیوں کا علم ان کو صلاح کی طرف داعی ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ (۹:۱۲)

اس کے بعد تم صلاح کار قوم بن جانا۔

یعنی توبہ کر لینا اور پھر کبھی گناہ نہ کرنا بعض علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو سجدہ نہ کرنا سکھایا جب کہ فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا کیونکہ اس کی قسمت میں پہلے ہی شقاوت ٹھہر چکی تھی اگر یہ نہ ہوتا تو سب سے پہلے وہ سجدہ کرتا پس علم ایک نور ہے خدا اپنے خزائن سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے اگر کہا جائے یہ کیسی بات ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسلام لا تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اسلام لایا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ارشاد ہوا کہ جان

لیجئے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جان لیا اور میں اسلام لایا نہ فرمایا جواب یہ ہے کہ آپ کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ رسول کے پاس جو کچھ ان کے ربّ کے پاس سے اترا ہے اس پر وہ ایمان لا چکے ہیں اور ایمان علم ہی کا نام ہے اور حق تعالیٰ کا آپ کی طرف سے خواب دے دینا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خود جواب دینے سے زیادہ باعظمت ہے۔ بعض نے اللہ تعالیٰ کے قول

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ ۢ بِقَدَرِهَا (۱۳:۱۷)

آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر اسی انداز سے وادی بہ پڑیں۔

کے متعلق بیان کیا ہے کہ پانی سے علم اور اودیہ سے قلوب مراد ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بیان کیا کہ حکمت سوائے اس دل کے جو مٹی کے مثل ہو اور کسی جگہ نہیں اگا کرتی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے فقہ ایمان ہے اور حکمت یمانیہ ہے۔

چوتھا فائدہ: مدینہ کے سات فقہاء ہیں عروہ بن زبیر وقاسم بن محمد بن ابی بکر وسعید بن میسب رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین بنا بر مشہور میسب بفتح یاء ہے اور ان کے صاحبزادہ سعید اس کے فتح کو ناپسند کرتے تھے اور وہ صحابی ہیں انہوں نے ساتھ حدیثیں روایت کی ہیں یہ منجملہ ان لوگوں کے ہیں جنہوں نے شجرہ کے نیچے بیعت کی تھی اور سائب بن یزید بھی صحابی ہیں جنہوں نے پانچ حدیثیں روایت کی ہیں چوتھے عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہم ہیں پانچویں خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں۔ آپ نے بہتّر حدیثیں روایت کی ہیں رہے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادہ اسامہ رضی اللہ عنہ ان دونوں کا باب الدعا میں ذکر پہلے گزر چکا ہے چھٹے حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہم ہیں۔ ۔ یں بقول بعض سالم بن عبداللہ بن عمر خطاب رضی اللہ عنہم اور بقول بعض ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم اور حارث اور سلمہ دونوں ہشام کے بیٹے۔ بھائی بھائی ہیں اور ان کا بھائی عمرو بن ہشام ہے اور وہ ابوجہل ہے۔

حکایت: ایک بار حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رضی اللہ عنہ

سے فرمایا کہ ہمیں اخلاق کا حال سناؤ کہ خدا نے انہیں کیسا پیدا کیا ہے انہوں نے کہا خدا نے اخلاق کو پیدا کر کے تقسیم کر دیا ہے پھر شقاوت سے پوچھا تو کہاں رہنا پسند کرتی ہے اس نے کہا جنگل میں صبر نے کہا اور میں تیرے ساتھ ہوں پھر فقر سے کہا تو کہاں رہنا چاہتا ہے اس نے کہا حجاز میں قناعت بولی اور میں تیرے ساتھ ہوں پھر غنا سے پوچھا تو کہاں رہنا پسند کرتی ہے وہ بولی مصر میں ذلت نے کہا اور میں تیرے ساتھ ہوں پھر علم سے پوچھا تو کہاں رہنا پسند کرتا ہے اس نے کہا عراق میں عقل نے کہا اور میں تیرے ساتھ ہوں پھر بخل سے کہا تو کہاں رہنا پسند کرتا ہے اس نے کہا مغرب میں بدخلقی نے کہا اور میں تیرے ہمراہ ہوں پھر حسد سے پوچھا تو کہاں رہنا پسند کرتا ہے اس نے کہا شام میں شر نے کہا اور میں تیرے ساتھ ہوں۔

لطیفہ: ایک بار حضرت امام ابوحنیفہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں تشریف فرما ہوئے انہوں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصحاب سے ایک سوال کیا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب دے دیا انہوں نے پوچھا یہ شخص کہاں سے آیا؟ کہا عراق سے انہوں نے فرمایا نفاق اور شقاق کے شہر والوں میں سے پھر آپ نے پوچھا کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں تھوڑا قرآن پڑھوں انہوں نے فرمایا ہاں آپ نے پڑھا: وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنَافِقُوْنَ وَمِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ (۱۰۱:۹) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بول اٹھے خدا نے یوں نہیں فرمایا ہے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر کیسے فرمایا ہے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ۔ آپ کہنے لگے خدا کا شکر ہے کہ آپ نے اپنے نفس پر حکم کیا وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑے جب انہوں نے آپ کو پہچانا تو آپ کے ساتھ خاطر اور اکرام سے پیش آئے۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ سے مراد یہ ہے کہ نفاق پر ثابت اور جمے رہے سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ یعنی ہم انہیں دنیا میں امراض سے اور آخرت میں آگ سے عذاب دیں گے اور بعض کا قول ہے پہلے عذاب دیں گے اور بعض کا قول ہے پہلے عذاب سے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کے

روز بر سر منبر فرماتا ہے اے فلاں نکل تو منافق ہے اور عذاب ثانی سے عذاب قبر مراد ہے خدا ہمیں پناہ میں رکھے۔

فائدہ: ایک بار ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بیمار پڑے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر یہ شخص مر جائے گا تو علم کثیر جاتا رہے گا جب اللہ تعالیٰ نے انہیں صحت عطا فرمائی اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول انہیں پہنچا تو ان سے کنارہ کش رہے گویا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مستغنی ہو گئے ہیں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہو گیا اور ایک شخص سے آپ نے کہا کہ ابو یوسف سے جا کر دریافت کر کہ اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس نے دھوبی کو اپنے کپڑے ایک درہم دھلائی کی عوض دھلنے دیے ہوں پھر جب وہ کپڑے مانگنے گیا ہو تو دھوبی منکر ہو گیا ہو اور پھر اس نے اقرار کر لیا ہو اب دھوبی کو اجرت ملے گی یا نہیں اگر وہ ہاں کہیں گے تب بھی خطا ہے اور اگر نہیں کہیں گے تب بھی خطا ہے کیونکہ درست یہ ہے کہ اگر قبل انکار کے وہ دھو چکا ہو تو اجرت کا مستحق ہے اور اگر بعد انکار کے دھوئے ہوں تو نہیں اور ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی یہی حکم ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی منہاج میں ہے اگر کسی نے دھوبی کو دھونے کے لئے کپڑے دیے یا درزی کو سینے کے لئے دیے اس نے دھو دیے یا سی دیے اور اجرت کا کچھ ذکر نہ ہوا تو کچھ اجرت نہ ملے گی۔

مسئلہ: اگر عالم اور جاہل دونوں گرفتار ہو جائیں اور ہم صرف ایک کو رہا کرا سکتے ہوں تو جاہل کو رہائی دلانا چاہئے کیونکہ ہمیں جاہل سے خوف ہے کہ کہیں فتنہ میں نہ پڑ جائے بخلاف عالم کے اگر ایک عامی آدمی اور عالم حمام میں جائیں اور ستر چھپانے کا ایک ہی کپڑا ہو تو عالم زیادہ مستحق ہے تاکہ عامی عالم کے ستر کو نہ دیکھے اور عالم کی نظر اس کے علم سے رکی رہے گی۔

باب

شام میں سکونت رکھنا

بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی علیہ وسلم سے مروی ہے جو شام میں وفات پائے وہ قبر کے ضغطہ سے اور پل صراط پر گذرنے سے امن میں رہتا ہے یہ تحفۃ الحبیب فی ماز ادعلی الترغیب والترہیب میں مذکور ہے۔ حضرت عبداللہ بن خولہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شہر پسند فرمایئے جس میں رہا کروں اگر میں جانتا کہ آپ کی ظاہری حیات باقی رہے گی تو میں آپ کے قرب پر کسی شئے کو ترجیح نہ دیتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کی سکونت اختیار کرو لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شام سے میری نفرت معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ شام کے حق میں اللہ تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے شام! میرے شہروں میں سے تو برگزیدہ ہے تجھ میں اپنے بہتر بندوں کو داخل کروں گا اور اللہ تعالیٰ شام اور اہل شام کا کفیل ہے بروایت حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا فرشتوں نے عمود کتاب اٹھا کر شام میں رکھ دیا اس کی تعبیر میں نے یہ دی ہے کہ جب فتنہ واقع ہوں گے تو ایمان شام میں رہے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے کعب تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ میں کیوں نہیں چلے جاتے ہو انہوں نے کہا میں نے خدا عزوجل کی کتاب منزل میں پایا ہے کہ زمین شام میں خدا کا خزانہ ہے اور اس میں اس کے بندوں میں سے خزانے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب معراج میں ایک سفید عمود دیکھا گویا کہ وہ موتی ہے اس کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں میں نے پوچھا تم کیا اٹھائے ہو وہ

بولے عمود کتاب، ہمیں حکم ہوا ہے کہ اس کو شام میں رکھیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب شام ہلاک ہو جائے تو میری امت میں خیر نہیں۔ کعب احبار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اور زمین چالیس سال پہلے شام سے برباد ہو جائے گی۔ بروایت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے شام کو خوش خبری ہو اس پر رحمت کے فرشتے اپنے بازو پھیلائے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے خدائے رحمٰن اس پر اپنی رحمت پھیلائے ہوئے ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے شام زمین میں خدا کا کوڑا ہے اپنی زمین میں جس سے خدا چاہتا ہے اس سے انتقام لیتا ہے اور اس کے منافقوں کا اس کے مومنوں پر غالب آنا حرام ہے اور وہ بغیر ہم وغم کے نہ مریں گے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مسلمانوں کے مجمع ایک زمین میں ہیں جسے غوطہ کہتے ہیں اس میں ایک شہر ہے جو دمشق کہلاتا ہے اس دن مسلمانوں کے لئے بہترین منزل ہوگا۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

فائدہ: حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے دمشق کی مسجد میں ایک نماز تیس ہزار نماز کے برابر ہے عمرو بن مہاجر انصاری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ولید بن عبدالملک نے جامع مسجد کی تعمیر میں چار سو صندوق صرف کئے تھے ہر صندوق میں اٹھائیس لاکھ دینار تھے اور ستر ہزار تو سامنے کے حصہ میں چاندی سے میناکاری میں صرف ہو گئے اور اس میں بارہ ہزار سنگ مرمر کے ستون تھے اور اس کی تعمیر 86 ہجری میں شروع ہو کر 196 ہجری میں مکمل ہوئی علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ رعد کی تفسیر میں بیان کیا ہے اس میں اختلاف ہوا ہے کہ دمشق کی کس نے بنیاد ڈالی بعض کا قول ہے کہ نوح علیہ السلام نے جب آپ کشتی سے نکلے تھے اور بعض کا قول ہے کہ ذوالقرنین نے جب وہ مشرق سے واپس ہوا اور مصر کی گھاٹی پر پہنچا تو انوار بلند ہوتے ہوئے اسے نظر آئے اور دیکھا کہ نہریں ضائع پڑی ہیں اس نے اپنے دمشق نامی غلام کو شہر آباد کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس نے آباد کیا اور اسی کے نام پر اس کا نام دمشق پڑ گیا اور بعض کا قول ہے۔ حضرت سلیمان

علیہ السلام کے حکم سے دو شیطانوں نے اسے بنایا تھا ایک کا نام برید تھا اور دوسرے کا جبروت چنانچہ انہیں دونوں کے نام سے اس کے دروازے باب البرید اور باب جبروت آج تک مشہور ہیں اور باب کیسان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے غلام کیسان کی طرف منسوب ہے اور بعض کا قول ہے کہ دمشق کی بناء ساتوں سیاروں کے نام پر پڑی ہے پس شرقی دروازہ آفتاب کے نام پر تو ہی دروازہ زہرہ کے نام پر دروازہ سلامت ماہتاب کے نام پر دروازہ فرادیس عطارد کے نام پر دروازہ جابیہ مریخ کے نام پر دروازہ صغیر مشتری کے نام پڑا اور دروازہ فرج زحل کے نام پر ہے۔ حضرت وہب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سب سے پہلے دمشق کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے غلام نے آباد کیا تھا جسے نمرود نے آپ کو دیا تھا جب کہ آپ آگ سے صحیح وسالم نکل آئے ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے نمرود ذال معجمہ سے ہے اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حسان بن عطیہ کے قول کے موافق کوئی جابر حضرت لوط علیہ السلام کو مع ان کے گھر والوں کے گرفتار کر کے اس قریہ میں لایا تھا جو غوطہ دمشق میں برزہ کے نام سے مشہور ہے اور وہاں ایک مسجد بنائی تھی۔

فوائد:

پہلا فائدہ: حضرت زہری کا قول ہے کہ برزہ میں جو شخص مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام میں چار رکعت پڑھتا ہے وہ گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا آج اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوا اور خدا سے جو کچھ مانگتا ہے اسے عطا ہوتا ہے۔

دوسرا فائدہ: مکحول تابعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے کعب احبار رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ مغارۃ الدم حاجات اور عطیات خداوندی کا مقام ہے کیونکہ اس مقام میں مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔

تیسرا فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ میں مقام مغارۃ الدم پر ہوں۔ ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما میرے ساتھ ہیں۔ میری نظر حضرت ہابیل ابن آدم علیہ السلام پر پڑی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہابیل کے لئے دعا کی نیز عرض کیا: الٰہی! ہر ولی، صدیق اور صاحب ایمان کے لئے اس مقام کو مستجاب بنا دیجئے۔

ارشاد ہوا میں نے قبول کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے یہ اکراماً اور احساناً کیا ہے میں ہر پنجشنبہ کو مع اپنے دونوں رفقاء اور ہابیل کے یہاں آ کر نماز پڑھا کرتا ہوں۔

چوتھا فائدہ: زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اگر لوگوں کو جو فضیلت مغارۃ الدم میں ہے معلوم ہوتی تو بغیر یہاں آئے ان کا کھانا پینا نہ ہضم ہوتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جبل قیسوں میں موضع الدم اس مقام شریف میں ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی اگر میں وہاں ہوتا تو خدا سے اپنے لئے مغفرت چاہتا پس جس کسی کا وہاں جانا ہو نماز اور دعا میں کوتاہی نہ کرے۔

پانچواں فائدہ: کعب احبار رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے اس کا شہر پوچھا اس نے کہا دمشق انہوں نے کہا تو ان لوگوں میں سے ہے جو جنت میں سبز پوش کے نام سے پہچانے جائیں گے۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سبز لباس کے ساتھ اہل دمشق کی خصوصیت اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ (۷۶:۲۱) پھر ایک بار کعب احبار رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا کہاں مکان ہے اس نے کہا شام۔ انہوں نے کہا شاید تو ان لوگوں میں سے کہ ان کے شہیدوں کی ستر ستر آدمیوں کے لئے سفارش مقبول ہوگی اس نے کہا وہ کون ہیں انہوں نے کہا حمص والے اس نے کہا نہیں انہوں نے اس سے کہا شاید تو ان لوگوں میں سے ہے جو جنت میں سبز پوش کے نام سے معروف ہوں گے اس نے پوچھا وہ کون ہیں انہوں نے کہا دمشق کے لوگ اس نے کہا نہیں انہوں نے کہا شاید تو ان لوگوں میں سے جو قیامت کے روز خدا کے عرش کے سایہ میں ہوں گے اس نے پوچھا وہ کون ہیں انہوں نے کہا اردن کے لوگ اس نے کہا نہیں انہوں نے کہا شاید تو ان لوگوں میں سے ہے جن کی طرف خدا روزانہ دو بار نظر (رحمت) کرتا ہے اس نے پوچھا وہ کون ہیں انہوں نے کہا فلسطین کے لوگ اس نے کہا ہاں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے مکہ آیت شرف اور

مدینہ معدن دین اور کوفہ مجمع الاسلام اور بصرہ فخر عابدین اور شام معدن ابرار اور سند مدار ابلیس اور مصر آشیانہ ابلیس جائے پناہ اور قرار گاہ ابلیس ہے بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابلیس عراق میں گیا اور اپنی حاجت پوری کی پھر شام میں گیا اور اپنی حاجت پوری کرنا چاہی تو وہاں سے لوگوں نے اسے ہنکا دیا پھر مصر میں گیا وہاں اس نے انڈے دیے بچے نکالے۔ اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا واللہ اعلم۔

چھٹا فائدہ: شام میں دس ہزار اعیان داخل ہوئے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے تھے اس کی حد عربش سے فرات تک ہے اور حمص میں سات سو صحابی رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قیام پذیر ہوئے اور ابتدا میں فضل میں دمشق سے زیادہ اس کی شہرت تھی اور ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ یہ جنت کا شہر ہے اردن کا نام یہ اس لئے ہوا کہ اس کی ہوا نہایت گراں ہے اور وہ بیت المقدس کے قریب ہے' بصرہ کی بنیاد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں پڑی اور اٹھارہ برس میں لوگوں نے اس میں سکونت اختیار کی کوفہ دار الفضل اور ایک مشہور شہر ہے گول ہونے کی وجہ سے اس کا یہ نام پڑا اور مصر مشہور بستی ہے اس کی خوبیوں میں سے یہ ہے کہ ساحرین فرعون ایک لحظہ میں اسلام لے آئے تھے اور عراق کا یہ نام اس لئے پڑا کہ اس کی زمین ہموار ہے اس میں نہ پہاڑ ہیں نہ وادی۔ واللہ اعلم۔

باب

سیّد الاوّلین والآخرین سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم کے مناقب کا بیان

حضور اقدس احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں سنتے ہیں دیکھتے ہیں خدا میرے اور تمہارے دل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے مالا مال کر دے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص لوگوں میں سے بھائی آگاہ ہو کہ یہ دریائے ناپیدا کنار ہے اور بارشِ بے پایاں ہے لیکن میں آپ کے تھوڑے اوصاف بیان کرتا ہوں شاید خداوند تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے سایہ میں ہمیں اٹھائے اور اسی کو قیامت کے دن ذخیرہ بنائے اور نیز ایفائے وعدہ کے خیال سے جو میں نے پہلے کیا ہے۔ شفاء میں ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معرفت میرا راس المال ہے عقل میرے دین کی اصل ہے محبت میری بنیاد ہے شوق میرا مرکب ہے ذکر میرا ہمدم ہے خدا پر بھروسا کرنا میرا خزانہ ہے غم میرا رفیق ہے علم میرا ہتھیار ہے صبر میری چادر ہے رضا میری غنیمت ہے فقر میرا فخر ہے زہد میری حرفت ہے یقین میری قوت ہے صدق میرا دوست ہے طاعت میرا حسب ہے جہاد میرا خلق ہے نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور اپنے ربّ عزوجل کی یاد میں رہنا میرے دل کا ثمرہ ہے امت کے لئے میرا غم ہے اپنے ربّ عزوجل کا مجھے شوق ہے۔ حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ میں بیان کیا ہے کہ ابن خیرون رحمۃ اللہ علیہ خصائص میں گفتگو کرنے سے منع کرتے ہیں۔ امام بلقینی رحمۃ اللہ علیہ تدریب میں کہتے ہیں کہ ابن خیرون رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص میں اپنے

اجتہاد سے گفتگو کرنے سے منع کیا ہے نہ مطلقاً پھر نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے صحیح یہ ہے کہ یہ یقیناً جائز ہے بلکہ مستحب ہے اگر کوئی وجوب کا قائل ہو تب بھی کوئی بعید نہیں حناطی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس نبیوں کی قوت عطا ہوئی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر اٹھانا چاہا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی چھت پر چڑھ جائیں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ عاجز رہے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے دست مبارک پر اٹھالیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر میں چاہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت سے دوسرے آسمان پر چڑھ جاتا حضرت نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر برکت سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں چشم حیاء سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں گوش غیرت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ذکر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں لب تسبیح سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ رضا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ اخلاص سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب رحمت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فواد شفقت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کف دست کرم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک سبزہ جنت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن شہد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشت مشک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استخواں کافور سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان شریف برکت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پائے مبارک رضا سے دونوں بازو قوت سے بنائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان صفات سے مکمل کر دیا تو اس امت کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور ارشاد فرمایا: اے اُمت محمد یہ! یہ تمہارے پاس مراد یہ (تحفہ) ہے اس کی قدر پہچانو اور خوب تعظیم کرو۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ زبور کی فاتحہ کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں آسمان جن اشیاء پر سایہ فگن ہے ان سب سے بہتر ہیں روشن چہرہ' سپید دست و پا والے' لوگوں کے راہبر ہیں' پرہیز گاروں کے پیشوا' عابدوں کے نور' شہروں کے فصل بہار' معدن خیر ہیں' امت مرحومہ کی طرف مبعوث

ہونے والے ہیں' بے وسیلہ لوگوں کے شفیع ہیں' ان کے زمانہ میں رحمت نازل ہوگی دکھیوں کے ہم درد وغم خوار' بے وسیلوں کا وسیلہ۔ ان کی قبر اقدس باغہائے جنت میں سے ایک سب سے اعلیٰ باغ ہے۔

حکایت: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں کچھ لوگ آپس میں باتیں کرنے بیٹھے کسی نے کہا مجھے یہ بات نہایت پسند ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا دوسرے نے کہا مجھے یہ بات نہایت پسند ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے کلمہ اور روح ہیں اتنے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی باتیں سن لیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور وہ ایسے ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں اور فخر نہیں کرتا اور میں لوائے حمد کو اٹھانے والا ہوں اور فخر نہیں کرتا اور قیامت میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور فخر نہیں کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے جنت کے دروازہ کی کنڈی ہلاؤں گا اور فخر نہیں کرتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کو کھول دے گا میرے ساتھ ایماندار' فقراء کو اس میں داخل کرے گا میں فخر نہیں کرتا ہوں اور میں اوّلین اور آخرین میں سے سب سے زیادہ کرامت رکھتا ہوں۔

فائدہ: میں نے احیاء میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ مجھے فقیر کر کے وفات دیجئے غنی بنا کر نہیں اور مسکینوں کے زمرہ میں میرا حشر کیجئے اور اغنیاء کے زمرہ میں میرا حشر نہ کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے فقر دنیا میں مشقت اور آخرت میں مسرت ہے اور تونگری دنیا میں مسرت اور آخرت میں مشقت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء اغنیاء سے پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس امت میں سب سے بہتر گروہ فقراء ہیں اور جنت میں نہایت جلد جا کر آرام کرنے والے ضعفاء ہیں اس میں علماء کا اختلاف ہوا کہ فقیر افضل ہے یا غنی بعض کا قول ہے فقیر

افضل ہے بعض کا قول ہے غنی افضل ہے لیکن غنی شکر گزار ناشکرے فقیر سے افضل ہے اور غنی وہ ہے جو نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے عیال کا غم دوزخ سے پردہ ہے اور خالق کی طاعت عذاب سے امان ہے طاعت پر صبر کرنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے اور موت کا غم گناہوں کا کفارہ ہے۔

موعظت: حناطی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض حکماء کی روایت بیان کی ہے کہ دنیا رب العالمین کا کشف زار ہے اور لوگ اس کی زراعت ہیں اور ملک الموت اس کے کاٹنے والے قبریں اس کی روندن اور جنت اور دوزخ اس کی پیداوار ہے۔

فقراء اور اغنیاء

حکایت: یافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا فقراء نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قاصد بھیجا اس نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فقراء کا قاصد بن کر آیا ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو مرحبا ہو اور جن کے پاس سے تو آیا ہے ان کو مرحبا ہو تو ایسے لوگوں کے پاس سے آیا ہے جن سے مجھے محبت ہے اس نے عرض کیا فقراء آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں ساری خیر تو اغنیاء لے گئے وہ حج کرتے ہیں اور ہم حج نہیں کر سکتے اور جب بیمار پڑتے ہیں تو اپنا زائد مال اپنے لئے ذخیرہ بنانے کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء سے میری جانب سے کہہ دے کہ جو بامید ثواب صبر کرے گا اسے تین ایسی باتیں عنایت ہوں گی جو اغنیاء کے لئے نہیں ہیں اوّل یہ کہ جنت میں یاقوت سرخ کے بالاخانے ہیں جنتی ان کی طرف اس طرح دیکھیں گے جیسے دنیا کے لوگ آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہیں ان میں سوائے نبی فقیر یا ایماندار فقیر یا شہید فقیر کے کوئی داخل نہ ہوگا۔ دوم یہ کہ میری امت کے فقراء اغنیاء سے نصف یوم پیشتر جنت میں جائیں گے اور نصف یوم پانچ سو برس کے برابر ہے۔ سوم یہ کہ اگر غنی سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھتا رہے اور فقیر بھی پڑھتا ہے تب بھی غنی فقیر کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اگر اس کے ساتھ دس ہزار درہم اور خرچ کرے۔

ان کا قاصد واپس آیا اور اس نے آ کر فقراء کو اس کی خبر دی وہ کہنے لگے اے ربّ ہم راضی ہیں۔ہم راضی ہیں۔حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ فقراء کی محبت ہر نبی کے اخلاق میں سے ہے اور ان کی ہم نشینی صالحین کی علامت ہے اور ان سے بھاگنا غافلوں کی علامت ہے۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص میری رضا جوئی میں رہتا ہے اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی منظور خاطر ہے۔نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے ربّ میں آپ کا کلیم ہوں اور محمد حبیب ہیں۔کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے ارشاد ہوا کلیم اپنے مولیٰ کی رضا کے موافق عمل کرتا ہے اور حبیب کی رضا کے موافق اس کا مولیٰ کام کرتا ہے۔کلیم خدا سے محبت کرتا ہے اور حبیب سے خدا خود محبت کرتا ہے۔کلیم طور سینا پر جاتا ہے اور خدا سے مناجات کرتا ہے اور حبیب اپنے بستر پر آرام کرتا ہے اور جبرائیل علیہ السلام اس کو چشم زدن میں ایسے مقام پر جا پہنچاتے ہیں جہاں کسی مخلوق کی رسائی نہ ہوئی تھی۔

مسئلہ: اگر کہا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فضل وشرف ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میرے لئے زمین شگافتہ ہو گی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرش تک جا پہنچیں گے جواب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چونکہ اللہ تعالیٰ نے آخرت میں دیدار دکھانے کا وعدہ فرمایا ہے۔وہ دیدار کے لئے بعجلت اٹھ کھڑے ہوں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح سوزش دیدار نہ ہو گی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار میسر ہو چکا ہے حضرت مؤلف فرماتے ہیں اس جواب میں دو خلجان ہیں ایک تو یہ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب معرفت میں اوروں سے زیادہ کامل اور پورا ہے اور معرفت کے انداز سے محبت ہوتی ہے اور جس قدر زیادہ محبت ہوتی ہے اتنا ہی زیادہ شوق لقا ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جس کو جمال الوہیت اور کمال ربوبیت کا مشاہدہ میسر ہو چکا

ہو اس کا شوق زیادہ عظیم ہوگا اور اس کو اشد درجہ کا اشتیاق ہوگا بہ نسبت اس کے جسے ہنوز دیدار میسر نہ ہوا ہو بعض نے کہا ہے کہ لقا سے شوق سرد پڑ جاتا ہے اور اشتیاق بڑھ جاتا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہول قیامت کے دغدغہ سے مامون ہو کر شفاعت کے لئے آمادہ ہو کر اٹھیں گے۔ بخلاف حضرت موسیٰ علیہ السلام یا اور لوگوں کے کہ وہ نفسی نفسی کہتے ہوں گے اس لئے کسی اور طرف ان کو التفات نہ ہوگا۔ قرطبی نے اللہ تعالیٰ کے قول وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

عنقریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ربّ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو جائیں گے' کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مروارید سپید کے ہزار محل عنایت فرمائے ہیں جس کی خاک مشک کی ہے اور ہر محل میں اس قدر نعمتیں ہیں جنتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان ہیں صحیح مسلم میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا قول حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حکایت کر کے پڑھا فمن تبعنی فانه منی الآیہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حکایت کر کے پڑھا اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ (۵:۱۱۸) اور اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور کہو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے متعلق رضامند کر دیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنجیدہ نہ رہنے دیں گے۔ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک نقاش کو اپنے لئے انگوٹھی بنانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نقش کر دے جب وہ بنا کر لایا تو اس پر محمد رسول اللہ بھی نقش نظر آیا اتنے میں جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نام لکھوایا تھا جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھا اور میں نے وہ نام لکھ دیا جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

حکایت: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ایک یہودی توریت دیکھ رہا تھا

اس نے چار مقام پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک دیکھا اور اسے اس نے چھیل ڈالا دوسرے دن جب دیکھنے لگا تو آپ کا اسم مبارک آٹھ مقام پر اسے ملا اس نے اسے بھی چھیل ڈالا پھر تیسرے روز جب دیکھنے لگا تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس نے بارہ مقام پر پایا شام سے وہ مدینہ کو روانہ ہوا یہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو چکا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ مجھ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس شریف دکھا دیجئے۔ آپ نے نکال کر دے دیا اس نے سونگھا روضہ شریف کے پاس کھڑا ہوا اور اسلام لے آیا اور کہنے لگا اے اللہ اگر آپ نے میرا اسلام قبول فرما لیا ہو تو میری روح جلد قبض کر لیجئے چنانچہ وہ اسی وقت گر پڑا اور مر گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے غسل وغیرہ دے کر بقیع میں دفن کر دیا۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو سو برس تک خدا کی نافرمانی میں مبتلا رہا تھا جب اس کا انتقال ہوا تو بنی اسرائیل نے اسے گھورے پر پھینک دیا خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ اس کو غسل دیجئے کفن پہنائیے اور بنی اسرائیل کو لے کر اس کی نماز پڑھیئے کیونکہ ایک روز وہ توریت پڑھ رہا تھا میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف آیا تو اس نے اسے بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس لئے میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور حور کو اس کی زوجہ بنا دیا۔

حکایت: میں نے شفاء میں دیکھا ہے کہ ایک بار بھیڑیئے نے ایک بکری کو پکڑا چرواہے نے اس سے چھین لی۔ بھیڑیا بولا تو خدا سے خوف نہیں کھاتا' تو میرے اور میرے رزق کے درمیان حائل ہو گیا چرواہے نے کہا عجب بات ہے کہ بھیڑیا آدمیوں کی طرح بولتا ہے بھیڑیئے نے کہا تجھ سے تو اور بھی تعجب ہے کہ تو بکریاں چراتا ہے اور ایسے نبی کو تو نے چھوڑ رکھا ہے جن سے زیادہ عظیم القدر نبی خدا نے کبھی نہیں پیدا کیا ان کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور جنت کے اشرف لوگ ان کے اصحاب کے جہاد کو دیکھتے ہیں اور میرے اور ان کے درمیان فقط اسی گھاٹی کا فاصلہ ہے اس کے بعد ہی تو ان کے لشکر

میں جا پہنچے گا۔ اس نے کہا پھر میری بکریاں کون چرائے گا بھیڑیے نے کہا جب تک تو واپس نہ آئے گا میں چراتا رہوں گا اس نے بکریاں بھیڑیے کے سپرد کر دیں اور خود چل دیا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا ایمان لے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اپنی بکریوں کے پاس واپس جا اس نے واپس جا کر بھیڑیے کے لئے ایک بکری ذبح کی بعض کا قول ہے کہ یہ چرواہے حضرتِ سلمہ بن اَکوَع رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے اسلام لانے کا یہ سبب ہو گیا۔ حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ سلمہ رضی اللہ عنہ نے ستتر 77 حدیثیں روایت کی ہیں اور تین بار بیعت کی۔ پہلے لوگوں کے ساتھ درمیانی لوگوں کے ساتھ اور آخر کے لوگوں کے ساتھ۔ اور 74 ہجری میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ اس وقت ان کی عمر اسی برس کی تھی اور ان کے والد کا نام سنان بن عبداللہ رضی اللہ عنہما تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحرا میں تھے۔ ایک ہرنی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ نے دریافت فرمایا تیری کیا حاجت ہے وہ کہنے لگی کہ اس اعرابی نے مجھے شکار کر لیا ہے اور اُس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چھوڑ دیجئے تو میں انہیں دودھ پلا آؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ایسا ہی کرے گی اس نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا وہ گئی اور پھر چلی آئی اتنے میں اعرابی جاگ پڑا اور پوچھنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ کام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ہرنی کو چھوڑ دے اس نے اسے چھوڑ دیا وہ صحرا میں دوڑتی ہوئی چلی گئی اور پڑھتی جاتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں نے شفاء کے سوا کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ اس نے یہ ماجرا اپنے بچوں سے بیان کیا اور کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ضامن ہوئے ہیں اس پر بچوں نے کہا تیرا دودھ پینا ہم پر حرام ہے جب تک ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو جائیں۔ کعب احبار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان

فرمایا ہے چنانچہ اس میں ارشاد ہوا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندے میرے رسول ہیں نہ سخت ہیں نہ سنگدل تمام خلق کریم میں ان کو عطا کردوں گا اور سکینہ کو ان کا لباس اور نکوکاری کو ان کا شعار اور تقویٰ کو ان کا ضمیر اور صدق کو ان کی طبیعت بناؤں گا عفو اور احسان کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور حق کو ان کی شریعت اسلام کو ان کی ملت ان کی امت کو بہترین امت بنا کر لوگوں کے لئے نکالوں گا۔

حکایت: ایک بار ابو جہل نے کہا اے محمد! اگر آپ میرے گھر میں جو بڑا پتھر ہے اس سے طاؤس نکال دیجئے تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے دعا کی پتھر سے حاملہ عورت کی طرح دردناک آواز آنے لگی پھر پتھر پھٹ گیا اور اس میں سے ایک طاؤس نکل آیا اس کا سینہ سونے کا تھا سر زبرجد کا دونوں بازو یاقوت کے دونوں پیر جواہر کے تھے جب ابو جہل نے اسے دیکھا تو ایمان نہ لایا اور منکر ہی رہا ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگا اے محمد! آسمان زیادہ قومی ہے یا زمین؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان پھر پوچھنے لگا آپ کا ربّ زیادہ قوی ہے یا بڑا پتھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پروردگار کی قدرت کہنے لگا آپ خدا سے کہئے کہ اس پتھر سے ایک پرند نکال دے جو منہ میں ایک کتاب لئے ہو جس میں آپ کے صدق کی شہادت موجود ہو تو میں آپ کی تصدیق کرلوں گا جبرائیل امین علیہ السلام اترے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ پتھر کی طرف اشارہ کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اشارہ کا کرنا تھا کہ پتھر پھٹ گیا اور اس میں سے ایک پرند نکل آیا اس کے منہ میں ایک ورق تھا جس پر لکھا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ امت گنہگار ہے اور پروردگار غفار ہے۔ تب کہنے لگا آپ ساحرین فرعون سے بھی زیادہ ساحر ہیں آپ نے فرمایا تو فرعون سے بھی زیادہ بری طرح سے مارا جائے گا جب بدر کا دن ہوا جبرائیل علیہ السلام نے کہا بدر دریائے فرعون کے مثل ہے فرعون اور اس کی قوم پانی میں ہلاک ہوئی یارسول اللہ! آج بدر کفار کے لئے فرعونی دریا ثابت ہوگا' فرعون اور آل فرعون پانی میں غرق ہوئے تو آج ابو جہل اور اس کے حواری صحرائے بدر میں ہلاک ہوں گے۔ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کے اصحاب ریگستان میں چلتے تھے اور ریگ میں ان کے پیر دھنسے جاتے تھے اس سے ان کی قوت ضعیف ہوگئی جنابت اور تشنگی میں مبتلا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر بارش نازل فرمائی ان کے قدموں کے نیچے ریگ سخت ہوگئی جنابت سے انھوں نے غسل کر لیا پانی پیا پھر پانی بہ کر ادھر پہنچا جدھر ابو جہل مع اپنے گروہ کے تھا ان کے پیر کیچڑ میں دھنسنے لگے اور خدا نے انہیں ہلاک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آسمان سے تم پر پانی نازل فرمایا ہے تا کہ تمہیں پاک کر دے اور پلیدی تم سے دور کر دے اور تمہارے دل مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم جما دے۔

نیشاپوری رحمتہ اللہ علیہ نے سورۂ اقراء کے متعلق بیان کیا ہے کہ جب سورۂ رحمن نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روسائے قریش کے سامنے اسے کون پڑھے گا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کے سامنے پڑھوں گا جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جا کر ان کے سامنے پڑھا ابو جہل لعنۃ اللہ نے انہیں تھپڑ مارا جس سے ان کا کان پھٹ گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غمگین ہوئے اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام مسکرا رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانے کا سبب دریافت فرمایا وہ بولے بدر کے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا جب بدر کا روز آیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ قتال سے فراغت کے بعد حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد کی فضیلت سے محروم رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ تلاش کرو جس کسی میں جان باقی ہو اسے قتل کر ڈالو تمہیں ایک شہید کا ثواب مل جائے گا انہوں نے تلاش کی تو ابو جہل کو زخموں سے چور پایا وہ بولا اپنے صاحب محمد سے جا کر کہہ دے کہ وہ زندگی اور مرگ دونوں حالت میں مجھے ساری مخلوق سے زیادہ مبغوض ہیں۔ اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا سر کاٹ ڈالا اور اسے اٹھانے کا ارادہ کیا لیکن نہ اٹھا سکے آخر کار کان چیر کر اس میں رسی ڈالی اور گھسیٹ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اس وقت جبرائیل علیہ السلام مسکرا رہے تھے پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم)! کان کے

مقابل میں کان ہو گیا اور سر زیادہ رہا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے آگاہ کیا جو ابو جہل نے کہا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے عہد کا فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرعون سے بھی سخت تھا کیونکہ فرعون نے اپنی موت کے وقت کہا تھا میں ایمان لے آیا کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور ابو جہل کی سرکشی موت کے وقت اور زیادہ ہو گئی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کو اٹھا اس وجہ نہ سکے تھے کہ وہ کتا تھا اور کتے کو اٹھا کر نہیں لے جایا کرتے بلکہ وہ گھسیٹا ہی جاتا ہے اگر کہا جائے اللہ تعالیٰ نے ابی جہل کی سرکشی کو تو اپنے قول كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى (۶:۹۶) (کبھی نہیں انسان ضرور سرکشی کرے گا۔)

سے موکد کر دیا۔ چنانچہ اس کا یہ حال تھا کہ وہ حد سے گزرا جاتا تھا۔ پروردگار کے سامنے غرور کرتا تھا جب اس کے پاس مال زیادہ ہو جاتا تھا تو اپنے کپڑے اور کھانا اور زیادہ کر لیتا تھا لیکن کیا وجہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کی سرکشی کو موکد نہیں کیا بلکہ ارشاد فرمایا اِنَّهٗ طَغٰى (بیشک وہ سرکش بنا۔)

جواب یہ ہے کہ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صرف اپنی زبان سے ستایا کرتا تھا اور ابو جہل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زبان سے اور ہاتھ سے بھی ایذا پہنچاتا تھا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ فرعون سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کچھ احسان بھی ہوا تھا کیونکہ اس نے آپ کی صغر سنی میں پرورش کی تھی اور ابو جہل نے صغر سنی سے لے کر آخر دم تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں عمر گزاری تھی اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حبیب آنکھ کی مثل ہوتا ہے اور کلیم ہاتھ کے مثل اور عاقل اپنی آنکھ کے متعلق ہاتھ سے زیادہ خوفناک رہتا ہے بلکہ آنکھ سے دفع آفت کے لئے ہاتھ کو کام میں لاتا ہے اسی واسطے فرعون کی سرکشی سے زیادہ ابو جہل کی سرکشی میں مبالغہ کیا گیا۔ نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ایک فائدہ بیان کیا ہے۔ عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے شدید عداوت رکھتے تھے پھر خدا نے فتح کے تھوڑے عرصہ بعد اسلام سے ان پر احسان کیا پھر تو ان کی یہ حالت تھی کہ راہ خدا میں لڑتے تھے اور نیزوں پر اپنی

جان کو ڈال دیتے تھے ان کا سینہ اور چہرہ زخمی ہو ہو جاتا تھا کسی نے ان سے کہا اپنے نفس پر ذرا نرمی کیجئے کہنے لگے میں لات وعزیٰ کی نصرت میں اپنی جان کھپایا کرتا تھا اب میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی جان قربان کرتا ہوں۔ لات وعزیٰ دو بت تھے ان کی عرب کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے خدا کے ناموں سے مشتق کر کے ان کے نام رکھ لئے تھے۔ چنانچہ اللہ سے لات اور عزیز سے عزیٰ مشتق کیا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ و دیگر قراء نے اس کو تا کی تشدید سے پڑھا ہے کیونکہ وہ ایک شخص تھا جو گھی میں ستولت کر کے حاجیوں کو کھلایا کرتا تھا جب وہ مر گیا تو لوگ اس کی قبر پوجنے لگے۔ مجاہد کا قول ہے کہ عزیٰ ایک درخت تھا جس کی وہ لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیج کر اسے کٹوا ڈالا تھا کاٹتے وقت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے۔

یاعز کفرانك لا سبحانك

انی رایت اللّٰہ فذھانك

(اے عزیٰ تجھ سے کفر کرتا ہوں تیری تسبیح نہیں پڑھتا یقیناً میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا نے تجھے ذلیل کر ڈالا)۔

اور تیسرے کا نام ابن کثیر کی قرأت کے موافق مناءۃ تھا جس کی بھی وہ لوگ عبادت کرتے تھے اور کہتے تھے یہ بت خدا کی بیٹیاں ہیں حالانکہ جب کوئی انہیں لڑکی کے پیدا ہونے کی بشارت سناتا تھا تو برا مانتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر انکار کر کے فرمایا کیا تمہارے تو لڑکا ہو اور اس کی لڑکی یہ بڑی بری تقسیم ہے۔ (ابن کثیر نے ضِیْزٰی کو ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے)

حکایت: قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ (۸:۴۷)

ایسے مت ہو جیسے وہ لوگ تھے جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے لوگوں کو دکھلانے کے نکلے تھے۔

کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے ابوجہل اور اس کے ساتھ والے مراد ہیں یہ لوگ اپنے قافلہ کے چھڑانے کیلئے شراب اور خطا کی لونڈیاں لے کر نکلے تھے ابھی وہ راستے ہی میں تھے کہ خفاف کنانی نے اپنے بیٹے کو ہدیہ دے کر ان کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا اگر تم چاہو تو مردوں کو تمہاری مدد کے لئے بھیجوں اور اگر تم چاہو تو میں خود اپنی قوم کو لے کر آ جاؤں۔ ابوجہل نے اس سے کہلا بھیجا اور وہ اس کا دوست تھا کہ اگر ہم خدا سے قتال کرتے ہیں جیسا کہ محمد کہا کرتے ہیں تو ہمیں کچھ طاقت نہیں اور اگر ہم محمد سے قتال کرتے ہیں تو ہم کو ان پر قوت حاصل ہے پھر خدا نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پانچ ہزار فرشتوں کے ساتھ اور اسی طرح میکائیل علیہ السلام کو بھیجا اور شیطان اس کے پاس اپنا شیطانی لشکر لے کر جا پہنچا اور وہ سراقہ کی شکل پر تھا مشرکوں سے کہنے لگا کہ آج کے روز انسانوں میں سے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں جب لوگوں نے صف باندھی ابوجہل بولا ہم میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہو اس کی مدد کر اتنے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی لے کر ان لوگوں کی طرف پھینک دی وہ ان کی آنکھوں اور منہ میں جا کر لگی وہ لوگ الٹے پیروں بھاگ کھڑے ہوئے پھر جبرائیل علیہ السلام ابلیس کی طرف متوجہ ہوئے اس وقت اس کا ہاتھ ایک کافر کے ہاتھ میں تھا اس کے ہاتھ سے انہوں نے اسے گھسیٹ لیا وہ کہنے لگا اے سراقہ کیا تم نے نہیں کہا تھا کہ تم ہمارے پشت پناہ ہو ہم کو مدد دو گے ہماری نصرت کرو گے ابلیس بولا مجھے تو وہ چیزیں نظر آتی ہیں جو تم نہیں دیکھ سکتے مجھے تو خدا سے ڈر لگتا ہے یہ جھوٹ کہہ دیا تھا لیکن اسے یہ معلوم تھا کہ اس کا بس نہیں چلے گا اور بعض کا قول ہے کہ اس کو یہ ڈر ہوا کہ یوم بدر کہیں وہ روز نہ ہو جس دن تک کی خدا نے اسے مہلت دی ہے المختصر وہ لوگ کچھ مقتول ہو کر کچھ قید ہو کر ہلاک ہوئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے اگر آپ انہیں جنگ میں پایئے یعنی جنگ میں آپ کو ان کے قتل یا قید کر لینے پر قدرت ہو تو ان سے ان کے بعد والوں کے بھی کان کھڑے کر دیجئے یعنی ان کو ایسی سزا دیجئے اور ان کے ساتھ ایسی طرح پیش آئے کہ ان کے بعد آنے والے بھی سہم جائیں۔

حکایت: علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے گرد نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوجہل بولا۔ ہے کوئی ہے جو جا کر ان کی نماز کو تباہ کر دے اس پر عقبہ بن ابی معیط اٹھ کھڑا ہوا خون اور اوجھڑی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈال دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطالب سے کہا اے چچا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ میرے ساتھ کیا ہوتا ہے وہ اپنی تلوار لے کر ان لوگوں پر حملہ آور ہوئے اور انہیں بھاگ جانے پر مجبور کر دیا' پھر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ (۲۶:۶)

وہ اس سے روکتے ہیں اور اس سے دور رہتے ہیں۔

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی خبر دی اور ابوطالب نے یہ اشعار پڑھے۔

والله لن يصلوا اليك بجمعهم
حتى اوسد فی التراب دفينا
فاصدع بامرك ماعليك غضاضة
ابشر بذاك و قرمنك عيونا
ودعوتني وزعمت انك ناصحی
ولقد صدقت وكنت ثم امينا
لولا الملامة اوحذارمسبة
لوجد تنی سمحا بذاك مبينا

خدا کی قسم باوجود اپنے جتھے کے تیرے پاس تک نہ پہنچ سکیں گے جب تک کہ میں زمین میں گڑ نہ جاؤں پس اپنی بات کھلم کھلا کہہ دے تیری ذلت نہیں ہو سکتی اس کی خوشخبری سن اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لے تو نے مجھے بلایا ہے اور تو کہتا ہے کہ تو میرا ناصح ہے اور بقسم تو سچا اور پھر میرا امانت دار بھی ہے اگر مجھے ملامت اور لوگوں کے برا بھلا کہنے کا ڈر نہ ہوتا تو تو مجھے کھلم کھلا اس بات کے سامنے فروتن بنتے دیکھ لیتا۔

عجیبہ: خدا کے کام میں تعجب ہی کیا ہے میں نے کتاب شرف المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھا ہے کہ تبع اوّل اپنے شہروں سے لشکر کثیر کے ساتھ دنیا کو دیکھنے کے لئے نکلا اور اس کے ساتھ حکماء کی ایک جماعت بھی تھی جب وہ مکہ میں پہنچا تو وہاں کے لوگوں نے اس کی طرف التفات نہ کیا وہ اس پر غضبناک ہوا۔ اس نے ارادہ ٹھان لیا کہ کعبہ کو منہدم کر دوں گا مردوں کو قتل کر ڈالوں گا اور مال لے لوں گا اور عورتوں کو گرفتار کر کے جاؤں گا اس کے بعد اس کے کان اور ناک سے نہایت بدبودار پانی نکلنا شروع ہوا اور اس نے حکماء سے اس کے متعلق دریافت کیا وہ بولے کہ ہم دنیاوی امراض کا علاج کرتے ہیں آسمانی امراض کا علاج نہیں کرتے جب رات ہوئی تو ان میں سے ایک حکیم نے کہا بادشاہ اگر اپنا ارادہ ظاہر کر دے تو میں اس کا علاج کر دوں۔ اس نے بھی ارادہ بتلا دیا اس نے کہا اس ارادہ سے باز آ اس نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا پانی بہنا بالکل بند ہو گیا اسی دم وہ ایمان لایا اور کعبہ پر اس نے پردہ لٹکایا چنانچہ سب سے پہلے کعبہ پر اسی نے پردہ لٹکایا تھا پھر یثرب یعنی مدینہ کی طرف روانہ ہوا اور اس کے چشمہ پر اترا حکماء نے بالاتفاق وہاں اقامت گزیں ہونے کی اسے رائے دی یہ خبر وہاں کے بادشاہ کو پہنچی اس نے اس سرزمین کا حال دریافت کیا۔ حکماء نے کہا کہ اس سرزمین میں آئندہ خیر کثیر کا ظہور ہوگا۔ یہاں نبی آخرالزماں جن کا اسم گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے یہاں سکونت گزیں ہوں گے ہر چند کہ ان کی پیدائش گاہ مکہ ہے لیکن وہ ہجرت کر کے یہاں تشریف لائیں گے اس کے بعد اس نے چار سو مکانات آپ کے لئے تعمیر کرائے اور ایک عریضہ لکھا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ پر اور آپ کے ربّ پر ایمان لایا اور میں آپ کے دین پر ہوں اگر میں آپ کو پاؤں گا تو یہ میری عین مراد ہے اور اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو قیامت میں آپ میری شفاعت کیجئے کیونکہ میں آپ کی اگلی امت میں ہوں اور یہ عریضہ لکھ کر اس نے اس حکیم کو دے دیا جس نے اس کا ارادہ دریافت کیا تھا اور خود ہند کو چلا آیا چنانچہ وہ عریضہ اس حکیم کے پاس پھر اس کی اولاد کے پاس پھر اس کی اولاد کی اولاد کے پاس محفوظ رہتا ہوا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تک چلا آیا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے ہجرت کی اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر فروکش ہوئے انہوں نے وہ عریضہ نکال کر خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پڑھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرحبا بالاخ الصالح پھر انہوں نے وہ اس عریضہ کی تاریخ تحریر دیکھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ملایا تو ایک ہزار سال کا زمانہ ہوا تھا۔

دو فائدے

پہلا فائدہ: مخضرمین میں سے نہ تھا کیونکہ مخضرم وہ شخص کہلاتا ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایمان لایا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف نہ ہوا ہو جیسے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ اور ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ تھے اور صحابی اسے کہتے ہیں جو مومن سن تمیز کو پہنچ گیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عالم شہادت میں ملا ہو اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قبل دفن ہی کے کیوں نہ ہو پس جبرائیل علیہ السلام صحابی نہیں کیونکہ وہ بشر نہ تھے اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہو وہ بھی صحابی نہیں ہے کیونکہ اس نے عالم شہادت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور تابعی وہ ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ملا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دیکھنے والوں کی نسبت جب کہ بعد پہلی بار کے دوبارہ آپ کا نزول ہوگا۔ تردد اور احتمال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیت المقدس سے شب قدر میں آسمان پر اٹھا لیا۔ خدا نے آپ پر نہایت مہربانی فرمائی اور لباس نور پہنایا اور کھانے اور پینے کی لذت کو آپ سے منقطع کر دیا آپ انسی ملکی سماوی ارضی بن گئے یعنی زمین پر رہنے والے انسان ہو کر آسمان پر فرشتوں میں جا ملے۔

دوسرا فائدہ: اب مدینہ منورہ کو یثرب کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مدینہ کو یثرب کہے اسے خدا سے استغفار کرنا چاہئے وہ طابہ ہے اس کو ابن عازب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وجوہ مسفرہ عن اتساع المغفرت میں مذکور ہے برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ مدینہ

شریف کو یثرب کہنا مکروہ ہے کیونکہ یہ تثریب سے مشتق ہے جس کے معنی ملامت کرنے عار دلانے اور جھڑکنے کے ہیں۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ قوم عمالقہ میں سے یثرب ایک شخص کا نام تھا وہ اس سرزمین پر اترا تھا چنانچہ اسی کے نام سے اس مقام کا نام یثرب پڑ گیا۔

حکایت: اللہ تعالیٰ نے جب مکہ فتح کر دیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کافرہ عورت کی دیوار سے اپنی پشت ٹیک کر بیٹھے اس نے تمام روزن بند کر لئے تھے اور دروازے بند کر رکھے تھے کہ کہیں آپ کی بات اور آپ کی آواز اسے نہ سنائی دی جائے جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی دیوار کے سایہ میں رہنے سے منع کیا اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ مبغوض ہیں پھر دوبارہ حاضر ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اگرچہ یہ عورت کافرہ ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و جاہ میں بہت زیادہ بزرگی ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے دیوار کے سایہ میں رہنے کی وجہ سے میں نے اس کی خطاؤں اور اس کے گناہوں کو بخش دیا۔ آسمان کے دروازے اور اس کے دل کے دروازے ہم نے کھول دیئے اس کے بعد عورت نے فوراً جھپٹ کر دروازے کھولے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم چومنے لگی یہ کتاب الحقائق میں مذکور ہے۔

میں نے کتاب الزہر الفائح میں دیکھا ہے ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک مشرکہ عورت دو ماہ سے کچھ کم کا بچہ لئے ہوئے نکلی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہایت ترش رو ہوئی لڑکے نے اسے جھٹکا دیا اور دودھ پینا چھوڑ کر کہنے لگا اے اپنی جان پر ظلم کرنے والی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے منہ بناتی ہے پھر کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے خدا کو سب سے زیادہ

عزیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہوں اس نے جواب دیا کہ یہ بات مجھے میرے پروردگار نے بتائی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا لڑکا سچ کہتا ہے پھر کہنے لگا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے دعا کریں کہ جنت میں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم بن جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی وہ اسی دم مرگیا اسی دم اس کی ماں بول اٹھی حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مجھ سے کوتاہی ہوئی ہے اس پر حسرت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جو کچھ زمانہ جاہلیت میں کیا تھا اسلام نے سب منہدم کر دیا میں ہوا میں فرشتوں کے پاس تیرے کفن اور خوشبو کو دیکھ رہا ہوں چنانچہ اس کے بعد وہ بھی فی الفور مرگئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز پڑھی روض الافکار میں میری نظر سے گزرا ہے کہ ایک بار ایک عورت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سننے کے لئے نکلی اسے ایک جوان نے دیکھ کر پوچھا کہ کہاں چلیں وہ بولی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سننے اس نے پوچھا کیا تجھے ان سے محبت ہے اس نے کہا ہاں وہ بولا انہیں کے حق کے طفیل سے ذرا اپنی نقاب اٹھا دے تو میں ایک نگاہ تیرا چہرہ دیکھ لوں اس نے مان لیا پھر جا کر اپنے خاوند سے یہ ماجرا بیان کیا اس نے تنور سلگایا اور کہا کہ انہیں کے حق کے طفیل سے تنور میں تو کود پڑ وہ کود پڑی پھر اس نے جا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور اسے تنور سے نکال۔ وہ لوٹ کر آیا تو دیکھتا ہے کہ وہ صحیح و سالم ہے اور پسینہ پسینہ ہو رہی ہے میں نے اللہ تعالیٰ کے قول یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (۵۴:۵) کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ یہ آیت یمن کے بارہ ہزار آدمیوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے وہ مکہ میں حج کے لئے آئے تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعوت اسلام دی انہوں نے کہا ہم کوئی علامت چاہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی شاخ لے کر ہبل بت پر رکھ کر اس سے دیبا کے کپڑے اتارنے کے بعد

اس سے پوچھا: اے ہبل میں کون ہوں وہ زبان فصیح سے گویا ہوا آپ خدا کے سچے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اس پر وہ سب سجدہ میں گر پڑے اور پکار پکار کر کلمہ پڑھنے لگے

مؤلف فرماتے ہیں کہ ہبل ایک بت کا نام تھا جو مکہ میں آج کل باب الاسلام کا چوکھٹ بنا ہوا ہے میں بار ہا اندر جاتے وقت اسی پر اپنے جوتے اتارا کرتا تھا اور باہر نکلتے وقت اسی پر رکھ کر پہنتا تھا (یہ حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے نویں صدی ہجری میں) میں نے اللہ تعالیٰ کے قول فِيهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۚ (۴۷:۱۵) کے متعلق دیکھا ہے کہ پانی کی نہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہوگی اور دودھ کی نہر حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے اور شراب کی نہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے اور شہد کی نہر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوگی پس جس طرح شہد کو تمام شیریں چیزوں پر شرف حاصل ہے ایسے ہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر فضیلت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے یہ ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور ایک اس سے نیچے یہاں تک کہ اہل مکہ کو جبل حرا ایسا معلوم ہوا جیسے دو شعلوں کے درمیان پہاڑ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاہد بن جاؤ اور وہ اس وقت منیٰ میں تھے۔

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے آفتاب لوٹ آیا چنانچہ غروب ہو جانے کے بعد پھر طلوع ہوا اور باب زہد میں توکل کے ذیل میں یہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہوا اور استن حنانہ نے آپ کی جدائی پر رونا شروع کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور نہایت محبت وشفقت سے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تجھے پھر اسی باغ میں لوٹا دوں جس میں تو تھا تیری جڑیں نکل آئیں تیرا پورا درخت بن جائے تجھ میں از سر نو برگ وثمر نکل آئیں اور اگر تو چاہے تو تجھے جنت میں لگا دوں اولیاء اللہ تیرا پھل کھایا کریں اس کے بعد جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متوجہ ہو کر اس کی باتیں سنیں تو یہ آواز آ

رہی تھی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جنت میں لگا دیں کہ اولیاء اللہ مجھ سے کھایا کریں اور میں اپنی جگہ برقرار رہوں بوسیدہ اور فرسودہ نہ ہوں چنانچہ جتنے لوگ قریب تھے سب نے سنا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے تیری خواہش کے موافق کر دیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے دار الفناء پر دار البقاء کو ترجیح دی اور اختیار کر لیا۔ ایک معجزہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ ایک بار اسی روز کا پیدا شدہ بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا میں کون ہوں اس نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی کنکریاں لیں وہ آپ کے دست مبارک میں تسبیح پڑھنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانے نے تسبیح پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی جمادات نے گواہی دی ایسے ہی چوپائے بھی گویا ہو گئے۔ ایک بار جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنی زوجہ سے جا کر کہا مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے بھوک کے آثار نمایاں معلوم ہوتے ہیں تمہارے پاس کچھ ہے وہ بولیں ایک صاع جو پڑے ہوئے ہیں اور ایک بکری کا بچہ ہے چنانچہ انہوں نے خود بکری کا بچہ ذبح کیا ان کے دو لڑکے تھے ایک دوسرے سے کہنے لگے آؤ تمہیں دکھاؤں ابا جان نے جیسے بکری کا بچہ ذبح کیا تھا اس کے بعد اپنے بھائی کو اس نے ذبح کر ڈالا اور بھاگا تو آگ میں گر پڑا اور جل گیا اس نیک بخت عورت نے ان دونوں کو ایک کوٹھری میں چھپا دیا اور کھانے کی تیاری میں مشغول ہو گئی اتنے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے تشریف فرما ہوئے۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگے تمہارے بچے کہاں ہیں بلاؤ کہ میں ان کو اپنے ساتھ کھانا کھلاؤں وہ اپنی زوجہ کے پاس گئے ان کی زوجہ نے سارا ماجرا بیان کر دیا انہوں نے جا کر کوٹھری کے دروازے جو کھولے تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ دونوں زندہ ہیں وہ دونوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ ان پر گزرا ہے جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے آن کر بیان کر دیا ہے۔ حضرت علی رضی

اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ میں نکلے جس درخت، پتھر یا پہاڑ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا اس نے الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کہا۔

حکایت: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار ایک اونٹ آ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر کھڑا ہو کر فریاد کناں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو سچا ہے تو تجھ پر تیرا صدق ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو تجھ پر تیرا کذب ہے باوجودیکہ خدا نے ہمارے پناہ گیر کو امن میں رکھا ہے ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کیا کہتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے گھر والے اسے حلال کرنا چاہتے ہیں ان سے یہ بھاگ آیا ہے اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ اونٹ کا مالک آیا کہا اونٹ کے مالک آ پہنچے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی بڑی شکایت ہے انہوں نے پوچھا یہ کیا کہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کہتا ہے کہ برسوں تمہاری پناہ میں رہ کر اس نے پرورش پائی ہے تم اس پر لادا کرتے تھے جب وہ بوڑھا ہوا تو تم جلدی کر کے اسے ذبح کیے ڈالتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں ہوا تو ایسا ہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مملوک صالح کو اپنے مالکوں سے کیا جزا ملنا چاہیے انہوں نے کہا ہم نہ اسے اب فروخت کریں گے اور نہ ذبح کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جھوٹے ہو اس نے تم سے فریاد کی تھی تم نے اس کی فریاد نہ سنی میں تم سے اس پر رحم کرنے کا زیادہ مستحق ہوں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو درہم کو ان سے خرید لیا فرمانے لگے اے اونٹ چل دے تو لوجہ اللہ آزاد ہے وہ بلبلانے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آمین پھر بلبلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آمین پھر بلبلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آمین پھر بلبلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! اس نے کیا کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے کہا اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام اور قرآن کی جانب سے خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جزائے خیر دے میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا خدا قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو خوف سے سکون عنایت کرے جیسے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میرے خوف سے تسکین بخشی ہے میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا خون محفوظ رکھے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے خون کی حفاظت کی ہے میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرائے میں رو دیا کیونکہ ان چیزوں کی میں نے خدا سے درخواست کی تھی خدا نے اور چیزیں تو مجھے عنایت فرمائیں لیکن آخری بات قبول نہ کی مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ تلوار سے میری امت فنا ہو گی جو کچھ ہونے والا ہے اس پر قلم چل چکا ہے بعض نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول مبارک کی نسبت کہ یہ پہاڑ یعنی احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں یہ بیان کیا ہے کہ آپ جب کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے اوپر بت دھرے تھے جبل احد کا ہر بت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت کے ساتھ گویا ہوا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہت بڑا معجزہ قرآن شریف ہے باطل نہ جس کے سامنے سے آ سکتا ہے نہ پیچھے سے یعنی اس میں کچھ کمی بیشی نہ ہو گی اس نے اپنی فصاحت و بلاغت سے ہر فصیح و بلیغ کو عاجز کر دیا کیوں نہ ہو آخر خدائے حکیم و حمید کے پاس سے اترا ہوا کلام ہے۔

حکایت: سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو یاسر بن اخطب کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزر ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ رہے تھے۔ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یہ کتاب ہے اس میں ذرا شبہ نہیں پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے۔

اس نے اپنے بھائی یحییٰ بن اخطب سے کہا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور کہا اے محمد! آپ کے پاس جبرائیل الم لائے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس نے کہا الف کا ایک لام کے تیس میم کے چالیس اس کے بعد اپنی قوم سے کہنے لگا کیا تم ایسے نبی کے دین میں داخل ہوتے ہو جو صرف اکہتر برس رہے گا پھر کہنے لگا اے محمد! اس کے ساتھ کچھ اور بھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں المص اس نے کہا یہ زیادہ طویل اور گراں ہے الف کا ایک لام کے تیس اور میم کے چالیس اور ص کے نوے عدد ہوئے۔ پھر

کہنے لگا اور بھی کوئی چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاںؑ الرٰ۔ الف سے ایک لام سے تیس اور را کے دوسو پھر کہنے لگا اے محمد! آپ کی بات تو سمجھ میں نہیں آتی نہ معلوم آپ کو تھوڑی مدت ملی ہے یا بہت چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول اٰیَاتٌ مُّحْکَمَاتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِھَاتٌ (۳:۷)

اس میں محکم آیتیں ہیں وہ اصل کتاب میں اور دوسری متشابہ ہیں۔

میں اس کا بیان ہے کہ بعض آیات متشابہات میں داخل ہیں میں نے شفاء میں دیکھا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ پر نئی توریت اتارتا ہوں جس سے نابینا آنکھیں بہرے کان اور مستور دل کھل جائیں گے اس میں علم کے چشمے۔ حکمت کے فہمید کے طریقے اور قلوب کے لئے بہار موجود ہے اور نئی تورایت سے مراد یہ ہے کہ نئی اتری ہوئی کتاب یعنی قرآن شریف بخلاف کتب سابقہ کے کیونکہ وہ پہلے ہو چکی ہیں اور کیوں نہ ہو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب بھی کتب آسمانی میں سے آخری کتاب ہے ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ہر مکلف کو عام ہے یہاں تک کہ بقول بعض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ملائکہ کو بھی شامل ہے اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے رعب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصرت دی یہاں تک کہ ایک ماہ کی راہ سے اس کا اثر پہنچتا تھا اور ایک جگہ آیا ہے کہ ایک بار ابوجہل نے کسی شخص سے ایک اونٹ خریدا اور اس سے حیلہ وحوالہ کرنے لگا اس نے قریش کو یہ خبر دی انہوں نے استہزاً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پتا بتا دیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی حالت بیان کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ر ابوجہل کے دروازہ پر آ کر کھٹکھٹایا ابوجہل نکل آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا حق اسے دے دے اس نے فوراً دے دیا پھر کسی نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگا مجھے آپ کے سر پر ایک اژدھا نظر پڑا تھا اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے نگل جاتا اور یہ کہ خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مال غنیمت حلال کیا تھا اور

تمام روئے زمین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسجد اور اس کی مٹی کو مطہر بنا دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود عطا فرمایا یعنی تمام اہل موقف کی شفاعت عنایت کی جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی فضیلت کے بیان میں عنقریب آتا ہے اور جو اس شیریں چشمہ سے کسی قدر سیرابی حاصل کرنا چاہتا ہے اسے شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اور شمائل ترمذی اور خصائص ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کو دیکھنا چاہئے اور یہ سب مل کر بھی اس کے سو حصوں میں سے ایک حصہ کو بھی نہیں پہنچتے جتنا کہ اللہ تعالیٰ کے قول وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ سے معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی وہ سعادت اندوز ہوا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا وہ دنیا میں دھنسنے اور مسخ ہو جانے سے بچ گیا اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کے لئے رحمت ہیں اور نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخرت میں بھی تمام لوگوں کے لئے باعث رحمت رہیں گے جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لواء موقف میں بندھا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کا قول وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

آئندہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ربّ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہو جائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک خلق عظیم پر ہیں اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کا بڑا فضل ہوا۔

سے کیا کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور صاحب قصیدہ بردہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کیا خوب کہا ہے:

محمد سید الکونین والثقلین

والفریقین من عرب و من عجم

فاق النبیین فی خلق وفی خلق

ولم یدانوہ فی علم وکرم

دع ما ادعتہ النصاری فی نبیھم

واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں کے اور جن وانس کے اور دونوں فریق عرب وعجم کے سردار ہیں۔ صورت اور خلق میں تمام انبیاء سے فوقیت رکھتے ہیں۔ تمام انبیاء علم اور کرم میں آپ کے قریب بھی نہیں پہنچے۔ نصاریٰ نے اپنے نبی کی نسبت جو دعویٰ کیا ہے اسے چھوڑ اور جو مدح تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہے وہ کہہ اور حکم کر۔

وانسب الی ذاته ماشئت من شرف

وانسب الی قدره ماشئت من عظم

فمبلغ العلم فیه انه بشر

وانه خیر خلق اللّٰه کلهم

جاء ت لدعوته الاشجار ساجدة

تمشی الیه علی ساق بلا قدم

هوالحبیب الذی ترجٰی شفاعته

لکل هول من الاهوال مقتحم

یا اکرم الخلق مالی من الوذبه

سواك عند حلول الحادث العمم

ولن یضیق رسول اللّٰه جاهك بی

اذا الکریم تجلی باسم منتقم

فان من جودك الدنیا وضرتها

ومن علومك علم اللوح والقلم

ترجمہ: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی طرف جو شرف چاہے نسبت کر۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر کی طرف جو عظمت چاہے منسوب کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت علم کی انتہائے رسائی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم بشر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے سے درخت سجدہ کرتے ہوئے چلے آئے۔ (تعجب یہ کہ) بلا قدم اپنی ساق پر چل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے۔ وہ حبیب ہیں جن کی شفاعت کی ہر زحمت آمیز خوف کے وقت امید ہے۔ اے اکرم الخلق میرا کون ہے سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس کی عام مصیبت کے وقت پناہ لوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے جاہ میں مجھ سے کچھ تنگی نہیں ہوگی۔ جب کریم منتقم کے نام سے مزین ہوا ہو۔ دنیا اور اس کی سوت آخرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش میں سے ہے۔ اور لوح و قلم کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں سے ہے"۔

لطیفہ: ایک بار ایک یہودی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھ سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بیان کیجئے۔ آپ نے کہا اس بات کو بلال رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اس نے ان سے پوچھا وہ کہنے لگے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے زیادہ جانتی ہیں ان سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ان سے پوچھا تو کہنے لگے تو مجھ سے متاع دنیا باوجود یکہ قلیل ہے بیان کر وہ نہ بیان کر سکا۔ آپ نے فرمایا پھر بھلا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عظیمہ کیسے بیان کر سکتا ہوں اس کو نیشا پوری نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے۔

باب

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (۱۲۸:۹)

تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول آیا ہے تمہارا مشقت میں پڑنا اسے گراں ہے وہ تم پر حریص ہے مسلمانوں پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ سے مراد ہے کہ جو تمہیں ناپسند ہے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شاق ہے اور بعض کا قول ہے کہ تمہاری گمراہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاق ہے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مصحف میں جب تک دو آدمیوں کی گواہی گزار نہ لیتے تھے کسی آیت کو ثابت نہ رکھتے تھے۔ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ انصاری یہ آیت لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے اس آیت پر بینہ نہیں طلب کرتا۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے پینتیس 35 روز بعد وصال فرمایا۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک بار شبلی ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہما کے پاس آئے انہوں نے کھڑے ہو کر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کسی نے ان سے اس کا سبب پوچھا وہ بولے میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ شبلی پر یہ عنایت فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ سے آخر سورۃ تک پڑھا کرتے ہیں اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرتے ہیں خدا کا شکر ہے جس نے تدبیر کی حکم فرمایا حکمتیں ظاہر کیں اور جو کچھ اس کے علم

قدیم کی لوح میں امتوں کی نسبت قرار پا چکا ہے اس کو قلم سے معرض تحریر میں لایا۔ صورتیں بنائیں سب کو پیدا کیا ہر طرح کا بندوبست کیا کشائش کی۔ انعام دیا روزی عطا فرمائی خلق میں رزق تقسیم کیا جہان پیدا کیا زمانہ کی تدبیر کی انسان کو وہ وہ علم سکھائے جو اسے نہ معلوم تھے اور لطف فرما کر اس کی تعلیم کی طرف توجہ کی۔ اس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کیسا ہے اور کہاں ہے زمان اور مکان سب سے پہلے سے ہے اور قدیم سے جیسا تھا ویسا ہی ہے۔ بندہ کے پیدا کرنے اور اس کی جان کو شکل زیبا عنایت فرمانے میں اس کی عجیب عظمت ظاہر ہوتی ہے اور اپنی صنعت میں ہمیشہ اس نے حکمت سے کام لیا ہے اس نے اس کی پلکیں نکالیں پوریں برابر کیں اسے زبان گویا بخشی بادِ نسیم سے وہ سانس لیتا ہے آب و خاک آتش و ہوا سے اس کی ترکیب دی ہر ایک اپنی ضد کو ایسا لازم ہو گیا جیسے کسی کا قرضخواہ اس کا پیچھا نہ چھوڑے پھر اتنی بڑی قدردانی کے بعد اس کو تاریک ہائے گور میں جا پہنچایا کہ وہ استخواں بوسیدہ بن گیا۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا جتنے گور میں اقامت گزیں ہوں گے تاریکی گور سے نکل پڑیں گے پھر اپنے ربّ عزوجل کا جو فرماں بردار اور اس کے احکام کو بجالانے والا ہوگا اسے وہ اپنا قرب عنایت کرے گا اور نعمتیں عطا فرمائے گا اور جس نے واحدانیت کا انکار کیا ہوگا اور اس کے در طاعت سے گریز کرتا رہا ہوگا اسے دوری میں مبتلا کرے گا اور جحیم میں داخل کر دے گا تسبیح خوانی اس خدائے علیم کے لئے ہے جو اپنے ملک میں قدیم ہے اور اپنی سلطنت میں باعظمت ہے اپنے بندوں پر نہایت مہربان اور رحم آور ہے میں شہادت دیتا ہوں کہ خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کے سوا کوئی معبود نہیں نہ اس کی کوئی ضد ہے نہ ہمسر نہ اس کے کوئی مثل ہے نہ عدیل نہ اس کے زوجہ ہے نہ بچہ نہ والد ہے نہ اس کا کوئی ناصر نہ کوئی موافقت کرنے والا ہے نہ معارض و معاند اور میری یہ شہادت ایسی ہے جس سے نعیم مقیم کا امیدوار ہوں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ ہیں رسول ہیں حبیب ہیں خلیل ہیں امین ہیں راہبر ہیں جنہیں خدا نے آیات باہرہ اور معجزات ظاہرہ سے خصوصیت بخشی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے درود خوانوں کے لئے دار آخرت میں شفیع بنایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق

ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کے لحاظ سے ارشاد فرمایا ہے اس میں شک نہیں کہ خدا اور اس کے فرشتے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمال کا تاجدار اور لباس کمال سے آراستہ کیا ہے اشرف خصال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زینت بخشی ہے اگر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ کا حال پوچھے تو چراغ روشن ٹھہرے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل کثیر قرار پائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک شب تار معلوم ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چشم کلاں فراخ اور سیاہ نظر آئے گی ابرو مثل نون کے اور بینی مانند الف کے دہن سراسر میم معلوم ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے مبارک بدر کامل حسن میں پورا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ سلیم قلب رحیم خلق عظیم ہے پشت پر مہر نبوت لگی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کف دست سے بہتیرے نادار مالدار بن گئے اور قدم مبارک خدا کی طاعت میں ہمیشہ پیش قدم رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل کا پوچھنا ہی کیا ہے نہایت شریف وکریم ہے اے اللہ ان پر اور ان کے آل واصحاب وازواج پر درود وسلام بھیجئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب خدا نے زمین کے پھیلانے اور آسمان کے بلند کرنے کے قبل خلقت کو مقدر کرنے اور مخلوقات کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا اس وقت خدا اپنے ملکوت میں منفرد اور جبروت میں یکتا تھا پھر اس کے نور سے ایک نور تاباں ہویدا ہوا پھر وہ نور انہیں مخفی صورتوں میں مجتمع ہو گیا اور صورت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تو ہی مختار ومنتخب ہے تیرے ہی پاس میرا نور اور میری ہدایت کے کنوز ودیعت رہیں گے تیری ہی وجہ سے میں زمین کو پھیلاؤں گا اور آسمان کو بلند کروں گا ثواب وعذاب جنت ودوزخ کو پیدا کروں گا۔ پھر خدا نے مخلوقات کو اپنے غیب میں اور اپنے غیب کو اپنے علم مکنون میں مخفی رکھا پھر عوالم یعنی آسمان زمین پہاڑ دریا ہوا آگ کو قائم کیا اور زمانہ کو پھیلایا اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی توحید کا قرین بنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ

(صلی اللہ علیک وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز سے پیدا ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے میرے پاس جب وحی بھیجی۔ تو میں نے عرض کیا اے ربّ آپ نے مجھے کس شیء سے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اپنی عزت وجلال کی قسم اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں زمین اور آسمان کو نہ پیدا کرتا۔ میں نے پوچھا: اے ربّ آپ نے مجھے کس شئے سے پیدا کیا ہے ارشفرمایا اپنی عزت وجلال کی قسم اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں اپنی جنت اور دوزخ کو نہ پیدا کرتا میں نے پوچھا: اے ربّ آپ نے مجھے کس شئے سے پیدا کیا ہے ارشاد فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے نور کی سپیدی کی صفائی کی طرف نگاہ کی جس کو میں نے اپنی قدرت سے پیدا کیا تھا اور اس میں اپنی حکمت ودیعت رکھی تھی اور میں نے اس میں اپنی عظمت کے ساتھ اور شرف کا اضافہ کیا تھا پھر اس سے میں نے ایک حصہ نکال لیا اور اس کے تین حصے کئے پہلے حصہ سے آپ کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو پیدا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وازواج کو دوسرے حصہ سے پیدا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والوں کو تیسرے حصہ سے پیدا کیا جب روز قیامت ہوگا اس نور کو اپنے نور کی طرف لوٹا دوں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والوں کو اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ لہٰذا میری جانب سے انہیں آپ یہ خبر سنا دیجئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خدا کی مخلوقات کو پیدا کرنا زمین کا پست اور آسمانوں کا بلند کرنا منظور ہوا اپنے نور سے ایک مٹھی لی پھر ارشاد فرمایا تو میرا حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن جا پھر وہ نور آدم کے پیدا ہونے کے پانچ سو برس پہلے عرش کا طواف کرنے لگا اور بول اٹھا الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں نے تیرا نام اسی لئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا ہے پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے حضرت آدم علیہ السلام کے نور کو پیدا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن پیدا کیا پھر نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام

کی پشت میں سکونت گزیں کیا چنانچہ فرشتے ان کے پیچھے صف باندھ کر اس نور کے دیکھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اے ربّ میرے پیچھے فرشتے کیوں کھڑے رہا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نور کو دیکھتے ہیں انہوں نے کہا اس کو میری پیشانی میں رکھ دیجئے۔ خدا عزوجل نے اس نور کو نقل کر کے حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھ دیا پھر فرشتے ان کے سامنے کھڑے ہونے لگے پھر انہوں نے کہا اے ربّ اسے ایسے مقام پر رکھ دیجئے جہاں میں بھی اسے دیکھا کروں خدا نے اس نور کو ان کے کلمہ کی انگلی میں رکھ دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اسے اٹھا کر اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگا لئے۔ میں کہتا ہوں یہ اصل تشہد ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام مسبحہ (کلمہ کی انگلی) رکھا گیا کیونکہ خدا عزوجل کی واحدانیت کی طرف اس سے اشارہ کیا جاتا ہے اور اس لئے کہ اس کی رگ دل سے ملی ہوئی ہے پھر انہوں نے پوچھا: اے ربّ عزوجل کیا اس نور میں سے کچھ باقی ہے فرمایا آپ کے اصحاب کا نور انہوں نے کہا اس کو میری باقی انگلیوں میں رکھ دیجئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نور کو بیچ کی انگلی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نور کو اس کے بعد والی انگلی میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نور کو چھنگلیا میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نور کو انگوٹھے میں رکھ دیا جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو سب نور ان کی پشت میں منتقل ہو گیا پھر جب خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کو عرفات پر حوا علیہا السلام سے ملایا تو ان کے پاس جنت کی ایک نہر بھیجی حضرت آدم علیہ السلام نے اس میں غسل کیا اور حوا علیہا السلام سے صحبت کی وہ سارے نور منتقل ہو کر حوا میں چلے آئے پھر نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایک پشت سے دوسری پشت میں اور ایک شکم طاہر سے دوسرے شکم طاہر میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں پہنچا پس خدا نے آپ کو افضل معاون اور اکرم مغارس سے ایک درخت کی طرح نکالا جس کی روشنی چمکتی تھی اس کی اصل زمین میں ثابت ہے اور اس کی شاخ آسمان میں پہنچی ہے اس کی اصل اصیل ہے اس کی شاخ طویل

ہے اس کا لگانے والا ربّ جلیل ہے اس کے پانی دینے والے ابراہیم خلیل علیہ السلام ہیں اس کے خادم امین جبرائیل علیہ السلام ہیں اس کے بار آور کرنے والے اسمٰعیل ہیں پھر نعمت کے نگہبان نے شجر محبت کا قصد کیا اس سے ایک دانہ نکالا پہلے اسے دریائے رحمت میں غوطہ دیا تب وہ فرمان

وما ارسلنك الا رحمة للعالمين

ہم نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم والوں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

کے ساتھ برآمد ہوا پھر اس کو دریائے رضا میں غوطہ دیا تو

خلعتِ ولسوف يعطيك ربك فترضى

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب عنقریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔)

کے ساتھ برآمد ہوا پھر دریائے کرامت میں اسے غوطہ دیا تو فرمان:

ومن يطع الرسول فقد اطاع الله

(اور جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے اس نے خدا کی اطاعت کی۔)

کے ساتھ برآمد ہوا پھر دریائے قربت میں اسے غوطہ دیا تو فرمان: فكان قاب قوسين او ادنٰى کے ساتھ برآمد ہوا پھر اس دانہ کے لئے زمین تقدس آمیز جو ہر طرح کی نجاست سے بری ہو پسند فرمائی پھر شجرۂ مبارک زیتون اگایا جو نہ شرقی ہے نہ غربی نہ یہودی ہے نہ نصرانی وہ شجرہ نور ہے اس کی اصل نور ہے اس کی فرع نور ہے نورٌ علیٰ نور ہے پس پشت خلیل اس کا نادی اور پشت اسماعیل اس کے لئے جانب وادی قرار پائی حضرت خلیل سے اس کی شاخ کو سیرابی پہنچی اور اس کا عمود حضرت اسماعیل سے سرسبز ہوا اور اس کی سعادت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل ہوئی جب اس کی اصل قوی اور ثابت ہوئی اس کی فرع ابھری اور اگی اس کی شاخیں پراگندہ ہوئیں اور پراگندہ ہو کر گوناگوں بن گئیں حق اس کا پھول اور صدق اس کا پھل تقویٰ اس کی شاخیں ہدایت اس کے عرش میں لٹکے ہوئے خوشہ ہوئے جو انہیں مضبوطی کے ساتھ پکڑ رہے گا سلامت رہے گا اور جو اس

سے پیچھے ہٹے گا وہ پشیمان ہو گا پھر وہ نور ایک پشت سے دوسرے میں منتقل ہوتا ہوا عبدالمطلب تک پہنچا انہوں نے خواب دیکھا گویا ان کی پشت سے ایک زنجیر نکل کر کنارہ آسمان سے جا ملی پھر لوٹ کر ایک سبز درخت بن گئی اور ایک بوڑھے کو دیکھا کہ اس کی شاخ میں لٹک گیا اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے جواب دیا نوح (علیہ السلام)۔ عبدالمطلب نے چاہا کہ اس میں یا کسی نے ان سے کہا اس کی کسی شاخ میں لٹک جائیں تو ندا آئی یہ تمہیں نصیب نہیں ہے۔ پھر جب انہوں نے نکاح کیا تو ان کے عبدالعزیٰ پیدا ہوا اور یہی ابولہب ہے پھر ابوطالب مسمّٰی بہ عبد مناف اس کے بعد عباس رضی اللہ عنہ پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ پھر حمزہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے یہ حضرت کے چچا اور رضاعی بھائی بھی ہیں ان کو ثُوَیبہ ابولہب کی لونڈی نے دودھ پلایا تھا علمائے شام کو عبداللہ کا پتا لگ گیا کیونکہ ان کی کتابوں میں تھا کہ جب یحییٰ علیہ السلام کے جبہ سے خون کے قطرے ٹپکیں گے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کی ولادت ہو گی جب عبداللہ بڑے ہوئے تو ان لوگوں نے آپ کو قتل کرنا چاہا خدا نے ان کے مقابلہ کے لئے فرشتے بھیج دیئے جنہوں نے سب کو قتل کر ڈالا حضرت وہب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے والد ایک پہاڑ کی چوٹی پر سے عبداللہ کی یہ کرامت دیکھ رہے تھے انہوں نے آمنہ کی ماں برہ سے جو عبدالعزیٰ کی بیٹی تھیں یہ ماجرا بیان کیا اور کہنے لگے کیا تمہاری رائے میں آتا ہے کہ آمنہ کا نکاح عبداللہ سے کر دیا جائے وہ بولیں ہاں پھر دونوں عبدالمطلب کے پاس جن کا نام شیبۃ الحمد ہے گئے اور آمنہ کے ساتھ عبداللہ کا نکاح کرنے کے لئے ان کو پیغام دیا چنانچہ ماہ رجب میں شب جمعہ کو حضرت عبداللہ نے بی بی آمنہ سے نکاح کیا اور اسی شب وہ نور ان میں منتقل ہو گیا۔

شیخ عارف ولی اللہ تقی الدین حسینی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے چچا وہب کے ہاں میں پرورش پائی تھی چنانچہ حضرت عبدالمطلب اپنے بیٹے عبداللہ کو لے کر انہیں کے پاس گئے اور ان کا نکاح آمنہ سے کر دیا پھر حضرت عبدالمطلب نے اسی مجلس میں ہالہ بنت وہیب کو پیغام نکاح دیا اور ان کے ساتھ خود نکاح کر لیا اس طرح عبدالمطلب اور ان کے صاحبزادہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح ایک ہی شب میں ہوا

کتاب شرف المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ ہالہ حمزہ اور صفیہ رضی اللہ عنہم کی ماں ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اس شب کو قریش کے تمام جانور بولنے لگے اور کہتے تھے کہ ربّ کعبہ کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) شکم مادر میں آ گئے وہ امان دنیا اور چراغ اہل دنیا ہیں ابلیس جبل ابی قبیس پر چیخنے لگا تمام شیاطین اس کے پاس جمع ہو گئے اور ابلیس سے پوچھنے لگے تجھ پر کیا مصیبت پڑی وہ بولا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) شکم مادر میں قرار پذیر ہو گئے ہیں خدا ان کو تیغ براں کے ساتھ بھیجے گا وہ دینوں میں تغیر برپا کر دیں گے بتوں کو توڑ ڈالیں گے۔ روض الافکار میں بروایت سہل رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے کہ جب خدا نے شکم مادر میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرنا چاہا رضوان داروغہ بہشت کو حکم دیا کہ اس شب کو فردوس کے دروازے کھول دے اور منادی کو حکم دے کہ تمام آسمان اور زمینوں میں ندا کر دے کہ نور مکنون مخزون آج کی شب شکم مادر میں قرار پذیر ہوا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں سات برس کا لڑکا تھا دیکھتا کیا ہوں کہ مدینہ میں ایک یہودی پکارتا پھرتا ہے اے یہودیو! آج کی شب ستارۂ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) طلوع ہو گیا مدح حبیب میں کسی دانشمند کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے:

نسیمِ الصبا اهلا و سهلا و مرحبا

قدمت فاقدمت السرورِ الی الربا

وجددت فی کلِ القلوب مسرة

ونشرکِ اضحی فی الوجوب مطیبا

متی انظرِ الاعلامِ بالسعدِ قدبدت

ویصبح قلبی فی حبا و مقربا

فقد زمزم الحادی بذکر محمد

نبی کریم للشفاعة مجتبی

رسول عظیم مصطفی ذومهابة

له الله بالذکر المرفع قدحبا

فلو لاہ ماسارا الحجیج بمکتہ

ولا حن مشتاق لنجد ولا صبا

(اے باد صبا مرحبا خیر مقدم ہو۔ تو آئی اور تو نے سرور کو ٹیلوں پر آ گے بھیج دیا۔ اور ہر ہر دل میں تو نے نئے سرے سے مسرت پھونک دی۔ اور ہستی میں تیری خوشبو مہک اٹھی۔

میں سعادت مندی کے نشان کب نمایاں دیکھوں گا۔ اور اس کے جی میں میرا دل مقرب ہو جائے گا۔ یاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نغمہ سرا نوا سنجی کر رہا ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں (اور) شفاعت کے لئے برگزیدہ کر لئے گئے ہیں۔ وہ رسول باعظمت برگزیدہ اور بارعب ہیں۔ خدا نے انہیں ذکر بلند عطا فرمایا ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو مکہ میں حاجی نہ جاتے اور نہ نجد کا کوئی مشتاق ہو کر نالے کرتا نہ شیفتہ ہوتا۔"

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ مجھے یہ پتا نہ لگا کہ میرے شکم میں میرا بیٹا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور میں حاملہ ہوں کیونکہ مجھے کچھ بار آور گرانی مثل دیگر حاملہ عورتوں کے نہ معلوم ہوئی البتہ ایام ماہواری بند ہو گئے تھے اور زمانہ حمل میں مجھے ایک ایسا نور نظر پڑا جس سے مجھے سرزمین شام میں مقام بصریٰ کے محل نظر آنے لگے ماہ اوّل میں مجھے ایک دراز قد شخص نظر پڑا وہ مجھ سے کہتا تھا تجھے مژدہ ہو سید المرسلین تیرے حمل میں ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں وہ بولے ان کے باپ آدم (علیہ السلام) ماہ دوم میں مجھ سے کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو تیرے حمل میں سید الاوّلین والآخرین ہیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں وہ بولے شیث (علیہ السلام) ہیں ماہ سوم میں مجھ سے کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو تیرے حمل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں وہ بولے نوح (علیہ السلام)۔ ماہ چہارم میں کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو تیرے حمل میں سیّد شریف اور نبی عفیف ہیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں بولے ادریس (علیہ السلام) ماہ پنجم میں کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو تیرے حمل میں سید البشر ہیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں بولے ہود (علیہ السلام)۔ ماہ ششم میں کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو نبی ہاشمی تیرے حمل میں ہیں میں

نے پوچھا آپ کون ہیں؟ بولے ابراہیم (علیہ السلام)۔ ماہ ہفتم میں کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو تیرے حمل میں حبیب ربّ العالمین ہیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں بولے اسمٰعیل (علیہ السلام) اور اسی میں ہے کہ ایوان کسریٰ شق ہو گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور ایک معتمد شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ اب تک (زمانہ مصنف تک) وہ بغداد میں موجود ہے اور مہ ہشتم میں کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو تیرے حمل میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے پوچھا آپ کون ہیں بولے موسیٰ (علیہ السلام) اور اسی میں ہے کہ فارس کی آگ گل ہو گئی اور ماہ نہم میں کسی نے کہا تجھے مژدہ ہو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے حمل میں ہیں میں نے توچھا آپ کو کون ہیں بولے عیسیٰ (علیہ السلام) اور اسی میں ہے کہ کسریٰ کے سر سے تاج گر پڑا بعض کا قول ہے کہ چوتھے ماہ میں آپ کے والد ماجد عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور مدینہ شریف میں دفن ہوئے اس وقت ان کا پچیس برس کا سن تھا پانچ اونٹ ایک گلہ بکریوں کا اور ایک لونڈی ام ایمن رضی اللہ عنہا' یہ اثاثہ چھوڑا۔ جب حضرت عبداللہ کا انتقال ہوا فرشتوں نے جناب باری عزاسمہ میں عرض کیا اے ربّ آپ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یتیم رہ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اس کا ولی حافظ و ناصر ہوں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت ہوئی یعنی شب دوشنبہ صبح کا وقت تھا میں نے دیکھا آسمان سے ایک جماعت اتری ان کے پاس تین سپید علم تھے چنانچہ ایک علم انہوں نے خانہ کعبہ کی چھت پر دوسرا علم میرے گھر کی چھت پر اور تیسرا علم بیت المقدس کی چھت پر نصب کر دیا اور آسمان کے ستارے میرے گھر سے ایسے قریب ہو گئے تھے کہ میں کہنے لگی میرے سر پر گر پڑیں گے دنیا نور سے بھر گئی' آسمان کے دروازے کھل گئے پھر میرے مکان کے اوپر بہت سے پرندے آ کر ٹھہر گئے ان کی چونچ زبرجد کی اور بازو یاقوت کے تھے میں نے دیکھا کہ آسمان اور زمین کے مابین دیبا کا فرش لگا ہوا ہے اور مجھے ہوا میں کچھ مرد نظر پڑے جو اپنے ہاتھوں میں چاندی کا آفتابہ لئے ہوئے تھے اس میں سونے کی زنجیریں لگی تھیں مجھے پیاس معلوم ہوئی میں نے ایک آفتابہ سے لے کر پانی پی لیا میں اپنی فکر میں مبتلا تھی تنہائی سے میرا

جی گھبرانے لگا اتنے میں دیکھتی کیا ہوں کہ عورتوں کی ایک جماعت میرے پاس آ پہنچی کہ جن سے زیادہ خوبصورت عورتیں میرے دیکھنے میں نہ آئی تھیں انہیں کے ہمراہی میں آسیہ فرعون کی بی بی تھیں اور وہی قابلہ بنیں۔

لیکن شفاء شریف میں بروایت شفا والدہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہا مذکور ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر سے میرے ہاتھ پر آ پہنچے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز نکالی۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کوئی کہنے والا کہتا تھا خدا تجھ پر رحم کرے اور مشرق سے لے کر مغرب تک جو کچھ تھا میرے لئے روشن ہو گیا پھر مجھ پر وضع حمل کے آثار ظاہر ہوئے تو مجھے ایک نہایت عظیم الجثہ اور خوبصورت پرندہ نظر پڑا اس نے اپنے بازو میرے شکم سے ملے اس کے بعد میرا بیٹا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سیدھا پیدا ہوا یعنی پیروں کے بل آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سرنگوں پیدا نہیں ہوئے اس میں اشارہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حدود خدا میں قائم رہیں گے پھر خوش بیانی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔

مسئلہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت قیام کرنا اس میں کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ بدعت حسنہ ہے اور ایک جماعت کا فتویٰ ہے کہ ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا مستحب اور ایک جماعت قائل ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو تو درود پڑھنا واجب ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور اکرام ہر مسلمان پر واجب ہے اور اس میں شک نہیں کہ ولادت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قیام کرنا تعظیم اور اکرام کے قبیل سے ہے۔

حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ ذوق شوق میں آ کر یوں فرماتے ہیں: قسم اس ذات پاک کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے اگر میں سر کے بل کھڑا ہوسکتا تو اسی طرح کھڑا ہوتا اور اسی طرح خدا کا قرب حاصل کرتا کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ولد الحبیب وخدہ متورد

والنور من وجناتہ یتوقد

ولد المتوج بالکرامۃ والبھا

الطاھر اشیم الکریم السید

جبریل و افی عند ذالك امہ

فی زی طیرو الملائك تشھد

بجناحہ مازال یمسح بطنھا

فبدا النبی الھاشمی محمد

قالت ملائکۃ السماء باسرھا

ولد الحبیب و مثلہ لا یولد

یا عاشقین تولھوا فی حسنہ

ھذا ھو الحسن الجلیل المفرد

(حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اور ان کے رخسارے گلگوں ہیں اور ان کے رخساروں سے نور تاباں ہے رونق اور کرامت کے تاجدار' پاکیزہ خصال' کریم سردار پیدا ہوئے جبرائیل علیہ السلام اس وقت ان کی والدہ سے پرندہ بن کر ملے اور فرشتے حاضر ہوئے جبرائیل علیہ السلام ان کے شکم سے اپنے بازو ملتے تھے پھر بنی ہاشم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نمودار ہوئے آسمان کے تمام فرشتے بول اٹھے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور کوئی دوسرا ایسا نہ پیدا ہوگا اے عاشقو! ان کے حسن کے شیفتہ بن جاؤ یہی جلال والے یکتا خوبرو ہیں۔)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بروایت اپنے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور وہ بروایت اپنے والد حضرت عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے بریدہ ناف پیدا ہوئے تھے۔ میں نے طبقات ابن

بکی رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھا بعض صالحین کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں شاہ عادل کے زمانہ میں پیدا ہوا ہوں اور میں نے حاکم سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ جھوٹ ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو عبداللہ نے سچ کہا یہ جلیل القدر امام اور حافظ تھے ان کی امامت اور جلالت پر اتفاق ہے ان کا نام محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ ہے۔ 405 ہجری میں ان کا انتقال ہوا وفات کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ کہتے تھے کہ حدیث کے لکھنے میں نجات ہے۔

مسئلہ: زوائد روضہ میں صحیح یہ ہے کہ عقیقہ کے لئے یوم ولادت ساتویں روز کے حساب لگانے میں شمار کیا جائے اور ختنہ کے لئے یوم ولادت ساتویں روز کے حساب میں نہ شمار کیا جائے اور شرح مسلم میں اس کا حساب کیا جانا صحیح قرار دیا گیا ہے جیسا کہ روضہ اور اس کی اصل اور شرح مہذب میں مسئلہ عقیقہ کے بیان میں اسی کو مرجح کہا ہے اور فرق ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ کھانا کھلانے میں جلدی کرنا بہتر ہے اس لئے عقیقہ میں یوم ولادت کو سات دن کے حساب میں لے لیں گے اور ختنہ کے لئے یوم ولادت کو سات روز میں نہ شمار کریں گے تا کہ لڑکا ذرا اور قوی ہو جائے۔

فائدہ: انبیاء کرام کی ایک جماعت مختون پیدا ہوئی منجملہ ان کے حضرت آدم، حضرت شیث، حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت لوط، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت شعیب، حضرت سلیمان، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین ہیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو چکے تو میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چاند کی طرح تھا کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گیا اور تھوڑی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم غائب رہے اتنے میں دیکھتی کیا ہوں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس لایا اور کہنے لگا لے یہ تمام مشارق اور مغارب کی سیر کر آئے اور ابھی یہ اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تھے

انہوں نے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا: اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو مژدہ ہو اوّلین اور آخرین میں جتنے بچے پیدا ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سردار ہیں پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ اے عزیز دنیا اور اے شرف آخرت! جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی بات کہے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت دے گا قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لواء کے نیچے اس کا حشر ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رضوان داروغہ جنت نے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگائی تھی۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اس شب کو کعبہ کا طواف کر رہا تھا اتنے میں کعبہ جھک گیا اور مقام ابراہیم کی جانب سجدہ میں جھک گیا اس کے سارے بت گر پڑے اور کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سن لو اب مجھے وہ پاک کر دیں گے۔ میرے ربّ نے مجھے مشرکین کی نجاست سے پاک کر دیا اور میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے سن لو آمنہ (رضی اللہ عنہا) کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوئے اور ان پر ابر رحمت برس پڑا پھر میں آمنہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر آیا تو دیکھتا کیا ہوں کہ ان کے حجرہ پر ابر سایہ فگن ہے میں اپنی آنکھیں ملنے لگا اور کہتا کہ میں سوتا ہوں یا جاگتا ہوں پھر میں نے پکارا اے آمنہ دروازے کھول انہوں نے دروازے کھولے معلوم ہوا کہ مشک اذفر مہک رہا ہے میں نے پوچھا کیا خبر ہے وہ بولیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوئے ہیں میں نے کہا مجھے دیکھنے دے۔ انہوں نے کہا وہ گھر میں ہیں۔ میں نے اندر جانا چاہا تو ایک شخص تلوار لئے ہوئے نکل آیا اور کہنے لگا ٹھہر جا پہلے فرشتے زیارت کر لیں اسی معنی میں کسی نے کیا خوب کہا ہے:

باللہ یاحادیا بالابرقین سری
ان جئت سلعا فسل عن حیرۃ العلم
واقصد قباب قباد انزل بکاظمہ
واقرأ السلام علی عرب بذی سلم

خدا کے لئے اے نغمہ سرائی کرنے والے جو ابرقین میں بوقت شب پہنچا ہے۔ اگر مدینہ کے سلع پہاڑ پر جائے تو حیرۃ العلم کی نسبت پوچھنا۔ اور قبا کے خیموں کا قصد کرنا اور مقام کاظمہ میں اترنا اور ذی سلم کے عرب کو سلام کہنا۔

فی منجی اضلعی نارا بغضی وقدت

فبت اجرع دمعی من فراقهم

اذا رایت عریبا بالحمی سکنت

طویلعا باللوی عرج بزبعهم

فلی برامة ریم زمة زمنا

وفی تهامة حبی غیر متهم

محمد صاحب الفتح المبین نعم

وکم له نبافی نون والقلم

خیر النبیین تالیهم وسابقهم

من جآء بالصدق والموفی بعهدهم

حبیب ربّ العلیٰ مفتاح رحمته

رسوله المجتبیٰ ذوالجود والکرم

من شق ایوان کسریٰ یوم مولده

والنار قدخمت فی شدة الضرم

من خاطب القمر الباهی فشق له

ؤ‌ ر م بدر ماملاك السمآء حمی

ولا یری ظله اذا مامشی وله

ظل الغمام اذاحر الوطیس حمی

من ذاالذی کان آن نامت نواظره

فقلبه الطاهر الاوصاف لم ینم

من ذا الذی صحبت' فی وسط راحته

صم الحصیٰ واهل الشرك فی صمم

سوی محمد المختار من مضر

الطاهر الشیم ابن الطاهر الشیم

سقیا الروضة كم قد حوت شرفا

ادناه من حلهما یشفی من السقم

یاسید الرسل یاذخری و معتمدی

ومسعفی بنوال غیر منحسم

میری خمیدہ پسلیوں میں غصے کی آگ سلگ رہی ہے' ان کے فراق میں میں نے اپنے اشک کے گھونٹ پی پی کر رات گزاری ہے' جب تو حمی میں کچھ عرب کے لوگوں کو دیکھے۔ جو مقام لوی کے تالاب طویلع پر ساکن ہوں تو ان کی منزل پر ٹھہر جانا۔ پس مقام رامۃ میں میرا ایک آہوئے سپید ہے جس کا میں ایک زمانہ سے قصد کرتا ہوں اور تہامہ میں میرا محبوب غیر متہم ہے' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب فتح مبین ہیں اور نون والقلم میں ان کی کتنی ہی خبریں ہیں۔ بہترینِ انبیاء سب سے پیچھے آئے اور سب سے آگے ہیں۔ جو صدق لائے ہیں اور ان کے عہد پورے کرنے والے ہیں' ربّ علٰی کے محبوب اس کی رحمت کی کلید۔ اس کے برگزیدہ رسول صاحب جود و کرم۔ جن کی ولادت کے روز کسریٰ کا محل شق ہو گیا اور شدت سے بھڑکتی ہوئی آگ بجھ گئی جس نے قمر تاباں کو خطاب کر کے کہا تو وہ شق ہو گیا۔ اور بدر کے روز آسمانی فرشتوں نے اس کی حمایت کی۔ جب چلتے تھے تو ان کا سایہ نظر نہ آتا تھا۔ جب گرمی کی شدت ہوتی تھی تو ان پر ابر سایہ افگن رہتا تھا۔

کون ہے جس کی اگر آنکھیں سوتی ہوں تو پاکیزہ صفت قلب نہ سوتا ہو۔ کون ہے جس کی ہتھیلی میں کنکریاں تسبیح پڑھیں اور مشرکوں کے کان پر جوں نہ مرے۔ سوا مضر میں سے محمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے جو پاکیزہ خصال ہیں اور پاکیزہ خصال کے بیٹے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ سیراب ہو وہ کہتے ہیں شرف کو حاوی ہے۔ ادنیٰ یہ ہے کہ جو وہاں اترتا ہے مرض سے شفا پاتا ہے۔ اے رسولوں کے سردار اے میرے ذخیرے اور معتمد۔ اور بخشش غیر منقطع سے میری حاجت براری کرنے والے۔

ماخاب من جاهك العالى وسيلة
لان فضلك فضل غير منفصم
لك الوسيلة فى القرآن قد ثبتت
فكيف ينكرها قوم بجهلهم
الله قال ولو جاءُوك اذ ظلموا
واستغفروا وجدوا الرحمن ذاكرم
هذا صريح لمن صحت بصيرته
ماويل من كان عن نهج الصواب عمى

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاہ عالی جس کا وسیلہ ہو وہ نامراد نہیں رہ سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل ایسا فضل ہے جس کو انقطاع نہیں۔ قرآن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ثابت ہو چکا ہے۔

پھر کوئی قوم اپنی نادانی سے اس کا کیسے انکار کر سکتی ہے۔ خدا نے کہا ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب وہ ظلم کریں آئیں۔ اور مغفرت چاہیں تو خدائے رحمٰن کو کرم کرنے والا پائیں گے۔ جس کی بصیرت صحیح ہو اس کے لئے یہ صریح ہے جو راہ صواب سے نابینا ہو اس کے لئے تباہی ہو۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عرب میں کوئی قبیلہ ایسا نہیں ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نہ پہنچتا ہو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو چن لیا ان میں سے بنی آدم کو چن لیا ان میں سے عرب کو چن لیا ان میں سے بنی ہاشم کو

چن لیا ان میں سے مجھ کو چن لیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے دو ہزار برس قبل قریش خدا کے سامنے نور تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب بنی آدم کو پیدا کیا تو باپ کے لحاظ سے مجھ کو سب سے اچھا بنایا پھر جب قبائل کو پیدا کیا تو قبیلہ کے لحاظ سے مجھ کو سب سے اچھا بنایا پھر جب ان کے گھر بنائے تو مجھ کو گھر کے لحاظ سے سب سے اچھے گھر میں پیدا کیا اسی واسطے ابن عباس اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی قرأت میں لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ میں اَنْفُسِكُمْ ساتھ فتح فا کے آیا ہے جس کے معنی یہ ہیں تمہارے پاس، تو تم میں سے افضل اور اشرف لوگوں میں سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آئے میں وہ محمد بن عبداللہ (ان کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ ہے) بن عبدالمطلب (اوران کی والدہ ماجدہ کا نام سلمٰی ہے) بن ہاشم (اوران کی والدہ ماجدہ کا نام عاتکہ ہے) بن عبد مناف (اوران کی والدہ ماجدہ کا نام بھی عاتکہ ہے) بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہیں اور آخر باب حج میں گزر چکا ہے کہ ایک جماعت نے اپنے لڑکوں کا اس امید میں محمد نام رکھا تھا کہ شاید وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے قاضی ابوبکر بن عربی رضی اللہ عنہ نے بروایت بعض صوفیاء نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار نام ہیں ان میں سے ابوالقاسم بھی ہے۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اہل جنت کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبدالکریم ہے اور اہل جہنم کے نزدیک عبدالجبار اور حاملین عرش کے نزدیک عبدالمجید اور عام فرشتوں کے نزدیک عبدالحمید اور انبیاء کے نزدیک عبدالوہاب اور شیاطین کے نزدیک عبدالقہار اور جنوں کے نزدیک عبدالرحیم اور پہاڑوں میں عبدالخالق اور خشکی میں عبدالقادر اور تری میں عبدالمہیمن اور سانپوں کے نزدیک عبدالقدوس اور کیڑے مکوڑوں کے نزدیک عبدالغیاث اور پرندوں کے نزدیک عبدالغفار اور اہلِ ایمان کے

نزدیک احمد و محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ کتاب الحقائق میں مذکور ہے کہ جس رات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے آگ بجھ گئی اس میں یہ اشارہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر آگ بجھی رہے گی اور جس رات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے آگ مشتعل ہوگئی اس میں اشارہ ہے کہ جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر انہیں خدا بنایا تھا وہ آگ میں جلیں گے اصحاب فیل کی آمد کے پچپاس یا پچپن دن بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ میں ولادت ہوئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے فیلبان کو اندھا دیکھا ہے لوگوں سے مانگ کر اپنی بسر کرتا تھا۔

باب
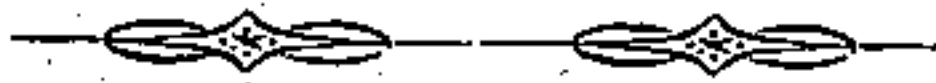
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں منادی رحمٰن نے ندا کی کہ اے خلق یہ محمد بن عبداللہ ہیں اس پستان کو بشارت ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلائے، پرندے بول اٹھے اے ہمارے خدا ہم انہیں اپنے آشیانہ میں اٹھا کر لے جائیں گے اور زمین کی ایک سے ایک پاکیزہ چیزیں انہیں کھلائیں گے۔ ابر کہنے لگا اے ہمارے خدا ہم انہیں زمین پر مشرق سے لے کر مغرب تک لئے پھریں گے اور نہایت خوبی سے ان کی پرورش کریں گے فرشتے کہنے لگے اے ہمارے خدا ان کی پرورش کے ہم زیادہ مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا حلیمہ سعدیہ کے ہاتھ سے یہ کام ہم لیں گے۔ کتاب شرف المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نہایت تنگی میں مبتلا تھیں اور بکثرت الحمد للہ پڑھا کرتی تھیں خدا کو جب منظور ہوا کہ یہ سعادت ان کو نصیب ہو ان کے شہر میں قحط ڈال دیا اور گھاس پات کھاتی رہیں پھر ان کے لڑکا پیدا ہوا ابھی سات دن بھی نہ گزرے تھے کہ ان کو بہت ہی کم کھانے کو ملا بھوک کی تکلیف میں مبتلا تھیں پھر انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ایک نہر میں لے جا کر انہیں غوطہ دیا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں تھی اور کہنے لگا۔ اے حلیمہ! پی میں نے خوب پی لیا پھر پوچھنے لگا تو پہچانتی ہے میں کون ہوں وہ بولیں نہیں اس نے کہا میں تیرا شکر ہوں جو تو تکلیف اور آرام کی حالت میں کیا کرتی تھے۔ اے حلیمہ! مکہ جا وہاں تیری روزی میں کشائش ہوگی اور اپنا یہ حال کسی سے کہنا نہیں اسے پوشیدہ رکھنا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی دیکھتی کیا ہوں کہ میں نہایت خوبصورت عورت ہوں اور دودھ کی وجہ سے میں اپنی پستانوں کو سنبھال نہیں سکتی عورتوں کو

میری اس حالت سے سخت تعجب ہوا پھر ایک روز ہم کچھ ساگ پات کی تلاش میں نکلے تو ہم نے سنا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ مکہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اسے بشارت ہو جو اسے دودھ پلائے عورتوں نے جو یہ سنا تو وہ واپس آئیں اور انہوں نے اپنے خاوندوں سے بیان کیا اور مکہ روانہ ہو گئیں وہ سب دس عورتیں تھیں میں ایک کمزور سواری پر سوار ہو کر ان کے ساتھ چلی ابھی میں راستہ ہی میں تھی اتنے میں دیکھتی کیا ہوں کہ ایک شخص درخت سے حربہ لئے نکلا اور اس نے میری سواری کے کوچ دیا اور کہنے لگا حضرت نبی سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ پلائی کو جلدی لے جا اس کے بعد ہم قوم سے آگے نکل گئے اور مکہ میں جا پہنچے پھر اور عورتوں کو شیر خوار بچے مجھ سے پہلے مل گئے۔

کتاب العقائق میں ہے اس لئے کہ ان کے دودھ بہت تھا پھر عبدالمطلب نے مجھے دیکھا میں نے ان سے شیر خوار بچہ کی نسبت دریافت کیا وہ کہنے لگے میرے پاس ایک یتیم لڑکا ہے کوئی عورت ایسی نہیں رہی جس پر وہ پیش نہ کیا گیا ہو لیکن اپنی بدبختی کی وجہ سے اس کے لئے سب نے انکار کیا جب یہ معلوم ہوا کہ اس کے باپ کو خدا نے وفات دے دی ہے وہ بولیں میں ان کے حسن و جمال سے راضی ہوں اور ان سے ملنے کے سوا مجھے اور کوئی رغبت نہیں انہوں نے مجھ سے میرا نام پوچھا میں نے کہا حلیمہ سعدیہ وہ بولے حلم اور سعادت میں ہمیشہ کی عزت ہے اس کے بعد مجھے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس گھر لے گئے میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر رکھ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں کھول دیں ان سے ایسا نور نکلا جو آسمان کے ابر تک جا پہنچا پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی داہنی پستان پینے کو دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا پھر میں نے بائیں پستان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لی یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل اور انصاف ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دودھ شریک ہے جب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا تو کہنے لگیں۔

اعیذہٗ باللہ ذی الجلال

من شر مامر علی الجبال

حتی اراہ کامل الخلال

ویفعل الخیر مع الموالی

وغیرھم من حسوۃ الرجال

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رخصت کرنے نکلیں اور بزبان حال یہ اشعار پڑھتی تھیں۔

کیف السبیل وقد شطت بنا الدار

ام کیف اصبروالا حباب فدساروا

ومنزل الانس اضحیٰ بعد ساکنہ

مستوحشا حین غابت عنہ اقمار

ماکان احسننا والدار تجمعنا

والعیش متصل والوصل مدرار

یاساکنین بقلبی اینما رحلوا

وراحلین بقلبی اینما ساروا

غبتم فاظلمت الدنیا بغیبتکم

وضاق من بعد کم رحب واقطار

لیت الغراب الذی نادی بفرقتکم

عارمن الزیش لاتحویہ اذکار

بعد النعیم بعد ناعن منازلنا

وبعد احبابنا شطت بناالدار

لے میں خدائے ذی الجلال کی اس چیز کے شر سے جو پہاڑوں پر گذرا اسے سپرد کرتی ہوں یہاں تک کہ میں کامل خصال والا سمجھتی ہوں وہ اپنے غلاموں کے ساتھ اور دوسرے

ادنیٰ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں۔ اب راہ کیسے ملے حالانکہ گھر مجھ سے دور ہو گیا۔ یا مجھے کیسے صبر آئے اور میرے پیارے چلے گئے۔ وہ منزل جس میں جی لگتا تھا اپنے سکونت رکھنے والے کے بعد۔ جب اس سے ماہتاب روانہ ہو گئے وحشت ناک بن گئی ہے۔ ہم کیا اچھی حالت میں تھے جب سے گھر میں جمع تھے۔ اور عیش ملا ہوا تھا اور متواتر وصل حاصل ہوتا تھا۔ اے میرے دل میں سکونت رکھنے والو کہیں جاؤ۔ اور جہاں جاؤ میرے دل کو اپنے ساتھ لے جانے والو۔ تم چلے گئے تو تمہارے جانے سے دنیا تاریک ہو گئی۔ اور تمہارے بعد سارے وسعت اور اطراف تنگ ہو کر رہ گئے۔ کاش وہ کوا جس نے تمہارے فراق کی صدا لگائی۔ بے پر ہو جائے اسے آشیانہ رہنے کو نہ ملے۔ حصول نعمت کے بعد ہم اپنے منازل سے دور ہو گئے۔ اور دوستوں کا گھر ہم سے جدا ہو گیا۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سامنے اپنی سواری پر بٹھایا اس نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور تین بار سجدہ کیا پھر ایسی چلی جیسے عمدہ گھوڑا چلے اس پر عورتیں بولیں اے حلیمہ کیا تیری یہ وہی گدھی نہیں ہے تیری تو عجیب شان معلوم ہوتی ہے اتنے میں وہی سواری بول اٹھی تم سب غفلت میں ہو میری پشت پر راکب براق سوار ہے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ابھی راستہ ہی میں تھے اتنے میں چالیس نصرانی ملے جو آپس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر کرتے جاتے تھے اور ان کے پاس زہر کی بجھی ہوئی تلواریں تھیں ان میں سے بڑے شخص نے جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا بول اٹھا تمہارا برا ہو لو یہی لڑکا ہے اسے مار ڈالو یہی وہ ہے جسے تم ڈھونڈتے ہو میں نے کہا ہائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھیں کھول دیں اور آسمان کی طرف نگاہ کی اتنے میں آسمان سے ایک آگ اتری اور اس نے سب کو جلا دیا میرا خاوند بولا اس لڑکے کی تو بڑی شان معلوم ہوتی ہے آئندہ چل کر اس کے کام بڑے عالیشان ہوں گے پھر جب ہم اپنے قبیلہ میں داخل ہوئے تو وادی کو ہر شہری اور دیہاتی کے لئے سرسبز و شاداب پایا خدا نے ہمیں دودھ بافراط دیا ہمارے کھیت خوب ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میں اتنا بڑھتے تھے جتنا اور

لڑکے ایک ماہ میں اور ایک ماہ میں اتنا بڑھتے تھے جتنا اور لڑکے سال بھر میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو برس کے ہوئے اور بقول بعض زیادہ تو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کرنے آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو ظاہری برکتیں دیکھی تھیں ان سے بیان کیں انہوں نے کہا انہیں ابھی اپنے ساتھ ہی واپس لے جاؤ مجھے مکہ کی وباء کا اندیشہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے تیسرے سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور چوتھے برس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا امی جان! میرے بھائی دن کو نظر نہیں آتے کہاں جاتے ہیں میں نے کہا وہ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ جو خدا نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی برکت سے مجھے عنایت فرمائی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ان کے ساتھ چراگاہ میں ہمیں بھی جانے دیجئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسمیں دلائیں جب دوسرا دن ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر باندھی عصا ہاتھ میں لیا اور تھوڑا سا کھانا ساتھ لیا اسی معنی میں کسی نے کیا خوب اشعار کہے ہیں۔ اشعار

یاغنا مہ سارا لحبیب الی المرعی

فیا حسنہ راع فوادی لہ یرعی

فما احسن الاغنام وھو تسوقھا

لقد انس الصحراء وقد اوحش الربعا

جمیل علی معنی محاسن وجھہ

کان بدور الھم قد طبعت طبعا

حبیب اپنی بکریاں لے کر چراگاہ کو چلا۔ پس اے وہ جس کا حسن راعی ہے میرا دل اس کی تاک میں رہتا ہے۔ کیسی اچھی بکریاں ہیں جنہیں وہ ہنکائے لئے جاتا ہے۔ اسے صحرا سے انس ہوا ہے اور منزل سے متوحش ہو گیا۔ حقیقت میں اس کے چہرہ کی خوبیاں باجمال ہیں گویا کہ بدر بنائے گئے ہیں۔ میں اس سے کہتا ہوں جب وہ خشکی میں چلتا ہے۔

اقول له اذ سار فی البر ماشیا
واغنا مه من حوله تطلب الرتعا
عیونك یاراعی الحمی قتلت بها
فقوم بها قتلی و قوم بها صرعی

اور اس کے گرد اس کی بکریاں چرنے کی تلاش میں پھرتی ہیں۔ اے حمی کے راعی تیری آنکھوں نے ہمیں تو مار ڈالا۔ پس کوئی قوم اس سے قتل ہو گئی ہے اور کوئی قوم پچھڑی پڑی ہے۔

وحزت جمالا خیر الخلق وصفه
وسیر اخفیا ابنت العشب والمرعی
فلو لاك یا راعی الحمی ماتشوقت
قلوب الی وادی العتیق والا الجرعی
حبیبی طبیبی انت راعی قلوبنا
فلولاك یا مختار ماذکر المسعی

تو نے جمال حاصل کیا ہے جس کے وصف نے خلق کو حیران کر دیا۔ اور سر خفی حاصل کیا ہے جس نے سبزہ اگایا اور چراگاہ کو سبزہ زار بنا دیا۔ اے راعی حمی اگر تو نہ ہوتا تو دلوں کو نہ وادی عقیق کا شوق ہوتا نہ جرعی کا۔ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اے میرے چارہ گر تو ہمارے دلوں کا راعی ہے۔ اے مختار اگر تو نہ ہوتا تو مقام سعی کا کوئی ذکر بھی نہ کرتا۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دن غائب رہے جب شام قریب پہنچی تو ہم چراگاہ کے راستہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے نکل کر گئے اتنے میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے چلے آتے ہیں اور انوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہیں اور بکریاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹی جاتی ہیں گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگ رہی ہیں ایک بکری کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی ضمرہ نے مارا تھا جس سے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

پناہ مانگتی تھی گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کرتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس کی ٹانگ پکڑ لی تو اس کا درد جاتا رہا گویا تھا ہی نہیں پھر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے ضمرہ سے پوچھا کہ تو نے اپنے قریشی بھائی کو کیسا پایا اس نے کہا اے ماں پتھر، ڈھیلے، نرم زمین، پہاڑ، درخت، وحشی جانور، پرندہ غرض جس شے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا اس نے کہا السلام علیك یا رسول اللہ اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم پڑتا تھا وہاں سبزہ جم آتا تھا۔ ابن ابی جمرہ رضی اللہ عنہ شرح بخاری میں بیان کیا ہے یہاں تک کہ جس جانور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوتے اس کا قدم بھی جہاں پڑتا سبزہ جم آتا اور جب ہم کسی کنوئیں سے پانی بھرتے تھے اس کے اوپر سے پانی ابلنے لگتا تھا ایک بار ہم ایک وادی میں داخل ہوئے جس میں وحشی جانور بکثرت تھے۔ اتنے میں دیکھا کہ ایک بڑا بھاری شیر چلا آ رہا ہے اور ہم پر اچھل کر حملہ کرنا چاہتا ہے لیکن جوں ہی اس نے ہمارے بھائی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا آگے بڑھا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے پست ہو گیا اور زمین پر گر پڑا اور خوش بیانی سے کہنے لگا السلام علیک یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے آگے بڑھ کر کچھ اس کے کان میں کہہ دیا وہ شیر دوڑتا ہوا چلا گیا۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے ان باتوں کو پوشیدہ رکھنا کسی سے کہنا نہیں پھر بکریاں دودھ سے بھری ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹی جاتی تھیں اور ایسی معلوم ہوتی تھیں گویا دلہن ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بھائیوں کے ہمراہ حسب عادت جایا کرتے تھے اور وہ جب لوٹ کر آتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات باہرہ اور آیات بینہ دیکھتے ہوئے آتے پھر ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ کا بھائی دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے ماں میرا قریشی بھائی شہید ہو گیا قوم کے سب لوگ نکل کھڑے ہوئے اور میں آگے آگے تھی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک بڑے پتھر کے اوپر کھڑے ہوئے مسکرا رہے ہیں میں نے پوچھا بیٹا تیرا کیا حال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تین آدمی میرے پاس آئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اس سے شیطان کا حصہ نکال ڈالا اور میرے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگائی۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ باطن مہر میں لکھا تھا اللہ وحدہ لاشریک لہ۔ اور ظاہر میں تھا جہاں چاہے متوجہ ہو تیری نصرت ہوگی اور گولی کی طرح (یعنی گولائی میں) گوشت ابھرا ہوا تھا اور صحیح مسلم میں ہے کبوتر کے بیضہ کی مانند تھا اور جامع ترمذی میں ہے سیب کی طرح تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ چھوٹے انجیر کے مثل تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے اسے ٹٹولا تو مجھے کچھ بھی نہ ملا۔

فائدہ: حضرت سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ خدا نے انسان کے دلوں میں خون کی ایسی پھٹکی پیدا کی ہے جو القائے شیطانی کو قبول کر لینے کی قابلیت رکھتی ہے چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب سے وہ زائل کر دی گئی۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں۔ پانچویں سال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے پاس آئی انہوں نے پوچھا ابھی کیوں لے آئیں تم تو اپنے پاس رکھنے کی بڑی حریص تھیں انہوں نے کہا میں نے ان کی خدمت ادا کر دی اور مذکورہ واقعات کو پوشیدہ رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے فرمایا تمہیں اس پر شیطان کا خوف ہوگا انہوں نے کہا ہاں وہ بولیں ہرگز نہیں خدا کی قسم شیطان کو اس پر کوئی راہ نہیں اچھا یہیں چھوڑے جاؤ اور آپ اپنے گھر بخوشی جاؤ۔ حلیمہ رضی اللہ عنہا چلی آئیں اور بزبان حال یہ اشعار پڑھتی تھیں۔

دعونی علی الاحباب ابکی واندب
ففی القلب من رالفراق تلهب
ولا تعتبونی ان جرت ادمعی دما
فلیس نصب فارق الا لف معتذب
لقد جرح التفریق قلبی بنبله
فمن رمها دمعی علی الخدتسکب
لاحیا ءبنا ماباختیاری فراقکم
ولکن قضاء الله ما منه، مهرب

وما كان ظني ان يفرق بيننا
وسوعة هذا البين ماكنتا حسب
احول بطرفي بعد كم في ديارکم
فارجع والنيران في القلب تلهب

مجھے چھوڑ دو احباب پر رو پیٹ لوں۔ آتش فراق دل میں شعلہ زن ہے۔ اگر میں اشک خونین بہاؤں تو مجھے عتاب نہ کرو۔ جس عاشق کا یار جدا ہو گیا ہے اس پر عتاب نہیں ہوا کرتا۔ تیر فراق نے میرا دل زخمی کر ڈالا۔ اس کے خون سے میرے اشک رخسارہ پر جاری ہیں۔ اے ہمارے دوستو تمہارا فراق میرے اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن قضائے خداوندی سے گریز کرنا ناممکن ہے۔ میرا گمان یہ تھا کہ ہمیں جدائی نصیب ہو گی۔ اور نہ یہ گمان تھا کہ ایسی جلدی سے فراق نصیب ہو گا۔ تمہارے بعد تمہارے دیار میں نظر گھما گھما کر دیکھتا ہوں اور واپس ہوتا ہوں اس حالت میں کہ دل میں آتش شعلہ زن ہوتی ہے۔

پھر حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بعد نبوت آئیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بڑی مدارات اور تعظیم کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا مکہ اور مدینہ کے مابین انتقال ہو گیا اور مکہ میں دفن ہوئیں اور جب آٹھ برس کے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کا انتقال ہو گیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بارہ برس کا سن ہوا اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ ملک شام تشریف لے گئے وہاں بحیرا راہب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پچیس برس کے سن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے لئے بغرض تجارت ملک شام گئے اور پھر ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور ان کے مناقب میں اس کا بیان آتا ہے چالیس برس کے سن میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلانِ نبوت کے ساتھ ہی رحمۃ للعالمین کے لقب سے آپ کو ممتاز و سرافراز کیا' اور افق سعادت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستارہ نمودار ہوا رسالت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرح صدر عطا ہوا شہادتین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند ہوا

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مقام اعلیٰ پر پہنچایا چنانچہ دو کمان کا فاصلہ بلکہ اس سے بھی کم رہ گیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا قد میانہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوشبو آیا کرتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزہ اسم اور پاکیزہ جسم تھے بدن شریف عنبر سے زیادہ خوشبودار اور مشک اذفر سے زیادہ مہکتا تھا شیاطین اور ملائکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر آتے تھے شدید تاریکی میں روشنی ہی کی طرح دیکھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلم منقول ہو کر ہم لوگوں تک پہنچے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عجائبات حکمت شہرۂ آفاق ہیں ان کے معانی کے چشمے جاری ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سلک گہر کی طرح منتظم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے اپنے خزانہ کے عجائب وغرائب اشیاء پر اطلاع بخشی ہے اور اپنی عجائب سلطان اور ملکوت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہد بنایا ہے اپنی کبریاء اور جبروت کی عظمت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناظر منفرد بنایا ہے اور اپنا الطاف خفی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شامل حال کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا قرب عنایت فرمایا ہے جو بلا کیف ہے اور بساط تلطف وتانیس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچھایا ہے اہل تسبیح وتقدیس کے ایسے مقربوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلندی عطا کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات قاطع اور طرح طرح کی کرامات کے جامع ہیں کلمات ناطقہ اور آیات خارقہ عادات کے حادی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تشریف لے جاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ابر سایہ انداز رہتا تھا اور آفتاب کا سایہ جیسے جیسے آپ پھرتے جاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھرتا جاتا تھا۔

کسی روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم اطراف مکہ میں تشریف لے گئے جو حجر یا شجر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے سلام کیا اور جب سے جبرائیل علیہ السلام رسالت عظمیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جس شجر یا حجر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تھا اور درودیوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں آمین کہتے تھے۔ تمام شجر وحجر جب ان کے مقابل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے کسی وقت آپ صلی اللہ علیہ

وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور کوئی شئے آڑ کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر نہ آئی اتنے میں ایک درخت دوسرے سے آ کر مل گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن شریف کے پاس دونوں ایک دوسرے سے ملے رہے پھر دونوں الگ الگ ہو گئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرتے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ چند شجر و حجر کو بلا لائیں تا کہ وہ آڑ اور ستر کا کام دیں چنانچہ کچھ کھجور کے درخت ایک دوسرے کے قریب آ کر باہم مل گئے اور حجر ایک دوسرے پر جم کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پشت ٹیلہ کی شکل پر ہو گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے منافع سے قضائے حاجت کر چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ سے اپنی اپنی جگہ واپس چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ عصبا کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنا ایک مشہور بات ہے اور گیاہ سبز کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے پاس جھپٹ کر آ پہنچنا اور وحشی جانوروں کا اس سے کنارہ کش ہو جانا کتابوں میں مسطور ہے۔ علاوہ بریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس نے کچھ کھایا پیا نہیں یہاں تک کہ وہ بھی فوت ہو گئی اور فتح مکہ کے دن وہاں کے کبوتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کئے ہوئے تھے اور کسی عید میں اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے تھے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کریں اور جس شب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں جاگزیں ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے ایک درخت کو اگا دیا اور مکڑی نے جالا تن دیا جو کفار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آڑ بن گیا اور اونٹ نے آپ کے سامنے بیٹھ کر ذبح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پناہ مانگی۔ اور ہرنی نے شکاری سے بھاگ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھول دیں تا کہ وہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر چلی آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے واپس آنے کی شکاری سے ضمانت کی چنانچہ اسے کھول دیا اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور پھر واپس آ کر اپنا وعدہ پورا کر دکھایا شکاری نے اس کے آنے کے بعد اسے پھر باندھ دیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق اسے چھوڑ کر اس پر احسان کیا اور

یوں خندق میں ابن حکم رضی اللہ عنہ کی پنڈلی شکست ہوگئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن لگا دیا تو یہ حالت ہوگئی کہ گویا ان کو کچھ تکلیف تھی ہی نہیں۔ ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی مرض کی شکایت ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پائے مبارک سے انہیں مس کیا تو اس کی وجہ سے وہ مرض پھر کبھی نہ ہوا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو دوسرے گھوڑوں سے پیچھے رہ جایا کرتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے پھر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس کی یہ حالت ہوگئی کہ سبقت لے جانے والے تیز رفتار گھوڑے بھی اسے نہ پا سکتے تھے ایک بار ابوجہل نے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کاٹ ڈالا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملا کر لعاب دہن لگا دیا ان کو شفا ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا قرآن مجید ہے جو خدائے حکیم حمید کے پاس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے جس نے اپنی خوش اسلوب تالیف سے عقلوں کو بستہ کر دیا اور اپنے کلمات کے متناسب ہونے کی وجہ سے ہر کلام پر سبقت حاصل کی ہے اور اپنی خوش بیانی کے آگے عرب کی بلاغت کو گونگا بنا دیا اور اپنی تیغ اعجاز وایجاز سے ان کی گردن اڑا دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے معارف وافرہ جمع کر دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت کے مصالح پر اطلاع بخشی یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھوڑے سے معجزات ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن آیات کی ایک جھلک ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامتوں کے صبح و شام آمدورفت رکھنے والے ابر کا ایک ٹکڑا ہے خدا کی جانب سے از کی صلوٰۃ وانمی سلام اور مبشرین تحیات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آل واصحاب پر اور مہاجرین اور انصار پر قیامت تک ہوں۔

باب

سید الاوّلین والآخرین سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (۵۶:۳۳)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو ان پر خوب درود وسلام بھیجا کرو۔

شرح مہذب میں ہے کہ اس آیت کے پڑھنے کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کہنا مستحب ہے روضہ میں ہے کہ جب خطیب اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الایہ پڑھے تو سامعین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلا کر درود پڑھنا جائز ہے۔ روض الافکار میں مذکور ہے کسی نے بیان کیا کہ یمن میں ایک شخص اندھا کوڑھی گونگا اپاج دیکھا اس کا حال پوچھا لوگوں نے کہا کہ یہ بڑی خوش آوازی سے قرآن پڑھتا تھا اس نے ایک روز اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیٍّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پڑھا یعنی بجائے یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کے یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیٍّ پڑھا جب سے اس مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ غیر نبی پر سوائے تبعاً درود بھیجنے کے جائز نہیں اور حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں غیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنا میرے نزدیک مکروہ ہے۔ شفا میں ہے کہا ہے کہ عامہ اہل علم کا غیر نبی پر درود بھیجنے کا جواز پر اتفاق ہے پھر بیان کیا ہے لیکن محققین کا مذہب وہ ہے جس

کے مالک، سفیان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم قائل ہیں اور میں بھی اسی کی طرف مائل ہوں
صرف درود بھیجنا سلام نہ بھیجنا یا سلام بھیجنا اور درود نہ بھیجنا مکروہ ہے بلکہ درود و سلام دونوں
ایک ساتھ بھیجنا چاہئے چنانچہ کہا جائے صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل
کے اوپر بالتبع درود بھیجے اور اس طرح صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے جس کو یہ پسند ہو پورے پورے بھرے پیمانے ملیں تو جب اہل بیت پر
درود بھیجے تو اسے کہنا چاہئے اللھم صل علی محمد النبی وازوجہ امھات
المؤمنین واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابرھیم انک حمید
مجید۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو چاہتا ہو کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حوض سے لبالب پیالہ پیے اسے کہنا چاہئے اللھم صل علی محمد وعلی
الہ واصحابہ وازواجہ واولادہ وذریتہ واھل بیتہ واصھارہ وانصارہ
واشیاعہ ومحبیہ وامتہ وعلینا معھم اجمعین یا ارحم الراحمین۔ حضور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت دوزخ سے برأت ہے
اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پل صراط پر کا گذارہ ہے اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
مدد کرنا عذاب سے امان ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو
میرے اصحاب میرے خسر یا داماد اور دوستوں کے بارہ میں میری نگہداشت رکھو ایسا ہرگز نہ
ہو کہ ان میں سے کوئی تم سے کسی ظلم کے بدلہ کا مطالبہ کرے کیونکہ یہ ایسا ظلم ہے کہ روزِ
قیامت میں اس گستاخی وتوہین کی بخشش نہ ہوگی۔

فائدہ: میں نے روضہ اور شرح مہذب میں دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
آل بنی ہاشم اور بنو عبد المطلب ہیں اور بعض کا قول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد جو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت رکھتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ قیامت تک جتنے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل دین اور اتباع ہیں سب آل میں داخل ہیں۔ حضرت ازہری
رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ یہ اقرب الی الصواب ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے
بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کیا ہے کہ آل فقط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ازواج ہیں شفاء میں ہے کہ کسی نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پرہیزگار۔

دو مسئلے

پہلا مسئلہ: اگر کہا جائے پروردگار نے تو ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے اور ہم کہتے ہیں اللھم صل علیہ اس طرح پر ہم نے ارشاد کی تعمیل نہ کی پھر کیسے کہنا چاہئے جواب یہ ہے کہ میں نے تنبیہ الغافلین میں دیکھا ہے یوں کہے: اللھم انی اشھدك واشھد حملة عرشك انی اصلی علی محمد اور بعض کا قول ہے یوں کہے اللھم انی صلیت علی محمد کما صلیت انت وملائکتك علیہ اور عیون المجالس میں میں نے دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میل کچیل سے طاہر ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی طاہر اور منزہ ہے پس ہم طاہر سے طاہر پر اپنی طرف سے درود بھیجنے کی درخواست کرتے ہیں کیونکہ ہم گناہوں میں آلودہ ہو رہے ہیں اس طرح رب العالمین سے درود طاہر کی طاہر پر درود ہو گی۔ حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ ہے کہ جب بندہ کہتا ہے اللھم صلی علی محمد تو مقصود حاصل ہو جاتا ہے اور اسی کا حکم ہے کیونکہ آدمیوں کی طرف سے صلوٰۃ تضرع اور دعا کا نام ہے چنانچہ امر بالصلوٰۃ سے یہی مقصود ہے لیکن خدا کی طرف سے صلوٰۃ لامحالہ حضرت کے لئے زیادتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات عالی میں زیادتی ممکن ہے اور گناہوں کی بخشش کے لئے خدا کی طرف توجہ کرنا مطلوب ہے جس طرح سے ہو اور اس میں شک نہیں کہ ہمارا اللہ تعالیٰ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علو درجات اور زیادہ مراتب کی درخواست کرنا انشاء اللہ ہمارے گناہوں کی آمرزش (بخشش) کے اعظم وسائل سے ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمانا کہ اللھم صل علی محمد کہا کرو مامور بہ کی بجا آوری کی جس کا پہلے بیان گزر چکا ہے تاکید وتقویت ہے۔

دوسرا مسئلہ: اس کی کیا حکمت ہے کہ آیت شریف میں سلام کو لفظ تسلیم لا کر موکد کیا ہے اور صلوٰۃ کو نہیں وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کی تاکید پہلے خدا اور فرشتوں کے ذکر کرنے سے ہو

چکی ہے اس لئے سلام کو اس طرح موکد کر دیا اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ جب صلوٰۃ مقدم کی گئی تو تقدم سے ایک رتبہ اس کو حاصل ہو چکا ہے اس کے بعد سلام کو مصدر تسلیم لا کر موکد کرنا نہایت خوب ٹھہرا اور صلوٰۃ کی اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف نسبت کی گئی نہ سلام کی اس لئے وہ تسلیم اور انقیاد سے ہے اور اس کی نسبت خدا اور فرشتوں کی طرف درست نہیں۔ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الشفیع میں بیان کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آیت کے معنی ہیں کہ خدا اور فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت بھیجتے ہیں بعض کا قول ہے کہ خدا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کرتے ہیں بعض کا قول ہے خدا عزوجل کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صلوٰۃ شرف بخشنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی زیادہ کرنا ہے اور غیر نبی کے لئے رحمت ہے۔ میں نے القول البدیع میں بروایت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حجۃ الاسلام کیا پھر اس کے بعد غزوہ کیا تو اس کا غزوہ چار سو حج کے برابر لکھا جاتا ہے پس جو لوگ جہاد پر قادر نہ تھے وہ شکستہ دل ہو گئے خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا اس کی درود چار سو غزوہ کے برابر لکھی جائے گی اور ہر غزوہ چار سو حج کے برابر ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک درخت پیدا کیا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا اور انار سے چھوٹا مکھن سے زیادہ نرم شہد سے زیادہ شیریں مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتا ہے۔ اس کی شاخیں مروارید تر کی اس کا تنا سونے کا اس کے پتے زبرجد کے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجا کریں اور کوئی اس میں سے نہ کھائے گا۔

میں نے تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترہیب میں بروایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما دیکھا وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے لوگوں نے اس پر اونٹ کے چرانے کی شہادت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا وہ شخص اللھم صل علی محمد حتی لایبقی من

صلوٰتلك شئ پڑھتا ہوا پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ اتنے میں اونٹ بول اٹھا اور کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ میرے چرانے سے بری ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جو اس شخص کو میرے پاس لے آئے لوگ اسے لے آئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں ابھی تو نے کیا کہا تھا اس نے حال بیان کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی وجہ سے میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے کہ مدینہ کے کوچہ پھاڑتے ہوئے چلے آتے تھے یہاں تک کہ میرے اور تیرے درمیان حائل ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پل صراط پر اس طرح وارد ہو گا کہ تیرا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہو گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب تم میں سے کسی کے کان میں آواز پیدا ہو تو چاہئے مجھے یاد کرلے اور مجھ پر درود بھیجے اور ایک روایت میں ہے چاہئے کہ کہے۔

ذکر اللّٰہ من ذکرنی بخیر. (خدا اس کی یاد کرتا ہے جو میرا ذکر خیر کرتا ہے۔)

حکایت: میں نے ابو حامد قزوینی کی کتاب مفید العلوم ومبید الهنوم میں دیکھا ہے کہ ایک شخص اپنے لڑکے کو لے کر سفر کو گیا راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور کا خزیر کا سا سر ہو گیا لڑکا رویا اور اس نے خدا کے سامنے تضرع وزاری کی اتنے میں اسے نیند آ گئی اور کسی نے اس سے خواب میں کہا تیرا باپ سود خور تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی شفاعت کی کیونکہ اس نے جب کبھی حضرت کا ذکر سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ لہٰذا ہم نے اسے پھر اس کی پہلی صورت پر کر دیا۔

موعظت: بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں میں نے اپنے سر پر رعد صواعق اور برق کی آواز سنی اور کچھ لوگ دیکھے جن کے پیٹ ان کے سامنے گھڑوں کی طرح نکلے ہوئے ہیں ان کے اندر سانپ ہیں جو پیٹ کے اوپر سے نظر آتے ہیں میں نے پوچھا: اے جبرائیل یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: سود خور۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عدل زمین میں میزان خداوندی ہے جو اس کو اختیار کرتا ہے وہ اسے جنت

میں پہنچا دیتا ہے اور جو اسے ترک کرتا ہے اسے دوزخ میں پہنچا دیتا ہے۔

لطیفہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک محمد میں چار حرف ہیں۔ میم اولیٰ میم منت ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنی امت پر انہیں دوزخ سے رہائی دلا کر احسان کیجئے اور حاء محبت سے ہے اپنی امت کے دل میں میری محبت پیدا کیجئے اور میم ثانیہ میم مغفرت ہے اپنی امت کو بخش دیجئے اور دال دوام دین سے ہے کہ دین اسلام ان سے کبھی نہ نکلے اور بعض نے کہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کی برکت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے گناہ محو کر دیئے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف احمد ہے اس سے دوزخ سے ان کی رہائی ہوئی۔

حکایت: حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ہم سے بیان کیا کہ میں کہیں جا رہا تھا اتنے میں میں نے ایک جوان کو دیکھا جو بغیر اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کے نہ قدم اٹھاتا تھا نہ رکھتا تھا میں نے اس سے پوچھا کیا علم کے ساتھ تو یہ کہتا ہے اس نے کہا تو کون ہے میں نے کہا سفیان ثوری وہ بولا سفیانِ عراق۔۔۔ میں نے کہا ہاں اس نے پوچھا کیا تو نے خدا کو پہچانا میں نے کہا ہاں اس نے پوچھا اسے کیسے پہچانا ہے میں نے کہا وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور شکم مادر میں بچہ کی صورت بناتا ہے اس نے کہا جو خدا کے پہچاننے کا حق ہے تو نے اسے نہیں پہچانا میں نے پوچھا تو نے اسے کیسا پہچانا ہے اس نے کہا میں نے پختہ قصد کیا اس نے میرا قصد فسخ کر دیا میں نے پکا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ گھٹا دیا اس سے میں نے پہچان لیا کہ میرا کوئی مدبر ہے جو میری تدبیر کرتا ہے میں نے پوچھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے پڑھا کرتا ہے اس نے کہا میں اپنی ماں کو لے کر حج کے لئے نکلا میری ماں مکہ میں ٹھہر گئی اس کا پیٹ پھول گیا۔ اور چہرہ سیاہ پڑ گیا۔ اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میری ماں گناہوں کی مرتکب ہوئی ہے میں نے خدا عزوجل کی طرف اپنا ہاتھ اٹھایا اتنے میں دیکھا کہ تہامہ کی جانب سے ایک ابر نمودار ہوا اور ایک شخص جو سفید کپڑے پہنے تھا آموجود ہوا اس نے اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا وہ سپید ہو گیا۔ پھر پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو

ورم جاتا رہا میں نے پوچھا آپ کون ہیں جنہوں نے میری اور میری ماں کی مصیبت دور کی اس شخص نے فرمایا تیرا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے وصیت کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کہے ہوئے قدم نہ اٹھایا کر۔

فائدہ: طبقات ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ میں ابونعیم کا نام احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ ہے یہ صوفی اور فقہ وتصوف کے جامع ہیں اور حفظ میں انتہائی درجہ انہیں حاصل تھا اور ان کا لقب حافظ الدنیا تھا' اصحاب حدیث کا بیان ہے کہ ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ چودہ برس مکہ معظمہ میں رہے کہ شرق اور غرب میں ان کی نظیر نہ تھی 430 ہجری میں بعمر نوے سال انتقال فرمایا۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے تہامہ بکسر تا ہر اس زمین کا نام ہے جو بلاد حجاز میں نجد سے اتر کر واقع ہے اور مکہ بھی تہامہ میں ہے اس کو صاحب مطالع نے بیان کیا ہے اپنی ہوا کے تغیر کے باعث اس کا یہ نام ہوا۔ نجد یمامہ میں شامل ہے اور جدہ کعبہ کے بائیں جانب حجاز کے مغرب میں ہے اور نجد جرس اور اطراف کوفہ کے درمیان کی زمین ہے۔

وسیلہ حضور کا (صلی اللہ علیہ وسلم)

حکایت: کسی کا بیان ہے کہ میں ایک ظالم بادشاہ سے بھاگ کر جنگل کو چلا گیا اور زمین میں میں نے ایک خط کھینچا اور تصور کیا کہ یہ مزار اقدس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ہزار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور میں نے کہا اے ربّ میں نے صاحب مزار صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے پاس شفیع ٹھہرایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت سے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے مجھے امن دے اتنے میں ہاتف نے آواز دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خوب شفیع ہیں اگرچہ مسافت بعید ہے لیکن وہ کرامت اور منزلت میں قریب ہیں جا ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا پھر وہ بادشاہ کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ مر چکا ہے۔

فائدہ: بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

مروی ہے جو شخص چھینکے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَّا كَانَ مِنْ حَالٍ وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ۔

(ہر حال میں چاہے کہ کوئی حال ہو خدا کا شکر ہے۔)

تو خدا اس کے بائیں نتھنے سے ایک پرند نکالے گا جو مکھی سے بڑا اور ٹڈی سے چھوٹا ہوگا اور وہ عرش کے گرد اپنے بازو ہلاتا رہے گا اور کہتا رہے گا اے اللہ میرے کہنے والے کو بخش دے۔

درود و سلام کی بہاریں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اے عمر خدا کا ایک فرشتہ ہے اس کو تمام خلائق کے برابر کان عطا ہوئے ہیں جب میری وفات ہو جائے گی اس وقت سے قیامت تک میری قبر پر وہ کھڑا رہے گا۔ میری امت میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو مجھ پر درود بھیجے اور وہ مجھے اس کا اس کے باپ کا نام لے کر نہ بیان کرے اور یہ نہ کہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فلاں بن فلاں اس اس طرح درود بھیجتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود بھیجنے والے پر ایک ایک کے عوض دس دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے خدا اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔ اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسناد حسن سے روایت کیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مجھ پر جمعہ کے روز ایک بار درود بھیجتا ہے خدا اور اس کے فرشتے اس پر دس لاکھ درود بھیجتے ہیں اور اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی دس لاکھ خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کو روض الافکار میں ذکر کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے خدا اس پر ہزار بار درود بھیجتا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نفاق اور دوزخ سے برأت لکھ دیتا ہے اور قیامت میں اس کو شہداء

کے ساتھ سکونت گزین کرے گا اس کو طبرانی نے اوسط اور صغیر میں روایت کیا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا السلام علیکم اے صاحب عزت رفیع اور کرم منبع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ اسے میرے اور اپنے درمیان بٹھاتے ہیں حالانکہ میرے علم میں روئے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ وہ مجھ پر ایسے درود بھیجتا ہے کہ اس سے پہلے مجھ پر کسی نے نہیں بھیجی ہے انہوں نے پوچھا وہ کیسے کہتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کہتا ہے اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد فی الاوّلین والاخرین وفی الملاء الاعلی لی یوم الدین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ مجھے اس درود کے ثواب سے آگاہ کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمام سمندر روشنائی اور تمام درخت قلم اور تمام فرشتے لکھنے والے بن جائیں تو روشنائی فنا ہو جائے اور قلم ٹوٹ جائیں تب بھی اس درود کے ثواب کو نہ پہنچیں۔ اس کو ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ نے حدائق میں بھی ذکر کیا ہے مگر انہوں نے کہا ہے اللھم صل علی محمد عدد من یصلی علیہ وصل علی محمد کما تحب الصلوۃ علیہ وصل علی سیّدنا محمد المختار وصل علی محمد۔ الذی من نورہ الا نوار والشرق بشعاع وجھہ الا قطار وصلی علی سیّدنا محمد و علی اھل بیتہ الابرار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود بھیجتا ہے خدا کے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور جس پر خدا کے فرشتے درود بھیجتے ہیں خدا خود اس پر درود بھیجتا ہے اور جس پر خدا درود بھیجتا ہے ساتوں آسمان ساتوں زمین ساتوں سمندر درخت سبزہ پرندے درندے چرندے غرض کوئی شے ایسی نہیں رہتی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجتی ہو حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو منادی پکار کر کہتا ہے خدا اس کے عوض میں تجھ پر دس بار درود بھیجے آسمانِ دنیا والے اسے سن کر کہتے ہیں اس کے عوض میں خدا تجھ پر سو بار درود بھیجے اس کو دوسرے آسمان والے سنتے ہیں وہ کہتے ہیں خدا اس کے عوض میں تجھ پر سو بار درود بھیجے اس کو تیسرے آسمان والے سنتے ہیں وہ کہتے ہیں خدا اس کے عوض میں تجھ پر ہزار بار درود بھیجے۔ چوتھے آسمان والے اسے سن کر کہتے ہیں اس کے عوض میں خدا تجھ پر دو ہزار بار درود بھیجے اس کو پانچویں آسمان والے سن کر کہتے ہیں اس کے عوض میں خدا تجھ پر چار ہزار بار درود بھیجے اس کو چھٹے آسمانِ والے سن کر کہتے ہیں اس کے عوض میں خدا تجھ پر چھ ہزار بار درود بھیجے اس کو ساتویں آسمان والے سن کر کہتے ہیں اس کے عوض میں خدا تجھ پر سات ہزار بار درود بھیجے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اس بندہ کا ثواب عطا کرنا میرے ذمہ ہے جیسے اس نے میرے نبی پر درود بھیجا ہے۔ اور دل و جان سے ان کی تعظیم کی ہے مجھ پر حق ہے کہ میں اس کے کل گناہ بخش دوں۔

بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو چشم زدن سے بھی جلد تر اس درود کو پہنچاتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام بھیجتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کو میری طرف سے دس بار درود پہنچا دے اور اس سے کہہ دے کہ اگر ان دس میں سے ایک درود بھی تیرے پاس ہوگا تو جنت میں داخل ہو جائے گا یعنی میرے ساتھ جیسے کلمہ اور بیچ کی انگلی کا ساتھ ہوتا ہے۔ پھر فرشتہ بلند ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ عرش تک جا پہنچتا ہے پھر کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے میری طرف سے اسے دس بار درود پہنچا دو اور اس سے کہہ دو اگر ان دس میں سے تیرے پاس ایک درود بھی ہوگا تو تجھے کبھی آگ نہ چھوئے گی پھر ارشاد ہوتا ہے کہ میرے نبی پر میرے بندہ کی درود کی تعظیم کرو اور اس کو اعلیٰ علیین میں رکھو پھر خدا

اس کے درود کے ہر ہر حرف کے عوض ایک فرشتہ پیدا کرے گا جس کے تین سو ساٹھ سر ہوں گے ہر سر میں تین سو ساٹھ چہرے ہوں گے اور ہر چہرے میں تین سو ساٹھ منہ ہوں گے اور ہر منہ میں تین سو ساٹھ زبانیں ہوں گی جو خدا کی تسبیح میں مشغول رہیں گی اور اس کا ثواب اس شخص کے لئے لکھا جائے گا جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم خدا سے کوئی حاجت مانگو تو مجھ پر پہلے درود بھیج لو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے اکرم ہے کہ اس سے دو حاجتیں مانگی جائیں اور ایک پوری کرے اور دوسری پوری نہ کرے۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دعا آسمان پر جانے سے رکی رہتی ہے یہاں تک کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بنظر تعمق دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا کیا آپ کی کچھ حاجت ہے۔ میں نے کہا ہاں جب حلیمہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلاتی تھی اور آپ چالیس روز کے تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے باتیں کرتے ہیں اور چاند آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتا ہے ایسی زبان میں جس کو میں نہیں سمجھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا جو پٹی میرے بندھی ہوئی تھی میرے داہنے جانب مجھے تنگ کر رہی تھی، میں نے رونا چاہا چاند نے کہا رویئے گا نہیں کیونکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسوؤں کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکے گا تو خدا زمین پر آسمان کو الٹ دے گا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ تالیاں بجانے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا آپ سے اور بیان کروں میں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پٹی میرے بندھی ہوئی تھی میرے بائیں جانب مجھے تنگ کر رہی تھی میں نے رونا چاہا چاند نے کہا اے حبیب اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رویئے گا نہیں کیونکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسوؤں کا ایک قطرہ زمین پر گر پڑے گا تو قیامت تک زمین سے کبھی سبزہ نہ نکلے گا پس میں اپنی امت پر شفقت کر کے

چپ رہا اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ تالیاں بجانے لگے میں نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو چالیس ہی روز کے تھے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا اس ذات کی قسم جس نے میں میری جان ہے میں لوح محفوظ پر قلم کے چلنے کی آواز سنتا تھا حالانکہ میں ابھی تاریکی شکم میں تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا کیا اور بیان کروں میں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں عرش کے سامنے آفتاب و ماہتاب کے سجدہ کرنے کی آواز سنتا تھا حالانکہ ابھی تاریکی شکم میں تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بیان کروں میں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی مبعوث کئے ہیں ان میں سے کسی نبی کو اپنا نبی ہونا جب تک کہ وہ اپنی پوری قوت یعنی چالیس سال کو نہ پہنچ گئے نہ معلوم ہوا سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کیونکہ جب وہ شکم مادر سے اترے انہوں نے کہا یقیناً میں خدا کا بندہ ہوں خدا نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور سوائے آپ کے بھتیجے کے اس سے آپ نے نفس کو مراد لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا کیا اور آپ سے بیان کروں میں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں شب دوشنبہ کو پیدا ہوا خدا نے ساتوں آسمانوں میں سات پہاڑ پیدا کئے اور ان کو اتنے فرشتوں سے بھر دیا جن کا شمار سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا وہ قیامت تک خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول رہیں گے اور ان کی تسبیح و تقدیس کا ثواب اس بندہ کو ملے گا جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس کے اعضا (زبان و دل وغیرہ) مجھ پر درود پڑھنے کے لئے جنبش میں آجائیں شوارذوا لمِلح و موارد المنح میں یہ مذکور ہے اور یہ موضوع حدیث ہے۔

دوسری کتاب میں ہے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں اپنے کسی کام میں تھی اتنے میں مجھے گنگناہٹ سنائی دی میں نے دیکھا تو معلوم ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پلنگ کے قبہ کے اوپر چاند موجود ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اس کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں اور جدھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے ہیں

ادھر ہی چاند پھر جاتا ہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ بات خدا کی قدرت کے سامنے ممکن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صغر سنی اور کبر سنی میں اتنے ہوئے ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو مجھ پر بلند آواز سے درود پڑھتا ہے ہر پتھر' ڈھیلے تر خشک چیزیں اس کی شاہد بن جاتی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے دو فرشتے مجھ پر مقرر کر دیئے ہیں جس بندہ کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو دونوں کہتے ہیں خدا تیری مغفرت کرے پھر خدا اور فرشتے آمین کہتے ہیں اور جس بندہ کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو فرشتے بغیر یہ کہے نہیں مانتے کہ خدا تیری مغفرت نہ کرے پھر خدا اور فرشتے آمین کہتے ہیں' بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں میں ابخل الناس سے آگاہ نہ کردوں لوگوں نے کہا ہاں یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھے پر درود نہ بھیجے وہ ابخل الناس ہے میں نے شفاء میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل پورا بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی قوم ایسی نہیں جو کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں مجھ پر درود نہ پڑھے مگر ان پر حسرت باقی رہے گی اگرچہ جنت میں وہ چلے جائیں یعنی جب مجھ پر درود پڑھنے والے کا ثواب دیکھیں گے اور ایک روایت میں ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور مجھ پر درود نہ بھیجے وہ راہ جنت سے چوک گیا اور ایک روایت میں ہے جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ راہ جنت کو بھول گیا۔ میں نے رسالہ قشیریہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت دیکھی ہے وہ بیان کرتے ہیں خدا عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ میں نے آپ میں دس ہزار (گنا) قوت سمع پیدا کر دی یہاں تک کہ آپ نے میرا کلام سن لیا اور دس ہزار زبانیں عطا کیں (یعنی دس ہزار گنا قوت بیانی) یہاں تک کہ آپ نے میری بات کا جواب دیا اور آپ مجھے سب سے زیادہ محبوب اسی

وقت ہوں گے جب آپ میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجیں گے اور دوسری کتاب میں ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ سے اس سے زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا کہ آپ کا کلام آپ کی زبان کے قریب ہے آپ کی روح آپ کے بدن کے قریب ہے آپ کا نور بینائی آپ کی آنکھ کے قریب ہے اور یہ کہ آپ کو قیامت میں تشنگی نہ معلوم ہو انہوں نے کہا ہاں ارشاد ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجا کیجئے میں نے الملاذ والاعتصام بالصلوٰۃ علی محمد والسلام میں دیکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا دریا میں مارا وہ پانی سے چمٹ گیا پھر خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی اے موسیٰ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے چنانچہ انہوں نے درود پڑھا تو عصا پانی سے الگ ہو گیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو مجھ پر درود بھیجتا ہے خدا اس کے لئے عافیت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

حضرت مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں نے تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں سورۂ احزاب کے متعلق دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری وفات ہو جائے تو تم میں سے جو کوئی مجھ پر سلام بھیجے گا' اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اس کا سلام میرے پاس بھیجے گا وہ عرض کریں گے: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! فلاں بن فلاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہتا ہے میں کہوں گا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سورۂ رعد میں بیان کیا ہے ایک بار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فرشتہ داہنے ایک فرشتہ تیرے بائیں ایک فرشتہ تیرے سامنے ایک فرشتہ تیرے پیچھے ایک فرشتہ تیری پیشانی پر رہتا ہے جب تو تواضع کرتا ہے خدا تجھ کو رفعت عنایت فرماتا ہے اور جب تو خدا کو اپنی جبروت دکھائے گا تو تجھے چور چور کر ڈالے گا اور دو فرشتے تیرے دونوں لب پر رہتے ہیں جو اور کسی چیز کی نہیں صرف مجھ پر تیری درود کی محافظت کرتے ہیں ایک فرشتہ تیرے منہ میں رہتا ہے جو سانپ کو تیرے منہ میں نہیں گھسنے دیتا اور دو فرشتے تیری آنکھوں پر رہتے ہیں یہ دس فرشتے ہر آدمی کے ساتھ رہتے ہیں اور پیدائش انسان کے باب میں

اس سے زیادہ بیان گزر چکا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا نے جب مجھے پیدا کیا دس ہزار برس تک میں ٹھہرا رہا مجھے نہ معلوم ہوا کہ میں کیا کروں پھر مجھے پکارا اے جبرائیل! تب مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبرائیل ہے۔ میں نے کہا لبیك اللهم لبيك (حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں۔)

ارشاد فرمایا میری تقدیس بیان کر میں دس ہزار برس تک خدا عزوجل کی تقدیس میں مصروف رہا پھر مجھ سے ارشاد فرمایا میری بزرگی بیان کر میں دس ہزار برس تک خدا عزوجل کی بزرگی بیان کرنے میں مصروف رہا پھر مجھ سے ارشاد فرمایا میری حمد کر میں نے دس ہزار برس تک حمد بیان کی پھر دس ہزار برس تک ساق عرش کو میرے لئے کھلا رکھا میں نے ایک سطر لکھی ہوئی دیکھی پھر مجھے سمجھایا تو معلوم ہوا کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے میں نے عرض کیا اے رب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں فرمایا: اے جبرائیل اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو میں جنت کو پیدا کرتا نہ دوزخ کو نہ آفتاب کو نہ ماہتاب کو اے جبرائیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج میں دس ہزار برس تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا رہا۔

حکایت: کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ میں ایک بار ایام بہار میں نکلا میں نے کہا

اللهم صل على محمد عدد اوراق الاشجار وصل على محمد عددالأزهار والثمار وصل على محمد عدد قطر البحار وصل على محمد عدد رمل القفار وصل على محمد عدد مافي البرار والبحار

اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درخت کے پتوں کے برابر درود بھیجئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پھولوں اور پھلوں کے شمار کے برابر درود بھیجئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دریاؤں کے قطروں کے برابر درود بھیجئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر میدانوں کے ریگ کے برابر درود بھیجئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بر و بحر میں جو کچھ ہے اس کے شمار کے موافق درود بھیجئے۔

اتنے میں ہاتف نے مجھے آواز دی کہ جو کچھ تو نے کہا ہے اس کے ثواب لکھنے میں تو

حافظین اعمال کو آخر دہر وا عمار تک تو نے تھکا ڈالا اور کریم باری کی جناب سے تو جنّاتِ عدن کا مستوجب ہو گیا پس دارِ عقبیٰ کیا خوب ہے۔ کسی شخص کو ایک مریض کے پاس جانے کا اتفاق ہوا اس نے اس سے کہا تو نے موت کی تلخی کو کیسا پایا اس نے جواب دیا مجھے کچھ بھی نہیں معلوم ہوئی کیونکہ علماء کو یہ کہتے سنا تھا کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجا کرے گا خدا اس کو موت کی تلخی سے امن میں رکھے گا۔

فوائد

پہلا فائدہ: حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اس کے سر پر چوٹی ہے جو عرش کو محیط ہے اس کا کوئی بال ایسا نہیں جس پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا نہ ہو اور جب بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے کوئی بال ایسا نہیں رہتا جو اس کے لئے استغفار نہ کرتا ہو۔

دوسرا فائدہ: کسی مرد صالح کا پیشاب بند ہو گیا اس نے خواب میں شیخ عارف شہاب الدین بن اسلان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا جو مسجد اقصیٰ کے امام اور زہد میں شیخ تھے اور ان سے یہ شکایت بیان کی انہوں نے پوچھا تو نے تریاق مجرب کو کہاں چھوڑ دیا" کہہ:

اللھم صلی وسلم وبارك علی روح سیّدنا محمد فی الارواح وصل وسلم علی قلب سیّدنا محمد فی القلوب وصلی وسلم علیٰ جسد سیّدنا محمد فی الاجساد وصل وسلم علیٰ قبر سیّدنا محمد فی القبور۔

اے اللہ روحوں میں سے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر درود وسلام بھیجئے اور دلوں میں سے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر درود وسلام بھیجئے اور بدنوں میں سے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن پر درود وسلام بھیجئے اور قبروں میں سے ہمارے سردار محمد صلی ندعلیہ وسلم کی قبر پر درود وسلام بھیجئے۔

جب کہ بیدار ہوا تو اس۔ نے اسی کی کثرت کی خدا نے اسے صحت یاب کر دیا۔

تیسرا فائدہ: باب دعا میں پہلے گزر چکا ہے کہ دودھ کے ساتھ مولی کا استعمال کرنا اس مرض (بندش پیشاب) کو نافع ہے اور کزبرۃ البرّ اور اس کا عصارہ بھی مفید ہے اور تخم

شرمع اس کی بیخ کے مثقت حصاۃ ہے اور باب زہد میں گزر چکا ہے کہ ساہی کا کانٹا بھی اس مرض کو مفید ہے کسی عارف کا بیان ہے کہ میں ایک بار جہاز پر تھا ہوائے تند چلنے لگی اور ہم لوگ ڈوبنے لگے اس وقت میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے کہہ دے کہ یہ پڑھیں: اللهم صلی علی سیّدنا محمد صلوٰة تنجینا بها من جمیع الاهوال والا فات و تقضی لنا بها جمیع الحاجات و تطهرنا بها من جمیع السیئات وترفعنا بها اعلی الدرجات وتبلغنا بها اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوة و بعد الممات۔ (اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی درود بھیجئے کہ جس سے تمام خوفوں اور آفتوں سے ہمیں نجات دیجئے اور اس سے ہماری تمام حاجتیں پوری کیجئے اور تمام گناہوں سے ہمیں پاک کیجئے اور سب سے بلند درجوں پر ہم کو رفعت عنایت کیجئے اور دنیا میں اور مرنے کے بعد جتنی بھلائیاں ہیں سب کی انتہا پر اس کی بدولت ہمیں پہنچائیے۔)

جب میں بیدار ہوا تو ہم سب نے یہ پڑھنا شروع کیا خدا کے حکم سے ہوا ٹھہر گئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میرے اوپر بکثرت درود پڑھا کرو کیونکہ اس سے مشکلیں حل ہوتی ہیں اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعرات کا روز ہوتا ہے خدا فرشتوں کو بھیجتا ہے جو چاندی کے صحیفے اور سونے کے قلم لئے ہوتے ہیں اور ان لوگوں کا نام لکھتے ہیں جو جمعرات اور شب جمعہ میں مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اپنے بچوں کو سال بھر تک رونے کے باعث مت مارا کرو کیوں کہ چار ماہ تک ان کا رونا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوتا ہے اور چار ماہ میری ذات پر درود بھیجنا اور چار ماہ تک اپنے والدین کے لئے دعا کرنا ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے روز مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے قیامت میں

وہ اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک نور ہوگا اگر وہ نور خلق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو گھیر لے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روز جمعہ اور شب جمعہ کو مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ سوائے روز جمعہ اور شب جمعہ کے تمام دنوں میں فرشتے تمہاری درود میرے پاس پہنچاتے ہیں اور ان دونوں دنوں میں تمہارے درود میں خود اپنے کان سے سنتا ہوں اس کو سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ الغافلین میں بیان کیا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو اپنی زندگی میں مجھ پر بکثرت درود بھیجتا ہے خدا تمام مخلوقات کو حکم فرماتا ہے کہ اس کی وفات کے بعد اس کے لئے استغفار کیا کریں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے روز عصر کے بعد اسی بار پڑھتا ہے۔ اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ وصحبہ وسلم خدا اس کے اسی برس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد پڑھتا ہے قبل اس کے کہ وہ کھڑا ہو خدا اس کو بخش دیتا ہے اور اگر کھڑے ہو کر پڑھتا ہے تو قبل اس کے وہ بیٹھے خدا اس کو بخش دیتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت کے روز ایک قوم کو جنت کی طرف جانے کا حکم ہوگا وہ راستہ بھول جائیں گے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن کے سامنے میرا نام آتا ہوگا اور مجھ پر درود نہ پڑھتے ہوں گے۔

پانچواں فائدہ: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو گلاب سرخ سونگھے اور مجھ پر درود نہ بھیجے اس نے مجھ پر جفا کی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا نے گلاب سرخ کو اپنے حبیب کریم اور اپنے انبیاء کرام کی خوشبوؤں کے لئے تخلیق کیا ہے میں نے کلاباذی رحمۃ اللہ علیہ کی مفتاح معانی الاخبار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ جو میری خوشبو سونگھنا چاہے اسے گلاب سرخ سونگھنا چاہیئے۔

چھٹا فائدہ: اصحاب طب کا قول ہے گلاب سرخ سونگھنا صفرا کو نافع اور اعضائے

باطنی کا مقوی ہے بخار اور درد سر حار کو تسکین دیتا ہے جو چالیس عدد گلاب کے پھول ایک اوقیہ آٹے میں سانے اور ایک اوقیہ رب خروب میں مل کر کھا لے تو اعتدال کے ساتھ دست آ جائیں گلاب کا پینا خوش آواز بناتا ہے قلب اور معدہ کو تقویت دیتا ہے اور قرص گلاب مقوی معدہ و جگر ہے اور عرصہ کے بخار کو نافع ہے ترکیب یہ ہے اصل السوس چار درہم زبرۂ گلاب چھ درہم سنبل تین درہم باریک پیسیں اور عرق کاسنی کے ساتھ ملا کر ایک ایک مثقال کے قرص بنالیں۔ (درہم=3 ماشہ۔ مثقال=4 ماشہ) گلاب کا شہد میں بنایا ہوا گلقند معدہ کو بلغم اور رطوبات سے صاف کرتا ہے اور جس معدہ میں رطوبت ہو سکنجبین کے ساتھ یہ گلقند اس کے لئے مناسب ہے بشرطیکہ نہار منہ پیا جائے اور گرم پانی کے ساتھ استعمال کیا جائے اور گلاب کا گلقند معدہ اور جگر بارد کا مقوی ہے اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک حصہ گلاب کے پھول تین حصہ شہد میں ملا کر آگ پر پکالیں اور اگر شکر کے ساتھ بنانا چاہیں تو ایک رطل گلاب کے پھول کو تین رطل شکر میں ملا کر دو ماہ تک دھوپ میں رکھیں اور ہر تیسرے دن ہاتھ سے ملا کریں اطبا کے نزدیک ایک رطل دس درہم کے برابر ہے۔ اس کی خوراک بیس درہم ہے۔ نزہۃ النفوس والا فکار میں ہے کہ اگر تم چاہو کہ گلاب کی خوشبو بڑھ جائے اس کے پودے لگانے کے زمانہ میں تھوڑا لہسن اس کے ساتھ ڈال دو اور اگر چاہتے ہو کہ جلد بار آور ہو تو جاڑے میں گرم پانی سے اسے سینچو اس کی قلمیں لگانے کا وقت آغازِ موسم بہار ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے قسم کھائی کہ گلاب نہ سونگھے گا پھر اس نے خشک پھول سونگھے تو حانث ہوگا یا نہیں اس میں دو وجہیں بغیر ترجیح کے روضہ اور تاج میں مذکور ہیں۔

لطیفہ: میں نے کتاب شرعۃ الاسلام میں دیکھا ہے کہ چاول کھانے کے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پڑھنا مستحب ہے کیونکہ وہ جنت میں جوہر تھا خدا نے اس میں نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ودیعت رکھا تھا جب نور اس میں سے نکل گیا تو چور چور ہو کر دانہ بن گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بروایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا ہے کہ خدا نے جتنی چیزیں زمین سے پیدا کی ہیں سب میں شفا بھی ہے اور

بیماری بھی سوائے چاول کے کیونکہ یہ شفا ہے بیماری نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا (۱۹:۱۸)

(پس چاہئے کہ دیکھے کہ ان میں سے کون سا سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا ہے۔)

کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ چاول ہے اور کتاب البرکۃ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ چاول کھایا کرو کیونکہ وہ باعث برکت ہے۔

لطیفہ: حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے میں نے اپنے والد کو بیان کرتے سنا کہ ایک بار میں نے ایک شخص سے کہا آؤ یہ مبارک مسور کھائیں اس نے جواب دیا نہیں آپ مجھے منحوس چاول کھلائیے طبقات ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ میں مذکور ہے کہ ابوالفرج رزاز رحمۃ اللہ علیہ چاول نہ کھاتے تھے کیونکہ اس کی کاشت میں بکثرت پانی کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے انہیں خوف تھا کہ شاید چاول والے نے کسی پر پانی کے لئے ظلم کیا ہو اور یہ ان کا ورع تھا ان کا نام عبدالرحمٰن (رحمۃ اللہ علیہ) ہے انہوں نے قاضی حسین سے علم فقہ حاصل کیا تھا۔ 494 ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

فائدہ: منازل الانوار میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں ایک گنبد نما محل عنایت فرمایا ہے اس کا عرض تین سو سال کا ہے بادہائے کرامت اس کو محیط ہیں اس میں سوائے اس شخص کے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پڑھتا ہے کوئی داخل نہ ہوگا۔

ساتواں فائدہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح و شام اللهم ربّ محمد صل علیٰ محمد وعلیٰ ال محمد واجز محمدا صلی الله علیه وسلم ما هوا هله

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ربّ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر درود بھیجئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جزا دیجئے جس کے وہ لائق ہوں۔

پڑھتا ہے ہزار دن تک کاتبین اعمال کو تھکا ڈالتا ہے اس کو طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے۔ ایک بار حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ (صلی

اللہ علیک وسلم)! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجا کرتا ہوں تو میں کس قدر درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو گے تمہارے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اب تمہارے غموں کی کفایت ہو جائے گی اور تمہارے گناہ بخش دیے جائیں گے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کی تصحیح کی ہے ترغیب میں کہا ہے کہ حدیث کے معنی یہ ہے کہ اپنی دعامیں سے کس قدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا مقرر کر لوں۔

آٹھواں فائدہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک سو چوہتر حدیثیں روایت کی ہیں اور حضرت اُبی بن عمارہ رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں اور سوائے ان کے کسی کا نام عمارہ بکسر عین نہیں ہے یہ تہذیب الاسماء میں مذکور ہے۔

حکایت: شہر بلخ میں ایک شخص بڑا مال دار تھا اور اس کے دو بیٹے تھے جب اس کا انتقال ہوا آدھا آدھا ترکہ تقسیم کر لیا ترکہ میں انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین موئے مبارک بھی ملے ہر ایک نے ایک ایک لے لیا اور ایک موئے شریف باقی رہ گیا بڑے نے کہا ہم اسے کاٹ لیں گے چھوٹے نے کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے خیال سے ہم اسے نہ کاٹیں گے بڑا بولا اچھا کیا یہ سب موئے مبارک لے کر تو جتنی میراث کا مستحق ہوا ہے مجھے دینا گوارا کرے گا اس نے کہا ہاں غرض چھوٹے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تینوں موئے مبارک لے لئے اور بڑے نے تمام مال لے لیا کچھ مدت کے بعد اس کا سارا مال جاتا رہا اور وہ فقیر ہو گیا اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بے نصیب تو نے میرے موئے مبارک سے بے رغبتی کی اور دنیا کو ان پر ترجیح دی تیرے بھائی نے انہیں لیا ہے وہ جب انہیں دیکھتا ہے مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے سعادت دارین عطا فرمائی ہے وہ بیدار ہو کر اپنے بھائی کے پاس آیا اور اس کے خدام میں داخل ہو گیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ شریف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک دیکھا ہے خدا کا اس کی نعمتوں پر شکر کرتا ہوں۔

حکایت: کسی مرد صالح کا بیان ہے میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی ایک تعداد معین اپنے ذمہ مقرر کر لی تھی کسی شب کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اس منہ کو لا جس سے تو مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرتا ہے کہ میں اسے چوم لوں میں نے آپ سے شرما کر ذرا اپنا چہرہ گھما لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا میں بیدار ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا گھر مشک کی خوشبو سے مہک رہا ہے۔

فائدہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے بروایت حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس کے یہاں حمل ہو اور وہ پختہ ارادہ کر لے کہ میں اس کا نام محمد رکھوں گا تو خدا اسے لڑکا عطا فرمائے گا اور جس گھر میں محمد نامی کوئی شخص ہوتا ہے خدا اس میں برکت کرتا ہے یعنی جس کی زوجہ حاملہ ہو اور وہ ارادہ کر لے کہ جو بچہ حمل میں ہے اس کا نام محمد رکھوں گا خدا اس کو بیٹا عنایت فرمائے گا۔ حضرت جلیلہ بن عبدالجلیل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں ایسی عورت ہوں کہ میرے بچے زندہ نہیں رہتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا سے نذر کر کہ تو اس کا نام محمد رکھے گی اس نے ایسا ہی کیا خدا کے فضل سے اس کا بچہ زندہ رہا اور اس نے غنیمت حاصل کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو اس کی تعظیم کیا کرو اس کی نشست گاہ کشادہ رکھو اور اس سے منہ مت بگاڑو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کوئی قوم ایسی نہیں جو مشورہ کے لئے جمع ہو اور اس میں کوئی شخص محمد نامی بھی ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں مگر ان میں بے برکتی ہوتی ہے میں نے کتاب البرکۃ میں حضور نبی کریم صلی اللہ کی روایت دیکھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس گھر میں میرا نام ہو اس میں تنگ دستی نہ آئے گی اور اس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے کہ جس گھر میں کوئی ایسا شخص ہوتا ہے جس کا نام محمد ہو تو اس میں خیر کی کثرت ہوتی ہے۔

حکایت: کسی مرد صالح کا بیان ہے کہ میرا ایک ہمسایہ اپنے نفس پر بہت اسراف

کیا کرتا تھا یعنی بڑا گنہگار تھا میں اسے توبہ کرنے کی ہدایت کیا کرتا تھا لیکن اس نے نہ مانا جب اس کا انتقال ہوا تو میں نے اسے جنت میں دیکھا اس سے پوچھا یہ مرتبہ تو نے کس وجہ سے پایا اس نے کہا میں ایک محدث کے پاس گیا میں نے سنا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر با آواز بلند درود پڑھتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر با آواز بلند درود پڑھنے لگا اور لوگ بھی زور زور سے پڑھنے لگے پھر خدا نے ہم سب کو بخش دیا میں نے مورد عذب میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر بآواز بلند درود پڑھتا ہے بلند و بالا آسمانوں میں فرشتے ہنس ہنس کر اس پر درود پڑھتے ہیں۔ میں نے امام نووی رحمۃ اللہ کے اذکار میں دیکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر با آواز بلند درود پڑھنا مستحب ہے خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے۔ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ میرے ایک ہمسایہ کا انتقال ہوا میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس کا حال پوچھا اس نے کہا دونوں فرشتوں (منکر نکیر) کے سوال کے وقت میری زبان بند ہو گئی تھی۔ میں نے اپنے جی میں کہا کیا میں مسلمان نہیں مرا ہوں اتنے ہی میں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے جواب سکھا دیا میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں فرشتہ ہوں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تیرے بکثرت درود پڑھنے سے میں پیدا ہوا ہوں میں نے ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ کی حدائق میں دیکھا ہے کہ کسی سے خواب میں پوچھا گیا کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اس نے کہا جب میں خدا کے سامنے کھڑا ہوا خدا نے فرشتوں کو حکم دیا انہوں نے میرے گناہ اور میرا درود پڑھنا جو میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا شمار کیا تو درود کو میرے گناہوں سے زیادہ پایا اور مجھے جنت میں داخل کر دیا۔

فائدہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس بار صبح اور دس بار شام کو مجھ پر درود پڑھا کرے گا قیامت کے روز میری شفاعت اس کو نصیب ہو گی اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے میں نے

البلاذوالا عتصام بالصلوٰۃ علی النبی والسلام میں بروایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے اس کا سر عرش کے نیچے اور پیر ساتویں زمین کے سرے پر ہیں اس کے اسی ہزار بازو ہیں ہر بازو میں اسی ہزار پر ہیں ہر پر کے نیچے اسی ہزار روئیں ہیں اور ہر روئیں کے نیچے ایک زبان ہے جو خدا کی تسبیح وتحمید میں مشغول رہتی ہے اور درود پڑھنے والے کے لئے استغفار کیا کرتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جو شخص تین بار روزانہ اور ہر جمعہ کو سو بار صلوات اللّٰہ وملائکته وانبیائه ورسله وجمیع خلقه علی محمد وعلی اٰل محمد وعلیه وعلیهم السلام ورحمة اللّٰہ وبرکاته۔ پڑھا کرے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام خلائق کی درود پڑھی اور قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمرہ میں اٹھے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑے رہے گا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے جنت میں داخل کردیں گے۔

حکایت: ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگل کو تشریف لے گئے ایک صیاد کو دیکھا کہ اس نے ایک ہرنی کا شکار کیا ہے ہرنی نے کہا اے نبی اللہ اس سے فرمایئے کہ مجھے رہا کردے تاکہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آؤں اور اگر میں واپس نہ آؤں تو اس شخص سے بھی بدتر ہوں جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری سے ہرنی کی ضمانت کرلی اس نے اسے چھوڑ دیا وہ اپنے بچوں کے پاس گئی اور ان سے ماجرا بیان کیا اس کے بچوں نے اس سے کہا تیرا دودھ ہم پر حرام ہے جب تک کہ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانت کو نہ پورا کرے اس کے بعد وہ شکاری کے پاس واپس آئی اس نے اسے رہا کردیا اور اسلام لے آیا۔

حکایت: کسی کا بیان ہے کہ ایک روز میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس تھا اتنے میں ایک ہرنی آکر حرم کے اندر چلی گئی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور سر سے اس نے اشارہ کیا گویا حضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتی ہے پھر اپنے پیچھے کو لوٹی اور قبر شریف کی طرف اس نے پیٹھ نہ کی اس میں شک نہیں کہ یہ ہرنی بھی اسی ہرنی کی نسل سے ہو گی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رہائی دلائی تھی۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کر کے بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار فرماتے سنا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے خدا اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود بھیجتا ہے خدا اس پر سو بار درود بھیجتا ہے اور جو مجھے پر سو بار درود بھیجتا ہے خدا اس پر ہزار بار درود بھیجتا ہے جو مجھ پر ہزار بار درود بھیجتا ہے جنت کے دروازے پر اس کا شانہ میرے شانے سے رگڑ کھائے گا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا میں نے اس کا سبب دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے آ کر مجھ سے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کوئی ایک بار درود بھیجتا ہے اس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

حکایت: ذکر ہے کہ ایک شخص پر ایک جماعت نے اونٹ کی چوری کی شہادت دی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا اتنے میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آئے اور اس کی معافی کا حکم دے گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا تو نے کس وجہ سے نجات پائی اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سو بار روزانہ درود پڑھنے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے عذاب دنیا اور عذاب آخرت سے نجات پائی۔ کسی کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے روز مجھ پر سو بار درود پڑھے گا اس کے اسی برس کے گناہ بخشے جائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کہا واللہ اعلم۔ بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ہفتہ کے روز درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ اس روز مجھے یہودی بکثرت برا بھلا کہتے ہیں پس جو شخص اس روز مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے اس نے اپنے نفس کو دوزخ سے آزاد کر لیا اور وہ قیامت کے روز میری شفاعت سے بہرہ یاب ہوگا اور جس سے اسے محبت ہوگی اس کے بارہ میں اس کی شفاعت قیامت کے روز مقبول ہوگی۔ میں نے الملاذ والاعتصام میں بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اتوار کے روز روم والوں کی مخالفت کرنا اپنے اوپر لازم کر لو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! ہم ان کی مخالفت کیسے کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ اپنے گرجامیں جاتے ہیں اپنے بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور مجھے برا بھلا کہتے ہیں۔ پس جو شخص اتوار کے روز صبح کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک بیٹھا رہے پھر جو سورت خدا اسے یاد دلائے اس سے دو رکعت نماز پڑھے پھر سات بار مجھ پر درود و سلام پڑھ کر اپنے والدین کے لئے اور اپنے لئے اور مؤمنین کے لئے استغفار کرے خدا اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت کر دے گا۔ اور جو دعا کرے گا خدا اس کو قبول فرمائے گا اگر وہ خیر طلب کرے گا تو اسے عطا فرمائے گا۔ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے خدا مجھے پھر روح عنایت کرتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہو چکے تو خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو لوٹا دیتا ہے تاکہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو سلام کا جواب دیں اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ معنوی طور پر لوٹاتا ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح شریف جناب الٰہی میں مشغول ہے جب کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اس عالم کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور سلام کا جواب دیتی ہے۔ امام بلقینی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرش کے نیچے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کرنے کی کیفیت پوچھی کہ وہ طہارت کے ساتھ

ہوتا ہے انہوں کہا ہاں غسل کیے ہوئے شخص کی جس قدر طہارت ہوتی ہے اس طہارت کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت باطل نہیں ہوئی اور دنیا کے جمعہ کے برابر اس سجدہ کی مقدار ہوتی ہے۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اس کی تصریح کی ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے قسم کھائی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے افضل درود پڑھوں گا پس تشہد میں جو درود ہے اس کے پڑھنے سے قسم اتر جائے گی اگر کہا جائے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو درود بھیجی گئی ہے اس کو اس درود سے تشبیہ دی گئی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بھیجی ہے حالانکہ شبہ مشبہ سے کم ہے بعض نے جواب دیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے معلوم ہونے کے قبل یہ کہا گیا تھا۔ صحیح مسلم میں ہے کہ ایک شخص نے کہا اے خیر البریہ آپ نے فرمایا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں بعض کا قول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تواضعاً فرما دیا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ تشبیہ اصل درود کو درود سے دی گئی ہے نہ کہ مرتبہ کو مرتبہ سے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے قول يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۔ (۲:۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔

میں ہے اس میں اصل روزے کی تشبیہ مقصود ہے نہ وقت کی اور نہ معین روزوں کی بعض نے کہا ہے کہ یہ تشبیہ علی آل محمد کے متعلق ہے ابن دقیق عید رضی اللہ عنہ نے اس پر گرفت کی ہے کہ غیر نبی ان کے مساوی نہیں ہو سکتے۔ ابن عبد السلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے جو مجموعہ حاصل ہوا ہے اس کو اس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو حاصل ہوا ہے پس آل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ عطیہ حاصل ہوگا بعد اس کے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو فاصل بچے گا اس سے

زیادہ ان کی آل کو مل چکا ہوگا یہ القول البدیع فی فضل الصلوٰۃ علی الشفیع میں مذکور ہے۔

فائدہ: علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح منہاج میں بیان کیا ہے کہ کسی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مجھے وہ درود سکھا دیجئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم صل علی محمد نِ الذی ملاء ت قلبہ من جلالك وعینہ من جمالك واذنہ من لذیذ خطابك فاصبح فرحا مسرورا مویدا منصورا متوجا محبورا پڑھا کر۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹانے والا ہوتا ہے جتنا کہ سرد پانی آگ کو بجھاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور بعض نے کہا ہے کہ آزاد کرنا دوزخ سے آزادی کے مقابل ہوتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا خدا کی جانب سے درود وسلام کے مقابل ہے اور ایک جماعت کا قول ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا واجب ہے پس جہان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرنے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والے سے خالی نہیں رہتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ہے اس میں یصلون مضارع ہے اور مضارع دوام کو مقتضی ہے صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ الیٰ یوم الدّین۔

لطیفہ: حضرت مؤلف کتاب ہذا امام عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور قرآن کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا چلا جارہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔

باب

خدا کے قول سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی الآیۃ کے متعلق

اول کتاب میں پہلے گزر چکا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُبْحَانَ الَّذِیْ کی تفسیر پوچھی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خدائے سبحانہ وتعالیٰ کی ہر برائی سے تنزیہ ہے اور اس کے اصل معنی دوری کے ہیں پس سبحان اللہ کے معنی یہ ہوئے کہ ہر نامناسب شئے سے خدا کو دوری حاصل ہے پس یہ خدا کا ایسا ذکر ہے جو غیر کے قابل نہیں ہے۔ایک بار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا: اے ربّ جو آپ کا تسبیح خواں ہو اس کی کیا جزا ہے خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی اس کی حقیقت سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بندوں پر کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی جس میں چلانے والا چلا کر یہ نہ کہتا ہو کہ اے لوگو ملک قدوس کی تسبیح خوانی کرو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نور کے پہاڑ پر خدا کا ایک نور کا سمندر ہے جس کے گرد نور کے فرشتے ہیں وہ اپنے ہاتھوں میں نور کے حربے لئے ہوئے ہیں اور اس سمندر کے گرد پھرتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔سبحان ذی الملك والملكوت سبحان ذی العزة والجبروت سبحان الحی الذی لایموت سبوح قدوس ربّ الملائكة والروح۔

(اے ملک اور ملکوت والا پاک ہے عزت اور جبروت والا پاک ہے وہ زندہ جسے کبھی موت نہیں پاک ہے منزہ پاک فرشتوں اور روح کا پروردگار۔)

جو اس کو روزانہ ایک بار یا ہر مہینہ میں ایک بار ہر سال میں ایک بار یا وہ تمام عمر میں ایک بار پڑھے گا خدا اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں یا ریگ عالج کے برابر ہوں یا وہ لڑائی سے بھاگ گیا ہو۔

فائدہ: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے سبوح اور قدوس میں سین اور با اور قاف کا پیش افصح ہے اور سبوح کے معنی ہیں کہ کہ الوہیت کو جو چیزیں شایان نہیں ان سب سے بری اور قدوس کے معنی مطہر و پاکیزہ کے ہیں اور بعض نے کہا ہے مبارک۔ جوہری نے بیان کیا ہے کہ سبوح خدا کی صفت ہے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ خود اللہ تعالیٰ سبوح ہے اور اس میں سبوحا وقدوسا بھی پڑھتے ہیں یعنی سبوح اور قدوس کی عبادت کرتا ہوں اور سبوح کا ذکر کرتا ہوں۔ حدیث میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شب صبح تک خدا کی عبادت کی اس سے ان میں عُجب (بڑائی) آ گیا خدا کو منظور ہوا کہ ان کو یہ دکھا دیں چنانچہ کنارہ دریا پر ان کا گزر ہوا دیکھتے کیا ہیں کہ ایک مینڈک کہہ رہا ہے اے موسیٰ! شب گزشتہ کی عبادت سے آپ علیہ السلام کو عجب پیدا ہوا اور میں چار سو برس سے عبادت کر رہا ہوں خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہوں آپ نے پوچھا تجھے اس کا واسطہ جس نے تجھے گویا کیا ہے بتلا تیری تسبیح کیا ہے وہ بولا میں سبحان من یسبح له من فی البحار سبحان من یسبح له من فی الارض القفار سبحان من یسبح له من فی رؤس الجبال سبحان من یسبح له بکل شفیة ولسان۔

(وہ پاک ہے جس کے دریاؤں والے تسبیح خوانی کرتے ہیں وہ پاک ہے جس کی چٹیل میدانوں والے تسبیح خوانی کرتے ہیں وہ پاک ہے کہ پہاڑوں کی چوٹی پر رہنے والی جس کی تسبیح خوانی کرتے ہیں وہ پاک ہے جس کی ہر لب و زبان سے تسبیح خوانی ہوتی ہے۔)

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس تسبیح کو روزانہ یا ہر ماہ میں ایک بار یا ہر سال میں ایک بار پڑھے گا خدا اس کے لئے اتنا ثواب لکھے گا گویا اولاد اسمٰعیل علیہ

اسلام میں سے ہزار جان کو اس نے آزاد کیا یا ہزار حج مبرور کئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اگر امیر کو معلوم ہوتا جو کچھ ذکر اللہ میں ہے تو اپنی امارت کو چھوڑ دیتا اور اگر تاجر جانتا کہ ذکر اللہ میں کیا ہے تو تجارت کو ترک کر دیتا اگر ایک تسبیح کا ثواب تمام اہل زمین کو تقسیم کر دیا جائے تو ہر واحد کو دنیا کا دس گنا ثواب پہنچے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کو یہ پسند ہو کہ اس کی عمر میں تاخیر ہو یعنی اس کی عمر دراز ہو اور اپنے دشمن پر نصرت حاصل کرے اور اس کی روزی فراخ ہو اور بری موت سے محفوظ رہے اسے صبح و شام سبحان اللہ ملاء المیزان و منتھی العلم و مبلغ الرضا ورنة العرش والحمد للہ ملاء المیزان و منتھی العلم و مبلغ الرضا وزنة العرش ولا الٰہ الا اللہ ملاء المیزان و منتھی العلم و مبلغ الرضا وزنة العرش واللہ اکبر ملاء المیزان و منتھی العلم و مبلغ الرضا وزنة العرش۔ پڑھا کرے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جو سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے خدا اس کے لئے جنت میں سونے کے ہزار درخت لگاتا ہے پھل ابکار کی پستان کی طرح ہوتے ہیں مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں ہوتے ہیں ان میں سے جب کبھی وہ کچھ لے گا وہ جیسے تھے ویسے ہی پھر ہو جائیں گے۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جو سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے سچ کہا سبحانی و بحمدی اگر بندہ مجھ سے سوال کرے جو اس کا سوال ہو اسے عطا کروں اور اگر وہ سکوت اختیار کرے تو اسے بیشمار مغفرت دوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے اس کی دو آنکھیں دو بازو دو لب دو زبانیں ہوتی ہیں فرشتوں کے ساتھ اڑتا پھرتا ہے اور قیامت تک اپنے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے جو سبحان اللہ وبحمدہ تین بار پڑھتا ہے جنت میں خدا اس کے لئے تین شہر آباد کرتا ہے ہر ہر شہر میں وہ وہ چیزیں ہوں گی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی نہ کسی بشر کے دل پر گزری ہوں گی قولہ تعالیٰ

اسریٰ بعبدہٖ

اپنے بندہ کو رات کو لے گیا۔

اپنی طرف تعظیم اور تشریف کے لئے اضافت کی ہے۔ علائی نے بیان کیا علماء کا قول ہے کہ اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے زیادہ شرف رکھنے والا کوئی نام ہوتا اس درگاہ عالی میں خدا آپ کو اس نام سے یاد فرماتا۔ قشیری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنی درگاہ عالی کی طرف آپ کو اٹھایا تو اسم عبودیت کو آپ کے لئے امت امیہ کی تواضع کی غرض سے لازم کر دیا اور دوسروں نے کہا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم درجات عالیہ کو پہنچے خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے پاس کس وجہ سے شرف حاصل ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا آپ کی طرف عبودیت کی نسبت رکھنے کی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اہل اشارہ کا قول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف شب کو لے گیا تو نصاریٰ نے کہا وہ خدا کا بیٹا ہے پس خدا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم فرما کر اس سے منزہ رکھا چنانچہ فرمایا بعبدہٖ تا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی نصاریٰ کی طرح نہ کہنے لگے۔

حضرت علائی نے سورۂ مریم میں بیان کیا ہے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب خدا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھا لیا تو آپ کی قوم کے چار عالم جمع ہوئے لوگوں نے پہلے سے پوچھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتا ہے اس نے کہا وہ خدا ہے زمین پر اترا تھا جو کچھ پیدا کرنا تھا پیدا کیا پھر آسمان کی طرف اٹھ گیا (یہ قول ہر طرح سے مردود ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تھا وہ کس نے پیدا کیا؟) قوم اس کے درپے ہوئی اور تینوں نے اسے جھٹلایا پھر انہوں نے دوسروں سے پوچھا کہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتا ہے وہ بولا وہ خدا ہے اس کی ماں خدا ہے اور خدا ہے قوم نے اس کا اتباع کیا اور باقی دونوں عالموں نے اس کی تکذیب کی پھر ان لوگوں نے تیسرے سے پوچھا کہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتا ہے اس

نے کہا وہ خدا کا بیٹا ہے قوم نے اس کا اتباع کیا اور چوتھے نے اس کو جھٹلایا بلکہ چوتھے نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کا بندہ ہے اور اس کا رسول ہے وہ آپس میں جھگڑنے لگے چوتھا عالم بولا کیا تم کو معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھاتے پیتے تھے وہ بولے ہاں اس نے کہا تم جانتے ہو کہ خدا نہیں کھاتا پیتا وہ بولے ہاں پھر اس نے کہا تم جانتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سوتے تھے انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا تم کو معلوم ہے کہ خدا نہیں سوتا ہے پھر چوتھا عالم ان سب پر غالب آیا۔

باب
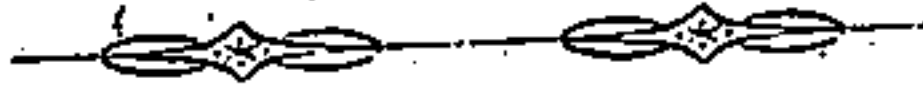
معراج کا بیان

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ میں بیان کیا ہے کہ نبوت کے دس برس اور تین مہینہ کے بعد ستائیس رجب کی شب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں معراج ہوئی ہے اور اپنے فتاوی میں اس پر یقین ظاہر کیا ہے کہ ربیع الآخر میں ہوئی ہے اور شرح مسلم میں ہے کہ ربیع الاول میں ہوئی ہے اور صحیح پہلا قول ہے۔ نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ پیر کی شب تھی اور بعض کا قول ہے کہ شب اتوار تھی۔

فائدہ: رجب کی فضیلت میں پہلے گزر چکا ہے کہ جو شخص یہ دعا ستائیسویں رجب کی شب کو پڑھے گا خدا اس کی دعا کو قبول کرے گا اس کا درجہ بلند کرے گا اس روز اس کے دل کو زندہ رکھے گا جس روز تمام دل مردہ ہوں گے وہ دعا یہ ہے۔ اللهم انی اسئلك بمشاهدة اسرار المحبين وبالخلوة التي خصصت بها سيّد المرسلين حين اسريت به ليلة السابع والعشرين ان ترحم قلبي الحزين وتجيب دعوتي يااكرم الاكرمين

(اے اللہ میں اسرار محبین کے مشاہدہ کے طفیل سے اور اس خلوت کے طفیل سے جس کے ساتھ آپ نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو مخصوص کیا جب آپ نے ستائیسویں شب کو انہیں معراج عطا کی درخواست کرتا ہوں کہ میرے دل غمگین پر رحم کیجئے اور میری دعا قبول فرمایئے اے اکرم الاکرمین)

اور اس کے پہلے دو رکعتیں پڑھے جن میں فاتحہ کے بعد گیارہ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور دس بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ امام حناطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جو ماہ رجب میں روزانہ ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرے تو دس ہزار

اونٹنیاں کاغذ سے لاد دی جائیں گی اور آسمانوں اور زمین کے رہنے والے ہاتھوں میں سونے کے قلم لے کر جمع ہو جائیں گے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کا ثواب ان کاغذات پر لکھیں گے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب النصیحۃ میں بیان کیا ہے کہ جو شخص بسم اللہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سو بار روزانہ پڑھا کرے وہ کبھی محتاج نہ ہو اور ہر سلطان ظالم سے بچا رہے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ معراج میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئیں ہیں ان میں سے شریک بن ابی نمر کی روایت سب سے زیادہ ناگوار مضامین پر مشتمل اور ناقابلِ بیان ہے نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں بیان کیا ہے کہ شریک کی روایت میں بہت سے اوہام آئے ہیں جن کا علما نے انکار کیا ہے اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہہ کر اس نے آگے پیچھے کر دیا ہے اور بڑھا گھٹا دیا ہے اس پر متنبہ کر دیا ہے۔ حافظ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ شریک بن ابی نمر نے معراج کی حدیث میں مجہول زیادتیاں کی ہیں اور غیر معروف الفاظ ذکر کیے ہیں اور حفاظ کی ایک جماعت نے جن میں سے ثابت بنانی اور قتادہ رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ معراج کی حدیث روایت کی ہے لیکن جو کچھ شریک علیہ ماعلیہ نے بیان کیا ہے وہ کسی نے نہیں بیان کیا اور اہل حدیث کے نزدیک شریک حافظ حدیث نہیں۔ قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ کی حدیث کو ثابت رضی اللہ عنہ نے جید بتایا ہے اور دوسرے لوگوں نے انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں بہت کچھ خلط ملط کر دیا ہے خصوصاً شریک کی روایت میں بہت کچھ گڑبڑ ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم علائی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ شب معراج میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ سواریاں تھیں کہ جو اس نظم کے بعد بہ ترتیب مذکور ہیں:

محمد اشرف الاعراب والعجم	محمد صادق الافعال والکلم
محمد تاج رسل اللّٰه قاطبة	محمد خير من يمشي علي قدم
محمد باسط المعروف جامعة	محمد صاحب الاحسان والكرم

محمد ثابت الميثاق حافظ — محمد طيب الاخلاق والشيم
محمد جبلت بالنور طينته — محمد لم يزل نوراً من القدم
محمد خير خلق الله من مضر — محمد خير رسل الله كلهم
محمد ذكره روح لا نفسنا — محمد شكره فرض على الامم
محمد زنة الدنيا وبهجتها — محمد كاشف الغمات والظلم
محمد سيّد طابت منا قبه — محمد صاغة الرحمن من كرم
محمد شرف البارى مراتبه — محمد خصه الرحمن بالنعم
محمد صفوة البارى و خيرته — محمد طاهر من سائر التهم
محمد طابت الدنيا ببعثه — محمد جاء بالايات والحكم
محمد يوم بعث الناس شافعنا — محمد نوره الهادى من الظلم
محمد قائم لله ذوهمم — محمد خاتم للرسل كلهم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام عرب وعجم سے شرافت میں زیادہ ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق الفعل اور صادق القول ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے تمام رسولوں کے سرتاج ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب پیادہ پا چلنے والوں سے بہتر ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے پھیلانے والے اس کے جمع کرنے والے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم احسان اور بخشش کرنے والے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عہد پر قائم رہنے والے اور اس کے نگہبان ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزہ عادات وخصال والے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سرشت نور سے بنی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سے نور رہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلق خدا سے بہتر نبی مضریین میں سے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام خدا کے رسولوں سے بہتر ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہماری جانوں کی روح ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر امتوں پر فرض ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم زینت ورونق دنیا ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم غموں اور تاریکیوں کے دور کرنے والے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہیں ان کے مناقب پاکیزہ ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے کرم کے سانچے میں ڈھالا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب کو باری عزاسمہ تے شرف بخشا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے رحمٰن نے نعمتوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ اور مختار خالق ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تہمتوں سے مبرا ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دنیا پاک ہوگئی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آیات اور حکم لائے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز ہمارے شفیع ہوں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تاریکیوں سے رہنمائی کر کے نکالنے والا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے لئے قائم اور صاحب ہمت ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ (صلی اللّٰہ علی حبیبه سیّدنا محمد وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم)

پہلی سواری مکہ سے بیت المقدس تک براق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری میں رہا۔ خدا نے جبرائیل علیہ السلام کو اس طرح کا پیدا کیا ہے کہ نہ زیادہ طویل ہیں نہ زیادہ قصیر ان پر سپید لباس ہے جس میں دُر و یاقوت کا حاشیہ لگا ہوا ہے رنگ برف کی مانند ہے سامنے کے چاروں دانت چمکتے ہیں موتی کے دربار پہنے ہیں یاقوت سرخ کے ایک ہزار چھ سو ان کے بازو ہیں ہر دو بازو کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے گردن لمبی ہے دونوں قدم سرخ ہیں پنڈلیاں زرد ہیں پر زعفران کی طرح ہیں سر سے قدم تک ستر ہزار زعفران کے پر ہیں ہر پر پر قمر اور تارے ہیں دونوں آنکھوں کے مابین آفتاب ہے خدا نے ان کو میکائیل کے پانچ سو برس بعد پیدا کیا ہے روزانہ جنت کی نہر میں غسل کرتے ہیں پھر بدن جھاڑتے ہیں تو اس سے ستر ہزار قطرے ٹپکتے ہیں خدا ہر قطرہ سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو سب بیت المعمور کا طواف کیا کرتے ہیں اور قیامت تک واپس نہیں ہوں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ روزانہ سحر کے وقت عرش کے داہنی جانب کی نہروں میں سے کسی نہر میں غسل کرتے ہیں تو ان کے نور پر نور جمال پر عظمت زیادہ ہو جاتی ہے پھر وہ بدن جھاڑتے ہیں تو خدا ہر پر سے ستر ہزار قطرے نکالتا ہے اور ہر قطرہ سے ستر ہزار فرشتے پیدا کرتا ہے ان میں سے روزانہ ستر ہزار فرشتے بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں اور ستر ہزار کعبہ کی زیارت کے لئے زمین پر اترتے ہیں اور قیامت تک

واپس نہیں پلٹیں گے۔ اس کو بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ کے قول

ویخلق مالا تعلمون

(اور ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے۔)

کے متعلق ذکر کیا ہے۔ حضرت وہب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ خدا کے سامنے کھڑے ہیں ان کے پیر اور گھٹنے تھراتے ہیں خدا ہر تھراہٹ سے ایک لاکھ فرشتے پیدا کرتا ہے جو بے اذن خداوندی نہیں بولتے جب نہیں اذن ہوتا ہے تو کہتے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اس کے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں جب خدا کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی کرامت عطا فرما کر جو پہلے اور پچھلے لوگوں کو میسر نہیں ہوئی اکرام فرمانا منظور ہوا۔ جبرائیل علیہ السلام کے پاس حکم فرمایا کہ قدم عبودیت پر ایستادہ ہو اور عزت ربوبیت کا اعتراف کرو اور میرے شکر کے میدان میں چلو اور میری قدر عظیم پہچانو میں نے تم پر احسان کیا ہے جو تمہارے پاس حکم آئے اس پر کان لگاؤ۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے ربّ آپ لطیف ہیں میں بندہ ضعیف ہوں ارشاد خداوندی ہوا۔ علم ہدایت اور براق عنایت اور خلعت قبولیت اور فیضانِ رسالت اور جلالت کا پٹکا لے کر اترو اور ستر ہزار فرشتوں کے جلوس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں پناہ گزیں ہو کیونکہ آج کی شب تم ان کے رکابدار بنو گے اور میکائیل علیہ السلام کو حکم ہوا، علم قبولیت لے کر ستر ہزار فرشتوں کی ہمراہی میں اترو اور حجرۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر جاؤ اور اے اسرافیل و عزرائیل جیسا جبرائیل اور میکائیل نے کیا ہے ویسا تم بھی کرو اے جبرائیل! روشنی قمر پر آفتاب کی روشنی سے کچھ اور بڑھا دو اور ستاروں کے نور پر کچھ قمر کی روشنی اضافہ کر دو انہوں نے پوچھا: اے ربّ کیا قیامت قریب ہو گئی ہے۔ ارشاد ہوا نہیں بلکہ ہمارا آج کی شب ابوطالب کے دُرِّ یتیم کے ساتھ ایک راز ہے جس کو ہم چاہتے ہیں کہ اس پر ظاہر کریں اور اسے اس کی اطلاع دیں انہوں نے پوچھا: اے ربّ یہ کیا راز ہے ارشاد ہوا۔ اے جبرائیل ملوک کے راز پر مملوک کو اطلاع نہیں ملا کرتی اس کے بعد جبرائیل

علیہ السلام اترے آگے بڑھے خدمت کا پٹکا کمر سے مضبوط باندھا سلام کیا اور کہنے لگے اے میرے سردار اٹھیے تیار ہو جایئے اور براق کی پشت پر سوار ہو جایئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے مملکت آراستہ ہے اور موجودات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی شاہد ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر سیدھے ہوئے وہ ہوا میں اڑا فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انہوں نے درود وسلام کی کثرت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا کی اے میرے سردار میری طرف التفات فرمایئے اور اپنے وجہ کریم سے مجھ پر توجہ کیجئے پھر کہا جو اس مقام اعلیٰ پر پہنچتا ہے کسی دوسرے کی طرف ملتفت نہیں ہوتا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ ٹھان چکے اور مخلوقات میں سے کسی کی طرف التفات نہ کیا اور تسبیح وتقدیس وثنا خوانی میں مشغول ہوئے اور مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک جا پہنچے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا ہوئی میرے حبیب صلی اللہ علیک وسلم آج کی شب آپ ہمارے مہمان ہیں آپ کیا چاہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: میرے قبل کے انبیاء کو جو کچھ آپ نے بخشا ہے وہ سب مجھے عنایت ہو لیکن مستعمل خلعت میں نہیں چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا پھر آپ کو کس شئے سے قناعت ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کے امیدوار ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اے صاحب جود وکرم! آپ میرا مقصد جانتے ہیں ارشاد ہوا اگر آپ ایسا خلعت چاہتے ہیں جس تک کسی امیدوار کی ہمت کی رسائی نہیں ہوئی اور کسی سننے والے کے کان میں اس کی بھنک نہیں پڑی تو ہمارے کرم کے خزائن میں چلے آیئے اور ہمارے فضل ونعم کے حصول کے لئے اشارہ کیجئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

ما زاغ البصر وما طغٰی لقد رایٰ من اٰیات ربہ الکبرٰی (النجم)

نہ نظر کج ہوئی نہ حد سے گزری آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

کا خلعت عنایت ہوا اور ما کذب الفواد ما راٰی

دل نے جو کچھ دیکھا اس میں خطا نہیں کی۔

کے نقش و نگار سے منقش تھا پھر ارشاد ہوا اے میرے حبیب! آپ کو میری معرفت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تواضعاً عرض کیا سبحانك ماعرفناك حق معرفتك ارشاد ہوا اے حبیب! آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کہاں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا آپ خوب جانتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: آپ کے مقام کے ماوراء کسی مخلوق کا مقام نہیں میں نے ایک عالم سے دوسرے عالم میں ایک معراج سے دوسری معراج تک آپ کو سرافراز فرما دیا ہے یہاں تک کہ ملکوت السموات والارض میں کوئی عجیب شئے نہیں رہی جس پر آپ کو اطلاع نہ بخشی ہو اگر آپ نہ ہوتے تو نہ میں فرشتوں کو پیدا کرتا نہ افلاک کا وجود ہوتا۔

عقائق میں مذکور ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اس شب کو سو رہا تھا بیدار ہوا تو کائنات کو دن کی طرح میں نے سفید دیکھا میں نے چاہا کہ میں لوگوں کو چیخ مار کر پکاروں کہ قیامت قائم ہو چکی ہے۔ ہاتف نے آواز دی کہ اے ابن عفان ٹھہرنا حبیب کے پاس محبوب کو لے گئے ہیں۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الماجریات فی الاسولۃ والجوابات میں بیان کیا ہے کہ جب خدا نے اپنی درگاہ قدس اور محل کرامت وانس تک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرب عنایت فرمایا تو ارشاد کیا اے جبرائیل! طاؤسی بازو پہن لو اور اپنے بازوؤں کو جواہر عالی سے مرصع کرو اور فضاء ملکوت اور صحن جبروت سے بغیر سات لاکھ بازوؤں اور سات لاکھ ہاروں کے نہ نکلنا کوئی یاقوت اصفر کا کوئی زمرد اخضر کا کوئی طلاے احمر کا ہار بنانا اور سنو رحمت کے دروازے کھول دو اور عذاب اور تکلیف کو اٹھا دو انہوں نے پوچھا: اے ربّ کیا قیامت قائم ہو گئی ارشاد ہوا نہیں بلکہ آج کی شب ہم اپنے حبیب کو خلوت میں بلائیں گے اور حالت قرب میں جلوہ افروز ہوں گے۔ دار دنیا میں اتر کر زمین حجاز میں جاؤ اور جبل حرا کو روانہ ہوا اور مکہ میں جا کر بنی ہاشم کے کوچہ میں پہنچو اس کوچہ میں ایک محلہ ہے اور محلّہ میں ایک گھر ہے اس گھر میں ایک چبوترہ ہے اور چبوترہ پر ایک دُرّ یتیم کروٹ کے بل لیٹا ہوا ہے وہ سوتا نہیں ہے اونٹ کے بالوں کی کملی اوڑھے ہے وہ متکبر متجبر اور مغرور نہیں ہے وہاں پہنچ کر اس کا نہایت احترام بجا

لاؤ اور ہمیشہ اس کی خدمت میں حاضر رہنے کا ارادہ کرو اور اس کے ساتھ خدام کی طرح باادب پیش آؤ اس کے پیر دباؤ اور اس پر بکثرت درود و سلام بھیجا کرو اور پکارو: یایھا المزمل!

یایھا المدثر!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے رب نے اپنے پاس بلایا ہے اپنے پاس سے خاص خاص عطیات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت فرمائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہے دوری دور ہوئی ہجر سے چھٹکارا ملا وصل حاصل ہوا انوار محیط میں ملامت کرنے والے باز آ گئے نصرت کے لشکر صف بستہ ہیں چنانچہ رب جلیل کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام براق لے کر حاضر ہوئے۔ براق پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگا اور پیچھے ہٹنے لگا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے ادب سکھانے کے لئے کوڑا دکھایا اور ادب کا حکم سنایا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہونے لگے جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب پکڑ لی اور میکائیل علیہ السلام نے براق کی لگام پکڑ لی پھر ملکوت کی حدوں سے گزرتا چلا گیا یہاں تک کہ سراپردۂ جبروت تک جا پہنچا پھر پردہ ہائے نور کو چاک کرتا ہوا سب پردوں سے تجاوز کر گیا عرش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے کرسی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں لوح و قلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پشت تھی اور ایسے مقام پر جا پہنچے کہ وہاں تک سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کی رسائی نہیں ہوئی اور ایسے محل تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرب حاصل ہوا کہ سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بندہ کو اتنا قرب میسر نہ ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اے خاتم النبیین! آگے بڑھیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اے رب العالمین! میں آگے بڑھا ارشاد ہوا اپنی عزت و جلال کی قسم میں آپ کا ذکر شائع کروں گا اور جو ایمان دار آپ پر درود بھیجے گا اس پر رحمت نازل کروں گا۔

بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ الم نشرح لك صدرك کے معنی یہ ہیں کیا ہم نے آپ کے دل کو ایمان' نبوت' حکمت اور علم کے لئے کھول نہیں دیا وسیع نہیں کر دیا نرم نہیں کر دیا اور ووضعنا عنك وزرك کے معنی یہ ہیں کیا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجھ

نہیں اتار دیا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا بوجھ کیونکہ امت کے گناہوں کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ملول رہتا تھا خدا ہماری جانب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل جزا عنایت فرمائے اور جو جزا کسی نبی کو امت کی طرف سے ملی ہو اس سے بھی افضل جزا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوام نبوت کے ساتھ آپ پر درود و سلام نازل فرمائے

هذا هوا المختار والبدر الذى — كل البدور خضعن نحو هلاله
ماان له فى العالمين مماثل — كلا ولا فى الكون من اشكاله
اسرىٰ به فى ليلة سعدية — وطئ السموات العلى بنعاله
فالملك والملكوت طوع يبينه — والكون والا كو ان تحت شماله
حتىٰ دنا من قاب قوسين العلى — وسعى له المعشوق فى اقباله
فرآى و شاهد ذاالجلال بعينه — مازاغ منه الطرف عند مآله
كلا ولا كذب الفواد وكيف لا — وهو الحبيب دعى لاجل وصا له
هذا الذى قد حظ فى العرش اسمه — بصفاته ونعوته وجلاله
هذالذى رام الكليم عقامه — فاندك منه الطور عندمقاله
هذا الذى جآء المسيح مبشرا — ولقدمه متمسكا بحياله
هذا الذى سفر اللثام فاطرقت — مقل القلوب مهابة الجماله
هذا الذى فى الحشر يعقد فوقه — ذاك اللوا والرسل تحت ظلاله
ياحضرة القدس الذى هو ضوها — والعارفون تمسكوا لحبا له
صلى عليك الله ماظهر الدجى — بضحى وهل مهلل بهلاله

(یہ وہ مختار ہیں اور ماہ کامل ہیں جن کے ہلال کی طرف سارے ماہ کامل پست ہو کر رہ گئے۔ ان کا عالم والوں میں کوئی مماثل نہیں ہرگز نہیں اور نہ ہستی میں کوئی ان کا مشاکل ہے شب مبارک میں خدا ان کو لے گیا۔ بلند آسمانوں کو اپنے جوتوں سے روندا۔ پس ملک اور ملکوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے ہاتھ کے تابع ہیں اور ہستی عالم آپ کے بائیں

ہاتھ کے تحت میں ہیں۔ یہاں تک کہ قاب قوسین بلند کے قریب پہنچ گئے اور معشوق نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد میں سعی کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھ سے خدا کو دیکھا اور مشاہدہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مآل کے وقت کج نہ ہونے پائی۔ ہرگز نہیں نہ دل نے خطا کی اور یہ بات کیسے نہ ہو۔ وہ حبیب ہیں وصل کے لئے وہ بلائے گئے۔ یہ وہ ہیں عرش پر جن کا نام تحریر ہے تمام صفات واوصاف اور جلال کے ساتھ۔ یہ وہ ہیں موسیٰ کلیم اللہ نے جن کے مقام کا قصد کیا تھا تو ان کے کہنے کے وقت طور پہاڑ پھٹ پڑا۔ یہ وہ ہیں جن کی بشارت عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے آ کر دی اور ان کے قدم کو تھامے ہوئے اور ان کے سہارے سے رہے۔

یہ وہ ہیں جنہوں نے نقاب اٹھا دی تو دلوں کی پتلیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کے رعب میں آ کر جھک گئیں۔ یہ وہ ہیں کہ حشر میں جن کے اوپر لوا بندھے گا اور تمام رسول اس کے سایہ میں ہوں گے۔ اے درگاہ قدس جس کی وہ چمک ہیں اور عارفین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسی پکڑی۔ جب تک چاشت کے ساتھ تاریکی شب کا ظہور ہوتا رہے اور جب تک ان کے ہلال (ابرو) کو دیکھ کر ہلال دیکھنے والے پکاریں خدا آپ کے اوپر درود بھیجتا رہے گا۔)

نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب زہر الریاض میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب جبرائیل علیہ السلام کو براق لینے کا حکم دیا تو وہ جنت میں گئے ان میں چالیس ہزار براق پائے جن کی پیشانیوں پر لکھا ہوا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور ان میں ایک براق کو دیکھا کہ سب سے الگ رو رہا ہے اکیلا ہے اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے انہوں نے اس سے اس کا سبب پوچھا اس نے کہا میں نے چالیس ہزار برس سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق میں مجھ سے کھانا پینا چھوٹ گیا ہے جبرائیل علیہ السلام نے اسے لے لیا وہ گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا اور اس کا چہرہ آدمی کے چہرہ کی طرح تھا اس کی دونوں آنکھیں سیاہ اور ابھری ہوئی تھیں پتلے پتلے کان تھے رنگ طاؤس کی طرح پیشانی زہرہ کی مانند بدن یاقوت احمر اور مرجان کی

طرح سر مشک اذفر کا تھا مشک اذفر سے مشک خالص مراد ہے گردن عنبر کی' دونوں کان اور شانے مروارید سفید کے سونے کی زنجیروں کے لگام دی ہوئی تھی دُرّ و جواہر کا تاج پہنے تھا دیبا کا پالان اس پر کسا ہوا تھا اس کا قدم اتنی دور پڑتا تھا جہاں تک نظر جاتی تھی پھر جبرائیل علیہ السلام نے یاقوت احمر کا زین اس پر کسا اور زبرجد کی لگام چڑھائی۔ روض الافکار میں ہے جب جبرائیل علیہ السلام اترے انہوں نے دروازہ کی کنڈی کھٹکھٹائی اور کہنے لگے اے آرام فرمانے والے اٹھیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غنیمتیں مہیا ہیں اے ابی طالب کے یتیم اٹھیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالب مہیا' اے حبیب ربّ کریم! اٹھیے آج کی شب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ہے آج کی دولت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب معارف ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر لطائف ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں ہر خائف کے لجاء ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے لامکاں آراستہ ہے۔ جام محبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے متعلق ہے وصال کا ساغر آپ ہی کا منتظر ہے اٹھیے دستر خوان بچھے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے دن گنے جاتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرائیل! آیت رحمت میرے پاس لائے ہو یا آیت عذاب انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا ہے اور اپنی درگاہ میں اس راز کے لئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کے درمیان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا ہے آپ نے کہا اے جبرائیل! مجھے کریم نے بلایا ہے یہ تو بتلاؤ میرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا جائے گا انہوں نے کہا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کے اگلوں اور پچھلوں کو بخش دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یہ تو میرے لئے ہے میری اُمت کے لئے کیا ہے انہوں نے کہا

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ربّ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کرے گا آپ راضی ہو جائیں گے۔

آپ نے کہا ٹھہرو میں وضو کر لوں انہوں نے کہا میں جواہر کے کوزہ میں آب سلسبیل

اور یاقوت احمر کا طشت اور سندس سبز کا جوڑا اور نور کا عمامہ لایا ہوں اس میں چار سطریں لکھیں ہیں پہلی میں محمد رسول اللہ دوسری میں محمد نبی اللہ تیسری میں محمد حبیب اللہ چوتھی میں محمد خلیل اللہ اس کو رضوان لے کر اترے ہیں ان کے ساتھ چالیس ہزار فرشتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے پہلے سے صاحب عمامہ پر درود بھیجتے ہیں جب آج کی شب آئی تو رضوان نے جنت سے یہ عمامہ لے لیا فرشتوں نے کہا اے ربّ آپ نے ہم کو صاحب عمامہ پر درود بھیجنے کا حکم کیا تھا آج کی شب ہمیں اس کے دیدار سے مشرف کیجئے اور اس کے سامنے جانے کی ہمیں اجازت دیجئے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر چکے خدا نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وضو کا پانی میکائیل کو دے دو انہوں نے دے دیا پھر خدا نے میکائیل کو حکم دیا کہ یہ پانی عزائیل کو دے دو پھر اسرافیل کو پھر رضوان کو دے دو پھر جنت الفردوس میں بھیج دو خدا نے حورعین کو حکم دیا کہ اپنے چہروں میں اسے ملیں، انہوں ملا تو ان کا نور اور حسن زیادہ ہو گیا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے براق کو صفا پر پیش کیا اس نے ذرا ہوشیاری دکھائی کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا کو اپنے ہاتھ سے چھولیا تھا اور فرمایا تھا اس شقی کی کون عبادت کرے گا صفا مرد کی صورت پر ایک بت تھا اور مروہ عورت کی صورت پر بت تھا براق سے جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے براق تجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم نہیں آتی قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تیری پشت پر ان سے افضل کوئی سوار نہیں ہوا براق نے قدرے شرمندہ ہو کر کہا یہ عربی نبی ہیں انہوں نے کہا ہاں اس نے پوچھا یہ صاحب حوض ہیں انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا یہ تاباں چہرہ اور روشن ہاتھ پیر والوں کو لے جانے والے ہیں انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا یہ قیامت میں شفیع ہیں انہوں نے کہا ہاں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پست ہو گیا اور کہنے لگا اے سیّد المرسلین سوار ہو جایئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ایک حاجت ہے کہ قیامت میں اپنی شفاعت سے مجھے فراموش نہ کیجئے گا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار ہونے کا ارادہ کیا آپ رونے لگے۔ جبرائیل علیہ السلام نے اس کا سبب پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت یاد آ گئی کیا

قیامت میں میری امت کے لوگ بھی سوار ہوں گے انہوں نے کہا ہاں یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ (۸۵:۱۹) سے یہی مراد ہے کہ جس روز ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف سوار کر کے لے جا کر جمع کریں گے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے چینی دور ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے جبرائیل حیوان ضعیف اس کی محبت کے بار اور اس کی امانت کے اسرار جس کے اٹھانے سے آسمان زمین اور پہاڑ عاجز ہو گئے اٹھاتا ہے اے جبرائیل! سواری مسافت قطع کئے جاتی ہے اور راہبر سے جہات کی راہ پوچھی جاتی ہے۔ ارشاد ہوا: جہات حوادث کے محل ہیں اور میرا حبیب جہات سے پاک اور چل کر میرے پاس رسائی نہیں ہوتی' مقام قاب قوسین میں بھی میرا محبوب ہمیشہ باریاب ہے اور قرب سے معزز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں اُمّ ہانی کے مکان پر تھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو اس لئے لایا گیا ہوں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت کا خادم بنوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری بادشاہوں کی رسم اور اہل سلوک کے طریقہ کے موافق آپ کی عزت وکرامت کے اظہار کے لئے لایا ہوں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی براق کی باگ تھامی اور میکائیل علیہ السلام نے رکاب پکڑی اور اسرافیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کے کنارے برابر کرتے تھے براق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر مکہ کے پہاڑوں کی بلندیوں پر محو پرواز ہوا ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر جبریل علیہ السلام نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا آپ نے طیبہ میں نماز پڑھی ہے اور انشاء اللہ یہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے آئیں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے چلے اور ایک روایت میں ہے کہ پھر ہم چلے پھر اس نے عرض کیا: اتر کر نماز پڑھیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی میں نے کہا نہیں اس نے کہا آپ نے طور سینا پر نماز پڑھی ہے جہاں خدا عزوجل نے حضرت موسیٰ

علیہ السلام سے کلام کیا تھا پھر ہم چلے اس نے کہا اتر کر نماز پڑھیئے میں نے نماز پڑھی اس نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی میں نے کہا نہیں اس نے کہا بیت اللحم میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے میں چلا جا رہا تھا اتنے میں میں نے اپنے داہنی طرف سے ایک آواز سنی یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ذرا ٹھہریے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات پوچھ لوں میں وہاں نہ ٹھہرا پھر میں نے اپنی بائیں طرف سے آواز سنی یا محمد! ذرا ٹھہریئے میں آپ سے ایک بات پوچھ لوں میں وہاں نہ ٹھہرا پھر میں نے سامنے ایک عورت جو پورے طور پر آراستہ تھی آئی اور کہنے لگی: یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ذرا ٹھہریے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات پوچھ لوں میں وہاں نہ ٹھہرا اس کے بعد میں نے اس کی نسبت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا انہوں نے کہا پہلا یہود کا داعی تھا اگر آپ اس کو جواب دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت یہودی ہو جاتی دوسرا انصاریٰ کا داعی تھا اگر آپ اس کو جواب دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نصرانی بن جاتی اور عورت دنیا تھی اگر آپ اس کو جواب دیتے تو آپ کی امت دنیا کو آخرت پر اختیار کر لیتی۔

ایک عارف کا وعظِ دلپذیر

لطیفہ: کوئی عارف لوگوں میں وعظ کر رہا تھا اور ان کو دنیا سے بے رغبت کر رہا تھا اس سے کسی نے کہا کہ تیرا لباس اور تیری سواری پانچ سو دینار کے برابر ہے اس نے کہا دنیا کو اپنے ظاہر پر رکھ اپنے باطن میں نہ گھسنے دے اگر تو دنیا کا مالک ہو اور تجھے اس سے محبت نہ ہو تو تو زاہد ہے اور اگر تو کسی چیز کا مالک نہ ہو اور اپنے دل سے تجھے دنیا کی محبت ہو تو اس پر راغب ہے اور قابل مذمت ہے دنیا کے قلب میں ہونے کی ایک علامت اس سے بخل کرنا ہے کیونکہ دل سے محبوب کا نکالنا دشوار ہے اور دنیا کے صرف ہاتھ میں ہونے کی علامت اس کا خرچ کرنا اور سخاوت کرنا ہے اگر کہا جائے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ورع میں تمام خلق سے زیادہ تھے پھر آپ نے یہ کیسے فرمایا کہ تمہاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں' خوشبو' عورتیں اور نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہ تینوں چیزیں اگرچہ صورت میں دنیا ہیں لیکن حقیقت میں دنیا نہیں ہیں کیونکہ

دنیائے مذموم وہ ہے جو قدرت کفایت سے زائد ہو۔ رہی ضروری چیزیں جن سے چارہ نہیں جیسے مکان خادم زوجہ خوراک یہ دنیائے مذموم میں داخل نہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شریعت مقرر کرنے والے تھے خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تین چیزیں محبوب بنا دیں۔ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی قیامت تک پیروی ہوتی رہے کیونکہ خوشبو سے محبت رکھنا عقل کو زیادہ کرتا ہے اور جس قدر عقل ہوتی ہے اتنا ہی دین قوی ہوتا ہے اور عورتیں پارسائی اور کثرت نسل کا سبب ہیں اور عیال کی کثرت سے بندگان خدا بڑھتے ہیں اور بندگان خدا کی کثرت سے عبادت کی کثرت ہوتی ہے اور خدا نے کسی نبی کو نہیں بھیجا جس نے نکاح نہ کیا ہو یہاں تک کہ یحییٰ علیہ السلام نے بھی نکاح کیا لیکن آپ اپنی زوجہ کے پاس جا نہ سکے کیونکہ انہوں نے کہہ دیا کہ میں ''حصور'' (عورتوں سے کنارہ کش رہنے والا) ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بعض کا قول ہے کہ نزول کے بعد وہ نکاح کریں گے بعض کا قول ہے کہ خوشبو سے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا دل مراد ہے کیونکہ آتش محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سوختہ ہو گیا تھا اسی واسطے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یمن کی طرف سے مجھے نفس رحمٰن کا پتا چلتا ہے ان کی قبر کوفہ میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا ہے اس کا باب زہد میں کافی بیان گزر چکا ہے اور شیخ عارف ولی اللہ سیّد جلیل القدر تقی الدین حسنی کی کتاب تنبیہ السالک میں کیا خوب قول میری نظر سے گزرا ہے۔

ایا فرقة الاحباب لا بدلی منك
ویادار دنیا انني راحل عنك
ویاقصر الایام مالي وللمنی
ویا سکرات الموت مالي وللضحك
ومالي لا ابکی لنفسي بعبرة
اذا کنت لا ابکی لنفسي فمن یبکی

(اے دوستوں کی جدائی تو میرے لئے ضروری ہے اور اے دار دنیا میں تجھ سے کوچ کرنے والا ہوں۔ اور اے ایام کی کوتاہی بھلا میں کہاں اور آرزوئیں کہاں۔ اور اے سکرات موت بھلا میں کہاں اور ہنسی کہاں اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اپنی جان پر ایک آنسو سے بھی نہیں روتا جب میں ہی اپنے نفس کے لئے نہ روؤں گا تو کون روئے گا۔)

خواص رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ زہد میں تین حرف ہیں زا ترک زینت، ہا ترک ہوا اور دال ترک دنیا اور دوسروں نے کہا کہ زہد بلا تواضع کے درخت بے بر کے مانند ہے اور عبادت بے علم کے ایسی ہے جیسے کسی کے ہاتھ میں تیر و کمان ہو اور وہ ستاروں پر نشانہ لگانا چاہتا ہو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر میں نے عمدہ لباس پہنے خوشبو لگائے ہوئے ایک جوان کو دیکھا میری دونوں آنکھوں کے درمیان اس نے بوسہ دیا اور تھوڑی دیر مجھ سے غائب رہا جبرائیل علیہ السلام سے میں نے اس شخص کی نسبت پوچھا انہوں نے کہا یہ دین تھا مژدہ آپ کی امت ایمان دار ہو کر زندہ رہے گی اور ایماندار ہو کر مرے گی اور امن کے ساتھ جنت میں داخل ہو گی پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے ایک پانی کا پیالہ ایک دودھ کا پیالہ ایک شراب کا پیالہ میں نے دودھ لے لیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرت کو پا لیا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پی لیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت غرق ہو جاتی اگر شراب لیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بے عقل ہو جاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا سا دودھ پیا اگر آپ کل دودھ پی لیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا کوئی شخص دوزخ میں نہ جاتا میں نے کہا پھر لے آؤ انہوں نے کہا اب جو کچھ حکم ہوا تھا اس پر قلم چل چکا پھر میرے پاس سپید، سبز، زرد اور سیاہ رنگ کے کپڑے لائے گئے میں نے سفید کپڑا اختیار کر لیا جبرائیل علیہ السلام نے کہا سپید کپڑے اہل اسلام کا لباس ہے اور زرد اہل کتاب کا لباس ہے آپ کی امت یہودیت یا نصرانیت سے نجات پا گئی اور سیاہ دوزخیوں کا لباس ہے آپ کی امت کو دوزخ سے نجات مل گئی۔ مصابیح میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے کہ سفید لباس پہنا

کرو کیونکہ وہ نہایت پاکیزہ اور طاہر ہوتا ہے۔ ابن بطار رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفید لباس پہنا کرتے تھے اور اس کے پہننے کی ترغیب دیتے تھے یہ فرشتوں کا لباس ہے جنہوں نے غزوہ احد وغیرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کی تھی۔

فائدہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج میں ایک جذامی قوم کے اوپر گزر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیسی سخت بلا میں مبتلا ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ یہ لوگ ایسی قوم کے صلب میں تھے کہ انہوں نے کبھی عافیت نہ مانگی تھی اگر وہ یہ کلمات پڑھتے تو ان پر یہ مصیبت نہ آتی۔ سبحان اللہ وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ (رضی اللہ عنہ)! صبح کی نماز پڑھ کر تین بار پڑھ لیا کرو۔ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ تو نابینائی جذام اور فالج سے عافیت میں رہو گے۔ سعید بن میسب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو پڑھنا اپنا معمول بنا لے۔

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ۝ (۳۹:۴۶)

اے اللہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے غیب اور شہادت کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں حکم فرمائے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔)

خدا سے جو کچھ مانگے گا اسے عطا ہوگا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ (خدا ہمیں کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔)

ہر خوف زدہ کے لئے امان ہے اس کو غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے نصیحت میں ذکر کیا ہے علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر ہم ایسی قوم پر گزرے جو لوگ ایک روز بوتے تھے اور ایک روز کاٹتے تھے میں نے کہا اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا راہ خدا میں جہاد کرنے والے ان کی نیکیاں سات

سو گنا بڑھ گئی ہیں پھر ہمارا ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جن کے سر پتھر سے کچلے جاتے تھے جب کچل جاتے تو پھر جیسے تھے ویسے ہی بن جاتے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ وہ لوگ جن کے سروں میں نماز سے گرانی ہو جاتی تھی پھر ہمارا ایک قوم پر گزر ہوا جن کے سامنے اور پیچھے پیوند لگے تھے اور زقوم کو ایسے چرتے جاتے تھے جیسے چوپائے کانٹے چرتے ہیں۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا زکوٰۃ نہ دینے والے۔ مجاہد اور قتادہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ ضریع ایک قسم کی کانٹے دار گھاس ہوتی ہے جو زمین پر پھیلی ہوتی ہے جب تر ہوتی ہے تو اونٹ اسے چرتا ہے اور خشک ہونے کے بعد نہیں کھائی جاتی زمانۂ بہار میں اس کو شبرق کہتے ہیں اور موسم گرما میں اسے ضریع کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ دوزخ میں ضریع ایلوے سے زیادہ تلخ اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوگی خدا ہم کو اس سے پناہ میں رکھے پھر ہمارا ایک قوم پر گزر ہوا ان کے سامنے پاکیزہ گوشت اور خبیث گوشت دونوں دھرا تھا پاکیزہ کو چھوڑ کر خبیث گوشت کو کھاتے تھے میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ زناکار لوگ ہیں۔ شیخ تقی الدین حصنی رضی اللہ عنہ کی تنبیہ السالک میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ کوئی بندہ اپنے ربّ سے بعد شرک کے اس سے بڑا گناہ لے کر نہیں ملا کہ زناکار رہوا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ محصنہ کے ساتھ زنا کرنا خدا کے نزدیک ستر کبیرہ گناہ سے بڑھ کر ہے جو محصنہ سے زنا کرتا ہے اس پر خدا کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی قیامت تک لعنت پڑا کرتی ہے باب التقویٰ میں اس کا کافی طور پر بیان گزر چکا ہے پھر ہمارا ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جن کے لب اور زبانیں لوہے کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں جب کاٹ چکتے تھے تو جیسی تھیں ویسی ہی ہو جاتی تھیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا یہ وہ خطیب ہیں جو ایسی باتیں کہتے ہیں کہ خود ان کو نہیں بجا لاتے پھر ہمارا ایک چھوٹے پتھر پر گزر ہوا جس سے ایک بڑا بیل نکلتا تھا پھر بیل جہاں سے نکلا تھا وہیں گھسنا چاہتا تھا اور نہیں گھس سکتا تھا میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ وہ شخص ہے جو بڑی بات منہ

سے نکال بیٹھتا ہے پھر اس پر نادم ہو کر اس کو رد کرنا چاہتا ہے اور رد نہیں کر سکتا پھر میں نے کچھ عورتیں دیکھیں جو اپنی آنکھوں کی پلکوں سے لٹکی ہوئی ہیں میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کو چھوڑ کر دوسروں کے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں کس کے ساتھ سلوک کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے والدین سے سلوک کیا کرو اس نے کہا میرے والدین نہیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد سے سلوک کرو کیونکہ جیسے تیرے والدین کا تجھ پر حق ہے تیری اولاد کا بھی تجھ پر حق ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ کی بو جنت کی بو سے ہے اور باب برالوالدین میں پہلے گزر چکا ہے لیکن بغرض تاکید کسی قدر یہاں پھر ذکر کرتے ہیں جیسے کہ عرب کا قاعدہ ہے کیونکہ وہ ایک شئے کو مکرر لا کر تاکید کیا کرتے ہیں اور قرآن شریف میں بھی یہ بات آئی ہے۔ چنانچہ قل یاَیھا الکافرون میں بغرض تاکید مکرر الفاظ آئے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے والدین کی رضا میں خدا کی رضا ہے اور والدین کی ناراضی میں خدا کی ناراضی ہے اور مورد عذاب ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اپنے والدین سے سلوک کرنے والے کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا اور اپنے والدین کو ستانے والے اور ابلیس کے درمیان جہنم میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ والدین کے ساتھ سلوک کرنا نماز' روزہ' حج' عمرہ اور جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے اور نفل نماز وغیرہ سے افضل ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ والدین کے ساتھ سلوک کرنے والے سے کہا جائے گا تو جو عمل چاہے کر میں تیری مغفرت کروں گا اور نافرمان سے کہا جائے گا جو عمل چاہے تو کر میں تیری مغفرت نہ کروں گا۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد کی نسبت مشورہ لینے آیا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیری ماں ہے اس نے کہا

ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کی خدمت میں لگا رہ کیونکہ جنت اسی کے پیروں کے نیچے ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ تیرے والدین ہیں اس نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی خدمت میں لگا رہ کیونکہ جنت ان دونوں کے پیروں کے نیچے ہے۔ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے باپ کی مال لے لینے کی شکایت کرتا ہوا آیا باپ کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کمزور تھا اور میں قوی تھا وہ محتاج تھا اور میں غنی تھا میں اپنے ملک میں سے اسے کسی چیز سے منع نہ کرتا تھا آج میں کمزور ہو گیا ہوں اور وہ قوی ہے میں محتاج ہو گیا ہوں اور وہ غنی ہے اور مجھے اپنا مال دینے میں بخل کرتا ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی پتھر یا ڈھیلا بھی اسے سنے گا تو رونے لگے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے کہا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

فصل: باپ کے اوپر بیٹے کا مال بغیر حق اور بغیر طریق شرعی کے کھانا حرام ہے لیکن اگر بغیر طریق شرعی کے بیٹے کا مال کھائے تو بیٹا اپنے باپ کے خلاف مقدمہ نہیں کرا سکتا اور حنابلہ کے نزدیک بیٹے کا دعویٰ باپ کے اوپر حق ابوت کی وجہ سے نہیں مسموع ہو گا اور باب الوالدین میں گزر چکا ہے کہ والدین کے لئے دعا کرنے سے رزق میں زیادتی ہوتی ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ ابراہیم کے متعلق بیان کیا ہے وارد ہوا ہے کہ بندہ جب اپنے والدین کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اور وہ دونوں کافر ہوں تو اس کی دعا پھر کر اس کے باپ آدم اور اس کی ماں حوا علیہما السلام تک پہنچتی ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ میں بیان کیا ہے کہ کافر کے لئے دعائے مغفرت کرنا حرام ہے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ اگر کہا جائے والدین نے اپنے لئے حصول لذت کا ارادہ کیا تھا اس سے بچہ ہو گیا اور آ کر آفتوں میں پڑ گیا تو بچہ پر ماں باپ کا احسان ہی کیا ہوا کسی نے سکندر سے کہا تھا' تیرے استاد کا تیرے اوپر زیادہ احسان ہے یا تیرے والد کا اس نے کہا میرے استاد کا بڑا احسان ہے جس نے مجھے نور علم میں پہنچایا رہا والد اس نے لذت کا قصد کیا تھا اس طرح مجھے عالم فساد اور دنیا کی آفتوں میں لا کر ڈال دیا جواب یہ ہے کہ عقلا کی حالت کے اعتبار سے یہ امر

مختلف ہے عاقل آدمی لذت کے لئے صحبت نہیں کرتا اگرچہ حاصل ہوتی ہے اس کی غرض ایسے بچہ کی پیدائش ہوتی ہے جو خدا کی توحید کا قائل ہو گا رہے غیر عاقل وہ اگرچہ شروع میں حصول لذت کا قصد کرتے ہیں لیکن جب بچہ ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ بھلائی کرنے کے اہتمام میں لگ جاتے ہیں اور وجود میں آنے کے وقت سے لے کر بلوغ کے وقت تک اس سے آفتوں کے دور کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی سلوک اور احسان کے مستحق ہو جاتے ہیں اور شبہات ان کی نسبت بھی ساقط ہو جاتے ہیں تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ علم کے شیوخ دین باپ ہیں اور اس کے اور خدا کے درمیان واسطہ ہیں اور ان کے لئے دعا کرنے کا اور ان کی ثناخوانی کا اسے حکم ہے۔

لطیفہ: مامون نے اپنی لونڈی سے پوچھا کہ ایک ساعت کی لذت کیا ہے اور ایک روز کی لذت اور تین روز کی لذت اور ایک ماہ کی لذت اور ایک سال کی لذت اور تمام زمانہ کی لذت اور ہمیشہ کی لذت کیا کیا ہے۔ لونڈی نے کہا جماع کی لذت ایک ساعت کی لذت ہے شراب کی ایک دن کی لذت ہے اور نورہ تین دن کی لذت ہے اور دلہن ایک ماہ کی لذت ہے اور لڑکا ایک سال کی لذت ہے اور بھائیوں سے ملاقات کرنا تمام زمانہ بھر کی لذت ہے اور خدا کی معافی میں ہمیشہ کی لذت ہے اس کو امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب النصیحۃ میں بیان کیا ہے۔

فائدہ: میں نے تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترہیب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے جو شخص الحمدللّٰہ ربّ العالمین ربّ السموات ورب الارض ربّ العالمین وله الکبریاء فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم الحمد للّٰہ الملك ربّ السموات ورب الارض ربّ العالمین وله العظمة فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم الحمدللّٰہ الملك ربّ السموات والارض ربّ العالمین وله النور فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم۔ ایک بار پڑھتا ہے پھر کہتا ہے یا اللہ اس کا ثواب میرے والد کو پہنچے تو اس کے والد کا کوئی حق نہیں رہتا جس کو وہ ادا نہ کر چکا ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رونے کا سبب پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے شب معراج میں اپنی امت کی کچھ عورتیں سخت عذاب میں مبتلا دیکھیں اور ایک عورت کو دیکھا کہ اپنی چھاتیوں سے لٹکی ہوئی ہے اور قطران اس کے حلق میں ٹپک رہا ہے یہ وہ عورت ہے جو بغیر اپنے خاوند کی رضا مندی دوسرے کے بچوں کو دودھ پلاتی تھی اور ایک عورت کو دیکھا کہ اپنی چھاتیوں سے لٹکی ہوتی ہے اور اس کے نیچے آگ سلگ رہی ہے اور آگ اس کا بدن کھائے جاتی ہے یہ وہ عورت ہے جو اپنے خاوند کے سوا دوسروں کے لئے بناؤ سنگھار کرتی تھی۔ دوسری حدیث میں ہے جب عورت خاوند کے سوا کسی اور کے لئے سرمہ لگاتی ہے خدا اس کو روسیاہ کر دے گا اور اس کی قبر کو دوزخ کا گڑھا بنا دے گا اور تحفۃ العروس اور نزہۃ النفوس میں میں نے دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص سفر میں گیا اور گھر کی اوپر والی منزل پر اپنی عورت کو چھوڑ گیا اور اس کا باپ نیچے رہتا تھا وہ بیمار ہوا اس عورت نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے باپ کی عیادت کرنے کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خاوند کی اطاعت کر۔ پھر اس کا باپ مر گیا اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے دفن میں شریک ہونے کی اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا اپنے خاوند کی اطاعت کر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبر دی کہ چونکہ اس نے اپنے خاوند کی اطاعت کی خدا نے اس وجہ سے اس کے باپ کی مغفرت کر دی۔ باب الامانۃ میں پہلے گزر چکا ہے۔ باب الامانۃ میں کافی طور پر اس کا بیان گزر چکا ہے۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ہمارا ایک وادی پر گزر ہوا وہاں آواز خوش کے ساتھ ہمیں خوشبو معلوم ہوئی میں نے پوچھا: اے جبرائیل یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ جنت کی آواز ہے جنت کہتی ہے اے ربّ جو کچھ مجھ سے وعدہ کیا ہے مجھے عنایت کیجئے بالاخانے۔ حریر، سونا، چاندی، موتی، مونگا، آب خورے، میوے، شہد، دودھ، شراب، پانی کی میرے یہاں کثرت ہے لیکن مجھے وہ عنایت کیجئے جو

آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے ارشاد ہوا ہر مسلمان مرد ہر مسلمان عورت ہر ایماندار مرد ہر ایماندار عورت تیرے لئے ہے میں خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں وعدہ خلافی نہ کروں گا جنت بولی میں راضی ہوں پھر ہمارا ایک وادی پر گزر ہوا ایک گریہ آواز ہمیں سنائی دی میں نے کہا اے جبرائیل! یہ کیا ہے انہوں نے کہا جہنم کی آواز ہے وہ کہتی ہے اے رب جو کچھ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے مجھے عنایت کیجئے مجھ میں زنجیر اور طوق کی کثرت ہے میری گرمی سخت ہے ارشاد ہوا ہر مشرک ہر مشرکہ اور جو قیامت پر ایمان نہ لائے تیرے لئے ہے وہ بولی میں راضی ہوگئی پھر ہمارا ایک شخص پر گزر ہوا جو لکڑی کا ایک بہت بڑا گٹھا باندھے ہوئے تھا اور اٹھا نہ سکتا تھا اور اس میں بڑھاتا جاتا تھا اور اٹھانا چاہتا تھا میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے یہ اس شخص کی حالت ہے جس پر لوگوں کی امانتیں ہیں وہ ان کو ادا نہیں کر سکتا اور پھر بھی بڑھاتا جاتا ہے پھر ہمارا ایک دھنی پر گزر ہوا جو راہ میں پڑی ہوئی تھی جو کپڑا اس پر سے گزرتا تھا پھٹ جاتا تھا اور جو شئے ہوتی تھی اس سے شق ہو جاتی تھی میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک قوم ہے یہ لوگ راہزن ہیں پھر جب ہم بیت المقدس پہنچے جبرائیل علیہ السلام نے براق کو باندھ دیا پھر میں مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا مجھے ایک چبوترہ ملا جو فرشتوں سے بھرا ہوا تھا اور میں نے انبیاء کرام کی تین صفیں دیکھیں میں نے کہا اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی انبیاء ہیں قریش کا گمان ہے کہ خدا کا کوئی شریک ہے اور یہود و نصاریٰ اس گمان میں ہیں کہ خدا کا بیٹا ہے اُن رسولوں سے دریافت کیجئے کہ خدا کا کوئی شریک یا بیٹا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ○ (۴۵:۴۳)

(آپ سے پہلے جو رسول ہم نے بھیجے ہیں ان سے پوچھیے کیا ہم نے سوائے رحمٰن کے اور بھی معبود بنائے ہیں جن کی عبادت کی جاتی ہو۔)

میں اسی کا ذکر ہے سب نے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا پھر جبرائیل علیہ السلام نے

نماز کی اقامت کہی اور آپ سے کہا اے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ باکرامت مخلوق آگے بڑھیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کو نماز پڑھائی اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے فتاویٰ میں سوال کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب معراج میں کون سی نماز تھی یہ مقررہ نماز تھی یا صرف دعا تھی انہوں نے جواب دیا یہی نماز مقررہ تھی پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے ہر نبی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ثنا خوانی کی حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اس خدا کا شکر ہے جس نے اپنے دست قدرت سے مجھے پیدا کیا اور اپنے فرشتوں سے مجھے سجدہ کرایا اور انبیاء کو میری اولاد بنایا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا اس خدا کا شکر ہے جس نے میری دعا قبول کی اور کشتی کے ذریعے سے مجھے غرق سے بچایا اور نبوت عطا فرما کر مجھ پر فضل کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اس خدا کا شکر ہے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور ملک عظیم مجھ کو عطا فرمایا اور رسالت کے ساتھ مجھے برگزیدہ کیا اور آگ سے مجھے نجات بخشی اور مجھ پر اسے ٹھنڈک اور سلامتی بنا دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اس خدا کا شکر ہے جو مجھ سے ہمکلام ہوا اور جس نے اپنی رسالت کے ساتھ مجھے برگزیدہ بنایا اور مجھ پر توریت نازل کی اور مجھ پر اپنی محبت کا القا کیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا اس خدا کا شکر ہے جس نے مجھ پر زبور اتاری اور لوہے کو میرے لئے نرم کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اس خدا کا شکر ہے جس نے میرے لئے ہوا' جن وانس کو مسخر کیا اور پرندوں کی بولی سکھائی اور مجھے ایسا ملک دیا جو میرے بعد کسی کو سزاوار نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اس خدا کا شکر ہے جس نے مجھ کو توریت اور انجیل سکھائی اور مجھے ایسا کر دیا کہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور حکم خدا سے مردے زندہ کرتا ہوں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آپ لوگوں میں سے ہر ایک نے اپنے ربّ کی ثنا خوانی کی اور میں بھی اس کا ثنا خواں ہوں اس خدا کا شکر ہے جس نے مجھے رحمۃ للعالمین کیا اور میری امت کو بہترین امت ٹھہرایا اور میرا نام رؤف و رحیم رکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پر فضیلت ہے۔

فائدہ: بروایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا کی بکثرت حمد کیا کرو کیونکہ اس کی دو آنکھیں ہیں دو بازو ہیں جن سے وہ پرواز کرتی ہے اور قیامت تک اپنے قائل کے لئے استغفار کیا کرتی ہے۔

یانفس ملت المنی فاستبشری وسلی
هذ الحبیب وهذا سیّد الرسل

(اے جی تیری آرزوئیں بر آئیں تو خوش ہو جا۔ اور اس حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے تسلی حاصل کر یہ تمام رسولوں کے سردار ہیں)۔

هذا الذی ملات قلبی محبته
هذا الذی سهرت من اجله مقلی
هذا الذی کنت اهواه وفزت به
یاترحتی الفصلی یافرحبتی اتصلی
هذا الذی اخلق میں اشواقه هجروا
للا هل والصحب والابناء والظلل
هذا الذی للهدی والدین ارشدنا
لملة شرعها یسمو علی الملل
هذا الذی انشق اکراماً له قمر
لما اشار له فی محفل حفل
هذا الذی ردعینا بعد ماقلعت
وربقه قد شفی عین الامام علی
هذا الذی ان مشی فی الترب لا اثر
یری له ویری فی الصحر والجبل
هذا الذی حن جذع عند فرقته
له وان امین الواله اشکل

هذ الذی جآء براء وهی بالغة
ومجر فیها فعاوالماء کالعسل
هذا الذی فار ماء من اصابعه
مثل الزلال حلی الاتهار فی السیل
هذا الذی سبح الحصا براحته
والضب کلمه جهرا مع الجمل
هذا الذی شدمن جوع به حجرا
اکرم بمولی عدا بالزهد مشتمل
هذا الذی راددته الشم من ذهب
فردها والی الدنیا فلم یمل

یہ وہی ہیں جن کی محبت سے میرا دل پر ہے' یہ وہی جن کے لئے میری آنکھ کی پتلیوں کو نیند نہیں پڑی ہے' یہ وہی ہیں جن کا مجھے عشق ہے اور میں ان سے کامیاب ہوا ہوں' اے میرے غم دور ہو اے میری خوشی تو مل جا۔ یہ وہی ہیں جن کے شوق میں خلق نے اپنے گھر والوں ساتھیوں' بیٹوں اور جائے بودو باش کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے ہمیں ہدایت اور دین کی رہنمائی کر کے ایسا دین بتلایا ہے' جس کی شریعت اور شریعتوں سے عالی ہے۔ یہ وہی ہیں جن کی خاطر سے چاند شق ہو گیا۔ جب انہوں نے بھری مجلس میں اسے اشارہ کیا۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے نکلی ہوئی آنکھ اپنی جگہ رکھ دی اور ان کے لعاب دہن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ کو شفا بخشی۔ یہ وہی ہیں کہ اگر خاک پر چلیں تو ذرا اثر نہ معلوم ہو۔ اور پتھر اور پہاڑوں پر نشان رہ جائیں۔ یہ وہی ہیں جن کے فراق میں شاخ درخت نالہ زن ہوئی اور شیدائے بیتاب کی سی اس نے آہیں کیں۔ یہ وہی ہیں جن کی انگلیوں سے پانی جوش زن ہوا نتھرے پانی کی اور سیلان میں نہروں کی مثل بن گیا۔ یہ وہی ہیں جب انہوں نے بلایا تو درخت اپنی جڑ گھسیٹتا ہوا ان کے پاس فوراً دوڑ کر آ پہنچا۔ یہ وہی ہیں کہ سنگریزوں نے ان کی ہتھیلی میں تسبیح پڑھی ہے اور گوہ اور اونٹ نے بآواز بلند ان سے

کلام کیا ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے بھوک کی وجہ سے پتھر باندھ لیا ہے۔ وہ مولیٰ کیسا بزرگ ہے جو زاہد ہے۔ یہ وہی ہیں جنہیں سونے کے بلند پہاڑوں نے پھسلانا چاہا۔ اور انہوں نے رد کر دیا اور دنیا کی طرف رغبت نہ کی۔

هذا الذی فی مقام العرض شافعنا
اذا استغثنا به من شدة الوجل
هذا الذی روضة مابین منبره
وقبره من ریاض الخلد لم تزل
یاسید الخلق یامن حازمُرتبه
علیا وقد جل شبه وعن مثل
یادرة الانبیاء یاروضة العلما
یا ملجاء الغربا یاسید الرسل
العبد عبدالرحمن الجلیل الی
الیك وهو من الاودار فی خجل
یرجوا بمدحته غفران زلته
مع الرضا وحلول الخلد والحلل
صلی علیك اله الخلق خالقنا
فی اللیل والصبح والابکار والا صل
وتخصص ابابکر ثم الحق به عمرا
کذاك ذوالنورین ثم علی
والآل والصحب والاتباع اجمعهم
اولی النهی والفجا دالسادة البخل
والسابقین الی الاسلام قاطبة
والتابعین و کل ولی

(یہ وہی ہیں کہ پیشی کے مقام پر ہمارے شافع ہیں' جب ہم خوف کی شدت میں ان سے فریاد چاہیں گے۔ یہ وہی ہیں جن کے منبر اور مزار اقدس کے درمیان باغہائے خلد کے باغوں سے ایک باغ' اے خلق کے سردار اے مرتبہ بلند کے حاصل کرنے والے جو نظیر اور شبیہ سے عالی ہیں۔ اے انبیاء کے دریکتا اے علما کے باغ' اے غربا کی جائے پناہ اے رسولوں کے سردار' یہ بندہ رحمٰن جلیل کا بندہ ہے آپ کے پاس آیا ہے اور وہ گناہوں سے پشیمان ہے' مدح کرائی سے اسے اپنی لغزش کی مغفرت اور رضا مندی اور خلد میں جانے اور حلہائے بہشتی کی امید ہے معبود خلق ہمارا خالق آپ پر رات کو صبح کو فجر کو شام کو درود بھیجے۔ خصوصیت کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر درود بھیج پھر عمر رضی اللہ عنہ کو شامل کر لے۔ اسی طرح حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی اور آل و اصحاب رضی اللہ عنہم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام پیروکاروں پر جو دانشمند صاحب فخر شریف اور سردار ہیں اور اسلام کی طرف سب کے سب سبقت کرنیوالے ہیں اور تابعین پر اور ہر ولی پر۔)

دوسری سواری بیت المقدس سے آسمان تک تھی استاذ شرف الدین عیسیٰ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب انبیاء کی ہمتوں کے موافق مراتب بلند ہوئے اور ان کے رتبے درجات میں متفاوت ٹھہرے چنانچہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام صفت برگزیدگی میں ممتاز ہیں اور حضرت ادریس علیہ السلام علو میں' حضرت نوح علیہ السلام قبولیت دعا میں' حضرت ابراہیم علیہ السلام خلت اور وفا میں' حضرت موسیٰ علیہ السلام خطاب اور ندا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کے زندہ کرنے میں معروف ہیں' تو دولت احمدیہ اور رسالت محمدیہ کا جاویش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کریم اور حسن رعایت اور حاجت روائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء اور قدر کی جلالت کو بیان کرتا ہوا نکلا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی صناجق آپ کے تاج نصرت سے وابستہ ہے

حتیٰ کہ کوئی ایسی فضیلت ان میں سے کسی کو حاصل نہ تھی جس کی مثل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ عطا ہوئی ہو اور کوئی مدح ایسی نہ تھی جس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائق اور سب سے زیادہ مستحق نہ تھے پھر جبرائیل علیہ السلام سے کہا گیا کہ صاحب مقام اعلیٰ کو جو نہایت خوبی کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں لاؤ تا کہ دونوں جہان کے لوگوں پر قاب قوسین او ادنیٰ کے مقام سے فضیلت حاصل کریں پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب سے بیدار کرنے میں نرمی کرنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں خواب فرما رہے تھے ارشاد ہوا ان کو نہایت لطف آموز کلام سے راز و نیاز کے لئے بلا لاؤ اگر تم سے پوچھیں کہ کس مقام پر تو کہہ دینا ایسے مقام پر جہاں اوہام نہیں پہنچتے اور جہاں افہام کی رسائی نہیں پھر جبرائیل علیہ السلام براق لے کر آئے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ والثنا کے سر مبارک کے پاس آ کر بیٹھ گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت اندوزی کے اعلیٰ مراتب کی طرف تشریف لے چلنے کے لئے بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بشمول توفیق خاص روانہ ہوئے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے بہتر رفیق تھے یہاں تک کہ مسجد اقصیٰ میں جا پہنچے اور راہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار عجائب معائنہ کیے انبیائے کرام کو خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلئے جمع کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام بن کر سب کو نماز پڑھائی پھر معراج میں جانب بالا روانہ ہوئے فرشتوں کی جس جماعت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحبا کہا پہلے آسمان پر اجمل صفات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا خلعت پہنایا گیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کریم کو شایاں تھا اس کی آستینوں پر مرقوم تھا

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ (۶۲:۲)

اسی نے ناخواندہ لوگوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔

اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند رتبہ کی شہادت ملتی ہے دوسرے آسمان میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا خلعت عنایت ہوا جس سے رسولوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف تھا اس پر لکھا تھا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو عالمین کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

تیسرے آسمان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا خلعت پہنایا گیا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر کثیر حاصل ہوا اس پر لکھا تھا

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ (۳۳:۴۵)

(اے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو شاہد اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔)

اور چوتھے آسمان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا خلعت پہنایا گیا جس کو پہن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملکوت میں وجاہت کے ساتھ سیر کی اس پر لکھا تھا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ (۱۸:۱)

(خدا کو حمد سزاوار ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور اس کو کج نہیں بنایا۔)

اور پانچویں آسمان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا خلعت پہنایا گیا جس سے آپ رسولوں پر بھی تعظیم میں بڑھ گئے اس پر لکھا تھا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (۳۳:۵۶)

بیشک خدا اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان دارو ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اور چھٹے آسمان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت تکریم پہنایا گیا اس پر لکھا تھا لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۹:۱۲۸)

تمہارے پاس تو تمہیں میں سے ایک رسول آیا ہے تمہاری مشقتیں اس پر گراں ہیں تم پر حریص ہے اور ایمانداروں پر نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

ساتویں آسمان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا خلعت پہنایا گیا جس سے آپ اہل

آسمان پر دامن کشاں گزرے یعنی ان پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف کی دھوم بیٹھ گئی اس پر لکھا تھا:

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا

وہ پاک ہے جو اپنے بندہ کو رات کو لے گیا۔

اور نور تاباں پھیل گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے جبرائیل علیہ السلام پیچھے ہٹے پھر انوار میں تیزی سے جا پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پردے اٹھ گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام خدائے جبار کو سنا آپ کو اللہ تعالیٰ نے مقرب بنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انیس بنایا ندا کی پھر ارشاد فرمایا السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللہ۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الماجریات فی الاسئلة والجوابات میں بیان کیا ہے کہ جو لوگ سیادت اندوز تھے انہوں نے انتہا درجہ کی کوشش کی اور ملاء اعلیٰ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل کو عظیم سمجھا اور ہستی کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل کو پہچانا۔ خدائے کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل وکرم اور بڑھا دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا قول اتارا یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا

اے کپڑا اوڑھنے والے رات کو قیام فرمایئے سوائے تھوڑی شب کے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا آپ کی عزت کی قسم میں ہمیشہ آپ کی خدمت میں لگا رہوں گا یہاں تک کہ میری جان جاتی رہے اور میری امت کی مغفرت ہو جائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اے حبیب! (صلی اللہ علیہ وسلم) مقام سیادت میں سرداروں کی عادت یہ ہے کہ جب اپنے کسی بندہ کو مجلس اجلال اور تحمید میں حاضر کرانا چاہتے ہیں اور مقام اکرام میں بلا کر اس کو انعام واکرام دینا اور تحفے عطا کرنے کا قصد کرتے ہیں تو اس کو خلعت تفضیل سے فیضیاب کرتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ لباس پہناتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کرم آمیز وعدہ کب پورا ہوگا اور اس فضل وتکرم کا کون سا وقت ہے۔ آپ سے کہا گیا کیا آپ تاریکی میں مجاہدہ میں مشغول ہو کر نہیں

کھڑے رہے ہیں اس وجہ سے ہم آپ کو دار کرامت میں آپ کی پردہ پوشی اور آپ کے جمال کے جلال کی غیرت کا لحاظ کر کے بلاتے ہیں تا کہ خلوت میں جلوت اور جلوت میں خلوت میسر ہو پھر حجاب ہائے جبروت اور فضائے ملکوت میں منادی ہوئی اے جنت عدن آراستہ ہو جا اے دار نعیم تیار ہو جا اے حلل انعام رنگین ہو جاؤ اے حورو! خراماں خراماں ناز سے چلو اے سمٰوات! فخر کرو یہ سب کہنے لگے اے ہمارے خدا! ماجرا کیا ہے؟ ارشاد ہوا: آج کی شب ہماری زیارت کے لئے سیّد العٰلمین آتے ہیں جب گریبان غیب چاک ہوا نصر من اللہ وفتحٌ قریب کے جھنڈے در دولت محمد یہ ورسالت احمدیہ پر اڑنے لگے جب دن کی زیبائش گم ہوئی اور تاریکی نے آنکھوں کے نور کو چھپالیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیّد الملائکہ جبرائیل علیہ السلام آئے آگے بڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحیت وسلام بجالائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور احترام کیا اور کہنے لگے اے سردار مسرت کے ساتھ اٹھیے درگاہ کبریائی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باریابی ہو رہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دبدبہ رسالت کے ساتھ سوار ہوئے اور لشکر کرامت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد حلقہ کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرب جمال کے لئے قاب قوسین ایسے مقام اجلال تک پہنچے آپ نے عرض کیا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا (۲:۲۸۶)

اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم سے باز پرس نہ کر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یہ استغفار کس کے لئے ہے آپ نے عرض کیا اپنی امت کے لئے ارشاد ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت کو چاہتے ہیں یا بعض کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ آپ کے وصف کرم میں سب کس قدر ہیں ارشاد ہوا اپنے داہنی طرف دیکھیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دخان سے ایک وادی بھری ہوئی دیکھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یا الٰہی یہ دھواں کیسا ہے ارشاد ہوا یہ ان کے افعال قبیح اور اعمال بد ہیں۔

عقائق الحقائق میں مذکور ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس

پہنچے ملت ابراہیم کے موافق انبیاء کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھائیں پہلی
رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور دوسری میں اخلاص پڑھا پھر جبرائیل علیہ السلام
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر ناحیہ صخرہ کے پاس لے گئے اور پکارا اے اسمٰعیل!
معراج یعنی نردبان بتلائے وہ اسے فردوس لائے اس کے ایک جانب کی لکڑی یاقوت
سرخ کی تھی اور دوسری جانب کی زبرجد سبز کی اس میں نہایت حسین موتی جڑے تھے کوئی
مومن نہیں ہے جو مرنے کے وقت اسے نہ دیکھتا ہو تم دیکھتے نہیں ہو کہ اس کی آنکھیں
آسمان سے لگ کر رہ جاتی ہیں اس کی جڑ صخرہ پر ہے اور سر آسمان دنیا سے ملا ہوا ہے اس
میں سونے چاندی' زبرجد' یاقوت اور مشک وعنبر کی سو سیڑھیاں لگی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا میں نے فرشتے دیکھے جن کا رنگ سرخ تھا ان
کے کپڑے سرخ تھے پھر میں دوسری سیڑھی پر چڑھا میں نے فرشتے دیکھے جن کا رنگ اور
کپڑے سبز تھے پھر میں چوتھی سیڑھی پر چڑھا ایک رسول کے بعد دوسرا رسول آتا تھا اور کہتا
تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی لے چلو پھر میں نے فرشتے دیکھے جن کی بدن اور
چہرے آئینہ کی طرح درخشاں تھے۔ پھر میں پانچویں سیڑھی پر چڑھا تو اتنے فرشتے نظر
پڑے جو شمار میں تمام جن وانس سے زیادہ تھے ان کا کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تھا پھر میں چھٹی
سیڑھی پر چڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا فرشتہ سونے کی کرسی پر بیٹھا ہے اس کے ساتھ
اور فرشتے ہیں جن کی آنکھیں خداوندی ہیبت سے اوپر لگ کر رہ گئی ہیں ان کا کلام ماشاء
اللہ کان تھا پھر میں ساتویں سیڑھی پر چڑھا اس پر میں نے فرشتے دیکھے ان کے نور سے
میری آنکھوں کی روشنی تقریباً خیرہ ہوئی جاتی تھی انہوں نے تعظیم کے ساتھ میرا استقبال کیا
آٹھویں سیڑھی پر میں نے فرشتے دیکھے کہ جو خدا کو سجدہ کر رہے تھے اور نویں سیڑھی پر میں
نے ایسے فرشتے دیکھے جن کے وصف سے میری فہم قاصر ہے دسویں سیڑھی پر میں نے ایسے
فرشتے دیکھے جو مختلف لغات میں خدا کی تسبیح خوانی کر رہے تھے اور میں نے گیارھویں
سیڑھی پر فرشتے دیکھے کہ کثرت کی وجہ سے بے شمار تھے میں نے بارھویں سیڑھی پر فرشتے
دیکھے جن کے چہرے چاند کی طرح تھے میں نے تیرھویں سیڑھی پر فرشتے دیکھے جنہوں نے

تسبیح و تقدس کا شور برپا کر رکھا تھا کہ کان بہرے ہوئے جاتے تھے چودھویں سیڑھی پر میں نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دیکھا ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے اور علائی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک فرشتے کے ساتھ ایک ایک لاکھ فرشتے اور تھے اور ان کا ظاہر کلام بھی ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہی نردبان لائے تھے میں نے پندرھویں سیڑھی پر رقیائیل کو دیکھا ان کے ساتھ دس لاکھ فرشتے تھے یہاں تک کہ میں چوبیسویں سیڑھی پر جا پہنچا اس پر قلائیل نامی فرشتہ کو دیکھا جس کا داہنا ہاتھ آسمان کے نیچے اور بایاں ہاتھ آسمان کے اوپر تھا اس کی ہر دو انگلیوں کے بیچ میں سات ہزار فرشتے تھے جب وہ خدا کی تسبیح کرتے تھے تو ان کے منہ سے موتی جھڑتے تھے ایک ایک موتی کا طول اسی اسی میل کا تھا ان پر فرشتے مقرر ہیں جو نہر شرقی کے کنارے پر سے انہیں چن لاتے تھے اور میں نے ایسے فرشتے دیکھے جن کی تسبیح سبحان ربی الاعلیٰ تھی اور ایک سونے کا تخت دیکھا جس کے پائے یاقوت کے تھے اس میں پانچ پایوں کے اوپر دنیا کے برابر چوڑے زبرجد کے پر لگے تھے اس کے ہر پائے پر پچاس ہزار فرشتے تھے ہر پایہ کہتا تھا اپنے قدم سے مجھے شرف بخشیے یا حبیب اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر خدا نے سب کو میرے قدم کے نیچے جمع کیا پھر وہ ہوا میں اڑا اور میں نے ایک فرشتہ دیکھا جس کے آنسو موتی کے تھے وہ پکار رہا تھا اے گناہوں کے بخشنے والے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مغفرت فرما۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پھر ایک سیڑھی کے بعد دوسری سیڑھی پر برابر چڑھتا چلا گیا اور جبرائیل علیہ السلام براق کے نیچے تھے اور رسولوں میں سے ایک کے بعد دوسرا آتا تھا اور کہتا تھا اے جبرائیل! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی لے جاؤ یہاں تک کہ میں سب سے اوپر کی سیڑھی پر پہنچ گیا۔ میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ خدا کی تہلیل اور تسبیح اور تقدیس میں مشغول تھے پھر جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک درازہ کھٹکھٹایا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص دروازہ تھا اور ایسے ہی ہر آسمان میں اسی وجہ سے اجازت لی پھر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ایک نور

کے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے نور کی چادر اوڑھے تھے اور ہاتھ میں نور کا حربہ لئے تھے بندوں کے دن کے عمل ان کے دائیں ہاتھ میں تھے اور رات کے عمل بائیں ہاتھ میں تھے اور ان کے ساتھ فرشتوں کے ہزار لشکر تھے انہوں نے پوچھا: اے جبرائیل! آپ کے ہمراہ یہ کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ انہوں نے پوچھا کیا ان کے پاس کوئی بھیجا گیا تھا اور ایک روایت میں ہے کیا ان کے پاس کوئی قاصد گیا تھا۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اصل بعثت اور رسالت کا دریافت کرنا مقصود نہ تھا کیونکہ یہ اتنی مدت تک مخفی نہ تھا بلکہ مراد یہ تھی کہ آسمان پر آنے کے لئے ان کے پاس پیغام گیا تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دروازہ کھلا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان دنیا پر تشریف لے گے اور یہ ایک موج ہے جسے خدا نے ہوا پر روک رکھا ہے پھر اسے حکم ہوا کہ زمرد سبز بن جا وہ بن گیا وہاں والوں کی تسبیح سبحان ذی الملك والملكوت

ملک اور ملکوت والا پاک ہے۔

تھی جو اسے پڑھے گا اس کو ان کی طرح ثواب ملے گا۔ نیشاپوری نے بیان کیا ہے کہ وہ قیامت تک سجدہ میں رہیں گے۔

فائدہ: قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ نحل میں بیان کیا ہے کہ شب معراج میں ایک شیطان آگ کا شعلہ لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب آپ پڑھیں تو اس کا شعلہ بجھ جائے اور منہ کے بل گر پڑے پھر کہا پڑھیئے۔

اعوذ بوجه الله الكريم وبكلمات الله التامات التي لايجاذ رهن برولا فاجر من شرما ينزل من السماء ومن شرما يعرج فيها ومن فتن الليل والنهار ومن طوارق الليل والنهار لاطارقا يطرق بخير يا رحمن.

(میں خدا کے وجہ کریم اور خدا کے کلمات تامہ کے جن سے کوئی نیک و بد بچ کر نہیں نکل سکتا ہر چیز کے شر سے جو آسمان سے اترے یا آسمان پر چڑھے

اور شب و روز کے فتنہ سے اور شب و روز آنے والوں سے پناہ مانگتا ہوں
سوائے اس رات کے آنے والے جو بھلائی لے کر آئے اے رحمٰن)۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان پر ایک فرشتہ کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سلام کیا اس نے جواب دیا اور آپ کے لئے کھڑا نہ ہوا خدا نے اس پر غضب فرمایا کہ اے فرشتے میرا حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو سلام کرتا ہے اور تو اسے بیٹھے بیٹھے جواب دیتا ہے اپنی عزت و جلال کی قسم تو ایک قدم پر ان کے لئے کھڑا ہو اور انہیں سلام کر پھر قیامت تک کھڑے ہی رہو (بطور سزا)

فائدہ: ابی عبداللہ موصلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی حمد جو پہلوں پچھلوں فرشتوں اور مقربین نے کی ہو ان سب سے افضل حمد کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جتنی درود خلق خدا میں سے کسی نے بھیجی ہوں سب سے افضل درود بھیجے اسے یہ پڑھنا چاہئے۔

اللھم لك الحمد کما انت اھله وصلی وسلم علی سیّدنا محمد کمآ انت اھله وافعل بنا مآ انت اھله فانك اھل التقویٰ واھل المغفرۃ۔

(اے اللہ آپ کے لئے ایسی حمد ہے جیسی حمد کے آپ سزاوار ہیں اور ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود و سلام بھیجئے جس کے وہ سزاوار ہیں اور ہمارے ساتھ وہ معاملہ کیجئے جو آپ کو سزاوار ہے آپ صاحب تقویٰ اور صاحب مغفرت ہیں۔)

میں نے کتاب البرکۃ میں دیکھا ہے کہ سب سے افضل درود یہ ہے اللھم صلی علی محمد افضل صلواتك عدد معلوماتك وملٔ ارض وسلواتك اور درود کی فضیلت کے بیان میں اور درودیں بھی گزر چکی ہیں۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں نے نظر کی تو

مجھے ایک شخص نظر آیا وہ اس شکل پر تھا جس پر خدا نے اسے پیدا کیا تھا اور اس پر بنی آدم کی روحیں پیش ہو رہی تھیں جب مومن کی روح پیش ہوتی تھی تو کہتا تھا پاکیزہ روح ہے اس کا نامہ اعمال علیین میں رکھو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یعنی جنت میں اور یہ بھی کہا ہے کہ وہ زبرجد کی ایک تختی ہے جو عرش سے لٹکی ہوئی ہے اس میں ان کے اعمال لکھے ہیں۔ مجاہد وقتادہ رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ علیین سے مراد ساتواں آسمان ہے اور جب کافر کی روح پیش ہوتی تھی تو کہتا تھا کہ خبیث روح ہے اس کا نامہ اعمال سجین میں رکھو مجاہد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ سجین ساتویں زمین کے نیچے ایک بڑا پتھر ہے اور حدیث میں ہے کہ کفار کی روحیں چاہ برہوت میں رہتی ہیں۔ حضرت ابن عمار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ سات پانی مکروہ ہیں اور ان کا بیان نماز کے بیان میں گزر چکا ہے شدید گرم پانی' شدید سرد پانی' اور بیر حجر کا پانی اور وہ زمین ثمود میں ایک جگہ ہے اور چاہ برہوت کا پانی جو زمین یمن میں ہے اور چاہ ذروان کا پانی جو مدینہ میں ہے اور زمین عراق میں چاہ ہائے بابل کا پانی اور چاہ زمزم کا پانی۔ ابوالفتح عجلی رحمۃ اللہ علیہ نے نکت الوسیط میں بیان کیا ہے کہ آب زمزم سے طہارت کرنا خلاف اولیٰ ہے اور ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ نجاست میں اس کا استعمال جائز نہیں۔ روضہ میں مذکور ہے کہ آب زمزم اور پانیوں کی طرح ہے یعنی اس کا مطلقاً استعمال جائز ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں انہوں نے کہا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت آدم علیہ السلام ہیں میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیا اور کہنے لگے

مرحبا لا بن الصالح والنبی الصالح

(صلاح کار بیٹے اور صلاح کار نبی کو مرحبا ہو۔)

اور ان کے داہنی جانب ایک دروازہ تھا جب ادھر دیکھتے تھے ہنستے تھے اور بائیں طرف ایک دروازہ تھا ادھر جب دیکھتے تھے تو رو دیتے تھے میں نے پوچھا: اے جبرائیل یہ دونوں دروازے کیسے ہیں انہوں نے کہا داہنی جانب جنت کا دروازہ ہے جب ادھر دیکھتے ہیں اپنی اولاد میں سے جنت میں داخل ہونیوالوں سے خوش ہو کر ہنسنے لگتے ہیں اور بائیں

طرف جہنم کا دروازہ ہے جب ادھر دیکھتے ہیں اپنی اولاد میں سے جہنم میں داخل ہونے والوں پر شفقت کی وجہ سے رونے لگتے ہیں۔

تیسری سواری آسمان دنیا سے ساتویں آسمان تک فرشتوں کے بازوؤں کی تھی۔

عزای بمن لم یخلق اللّٰہ مثلہ
ولیس حبیب منہ اتقی ولا انقی
حبیبی طہ الھا شمی محمد ﷺ
واحمد من محمود اسمآئہ اشتقا
لہ صفۃ ما حد ھا قط واصف
ویکفیك ان اللّٰہ من اجلہ الشقا
ویکفیك ان اللّٰہ کمل حسنہ
کذالك حقا کمل الخلق والخلقا
ویکفیك ان اللّٰہ اوجدنورہ
وسماہ طہ قبل ان یخلق الخلقا
ویکفیك ان الشمس ردت لاجلہ
ومن نورہ الفیاض قد نور الافقا
ویکفیك ان الفدق خربامرہ
من النخلۃ العلیاء وردلھا الغدقا
ویکفیك ان السحب ھاجت وامطرت
بدعوتہ لما اشار اذا استسقی
ویکفیك ان الصخرلان لنعلہ
ولیس علی ترب یری اثرہ یبقی
ویکفیك ان اللّٰہ رقاہ للعلی
فاکرم بہ مولی لہ اللّٰہ مدرقی

ویکفیك لولاہ لما كانت السما
ولاالارض بل لولاہ ما كانتارتقا
ویکفیك من صلّی علیہ فربہ
علیہ یصلی عشرۃ ثم لایشقی

(میری فریفتگی اس پر جس کے مثل کوئی نہیں پیدا ہوا کوئی حبیب اس سے زیادہ پرہیزگار اور پاکیزہ نہیں ہے۔ میرے حبیب طٰہٰ ہاشمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اسمائے محمود سے احمد مشتق ہوا ہے۔ اس کی ایسی صفت ہے کہ اس کی حد ہرگز نہیں بیان ہو سکتی۔ اور تجھے اتنا کافی ہے کہ ماہ کامل ان کی وجہ سے شق ہو گیا۔ اور تجھے یہ کافی ہے خدا نے ان کا حسن کامل بنایا ہے۔ ایسے ہی ان کی شکل اور خلق کو کامل بنایا ہے اور تجھے یہ کافی ہے کہ خدا نے ان کا نور ایجاد کیا ہے۔ اور ان کا نام مخلوق کے پیدا کرنے کے قبل طٰہٰ رکھا ہے اور تجھے یہ کافی ہے کہ ان کی وجہ سے آفتاب لوٹ آیا اور نور جاری سے اوپر کو روشن کر دیا۔ اور تجھے کافی ہے کہ بلند کھجور کے درخت سے ان کے حکم سے خوشہ گر پڑا اور انہوں نے خوشہ پر لوٹا دیا۔ اور تجھے کافی ہے کہ ابر اٹھا اور بارش ہوئی۔ ان کی دعا جب اشارہ کیا جب بارش مانگی۔ اور تجھے کافی ہے ان کے پاپوش کے لئے سخت پتھر نرم پڑ گیا اور خاک پر ان کا نشان باقی نہ رہا۔ اور تجھ کو کافی ہے کہ خدا نے انہیں بلندی پر چڑھا دیا ہے۔ خدا ان کا کیسا کریم ہے کہ اس کو ترقی نصیب کی تجھ کو یہ کافی ہے اگر وہ نہ ہوتے تو آسمان ہوتا نہ زمین بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو دونوں نہ ہوتے اور تجھ کو کافی ہے کہ جو ان پر درود بھیجتا ہے خدا اس پر دس بار درود بھیجتا ہے پھر وہ شقی نہ ہوگا۔)

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اس کے بعد ہم پانچ سو برس تک ہوا میں چلتے گئے اور ہوا میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ خدا کی تسبیح نہ کر رہا ہو یہاں تک کہ ہم دوسرے آسمان پر پہنچے وہ لوہے کا ہے جبرائیل علیہ السلام نے اس کا

ایک دروازہ کھٹکھٹایا جبرائیل سامنے آئے اور بعض نے کہا ہے کہ رقیائیل فرشتوں کے ہزار لشکر کے ساتھ آئے اور آسمان دنیا سے زیادہ سخت ان کی آواز تھی انہوں نے پوچھا کون ہے کہا جبرائیل انہوں نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہیں انہوں نے کہا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت ہیں۔ دروازہ کھلا میں نے فرشتوں کو دیکھا جن کے چہرے بیل کی طرح تھے اور وہ نشان لگے ہوئے گھوڑوں پر سوار تھے تلوار لٹکائے ہوئے تھے اور اپنے ہاتھوں میں حربے لئے ہوئے تھے میں نے پوچھا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ فرشتے ہیں احزاب کے مقابلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کرنے کے لئے خدا نے انہیں پیدا کیا ہے اور ان کی تسبیح سبحان ذی العزت والجبروت ہے جو اسے پڑھے گا انہیں کا سا اسے ثواب ملے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ فرشتے زرد عمامہ باندھے ہوئے ابلق گھوڑوں پر سوار تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا تم اپنے گھوڑوں پر نشان لگا لیا کرو۔ چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے پر پَر سے نشان لگایا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سفید کپڑے سے۔ انشاء اللہ غزوہ احزاب میں مناقب حمزہ رضی اللہ عنہ اور غزوہ بدر میں مناقب عباس رضی اللہ عنہ آتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں نے دو خوبصورت جوانوں کو یاقوت سرخ کے تخت پر بیٹھے دیکھا میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں انہوں نے کہا خالہ کے بیٹے یحییٰ اور عیسیٰ ہیں ان دونوں کا رنگ سرخ ہو رہا تھا گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر فوج کی فوج فرشتے آتے گئے اور مجھ کو سلام کرتے گئے میں نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر پانچ سو برس تک مجھ کو جبرائیل علیہ السلام ہوا میں لئے چلے گئے یہاں تک کہ ہم تیسرے آسمان کے قریب آ گئے پھر ہم نے بجلی کی کڑک سے زیادہ زور کی تسبیح وتہلیل کی آواز سنی جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھٹکھٹایا اور وہ تانبے کا تھا اور بعض کا قول ہے کہ چاندی کا تھا ہمارے لئے دروازہ کھلا میں نے اس میں ایک فرشتہ دیکھا جس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے اور ان کی تسبیح سبحان

الحي القيوم الذی لایموت تھی جو اس کو پڑھے گا اس کو انہیں کا ثواب ملے گا اور اس میں قمر کی طرح ایک جوان تھا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے جواب ملا حضرت یوسف علیہ السلام۔ میں ان کے پاس گیا اور ان کو سلام کیا انہوں نے نہایت خوبی سے مجھے جواب دیا۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حسن میں لوگوں پر حضرت یوسف علیہ السلام کو وہی فضیلت حاصل ہے جو ماہ چہاردہم کو تمام ستاروں پر ہے۔ ابن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ دو تہائی حسن لے گئیں۔ بعض کا قول ہے کہ انہوں نے وراثت میں اپنی دادی سارا سے پایا تھا پھر ہم نے انبیاء کو دو رکعت نماز پڑھائی پھر پانچ سو برس تک ہم ہوا میں چلتے رہے یہاں تک کہ چوتھے آسمان پر پہنچے اور وہ سونے کا تھا اور وہاں کے لوگوں کی تسبیح سبحان الملك القدوس ربّ الملائكة والروح تھی جو اس کو پڑھے گا اس کو بھی انہیں کی طرح ثواب ملے گا۔ اس میں میں نے ایک فرشتہ دیکھا آب شیریں کے دریا اس کے داہنی انگوٹھے کے گڑھے میں اور آب شور کے دریا اس کے بائیں انگوٹھے کے گڑھے میں تھے اور اس میں میں نے ایک فرشتہ کو پرندہ کی صورت پر دیکھا جو اس نہر کے کنارہ پر کھڑا تھا جب بندہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے وہ اپنے بازو پھیلا دیتا ہے اور جب بندہ الحمد للہ کہتا ہے وہ دریا میں گھس جاتا ہے جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے وہ نہر میں غوطہ لگاتا ہے جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے وہ نہر سے نکلتا ہے جب بندہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے وہ بدن جھاڑتا ہے اس کے پروں سے ستر ہزار قطرے ٹپکتے ہیں خدا ہر قطرہ سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس کے کہنے والے کے لئے قیامت تک استغفار کرتا ہے۔

فائدہ: ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ذریعہ میں بخط مؤلف رحمۃ اللہ علیہ میں میں نے دیکھا ہے۔ ترمذی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ واحدا احدا صمد الم یتخذ صاحبة ولا ولد اولم یکن له کفوا احد. دس بار پڑھتا ہے خدا اس کے لئے چار کروڑ نیکیاں لکھتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں نے ایک شخص دیکھا جو خلق کے

دواوین سے جس میں ان کے کام لکھے تھے پشت لگائے ہوئے بیٹھا تھا میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں میں نے ان کے پاس جا کر انہیں سلام کیا انہوں نے کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح اور ایک روایت میں ہے میں نے نور کا ایک قبہ دیکھا اس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا تھا اور یہ کہ یہ قبہ حضرت ادریس علیہ السلام کا ہے میں نے غور جو کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے اندر ایک ادھیڑ بن کا آدمی بیٹھا ہے میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں انہوں نے کہا حضرت ادریس علیہ السلام۔ میں نے مصافحہ کیا اور انہیں سلام کیا پھر میں نے ان سے کہا اے برادر خدا نے آپ کا مقام بلند کیا ہے اور آپ مجھ سے پہلے جنت میں داخل ہوئے ہیں اور آپ نے اس کی نعمتیں دیکھیں ہیں انہوں نے کہا اے حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ جنت میں داخل ہوا نہ وہاں کی میں نے نعمتیں دیکھیں میں تو صرف جنت کے باہر ایک باغ میں گیا تھا اور اس کے دروازہ پر میں نے لکھا دیکھا تھا کہ یہ جنت کا دروازہ ہے اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت سے پہلے کوئی داخل نہ ہوگا اور بعض کا قول ہے کہ وہ اس میں خوابیدہ کے مثل ہیں وہاں کی نعمتوں سے متمتع نہیں ہوتے ہیں۔ جب قیامت ہوگی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لئے باہر آئیں گے۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے اور اس کے بعد داخل ہو جائیں گے اور پہلا دستر خوان جس پر کچھ کھایا جائے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طعام ہوگا اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ ادریس، نوح علیہما السلام کے دادا ہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی دادا ہوئے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا ہیں۔ لہٰذا مناسب تھا کہ وہ بھی مرحبا بالابن الصالح کہتے جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا تھا جس کا پہلے بیان ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے جس کا بیان آگے آتا ہے۔ عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں جو کچھ بیان کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر ہے اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حدیث میں کوئی ایسی شئے نہیں جو اس سے مانع نہیں کہ ادریس علیہ السلام

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہوں اور مرحبا بالاخ الصالح لطف اور ادب پر محمول ہوسکتا ہے اس طرح وہ بھائی بھی کہے جا سکتے ہیں اگرچہ بیٹے ہیں اور میں نے اس میں مریم بنت عمران علیہا السلام کو دیکھا ان کے ستر محل موتی کے تھے اور ستر محل یاقوت کے والدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے جن میں زر و جواہر جڑے تھے اور حضرت آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہا کے مرجان سرخ کے ستر محل تھے اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمرد سبز کے ستر محل تھے پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور وہ یاقوت کا تھا اور وہاں کے لوگوں کی تسبیح سبحان من جمع بین الثلج والنہار

(وہ پاک ہے جس نے برف اور آگ کو جمع کر دیا۔)

تھی جو اس کو پڑھے گا اس کو بھی انہیں کی طرح ثواب ملے گا اور اس میں میں نے ایک ادھیڑ شخص کو دیکھا جو اپنی قوم کو وعظ سنا رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون شخص ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا حضرت ہارون علیہ السلام انہوں نے مجھے سلام کیا اور مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی پھر ہم چھٹے آسمان پر گئے اور وہ جواہر کا تھا اور وہاں کے لوگوں کی تسبیح سبحان القدوس ربّ کل شیء وخالق کل شیء تھی جو اسے پڑھتا ہے اس کو بھی انہیں کی طرح ثواب ملتا ہے اس میں بکثرت مخلوق تھی ہر فرشتہ کے سر اور پیروں کے درمیان چہرے اور بازو اور نور ہی نور بھرا ہوا تھا خوف خدا سے بآوازِ بلند رو رہے تھے میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ کروبی ہیں۔

نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا خدا نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے پانچ سو برس بعد میکائیل علیہ السلام کو پیدا کیا ہے ان کے سر سے لے کر دونوں قدموں تک زعفران کے چہرہ اور بازو ہیں ہر پر میں ہزار ہزار آنکھیں ہیں جو امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے گنہگاروں پر رویا کرتے ہر آنکھ سے ستر قطرے ٹپکتے ہیں ہر قطرہ سے خدا ایک قطرہ پیدا کرتا ہے یہ کروبی ہیں میں نے ان کی طرف متوجہ ہوکر سلام کیا وہ اشارہ سے جواب دینے لگے خوف خدا سے نہ بول سکتے تھے نہ میری طرف دیکھ سکتے تھے۔ جبرائیل امین نے کہا یہ نبی رحمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کو خدا نے عرب میں سے رسول بنایا ہے اور وہ

خاتم النبیین ہیں تم انہیں دیکھتے نہیں ہو تب وہ میری طرف تحیت و اکرام سے متوجہ ہوئے اتنے میں ایک شخص گندم گوں رنگ کا نظر پڑا جس کے بال بکثرت تھے اگر وہ دو قمیص بھی پہنے ہو تب بھی ان دونوں کے اندر سے بالکل نکل آتے اس نے کہا بنی اسرائیل کا گمان ہے کہ میں خدا کے نزدیک اکرم الخلق ہوں حالانکہ یہ خدا کے نزدیک مجھ سے زیادہ صاحب اکرام ہیں۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام بن عمران میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح

هذا المقام الذی لاذت به الامم
واذعنت لعلاه العرب والعجم
هذا مقام رسول الله اکرم من
جآء ته مین ربه الا حکام الحکم
هذا محمد ن الهادی الذی محیت
عنا بنور هداه الظلم والظلم
هذا الذی قد سما فوق السماء الی
مقام عزفتاهنت دونه الا مم
هذا الذی کشف الله الحجاب له
لو دام ذا غیره زلت به القدم
هذا الذی ربنا الرحمٰن خاطبه
فقدو ست منه اذن قدوعت وفم

(یہ وہ مقام ہے امتوں نے جس کی پناہ لی ہے۔ اور اس کی بلندی کے سامنے عرب و عجم منقاد ہیں۔ یہ اس خدا کے رسول کا مقام ہے جو ان تمام لوگوں سے اکرم ہے جن کے پاس ان کے ربّ کے پاس سے احکام اور حکمتیں آئی ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہادی ہیں جن کی نور ہدایت نے ہم سے ظلم

اور تاریکیوں کو مٹا دیا۔ یہ وہ ہیں جو آسمان کے اوپر مقام عزت تک بلند ہوئے پس ان سے ادھر ہی امتیں متحیر ہو کر رہ گئیں۔ یہ وہ ہیں جن کے لئے خدا نے حجاب اٹھا دیا۔ اگر کوئی دوسرا اس کا ارادہ کرتا تو اس کے پیر کو لغزش ہو جاتی۔ یہ وہ ہیں جن سے ہمارے ربّ رحمٰن نے خطاب کیا۔ تو اس سے کان اور منہ مقدس ہو گئے۔)

هذا نبي الذى المختار من مضر

هذا به انبياء الله قد ختموا

هذا الذى تبع المآء الطهورله

من كفه فسقاه الخلق حين ظموا

هذاالذى الفرق البدر المنير له

والكل يشهده الا الذى عنوا

هذا الذى اشرفت انوار عزته

بنورها قدا ضاء الحل والحرم

هذا المراد من الدنيا وساكنها

لولاه لم تخلق الاشباح والنسم

(یہ نبی ہدایت مضر سے چن لئے گئے ہیں۔ انہیں سے خدا کے انبیاء کا سلسلہ ختم کیا گیا۔ یہ وہ ہیں جن کی ہتھیلی سے طاہر پانی جوش زن ہوا پس لوگوں کو سیراب کر دیا جب وہ پیاسے تھے۔ یہ وہ ہیں جن کے لئے بدر منیر شق ہو گیا اور سوائے اندھوں کے سب نے اس کا مشاہدہ کیا۔ یہ وہ ہیں جن کی پیشانی کے انوار روشن ہوئے۔ ان کے نور سے حل وحرم روشن ہو گیا۔ دنیا اور اہل دنیا کے مقصود بھی ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو کالبد اور نفوس نہ پیدا ہوتے۔)

پھر علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ساتویں آسمان پر گئے وہ نور کا تھا اور وہاں کے لوگوں کی تسبیح سبحان خالق النور تھی

جو اس کو پڑھے گا انہیں کا سا ثواب ملے گا اور اس میں میں نے ایک مخلوق دیکھی جن کے بیان کرنے کی مجھے اجازت نہیں ہے اگر خدا نے مجھے قوت نہ عطا کر دی ہوتی تو میں ان کی طرف نگاہ نہ کر سکتا میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے کہا اے بھائی اور خلیفہ خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ رکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خوب آئے اور میں نے اس میں ایک صاحب کو دیکھا جو تمہارے صاحب کے مشابہ تھا اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذات شریف کو مراد لیا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھا وہ زبرجد سبز کے تخت پر بیٹھا تھا اور بیت المعمور سے پیٹھ ٹیکے ہوئے تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں جواب ملا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی ہیں میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور کہا اپنی امت سے میرا سلام کہئے اور ان کو مطلع کر دیجئے کہ جنت کی خاک پاکیزہ ہے اس کا پانی شیریں ہے وہ چٹیل میدان ہے اس میں سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنا اس میں درخت لگانا ہے۔ براوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ قاع کشادہ اور برابر زمین کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا ہے چکنی زمین کو کہتے ہیں جس میں سبزہ نہ ہو۔ طبرانی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جنت میں بکثرت درخت لگاؤ کیونکہ اس کا پانی شیریں ہے اس کی مٹی پاکیزہ ہے عرض کیا گیا اس کے درخت کیا ہیں۔ ارشاد فرمایا ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔

فائدہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے میرے بندہ کے لئے میری بہت سی رحمت لکھ دو اور جب الحمدللہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے میرے بندہ کے لئے میری بہت سی رحمت لکھ دو اور جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے میرے بندہ کے لئے میری بہت سی رحمت لکھ دو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سے افضل نہ میں نے تسبیح پڑھی ہے نہ مجھ سے پہلے انبیاء نے پڑھی

ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ پانچ بار پڑھتا ہے خدا اس کو پانچ چیزیں عطا کرتا ہے۔

اللهم اغفرلی وارحمنی وارزقنی وارشدنی وعافنی

(اے اللہ مجھے بخش دیجئے۔ مجھ پر رحم کیجئے۔ مجھے رزق دیجئے۔ مجھے ہدایت کیجئے۔ مجھے عافیت دیجئے۔)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ اپنی امت سے کہہ دیجئے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ دس دس بار صبح و شام اور سوتے وقت پڑھا کریں تو سوتے وقت ان سے دنیا کی بلائیں اور شام کو شیطان کے مکائد صبح کو اپنا غضب ان سے دور رکھوں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی کثرت کیا کرو کیونکہ وہ خزانہائے جنت میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کی کثرت کرے گا خدا اس کی طرف نظرِ (رحمت) کرے گا اور جس کی طرف خدا نظر کرتا ہے اسے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی میسر ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یعنی جنت میں جو کچھ ہوگا اس کا ثواب سب سے زیادہ نفیس ہے جیسے کہ خزانہ بھی نفیس ہی ہوا کرتا ہے اور باب الاذکار والدعا میں اس سے زیادہ گزر چکا ہے چوتھی سواری ساتویں آسمان سے سدرۃ المنتہیٰ تک حضرت جبرائیل علیہ السلام کے بازو کی تھی۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا پھر میں نے موتیوں کے ستاروں پر سونے کا ڈولا دیکھا ہر موتی کے نیچے پچاس فرشتے تھے ان میں سے ہر فرشتہ پکارتا تھا اے حبیب!! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحبا ہو اور مبارک ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بتوں کے توڑنے والے خدا کی توحید ماننے والے ہیں میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں انہوں نے کہا یہ ساتویں آسمان کے عبادت کرنے والے ہیں پھر میں نے ایک فرشتہ دیکھا اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے

تھے انہوں نے کہا بندہ صلح کار اور نبی صلح کار کو مرحبا ہو جس کے لئے زمین اور آسمان روشن ہوئے جو اپنے ربّ کے نزدیک با کرامت ہے آج آپ پر کرم ہوگا عطیہ ملے گا میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا راس الہدیٰ اور میں نے ایک فرشتہ دیکھا جس کو سملائیل کہتے تھے اس کے سر پر موتی اور یاقوت کا تاج تھا اس کا ایک ایک موتی ایسا تھا جس سے تمام دنیا والوں کو روشنی پہنچے اور ایک یاقوت اتنا بڑا جس میں ساری دنیا سما جائے پھر میں نے کچھ فرشتے دیکھے ہر فرشتہ کے سر پر جبرائیل علیہ السلام کے ہاتھ سے نوے ہاتھ لمبا چوڑا تاج تھا ہر تاج میں چار سو موتی لگے تھے ایک ایک موتی اتنا بڑا جس میں دنیا سماء جائے اور ایک ایک یاقوت اتنا بڑا جس میں دنیا کے لوگ سما جائیں پھر میں نے ایک فرشتہ دیکھا جس کے داہنی جانب دس لاکھ فرشتے اور بائیں جانب دس لاکھ فرشتے تھے اور ان کے سروں پر نور کے تاج تھے اور وہ آیۃ الکرسی پڑھتے تھے میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا نور عرش کے ایک قطرہ سے یہ پیدا ہوئے ہیں میں نے کہا اے جبرائیل! میرے ربّ کے عجائب کس قدر زیادہ ہیں انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کے عجائب تورات کی ایک ساعت میں دیکھے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرائیل علیہ السلام سے آیۃ الکرسی کا ثواب پوچھا انہوں نے کہا جب خدا نے زمین پیدا کی تو اسے حرکت ہوئی خدا نے اس کے تھامنے کے لئے ستر ہزار فرشتے بھیجے وہ اسے نہ روک سکے پھر ستر ہزار فرشتے اور بھیجے وہ بھی نہ روک سکے پھر ستر ہزار فرشتے بھیجے وہ بھی نہ روک سکے پھر خدا نے کوہ قاف کو پیدا کیا اس نے دنیا کا احاطہ کر لیا اور اس کے گرد اگرد چار سو چالیس پہاڑ پیدا کئے پھر بھی اسے قرار نہ ہوا پھر اس پر آیۃ الکرسی لکھ دی تب اسے قرار آیا پس جو آیۃ الکرسی پڑھے گا اسے اتنا ثواب ملے گا جو کوہ قاف اور ان پہاڑوں کا وزن رکھتا ہوگا اور ان فرشتوں کی تسبیح کا ثواب الگ ملے گا جب خدا نے آفتاب و ماہتاب کو پیدا کیا ستر ہزار فرشتوں کو انہیں کھینچنے کا حکم دیا وہ عاجز ہو گئے پھر ستر ہزار فرشتے اور بھیجے وہ بھی عاجز ہو گئے پھر ستر ہزار فرشتے اور بھیجے وہ بھی عاجز ہو گئے پھر ستر ہزار فرشتے بھیجے وہ بھی

عاجز ہو گئے اس کے بعد ان دونوں پر آیۃ الکرسی لکھ دی وہ خدا کی قدرت سے چلنے اور گردش کرنے لگے پس جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اسے پڑھے گا اس کو ان فرشتوں کے شمار کے موافق اور ان چیزوں کے شمار کے موافق جن پر آفتاب وماہتاب طلوع ہوتے ہیں ثواب ملے گا۔ عرائس میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے آیۃ الکرسی کو شیطان کے شر سے ایمان داروں کے لئے امان بنایا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ہم چلے اور جبرائیل علیہ السلام میرے پیچھے پیچھے تھے یہاں تک کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گئے دیکھتے کیا ہیں کہ وہ بڑا درخت مشک کے ٹیلے پر لگا ہوا ہے اس کی دس ہزار شاخیں ہیں اور اتنی بڑی کہ سو برس تک شاخ کے سایہ میں سوار چلا جائے ہر شاخ میں دس لاکھ پتے ہیں اور ہر پتا اتنا بڑا کہ تمام جن وانس اس کے سایہ میں آ جائیں ہر پتا پر ماہتاب کے رنگ کا فرشتہ ہے اس کے سر پر نور کا تاج ہے اور اس کے ہاتھ میں نور کی چھڑی ہے اس کی پیشانی پر لکھا ہے۔ ہم سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے والے ہیں وہ ذات پاک ہے جس کی کوئی انتہا نہیں اس جڑ سے غیر متغیر پانی کی نہریں اور دودھ کی نہریں اور شراب کی نہریں جو پینے والوں کے لئے باعث لذت ہیں اور شہد مصفیٰ کی نہریں نکلی ہیں۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ مقاتل کا قول ہے اور اس میں ہر رنگ کے زیور ہیں لباس ہیں اور ہر طرح کے پھل لگے ہوئے ہیں عرائس میں مذکور ہے کہ جنت کے قریب ساتویں آسمان پر وہ لگا ہے اور اس کی جڑیں کرسی کے نیچے ہیں اور اس کی شاخیں عرش کے نیچے ہیں اس کے وسط میں جبرائیل علیہ السلام کا مقام ہے اس کو فرشتے چھپائے ہوئے ہیں۔ گویا کہ وہ سونے کے پردے ہیں۔

میں نے تفسیر قشیری رحمۃ اللہ علیہ میں اللہ تعالیٰ کے قول

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی (۱۶:۵۳)

جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔

کے متعلق دیکھا ہے یعنی خدا نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سورۂ بقر کے خواتیم عنایت فرمائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بخش دیا۔ نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ

نے کہا ہے ٹیڑی کی شکل کے سونے کے فرشتوں نے اسے چھپا رکھا ہے ہر فرشتے کے پاس ایک طبق ہے اس کے اوپر بے شمار لطائف ہیں وہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پھیلا دیے۔ نیشا پوری کا بیان ہے محققین نے کہا ہے اسے خدا کے نور نے چھپا رکھا ہے خدا نے اس پر تجلی کی ہے جیسے پہاڑ پر تجلی کی تھی لیکن وہ پہاڑ سے قوی تر ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قوی تر ہیں کیونکہ آپ بے ہوش نہیں ہوئے اور نہ سدرہ مضطرب ہوا۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اس کی جڑ میں جرائیل علیہ السلام کی محراب ہے جرائیل علیہ السلام نے اذان دی جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا میں ہر شیء سے بڑا ہوں جب انہوں نے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ جب انہوں نے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا ارشاد ہوا میرے بندہ نے سچ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بندہ اور رسول ہیں ان کو مرحبا ہو جب انہوں نے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہا ارشاد ہوا جو اس کو ادا کرے گا فلاح پائے گا جب انہوں نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا ارشاد ہوا اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ایمانداروں نے فلاح پائی جب اذان سے فارغ ہوئے اور اقامت ہوئی فرشتوں نے صفیں باندھیں ہر صف اتنی بڑی تھی جیسے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے میں نے انہیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر گروہ کے گروہ فرشتے مجھے آ آ کر سلام کرنے لگے پھر اس حجاب سے جو رحمٰن سے یعنی عرش سے ملا ہوا تھا ایک فرشتہ نکلا اور رحمٰن سے عرش مراد لینے کی دلیل سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے پھر جرائیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ کے قریب حجاب اکبر کے پاس گئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جرائیل! یہ کیا ہے انہوں نے کہا قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر مبعوث کیا ہے میں نے اس وقت سے پہلے جب سے میری پیدائش ہوئی ہے آج کی گھڑی تک کبھی دیکھا ہی نہ تھا پھر فرشتے نے اذان دی لیکن اسے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کا کچھ جواب نہ ملا۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی بعض معراج کی روایتوں میں دیکھا

ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا میں نے درخت پر سبز پرندے دیکھے ان میں کچھ خوش تھے کچھ غمگین تھے اور ان میں ایک بزرگ مرد اور عورت دیکھے میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سارہ علیہا السلام ہیں اور پرندے ایماندار لوگوں کی روحیں ہیں اور غمگین وہ ہیں جو ابھی ابھی اپنے اہل سے جدا ہوئے ہیں اور خوش وہ ہیں جن کو جدا ہوئے عرصہ گزرا اور اس کا نام سدرۃ المنتہیٰ اس لئے رکھا گیا کہ اس کے نیچے کی مخلوق کا علم اس سے اوپر متجاوز ہو کر نہیں جاتا اور نہ اوپر والوں کا علم نکل کر نیچے آنے پاتا ہے۔ کہ نیچے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اوپر کیا ہے اور اوپر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ نیچے کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ اس کا نام سدرۃ المنتہیٰ اس لئے رکھا گیا کہ جو شخص حضرت نبی کریم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وطریقہ پر ہوگا اس کی وہاں تک انتہا ہے اور بعض کا قول ہے اس لئے کہ جو وہاں تک پہنچتا ہے کرامت کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ربّ العالمین کا نور اسے چھپائے ہوئے ہے۔

موعظت: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو بیری کو کاٹتا ہے خدا دوزخ میں اس کا سر مارتا ہے بعض نے کہا ہے مراد یہ ہے جو شخص اس کو جنگل سے جہاں مسافر وغیرہ اس کے سایہ میں رہتے ہوں بلاضرورت کاٹتا ہے اس کے لئے یہ حکم ہے۔

فائدہ: ایک بار صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت ایک وادی میں اتری اس میں ایک بیری کا درخت تھا انہیں پسند آیا انہوں نے کہا کاش ایسا ہی درخت ہمارے پاس ہوتا خدا نے اپنا قول فی سدر مخضود (۲۸:۵۶) اتارا یعنی خدا نے ہر کانٹے کی جگہ پر پھل پیدا کیا ہے جس میں بہتر رنگ کے کھانے ہیں اور بعض کا قول ہے مخضود سے مراد بہت لدا ہوا اور طلح منضود کیلا کے پھل کے کہتے ہیں اور منضود سے تو یہ مقصود ہے اور بادام کے منافع باب جنت میں آگے آتے ہیں۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے خدا کے قول اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس کو سونے کے پرداتوں نے چھپا لیا ہے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ اس کو انوار جلال نے چھپا لیا ہے اور اس کے اوپر در و یاقوت

اور زبرجد کے پردے پڑے ہیں ان فضائل کے ساتھ خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ وہ تین چیزوں کے ساتھ منفرد ہے اس کا سایہ دراز ہے اس کا مزہ لذیذ ہے اور اس کی خوشبو تیز ہے پس ایمان کے مشابہ ہو گیا جو تین چیزوں کا جامع ہے۔ زبان سے کہنا دل سے نیت کرنا اور عمل کرنا پس اس کا سایہ باعتبار ایمان کے بمنزلہ عمل کے ہے کیونکہ وہ عالم سے متجاوز ہو جاتا ہے جیسے کہ سایہ متجاوز ہو جاتا ہے اور اس کا مزہ بمنزلہ نیت کے ہے کیونکہ وہ مخفی ہے اور اس کی خوشبو بمنزلہ زبان سے کہنے کے ہے کیونکہ وہ ظاہر ہے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس پہنچے فرشتوں نے ابر کے قطعہ کی طرح اس پر انوار کے اترنے سے پہچان لیا وہ ٹڈی دل کی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے دوڑے اس کے قریب جنت الماویٰ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ وہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام سکونت گزیں ہوتے ہیں اور مقاتل اور کلبی رحمۃ اللہ علیہما کا قول ہے کہ وہاں شہیدوں کی روحیں سکونت گزیں ہوتی ہیں۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیان کیا ہے اور مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا دیا اور وہ چھٹے آسمان میں ہے اور اس کا نام اس وجہ سے ہے کہ جو کچھ زمین سے اوپر جاتا ہے اس کی انتہا یہیں تک ہوتی ہے پھر وہاں سے لے لیا جاتا ہے۔ اسی طرح جو اوپر سے اترتا ہے اس کی انتہا بھی وہیں تک ہوتی ہے پھر وہاں سے لے لیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے وہ سب سے بلندی میں ہے۔ برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ شاید اس کی جڑ چھٹے آسمان میں ہوگی اور اس کا اوپر کا حصہ ساتویں میں ہوگا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک مرغ دیکھا جس کی سبز روئیں اور نہایت سفید پر تھے جو کبھی میرے دیکھنے میں نہ آئے ہوں گے اور ساتویں زمین میں اس کے سرخ سونے کے پیر تھے اور اس کی دم موتی کی اس کا سر ایک بڑے موتی کا عرش کے نیچے تھا اس کی دونوں آنکھیں یاقوت کی اس کے سر کا تاج عقیق سرخ کا اس کے دو سبز بازو تھے جب انہیں پھیلاتا تھا تو مشرق اور مغرب سے نکل جاتے تھے جب اوّل تہائی رات گزر جاتی ہے تو وہ اپنے بازو پھیلاتا ہے اور بلند آواز سے خدا کی تسبیح کرتا ہے چنانچہ کہتا ہے سبحان ربی

العظیم سبحان ربی العزیز القهار سبحان ربّ العرش الرفیع جب وہ تسبیح کرتا ہے تو زمین کا مرغ بھی تسبیح کرنے لگتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جیسے دوبارہ اس مرغ کو دیکھنے کا مجھے برابر اشتیاق رہا۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سمائے دنیا میں دیکھا تھا اور خبر میں وارد ہے کہ عرش کے مرغ کے اتنے بازو ہیں جتنی خدا کی مخلوق ہے وہ کہتا ہے اے اللہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے گنہگاروں کی مغفرت فرمایئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے روز حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے۔ اس کے پیر سونے کے اس کی مہار موتی اور یاقوت کی ہو گی اور ان کے پاس ایک جھنڈا ہو گا مؤذن لوگ ان کی پیروی کریں گے پھر وہ ان کو جنت میں لے جائیں گے یہاں تک کہ جس نے لوجہ اللہ چالیس دن کو اذان کہی ہو گی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرغ سفید کے حق میں مروی ہے کہ وہ نماز کے لئے اذان دیتا ہے اور خفتہ کو بیدار کرتا ہے اور اپنی چیخ سے جنوں کو بھگا دیتا ہے۔ کعب احبار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنت کے اکثر پرندے مرغ ہوں گے اور عرائس میں ہے کہ خدا نے مرغ کو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس اتارا جب مرغ ملائکہ کی تسبیح سنتا تھا وہ تسبیح کرتا تھا تو حضرت آدم علیہ السلام بھی تسبیح کرتے تھے اور باب کرم میں اس سے زیادہ گزر چکا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں آتا ہے پرانے مرغ کا گوشت قولنج کو نافع ہے۔

فائدہ: میں نے مدخل میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! ہم منتروں سے جھاڑا کرتے ہیں یا دواؤں سے معالجہ کیا کرتے ہیں کیا اس سے کوئی شئے تقدیر خداوندی میں سے رد ہو جاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی تقدیر میں ہے ترمذی نے کہا ہے یہ صحیح حدیث ہے اور جبرئیل علیہ السلام اپنے قول

بسم اللّٰه ارقیك واللّٰه یشفیك من كل داء یوذیك

(خدا کے نام سے میں آپ کو جھاڑتا ہوں اور خدا ہر مرض سے جو آپ کو ایذا دے آپ کو شفا دیتا ہے۔)

میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جھاڑ جبرائیل علیہ السلام سے ہے اور شفا خدا کی جانب سے ہے اور اسی میں ہے کہ کسی کو قولنج ہو گیا اس نے خواب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہد تین درم اور زیت (پڑھا ہوا تیل زیتون کا) مرقی ڈیڑھ درم اور کلونجی اکیس درم لے کر سب کو ملا لیا جائے اور نہار منہ اور سوتے وقت اس میں سے استعمال کیا جائے کسی کو خلوئے دماغ کا مرض ہو گیا اس نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دار چینی، زنجبیل، لونگ، سنبل الطیب اور جائفل میں سے ہر ایک ڈیڑھ درم اور کلونجی دو درم لے کر سب کو باریک پیس لیا جائے اور پکا کر شہد میں آمیز کر لیا جائے جب قریب اتارنے کے ہو اس پر تھوڑا عرق لیموں نچوڑ دیا جائے اس شخص نے ایسا ہی کیا خدا نے اسے شفا بخشی۔ کسی شخص کے چیچک نکل آئی اس نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑا انگوری سرکہ تھوڑا شہد اور تھوڑا زیت مرقی لے کر ملا لے اور اسی کی بدن پر مالش کر چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور حکم خدا سے شفایاب ہو گیا مدخل میں مذکور ہے زیت مرقی یہ ہے کہ عمدہ زیتون کا تیل لے کر پاکیزہ برتن میں رکھے اور اسے کسی شئے سے حرکت دیتا جائے اور پڑھتا جائے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ سے آخر سورت تک لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ سے آخر سورت تک اور سورۂ اخلاص اور معوذتین بھی پڑھے اور مذکور ہے کہ زیت مرقی کی اگر مالش کی جائے تو تمام امراض کو نافع ہے اگر شدید درد ہوتا ہو تو تھوڑی دیر دھوپ میں بیٹھ کر مقام درد پر اسی کی مالش کی جائے تو اس پر تھوڑی مصطگی اور کلونجی پیس کر لگا دی جائے ایک بار کسی کی آنکھ میں شدید درد ہوا اس نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنگ سرمہ لے کر آگ میں سرخ کیا جائے اس کے بعد زیت مرقی میں بجھا کر پیس لیا جائے اور تین روز یہ سرمہ لگایا جائے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور صحت یاب ہوا کسی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ضعف معدہ کی شکایت کی آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصطگی سائیدہ گلاب میں حل کرا کے بقدر ایک درہم لے لی جائے اور اس میں سات دانے کلونجی کے ملا کر سات روز تک نہار منہ کھا لیا جائے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا صحت یاب ہوا اور باب امانت میں منافع گزر چکے ہیں اگر ان کو مکرر بیان کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں معلوم ہوتا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر میں نے ایک فرشتہ دیکھا جس کا آدھا دھڑ برف کا تھا اور آدھا آگ کا اور وہ پکار رہا تھا اے اللہ اے وہ ذات جس نے برف اور آگ میں الفت پیدا کی اور اپنے ایمان دار بندوں کے دلوں میں الفت پیدا کی میں نے پوچھا: اے جبرئیل یہ کون ہے انہوں نے کہا یہ فرشتہ ہے جو حبیب کہلاتا ہے اس کو خدا نے آسمان اور زمین کے اطراف پر مقرر فرمایا ہے جو ایمان دار لوگ زمین میں ہیں ان کا یہ سب فرشتوں سے زیادہ خیر خواہ ہے۔ ان کے لئے قیامت تک ایسی دعا جو سنی جائے کیا کرتا ہے پھر میں نے کرسی پر ایک فرشتہ دیکھا اور ساری دنیا اس کی دونوں زانو کے درمیان تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک تختی تھی جس میں غور کر رہا ہے اپنے داہنے بائیں التفات نہ کرتا تھا۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے مقام پر بیان کیا ہے کہ آپ نے اسے چوتھے آسمان پر دیکھا تھا۔ جبریل علیہ السلام اس کے سر پر ٹھہر گئے اور کہنے لگے اے ملک الموت تو حضرت محمد مصطفیٰ نبی رحمت اور حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام نہیں کرتا۔ تب وہ میری طرف ملتفت ہوا اور کہنے لگا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیک۔ آپ کو بشارت ہو میں نے ساری بھلائی سوائے آپ کے اور آپ کی امت کے کسی میں نہیں دیکھی ہے۔ آپ اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھئے اور جی کو خوش کیجئے۔ میں نے اس سے پوچھا مجھے بتلا تو ایمان دار کی روح کیسے قبض کرتا ہے۔ اس نے کہا جب دنیا سے اس کی آخر ساعت اور آخرت کی اوّل ساعت آتی ہے میں اپنے اعوان کو اس کے پاس بھیج دیتا ہوں۔ ان کے پاس جنت کے پھول ہوتے ہیں اور ان کی ایک شاخ ہوتی ہے۔ وہ اس کو اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں لے آتے ہیں اور اس کی روح کے ساتھ نرمی سے پیش آتے ہیں یہاں تک کہ جب اس کی سانس حلقوم میں پہنچتی ہے میں اتر کر اس کے پاس

جاتا ہوں اس کو سلام کرتا ہوں پھر اس کی روح قبض کر کے آسمان پر لے جاتا ہوں پھر فرشتوں کی جس جماعت پر اس کا گزر ہوتا ہے اس کو مرحبا کہتی ہے اور تحیت بجالاتی ہے یہاں تک کہ خدا کے پاس وہ پہنچ جاتا ہے۔ خدائے سبحانہ کا ارشاد ہوتا ہے پاکیزہ نفس کو مرحبا ہو جو پاکیزہ بدن میں جاگزیں تھی سنو میرے بندہ کا اعمال نامہ علیین میں لکھ رکھو اور اس کی روح کو جنت میں لے جاتے ہیں پھر جو کچھ خدا نے اس کے لئے تیاریاں کر رکھی ہیں انہیں دیکھتا ہے۔ اس کے بعد اس کی روح اس کے بدن کی طرف لوٹا دی جاتی ہے۔ وہ اپنے غسل دینے والے اور خوشبو لگانے والے کو دیکھتا ہے اور سب سے زیادہ اسے محبوب وہی ہوتا ہے جو کہتا ہے اس کو جلدی لے جاؤ اور سب سے مبغوض اسے وہ معلوم ہوتا ہے جو کہتا ہے اور انتظار کرو جب وہ قبر میں داخل ہوتا ہے زمین کہتی ہے تجھے مرحبا ہو خیر مقدم ہو جب تو میری پشت پر تھا تو میں تجھ سے محبت کیا کرتی تھی پھر بھلا آج کیا حال ہوگا کہ تو میرے اندر آ گیا ہے ابھی تو دیکھ لیتا ہے جو تیرے ساتھ میں معاملہ کرتی ہوں پھر جہاں تک نظر جاتی ہے اس کی قبر وہاں تک کشادہ ہو جاتی ہے پھر جب اس کے گھر والے واپس چلے جاتے ہیں تو اس کے پاس منکر اور نکیر آتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرا نبی کون ہے۔ وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اسلام میرا دین ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں قرآن میرا امام ہے۔ وہ اسے سخت ڈانٹ پلاتے ہیں اور سوال کو اس پر رد کر دیتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کیا تم دونوں دین کے بارہ میں مجھے فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہو مجھے تو سوائے اس کے کچھ نہیں معلوم۔ تب وہ کہتا ہے تو نے سچ کہا اسی پر تو زندہ رہا اسی پر تیری وفات ہوئی اور اسی پر تو مبعوث ہوگا پھر اس کے لئے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دیتے ہیں۔ جب وہ اس کی طرف دیکھتا ہے تو رونے لگتا ہے۔ وہ کہتے ہیں غمگین نہ ہو یہ تیرا گھر اور تیری قرارگاہ نہیں ہے۔ دیکھ تیرے عمل نیک کی وجہ سے خدا نے تجھے کیا پھیر دیا پھر یہ دروازہ اس سے بند کر دیا جاتا ہے اور جنت کی طرف کا دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔

اور کافر کی جب دنیا سے آخر ساعت اور آخرت کی پہلی ساعت آتی ہے میں اپنے

اعوان کو اس کے پاس بھیج دیتا ہوں اور وہ آگ کے شعلے اور آگ کے ٹکڑے لئے ہوتے ہیں اور زقوم کے درخت کی ایک شاخ ان کے پاس ہوتی ہے۔ وہ اس کے دونوں آنکھوں کے بیچ میں لے آتے ہیں اور اس کی روح سے سختی اور شدت سے پیش آتے ہیں یہاں تک کہ جب اس کی روح حلقوم تک آ پہنچتی ہے وہ اسے چھوڑ کر بلند ہو جاتے ہیں' پھر میں اتر کر اس کو خدا کے غصہ اور دوزخ کی بشارت سناتا ہوں پھر اس کی روح کو آسمان پر لے جاتا ہوں پھر آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ جو فرشتہ اس کو دیکھتا ہے اس پر لعنت کرتا ہے۔ خدا کے پاس سے آواز آتی ہے کہ نفس خبیث کو جو خبیث بدن میں تھی مرحبا نہ ہو پھر اس کا نامہ اعمال سجین میں لکھ رکھا جاتا ہے اور اس کو دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں جو عذاب خدا نے اس کے لئے تیار کیے ہیں انہیں دیکھتا ہے پھر اس کی روح اس کے بدن کی طرف لوٹا دی جاتی ہے۔ وہ اپنے غسل دینے والے اور خوشبو لگانے والے کو دیکھتا ہے اس کو سب سے زیادہ محبوب معلوم ہوتا ہے جو کہتا ہے اس کے لے جانے میں ذرا اور انتظار کر لو اور سب سے زیادہ مبغوض اسے وہ معلوم ہوتا ہے جو کہتا ہے اسے جلدی لے چلو پھر جب اس کا جنازہ اس کی قبر کی طرف لے جاتے ہیں تو تین بار چلاتا ہے جس کو سوائے جن وانس کے ساری مخلوق کے لوگ سنتے ہیں۔ میرے ساتھیو ہائے میرے پڑوسیو ہائے میری نعش کے اٹھانے والو تم کو دنیاوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے جیسے مجھ کو اس نے دھوکے میں ڈالا ہے اور تم کو زمانہ کھیل میں نہ ڈالے جیسے اس نے مجھے کھیل میں ڈال رکھا تھا پھر اسے عذاب خداوندی کی طرف لے جاتے ہیں۔ جب وہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے زمین کہتی ہے نہ تجھے مرحبا ہو نہ خیر مقدم' اپنے ربّ کی عزت کی قسم جب تو میری پشت پر چلتا تھا تو مجھے تجھ سے عداوت تھی پھر اب تو تو میرے اندر آ گیا ہے' اب کیا کچھ عداوت نہ ہوگی اب تجھے معلوم ہوا جاتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں پھر اس کے اوپر اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے۔ جب اس کے گھر والے لوٹ جاتے ہیں اس کے پاس منکر ونکیر آتے ہیں۔ دونوں اس سے پوچھتے ہیں نہ تو نے خود واقفیت پیدا کی اور نہ پیروی کی۔ اس کے بعد جنت کی طرف کا دروازہ اس کے لئے کھولتے ہیں۔ جب وہ ادھر دیکھتا ہے خوش ہو جاتا ہے۔ اس

سے وہ دونوں کہتے ہیں تو خوش نہ ہو کیونکہ یہ تیرا گھر اور تیری قرار گاہ نہیں ہے۔ دیکھ خدا نے تیرے کفر کی وجہ سے تجھے کس شے سے محروم کر دیا۔

ایک روایت میں ہے میں نے کرسی پر ایک فرشتہ دیکھا اور دنیا و مافیہا اس کے زانوؤں کے درمیان تھی اور اس کے ہاتھ میں نور کی ایک تختی تھی جس میں غور کر رہا تھا اور اپنے داہنے بائیں التفات نہ کرتا تھا۔ اس کے داہی طرف ایک بڑا درخت تھا کبھی اس درخت کو دیکھ لیتا تھا اور اپنے تختی کو دیکھتا تھا۔ میں نے کہا یہ کون ہے۔ انہوں نے کہا یہ ملک الموت ہے۔ میں اس کے قریب گیا اسے سلام کیا اس نے سر سے میری طرف اشارہ کیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے اس سے کہا یہ حضرت محمد مصطفیٰ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت ہیں اس نے مجھے مرحبا کہا اور تحیت بجا لایا اور مجھے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت ہو کیونکہ خیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں قیامت تک کے لئے ہے میں نے کہا حمد خدا کو شایان ہے جس نے نعمتیں عطا فرما کر احسان کیا ہے پھر میں نے پوچھا تجھے خلائق کی روحیں قبض کرنے پر کیسے قدرت ہوتی ہے اس نے کہا آپ دیکھتے نہیں کہ ساری دنیا میرے سامنے ہے اور تمام مخلوقات میری آنکھ میں ہے اور اس درخت کے پتے اتنے ہیں جتنی خلائق کی روحیں ہیں ہر پتے پر اس کا نام لکھا ہے جس کے لئے وہ پتا ہے اور اس تختی میں خلائق کے نام ہیں جب کسی بندہ کا رزق ختم ہو جاتا ہے اس کا پتا زرد پڑ جاتا ہے اور خشک ہو جاتا ہے میں اس کے نام کو چھوتا ہوں اور فوراً مر جاتا ہے اور خبر میں ہے کہ ملک الموت علیہ السلام کے اتنے ہاتھ ہیں جتنی روحیں ہیں اپنی جگہ ہی سے سب کی روحیں قبض کر لیتے ہیں اور نسفی رحمۃ اللہ علیہ کی زہر الریاض میں ہے خدا نے خلاق کی ارواح کی تعداد کے چشمے پیدا کئے ہیں جب کسی کی روح قبض کر لی جاتی ہے ایک چشمہ جاری ہو جاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی گھر والے ایسے نہیں جس کی ملک الموت دن میں دو بار خبر نہ لیتے ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی گھر نہیں کہ جس کے دروازہ پر ملک الموت پانچ بار نہ کھڑے ہوتے ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے موت کی بکثرت یاد کیا کرو جو بندہ موت

کا بکثرت ذکر کرتا ہے خدا اس کے دل کو درست کر دیتا ہے اور موت کو اس پر آسان کر دیتا ہے۔

یاغافلا عن صروف الدهرفی سنة
والدهريوقظ بالايات والعبر
كم ذا تنام وعين الدهر ساهرة
له حوادث فی الغدوات والبكر
لاما من الدهر واحذ رمن تقلبه
فشيمة الدهر شوب الصفوبالكدر
وارغب نفسك عما سوف تتركه
فعل اللبيب اخی التحقيق والنظر
ماذا يغترك من دار الفناء ومن
عمر يمر كمثل الريح بالبصر
فاسعد لنفسك فالساعات فاينة
والعمر منقص والموت فی الاثر

(اے سال بھر میں گردش زمانہ سے غافل۔ اور زمانہ نشانیاں اور عبرت ناک واقعات سے بیدا کرتا ہے۔ کب تک خواب میں رہو گے اور زمانہ کی آنکھ بیدار ہے اس کے حوادث صبح اور فجر کو آتے رہتے ہیں زمانہ سے بے خوف نہ ہو اور اس کی گردش سے ڈرتا رہ کیونکہ زمانہ کی خصلت صاف اور مکدر اشیاء کو خلط کرنا ہے جن چیزوں کو تو آئندہ چھوڑنے والا ہے اس سے روگرداں ہو کر اپنے نفس پر زاغب ہو جیسے کہ عقلمند صاحب تحقیق اور صاحب نظر کیا کرتا ہے تجھے دار فنا اور عمر جو ہوا کے مثل گزرتی نظر آتی ہے کیا عزیز ہے اپنے نفس کی تیاری کر ساعات فانی ہیں اور عمر گذران ہے اور موت در پے ہے۔)

فائدہ: میں نے حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب وسائل الحاجات میں

دیکھا ہے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وقت قریب آیا لوگوں نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کچھ نصیحت کر کے توشۂ آخرت عنایت فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جو شخص ان کلمات کو پڑھ کر مر جائے خدا اس کی روح کو افق مبین میں جاگزیں کرتا ہے لوگوں نے پوچھا افق مبین کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرش کے سامنے ایک چٹیل میدان ہے اس میں باغات نہریں اور درخت ہیں روزانہ سو رحمتیں اسے چھپا لیتی ہیں' بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت مجاہد بیان کیا ہے کہ افق اعلیٰ ناحیۂ مشرق سے ہے جو اس کو پڑھے گا خدا اس کو اس مقام میں جاگزیں کرے گا۔

اللهم انك ابتدات الخلق من غير حاجة بك اليهم ثم جعلتهم فريقين فريق في الجنة وفريق فى السعير فاجعلني للنعيم ولا تجعلني للسعير اللهم انك خلقت الخلق فرتا و ميزتهم قبل ان تخلقهم جعلت منهم شقيا وسعيد اوغويا ورشيد افلا تشقني بمعاصك اللهم انك قدرت حركات العباد فلا يتحرك شيء الا باذنك فاجعل حركاتي في تقواك اللهم ان احد الا يشاء حتى يشاء فاجعل مشيئتك ان اشاء ما يقربني اليك اللهم انك خلقت الخير والشر وجعلت لكل منهما عاملا يعمل به فاجعلني من خير القسمين

اللهم انك خلقت الجنة والنار وجعلت لكل واحدة منهما اهلا فاجعلني من ساكني جنتك اللهم انك اروت بقوم الضلال ضيقت صدور هم واروت بقوم الهدى فشرحت صدورهم فاشرح صدري للايمان وزينه في قلبي اللهم انك وبرت الا مور وجعلت مصير ما اليك فاحيني بعد الموت حيوة طيبة قربني اليك زلفى اللهم من اصبح وامسى ثقة درجائي ولا حول ولا قوة

الا باللہ

اے اللہ آپ نے خلق کا آغاز کیا بغیر اس کے کہ آپ کو اس کی حاجت ہو پھر آپ نے دو فریق کر دیئے ایک فریق جنت میں اور ایک فریق دوزخ میں پس مجھے جنت کے لیے رکھیے دوزخ کے لئے نہیں اے اللہ آپ نے خلق کو فرقہ فرقہ پیدا کیا ہے اور قبل پیدا کرنے کے انہیں ممتاز کیا ہے چنانچہ ان میں سے بد بخت نیک بخت اور گمراہ اور ہدایت یافتہ بنائے ہیں پس مجھے میرے گناہوں کی وجہ سے بد بخت نہ بنائیے اے اللہ بندوں کی حرکات پر آپ قادر ہیں آپ کے بلا اجازت کوئی شے حرکت نہیں کر سکتی اس لئے میرے حرکات تقویٰ میں کیجئے۔ اے اللہ کوئی نہیں چاہتا جب تک آپ نہ چاہتے ہوں، پس آپ یہ چاہیں کہ میں ایسی شے چاہوں جو مجھے آپ کے قریب کر دے۔ اے اللہ آپ نے خیر اور شر کو پیدا کیا اور ہر ایک کا کوئی کرنے والا بنایا ہے پس مجھے!

دونوں قسموں میں سے بہتر بنائیے۔ اے اللہ آپ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا اور ان میں سے ہر ایک کے قابل لوگ بنائے ہیں مجھے اپنی جنت کا خواستگار بنائیے اے اللہ اگر آپ کسی قوم کو گمراہ کرنا چاہیں تو ان کا سینہ تنگ کر دیں اور اگر کسی قوم کے ساتھ ہدایت چاہیں تو ان کے سینہ کو کھول دیں پس ایمان کے لئے میرا سینہ کھول دیجئے اور میرے دل میں اس کو مزین کر دیجئے۔ اے اللہ آپ نے کاموں کی تدبیر کی ہے اور ان کا مرجع اپنی طرف رکھا ہے پس مجھ کو بعد موت کے پاکیزہ زندگی دیجئے اور اپنا قرب عنایت کیجئے اے اللہ جو آپ کے سوا کسی پر بھروسا امید کر کے صبح و شام کرتا ہے۔ تو آپ میرے بھروسہ اور امید ہیں اور بغیر آپ کی مدد کے بازگشت اور قوت ممکن نہیں۔)

بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے

ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے مرتے وقت لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے اسے آگ کبھی نہ کھائے گی۔

پانچویں سواری آپ کی قاب قوسین تک رفرف تھی۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا قول ہے یعنی دو ہاتھ کے اندازہ پر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کمان اور چلہ کے درمیان جس قدر فاصلہ ہوتا ہے اس قدر۔ اور اس سے زیادہ بیان آگے آتا ہے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ہم ایک ساعت تک چلتے رہے۔ اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ میرے اور جبریل علیہ السلام کے درمیان مسافت بعیدہ حائل ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! مجھے کہاں چھوڑے دیتے ہو اور پیچھے رہے جاتے ہو۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو ایسے مقام پر ہیں جس سے کوئی مخلوق آگے نہیں جا سکتی۔ اگر میں اس سے آگے نکل چلتا ہوں تو نور سے جل کر رہ جاتا' پھر کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف لے جائیں۔ آپ کے پروردگار کی جانب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی ہوگی چنانچہ میں نے ان کو وہیں چھوڑ دیا اور جہاں تک خدا نے چاہا چلا گیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر جہاں تک خدا نے چاہا میں چلا گیا پھر میرے لئے ستر ہزار نور کے حجاب اور ستر ہزار روشنی کے حجاب اٹھا دیئے گئے۔ جب میں انہیں طے کر چکا تو اس روح کے پاس پہنچا جس کا اللہ تعالیٰ کے قول یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ میں ذکر ہے۔ (جس دن روح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔)

اس کے ایک لاکھ سر ہیں اور ہر سر میں ایک لاکھ چہرے ہیں ہر چہرے میں ایک لاکھ منہ ہیں۔ ہر منہ میں ایک لاکھ زبانیں ہیں۔ ہر زبان میں اسی ہزار لغت ہیں خدا کی تسبیح خوانی کر رہی ہے اور ایک لغت دوسری سے ملتی جلتی نہیں ہے۔ خدا اس تسبیح سے فرشتوں کو پیدا کرتا ہے جو قیامت تک ان کی تسبیح کا ثواب میری امت کے لئے لکھتے رہتے ہیں۔ میں نے کہا اے روح یہ تیرا مقام ہے۔ اس نے کہاں ہاں اگر میں اس سے آگے جاتی تو نور

سے میں جل جاتی اور بعض کا قول ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس حجاب اکبر کے قریب جبریل علیہ السلام ٹھہر گئے تھے اور آپ سے کہنے لگے تھے کہ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے جائیں میں نے ان سے کہا پہلے تم آگے بڑھو۔ وہ بولے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو یہ زیبا نہیں کہ اس مقام سے آگے بڑھے اور آپ خدا کے نزدیک مجھ سے زیادہ باکرامت ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا ایک مقام معین نہ ہو اگر میں سوئی کی نوک کے برابر بھی آگے بڑھوں تو نور قدرت سے جل جاؤں۔ اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ سبز رنگ کے رفرف کو چار فرشتے اٹھائے لئے چلے آتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام نے مجھے اس پر بٹھایا اور ایک روایت میں ہے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کیا تم اپنے ربّ کو دیکھتے ہو۔ انہوں نے کہا میرے اور خدا کے درمیان نور کے ستر حجاب ہیں اور سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نور وظلمت کے ستر ہزار حجاب اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ خدا کے اور ان فرشتوں کے مابین جو عرش کے گرد ہیں نور کے ستر حجاب ہیں۔ بعض کا قول ہے خدا نے جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کے درمیان ستر حجاب پیدا کئے ہیں۔ ہر حجاب کی موٹائی پانچ سو برس کی راہ ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو میکائیل علیہ السلام کے نور سے جبریل علیہ السلام جل جاتے۔ ہاں رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ بقرہ کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام سے افضل ہیں اور میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کے درمیان خدا نے ستر حجاب پیدا کئے ہیں۔ تو میکائیل علیہ السلام اسرافیل علیہ السلام کے نور سے جل جاتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان والوں سے اسی طرح محجوب ہے جس طرح زمین والوں سے محجوب ہے اور عقول سے اسی طرح محجوب ہے جس طرح نظروں سے محجوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ کسی شے میں حل کئے ہوئے ہے نہ کسی شے سے غائب ہے اور ملاء اعلیٰ کے رہنے والے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی طلب گار ہیں جیسے تم اس کے طلب گار ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے قبل اس کے کہ تم مجھے گم کرو ایسا علم مجھ سے پوچھ لو جس کو نہ جبرائیل علیہ السلام جانتے ہیں نہ میکائیل علیہ السلام۔ آپ نے کہا کہ خدا نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں مختلف علوم سکھائے ہیں۔ بعض علم تو ایسے ہیں خدا نے جن کے مخفی رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے اور بعض علم ایسے ہیں جن کے تبلیغ کا آپ کو حکم دیا ہے اور بعض علم ایسے ہیں جن کے متعلق خدا نے آپ کو اختیار دیا ہے چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کو اور مجھ کو اس علم میں سے جس میں خدا نے آپ کو اختیار دیا تھا پوشیدہ طور پر بتلایا کرتے تھے۔ چنانچہ منجملہ اسرار کے جو آپ نے مجھے بتلائے یہ بھی فرمایا کہ میں چہرۂ حضرت ابراہیم علیہ السلام میں نور تھا۔ ان کی پشت میں موتی تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام منجنیق کے پلہ میں تھے اور جبریل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے آ کر کہا اے اللہ کے خلیل! کیا آپ کو کچھ حاجت ہے تو آپ نے فرمایا تم سے تو کچھ نہیں پھر آپ کے پاس آ کر پوچھنے لگے آپ کو اپنے ربّ سے کچھ حاجت ہے۔ انہوں نے کہا اے جبریل! خلیل کی شان تو یہ ہے کہ خلیل سے جدا نہ ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے گویا کر دیا تو میں نے کہا جب خدا مجھے مبعوث کرے گا اور اپنی رسالت کے لئے برگزیدہ بنائے گا تو میں اخی جبریل کو اس کا بدلا دوں گا پھر خدا جب مجھ مبعوث کر چکا اور شب معراج آئی جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور وہ میرے ہم سفر تھے۔ یہاں تک کہ میرے ساتھ ایک مقام پر پہنچ کر ٹھہر گئے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! ایسے ہی مقام پر خلیل اپنے خلیل سے جدا ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں اگر میں آگے بڑھوں تو نور سے جل جاؤں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے پوچھا: اے جبرئیل! کیا خدا سے تمہاری کچھ حاجت ہے۔ انہوں نے کہا ہاں اپنے ربّ سے درخواست کیجئے کہ قیامت کے روز پل صراط پر آپ کی امت کے لئے مجھے بازو پھیلانے کی اجازت مل جائے تاکہ وہ اس پر سے گزر جائیں۔ میں نے کہا اے جبرائیل! خدا تمہیں برکت دے اتنے میں آواز آئی اے جبریل! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور میں آگے بڑھا دو۔ انہوں نے آگے بڑھا دیا۔ میں نے ستر

ہزار حجاب جلا دیئے۔ ہر ایک حجاب کی موٹائی پانچ سو برس کی تھی یہاں تک کہ میں سونے کے پروانوں تک پہنچ گیا پھر جو فرشتہ سونے کے پروانوں پر موکل تھا مجھے حجاب لؤلؤ کے آگے تک بڑھا لے گیا اور اس نے اسے حرکت دی۔ اس حجاب کی آڑ سے فرشتہ نے کہا کون ہے۔ اس نے کہا فلاں سونے کے پروانوں والا۔ اور میرے ہمراہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ربّ العزت کے رسول ہیں۔ اس پر فرشتہ نے کہا اللہ اکبر اور پردے کے نیچے سے اس نے اپنا ہاتھ نکالا اور مجھے اٹھا کر اپنے سامنے رکھ دیا۔ چنانچہ میں اسی طرح ایک حجاب سے دوسرے حجاب تک پہنچتا رہا یہاں تک کہ میں ستر ہزار حجاب کو طے کر گیا۔ ہر حجاب کی موٹائی پانچ سو برس کی مسافت تھی پھر میں نور ابیض کے دریا تک پہنچا۔ اتنے میں میں نے دریا کے ساحل پر ایک فرشتہ دیکھا کہ اگر پرندہ سو برس تک بھی اڑتا رہے تب بھی اس کے ایک شانہ سے دوسرے شانہ تک نہ پہنچے پھر اس نے مجھے آگے بڑھا دیا یہاں تک کہ میں نور سرخ کے دریا پر پہنچ گیا۔ میں نے دریا کے ساحل پر ایک فرشتہ دیکھا۔ اگر خدا کی اسے اجازت ہوتی کہ آسمان اور زمین کو نگل جائے تو نگل جاتا پھر مجھے رفرف لے چلا یہاں تک کہ میں نور زرد کے دریا تک پہنچ گیا پھر میں نے دریا کے ساحل پر ایک فرشتہ دیکھا اگر آسمان اور زمین اس کے ہاتھ میں ہوں تو ایسے معلوم ہو جیسے تم میں سے کسی کے ہاتھ میں رائی کا دانہ ہوتا ہے پھر رفرف مجھے آب سبز تک لے گیا اور اس وقت مجھے گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ میں کہنے لگا یا غیاث المستغیثین میرے جی کو سکون عنایت کیجئے۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر ہم چل کر دریائے نور کے پاس پہنچے۔ وہ چمک رہا تھا۔ میں نے اس کی طرف نظر کی تو میری نگاہ اس میں حیران ہو کر رہ گئی یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ خدا نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں سب جل رہی ہیں اور شعلے اٹھ رہے ہیں۔ اتنے میں مجھے اولوں کا ایک پہاڑ نظر پڑا اور میں نے ستر ہزار فرشتوں کی صف دیکھی کہ تسبیح و تہلیل میں مشغول ہونے کے باعث سے ایک دوسرے کو نہ دیکھتا تھا۔ میں نے ان کی ایسی خلقت کا کسی کو نہ دیکھا تھا۔ نہ ان کی ایسی سخت آواز والا اور ان کے ایسے نور والا کسی کو پایا تھا۔ وہ عرش کو گھیرے ہوئے تھے۔ اتنے

میں مجھے خوف معلوم ہونے لگا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خوف کیسا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے ربّ کی کرامت میں ہیں پھر مجھے رفرف لے چلا۔ اتنے میں ایک بڑا فرشتہ مجھے نظر پڑا جو پیمانہ سے ناپ ناپ کر بادلوں کو تقسیم کر رہا تھا پھر مجھے رفرف لے چلا۔ یہاں تک کہ میں فرشتوں کی ستر ہزار صفوں کو طے کر گیا اور وہ کھڑے تھے۔ قیامت تک نہ بیٹھیں گے یہاں تک کہ میں اسرافیل علیہ السلام کے پاس پہنچا جنہوں نے اپنے بازو سے مشرق سے مغرب تک کو بھر رکھا تھا اور ان کے پیر ساتویں زمین کی حد تک پہنچے ہوئے تھے اور وہ صور منہ میں لئے تھے۔ غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ صور آسمان اور زمین کے عرض کے برابر ہے اور بعض اوقات عظمت خداوندی سے اسرافیل علیہ السلام چھوٹے ہو کر کنجشک کے برابر ہو جاتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رفرف ہزار حجابوں کو پھاڑتا ہوا مجھے لئے چلا گیا یہاں تک کہ میں حجاب وحدانیت تک جا پہنچا۔ میں نے اپنے آپ کو ایسا پایا جیسے ہوا میں قندیل معلق ہو۔ جو کچھ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اس سے بصراحت معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجابوں کو طے کرنے کے بعد رفرف پر سوار ہوئے کیونکہ وہ معتمد ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اسی طرح ایک حجاب سے دوسرے حجاب تک پہنچتا رہا یہاں تک کہ ستر ہزار حجابوں کو قطع کر گیا۔ ہر حجاب پانچ سو برس کی مسافت رکھتا تھا پھر میرے لئے رفرف سبز لٹکایا گیا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب تھی۔ میری نظر چکا چوندہ میں آ گئی پھر میں رفرف پر سوار ہوا۔ وہ مجھے اٹھا کر لے گیا یہاں تک کہ عرش پر پہنچ گیا۔ وہاں میں نے ایسی بڑی بات دیکھی کہ اس سے زبانیں قاصر ہیں۔ میں نے خدا سے درخواست کی کہ مجھ پر کرم فرمائے مجھے ثابت قدم رکھے۔ چنانچہ خدا نے مجھ پر احسان کیا' مجھے قوت بخشی پھر عرش سے ایک قطرہ نازل ہوا۔ میں نے اپنی زبان پر رکھا تو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں تھا۔ چکھنے والوں نے اس سے زیادہ شیریں شے کبھی نہ چکھی ہوگی۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے علم اوّلین و آخرین پر آگاہی بخشی اور بعض کا قول ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قاب قوسین تک پہنچے تو کرسی پر بٹھائے

گئے۔ کرسی آپ کو علیین تک اٹھا کر لے گئی پھر آپ کے اوپر تین قطرے ٹپکے۔ ایک قطرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے پر ٹپکا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیبت پیدا کر دی۔ ایک قطرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر ٹپکا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں محبت پیدا کر دی اور ایک قطرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ٹپکا اس نے آپ میں فصاحت پیدا کر دی اور ایک روایت میں جب آپ نے عرش کو دیکھا جتنی چیزیں آپ نے دیکھی تھیں آپ کو حقیر معلوم ہونے لگیں۔ نسفی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بیان کیا ہے خدا نے عرش کو تین سو ساٹھ پایوں پر پیدا کیا ہے۔ ہر پایہ دنیا کی دور کے برابر بڑا ہے اور ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک پانچ سو برس کی مسافت حائل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک کے مابین اتنی مسافت ہے جتنا کہ تیز پرواز پرندہ اسی ہزار برس تک اڑتا رہے۔ خدا نے اس کے سولہ لاکھ سر پیدا کیے ہیں ہر سر میں سولہ لاکھ چہرے ہیں۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ برأت میں بیان کیا ہے کہ ہر چہرہ دنیا کے سولہ لاکھ گناہ کے برابر ہے ہر چہرہ میں سولہ لاکھ منہ ہیں ہر منہ میں سولہ لاکھ زبانیں ہیں۔ ہر زبان سولہ لاکھ لغت میں خدا کی تسبیح کر رہی ہے اور روزانہ عرش کو دس لاکھ رنگ پہنائے جاتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے ستر ہزار رنگ واضح ہو کہ ستر ہزار کئی جگہ مذکور ہیں منجملہ اس کے ایک یہ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الآیہ یہ پڑھتا ہے خدا ستر ہزار فرشتے پیدا کرتا ہے جو اس کے لیے قیامت تک استغفار کیا کرتے ہیں اور ایک یہ کہ پہلے گزر چکا ہے جو مریض کی صبح کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور جو شام کو مریض کی عیادت کرتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس کے لئے صبح تک استغفار کرتے ہیں اور سورۂ کہف کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اترتے تھے اور یہی لوگ جب کھانے کا ارادہ کریں گے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کہیں گے تو ان کے پاس دستر خوان آئیں گے ہر دستر خوان پر ستر ہزار پیالے ہوں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان ہے کہ عرش کی بعض زبانوں کی تسبیح سبحان القائم الدائم سبحان

القائم سبحان الملك الاعظم سبحان من لا یعلم ماھو الا ھو عقائق میں
ہے اور اس میں ایک لاکھ قندیلیں ہیں ہر قندیل اتنی بڑی ہے کہ اس میں آسمان اور زمین سما
جائے جب خدا نے عرش کو اس صفت پر جوہر سبز سے پیدا کیا اور اس میں عجب داخل کیا خدا
نے اس کو ایک سانپ کا طوق پہنا دیا جس کا سر سفید موتی کا اور آنکھ یاقوت زرد کی اور
دانت زمرد سبز کے بدن طلائی سرخ کا تھا اس کا طول ساٹھ لاکھ برس کی مسافت کا تھا اس
کے ستر ہزار بازو تھے ہر بازو میں ستر ہزار پر تھے ہر پر میں ستر ہزار چہرے ہر چہرے میں
ستر ہزار منہ ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں تھیں ہر منہ سے اس قدر تسبیح نکلتی تھی جتنے کہ بارش
کے قطرے اور درختوں کے پتے اور دنیا کے دن ہوں گے عرائس میں اتنا اور بڑھایا ہے
جتنی کہ کنکریا اور تر مٹی اور تمام فرشتے ہوں گے جب عرش نے اسے دیکھا کہنے لگا اے
رب آپ نے اسے کس لئے پیدا کیا۔ ارشاد ہوا تاکہ تو اپنی عظمت بھول جائے اور تیری
نظر میری عظمت پر رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے آجکل حاملین عرش
چار ہیں ہر فرشتہ کا طول ستر ہزار برس کا ہے اور اس کے قدموں کا طول اٹھارہ ہزار برس کا
اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ ان میں سے ہر فرشتہ کے مختلف بازو اور متعدد چہرے ہیں
او بدن میں طرح طرح کے رنگ ہیں جو ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہیں وہ با آواز بلند
کلمہ پڑھتے ہیں اور عرش کو دیکھا کرتے ہیں پلک تک نہیں جھپکاتے اگر ان میں سے کوئی
فرشتہ زمیں پر اپنا بازو پھیلائے تو ایک پر اسے چھپالے پہلا آدمی کی صورت پر ہے یہ کہا
کرتا ہے اے اللہ بنی آدم پر رحم کر اور ان پر عذاب نہ کر اور ان سے جاڑے کی سردی اور
گرمی کی حرارت کو دور کر دے اور مجھ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مین
داخل کر لے دوسرا کرگس کی صورت پر ہے وہ کہتا کرتا ہے اے اللہ پرندوں پر رحم کر ان کو
عذاب نہ دے اور ان سے جاڑے کی سردی اور گرمی کی حرارت کو دور کر دے اور مجھ کو
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مین داخل کر لے اور قیامت کے روز عرش
کے اٹھانے والے آٹھ ہوں گے اور بعض کا قول ہے ان میں سے چار سبحانك اللھم
وبحمدك لك الحمد علی حلمك بعد علمك پڑھتے ہیں اور چار سبحانك اللھم

وبحمدك لك الحمد على عفوك بعد قدرتك۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ سال میں بروایت قشیری رحمۃ اللہ علیہ بیان کیا ہے کہ ساتویں آسمان میں آٹھ پہاڑی بکرے ہیں ان کے کھر اور گھٹنے ایسے ہیں جیسے آسمان سے زمین تک کے مابین فاصلہ ہو ان کی پشت پر عرش ہے۔

هٰذا النبی الهاشمی محمد ﷺ
هٰذا هو المدثر المزمل
هٰذا حبیب الله هٰذا احمد ﷺ
هٰذا النذیر الابطی المرسل
هٰذا الذی شرع الشرائع للوری
هٰذا الذی هو فی البریة یعدل
هٰذا الذی رکب البراق میمنا
نحوالا له فمن لهذا یعدل
هٰذا الذی استخلاه اعلی عرشه
رب العباد ووجهه یتهلل
هٰذا الذی قطع الهواء وکافی
جنح الدجی فوق السماء یبخل
صلی علیه الله ماهبت صبا
وغدا السحاب الی القیامة یهکل

(یہ نبی ہاشمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہی کپڑا اوڑھنے والے اور کپڑے میں لپٹنے والے ہیں یہ خدا کے حبیب ہیں' یہ ڈرانے والے ابطی رسول ہیں۔ انہیں نے خلق کے لئے شرائع کو مقرر کیا ہے۔ یہی خلق میں عدل کرتے ہیں۔ یہی خدا کے پاس جانے کا ارادہ کر کے براق پر سوار ہوئے ان کی کون برابری کر سکتا ہے یہی ہیں جن کو ربّ العباد نے عرش اعلیٰ پر خلوت میں طلب کیا اور

ان کا چہرہ بشاش تھا۔ یہی ہیں جنہوں نے آسمان اور زمین کے درمیان کی فضاء کو قطع کیا اور شب تاریک میں آسمان پر پہنچے جہاں تعظیم کی گئی۔ جب تک بادصبا چلتی رہے اور ابر باراں صبح کو آئے قیامت تک خدا ان پر درود بھیجے۔)

میں نے روز الافکار میں دیکھا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچ کر کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک حاجت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بناتا ہوں جس میں میری تدبیر نہیں چلتی اور جس میں میرا کوئی وسیلہ نہیں میں اس میں پریشان فکر اور متحیر ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے مجھے حیرت میں ڈال رکھا ہے جب مجھے اپنے ازل وابد کے میدان میں کھڑا کیا تو میں نے میدان اوّل میں گشت لگایا مجھے اس کا اوّل کہیں نہ ملا میدان آخر میں میں نے گشت لگایا تو دیکھتا کیا ہوں کہ آخر میں بھی وہی اوّل ہے میں نے اس فریق کی طرف چلنے کے لئے ایک رفیق کی جستجو کی راہ میں مجھے میکائیل ملے اور پوچھنے لگے کہاں چلے راستہ بند ہے اور دروازے لگے ہوئے ہیں اماکن محدودہ سے وہ بیان نہیں ہوتا میں نے پوچھا اس مقام میں تمہاری کیا واقفیت ہے انہوں نے کہا مجھے دریاؤں کے ناپنے اور بارش اتارنے اور تمام اطراف کو اس کے روانہ کرنے میں مشغول کر رکھا ہے میں اتنا جانتا ہوں کہ تمام دریاؤں کا کس قدر جھاگ ہے بارش سے واقف ہوں جس قدر تری گرتی ہے اس سے آگاہ ہوں اور میں اس کی احدیت کی کوئی انتہا نہیں جانتا میں نے پوچھا اسرافیل کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا مکتب تعلیم میں ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ کے امثال پڑھ رہے ہیں دیکھنے سے ان کی نگاہ قاصر ہے اور فکر سے ان کا دل محصوب ہے اور وہ اسی طرح نفخ صور تک رہیں گے میں نے کہا آؤ عرش سے پوچھیں اس سے رہنمائی کے خواہاں ہوں جو کچھ اس کے پاس ہے اسے لکھ لیں عرش نے جب ہماری تقریر سنی جوش میں آکر ہلنے اور مضطرب ہو ہو کر جھومنے لگا اور کہنے لگا اپنے دل سے بھی یہ باتیں نہ کرنا زبان تک نہ ہلانا یہ ایسا بھید ہے جس سے پردہ نہیں اٹھتا اور نہ اس کا دروازہ کھلتا ہے اور ایسا سوال ہے جس کا جواب نہیں میں کون ہوں جو اس

کی معرفت حاصل کرلوں وہ کہاں ہے مجھ سے استواء میں آگے بڑھے گا ہے اور استیلاء میں اس نے مجھے مقہور کر رکھا ہے اگر اس کا استواء نہ ہوتا تو میں مستوی نہ رہتا اور اگر اس کا استیلاء نہ ہوتا تو میں اپنی راہ ناپتا اس کی عزت کی قسم مجھے اس نے پیدا کیا ہے اور اپنے ابدیت کے جنگل میں مجھے حیران کر دیا ہے اور بحار احدیت میں مجھے غرق کر دیا ہے کبھی اپنے موافق قرب کے مجھے قریب کر لیتا ہے اور مجھے مانوس بنالیتا ہے اور کبھی حجاب عزت میں مجھ سے محجوب ہو جاتا ہے تو مجھے وحشت میں ڈال دیتا ہے کبھی وصل سے مجھے بہرہ مند بنا کر جام محبت پلاتا ہے اور میں نشہ میں چور ہو جاتا ہوں جب میں نشہ کی کشمکش میں مستغرق ہوتا ہوں تو کہتا ہوں اے ربّ مجھے اپنا دیدار دکھایئے میں آپ کو دیکھوں گا زبان احدیت سے ارشاد ہوتا ہے تو میرے دیدار کی تاب نہیں رکھتا جب نشہ سے افاقہ ہوتا ہے ارشاد ہوتا ہے اے محب اس جمال کو ہم نے محفوظ کر رکھا ہے اور اس حسن کی ہم نے نگہداشت کی ہے اس کو سوائے اس دُرِّ یتیم کے جس کی ہم نے تربیت کی ہے سوائے اس حبیب کے جس کو ہم نے برگزیدہ بنایا ہے کوئی نہیں دیکھ سکتا جب سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا کی آواز سننا تو ان کے عروج کی راہ پر اور ان کے ہمارے پاس آنے کے راستہ پر کھڑا ہو جانا شاید جو ہمارا دیدار کرنے والا ہے اس کا دیدار تجھے نصیب ہو جائے جب شب معراج میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرش تک پہنچے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ لیا اور زبان حال سے کہنے لگا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی درگاہ کے ندیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف لئے پھریں گے اور اس کی کرامت کا رفرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھائے پھرے گا کبھی جمال احدیت ما کذب الفواد ما رای کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشاہدہ کرائے گا اور کبھی جمال صمدیت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے گا کبھی اپنے اسرار ملکوت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع بخشے گا فاوحٰی الٰی عبدہٖ ما اوحٰی اور کبھی درگاہ قرب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قربت عنایت فرمائے گا فکان قاب قوسین او ادنٰی میں اس کا تشنہ لب حسرت زدہ اور متحیر ہوں میری سمجھ میں نہیں آتا کس جہت سے میں ان کے پاس جاؤں مجھ کو اپنی سب سے بڑی مخلوق بنایا ہے

اس لئے ان سب سے زیادہ اس سے ہیبت زدہ ہوں سب سے زیادہ حیرت میں ہوں اور سب سے زیادہ شدت سے ڈرتا ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پیدا کیا تو میں اس کے جلال کی ہیبت سے تھرانے لگا میرے پایہ پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لکھ دیا اس کے نام کی ہیبت سے میں اور زیادہ تھرانے لگا جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اس وقت میری بے چینی کو سکون ہوا اور میرا دل ٹھہرا یہ مجھ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی برکت ہوئی پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ باجمال مجھ پر پڑے گی تو کیا کیفیت ہوگی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ رسولِ رحمۃ للعالمین اس رحمت میں سے کچھ میرا بھی حصہ ہونا چاہئے میرا حصہ یہ ہے کہ جو کچھ اہل غرور نے میری طرف منسوب کیا ہے اور جھوٹوں نے جو مجھ پر بہتان باندھا ہے اس سے میری برأت کے آپ شاہد بن جائیں اوہ کہتے ہیں مجھ میں اس کی گنجائش ہے جس کی کوئی حد نہیں اور جو بے کیف ہے اس کا میں احاطہ کئے ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کی ذات کی کوئی حد نہ ہو اور جس کی صفات کا شمار نہ ہو وہ بھلا میرا محتاج یا مجھ پر کیسے محمول ہو سکتا ہے یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کا نام رحمٰن ہو اور اس کی صفت استویٰ ہو اور اس کی صفت اس کی ذات سے متصل ہو تو پھر میرے ساتھ اسے کیسے اتصال ہو سکتا ہے یا مجھ سے کیسے منفصل ہو سکتی ہے نہ میں اس سے ہوں نہ وہ مجھ سے ہے۔

مفتی جن وانس نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى (۴۳:۵۳) بے شک اس نے ہنسایا اور رلایا۔

کے متعلق بیان کیا ہے کہ مراد یہ ہے یعنی عرش کو اپنی طرف نسبت کر کے ہنسایا اور اس پر مجسمہ کی افترا پردازی سے اسے رلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعد میں قریب اور قرب میں بعید ہے ہر شے کے اوپر ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی شے اس کے نیچے ہے اور ہر شے کے نیچے ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی شے اللہ تعالیٰ کے اوپر ہے اس کی جناب عزت اس سے عالی ہے کہ استقرار یا تمکین یا مماست کے ساتھ موصوف ہو وہ کون مکان سے مستغنی ہے۔ علائی نے سورہ طٰہٰ کی تفسیر میں بیان کیا ہے۔

مشبہ کا قول ہے کہ وہ عرش پر مستقر ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ مکان کے قدیم نہ ہونے کے باعث مکان سے عاری ہونا ازل سے ثابت ہے پس اگر بعد حلول مکان کے تمکن ہوا ہو تو تغیر پا جائے گا اور اس میں مماست کا حدوث ہوگا اور تغیر اور حوادث کا قبول کرنا حدوث کی علامت ہے اور یہ قدیم ازلی پر محال ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ طہٰ میں بیان کیا ہے مشبہ کا قول ہے کہ ان کا معبود عرش پر مستقر ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ویحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانيه (۶۹: ۱۷)

ان کے اوپر اسی دن تیرے ربّ کے عرش کو آٹھ اٹھائے ہوں گے۔

جب وہ عرش کے حامل ہوں گے اور عرش ان کے معبود کا مکان ہوگا تو ان پر لازم آئے گا کہ فرشتے ان کے خالق کو اٹھائے ہوئے ہوں اور یہ محال ہے اگر کہا جائے کہ جب خدائے سبحانہ مکان سے مقدس اور جہت سے منزہ ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں آسمان پر بلانے میں کیا حکمت تھی باوجودیکہ زمین اکثر کے نزدیک آسمان سے افضل ہے کیونکہ انبیاء کرام زمین پر پیدا ہوئے ہیں اور اسی میں دفن ہیں اس کو ابن عماد رضی اللہ عنہ نے کشف الاسرار میں بیان کیا ہے لیکن میں نے شرح مہذب میں دیکھا ہے کہ مذہب صحیح ومختار جس پر جمہور ہیں یہ ہے کہ آسمان زمین سے افضل ہیں اور ابن عماد رضی اللہ عنہ کے قول کو ضعیف قرار دیا ہے جواب یہ ہے کہ فرشتوں نے علو سے فخر کیا اور اپنے جی میں عجب کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفعت عنایت فرمانا چاہا تھا کہ ان کا عجب وافتخار زائل ہو جائے منتخب میں ہے کہ ایک یہودی نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اللہ تعالیٰ آسمانوں کے سوا کہیں اپنی مخلوق سے چھپ رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے اور فرشتوں کے درمیان جو عرش کے گرد ہیں رفرف سندس کے ستر حجاب ہیں اور ستر حجاب ابر کے ہیں اور دوسرا جواب پہلے گزر چکا ہے اور عنقریب آگے بھی آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عجائبات زمین پر اطلاع بخشی ہے چنانچہ دوسری زمین ہوا کا مسکن ہے تیسری زمین میں ایسی مخلوق ہے جن کے

چہرے بنی آدم کے سے ہیں اور منہ کتوں کے سے ہیں اور پیر بیلوں کے سے ان کے بال بھیڑ کی اون کے مثل ہیں وہ چشم زدن کے لئے بھی خدا کے نافرمان نہیں بنتے ہماری رات ان کا دن ہے اور ہمارا دن ان کی رات ہے چوتھی زمین میں گندھک پتھر ہیں جن کو خدا نے جہنمیوں کے لئے تیار کیا ہے اور باب خوف میں کبریت کے منافع گزر چکے پانچویں زمین میں دوزخیوں کے لئے بچھو ہیں چھٹی زمین میں کفار کی روحیں ہیں ساتویں میں ابلیس اور اس کے لشکر کا مسکن ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ فلاں کام کر اور وہ جواب دے میں اس کو اچھی طرح نہیں کرسکتا پھر وہ کہے کہ مجھے پر طلاق لازم ہے تو تو یہ بھی جانتا ہے جہاں ابلیس اور اس کا لشکر رہتا ہے نووی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ہے اگر اس نے ارادہ کیا ہے کہ غلام حاذق ہے اس کی حذاقت اور فہم کی وجہ سے اس پر غریب امور مخفی نہیں تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے دوسری زمین میں ریح عقیم ہے جس کے چالیس ہزار لگامیں چڑھی ہوئی ہیں ہر لگام ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھ میں ہے اسی سے خدا نے قوم عاد کو ہلاک کیا پس ان کے پہاڑ اور مساکن اکھیڑ کر پھیلائے اور اسی سے زمین برباد ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا (۲۰:۱۰۵)

(آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کہ میرا رب اسے اکھاڑ کر پھینک دے گا۔)

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ زمین پر سب سے پہلا پہاڑ جو قائم کیا گیا وہ مکہ مکرمہ کا جبل ابی قبیس ہے اور سب سے پہلے اس پر جس نے عمارت بنائی ابو قبیس نامی ایک شخص تھا چنانچہ اسی کے نام سے اس کا نام پڑ گیا اور جاہلیت میں اس کا نام امین تھا کیونکہ اس میں زمانہ طوفان سے حجر اسود رکھا ہوا تھا ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے تبصرہ میں بعض علماء سے نقل کیا ہے سب سے پہلے زمین پر جن سکونت پذیر تھے اور زمانہ دراز تک خدا کی عبادت کرتے رہے پھر ان میں حسد ظاہر ہوا البغوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ زمین پر

جب جن سکونت پذیر تھے اوران میں فساد برپا ہوا تو خدا نے ان کے پاس فرشتوں کا لشکر بھیجا جن کا نام جن تھا وہ بہشت کے خزانچی تھے جنت سے ان کا نام مشتق کیا گیا تھا ان میں سب سے بڑا ابلیس تھا انہوں نے جنوں کو پہاڑوں کے دروں اور سمندر کے جزائر میں بھگا دیا۔

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ زمین کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ زمین یمن میں تانبے کا ایک شخص کھڑا ہوا ہے جس کے ہاتھ پیچھے کو پھیلے ہوئے ہیں وہ کہتا ہے میرے پیچھے راہ نہیں ہے بلکہ نرم زمین ہے جس میں قدم نہیں جم سکتے ذوالقرنین نے ستر ہزار کو لے کر اس پر چڑھائی کی تھی اونٹ کی طرح چیونٹیاں ان پر چڑھ دوڑیں جو سوار کو گھوڑے پر سے چھپٹا مار کر لے جاتی تھیں اور سلطان الدولہ کے خزانے میں ایک چیونٹی زنجیر میں بندھی ہوئی تھی وہ روزانہ دو رطل کھاتی تھی اور زمین میں خداوندی عجائبات سے یہ بات ہے جو ایک جماعت نے بیان کی وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنہ تین سو کچھ اوپر چالیس ہجری میں سرزمین موصل میں بغل کے اوپر سے ایک طرف آپس میں چپکے ہوئے دو شخص دیکھے وہ دونوں مسلمان تھے ایک شخص بیمار پڑا اول کی بدبو کی وجہ سے دوسرا تھوڑے عرصہ میں مر گیا دونوں میں جھگڑا ہوتا تھا تو ایک دوسرے سے نہ بولنے کی قسم کھا لیتا تھا پھر دونوں میں صلح ہو جاتی تھی ہر شے پر قدرت رکھنے والا خدا بابرکت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر دو جڑے ہوئے لڑکے پیدا ہوں تو وہ دونوں ہر حکم میں دو بیٹوں کے مثل ہوں گے اس کو قاضی بدرالدین بن قاضی شہبہ نے شرح شہبہ میں بروایت حضرت ابن قطان نقل کیا ہے۔

شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں بلاد یمن میں گیا ایک عورت کا مجھ سے ذکر کیا گیا کہ اس کے وسط سے اوپر تک دو جسم لگے ہیں جن میں چار ہاتھ دوسر اور دو چہرے ہیں میں نے بطریق حلال اسے دیکھنا چاہا تو اس کے باپ سے کہہ کر میں نے جب اس سے نکاح کر لیا دیکھا تو ویسی ہی تھی جیسا مجھ سے کہا گیا تھا پھر میں نے اسے طلاق دے دی جب میں نے انہیں دیکھا تھا تو وہ دونوں کھاتے پیتے تھے اور آپس میں کھیلتے تھے مار پیٹ کرتے تھے اور پھر صلح کر لیتے تھے کچھ دنوں کے بعد پھر میں اس عورت سے ملا اس نے

مجھے سلام کیا میں نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں فلانی آپ کی زوجہ ہوں میں نے اس کی چال کو دیکھا تو پوری تھی میں نے اس کے جسم کے متعلق اس سے بیان کیا تو مجھ سے کہا گیا کہ دو جسموں میں سے ایک مرگیا تھا۔ جوڑ پر سے رسی سے باندھ دیا گیا یہاں تک کہ مرجھا گیا اور کاٹ ڈالا گیا پھر میں نے دوسرے جسم کا حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ زندہ ہے اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ وہی عورت جس نے مجھے سلام کیا تھا موجود ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین مجھے اس کی صحت میں توقف ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ملکوت عالی کے عجائبات دکھلانا چاہے ان میں سے عرش کے گرد کی چار نہریں تھیں ایک نور کی نہر جو چمک رہی تھی اور ایک نہر دودھ سے بھی زیادہ سفید تھی اس کے نیچے موتی' یاقوت' زمرد' مرجان تھے اور اسی سے جنت کی تمام نہریں نکلتی ہیں اور ایک نہر برف سفید کی تھی جس سے نظروں میں چکا چوند پڑتا تھا اور ایک پانی کی نہر تھی اور ان نہروں میں فرشتے خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے اور ایک یہ کہ ستر ہزار فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے صف باندھ کر عرش کے گرد پھرا کرتے ہیں کچھ آتے ہیں اور کچھ جاتے ہیں جب ایک دوسرے کے سامنے آ جاتے ہیں تو یہ کلمہ پڑھتے ہیں تو وہ تکبیر کہتے ہیں اور ان کے پیچھے ستر ہزار صفیں کھڑی ہیں ان کے ہاتھ ان کی گردنوں پر ہیں جب وہ کلمہ اور تکبیر کی آواز سنتے ہیں تو با آواز بلند پڑھتے ہیں سبحانک اللھم وبحمدک انت الذی لآالہ انت الاکبر ذخر الخلائق کلھم ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں اور عرش کے درمیان ستر حجاب نور کے پیدا کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کے درمیان جو عرش کے گرد ہیں ستر حجاب نور کے اور ستر حجاب ظلمت کے اور ستر حجاب درابیض کے اور ستر حجاب یاقوت سرخ کے اور ستر حجاب زبرجد سبز کے اور ستر حجاب برف کے اور ستر حجاب اولوں کے اور ستر حجاب پانی کے بنائے ہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ عرش پر ہوتا جس طرح سے کہ یہودی کہتے ہیں تو پھر کوئی عرش پر بیٹھ نہ سکتا اگر کہا جائے کہ بعض علماء نے مقام محمود کی یہ تفسیر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا اس بارے میں طبرانی نے ایک حدیث روایت کی ہے

جواب یہ ہے کہ یہ اکرام اور رفع منزلت میں مبالغہ کے قبیل سے ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان اللّٰہ مع المتقین ان اللّٰہ مع الذین اتقوا ان الذین اتقو ان الذین عند ربک الآیہ ربّ ابن لی عندک بیتا۔

یقیناً خدا پرست گاروں کے ساتھ ہے' خدا پرہیز گاروں کے ساتھ ہے' جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربّ کے پاس ہیں' اے میرے ربّ میرے لئے اپنے پاس ایک گھر بنائیے

ان سے مرتبہ مراد ہے نہ معیت مکانی۔

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے استوی علی العرش یعنی جیسے چاہا عرش پر مستوی ہوا بغیر اس کے کہ اس سے مماست ہو اور کتاب العقائد میں کافی طور پر گزر چکا ہے مقام محمود کے متعلق کئی قول ہیں ایک یہ کہ اس سے شفاعت عامہ مراد ہے دوسرے یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا تیسرے یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے جہنم سے ایک گروہ نکالا جائے گا۔ حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہی مقام محمود ہے اور ہم نے صلاح الارواح میں ذکر کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو قسم کی شفاعت ہوگی پہلی شفاعت عامہ اہل موقف کے درمیان فیصلہ کرنے کی نسبت ہوگی دوسری شفاعت ایک جماعت کے دوزخ میں جانے سے نجات پانے کے متعلق ہوگی تیسری شفاعت ایک قوم کے دوزخ سے نکالے جانے کے متعلق ہو گی' چوتھی شفاعت ایک قوم کے بے حساب جنت میں داخل ہونے کے متعلق ہوگی۔ پانچویں شفاعت جنت میں ایک قوم کے درجات زیادہ کرنے کے متعلق ہوگی چھٹی شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب سے عذاب کی تخفیف کے متعلق ہوگی' ساتویں شفاعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کرنے والوں کے متعلق ہوگی اے اللہ عافیت کے ساتھ ہم کو اپنی شفاعت میں داخل فرما۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں نے بڑے بڑے عجائب دیکھے مجھے یہاں تک گمان ہے کہ زمین اور آسمان کے سب رہنے والے مر گئے کیونکہ میں

نے عرش کے پاس فرشتوں کی ذرا بھی آواز نہ سنی اور ہر شے کا حس مجھ سے منقطع ہو گیا اس وقت مجھ کو ایک قسم کی وحشت معلوم ہوئی میرے پیچھے سے جبرائیل علیہ السلام کی آواز سنائی دی یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا کرتا ہے سنیئے اطاعت کیجئے۔ میں خدا کی ثنا کرنے لگا اور میں نے عرض کیا: التحیات للّٰه والصلوٰت والطیبات خدا نے ارشاد فرمایا السلام علیك ایها النبی ورحمة اللّٰه وبرکاته میں نے عرض کیا" السلام علینا وعلی عباد اللّٰه الصالحین جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

شرح مذہب میں ہے التحیات للّٰه سے مراد ہے کہ عظمت خدا کے لئے ہے اور بعض نے کہا ہے ملک خدا کے لئے ہے بعض نے کہا ہے بقائے دائم خدا کے لئے ہے بعض نے کہا ہے آفات سے سلامتی خدا کے لئے اور تحیات جمع کے ساتھ اس لئے کہا ہے کہ بادشاہوں میں سے ہر ایک کی ایک تحیت ہے اس لئے ہم سے کہا گیا التحیات للّٰه یعنی جتنے الفاظ ملک پر دال ہیں خدا ہی کے لئے شایان ہیں اور صلوات سے پانچوں نمازیں اور طیبات سے اعمال صالحہ مراد ہیں اور بعض نے کہا ہے کلام خوب مراد ہے۔ السلام علیك ایها النبی کے متعلق بعض کا قول ہے اس کے معنی ہیں خدا کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور بعض کا قول ہے کہ خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام فرماتا ہے جس کو خدا سلام فرماتا ہے وہ آفتوں سے سلامت رہے گا السلام علینا کے متعلق نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ضمیر جمع کی نسبت میں نے کسی کا کلام نہیں دیکھا اس سے امام اور مقتدی جو حاضر ہوں وہ مراد ہیں پھر منہاج میں بیان کیا ہے کہ اقل تشہد اس قدر ہے التحیات للّٰه سلام علیك ایها النبی ورحمة اللّٰه وبرکاته سلام علینا وعلی عباد اللّٰه الصالحین اشهد ان لا اله الا اللّٰه واشهد ان محمد رسول اللّٰه اللهم صل علی محمد

اس قدر واجب ہے اور اس سے زیادہ سنت ہے۔ حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک علامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

سنت سے محبت کرنا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو میری سنت کو زندہ کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔ عیون المجالس میں ہے جب بندہ التحیات للہ کہتا ہے خدا اور آسمان وزمین والے اس کی تحیت ادا کرتے ہیں اور جب الصلوۃ کہتا ہے تو خدا اس کی نماز قبول فرمالیتا ہے اور جب الطیبات کہتا ہے تو شرک اور شک سے بری ہو جاتا ہے اور جب السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتا ہے خدا اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جب السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین کہتا ہے خدا اس کے لئے ہر مومن اور مومنہ کے مقابلہ میں ایک ایک نیکی لکھتا ہے اور جب شہادتین پڑھتا ہے خدا اس کے لئے دوزخ سے برأت لکھتا ہے۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پھر مجھے نور میں آگے بڑھا دیا تو میری وجہ سے ستر ہزار پردے جلا دیئے گئے ان میں سے کوئی حجاب دوسرے حجاب کے مشابہ نہ تھا ایک منادی نے ابی بکر رضی اللہ عنہ کے لہجہ وزبان میں ندا کی ٹھہر جایئے آپ کا ربّ آپ پر درود بھیجتا ہے مجھ کو ابی بکر رضی اللہ عنہ کی زبان اور لہجہ سے تعجب ہوا میں نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے کیا بڑھ گئے اور مجھے اپنے ربّ کے درود بھیجنے سے تعجب ہوا اتنے میں آواز آئی اے خیر البریہ قریب ہو جایئے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! قریب ہو جایئے اے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قریب ہو جایئے مجھے معلوم ہوا کہ میرے ربّ نے مجھے پکارا ہے اور مجھے اپنا قرب عنایت فرمایا ہے میں ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی (۵۳:۸،۹)

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

بعض کا قول ہے جیسے کہ دونوں ابروؤں میں قرب ہوتا ہے ایسا ہو گیا اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے جیسے کہ دو ہاتھ۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ دنو اور قرب کی اضافت جو خدا کی طرف ہوئی اس سے قرب مکانی یا قرب مسافت مراد نہیں بلکہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق کسی حد کا قرب نہیں ہے بلکہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ربّ سے قرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ عظیم اور رتبہ شریف کا ممتاز کر دینا انوار معرفت کا چمکا دینا اسرار غیب اور اسرار قدرت کے مشاہدہ کا تابان کر دینا ہے اور خدا کی جانب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونے کا مطلب خدا کا آپ کو مانوس بنانا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کرم فرمانا ہے۔

جنید رحمۃ اللہ علیہ سے اس دنو یعنی قرب کی نسبت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا محبوب سے قلوب کا قرب یہ ہے کہ جدائی دور ہو جائے اور مکان نابود ہو جائے اور بعض کا قول ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ سے سوال کے ساتھ قریب ہو گئے اور اللہ تعالیٰ عطا اور بخشش کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف بڑھ آیا۔

اور عیون المجالس میں ہے بعض نے بیان کیا ہے کہ میں تیس برس تک ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی کے معنی کا علماء اور عارفین سے طلبگار رہا یہاں تک کہ ایک تاویل صحیح میری نظر سے گزری اور وہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنی جانب نظر کی تو خدا کو دیکھا بائیں جانب نظر کی تو خدا کو دیکھا اوپر نظر کی تو خدا کو دیکھا پیچھے نظر کی تو خدا کو دیکھا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام شریف سے پھرنا ناگوار معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے اس سے آگاہ ہو کر فرمایا: اے میرے حبیب! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ میرے بندوں کی جانب میرے رسول ہیں اگر آپ اسی مقام پر رہیں گے تو میری رسالت کی تبلیغ نہ کر سکیں گے زمین پر جائیے اور میرے بندوں کو میری رسالت کی تبلیغ کیجیے اور جہاں کہیں آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوں گے آپ کو میں یہ مرتبہ عطا کروں گا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی واسطے فرمایا ہے کہ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی روح دو کمانوں کے انداز سے ہو گئے او ادنی یعنی بلکہ اپنے سر سے زیادہ قریب ہو گئے مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کو آسمان میں چھوڑا اور اپنی روح کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور اپنے دل کو قاب قوسین کے پاس پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اور ربّ باقی رہ گیا ہے نفس نے پوچھا دل کہاں اور قلب نے پوچھا روح کہاں ہے روح نے پوچھا سر کہاں ہے اور سر نے پوچھا حبیب کہاں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نفس تیرے لئے نعمت ہے اور مغفرت اور اے روح تیرے لئے رحمت اور کرامت ہے اور اے دل تیرے لئے مودت و محبت اور اے سر میں تیرے لئے ہوں۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اے اللہ! میرے آپ کے پاس حاضر ہونے سے قبل اور آپ کے مجھے پکارنے سے پہلے مجھے وحشت لاحق ہوئی تھی اور میں نے لغت ابی بکر (رضی اللہ عنہ) میں منادی کو پکارتے سنا کہ ٹھہر جایئے کیونکہ آپ کا ربّ صلوٰۃ میں ہے مجھے ان دونوں باتوں سے تعجب ہوا میں نے کہا کیا ابوبکر اس مقام پر مجھ سے سبقت لے گئے اور میرا ربّ صلوٰۃ سے بے نیاز ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں کسی کے لئے صلوٰۃ ادا کرنے سے بے نیاز ہوں میں تو یہ فرماتا ہوں میں پاک ہوں پاک ہوں میری رحمت غضب سے بڑھی ہوئی ہے اے میرے حبیب! صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیئے هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَآئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ پس میری صلوٰۃ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے رحمت ہے۔

اے میرے حبیب! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اپنے صحابی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انس تھا کیونکہ آپ کی اور ان کی ایک ہی خمیر سے پیدائش ہوئی ہے اور وہ آپ کے دنیا اور آخرت میں انیس ہیں تو ہم نے ان کی صورت کا ایک فرشتہ پیدا کیا جو ان کے لب و لہجہ میں آپ کو ندا کرے تاکہ آپ کی وحشت دور ہو جائے اور آپ کو ایسی ہیبت نہ لاحق ہونے پائے جو آپ کو مقصود کے سمجھنے سے باز رکھے میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں جباروں کا جبار ہوں اے حبیب! میری شان کیسی کچھ عظیم اور میری سلطنت کیسی باعزت

ہے اے حبیب! جبرائیل کی حاجت کہاں ہے بتلایئے تو میں نے کہا اے اللہ آپ ان کی درخواست کو خوب جانتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ قیامت کے روز پل صراط پر اپنا بازو پھیلا دیں تا کہ میری امت گزر جائے ارشاد فرمایا کہ میں نے ان کی درخواست قبول کی لیکن آپ کی اُمت کے ایک گروہ کی نسبت میں نے پوچھا: اے اللہ کس کے لئے ارشاد ہوا اس کے لئے جس کو آپ سے محبت ہے اور جو آپ کی محبت میں حاضر ہوا ہو اور ایک روایت میں ہے اس کے لئے جو آپ پر بکثرت درود پڑھے۔

فائدہ: حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو کاہل! جو میری محبت اور میرے شوق کی وجہ سے مجھ پر روزانہ تین بار درود بھیجے خدا کے ذمہ ہے کہ اس روز وشب کے اس کے گناہ بخش دے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی فضیلت پہلے گزر چکی ہے میں نے مجمع الاحباب میں دیکھا ہے:

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے بیان کیا عارفین کا قول ہے محبوب سے انس کرنا یہ ہے کہ محبّ محبوب سے انبساط کے ساتھ پیش آئے حشمت دور ہو جائے اور ہیبت اور بساط محبت پر خدمت کی رعایت باقی رہے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب بساط انس پر کہا اے ربّ مجھے دکھا دیجئے کہ ان کے سِرّ یعنی باطن میں واقع ہوا۔ اے خلیل یہ خدمت ترک کرنا ہے پھر اللہ تعالیٰ کا قول ظاہر میں نازل ہوا

اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ (۲:۲۶۰)

کیا آپ ایمان نہیں لائے انہوں نے کہا ہاں لیکن تا کہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے۔

پھر (حضرت موسیٰ علیہ السلام پر) ظاہر میں خدا کا قول نازل ہوا لَنْ تَرٰىنِىْ آپ مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ اے اللہ اے ہمارے ربّ ہم پر آسمان سے مائدہ نازل فرمایئے۔

تو ان کے سِرّ یعنی باطن میں واقع ہوا کہ یہ ترک محبت ہے پھر ان کی قوم کے حق میں

ظاہر فرمایا فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا الا اعذبہ احد امن العالمین (۱۱۵:۵)۔

اب جو تم میں سے کفر کرے گا میں یقیناً اسے ایسی سزا دوں گا کہ عالم بھر میں میں نے کسی کو ایسی سزا نہ دی ہوگی۔

جب حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بساط انس پر ٹھہرے انہوں نے حرمت کی حفاظت کی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ویسے ہی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی نہ نگاہ کج ہوئی نہ حد سے بڑھے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو باطن میں ندا پہنچی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی (النجم)

پھر خدا نے اپنے بندہ کے پاس وحی بھیجی جو بھیجی۔

اور ظاہر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے جزا دی۔

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ (۷:۵۹) مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (۸۰:۴)

جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔

کیونکہ خدا کا کچھ ارشاد ہوتا ہے تو خدا کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اسے کہہ کر ظاہر کر دیتے ہیں اور اگر کچھ حکم ہوتا ہے تو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حکم کو ظاہر فرما دیتے ہیں اگر خدا کی کچھ ممانعت ہوتی ہے تو حبیب خدا اس سے ممانعت ظاہر فرما دیتے ہیں۔ پس خدا کی طاعت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت ہے اور خدا کی محبت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے ربّ عزوجل کو اپنے دل میں دیکھا صحیح یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو انہیں ظاہری آنکھوں سے جو سر میں ہیں دیکھا ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ انعام

میں بیان کیا ہے ایک بار ابن عباس اور ابی بن کعب[1] رضی اللہ عنہم ایک جگہ جمع ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے ہم بنی ہاشم ہیں ہم کہتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو دو بار دیکھا ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا تمہیں اس سے تعجب آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدار ملا ہے اس پر اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک تکبیر کہی کہ پہاڑ گونج اٹھے اور انہوں نے بھی تکبیر کا جواب دیا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے میں بھی اسی کا قائل ہوں جس کے ابن عباس رضی اللہ عنہما قائل ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے یہاں تک کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی سانس ختم ہو گئی پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میرے ربّ نے جو چاہا مجھ سے کلام کیا اور ہر شب و روز میں مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں میں اتر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر کیا فرض کیا ہے میں نے کہہ دیا پچاس نمازیں انہوں نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ کے پاس واپس جائیے اور تخفیف کرنے کی درخواست کیجئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت یہ ادا نہیں کر سکے گی میں اپنے ربّ کے پاس واپس گیا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے یعنی اس مقام پر گیا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے خدا سے مناجات کی تھی پھر عرض کیا اے ربّ آپ میری امت سے تخفیف فرمائیے تو پانچ نمازیں کم کر دی گئیں اور ایک روایت میں دس ہیں اور ایک روایت میں ہے شطر ساقط کر دیا گیا۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ان روایات میں منافات نہیں ہے کیونکہ شطر سے جزء مراد ہے اور وہ پانچ ہیں اور اس سے نصف مراد نہیں رہی دس کی روایت وہ شریک کی روایت ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ انہوں نے کمی و بیشی کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا میں نے ان سے کہا مجھ سے پانچ کم کر دی ہیں انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اسے ادا نہ کر سکے گی

---

[1] یہ واقعہ ابی بن کعب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے درمیان نہ تھا بلکہ ابن عباس اور کعب احبار رضی اللہ عنہم کے درمیان پیش آیا تھا جیسا کہ بخاری میں موجود ہے اور کعب احبار پہلے علمائے یہود سے تھے۔

پھر اپنے ربّ عزوجل کے پاس جایئے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ربّ کے پاس آمدورفت کرتا رہا یہاں تک کہ ارشاد ہوا اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم یہ شب وروز میں پانچ نمازیں ہیں ہر نماز کا دس گنا ثواب ہے اسی طرح پچاس نمازیں ہوگئیں اور ایک روایت میں ہے میں نے اپنا فرض اپنے بندوں پر جاری رکھا میرے پاس بات بدلی نہیں جاتی اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اپنے ربّ عزوجل سے بار بار درخواست کی یہاں تک کہ مجھے شرم آنے لگی تب میں راضی ہوگیا اور میں نے تسلیم کرلیا پھر جب میں آگے نکل گیا تو ایک منادی نے پکار کر کہا میں نے اپنا فرض جاری رکھا اور اپنے بندوں سے تخفیف کردی۔

تذکر مشتاق وانی له الذکرٰی
ولم یستطع للوجد صرفا ولا نصرا
اخرلوعة ما فارق الشوق قلبه
ولا واصل السلوان یوما ولا الصبرا
وان رام کتمان الصبابة عبرت
الوجد والا شواق اجفانه الغبری
فقیر یرد مالو صل من اهل ذاته
ولم ینوا هل النیرین له هجرا

مشتاق کو یاد آئی اور اسے یاد کہاں۔ اور وہ وجد کے مارے نہ پھیر سکا نہ مدد کرسکا۔ وہ سوزش والا ہے شوق اس کے دل سے جدا نہ ہو اور نہ کسی روز تسلی اور صبر سے اسے ملنا نصیب نہ ہوا۔

محل اذا اقسمت ان لیس مثله
علی الارض حسنا کنت فی القسم البرا
فاقسم باللّٰه العظیم تیقنا
الانت الذی جاءت بمبعثه البشری

وانت رسول اللّٰہ تبعث رحمۃ
ای امۃ تدعی محجلۃ غرا
لك المرتقی الاعلی الذی عنہ ھیۃ
ماحرا جبرائیل وحسبك ذا فشرا
ولیلامن البیت الحرام بمکۃ
الی المسجد الاقصی بك اللّٰہ قد اسرٰی
رکبت علی اظھر البراق معظما
الی سدرۃ المنتھی فاقت السدری
رایت کما اخیرت ربك بالہ
شبیہ ومن ایا یہ الایۃ الکبرٰی
وحیاك منہ بالسلام ولم ینك
سواك نبی ھذہ اللیلۃ الغرا
ومن ثم تخفیف الصلوۃ عن الوری
وخمسین کانت تلزما لعبد والحرا
فما زلت بی تخفیفھا مترددا
الیہ فابقی الفرض من ذلك عشری
وذلك عن رای الکلیم وانھا
لساقطہ فعلا ومحسوبۃ اجرا
رحین و جالیل الضلالۃ حابکا
طلعت بہ بدرا وکنت لہ الفجرا
علیك صلوۃ اللّٰہ ثم سلامہ
سلام یعیی المسك ھی نشرہ عطرا

اور اگر وہ سوزشِ عشق کو چھپانا چاہے تو وجد اور شوق کو اس کی اشک ریز پلکیں

بیان کر دیں۔ فقیر اہل رامہ سے ملنے کا قصد کرتا ہے اور اہل نیرین نے اس سے جدائی کا ارادہ نہ کیا یہ ایسا محل ہے جب میں قسم کھاؤں گا کہ زمین پر خوبی میں اس کا کوئی نہیں تو قسم میں سچا ہوں گا پس میں خدائے عظیم کی یقین کی رو سے قسم کھاتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ ہیں جن کی بعثت کی خوشخبری آئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت بن کر اس اُمت کی طرف مبعوث ہوئے ہیں جو سفید دست دپا اور روشن چہرہ والے کہلاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلیٰ معراج ہوئی ہے ہیبت کے مارے جس سے جبرائیل علیہ السلام پیچھے ہٹ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی کافی فخر ہے اور رات کو بیت حرام مکہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد اقصی تک لے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم براق کی پشت پر سوار ہو کر عظمت کے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ تک گئے جو اور بیرون سے فوقیت رکھتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کو دیکھا جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ کوئی اس کا مثل نہیں اور اس کی آیات میں سے یہ بہت بڑی آیت و علامت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی طرف سے تحیت و سلام ہو۔ سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نبی نے یہ روشن رات نہیں پائی اور اسی سے مخلوق کی نمازوں میں تخفیف کرتا ہے اور غلام اور آزاد کو پچاس نمازیں لازم تھیں پھر آپ اس کی تخفیف کے لئے آمد و رفت کرتے رہے پھر اس میں سے دس فرض باقی رہے اور یہ موسیٰ کلیم اللہ کی رائے کے موافق تھا اور وہ فعل میں ساقط ہوگئیں اور اجر میں حساب میں آئیں گی اور جب گمراہی کی رات سخت تاریک ہوئی تو آپ اس میں بدر ہو کر طلاع ہوئے اور اس کی فجر بن گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی صلوٰۃ و سلام ایسا سلام جو مشک کو اپنی خوشبو سے شرما دیے۔

اگر کہا جائے کہ نمازیں ازل میں پانچ تھیں تو اس شب کو پچاس کو قرار دینے میں کیا

حکمت تھی جواب یہ ہے تاکہ امت سے تخفیف کے بارہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف ظاہر کیا جائے اگر کہا جائے اس کی کیا حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے پاس واپس جانے کا مشورہ دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہ دیا باوجودیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ ان سے اعلیٰ ہے جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام مقام تفویض وتسلیم ہے کیا دیکھتے نہیں کہ جب جبرائیل علیہ السلام نے ان سے پوچھا تھا کیا آپ کو کچھ حاجت ہے تو انہوں نے فرمایا تم سے تو نہیں ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا اچھا اپنے رب سے درخواست کیجئے انہوں نے کہا اس سے سوال کرنے سے اس کا میرے حال سے آگاہ ہونا کافی ہے اگر کہا جائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام ساتویں آسمان میں ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چھٹے میں اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو چھٹے میں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساتویں آسمان پر پایا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مقام ساتویں آسمان میں ہے لیکن آپ ملاقات کے لئے چھٹے آسمان پر اتر آئے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام چھٹے آسمان پر ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ساتویں آسمان تک چلے گئے تھے۔

علائی وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں تخفیف ہو جانے کے بعد فرمایا

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ (۲:۲۸۵)

(جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کے ربّ کے پاس سے اتارا گیا ہے اس پر رسول ایمان لایا اور ایماندار ہر ایک خدا اور اس کے فرشتے اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لایا ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے اور اطاعت کی آپ کی مغفرت چاہتے ہیں آپ ہی کی طرف مرجع ہے۔)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں امن الرسول الاٰیۃ سن کر میں نے کہا میں آپ پر ایمان لایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس کو لانفرق بصیغہ مجہول بقرأت شاذہ پڑھا ہے لانفرق الآیہ سے مطلب یہ ہے کہ ہم رسولوں میں تفریق نہیں کرتے جیسے یہود اور نصاریٰ نے موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے درمیان تفریق کر دی ہے۔ غفرانك ربنا والیك المصیر سے مقصود یہ ہے کہ ہم آپ سے مغفرت کے خواستگار ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دیجئے کیونکہ قیامت میں ہمارا آپ ہی کی طرف مرجع ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بخش دیا پھر ارشاد فرمایا مانگیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوگا میں نے عرض کیا:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

اے ہمارے ربّ اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کیجئے۔

ارشاد ہوا اچھا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوگا میں نے کہا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا (۲:۲۸۶)

اے ہمارے ربّ اور ہم پر گناہ کا بار نہ ڈالیئے گا جیسے آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔

یعنی اوروں کی طرح میری امت کی توبہ قتل مقرر نہ کیجئے گا اور یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی جنہوں نے گوسالہ پرستی کی تھی اور قصہ یہ ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو اپنے آپ کو قتل کرنے کا حکم دیا تو وہ کنارہ کش ہو گئے پھر ایسے بارہ ہزار کو لے کر ہارون علیہ السلام ان کے پاس پہنچے جنہوں نے گوسالہ پرستی نہیں کی تھی اور ان کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں پھر ہارون علیہ السلام نے کہا تم صابر رہنا جو شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جائے گا خدا کی اس پر لعنت ہوگی پھر شام تک ان میں تیغ زنی ہوتی رہی اللہ تعالیٰ نے ان پر ابر کو بھیج دیا تھا تاکہ باپ بیٹے کو نہ پہچانے اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے کہا اے ہمارے ربّ بنی اسرائیل ہلاک ہو گئے بقیہ کو بچا لیجئے خدا نے ابر کو اٹھا لیا اور ان کے ہاتھوں سے تلواریں گر پڑیں تب حال معلوم ہوا کہ ستر ہزار

مقتول ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا قاتل کو میں نے بخش دیا اور مقتول کی توبہ قبول کی اس بناء پر اللہ تعالیٰ کے قول فاقتلوا انفسکم کا یہ مطلب ہوگا کہ قتل کے لئے فرمانبردار ہو جاؤ اور بعضوں نے آیت کو ظاہر پر معمول رہنے دیا ہے تب گوسالہ پرست بھی بعض بعض کے قاتل بن جائیں گے اور جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی توبہ قتل نہ قرار دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں ان کی توبہ ندامت مقرر کرتا ہوں درخواست کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوگا میں نے کہا واعف عنا واغفر لنا وارحمنا الآیہ ارشاد ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مل گیا اگر تم میں سے بیس صابر ہوں گے تو دوسو پر غالب آئیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین دعائیں مانگیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تین امتوں کو عذاب دیا تھا ایک کو دھنسا کر اور وہ قارون اور اس کی قوم ہے ایک کو مسخ کر کے اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی قوم ہے اور ایک امت پر پتھر برسائے تھے اور وہ لوط علیہ السلام کی قوم ہے دھنسانے کے متعلق خدا نے فرمایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بدنوں کو کبھی نہ دھنساؤں گا بلکہ گناہ گاروں کو دھنساؤں گا یہاں تک کہ فرشتے انہیں نہ دیکھ سکیں گے مسخ سے مغفرت کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بدنوں کو مسخ نہ کروں گا بلکہ ان کے گناہوں کو مسخ کر دوں گا پس ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دوں گا اور پتھروں سے رجم کئے جانے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان پر پتھر نہ برساؤں گا بلکہ اپنے فضل سے ان پر رحمت برساؤں گا۔ ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اور خدا عزوجل کے درمیان باتیں کرنے میں کتنے کلمے جاری ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارہ ہزار کلمے اور سب کے سب میری امت کی شان میں تھے جو کچھ میں نے درخواست کی قبول ہو گئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے قول فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی کے متعلق بیان کیا ہے آپ سے ارشاد فرمایا: اے میرے حبیب! صلی اللہ علیہ وسلم خلوت میں آپ نے ہماری عبادت کی آپ جلوت میں اپنی امت کے لئے ہم سے شفاعت کیجئے اور بعض کا

قول ہے کہ خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی کہ وہ میری اطاعت اور نافرمانی کریں گے ان کی طاعت میری رضا کے موافق ہوگی ان کی نافرمانی میری قضا کے موافق ہوگی جو میری رضا کے موافق ہوگا اسے میں قبول کروں گا اور جو میری قضا کے موافق ہوگا اسے میں بخش دوں گا۔ شیخ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے اور مشائخ بہجہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے ہیں کہ میں نے ایک شب میں ستر بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا تعلیم فرمائی۔

اللھم ان حسناتی من عطائك وسیاتی من قضائك فجد بما اعطیت علی ماقضیت وامح ذلك بذلك جلات ان تطاع الا باذنك اویعصنی الا یعلمك اللھم ما عصیتك استخفافاً بحقك ولا استھانة بعذابك ولکن بسابقه سبق بھا علمك فالتوبة الیك والمعذرة لدیك

(اے اللہ میری نیکیاں آپ کی عطا سے ہیں اور میرے گناہ آپ کے حکم سے اپنے قضا و حکم پر اپنی عطا سے بخشش کیجئے اور اس کو اس سے مٹا دیجئے آپ اس سے بزرگ ہیں کہ بلا اذن آپ کے آپ کی طاعت ہو یا بلا علم آپ کے آپ کی نافرمانی ہو اے اللہ جب میں نے آپ کی نافرمانی کی تو آپ کے حق کو خفیف سمجھ کر نہیں کی نہ آپ کے عذاب کو ذلیل سمجھ کر کی بلکہ ایک مقررہ امر کی وجہ سے جس کے ساتھ آپ کا علم پہلے سے متعلق ہو چکا تھا آپ کی طرف توبہ ہے اور آپ کے پاس معذرت ہے۔)

علائی نے آخر سورۃ بقرہ میں بیان کیا ہے کہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا کے ساتھ لفظ ربنا کے ذکر نہ کرنے میں یہ حکمت ہے کہ ندا دور سے ہوتی ہے اور بندہ جب تضرع کو لازم کر لیتا ہے تو ندا کے مقام سے مقام مناجات تک ترقی کر جاتا ہے اور بعض نے کہا ہے مطلب یہ ہے کہ سکرات موت میں ہمیں معاف کر دیجئے تاریکی قبر میں ہمیں بخش دیجئے اور اہوال قیامت میں ہم پر رحم کیجئے میں نے ابن حبان رضی اللہ عنہ کی تفسیر بحر

محیط میں دیکھا ہے مطلب یہ ہے کہ افعال سے ہمیں معاف کیجئے اور اقوال سے ہمیں بخش دیجئے اور میزان کے بھاری کر دینے پر ہم پر رحم کیجئے اور میں نے واحدی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب بسیط میں دیکھا ہے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے یہ آیت بلاواسطہ سنی فرشتوں نے کہا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے امن الرسول سے آپ کی اچھی طرح سے تعریف کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ سے کچھ درخواست کیجئے تب جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ بالا دعائیں تعلیم کر دیں بحر محیط میں مذکور ہے کہ سورہ بقرہ بدلی ہے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے قول امن الرسول الآیہ کے کیونکہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس درگاہ میں نازل ہوئی تھی نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درگاہ میں عرض کیا اے ربّ ہر سفر سے آنیوالے کو کچھ تحفہ ملا کرتا ہے میری امت کا کیا تحفہ ہے جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ ارشاد ہوا ان کا تحفہ یہ ہے کہ جب تک زندہ رہیں گے باکرامت رہیں گے جب مر جائیں گے ان پر رحمت ہو گی اور جب زندہ کئے جائیں گے ان پر نہایت مہربان بنوں گا پھر ارشاد ہوا اے حبیب! صلی اللہ علیہ وسلم ہر سفر سے آنے والے کے لئے کچھ ہدیہ ہوتا ہے جب وہ آئیں گے تو ان کا کیا ہدیہ ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ایک ہاتھ میں فرمانبرداروں کی تقصیریں ہیں اور دوسرے میں قصورواروں کے گناہ ہیں ارشاد ہوا میں اپنے فرماں برداروں کی تقصیر سے درگزروں گا اور قصورواروں کے گناہ آپ کی شفاعت کرنے کی وجہ سے درگزر کروں گا اور بعض نے کہا ہے آپ نے عرض کیا یا ربّ! آپ نے فرماں بردار پر احسان کیا ہے گنہگار بھی آپ کی عفو کو دیکھتا ہے ارشاد ہوا ---------------- ان کا ہدیہ کلمہ توحید ہے۔

لطائف

پہلا لطیفہ: مسافر کو مستحب ہے کہ جب اپنے گھر والوں میں آئے یا کسی کی زیارت کے لئے سفر میں جائے تو اپنے ساتھ ہدیہ لائے اگرچہ پتھر ہی ہو اور اس بارہ میں ہم ایک حدیث پہلے بیان کر چکے ہیں یہ شرح مہذب میں مذکور ہے دوسرا لطیفہ اصفونی نے مختصر

الروضہ میں بیان کیا ہے کہ مسافروں کو اپنا زادرہ ملا لینا مستحب ہے اگرچہ کھانے میں وہ متفاوت ہوں بلکہ یہ مستحب ہے غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے الدرہ الفاخرہ میں بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ دو اور تین شخصوں کے عمل سے ایک اونٹ پیدا کرتا ہے جس پر سب کے سب قیامت میں چڑھیں گے اور یہ ازدیاد عمل کے باعث سے ہے پس اعمال مل کر قوی ہو جاتے ہیں اور ان کے لئے اس سے اونٹ پیدا کرتا ہے تیسرا لطیفہ میں نے علامہ شمس الدین محمد بن سراج شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تفاح الارواح اور مفتاح الارباح میں دیکھا ہے کہ شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس نخلہ کا پھل شیخ ارسلان کے لئے ہدیہ ہے پھر ایک روز دیکھا تو اس کے پھل کچھ کم پائے اس کا مطلب دریافت کیا ایک شخص نے کہا میں روزانہ ایک باز کو جس کے سیاہ رنگ پر سپیدی غالب ہے دیکھا کرتا ہوں کہ اس میں سے کھا کر اڑ جایا کرتا ہے انہوں نے کہا یہ شیخ ارسلان ہیں دمشق سے آیا کرتے ہیں۔ دمشق اور شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے شہر ام عبیدہ میں دو ماہ کی مسافت تھی اولیا کو بھی ملائکہ کی طرح شکل بدل لینے کی قوت ہوتی ہے خدا ان سے اور ان کی کرامت کی تصدیق کرنے والوں سے راضی رہے' میں نے کتاب مذکورہ میں دیکھا شیخ ابوبکر عردوک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا خدا کے کچھ لوگ ہیں جو کعبہ کا طواف کیا کرتے ہیں اور کچھ لوگ ہیں کہ کعبہ ان کا طواف کرتا ہے تاج فزاری رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اصحاب نے اس کا انکار کیا ایک شب وہ شیخ کے پاس سویا آدھی رات کو اٹھا تو کعبہ کو شیخ کے گھر کا طواف کرتے ہوئے پایا اور اس کے گرد کچھ لوگ دیکھے جو پاکیزہ آواز میں کہہ رہے تھے۔

سبحانہ وتعالیٰ (وہ پاک اور برتر ہے) اس کی کوئی مثال نہیں۔ اسے کچھ لوگ برگزیدہ کہتے ہیں اور ان کی رہنمائی کی ہے شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ غلیہ کا جمادی الاولیٰ میں 672 ہجری میں انتقال ہوا ہے اور ان کی قبر صالحیہ دمشق میں ہے اور ظاہر طور پر زیارت کی جاتی ہے ہے پھر نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب معراج میں کہا اے شاہد تو آپ میرے شاہد ہیں میری شہادت دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے ربّ! میں آپ پر کس چیز کی شہادت دوں ارشاد ہوا اس

امر کی مجھ پر شہادت دیجئے کہ جو لا الٰہ الا اللہ اور اس بات کی کہ آپ میرے رسول اور بندے ہیں شہادت دیتا ہوا آئے گا میں اس کے سب چھپے اور ظاہر گناہ بخش دوں گا۔
بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے کہا اے اللہ مجھے بخش دے اور اسے بخش دیجئے جو میرے لئے تبلیغ اور رسالت کی شہادت دے اور مجھ پر رحم کیجئے اور اس پر رحم کیجئے جو میرے لئے تبلیغ اور آپ کے لئے توحید کی شہادت دے۔

چوتھا لطیفہ میں نے غزالی کی کتاب النصیحۃ میں دیکھا ہے ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے ربّ اپنے اولیا میں سے کسی ولی کو مجھے دکھایئے ارشاد ہوا آپ کے اور ولی کے درمیان مسافت بعیدہ حائل ہے انہوں نے کہا اے ربّ مجھے پروانہیں جب آپ میرے ہوں ہر بعید آپ کے نزدیک قریب ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام تین قدم چلے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: موسیٰ! یہ سو برس کی مسافت ہوئی انہوں نے کہا اے ربّ وہ ولی کہاں ہے ارشاد ہوا بحر ظلمات کے بیچ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ادھر چل کر گئے اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ پانی میں ایک شخص کھڑا ہے اور اس کے پیروں کے درمیان سے موج نکل جاتی ہے اور وہ کہہ رہا ہے اے حنان اے منان میری لغزش کو معاف کر دے اور میری غربت پر رحم فرما۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا السلام علیک یا ولی اللہ اس نے جواب نہ دیا خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی اے موسیٰ! اس کا دل تو میرے پاس ہے اس کو دوبارہ سلام کیجئے انہوں نے دوبارہ کہا السلام علیک یا ولی اللہ اس نے جواب دیا وعلیک السلام اے کلیم اللہ انہوں نے پوچھا تجھے کس نے خبر دی کہ میں کلیم اللہ ہوں اس نے کہا جس نے آپ کو خبر دی کہ میں ولی اللہ ہوں انہوں نے کہا یہاں کتنی مدت سے ہو اس نے کہا میں یہاں ستر برس سے پکار رہا ہوں یا حنان یا منان میں نے اب تک کچھ جواب نہیں پایا انہوں نے کہا کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے اور خدا کے درمیان سفیر بن جاؤں اس نے کہا ہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے ربّ میں آپ کے بندہ کو کیا جواب دوں ارشاد ہوا اے موسیٰ! اس سے کہہ دیجئے پھر اور ساری خلق پر تباہی ہو اگر میں اپنی رحمت سے

انہیں نہ چھپالوں۔

میں نے تفاح الارواح میں دیکھا ہے کہ شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بھتیجے شیخ ابراہیم بن اغرب کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے شیخ احمد کو ایک ساعت کے لئے سہو ہو گیا انہوں نے سر جھکایا تو اپنے نفس سے غائب ہو گئے جب ہوش ہوا تو ان سے اس کی نسبت دریافت کیا انہوں نے کہا سات سمندر پار ایک شخص شراب پیا کرتا تھا اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کرنے کا عزم کیا لیکن نہ کر سکا اور مر گیا اس کو عذاب کے فرشتوں نے پکڑ لیا اس نے اپنی قبر سے یا شیخ احمد کہہ کر مجھے پکارا میں نے خدائے کریم سے اس کی معافی کی درخواست کی خدا نے اسے معاف کر دیا کتاب مذکورہ میں ہے کہ ایک بار شیخ احمد پر جب وہ لڑکے تھے ایک جماعت کا گزر ہوا ایک شخص نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شجرہ مبارکہ ظاہر ہوا دوسرا بولا عنقریب اس میں شاخیں نکلیں گی تیسرے نے کہا عنقریب اس کا سایہ دراز ہوگا چوتھے نے کہا عنقریب اس کے پھل بکثرت ہوں گے پانچویں نے کہا عنقریب لوگوں کو اس کی عجیب حالت معلوم ہوگی اور اس کی طلب بڑھ جائے گی چھٹے نے کہا عنقریب اس کی شان بڑھ جائے گی اور اس کی برکتیں اور برہان ظاہر ہوگی ساتویں نے کہا اس کے کتنے دروازے کھلیں گے اور کتنے اس کے اصحاب ہوں گے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور استغفار کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ دونوں دنیا میں ذلت سے امان اور آخرت میں دوزخ کی ڈھال ہیں۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طلحہ بن عبید اللہ پر گزر ہوا ان کو غمگین دیکھا ان سے اس کا سبب پوچھا طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں مرتے وقت جو بندہ اسے پڑھے گا خدا اس کی مصیبت دور کر دے گا اس کے رنگ کو روشن کر دے گا اور ایسی چیز دیکھے گا جو اسے خوش کر دے گی میں نے ان سے پوچھا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کلمہ کی جانب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کو ان کی وفات کے وقت بلایا تھا وہ لا الٰہ الا اللہ ہے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا خدا آپ کو خوش کرے جیسے آپ نے مجھے خوش کیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پل صراط پر میری امت کا شعار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے خبر میں وارد ہے اللہ تعالیٰ کا اسرافیل علیہ السلام سے ارشاد ہوتا ہے کہ جب تک تم کسی کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہوئے سنو نفخ صور کو اس کے پڑھنے والے کی تعظیم کے لئے چالیس برس تک موخر کر دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صور کب پھونکا جائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا تھا کہ صور کب پھونکا جائے گا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان وزمین پیدا کیے تھے اس روز ایک فرشتہ پیدا کیا اور حکم کیا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرے وہ آواز کھینچ کر پڑھا کرتا ہے نہ اسے قطع کرتا ہے نہ سانس لیتا ہے نہ اسے تمام کرتا ہے جب وہ تمام کر چکے گا تو اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہو گا اور قیامت قائم ہوگی زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسلام لایا اور میری قوت جاتی رہی جاہلیت کے میرے بہت گناہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور کھینچ کر کہہ اس نے کلمہ تو پڑھا لیکن کھینچ کر نہیں پڑھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے ایسے ہی پڑھنے کے لئے کہا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ کو اور کھینچ کر کہہ تا کہ اس سے تیرا پیٹ بھر جائے خدا اس پر رحم کرے جو کھینچ کر پڑھے خدا اس پر رحم کرے جو اسے کھینچ کر پڑھے پھر اس شخص نے تین بار پڑھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ واجب ہوگئی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی وجہ سے خدا اسے ضرور بخش دے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جب بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو یہ کلمہ حجابوں کو پھاڑتا ہوا خدا کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے اور اپنے پڑھنے والے کے لئے مغفرت کا خواہاں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے پہلے اس کی مغفرت کا میرا ارادہ ہو چکا تھا اس کے بعد میں نے اس کی زبان پر جاری کیا ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی کے متعلق بیان کیا ہے یعنی اگر لا الہ الا اللہ والے کے لئے تمام سمندر سیاہی ہوتے تو سمندر ختم ہو جاتے قبل اس کے کہ اس کے پڑھنے والے کا ثواب

ختم ہوتا۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے میں نے تفاح الارواح و مفتاح الارباح میں دیکھا ہے ایک روز شیخ یوسف عجمی کا دمشق کی جامع مسجد اغوی کے پاس سے گزر ہوا ایک عورت نے بغرض تبرک ان کے کپڑوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اس سے ایک شخص نے کہا تیرا ہاتھ نجس ہو گیا پھر اس شب کو وہ شخص سویا تو اس نے شیخ کو چودھویں رات کے چاند کی طرح وسط آسمان میں دیکھا جب صبح ہوئی تو شیخ اس شخص کے پاس سے گزرے اور کہنے لگے اے ناپاک تو نے شب گزشتہ کو ہمارا مقام دیکھ لیا اس شخص نے اپنا سر کھول دیا اور خدا سے استغفار کرنے لگا۔ شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ مذکور کا 657ھ میں انتقال ہوا ہے صالحیہ مین ان کی قبر کی زیارت ہوتی ہے۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پھر میرے ربّ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس واپس جایئے اور میری طرف سے انہیں پیغام پہنچا دیجئے اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ میرے اور خدا کے درمیان میں بھڑکتی ہوئی آگ کا حجاب حائل ہو گیا جس کی کثافت کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور رفرف سبز نے جس پر میں تھا مجھے لٹکا دیا کبھی مجھے پست کرتا تھا کبھی بلند کرتا تھا یہاں تک کہ مجھے جبرائیل کے پاس تک نیچے اتر کر لے گیا پھر رفرف بلند ہو کر نظر سے غائب ہو گیا جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بشارت ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مخلوق میں مختار اور تمام آدمیوں میں برگزیدہ ہیں اور خدائے رحمٰن نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عرش کے پاس اپنے مقام تک مقرب بنایا ہے جہاں تک آسمان اور زمین والوں میں سے کسی کی رسائی نہیں ہوئی تھی میں خدا کا شکر بجالایا اس پر کہ خدا نے مجھے برگزیدہ بنایا اور مجھ پر کرم کیا پھر مجھ سے کہا: یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کو چلئے تا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ چیزیں دکھاؤں جو اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو جائے کہ بعد وفات کہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاد ہو گا اس دنیا میں آپ کا زہد اور آخرت کی رغبت اور بڑھ جائے گی میں ان کے ساتھ چلا تو مجھے تیر سے زیادہ تیزی کے ساتھ لے کر اترے یہاں تک ہم حکم خدا سے جنت

تک پہنچ گئے۔ رضوان داروغہ جنت متوجہ ہوا اور اس کے ساتھ رقیائیل تھا ان دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ دس لاکھ فرشتے تھے جو اپنے بازو اور سر اٹھائے تھے اور میری طرف اشارہ سے کہہ رہے تھے خدا نے اپنے حبیب نبی اُمی پر خصوصی کرم فرمایا ہے۔ اے جبرائیل! تم کو اور جو تمہارے ساتھ ہیں ان کو مرحبا ہو اور ایک روایت میں ہے رضوان متوجہ ہوا اور اس کے ساتھ حجابوں کے فرشتے تھے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح تھے ان کے لباس سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی نور کے تاج پہنے تھے ان کے پٹکے زمرد کی تختیون کے تھے میں نے کہا یہ کیا اچھے لوگ ہیں اے جبرائیل! انہوں نے کہا اس کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت جب خدا سے ڈرے گی اور دنیا میں سالم رہے گی تو جنت میں ان سے اچھی ہو گی جب میں اس کے اندر گیا تو میرے جی کو سکون ہوا اور میرا خوف جاتا رہا اس میں کوئی مکان ایسا نہ رہا جسے میں نے نہ دیکھا ہو میں نے دُر یا قوت اور زبرجد کے محل دیکھے طلائے سرخ کے درخت دیکھے جن کی شاخیں موتی کی تھیں ان کی رگیں چاندی کی، مشک میں جمے ہوئے تھے میں نے ایک درخت دیکھا جس کا تنا اتنا موٹا تھا کہ ساری دنیا کو چھپا لے اور اس پر خیر کی مختلف اقسام تھیں میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ درخت کیسا ہے انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج و اولاد کے لئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بہتیرے لوگوں کے لئے ہے اس درخت کے نیچے ایک بڑا ملک اور عظیم عیش ہے میں نے ایک نہر دیکھی جس کی جڑ سے دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا پانی موتی اور یاقوت اور مشک سپید کے سنگریزوں پر جاری تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ کوثر ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب عزوجل نے عطا فرمایا ہے اور یہ نہر تسنیم ہے جو عرش کے نیچے سے نکل کر ان کے گھروں اور محلوں تک جاتی ہے پھر مجھے دوسرے درخت کے پاس لے گئے اس کے پتے لباس جنت ہے سرخ، سپید، زرد، سبز رنگ کے نادر نادر جوڑے تھے اور اس کے پھل مختلف رنگ و بو کے مٹکے کے برابر تھے میں نے کہا اے جبرائیل یہ درخت کیسا ہے انہوں نے کہا یہ وہ درخت

ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے قول

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ (۲۹:۱۳)

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے طوبیٰ ہے اور اچھا انجام ہے۔

میں ذکر فرمایا ہے یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے بہتیرے لوگوں کے لئے ہے اور آپ کے لئے اس میں عمدہ خواب گاہ اور نعیم طویل ہے پھر انہوں نے مجھے جنت میں لے جا کر چاروں طرف سیر کرائی اتنے میں میں نے یاقوت سرخ کا ایک محل دیکھا اس کے اندر ستر ہزار اور محل تھے ہر محل میں ستر ہزار گھر تھے ہر گھر میں ستر ہزار حجرے تھے ہر حجرہ میں ستر ہزار سفید موتی کے خیمے تھے اس میں چار ہزار دروازے تھے خیمہ کے اندر کی چیز باہر سے اور باہر کی اندر سے نظر آتی تھی اس کے اندر سونے کے تخت تھے اس سونے سے آفتاب کی طرح شعاعیں نکلتی تھیں دُرو جواہر سے وہ جڑا ہوا تھا اس پر سندس کا فرش بچھا تھا ان تختوں پر بکثرت زیورات تھے جن کی صفت میں نہیں بیان کر سکتا ہر محل ہر گھر اور ہر حجرہ میں بہت سے درخت تھے ان کا تنا سونے کا اور ان کی شاخیں جواہر کی ان کے پھل مشکوں کی طرح ہیں ہر خیمہ میں حور عین میں سے ازواج تھیں اگر ان میں سے کوئی اپنی ہتھیلی دنیا میں ظاہر کرے تو اس کی ہتھیلی کی روشنی سے آفتاب کی روشنی جاتی رہے پھر بھلا اس کے چہرہ کا کیا پوچھنا ہے ان میں سے ہر ایک کے ستر ہزار غلام خدمتگاری کرتے ہیں ان کے خاوندوں کے خدمت گار علیحدہ ہیں ہر ایک فارغ بیٹھا ہوا اپنے مالک کا انتظار کرتا ہے پھر ہم ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر چلے آئے میں نے حضرت آدمؑ نوحؑ ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کو دیکھا اور میں نے ان کو سلام کیا وہ مجھ سے تحیت اور کشادہ روی سے ملے اور سب پوچھنے لگے اے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا کیا میں نے ان سے بیان کیا وہ خوش ہوئے اور انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور میرے لئے اور زیادتی کی دعاء کی پھر جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ میں نکل کر چلا نہ وہ مجھ سے الگ ہوتے تھے اور نہ میں ان سے الگ ہوتا تھا اور باوجود اس کے مجھے زمین

کے عجائبات اور جو چیزیں خدا نے اس میں پیدا کی ہیں دکھائیں اور یہ سب کچھ ایک شب میں ہوا پس میں اولاد حضرت آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور فخر نہیں کرتا زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اس کے معنی ہیں کہ اس فخر سے زیادہ کامل کوئی فخر نہیں پھر میں نے اپنی قوم کو اس کی خبر دی تو سوائے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے اوروں نے میری تکذیب کی مجمع الاحباب میں مذکور ہے کہ جو کچھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دل کی آنکھ سے دیکھ لیا تھا چنانچہ اسی وجہ سے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ٹھہرے۔

شرف الدین عیسیٰ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نور روشن کے رفرف پر سوار ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور جبرائیل علیہ السلام پیچھے ہٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انوار میں آگے بڑھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حجاب اور پردے اٹھ گئے اور اس کے کنارہ آپ نے خدائے جبار کا کلام سنا کہ اے عروس مملکت اور اے منصہ ہستی کے تاج اور اے سعادت اور ہدایت کے آفتاب آپ ہمارے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ باکرامت ہیں جو آپ چاہتے ہوں مانگیئے آپ کا کام درخواست کرنا ہے اور ہمارا کام عطا فرمانا ہے اور ہماری عطا پر اور زیادتی نہیں ہوسکتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں آپ سے کیا مانگوں آپ نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرایا ان کی اور ان کی زوجہ حوا علیہ السلام کو برگزیدہ بنایا اور ان کو جنت میں سکونت پذیر کیا ان کا اکرام اور تعظیم کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوا اے میرے حبیب! صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کے قدم کا نور ان پر نہ چمکا ہوتا تو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا فرشتوں کو حکم نہ ملتا آپ نے کہا میں کیا مانگوں آپ نے حضرت ادریس علیہ السلام کو نبی بنایا اور مکان بلند پر ان کو رفعت بخشی آپ کو خطاب ہوا ادریس علیہ السلام آسمان پر اس لئے اٹھائے گئے تھے کہ آپ کو دیکھیں اور آج کی شب آپ ان کے سامنے سیر کریں آپ نے عرض کیا یاالٰہی میں کیا مانگوں آپ نے سرکشوں کی نسبت حضرت نوح علیہ السلام کی بددعا قبول کی اور طوفان سے ان کی کشتی کو نجات بخشی

ارشاد ہوا اگر انہوں نے آپ کے جمال کی قسم نہ کھائی ہوتی تو وہ اور ان کے ساتھی مہلک سے نجات نہ پاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم درخواست کیجئے آپ کو عطا ہو گا آپ نے عرض کیا یاالٰہی میں کیا مانگوں آپ نے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برگزیدہ کر کے خلیل بنالیا اور آگ کو ان پر ٹھنڈک اور سلامتی بنا دیا اور ان کے بیٹے کو ذبح عظیم سے فدیہ دیا آپ کے پاس آواز آئی اے مخلوقات میں سب سے زیادہ عزیز اور موجودات میں سب سے زیادہ شریف آپ کی وجہ کریم کا نور ان پر نہ چمکا ہوتا تو آتش نمرود سے نہ انہیں نجات ملتی نہ ذبح عظیم سے ان کے بیٹے کا فدیہ ہوتا۔ دعا مانگیئے قبول ہو گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یاالٰہی میں کیا دعا مانگوں آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا اپنی رسالت کے لئے انہیں برگزیدہ کیا اور آپ ان سے ہمکلام ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ندا آئی اے تمنا کرنے والوں میں سب زیادہ باکرامت اور اے صاحب قاب قوسین اوادنیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آگ کی طرف لے جا کر رہنمائی کی گئی اور پتھر والے پہاڑ پر ان سے خطاب کیا گیا اور آپ سے درگاہ ملک غفار میں بساط انوار پر خطاب کیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دیدار کے خواہاں ہوئے تو ان کو جواب دیا گیا کہ آپ ہرگز نہیں دیکھ سکتے اور تمام مخلوق کو چھوڑ کر آپ سے مشاہدہ کے ساتھ خطاب کیا گیا آپ کہیے آپ کی بات سنی جائے گی آپ نے عرض کیا یاالٰہی میں کیا کہوں آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کر دیا اور ان کے ساتھ پہاڑوں کو چلایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسا ملک عطا فرمایا جو ان کے بعد کسی کو شایاں نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا ہوئی اے اعلیٰ موجود میں! آپ کے ساتھ نصرت اور رعب کے پہاڑ چلاؤں گا اور آپ کے لئے پتھر کے ایسے دلوں کو نرم کر دوں گا اور مقام محمود کے ساتھ قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخصوص کر دوں گا۔ آپ رہنما ہوں گے آپ درخواست کیجئے آپ کو عطا ہو گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یاالٰہی میں کیا درخواست کروں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح القدس سے تائید کی اور ان کے لئے معجزات ظاہر کیے وہ اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے اور آپ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے حبیب! آپ کیسے کچھ طبیب ہیں آپ امراض ذنوب کا علاج کریں گے اور آپ سے مردہ قلب زندہ ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اے ربّ میرے گنہگار امتیوں کی نسبت میری شفاعت قبول فرمالیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوا اے سب سے زیادہ باعزت! اے میرے حبیب اپنی عزت وجلال کی قسم اگر وہ میری نافرمانی کریں گے میں پردہ پوشی کروں گا اگر وہ مجھ سے مغفرت کے خواستگار ہوں گے میں ان کی مغفرت کروں گا اگر وہ مجھ سے مدد کے طلبگار ہوں گے میں انہیں مدد دوں گا اگر مجھ سے دعا مانگیں گے میں قبول کروں گا اور جو کچھ گزشتہ ہوگا اس میں ان سے سخت گیری نہ کروں گا اور ان پر رضا سے بخشش کروں گا۔

علائی نے بیان کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے شب معراج میں اپنے ربّ عزوجل سے ایک بات پوچھی میں اسے دوست رکھتا ہوں کہ میں نے وہ بات نہ پوچھی ہوتی میں نے کہا اے ربّ عزوجل آپ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت عطا فرمائی ارشاد ہوا میں نے انہیں جنت عطا کی پھر انہیں اس سے معزول کر دیا آپ کو اور آپ کی امت کو جنت دوں گا اور معزول نہ کروں گا میں نے عرض کیا آپ نے نوح علیہ السلام کو سفینہ عطا فرمایا ارشاد ہوا میں نے آپ کے اور آپ کی امت کے لئے زمین کو مسجد اور طہور بنا دیا میں نے عرض کیا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو سرد اور باعث سلامتی بنا دیا ارشاد ہوا کہ ایسا ہی آپ کی امت پر قیامت میں اسے سرد کر دوں گا میں نے عرض کیا آپ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو زمزم عطا فرمایا ارشادہ ہوا میں نے آپ کو کوثر عطا فرمایا ہے میں نے عرض کیا کہ آپ نے اس کا فدیہ مقرر کیا تھا ارشاد ہوا میں نے دوزخ سے آپ کی امت کا فدیہ یہود ونصاریٰ کو قرار دیا ہے میں نے عرض کیا آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مائدہ عطا فرمایا ارشاد ہوا میں نے آپ کے لئے مائدہ کرامت امت میں مقرر کیا ہے میں نے عرض کیا آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا میں نے آپ کو سورہ انعام عطا کی ہے میں نے عرض کیا کوہ طور پر آپ موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہوئے ہیں ارشاد ہوا میں آپ سے بساط نور پر

ہمکلام ہوا ہوں۔ میں نے عرض کیا حضرت یونس علیہ السلام بن متیٰ کو آپ نے تین ظلمتوں سے نجات بخشی ارشاد ہوا ایسے ہیں آپ کی امت کو ظلمت قبر ظلمت قیامت اور ظلمت پل صراط سے نجات دوں گا۔

فائدہ: حضرت یونس علیہ السلام کے والد کا نام مَتّٰی تھا اور جامع الاصول میں ہے کہ یہ ان کی والدہ کا نام تھا خدا نے ان کو اہل موصل کے پاس رسول بنا کر بھیجا تھا بعض کا قول ہے کہ مچھلی کے پیٹ سے نکلنے کے بعد آپ نبی ہوئے تھے اس کو برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے۔ عرائس میں ہے کہ کوئی نبی سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کے اپنی ماں کی طرف منسوب نہیں اور صحیح حدیث میں ہے کہ کسی بندہ کو یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں حضرت یونس علیہ السلام بن متیٰ سے بہتر ہوں اور دوسری حدیث میں ہے حضرت یونس علیہ السلام بن متیٰ پر مجھے فضیلت مت دو بعض کا قول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا تھا جب آپ کو ان سے اپنا افضل ہونا معلوم نہ تھا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اولاد آدم میں سے سب کا سردار ہوں قیامت میں میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہو گا اور ایک روایت میں لواء الکرم آیا ہے اس دن کوئی نبی حضرت آدم علیہ السلام یا ان کے سوا کوئی ایسا نہ ہو گا جو میرے لواء کے نیچے نہ ہو سب سے پہلے اپنے روضہ سے میں نکلوں گا اور سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول ہو گی اور کوئی فخر نہیں ہے اور سب سے پہلے میں جنت میں کنڈی کھٹکھٹاؤں گا پھر میرے ساتھ اس میں فقراء مہاجرین داخل ہوں گے اور میں اوّلین و آخرین سے زیادہ مکرم ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے خدا نے کوئی نبی نہیں بھیجا جو خوشرو اور خوش آواز نہ ہو اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوش رو اور خوش آواز تھے بعض کا قول ہے کہ یہ تو اضعاً کہا ہے کہ آپ کی تواضع کا یہ حال تھا کہ اپنی بکری دوہ لیتے تھے اپنے کپڑے میں پیوند لگا لیتے تھے اپنے گھر والوں کا کام کر دیتے تھے اپنی پاپوش درست کر لیتے تھے اپنا کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کر لیتے تھے اپنے گھر میں جھاڑو دے لیتے تھے۔ اونٹ

باندھتے اسے چارہ دیتے اپنے خادم کے ساتھ کھا لیتے اس کے ساتھ آٹا گوندھ لیتے بازار سے اپنا سودا لے آتے باب الامانۃ میں پہلے گزر چکا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی چیز کا مالک اپنی چیز کے اٹھانے کا زیادہ مستحق ہے (یعنی بازار سے اپنا سودا وغیرہ اُٹھا کر لانا) بعض کا قول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زجراً فرمادیا ہے تاکہ حضرت یونس علیہ السلام کے رتبہ کے گھٹنے کا وہم نہ ہو کیونکہ قرآن میں ہے

وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ (۴۸:۶۸)

صاحب حوت کی طرح نہ ہونا

چنانچہ اور انبیا کو چھوڑ کر انہیں کے ذکر کرنے کا یہی سبب ہے مؤلفِ کتاب الشفاء نے بیان کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مجھے بہتر مت کہو پس حضرت یونس علیہ السلام کے ذکر پر اقتصاد کرنے کا دعویٰ کرنا غلط ہے۔

حضرت (غوث الاعظم) شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ جہاں تک حضرت یونس علیہ السلام بن متیٰ پہنچے ہیں میں بھی پہنچتا ہوں آپ نے اپنا تکیہ زمین پر مارا اور فرمایا میں نے اس کے دل پر مارا لوگ اس کے پاس گئے دیکھا کہ وہ مر گیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے عرض کیا اے ربّ، حضرت خضر علیہ السلام کے لئے آپ نے چشمہ آبِ حیات بنایا ہے اور باب فضل امت مرحومہ میں مناقب حضرت خضر علیہ السلام میں اس کا بیان آگے آتا ہے ارشاد ہوا میں نے آپ کے لئے سلسبیل بنایا ہے میں نے عرض کیا آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا کی ہے ارشاد ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خزانہ عرش میں سے آیۃ الکرسی عطاء کی ہے۔ محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے ان کی والدہ کا نام خولہ اور والد کا نام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے جب آیۃ الکرسی نازل ہوئی تو ہر بت اپنے چہرے کے بل گر پڑا اور ان کے سر سے تاج بھی گر گئے اور شیاطین بھاگ گے اور ابلیس کے پاس جا کر اکٹھا ہوئے اور اس سے ماجرا بیان کیا اور کہنے لگے ایک حادثہ ہوا ہے اس نے حکم دیا کہ اس کی تفتیش کرو وہ مدینہ آئے تو معلوم ہوا کہ آیۃ الکرسی نازل ہوئی ہے اور

اس کے زیادہ فضائل پہلے گزر چکے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے عرض کیا اے رب آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا فرمائی ہے ارشاد ہوا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۂ اخلاص عطا کی ہے۔

فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے آسمانوں اور زمین کے ہزار برس پہلے ایک نور پیدا کیا پھر اس نور سے مشک اذفر پیدا کیا اس سے سورۂ یٰسین لکھی اس کے پچاس ہزار بازو بنائے جس سے آسمان میں اس کا گزر ہوا وہاں کے رہنے والے اس کے سامنے پست ہو گئے اور اس کو سجدہ کیا جو سورہ یٰسین سیکھے اور اس کا حق پہچانے گا جنت کے بلند درجہ میں رہے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ اس کے بازو پیدا کئے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ثواب کے لئے پیدا کئے بروایت حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے توریت میں یٰسین معمہ کہلاتی ہے کسی نے پوچھا معمہ کیا آپ نے فرمایا اس کے پڑھنے والے کو یہ سورت دنیا اور آخرت کی بھلائی عام طور پر پہنچاتی ہے اور دنیا کی بلا اور آخرت کے ہول کو اس سے خود جھیل لیتی ہے جو اس کو پڑھتا ہے بیس حج کے برابر اسے ثواب ملتا ہے جو اسے سنتا ہے اس کو فی سبیل اللہ ہزار دینار کے برابر ثواب ملتا ہے جو اس کو لکھ کر پیتا ہے اس کے پیٹ میں ہزار دوائیں ہزار نور ہزار برکتیں ہزار یقین ہزار رحمتیں پہنچتی ہیں اور ہر بیماری اس سے دور ہو جاتی ہے۔ تحفۃ الحبیب اور تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں مذکور ہے جو اس کو دن کو پڑھتا ہے اس کی فکر و ہم کی کفایت ہو جاتی اور جو اس کو رات کو پڑھتا ہے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور اسی میں ہے جو اس کو دن کو پڑھتا ہے شام تک خوشی میں رہتا ہے اور جو اس کو رات کو پڑھتا ہے صبح تک خوشی میں رہتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اہل جنت سے قرآن اٹھا لیا جائے گا پس وہ سوائے طٰہٰ اور یٰسین کے کچھ نہ پڑھیں گے البتہ حدیث میں یہ آیا ہے کہ قرآن پڑھنے والے سے جب وہ جنت میں پہنچے گا کہا جائے گا کہ پڑھ اور ایک درجہ اوپر چڑھ جائے گا پڑھتا جائے گا ہر آیت کے بدلہ میں ایک ایک درجہ چڑھتا جائے گا یہاں تک کہ جتنا اسے یاد ہو گا آخر تک پڑھ جائے

گا کتاب البرکۃ میں ہے جو بغیر بات کیے ہوئے چار بار لگا تار سورہ یٰسین پڑھے پھر کہے:

سبحان المنفس عن کل مدیون سبحان المفرج عن کل مخزون سبحان من امرہ بین الکاف والنون سبحان من اذا اراد شیا ان یقول لہ کن فیکون یا مفرح الھموم یاحیی یاقیوم صلی وسلم علی سیّدنا محمد والہ واقض حاجتی

ہر قرضدار کی مصیبت دور کرنے والا پاک ہے ہر غمگین کا غم دور کرنے والا پاک ہے وہ پاک ہے جس کا حکم کاف اور نون کے مابین ہے وہ پاک ہے جو جب کسی شے کا ارادہ کرتا ہے کن فرما دیتا ہے' وہ ہو جاتی ہے غموں کے دور کرنے والے اے حی اے قیوم ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود وسلام بھیجئے اور میری حاجت پوری کیجئے۔

اور اپنی حاجت بیان کرے تو حکم خدا سے اس کی حاجت پوری ہو جائے اور بیان کیا کہ یہ مجرب ہے۔

کلام اللہ کی بے مثال برکات

محمد بن علی بصری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے ایک بار میں کشتی میں سوار ہوا وہ شکست ہو گئی میں ایک جزیرہ میں پہنچا جس میں درخت اور نہریں تھیں میں نے اس کے پھل کھائے جب رات ہوئی تو میں ایک درخت پر چڑھ گیا پھر جب دن نکلا تو میں اپنی جگہ واپس آیا اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ پانی کی سطح پر ایک آدمی ہے اس نے میری کیفیت پوچھی میں نے بیان کی اس نے پوچھا تو کہاں کا رہنے والا ہے کس امت کا ہے اور کون ہے میں نے کہا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ہوں اس نے کہا اچھا سورہ یٰسین' سورہ دخان' سورہ تبارک الملک پڑھ تو تجھے امن ملے گا تو نجات پائے گا اور سیر ہو جائے گا میں نے پوچھا آپ کون ہیں اس نے کہا میرے پیچھے جو شخص ہے اس سے پوچھنا وہ تجھے بتائے گا جب دوسرا دن ہوا تو پھر مجھے دریا کی سطح پر ایک شخص نظر آیا میں نے اس سے اپنا حال بیان کیا اس نے کہا کہ یٰسین' سورہ دخان اور تبارک پڑھ تو امن سے رہے گا نجات پائے گا

اور شکم سیر ہو جائے گا میں نے پوچھا آپ کون ہیں اس نے کہا جو میرے پیچھے ہے اس سے پوچھنا جب تیسرا دن ہوا تو پھر پانی کی سطح پر ایک آدمی نظر آیا میں نے اس سے اپنا حال بیان کیا اس نے کہا یٰسین، دخان اور سورہ تبارک پڑھ تو امن میں رہے گا، نجات پائے گا اور شکم سیر ہو جائے گا میں نے پوچھا آپ کون ہیں اس نے کہا ہم تین فرشتے ہیں خدا نے ہم کو ایک مچھلی کے پاس بھیجا ہے جو ایک سمندر سے دوسرے سمندر میں نکل گئی ہے اور وہاں کی مچھلیاں اس سے فریاد کرنے لگی تھیں ہم کو ہمارے ربّ عزوجل نے اس کو اس کے سمندر میں واپس کرنے کا حکم فرمایا تھا پہلا اس کے سر پر تھا دوسرا اس کی کمر پر اور میں اس کی دم پر ہوں۔ پھر میں سو رہا جاگا تو میں بصرہ میں اپنے گھر کے اندر تھا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور خدا نے اس کے بعد ایک سفید موتی پیدا کیا اور اس سے عنبر اشہب کو پیدا کیا پھر اس سے آیۃ الکرسی لکھی جو اسے سیکھے گا اور اس کا حق پہچانے گا جنت کے جس دروازہ سے چاہے گا داخل ہو جائے گا اور ہر حرف کے عوض جنت میں اسے ایک شہر ملے گا اور اس کے لئے ہر حرف کے عوض ایک حج اور عمرہ لکھا جائے گا اس کے بعد ایک سبز موتی پیدا کیا اور اس سے سفید کافور پیدا کیا اور اس سے سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ لکھی اور کہا یہ میرا نام ہے جس آسمان میں اس کا گزر ہوا وہاں کے رہنے والے اس کے لئے پست ہو گئے جو اسے سیکھے گا اور اس کا حق پہچانے گا قیامت میں انبیاء اور شہدا کے شمار میں ہو گا اور ہر حرف کے عوض جنت میں اسے چالیس شہر ملیں گے اور ہر حرف کے عوض اس کو ہزار نور ملیں گے۔

حضور نبی کریم صلی علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بارہ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے گا گویا اس نے چار بار قرآن ختم کیا اور زمین کے لوگوں سے افضل ہو گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے مرض الموت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتا ہے قبر میں فتنہ میں نہیں پڑتا اور قبر کی تنگی سے امن میں رہتا ہے اور قیامت میں اپنی ہتھیلیوں پر فرشتے اسے اٹھائیں گے یہاں تک کہ پل صراط پر سے گزار کر جنت میں پہنچا دیں گے اور خبر میں آیا ہے خدا نے بیس ہزار نہریں پیدا کیں اور قلم سے فرمایا قُلْ

هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنے والے کا ثواب لکھو وہ ہزار برس تک لکھتا رہا یہاں تک کہ نہریں خشک ہو گئیں اور اس کے پڑھنے والے کی فضیلت پوری نہ ہوئی کتاب البرکۃ میں ہے جو اپنے بستر پر لیٹتے وقت تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتا ہے خدا پچاس ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا نجران سے ایک قوم کے لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ لوگ کہنے لگے اے ابوالقاسم! آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ربّ عزوجل کی ہم سے صفت بیان کیجئے وہ زبرجد کا ہے یا یاقوت کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا ربّ کسی شے سے نہیں بنا ہے کیونکہ اس نے تمام اشیا کو پیدا کیا ہے پھر سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ نازل ہوئی انہوں نے کہا وہ ایک ہے اور آپ بھی ایک ہی آپ نے فرمایا اس کی مثل کوئی شے نہیں ہے انہوں نے کہا اور کچھ بیان فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا صمد ہے انہوں نے پوچھا صمد کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلق کو اپنی حاجتوں میں اس کی طرف احتیاج ہے انہوں نے کہا اور کچھ بیان فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے کوئی پیدا نہیں ہوا جیسے مریم کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے نہ خدا کسی سے پیدا ہوا جیسے عیسیٰ مریم علیہم السلام سے پیدا ہوئے تھے۔

لطیفہ: شاہ روم نے ایک بار حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیج کر چار ایسی مخلوق کو دریافت کیا جو مادہ کے حمل میں نہیں رہے آپ نے کہا آدم' حوا' حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کا مینڈھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا جب آپ نے اسے پھینکا تو بحکم خدا سانپ بن کر دوڑنے لگا خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس جانے سے قبل ہی آپ کو یہ دکھا دیا تھا تا کہ اس سے آپ کو خوف نہ آئے جب وہ فرعون کے پاس سانپ بن جائے اس کی نظیر یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل قیامت کے جہنم کو دیکھ لیا تا کہ آپ کو اس سے اس روز خوف نہ آئے بلکہ آپ اس کی باگ پکڑ کر اس سے کہیں گے اپنے پیچھے لوٹ جا اس وقت وہ کہے گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے

چھوڑ دیجئے آپ مجھ پر حرام ہیں خدا اس سے ارشاد فرمائے گا اے جہنم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن' کتاب البرکۃ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کے لڑکا ہوا اور وہ مجھ سے محبت کے باعث برکت سمجھ کر اس کا نام محمد رکھے تو وہ اس کا لڑکا جنت میں ہوگا اور جس حلال کھانے پر لوگ بیٹھیں اور اس میں کسی کا نام میرے نام پر ہو تو اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

بروایت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جس نے معوذتین کو پڑھا گویا اس نے جو کچھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اترا ہے سب پڑھ لیا ہے نیز بروایت ان کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں میں دو ایسی سورتیں نہ بتادوں اگر تم ان دونوں سورتوں کو پڑھو گے تو کوئی شے ایسی نہ رہے گی جو یہ نہ کہے کہ اے اللہ اسے میرے شر سے پناہ میں رکھیئے۔ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے دو سورتوں کی کثرت کرو خدا ان سے تمہیں آخرت میں نفع دے گا معوذتین کو یہ قبر کو نورانی کردیتے ہیں' اور شیطان کو بھگا دیتے ہیں اور نیکیاں زیادہ کرتے ہیں اور میزان کو بھاری کرتے ہیں اور اپنے پڑھنے والے کو جنت کی رہنمائی کرتے ہیں اگر کہا جائے اللہ تعالیٰ نے اپنے کو قل اعوذ برب الفلق میں ایک صفت سے کیسے موصوف کیا اور قل اعوذ برب الناس میں تین وصف ذکر کئے ربّ' ملك اور الٰہ بعض نے کہا ہے کہ خدا نے لوگوں کی ان کی ماؤں کے شکم میں پرورش کی ہے اس لئے ربّ فرمایا جب وہ جوان ہوئے تو ان کو بتلایا کہ وہ اس کے بندے ہیں اس لئے ملک فرمایا جب وہ بڑے ہوئے اور انہوں نے اس کی ہستی پہچانی اس نے انہیں اپنی عبادت کا مکلّف بنایا اس لئے الٰہ فرمایا اور بعض نے کہا ہے لوگوں میں بعض ایسے ہیں جن کا کوئی ربّ ہے بعض ایسے ہیں جن کا کوئی ملک ہے لیکن سوائے خدا کے ان کا کوئی معبود نہیں۔

عقائق میں ہے کہ مکہ سے اس مقام تک جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازوں کا حکم ہوا تھا اور جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی آئی تھی تین لاکھ سال

کی مسافت تھی اور بعض کا قول ہے پچاس ہزار برس کی اور بعض کا قول ہے ان راتوں کی طرح ایک رات کی اور بعض نے کہا اس سے بھی کم اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے سب پر قادر ہے واحدی کی بسیط اور ابی حبان رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر بحر محیط میں سورۂ سال کے ذیل میں ہے ساتویں زمین کے نیچے سے عرش تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے پھر ابی اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کر کے کہا ہے اگر ابن آدم ساتویں زمین سے عرش تک سفر کرنا چاہے تو پچاس ہزار برس میں سفر کر سکے لیکن جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بستر کو گرم پایا کہ سونے کے اثر سے ہنوز سرد نہ ہوا تھا اور بعض کا بیان ہے کہ جاتے وقت ایک درخت کی شاخ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ لگ گیا تھا جب آپ واپس آئے تو ہنوز وہ شاخ ہل رہی تھی اور قریش کا ایک قافلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ میں دیکھا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی خبر دی تو انہوں نے آپ سے قافلہ کا حال پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا بنی فلاں کے قافلہ پر گزر ہوا تھا ان کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا جس کو وہ تلاش کرتے تھے میں نے انہیں بتلا دیا اور ان کے کجاوہ میں ایک پیالہ تھا جس میں پانی رکھا تھا میں نے لے کر پی لیا اور پھر اسی جگہ پیالہ رکھ دیا ان سے پوچھ لو ان کو ملا تھا یا نہیں پھر انہوں نے کہا ہمارے قافلہ کا حال بتلائیے کب تک آئے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع آفتاب کے وقت تمہارے پاس پہنچ جائے گا وہ اس کے انتظار میں نکلے جب آفتاب طلوع کے قریب ہوا تو خدا نے اس کو روک رکھا یہاں تک کہ قافلہ کی آمد کے ساتھ آفتاب طلوع ہوا ایک شخص نے کہا یہ قافلہ ہے دوسرا بولا وہ آفتاب ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت المقدس کا حال پوچھا خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اسے کھول دیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نظر آنے لگی جس چیز کی نسبت انہوں نے آپ سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلا دیا اس کے بعد بعض لوگ مرتد ہو گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ (۶۰:۱۷)

جو خواب ہم نے آپ کو دکھایا ہے لوگوں کے لئے ہم نے اسے آزمائش ہی

بنایا ہے۔

پھر ایک جماعت حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور کہنے لگے آپ کے صاحب کہتے ہیں کہ آج کی شب مکہ سے بیت المقدس کو گئے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تم ان پر جھوٹ باندھتے ہو انہوں نے کہا وہ مسجد میں بیٹھے لوگوں سے کہہ رہے ہیں وہ بولے اگر وہ کہتے ہیں تو سچے ہیں خدا کی قسم وہ مجھے تو وہ وہ خبریں بتلاتے ہیں جو آسمان سے زمین پر ایک ساعت میں رات کو یا دن کو آتے ہیں اور میں ان کی تصدیق کرتا ہوں پھر جس سے تمہیں تعجب ہو رہا ہے اس سے تو یہ زیادہ بعید ہے پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آج کی شب بیت المقدس سے تشریف لائے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا اچھا مجھ سے بیان کیجئے میں نے اسے دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور پہلے گزر چکا ہے جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا تھا اس کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے قلب کی آنکھ سے دیکھ لیا۔

اگر کہا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مناجات کر کے جب لوٹے تھے تو انہوں نے برقع اوڑھ لیا تھا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا اس میں کیا حکمت ہے اس کا جواب کئی طرح پر ہے اوّل یہ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام لوٹے تو اللہ تعالیٰ کے قول لَنْ تَرٰنِیْ کے موافق رد کا اثر ان پر تھا بعض نے بیان کیا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ

اے ربّ مجھے دیدار دکھایئے میں آپ کو دیکھوں گا۔

کہا تو انہیں پتھر پر لکھا ہوا ملا

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (۶:۱۵۲)

یتیم کے مال کے پاس مت جاؤ مگر اسی طریقہ سے جو بہتر ہے۔

اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ابو طالب کے دُرِّ یتیم کے لئے رویت حق ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قبولیت کا اثر تھا اور اس سے بصر کو قوت حاصل ہوتی ہے دوم یہ کہ جیسے خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف نظر کرنے سے باز رکھا تھا ایسی ہی ان کی قوم کو ان کی طرف نظر کرنے سے باز رکھا سوم یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چہرہ پر ایسا نور چھا گیا تھا کہ اس سے پہلے آپ کے چہرہ پر نہ تھا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں منور تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے آپ کا ایک رخسار آفتاب اور دوسرا ماہتاب تھا چہارم یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نور ان کے چہرہ پر تھا آپ کو جو دیکھتا نابینا ہو جاتا اور حضور پُرنور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آپ کے قلب میں تھا چنانچہ جس نے اپنے نور قلب سے آپ کو دیکھا توفیق خداوندی سے ہدایت پا گیا۔ پنجم یہ کہ خدا کو منظور ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کو سرزنش کرے کیونکہ انہوں نے کہا تھا ہم کو کھلم کھلا خدا کو دکھلا دیجئے گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ موسیٰ ہیں انہوں نے ہماری نشانیاں دیکھی ہیں تو تم ان کی طرف نظر نہیں کر سکتے پھر تم خالق سبحانہ کو کیسے دیکھ سکو گے منجملہ ان عذابوں کے جس میں خدا نے بنی اسرائیل کو مبتلا کیا تھا ایک یہ کہ چالیس سال تک زمین میں سرگرداں رہے رات بھر چلتے تھے اور صبح کو وہیں پہنچ جاتے تھے جہاں شام کو تھے اور باوجود اس کے ان کو من وسلویٰ کھانے کو ملتا تھا اور رات کو نور کا عمود اور دن کو سپید ابر ان کے ساتھ رہتا تھا اس کو بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے اور بغوی رحمۃ اللہ علیہ اور رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر نہیں کیا پھر امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ وہ وادی تیہ میں ہلاک ہو گئے اور بعض کا بیان ہے کہ وہ چھ لاکھ سوار تھے اور بعض کا قول ہے کہ ہارون علیہ السلام بھی ان کے ساتھ وادی تیہ میں وصال فرما گئے تھے اور ان کے ایک سال بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وصال ہوا اور یوشع بن نون موسیٰ علیہم السلام کے بھانجے بنی اسرائیل میں باقی رہ گئے تھے چنانچہ وہ جابروں سے لڑے اور ارض مقدسہ کو انہوں نے فتح

کیا اور اس میں ان لوگوں کی اولاد سکونت پذیر ہوئی جو وادی تیہ میں ہلاک ہوئے تھے اور اس کی مقدار سات فرسخ تھی اور بعض کا قول ہے کہ ایک سال اگر کہا جائے ساتھ فرسخ زمین میں اتنی بڑی جماعت چالیس برس تک کیسے رہی جواب یہ ہے کہ انبیاء کے معجزات سے یہ بات بعید نہیں ہے۔

بعض کا قول ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مناجات کر کے واپس ہوئے تو چہرہ پر برقع ڈالے ہوئے واپس آئے تھے ان کی زوجہ نے کہا اپنا چہرہ کھولئے تو انہوں نے اپنا چہرہ کھولا تو وہ نابینا ہو گئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی خدا نے پھر انہیں بینا کر دیا پھر ان کی زوجہ نے کہا اپنا چہرہ کھولئے انہوں نے کھولا تو وہ نابینا ہو گئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر ان کے لئے دعا کی پھر وہ بینا ہو گئیں اسی طرح سات بار ہوا لیکن ان کی زوجہ نے اس کہنے سے کہ اپنا چہرہ کھولئے توبہ نہ کی ساتویں مرتبہ کے بعد خدا نے ان کی نظر میں قوت عطا فرمائی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کے نور کو دیکھ سکیں جب وہ خدا کے دیدار کے خواہاں ہوئے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے تو کہنے لگے میں آپ سے توبہ کرتا ہوں آپ سے کہا گیا واپس جایئے اور سیکھیئے آپ کی زوجہ کی طلب صادق تھی کہ انہوں نے ساتھ بار نابینا ہونا گوارا کیا اور باز نہ آئیں اور آپ ایک دفعہ میں کہتے ہیں میں آپ سے توبہ کرتا ہوں۔ ششم خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جلالی تجلی فرمائی تھی اس لئے وہ مدہوش ہو گئے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جمالی تجلی فرمائی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قائم رہے۔ شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ نے قواعد میں بیان کیا ہے معرفت جمال سے جو محبت ناشی ہوتی ہے اس محبت سے افضل ہے جو انعام اور افضال سے ناشی ہو کیونکہ جمال کی محبت خدا کے جمال سے ناشی ہے اور انعام اور افضال کی محبت خدا سے جو افضل ونعمت صادر ہوئی ہے اس سے ناشی ہے اور تعظیم اور اجلال ہر شے سے افضل ہے۔ بلقینی رحمۃ اللہ علیہ نے فوائد علی القواعد میں ذکر کیا ہے اس کا مقتضی ہے کہ مقام جلال سے افضل ہو اور ہمارے شیخ نے جس کو اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ مقام جمال افضل ہے کیونکہ شب معراج میں وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تھا اور

مقام جلال حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام تھا جب خدا نے ایک پہاڑ پر تجلی فرمائی تھی کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

محمد العربی الھاشمی رسول
اللّٰہ خیر البرا یاشافع الامم
الزاھد العابد القوام فی الظلم
حتی اشتکت قدماہ انصر من ورم
ھذا الذی غفر اللّٰہ الکریم لہ
الماضی من الذنب وآلاتی من العدم
ھذا الذی اشرقت انور عزتہ
کانھانی الدجیٰ نور علی علم
ھذا ابوالقاسم المختار من فرضت
لمجدہ فی المعالی اوقیر القسم
بالروح والجسم اشریٰ فی الظلام بہ
ولیس ینکر سیر البدر فی الظلم
علی البراق الی السبع الطباق رقی
وقد رای الہ رویا غیر متھم
من ذا الذی قدرنا من نحو خالقہ
بقاب قوسین اوادنی ولم یضم
سوی الحبیب الشفیع السید السنۃ البر
الحکیم الروف العالم العلم
خیرا لملائکۃ الاشراف بین یدی
خیر البریۃ یمشی غیر محتشم
اللّٰہ ارسلہ للعالمین ھدے

ورحمة وكذافي يوم حشرهم
في يوم لا والد يغني ولا ولد
وكلهم خائف من زلة القدم
هناك غير رسول الله احمد في
مقامه ذلك المحمود لم يقم
يقال يسمع فقل واطلب هناك تنل
واشفع تشفع وقل ماشئت واحتكم
لولاك ماكان عرش لا ولا فلك
يامن غدا رحمة للناس كلهم
هذا المقام الذى مانا له احد
سوى محمد المبعوث بالحكم
ياسيّد الرسل ياكنز العفاة ويا
ذخر العصاة غدا يا عالي الهمم
كن منقذي و مغيثي انت معتمدي
وغير بابك للحاجات لم يرم
صلي عليك اله العرش ماطلعت
شمس النهار ولا حت انجم الظلم

(محمد عربی ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول مخلوقات میں سب سے بہتر امتوں کے لئے شفاعت کرنے والے۔ زاہد عابد تاریکی میں کھڑے رہنے والے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قدم ورم سے دردمند ہو گئے یہ وہ ہیں خدائے کریم نے جن کے طفیل سے ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ سب بخش دیئے۔ یہ وہ ہیں جن کی پیشانی کا نور ایسا تاباں تھا گویا شب تاریک میں علم پر روشنی ہے یہ ابوالقاسم مختار ہیں جن کا معالی میں

مجد کا نہایت گراں قدر حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ روح اور جسم کے ساتھ تاریکی میں ان کو لے گئے اور تاریکی میں ماہ چہارم دہم کی چال کا انکار نہیں ہوسکتا۔ براق پر سوار ہوکر ساتویں آسمان پر گئے۔ خدا کو دیکھا اس میں کچھ بندش نہیں ہے وہ کون ہے جو اپنے خالق کے قاب قوسین اوادنیٰ کی طرح قریب ہوگیا ہو اور ضم نہ کیا ہو سوائے حبیب شفیع سیّد سند نکوکار۔ حلیم نہایت مہربان عالم مشہور کے بہترین یا شرافت فرشتے بہترین خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احتشام ودبدبہ کیساتھ نہ چلتے تھے۔ خدا نے ان کو عالم کے لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت بنا کر بھیجا تھا اور ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حشر کے دن ہوں گے۔ اس دن جب باپ بیٹا کوئی کام نہ آئے گا اور سب کے سب اپنے قدم کی لغزش سے خوفزدہ ہوں گے وہاں سوائے رسول اللہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کے اس مقام محمود میں کوئی قائم نہ ہوگا۔ آپ سے کہا جائے گا کہیے آپ کی بات سنی جائے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آرزوئیں مانگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملیں گی۔ شفاعت کیجئے مقبول ہوگی جو چاہے کہئے اور حکم کیجئے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو عرش نہ ہوتا نہ آسمان۔ اے تمام لوگوں کے لئے رحمت بننے والے یہ وہ مقام ہے جس کو سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حکمتوں کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں کسی نے نہیں پایا۔ اے رسولوں کے سردار اے سائلین کے خزانے کل کے روز گناہگاروں کے ذخیرے اے عالی ہمت۔ آپ میری رہائی دینے والے اور فریاد ہو جایئے آپ میرے بھروسہ ہیں سوائے آپ کے دروازہ کے حاجات کے لئے اور کہیں کا قصد نہیں کیا جاتا۔ خدائے عرش آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے جب تک دن کو آفتاب اور تاریکی میں ستارے چمکتے رہیں)

پس اے اللہ ان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ کے طفیل سے اور ان کے طفیل، جو کچھ شب خلوت وجلوت وتقریب وتعظیم ان کے اور آپ کے درمیان میں گزرا ہے

ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سب بڑے گناہ بخش دیجئے اور ہماری طرف نگاہ رحمت سے دیکھئے اے رحیم اور ہم کو اپنے اذن وعلم ورضا سے ان کی شفاعت نصیب کیجئے اے ارحم الراحمین اے خیر المسئولین اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

اس خدا کی حمد ہے جو باعزت وجلال ہے باعظمت ورونق و باجمال ہے باہیبت و سلطنت وباکمال ہے جو ازلی قدیم لازوال ہے جو ابدی باقی بلا انتقال ہے جو نظیر وشبیہ اور مثال سے مقدس ہے جو فوق وتحت ویمین وشمال سے منزہ ہے اپنے حکم میں بلا نزاع اور جدال کے غالب ایسا قادر ہے جس نے ارزاق وآجال کو مقدر کیا ہے ادنیٰ واعلیٰ چھوٹے بڑے سردار غلام کی نسبت موت کے حکم کرنے میں عادل ہے اگر کسی پر کوئی قربان ہو تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر قربان ہونا چاہئے غنی وفقیر شریف وحقیر میں اس نے بالتفصیل وبالاجمال برابری کا لحاظ رکھا ہے کامیابی اس کے لئے جو اس کے حکم پر راضی رہے اور اس کے فعل درست ہوں اور قرب اس کے لئے ہے جو تمام احوال میں اس کا شکر گزار رہے کیونکہ موت ذلت اور اہوال کے مقام سے سلامتی کرامت اور عطا کے مقام پر کوچ کر جانا ہے ایسا گھر ہے جس کا عیش پسندیدہ اور طعام خوشگوار ہے اس کا سایہ پاکیزہ ہے ایسا گھر ہے جس میں صفائی ہے کدورت نہیں نہ وہاں نیند ہے نہ تنگدلی ہے اس کے بالاخانے بلند ہیں اس کی مٹی زعفران کی اور سنگریزے موتی اور مونگے کے ہیں اس میں قیل وقال کی گنجائش نہیں ہے ایسا گھر ہے جس میں نہ ماندگی ہے نہ مشقت نہ فکر ہے نہ غم نہ مرض اس کی عمارات چاندی اور سونے کی ہیں اس کی حوریں وقار وناز سے چلتی ہیں اس میں نہریں جاری ہیں اس کے پھل جھکے ہوئے ہیں اس کے قصر بلند ہیں اس کی نعمتیں کسی کے دل میں بھی نہ گزری ہوں گی وہاں کے لوگ صندلی مرغزاروں میں ہنستے پھرتے ہیں عنبری باغوں میں خرامش کرتے ہیں اور اقبال مندی کے ساتھ یاقوت کے تختوں پر بھائی

باہم بیٹھتے ہیں اور خدائے ذی الجلال کا اپنے چہرہ سے پردہ اٹھا کر دیدار دکھا دینا ان سب چیزوں سے افضل ہے اے بھائی موت سے نہ گھبرانا اور بقا کی طمع نہ کرنا ہمیں گزشتہ لوگوں کا اقتداء کرنا چاہئے پس سوائے عجز وزاری کرنے اور اپنے سارے کام خدا کے سپرد کرنے کے اور کچھ مناسب نہیں۔ خدا کے لگاتار احسانات پر شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ سوائے خدائے وحدہ لاشریک کے کوئی معبود نہیں ایسی شہادت کہ جو تمام آفات واہوال سے ہم سب کو نجات دے اور ہم جو کچھ زمین کے نیچے سوال کے جواب دینے میں ہمیں دکھائی دے اس پر اس کی مدد چاہتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے خاص بندے اور رسول ہیں خدا نے ان کو رہنمائی کے ساتھ گمراہی کے مٹانے کے لئے بھیجا ہے خدا ان پر صبح وشام درود وسلام بھیجے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (۱۴۴:۳)

(محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو رسول ہی ہیں ان کے پہلے رسول گزر چکے ہیں)

قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اور سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حقائق میں بیان کیا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت سوائے ایک شخص کے سب کی بصیرت حالت صحت سے تجاوز کر گئی اور وہ شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قوت سکینہ سے ان کی تائید کی تھی آپ نے کہا جو شخص محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو انتقال فرما گئے اس پر ان کے زور تقریر سے سب مقہور ہو گئے اللہ تعالیٰ جب اپنے نور جلالت کو آفتاب کی طرح پھیلاتا ہے اس کے طلوع ہونے سے اس میں کواکب کے انوار مندرج ہو جاتے ہیں قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ الآیہ اس لئے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تو ہوئی تھی لیکن آپ بروز خیبر زہر دار بکری کھانے سے جو زہر سرایت کر گیا تھا اس سے بھی شہید ہوئے رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے خدا نے بہت سی آیتوں میں بیان فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقتول نہ ہوں گے چنانچہ فرمایا ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ (۳۰:۳۹)

یقیناً آپ کو انتقال فرمانا ہے۔

اور فرمایا ہے وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ (۶۷:۵)

اور خدا آپ کی لوگوں سے نگہبانی کرے گا۔

اور آیت سے مقصود یہ ہے کہ متقدم رسولوں کی پیروی کرنے والے اپنے انبیاء علیہم السلام کی وفات کے بعد اپنے دین سے نہیں بدلے ایسے ہی تم بھی رہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَکَاَیِّنۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَہٗ رِبِّیُّوۡنَ کَثِیۡرٌ ۚ فَمَا وَہَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَمَا ضَعُفُوۡا وَمَا اسۡتَکَانُوۡا ؕ (۱۴۶:۳)

اور کتنے ہی نبیوں نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے تو نہ سست پڑے ان مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے۔

مطلب یہ ہے کہ نہ وہ ڈرے نہ ان کے دل کمزور ہوئے نہ انہوں نے بدعتیں ظاہر کیں یہ آیت غزوہ احد میں نازل ہوئی ہے اس روز مشرکوں کے سردار ابوسفیان و خالد بن ولید مع ان لوگوں کے تھے جن کے ان سے تعلقات تھے عبداللہ بن تمیمہ نے ایک پتھر مارا جس سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اور سر مبارک زخمی ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے بیچ کے دانت شہید ہو گئے اور تلوار لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑھا اور اس کے ساتھ ایک جماعت کثیر تھی مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مدافعت کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تلوار لے کر روبرو کھڑے ہو گئے پھر صحابہ نے ابن تمیمہ کو پکڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ابلیس لعنہ اللہ چیخ اٹھا سن لو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قتل ہو گئے مسلمانوں کی ہزیمت ہو گئی۔ حضرت انس بن نضر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم کہنے لگے اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہو گئے تو کیا ہوا ان کا ربّ تو زندہ ہے اپنے نبی کے بعد زندہ رہ کر کیا کرو گے ایک جماعت شکست کھا کر بھاگے تھے ان میں عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مہاجرین یعنی ابوبکر و علی

وعبدالرحمٰن وسعد بن ابی وقاص وطلحہ بن عبیداللہ وابوعبیدہ بن الجراح اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم اجمعین اور سات انصار یعنی حباب بن منذر وابودجانہ وعاصم بن ثابت وحارث بن منذر وسہل ابن حنیف واسد بن حضیر وسعد بن معاذ رضی اللہ عنہم اجمعین تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہزیمت کھا کر بھاگنے والوں کو معاف کر دیا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر جب اس بارہ میں عتاب کیا گیا تو کہنے لگے ہم سے خطا ہوگئی تھی اور خدا نے معاف فرمادی اب ہمارے گناہوں پر ہمیں سرزنش مت کرو پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان پڑھا:

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ (۳:۱۵۵)

یقیناً تم میں سے جو لوگ پیٹھ پھیر کر اس روز جب دونوں جماعت کا مقابلہ ہوا تھا پھر گئے تھے انہیں تو ان کے بعض اعمال کے باعث شیطان نے لغزش میں ڈال دیا تھا اور خدا نے انہیں معاف کر دیا۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیہ پڑھی تو لوگوں کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پا جانے کا حال معلوم ہوا اور یہ امر آپ کی شجاعت پر دلالت کرتا ہے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو مدینہ کی ہر شئے تاریک ہوگئی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہو گئے تھے تو وہاں کی ہر شے روشن ہوگئی تھی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ الآیۃ سے اپنی اجل کا قریب آ پہنچنا معلوم ہو گیا تھا۔ قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سال زندہ رہے روض الافکار میں ہے اس دو سال کی مدت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے نہیں اس سورت کا نام سورہ تودیع ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے ہم کو اپنے انتقال فرمانے کی خبر دی تھی پھر ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں جمع ہوئے تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو کر فرمانے لگے تمہیں مرحبا ہو خدا نے تمہارا ٹھکانا کر دیا تمہیں ہدایت کی میں تمہیں خدا سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں خدا سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اجل قریب آ پہنچی ہے اور خدا اور سدرۃ المنتہی اور جنت الماوٰی کو پھر جانے کا وقت قریب ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بارہ روز رہا' پہلا پنج شنبہ اور آخر دوشنبہ کا روز تھا قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے آل عمران کی تفسیر میں بیان کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے روز اسی ساعت میں انتقال ہوا جس ساعت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تھے یعنی چاشت کے وقت جب گرمی بڑھ گئی تھی اور یہی روز دوشنبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور (اعلان) رسالت کا بھی دن ہے لیکن رسالت رمضان میں ہوئی تھی اور ولادت و وفات ربیع الاول میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مکان سے نکل کر اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاس سر میں پٹی باندھے ہوئے گئے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کی پشت پر میں نے کوڑا مارا ہو یا برا کہہ کر کسی کی آبروریزی کی ہو تو میری پشت اور میری آبرو موجود ہے اپنا بدلہ لے لے اور جس کسی کا میں نے مال لیا ہو یہ میرا مال موجود ہے اس میں سے لے لے یا مجھے مباح و حلال کر دے پھر میں خدا سے پاکیزہ نفس ہو کر ملوں رہا عکاشہ کا کھڑا ہونا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پتلی قمچی لے کر قصاص مانگنے کا قصہ اس کی نسبت ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ یہ جھوٹ ہے اور بدر کے روز جنہوں نے قصاص طلب کیا تھا وہ سواد بن غزیہ ہیں جیسا کہ پیشتر باب فضیلت عدل میں گزر چکا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اوّل مرض دردسر تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام صحت میں ایک اعرابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دردسر کیا چیز ہے مجھے بتلایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ رگیں انسان کے سر میں دھکنے لگتی ہیں اس شخص نے کہا مجھے تو ایسا کبھی نہیں ہوا جب وہ شخص چلا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی دوزخی کو دیکھنا پسند کرتا ہو اسے چاہیے کہ اس شخص کو دیکھے اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ

نے روایت کیا ہے۔

میں نے کتاب البرکۃ میں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کی روایت دیکھی ہے کہ کسی نبی نے خدا سے دردسر کی شکایت کی خدا نے انہیں دودھ کے ساتھ کدو کھانے کا ارشاد فرمایا کہ آدھی مسور کے برابر مشک اور اتنا ہی زعفران لے کر جس کے دردسر بارد ہو ناک میں ٹپکایا جائے تو نافع ہے اور مشک کا سونگھنا تمام بدن میں ریاح کو دفع کرتا ہے اور باب الدعا میں اوّل کتاب میں اس سے گزر چکا ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لطائف میں بیان کیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے مرض میں سات دینار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیرات کر دینے کا حکم دیا لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں مشغول ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود منگا کر وہ دینار خیرات کر دیئے پھر فرمانے لگے کہ اگر یہ ہوتے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ربّ سے ملتا تو اپنے ربّ سے اس کا کیا گمان ہوتا پھر ابن رجب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھو تو ان کا کیا حال ہوگا جو خدا سے مسلمانوں کا خون ناحق اور بلاحق ان کا مال لے کر ملتے ہیں میں نے الدر الثمین فی خصائص الصادق الامین میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک لاکھ چودہ ہزار باتیں کیں اور ہر بات کے ساتھ یہ ارشاد ہوتا تھا کہ آپ نے ناحق ایک آدمی کو مار ڈالا باوجود یہ کہ وہ کافر تھا فرعون کی روٹیاں تیار کیا کرتا تھا۔ وہب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی اے موسیٰ! جس کو آپ نے قتل کر ڈالا ہے اگر وہ چشم زدن کے لئے بھی اتنا اقرار کر لیتا کہ میں خالق و رازق ہوں تو آپ کو ضرور جواب دینا پڑتا اور اس کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ اس (قبطی) نے لکڑی خریدی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے گروہ کے ایک آدمی سے کہا کہ اسے اٹھا کر فرعون کے باورچی خانے تک لے چل اس نے انکار کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے ایک گھونسہ مارا جس میں اس کی اجل تھی۔

پھر ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے

شب دوشنبہ کو ایک انصاری عورت کے پاس چراغ بھیجا اور کہلا بھیجا کہ گھی کے کپے سے ہمارے لئے اس میں تھوڑا سا ٹپکا دے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدت سکرات موت میں شام کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک پانی میں ڈال دیتے تھے اور پھر چہرے پر ملتے تھے اور کہتے تھے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ان للموت سکرات اللھم ھون علی محمد سکرات الموت

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں بیشک موت موت ہے اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سکرات موت کو آسان کر دیجئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ کی بے چینی سے تو بڑی بے چینی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے باپ پر آج کے دن کے بعد پھر کچھ بے چینی نہیں ہوگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے ہوش ہو گئے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفا کے لئے دعا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا تو فرمانے لگے یہ نہیں بلکہ خدا سے جبرائیل و میکائیل واسرافیل علیہم السلام کے ساتھ رفیق اعلیٰ سے ملنے کی درخواست کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر موت آسان ہو جائے گی کیونکہ میں نے جنت میں عائشہ کی ہتھیلی سفید دیکھی ہے روض الافکار میں مذکور ہے کہ جبرائیل علیہ السلام اور ملک الموت اور ایک فرشتہ جس کا نام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام مع ستر ہزار فرشتوں کے اترے اور دوسروں نے بیان کیا ہے عزرائیل علیہ السلام دروازہ پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے السلام علیکم اے نبوت کے گھر والو کیا میں اندر آؤں اور اندر آنا ضروری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جماعتوں میں تفریق ڈالنے والا ملک الموت ہے پھر ملک الموت کو اندر آنے کی اجازت ملی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا میرے بھائی جبرائیل علیہ السلام کو کہاں چھوڑا ملک الموت نے کہا میں انہیں آسمان دنیا میں چھوڑ آیا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرشتے ان سے تعزیت کر رہے ہیں اتنے میں جبرائیل علیہ السلام بھی اندر آئے اور سلام کر

کے کہنے لگے یہ ملک الموت ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی سے اجازت نہیں لی ہے پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا السلام علیکم یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! یہ دنیا میں آخری آنا ہے اور دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے میری حاجت تھی ہاں جبرائیل علیہ السلام بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی پر وحی لے کر نہ اتریں گے اور بغیر وحی کے دنیا میں جیسے کہ شب قدر وغیرہ میں آیا ہے اترتے ہی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل مجھے بشارت دو انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کی تشریف آوری کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ نہیں پوچھتا مجھے بشارت دوا ے جبرائیل انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح سے ملاقات کرنے کے لئے فرشتے صف بستہ کھڑے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ نہیں پوچھتا مجھے بشارت دو قرآن پڑھنے والوں کے لئے میرے بعد کون ہے رمضان کے روزے رکھنے والوں کے لئے میرے بعد کون ہے انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت ہو جب تک آپ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت جنت میں داخل نہ ہوگی جنت تمام امتوں پر حرام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت اچھی ہے اے ملک الموت قریب آ جاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک شدت میں مبتلا ہوگئی جبرائیل علیہ السلام نے اپنا منہ پھیر لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! تم اپنا منہ کیوں پھیرتے ہو وہ بولے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کون نظر کر سکتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سکرات موت کی شدت میں ہیں الزاہر الفائح میں مذکور ہے جبرائیل علیہ السلام پراگندہ گیسو کر کے کہنے لگے کاش میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان ہو گیا ہوتا جنت آراستہ ہے اس کے دروازے کھلے ہیں اور حورعین بناؤ سنگار کئے ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا چاہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک عرش کے نیچے ہو یا جنت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی رفاقت پسند فرمائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز کر گئی تو خوشبو مہک اٹھی اور کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے۔

تذکرت لما فرق الدھر بیننا
تعزیت نفسی بالنبی محمد
وقلت لھا ان المنایا سبیلنا
فمن لم یمت فی یومہ مات فی غد

(میں نے یاد کی جب زمانہ نے ہمیں جدا کر دیا پھر میں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے جی کی تعزیت کی اور اس سے کہا کہ بے شک موت ہمارا راستہ ہے اور جو آج نہ مرے گا وہ کل مرے گا۔)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ دم نکلا تو ایسی خوشبو آئی کہ اس سے پاکیزہ خوشبو میں نے کبھی نہ سونگھی تھی پھر مدینہ میں تاریکی چھا گئی یہاں تک کہ ایک کو دوسرا نہ سوجھتا تھا اس مصیبت میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا مختلف حال ہوا بعض اپاہج کی طرح بیٹھے رہ گئے بعض کی زبان گونگی ہو گئی بعض مریض کی طرح لاغر ہو گئے یہاں تک کہ انتقال ہو گیا البتہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثابت رہے جیسے کہ پیشتر گزر چکا ہے پھر لوگوں نے ان سے خلافت کی بیعت کی اور یہ توفیق خداوندی سے ہوا اور سب سے پہلے ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔ حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کسی رافضی کی کتاب میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوالحسن ابوبکر (رضی اللہ عنہ) خلافت میں آپ سے کیسے سبقت لے گئے انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین اور دفن میں مشغول رہا پھر آپ نے پوچھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مبائعہ میں حاضر ہوا تھا اس نے کہا ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا سب سے پہلے ان سے کس نے بیعت کی تھی اس نے کہا ایک بوڑھے نے جو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا یہ ابلیس تھا مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ابلیس بیعت کرے گا۔ حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''مجھے ان قبیح باتوں کے بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن میں مومن صادق کے دل سے

ان پر لعنت کرنا چاہتا تھا کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا بلکہ خدا پر جھوٹ باندھا ہے" چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

(۳۳:۳) کے متعلق کہا ہے کہ ابوطالب کا نام عمران تھا اور ان کی آل و اولاد علی رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ اہل اسلام کے اجماع بلکہ نصاریٰ کے اجماع سے بھی باطل ہے کیونکہ اہل اسلام اور نصاریٰ اس امر پر متفق ہیں کہ عمران بن ماثان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم کے والد تھے اور ان کے اور عمران بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب کے درمیان جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد تھے ایک ہزار آٹھ سو برس کی مدت حائل ہے اور مولد کے بیان میں ابوطالب کا نام پہلے گزر چکا ہے اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ آل عمران کے ذیل میں بیان کیا ہے کہ رافضیوں کے بارہ فرقے ہیں اور ہر فرقہ دوزخ میں ہے جسے ان فرقوں کی برائیاں دیکھنا ہوں تو تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں اللہ تعالیٰ کے قول

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (۱۰۳:۳)

(سب کے سب خدا کی رسی کو پکڑے رہو اور فرقہ فرقہ مت بنو۔)

کی تفسیر دیکھ لے۔

پھر جب لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کر چکے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف میں جو عرش اور کرسی سے افضل ہے دفن کرنے میں مشغول ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے لباس میں آب سرد سے غسل دیا اور ان کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے ساتھ ان کے بیٹے فضل تھے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ پانی ڈالتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھت کے نیچے چاروں طرف پردے ڈال کر تین سفید کپڑوں میں کفن دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مردوں کی طرح کوئی شے خارج نہیں ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ زندگی میں اور بعد وفات کیسے پاکیزہ ہیں پھر لوگ اندر آ گئے اور بغیر امام کے الگ الگ نماز پڑھتے گئے (یہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا تھا) اس کے بعد عورتیں اور پھر لڑکے پڑھنے آئے بعض کا قول ہے سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھی پھر فرشتوں نے پھر نبیوں نے پھر شب چہار شنبہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسی موضع میں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تھا آپ کی لحد بنائی اور بعض نے کہا ہے شب سہ شنبہ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمر شریف تریسٹھ برس کی تھی حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جو تریسٹھ برس کی عمر کو پہنچ جائے اسے چاہئے کہ کفن کے لئے مستعد ہو جائے جب حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہو چکے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے اس کو قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے آل عمران کی تفسیر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

الا یا رسول اللہ کنت رجاءنا

وکنت بنا براو لم تك جافیا

زلنت بنا برا رحیما وھادیا

لیبك علیك الیوم من کان باکیا

لعمرك ما ابکی لخل فقد تہ

ولکن لھرج بعدہ کان آیتا

افاطم صلی اللہ ربّ محمد

علی جسد النبی بیثرب تادیا

فدا الرسول اللہ امی واخوتی

عمی وابائی ونفسی وخالیا

و ان ربّ الناس ابقی نبیا

سعدنا ولکن امرہ کان ماضیا

علیك من اللہ السلام تحیۃ

وادخلت جنات مین العدن راضیا

سنیئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ہماری امید تھے اور ہم پر احسان کرتے تھے سنگدل نہ تھے اور آپ ہمارے لئے اچھا سلوک کرنے والے مہربان اور راہنما تھے آج کے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جسے رونا ہو رو لے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی قسم اس دوست کے لئے نہیں روتا جس کو میں گم کر بیٹھا ہوں لیکن ہرج کی وجہ سے روتا ہوں جو ان کے بعد آنے والا ہے اے فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب اس جسد مبارک پر جو مدینہ میں جاگزیں ہوا ہے رحمت بھیجے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میری ماں، میرے بھائی، میرے چچا، باپ، دادا اور میری جان اور میرا ماموں قربان ہو جائے اگر لوگوں کا رب ہمارے نبی کو باقی رکھتا تو ہم سعادت مند بنے رہتے لیکن اس کا حکم جاری ہو چکا خدا کی طرف سے آپ کے اوپر تحیت وسلام ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنات عدن میں راضی ہو کر داخل کیے جائیں۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے روض الافکار میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

مازلت قد وضع الفراش لجنبه
وسوٰی علیه خائفا اتوقع
مشفقا علیه ان یزول مکانه
عنا فنبقی بعده فتبفجع
لیت السماء تفطرت اکنا فها
وتنا شرت منها اتنجوما للمع
لما رایت الناس هدجمیعهم
موت ینادی بالنعی فیسمع
والناس حول بینهم یدعونه
یبکون اعینهم لماء تدمع

وسمعت صوتا قبل ذلك هدني

عباس ينعاه بصوت نفطع

فيبكه اهل المدينة كلهم

والمسلمون بكل حطت يجزع

(جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو کے لئے بستر بچھایا گیا اور برابر کیا گیا میں برابر خوف اور توقع کی حالت میں رہا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ڈرتا رہا کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہم سے جدا نہ ہو جائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم دردمند ہو کر رہ جائیں۔ کاش! آسمان کے کنارے پھٹ جاتے اور اس سے کہیں ستارے بکھر جاتے جب میں نے لوگوں کو دیکھا ان سب کو موت نے ڈبا دیا جو ندا موت مرنے والے پر کرتی ہے اس کی سنی جاتی ہے اور لوگ اپنے نبی کے گرد دعا کرتے تھے ان کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے اور اس کے قبل میں نے ایک آواز سنی جس نے مجھے منہدم کر دیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ناگوار آواز میں ان کی خبر موت سناتے تھے پس چاہئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مدینہ کے سب لوگ روئیں اور مسلمان ہر بڑے کام کے لئے گھبرا جاتے ہیں۔)

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے آل عمران کی تفسیر میں بیان کیا ہے اگر کہا جائے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن میں اس قدر تاخیر کیوں کی گئی حالانکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ میں جلدی کرنے کا حکم فرمایا ہے اس کی کئی جوابات ہیں اوّل یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے متعلق لوگوں میں اختلاف تھا بعض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پانے ہی سے انکار کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے جو کوئی کہے گا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا میں اس کی گردن مار دوں گا۔ دوم یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن میں اختلاف تھا بعض کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں دفن ہوں گے بعض کہتے تھے کہ رکھے رہیں یہاں تک کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لے چلیں بعض کہتے تھے کہ مسجد میں دفن کیے جائیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ کوئی نبی سوائے اس مقام کے جہاں اس کو موت آئے اور کہیں دفن نہیں کیا جاتا سوم یہ کہ انصار اور مہاجرین میں دوبارہ اختلاف پڑ گیا تھا جب دونوں فریق کو خدا نے حضرت ابوبکر صدیق کو والی مقرر کرنے کی توفیق دی اور لوگوں نے آپ سے بیعت کر لی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز وغیرہ کا اہتمام کیا جیسا کہ پیشتر گزر چکا ہے اس کے بعد دوسرے روز لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دوبارہ بیعت کی اور خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے مرتد ہو جانے والوں کی مصیبت دور کر دی اور دین کو قائم رکھا۔ الحمد للہ رب العالمین اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے قبل دو بیعتیں ہوئیں پس ہم خدائے عظیم سے درخواست کرتے ہیں کہ خدا ہمیں اور آپ کو اپنی جاہ کے طفیل سے دار آخرت میں عافیت کے ساتھ بلا مشقت کے جمع کرے۔

فائدہ: میں نے ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے لفظ المنافع کے تیرھویں باب میں خوشبو کے ذکر میں دیکھا ہے کہ غالیہ مشک عنبر کافور کو روغن لوبان اور نیلوفر میں ملا کر بناتے ہیں اس کا سونگھنا دردسر بارد کو تسکین دیتا ہے اور یہ دماغ بارد کو نفع بخش ہے اور مشک و عنبر کے سونگھنے کا حال شروع کتاب میں پیشتر گزر چکا ہے اور صندل کا سونگھنا دردسر حار کو نافع ہے اور اس کا لگانا جگر اور معدہ حار کو تقویت دیتا ہے اور پیشتر گزر چکا ہے کہ ابرو پر سر سے پہلے کوئی تیل لگانا اور سر یا داڑھی سے پہلے کنگھی کا پھیر لینا دردسر سے امن میں رکھتا ہے اور داہنی جانب سے ابتدا کرنا چاہئے لفظ المنافع کے تیرھویں باب میں ذکر لباس میں مذکور ہے جو شخص داہنی طرف سے جوتے کو پہنا کرے اور بائیں سے اتارا کرے وہ درد طحال سے امن میں رہتا ہے۔

مناقب امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن

اُم المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد، زمانہ جاہلیت میں طاہرہ کہلاتی تھیں اور قریش میں سب سے زیادہ مال دار اور شرافت میں سب سے زیادہ عظیم تھیں اپنے مالی کاروبار کے لئے لوگوں کو ملازم رکھتی تھیں اور ایک مقررہ شے کے عوض ان سے مضاربت کر لیتی تھیں منہاج میں ہے کہ قراض مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص درہم یا دینار دے دے کہ دوسرا کام کرے اور جو نفع ہو آپس میں جتنا مقرر ہو تقسیم کر لیں جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر پہنچی تو انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راست بازی، امانتداری اور خوش اخلاقی معلوم ہوئی انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا کہ ان کا مال لے کر ملک شام کو تشریف لے جائیں اور جتنا اوروں کو دیتی تھیں اس سے زیادہ دینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور کیا اور میسرہ نامی اپنا غلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کر دیا آپ نے اسے منظور کیا اور ان کا مال لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ملک شام میں سرزمین حوران کے شہر بصرہ میں پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ بھی شہر بصرے تشریف لے گئے تھے۔

گرمی کے سفر میں آپ کا بارہ سال کا سن تھا قریش جاڑے میں یمن کو اور گرمی میں شام کو جا کر تجارت کیا کرتے تھے یہ ان پر دشوار نہ تھا لیکن رب البیت کی عبادت کرنا انہیں بڑا شاق معلوم ہوتا تھا اسی وجہ سے لام تعجب کیساتھ بیان ہوا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ہے لایلاف قریش یعنی قریش کے جاڑے اور گرمی کے سفر سے مالوف ہونے اور ترک عبادت سے تعجب کرو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے خشکی میں اونٹ وغیرہ سے اور تری میں جہاز وغیرہ سے روزی حاصل کرنا آسان کیا اور ان کو عبادت کا حکم دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام کے ساتھ شہر بصرے میں داخل ہوئے ایک راہب کے عبادت خانہ کے قریب ایک درخت کے نیچے اترے اس راہب کا نام بحیرا تھا اور بعض نے کچھ اور بتایا ہے کیونکہ بحیرا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی مرتبہ سفر میں دیکھا تھا راہب نے پوچھا یہ کون ہیں کہا قریش کا ایک لڑکا اس نے کہا اس درخت کے نیچے سوائے نبی کے کوئی نہ اترے گا (یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچپن میں ابوطالب کے ساتھ سفر میں گئے تھے۔) پھر جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ واپس آئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے لائے ہوئے تجارتی مال کو خوب نفع سے فروخت کیا اور میسرہ نے ان سے راہب کا قول بیان کیا اور کہا جب گرمی شدید ہوتی تھی تو آپ کے اوپر دو فرشتے اتر کر دھوپ سے سایہ کرتے تھے اور آپ اونٹ پر سوار رہتے تھے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا اور اپنے نفس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ تحفہ بھیج دیا کہ آپ خدیجہ کے والد کو بھیج دیں تا کہ وہ بھی راغب ہو جائیں اور خدیجہ کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچاؤں سے اس کا تذکرہ کیا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابوطالب اور روسائے حرم یہ سب لوگ خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب کے پاس گئے ابوطالب نے خطبہ پڑھا اس خدا کی حمد ہے جس نے ہم کو اولاد ابراہیم اور کاشت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میں سے بنایا اور ہمارے لئے حج کا گھر اور حرم امن مقرر کیا اور ہم کو اپنے حرم کا نگھبان اور منتظم اور لوگوں پر حاکم بنایا پھر یہ میرا بھتیجا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ جس شخص کے ساتھ وزن کیا جائے تو بھی بڑھا رہے گا اگر مال میں پوچھو تو نہیں کیوں کہ مال زائل ہونے والا سایہ اور

بدلنے والے شے ہے اس نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنا چاہا تھا اور اتنا اتنا مہر معجل وموجل قرار دیا ہے خدا کی قسم بعد اس کے اس کی با عظمت خبریں ہیں اس کے بعد خدیجہ کا نکاح ان کے والد خویلد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک چالیس برس کی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پچیس برس کی تھی اور بیس نوجوان اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مہر دیا تھا اور ولیمہ میں ایک یا دو اونٹ ذبح کیے تھے۔

میں نے کتاب شرف المصطفیٰ میں دیکھا ہے کہ ابو طالب نے کہا اے محمد! تم یتیم ہو اور یہ خدیجہ لوگوں کو ملازم رکھا کرتی ہیں تو میں تمہیں ان کے پاس لے نہ چلوں شاید وہ تمہیں کچھ مقرر کر کے رکھ لیں پھر تمہیں ان سے بھلائی پہنچے آپ نے فرمایا اچھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ کہنے لگیں میں ہر ملازم کو ایک اونٹنی دیتی ہوں اور ان کو دو اونٹنیاں دوں گی پھر آپ ان کے غلام میسرہ کے ساتھ روانہ ہوئے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلام سے کہا دیکھو کسی کام میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی نہ کرنا جب بحیرا کے قریب اترے اس نے پوچھا تو کون ہے اس غلام نے کہا میں خدیجہ کا غلام ہوں پھر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر بوسہ دیا اور کہا میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا پھر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے سوائے ایک کے ساری علامتیں آپ میں دیکھ لیں ذرا آپ اپنا شانہ کھولئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولا تو اس راہب نے مہر نبوت دیکھی مولد میں اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے کہ اس کو بوسہ دیا اور دوبارہ کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے رسول ہیں پھر کہا اے غلام یہود سے ان کی حفاظت کرنا کیونکہ وہ ان کے دشمن ہیں میں نے دُرِّ ثمین میں دیکھا ہے کہ اس راہب کا نام نسطورا تھا اور یہ بیان نہیں کیا کہ وہ اسلام لایا یا نہیں اور بیان کیا ہے کہ بحیرا راہب نے آپ کو پہلے سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے ہمراہی میں دیکھا تھا پھر میسرہ کو اتنا نفع ہوا کہ ایسا نفع کبھی نہ ہوا تھا پھر کہا آپ حضرت

خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس جلد چلئے اور نفع کثیر کی خوشخبری سنائیے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ان کے خدام مکان کی چھت پر لئے جاتے تھے ایک روز انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنی جانب ایک فرشتہ تلوار کھینچے ہوئے تھا اور اسی طرح بائیں جانب تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ابر سایہ افگن تھا جب آپ ان کے دروازہ پر اترے اور ٹھہرے تو انہیں معلوم ہوا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ نے انہیں نفع کی خبر دی انہوں نے کہا اچھا آپ میسرہ کے پاس واپس جائیے اور اس سے کہئے کہ جلدی آئے اور اس سے ان کا مقصود تھا کہ متحقق ہو جائے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی ہیں جب انہیں یہ امر متحقق ہو گیا تو خوشی ان کے دل میں سما گئی جب میسرہ آیا تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا میسرہ نے بیان کیا کہ مجھے بحیرا راہب نے خبر دی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس امت کے نبی ہیں پھر وہ کہنے لگیں اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنے چچا ابو طالب کے پاس جائیے اور ان سے کہئے کہ ہمارے پاس جلد آئیں ابو طالب کو گمان ہوا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لوٹا دیں گی اسی لئے یہ امر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا پر شاق گذرا جب وہ ان کے پاس گئے تو کہنے لگیں عمر کے پاس جائیے (یہ ان کے بھائی تھے) اور ان سے کہئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ میرا نکاح کر دیں ابو طالب ان کے بھائی عمر کے پاس گئے تو انہیں نشہ میں چور پایا پھر انہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا اور پیشتر گزر چکا ہے کہ جو شخص نشہ میں ہو بشرطیکہ اس نے شراب اپنے اختیار سے اس کی حرمت کو جان بوجھ کر پی لی ہو تو اس کی طلاق و نکاح اور تمام قول اور فعل تصرفات خواہ اس کے نفع کے لئے ہوں یا ضرر کے سب نافذ اور صحیح ہوں گے۔

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عقائق الحقائق میں دیکھا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو حساد نے بہت سی باتیں کیں کہتے تھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فقیر تھے اور سب سے زیادہ مالدار عورت سے نکاح کیا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا باوجود ان کے فقر کے راضی کیسے ہو گئیں جب ان کو یہ

خبر معلوم ہوئی تو انہیں غیرت آئی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فقر کا طعنہ دیا جائے پس انہوں نے روساء حرم کو بلایا اور سب کو گواہ بنایا کہ جتنی چیزیں میری ملک میں تھیں سب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہیں اگر وہ میرے فقر پر راضی ہوں تو ان کی اصالت کی بزرگی سے ہے لوگوں کو ان سے بڑا تعجب آیا اور ان کا کہنا الٹ گیا تب کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ کے سب سے زیادہ مالدار لوگوں میں سے ہو گئے اور خدیجہ (رضی اللہ عنہا) مکہ کے سب سے زیادہ محتاجوں میں شامل ہیں یہ بات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نہایت پسند ہوئی آپ نے فرمایا میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو اس کا کیا بدلہ اور مکافات دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ان کی مکافات ہمارے ذمہ ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکافات کے منتظر رہے جب شب معراج ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے اندر گئے تو اس میں اتنا بڑا محل دیکھا کہ جہاں تک نظر جاتی تھی اس میں ایسی چیزیں تھیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں نہ کسی بشر کے دل پر گزریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کس کے لئے ہے؟ آواز آئی کہا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا انہیں مبارک ہو خدا نے ان کی کیا اچھی مکافات کی۔

مسئلہ: مجہول کی تملیک باطل ہے محب طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے زہری اور قتادہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں پیر کے روز اپنی بعثت کا اعلان فرمایا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ پر اسی روز ایمان لے آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں غار حرا میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے اور جب رمضان گزر جاتا تھا مکہ میں اپنے اہل وعیال کے پاس لوٹ آتے اور حضرت خدیجہ کے پاس جانے کے قبل سات بار کعبہ کا طواف کیا کرتے جب وہ سال آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت کا اعلان جاری ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تھے رب العالمین کے پاس سے جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے الدر الثمین

فی خصائص الصادق الامین میں دیکھا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام تین سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کلمہ وحی کو لے کر اترتے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لانا جبرائیل علیہ السلام کو سپرد ہوا وحی سات قسم کی ہے ایک وحی خواب میں ہوتی ہے ایک قسم بیداری میں ہوتی ہے جیسے شب معراج میں ہوئی ایک قسم کی وحی ہے جسے اسرافیل علیہ السلام لے کر اترتے تھے اور ایک قسم ہے کہ جیسے جبرائیل علیہ السلام لے کر آتے تھے اور ایک قسم ہے کہ جرس (گھنٹی) کی آواز کی طرح آتی تھی ایک قسم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بات القا کر دی جاتی تھی ایک قسم ہے کہ پسِ پردہ خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکلام ہوتا تھا میں نے اللہ تعالیٰ کے قول

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا (۴۲:۵۱)

کسی بشر کو زیبا نہیں کہ خدا اس سے ہمکلام ہو سوائے وحی کے یا پردہ کی آڑ سے یا اپنا قاصد بھیج دے۔

کے متعلق دیکھا ہے کہ جن کے پاس وحی آتی تھی وہ داؤد ہیں حجاب کی آڑ سے جن سے کلام ہوتا تھا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جن کے پاس خدا کا پیغام رسان آتا تھا (خدا کے قاصد جبرائیل علیہ السلام) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے پتھروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا السلام علیک یا رسول اللہ اور ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نکلا یہاں تک کہ پہاڑ کے درمیان میں پہنچا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور میں جبرائیل ہوں میں نے سر اٹھایا تو اتنے میں دیکھا کہ جبرائیل ایک آدمی کی صورت پر کنارہ آسمان میں ہیں میں آسمان کی طرف دیکھتا تھا وہ نظر آتے تھے میں کھڑا رہ گیا نہ آگے بڑھتا تھا نہ پیچھے ہٹتا تھا یہاں تک کہ میرے بلانے کے لئے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے قاصد بھیجے پھر وہ میرے سامنے چلے گئے اور میں انہیں چھوڑ کر اپنے اہل وعیال میں چلا آیا حضرت خدیجہ

رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے ابوالقاسم آپ کہاں تھے خدا کی قسم میں نے آپ کی طلب میں قاصد بھیجے ہیں آپ فرماتے ہیں میں نے جو کچھ دیکھا تھا ان سے بیان کیا وہ بولیں آپ کو خوشخبری ہو آپ ثابت رہیے اس کی قسم جس کے قبضہ میں خدیجہ کی جان ہے مجھے امید ہے کہ آپ اس امت کے نبی ہوں گے اور ایک روایت میں ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا آپ حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کی مجھے خبر دے سکتے ہیں جب وہ آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خدیجہ یہ جبرائیل ہیں انہوں نے کہا اٹھیے اور میری دائیں ران کے قریب بیٹھ جائیے آپ نے ایسا کیا انہوں نے پوچھا کیا آپ کو وہ نظر آتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے آپ کو بائیں طرف کر لیا اور آپ سے پوچھا اب بھی آپ کو نظر آتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے رہے اور وہ عرض کرتی رہیں کہ ہاں نظر آ رہے ہیں۔ پھر عرض کیا: آپ کو خوشخبری ہو خدا کی قسم وہ فرشتہ ہیں شیطان ایسی صورت اختیار نہیں کر سکتا پھر لباس بدل کر اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں اور ان سے ماجرا بیان کیا انہوں کہا قدوس قدوس قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اے خدیجہ تم سچی ہو تو ان کے پاس ناموس اکبر آئے تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتے تھے پھر ورقہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر بوسہ دیا۔

محمد بن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی ایسی بات سنتے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہو جیسے آپ کا رد کرنا یا تکذیب کرنا اور اس سے آپ کو رنج ہوتا تھا تو خدا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے باعث سے اس کو دور کر دیتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت رہنے کے لیے کہتی تھیں آپ کے غم کو خفیف کر دیتی تھیں لوگوں کی بات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہلکا کر دکھاتی تھیں منجملہ ان کی کرامت کے یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خدیجہ یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں وہ بولیں اللہ سلام ہے اس کی طرف

سے سلام ہے جبرائیل علیہ السلام پر سلام ہے اور ایک روایت میں ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) میں کبھی سدرۃ المنتہٰی سے نیچے نہیں اترتا کہ اللہ تعالیٰ کا مجھے یہ ارشاد ہوتا ہو کہ اے جبرائیل خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سلام کرنا اور ایک روایت میں ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) یہ خدیجہ ہیں آپ کے پاس ایک برتن لائی ہیں اس میں کھانے یا پینے کی کوئی چیز ہے اگر آپ کے پاس لائیں تو آپ خدا کی جانب سے اور میری جانب سے ان سے سلام کہہ دیجئے گا اور انہیں جنت میں قصب کے گھر کی خوشخبری سنا دیجئے گا جس میں نہ شور ہے نہ مشقت اور اس کے قصب یعنی کھوکرے موتی کے بنے ہوئے ہونے میں یہ حکمت ہے کہ انہوں نے اسلام لانے میں سبقت کے قصب جمع کر لئے ہیں یعنی اسلام لانے میں سب سے سبقت لے گئی ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ کی وفات کے بعد عرض کیا خدا کی قسم یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کھانا پینا کچھ نفع نہ دے گا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل سے میری والدہ کا حال نہ دریافت کر دیں گے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا انہوں نے کہ وہ سارہ اور مریم علیہما السلام کے درمیان بڑی عظمت وشان کے ساتھ جنت میں ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب وہ سکرات موت میں تھیں جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے تم اس کو ناپسند کرتی ہو خدا کی قسم خدا نے تمہارے لئے اس شدت میں بہتری کی ہے جب تم اپنی سوتوں کے پاس جانا تو ان سے میرا اسلام کہہ دینا یعنی مریم بن عمران اور آسیہ بنت مزاحم اور کلثوم ہمشیرہ موسیٰ رضی اللہ عنہم کو انہوں نے کہا اچھا اس کو پورا کروں گی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ تحریم میں ذکر کیا ہے اور عرائس میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ کا نام مریم تھا اور آپ کی والدہ کا نام لوحا بنت باندا بن لاوی بن یعقوب تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام بیان وفات میں پیشتر گزر چکا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر آ

جاتا تھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعریف کرنے اور ان کے لئے استغفار کرنے سے تھکتے ہی نہ تھے ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا تو میں بول اٹھی خدا نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ضعیفہ سے بہتر ان کے عوض میں خاتون عطا فرما دی ہے میں نے دیکھا ہے کہ اس پر آپ بہت ناراض ہوئے اور مجھے کہہ کر ندامت ہوئی اور میں کہنے لگی اے اللہ اگر آپ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ دور کر دیں تو پھر میں کبھی ان کا اس طرح ذکر نہ کروں گی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو نے کہا کیسے خدا کی قسم وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی تھیں جب لوگوں نے میرا انکار کیا اور مجھے اذیتیں دی تھیں اور اس وقت مجھے پناہ دی ہے جب لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا تھا اور اس وقت میری تصدیق کی ہے جب لوگ میری تکذیب کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں بول اٹھی کیا وہ بڑھیا کے سوا کچھ اور تھیں خدا نے ان کے عوض میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہتر دے دی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ناراض ہوئے یہاں تک کہ مارے غصہ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے بال تھرا گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ان سے بہتر خدا نے مجھے نہیں دی میں اپنے جی میں کہنے لگی اب میں کبھی ان کو برائی سے یاد نہ کروں گی اسی واسطے ایک جماعت نے' انہیں میں سے یمنی بھی ہیں مختصر روضہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر فضیلت میں ان کو ترجیح دی ہے اور نووی رحمتہ اللہ علیہ نے روضہ میں کسی کو ترجیح نہیں دی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اہل جنت میں سے عورتوں میں سب سے افضل حضرت خدیجہ بن خویلد اور فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم فرعون کی بی بی ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ہجرت سے تین برس قبل انتقال ہوا ہے اس وقت ان کا پینسٹھ برس کا سن تھا اور حجون میں دفن ہوئی ہیں ان کی قبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے اور اس وقت تک جنازہ فرض نہ تھا اور بعض کا قول ہے کہ ابی طالب کی وفات کے تین روز بعد ان کا انتقال ہوا تھا اس کے بعد قریش نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت طمع کرنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف پہنچانے لگے۔ طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انہیں سے ہوئی جیسا کہ مناقب فاطمہ رضی اللہ عنہا میں آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دو نکاح ہو چکے تھے پہلا نکاح عتیق بن عائذ بن عبداللہ سے ہوا پھر ابوہالہ سے ان کا دوسرا نکاح ہوا۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ احزاب کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ان کا نام زرارہ تھا ان سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ایک لڑکا ہوا تھا یہ زندہ رہے اور اسلام کو پایا چنانچہ وہ کہا کرتے تھے کہ باپ' ماں' بھائی بہن کے لحاظ سے میں سب لوگوں سے بزرگ ہوں میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میری ماں خدیجہ ہیں اور میرے بھائی قاسم اور میری بہن فاطمہ رضی اللہ عنہم ہیں ان کا جب بصرہ میں انتقال ہوا تو ان کے جنازہ پر لوگوں نے بڑا ہجوم کیا اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب ہیں اور بعض کا قول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واقعہ جمل میں شہید ہوئے تھے صلی اللہ علیٰ سیّدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیوی حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا تھیں ان کی کنیت ام عبداللہ تھیں کیونکہ انہوں نے کہا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنی عورتوں کی کنیت رکھی میری بھی کنیت رکھیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے بھانجے کے نام پر اپنی کنیت ام عبداللہ رکھ لو اور ایک روایت میں ہے جب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بہن اسماء رضی اللہ عنہ کے زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑکا پیدا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ نے ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال کر فرمایا یہ عبداللہ ہے اور تم ام عبداللہ ہو اور یہ پہلی خاتون ہیں کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد جس سے عقد ہوا ہے آپ نے چار سو درہم ان کا مہر دیا تھا

اور جب اللہ تعالیٰ کا قول یَاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا (۲۸:۳۳) نازل ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے انہیں کو اختیار دیا قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تھا کہ اپنے ماں باپ سے تخییر میں مشورہ کر لیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے محبت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوف ہوا کہ کہیں جوانی کی امنگ میں آ کر آپ سے فراق اختیار کر لیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم تھا کہ ان کے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فراق اختیار کرنے کے لئے کبھی نہ کہیں گے جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے خدا اور رسول کو اختیار کر لیا تو کہنے لگیں جو کچھ میں نے کہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں سے کہیے گا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے جو عورت مجھ سے پوچھے گی میں ضرور کہہ دوں گا خدا نے مجھ کو تعلیم دینے والا اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے جب اور بیبیوں نے بھی وہی کہا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مکافات میں یہ آیت اتاری جس کا مضمون ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اب اور عورتیں حلال نہیں ہیں اور نہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے بدلہ میں عورتیں کریں جیسا کہ جاہلیت میں کوئی شخص کہتا تھا یا فلاں اپنی زوجہ کو میرے لئے چھوڑ دے اور میں اپنی زوجہ کو تیرے لئے چھوڑے دیتا ہوں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اس آیت سے آپ پر حرام ہو گیا تھا کہ ان عورتوں پر اور نکاح کریں اور عکرمہ جواز کے قائل ہیں اس کو قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ احزاب میں نقل کیا ہے روضہ میں ہے کہ اصح قول کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادتی کی اجازت تھی اور تحریم خدا کے قول اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الآیہ سے منسوخ ہو گئی تا کہ باوجود جواز کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان پر اور نکاح نہ کرنا ان پر منت نہی کا باعث ہو گا۔ عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سب عورتوں سے زیادہ فقیہ عالمہ اور حسین تھیں۔

فائدہ: فقہ علم کے سوا ہے کیونکہ فقہ میں غالب حصہ ظنی ہے اور علم فقہ سے اعلم ہے

کیونکہ جو کوئی کسی فن میں کمال پیدا کر لیتا ہے وہ اس کا عالم ہو جاتا ہے پس ہر فقہ علم ہے اور ہر علم فقہ نہیں ہے اور ہر فقیہ عالم ہے اور ہر عالم فقیہ نہیں پس ملائکہ اور انبیا فقیہ نہیں ہیں عالم ہیں۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا تمام علم جمع کیا جائے اور ساری عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علم افضل ہوگا۔ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا خدا نے ابی بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح کر دیا اور ان کے ساتھ عائشہ کی صورت تھی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب مجھے معلوم ہوا کہ میں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہوں گی تو میں ہر غم وفکر سے آزاد ہوگئی۔ الزہر الفائح میں مذکور ہے کہ جب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام جنت سے ایک پرچہ لائے جس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صورت منقوش تھی اور کہا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وسلم) خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح آسمان پر ایک کنواری عورت سے کر دیا جس کی صورت اس کے مشابہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت سے زمین پر نکاح کر لیجئے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام نکاح لے جانے والی کو بلایا اور کہا کیا تو پہچانتی ہے کہ مکہ میں اس صورت کی کوئی کنواری عورت ہے اس نے کہا ہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی یہی صورت ہے پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا آپ کی بیٹی کی یہی صورت ہے جس کا عائشہ نام ہے۔ خدا نے آسمان پر اس کے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے اور آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ زمین پر اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے انہوں نے کہا وہ چھوٹی ہے آپ کے قابل نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے قابل نہ ہوتی تو خدا میرا نکاح اس کے ساتھ نہ کرتا اس پر انہوں نے نکاح کر دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر واپس آئے اور عائشہ

صدیقہ کے ہاتھ ایک طباق چھواروں کا بھیج دیا اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دینا کہ میں وہی ہوں جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا ہے میں نہیں جانتی کہ قابل قبول ہوں یا نہیں چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی آ کر کہہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ ہم نے قبول کیا پھر قبول کیا محب طبری کا بیان ہے کہ ماہ شوال میں مدینہ میں چھ برس کے سن میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقد ہوا تھا اور نو برس کے سن میں وہ رخصت ہو کر آئیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہی تھیں اور نو برس آپ کے پاس مقیم رہیں یعنی جب یہ اٹھارہ برس کی تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

فائدہ: روضہ میں ہے شوال میں عقد کرنا مستحب ہے تحفۃ العروس ونزہۃ النفوس میں کہا ہے یا صفر میں اور جمعہ کی فضیلت میں پہلے گزر چکا ہے کہ جمعہ کے دن ہونا مستحب ہے اور باب حفظ امانت میں پہلے گزر چکا ہے کہ جب کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو پیغام نکاح سے پیشتر اسے دیکھ لینا مسنون ہے اگرچہ عورت اجازت نہ دے اور اسے دوبارہ دیکھنا بھی جائز ہے اگر یہ میسر نہ ہو تو کسی عورت کو بھیج کر دریافت کر لے تا کہ آ کر اس کا حال بیان کر دے روضہ میں ہے اگر کسی باکرہ عورت کو کسی شخص نے پیغام نکاح دیا اس کے باپ نے انکار کر دیا اور اس عورت نے خود اس شخص سے اپنا نکاح کرا لیا پھر اس کے باپ نے کسی دوسرے سے نکاح کر دیا تو پہلا نکاح صحیح اگر خاوند نے عورت سے صحبت کر لی ہو ورنہ دوسرا اگر پہلے کا حکم کوئی حنفی نہ کر چکا ہو۔ (حنفیہ کے نزدیک پہلا نکاح ہی درست ہے اگر کوئی اور صورت درپیش نہ ہو تو)

حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے آپ میرے لیے خصوصی دعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی: اے اللہ! عائشہ بنت ابی بکر (رضی اللہ عنہما) کی ظاہری اور باطنی مغفرت کر دے کہ اس سے کسی قسم کی کوئی لغزش و خطا نہ ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے عائشہ خوش

ہوئیں میں نے کہا ہاں قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں نے اپنی امت میں سے تمہاری ہی تخصیص نہیں کی ہے بلکہ شب و روز اپنی امت کے لئے جو گزر گئے ہیں اور جو قیامت تک آئیں گے میری یہی دعا ہے میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں اور فرشتے میری دعا پر آمین کہتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور کھانوں پر ثرید (ایک قسم کا کھانا جس میں گوشت اور گیہوں وغیرہ پڑتا ہے) کی ایسی ہی فضیلت ہے جیسے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو دوسری عورتوں پر فضیلت حاصل ہے شمس الاسلام سہیل بن سعد صعلوکی نے کہا ہے کہ ثرید سے عمرو بن علاء کا ثرید مراد ہے جس کا نفع اور رتبہ بہت زیادہ ہے اور ابن سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طبقات میں اسی کو درست بتایا ہے اور ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مستبعد سمجھا ہے طبقات میں بیان کیا ہے کہ استاد سہل صعلوکی ریاست دنیا و دین کے جامع تھے نیشاپور کے مفتی اور وہاں کے مفتی کے بیٹے تھے چار سو چار ۴۰۴ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ وہ بڑے لوگوں میں سے تھے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت چاہی ان کو اجازت مل گئی تو انہوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بلند آواز سے بات کرتے پایا انہوں نے کہا اے ام رومان کی بیٹی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلاتی ہے اور ان کا ہاتھ پکڑ لیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں بیچ بچاؤ کر دیا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مناتے رہے اور فرماتے تھے دیکھو تو ہم نے تمہارے اور ان کے درمیان میں بیچ بچاؤ کر دیا ہے پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے ہنستا ہوا پایا تو کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دونوں مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کر لیجئے جیسے آپ دونوں نے اپنی شکر رنجی میں شریک کر لیا تھا۔

نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کسی

معاملہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ خفگی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کہ خدا عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ہے واپس جائیے اور عائشہ سے صلح کر لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس جا کر ان سے صلح کر لی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں مجھے معاف کیجئے جبرائیل علیہ السلام شیرینی کا ایک طبق لے کر اترے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہماری طرف سے صلح ہوئی ہے تو طعام صلح بھی ہمارے ہی ذمہ ہے کتاب العقائق میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ خدا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آسمان پر میرا نکاح کر دیا اور فرشتوں کو عقد کا گواہ بنایا اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے اور چالیس روز تک جنت کے دروازے کھلے رکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ صدیقہ اخلاق میں ریشم کی طرح ہے اور اس کے اخلاص کی خوشبو مشک کی سی ہے تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلقیس عالم کی نہایت خوبصورت پنڈلیوں والی عورتوں میں تھیں اور وہ جنت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی ازواج میں ہوں گی میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ مجھ سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں تم ان سے زیادہ حسین ہوگی۔ عرائس میں بروایت اکثرین ہے کہ بلقیس جب مسلمان ہو گئیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان سے نکاح کر لیا۔

فائدہ: میں نے لفظ المنافع میں بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دیکھا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نورہ لگایا اور فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت تم نورہ لگایا کرو کیونکہ وہ پاکیزہ ہے اور صاف کرنے والا ہے کتب البرکتہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حمام سے نکل کر قدموں پر ٹھنڈا پانی ڈالنا قولنج سے امن میں رکھتا ہے اور بعض کا دستور تھا کہ حمام سے کسی قسم کی بے چینی معلوم ہوتی تھی تو وہ یہ پڑھ لیا کرتے تھے

یا بر یا رحیم من علینا وقنا عذاب السموم

(اے نکوکار اے مہربان ہم پر احسان کر اور ہم کو ہوائے گرم کے عذاب سے بچا۔)
گرمی کے موسم میں حمام کے بعد سو رہنا دوا کے مثل ہے اور جب حمام میں جائے تو یہ پڑھے

اللهم انی اسالك الجنة واعوذبك من النار

(اے اللہ میں آپ سے جنت کا خواستگار ہوں اور دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔)

اور اس کے بعد ٹھنڈا پانی نہ پیئے اور سوائے کسی ضرورت کے گرم پانی پینا مکروہ ہے اور شہد ملا کر اس کا پینا قولنج کو نافع ہے اور سب سے ہلکا پانی آب باراں ہے اور زیادہ نافع وہ ہے جو شب کو برسا ہو اور جب خدا کسی قوم کے ساتھ بہتری چاہتا ہے تو ان پر شب کو پانی برساتا ہے۔

لفظ المنافع میں ہے کہ بلغم کا علاج حمام ہے اور سودا کا علاج پیدل چلنا اور خون کا علاج پچھنے لینا اور صفراء بچے کی طرح ہے کہ ایک تمرہ (کھجور) اسے راضی کر دیتا ہے اور ایک بات اسے ناراض کر دیتی ہے اور معنی یہ ہیں کہ اس کا علاج تھوڑی سی تمر ہندی یا انار ترش یا ایسی ہی اور کوئی شے ہے اور زہد میں حمام کے اس سے زیادہ منافع گزر چکے ہیں لفظ المنافع میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے آدمی حمامی کو جو درہم دیتا ہے اس سے افضل درہم نہیں خرچ کرتا۔

جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس سے نکاح کیا تو ان سے نہایت محبت کی اور ان کے تخت کا اگلا حصہ سونے کا تھا جس میں یاقوت اور زبرجد کے نگ جڑے تھے اور اس کا پچھلا حصہ چاندی کا رنگ برنگ کے جواہر کے ساتھ بنا ہوا تھا اور اس کے چار پائے یاقوت، سونے، موتی، زبرجد کے تھے ---------------- جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا بلقیس کا تخت کون لا سکتا ہے قبل اس کے کہ وہ لوگ مسلمان ہو کر میرے پاس آئیں اکثروں کا بیان ہے کہ آپ نے اس تخت کو حلال طریقہ سے ان کے اسلام لانے کے قبل لینا چاہا تھا کیونکہ مسلمان کا مال لینا حرام ہے جب آپ

علیہ السلام ان سے نکاح کر چکے تو ان کے ملک پر حکمران برقرار رکھا جنوں کو ان کا نکاح کرنا ناگوار گزرا اور پہلے جن ان کے پیروں کی تنقیص کی خبر اڑا چکے تھے۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے شیشہ کا فرش بنوایا اور اس کے نیچے پانی جاری کیا اور اس میں مچھلیاں ڈال دیں اور درمیان میں اپنا تخت رکھوایا اور اس پر تشریف فرما ہوئے جب ملکہ بلقیس آئیں تو سمجھیں کہ پانی کچھ گہرا ہے سو اپنی پنڈلیوں سے کپڑا قدمے اٹھایا تو معلوم ہوا کہ نہایت خوبصورت پنڈلی والی عورتوں میں سے تھیں آپ نے فرمایا وہ شیشوں سے جڑا ہوا فرش ہے۔ اسم اعظم کے ساتھ آصف بن برخیا بلقیس کا تخت ان کے آنے سے پہلے ہی لا چکے تھے اور یا حی یا قیوم اسم اعظم ہے۔

اور مجاہد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے یہ پڑھا تھا یا الھنا والہ کل شیء یا ذاالجلال والاکرام اور بلقیس رضی اللہ عنہا اس کو ایک گھر میں رکھ آئیں تھیں جس میں سات دروازے مقفل تھے اور ان کی کنجیاں ان کے پاس تھیں پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ ان کا تخت نئے طرح کا بنا دو چنانچہ انہوں نے اس کا اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا حصہ اوپر کر دیا اس سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کی عقل آزمانا چاہی تھی کیونکہ جنوں نے انہیں ضعیف العقل بتایا تھا تا کہ ان سے نکاح نہ کریں جب بلقیس نے اس تخت کو دیکھا تو بولیں یہ تو ایسا ہے جیسے وہی تخت ہو حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ لوگوں نے انہیں شبہ میں ڈالنا چاہا تھا تو انہوں نے بھی شبہ میں ڈالنے والی بات کہی اور جیسا ان کا سوال تھا ویسا ہی انہیں جواب دیا اس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان کی کمال عقلمندی معلوم ہو گئی۔

لطیفہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! مکھن کے ساتھ چھوارے سے بھی زیادہ تم مجھے عزیز ہو میں نے کہا شہد کے ساتھ مکھن سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے محبوب ہیں اس کو ابن طرخان نے طب نبوی میں ذکر کیا ہے محب طبری رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بیان کیا ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی پاک صلی اللہ علیہ

وسلم سے کہا کہ میں نے کھانا تیار کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ان کی یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کی دعوت اس شخص نے کہا نہیں پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ان کی یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس شخص نے کہا نہیں پھر اس نے سہ بارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعوت کے لئے کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ان کی یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کی تب اس شخص نے کہا ہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں اس شخص کے مکان کو روانہ ہوئے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محب طبری رحمۃ اللہ علیہ سے تعجب ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اسے کیسے روایت کیا ہے حالانکہ صحیح مسلم میں یہ موجود ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ دوڑے تو میں آگے نکل گئی جب میرے بدن میں گوشت زیادہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اس کے عوض میں ہے۔

فائدہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے یہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو انہیں شدید بخار میں مبتلا پایا۔ پوچھا یہ کیا حالت جس میں میں تمہیں دیکھتا ہوں وہ بولیں بخار کی وجہ سے ہے اور بخار کو برا کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو اس کو حکم ملا ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں کچھ کلمات سکھا دوں تم انہیں پڑھو گی تو خدا اسے تم سے دور کر دے گا انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: پڑھو

اللهم ارحم جلدی الرقیق وعظمی الدقیق من شدة الحریق یا ام ملام ان کنت آمنت بالله العظیم فلا تصدعی الراس ولا تغیری الفم ولا تاکلی اللحم ولا تشربی الدم وتحول عنی الی من اتخذ مع الله الهًا آخر

(اے اللہ! میری رقیق جلد اور پتلی ہڈی پر شدت کی جلن سے رحم کیجئے اے ام ملام اگر تو خدائے عظیم پر ایمان لائی ہو تو سر میں درد نہ پیدا کر نہ منہ کا مزہ

بدل نہ گوشت کھا نہ خون کو پی اور میرے پاس سے اس کے پاس چلی جا جس
نے خدا کے ساتھ دوسرا معبود بنایا ہو۔)
وہ کہتی ہیں میں نے اسے پڑھا تو وہ حالت میری جاتی رہی۔

میں نے لفظ المنافع میں دیکھا ہے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے درد تھا جو مجھے ہلاک کئے ڈالتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اپنے داہنے ہاتھ سے سات بار مسح کرو اور پڑھو اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد میں نے ایسا کیا خدا نے میرا مرض دور کر دیا پھر میں اپنے گھر والوں اور غیروں کو اس کے پڑھنے کا حکم دیا کرتا تھا اور باب فضل میں زیادات حسنہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے دن کو امراض کا جوش ہوتا ہے اور رات کو ان کا جوش کم ہو جاتا ہے کیونکہ وہ دن سے سرد ہوتی ہے پس فضلات اس میں تحلیل ہوتے ہیں نہ دن میں یا اس لئے کہ رات کو مریض اپنے مرض کے ساتھ تنہا ہوتا ہے اور کوئی اسے جی بہلانے والا نہیں ملتا اسی واسطے مریض رات کو سخت سمجھتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ کو چند خصلتیں عطا ہوئی ہیں کہ سوائے میرے اور عورتوں کو نصیب نہیں ہوئیں قبل اس کے کہ شکم مادر میں میری صورت بنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری صورت پیش ہوئی۔

اور میں آپ کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھی اور خدا نے آسمان سے میری برأت نازل فرمائی جب تہمت لگانے والوں نے کہا جو کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے مجھے منافقین کے جھوٹ کا یقین ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی جلد پر مکھی بیٹھنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا ہے کیونکہ وہ نجاست پر بیٹھتی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کی صحبت جو ایسی ویسی بات سے آلودہ ہو کیونکر نہ بچاتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہیں پڑنے دیا تاکہ اس پر کوئی پیر نہ رکھ دے پھر بھلا کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کی عزت پر کیسے قادر کر دیتا حضرت علی

رضی اللہ عنہ نے کہا جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاپوش میں نجاست ہونے کی خبر دے دی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے اتارنے کے متعلق عرض کیا تھا پھر اگر یہ بات ایسے ہی ہوتی تو اللہ تعالیٰ انہیں الگ کر دینے کا حکم بھی دے دیتا جب ان کی برأت نازل ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں خدا کا شکر ہے اور کسی کا نہیں۔ اس پر ان کے والد نے ان کے طمانچہ مارا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! انہیں چھوڑ دیجئے۔ انہوں نے حمد وشکر ایسے کا ادا کیا ہے جو اس لائق ہے حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی مدح میں خوب کہا ہے۔

حصان رزان ماتزن بریتہ
وتصبح عزثی من لحوم الغوافل

پارسا صاحب وقار ہیں کسی نامناسب بات سے متہم نہیں اور غافل عورتوں کے گوشت سے بے نیاز صبح کرتی ہیں۔ یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں۔

ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ احزاب کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ حضرت زینب اور عائشہ رضی اللہ عنہما باہم فخر کرنے لگیں زینب رضی اللہ عنہا بولیں میں وہ ہوں کہ میرا نکاح آسمان سے نازل ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں وہ ہوں کہ آسمان سے میرا عذر نازل ہوا' جب صفوان بن معطل نے اونٹنی پر مجھے سوار کیا تھا حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے پوچھا جب تم سوار ہوئی تھیں تو تم نے کیا کہا تھا انہوں نے جواب دیا میں نے حسبی اللہ ونعم الوکیل کہا تھا وہ بولیں یہ مومن کا کلمہ ہے اور اوّل کتاب میں پہلے گزر چکا ہے کہ بندہ کا حسبی اللہ ونعم الوکیل کہنا حسبنا اللہ کہنے سے بہتر ہے پھر ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ نور کی تفسیر میں بیان کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب میں سوار ہوئی اور صفوان (رضی اللہ عنہ) پکڑ کر لے چلے تو ہمارا منافقین پر گزر ہوا' عبداللہ بن ابی ابن سلول لعنہ اللہ نے پوچھا یہ کون عورت ہے لوگوں نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر اس نے بے ہودہ بات کہی' لوگوں میں یہ بات شائع ہوگئی۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی بی بی نے

ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہا کیا سنتے نہیں ہو کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت لوگ کیا کہتے ہیں انہوں نے پوچھا کیا تم ان کی جگہ ہوتیں تو ایسا کرتیں وہ بولیں خدا کی قسم نہیں انہوں نے کہا خدا کی قسم یقیناً عائشہ رضی اللہ عنہا تم سے بہتر ہیں خدا پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے الزہر الفائح میں مذکور ہے کسی نے کہا میں نے ایک شخص کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا برائی سے ذکر کرتے سنا ہے میں نے اس پر انکار نہ کیا اس کے بعد میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا جو میری بی بی کو برا کہے تو نے اس پر انکار کیوں نہ کیا میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مجھے قدرت نہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جھوٹا ہے اور میری آنکھ کی طرف کلمہ اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا وہ جاگا تو اندھا تھا۔ قاضی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ روافض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اللہ تعالیٰ کے قول وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ سے احتجاج کیا ہے کہ وہ ایام جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قتال کرنے کے لئے عراق میں نکلیں حالانکہ خدا کے حکم کے برخلاف ہے ہمارے علماء نے جواب دیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے جواز خروج پر اللہ تعالیٰ کے قول

وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا (۴۹:۹)

اگر ایمانداروں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو دونوں میں صلح کرا دو۔

سے استدلال کیا ہے کہ یہ امر مرد و عورت کو عام ہے پس وہ نکلنے میں حق پر ہیں اور روافض ان پر انکار کرنے میں بطلان پر ہیں اگر کہا جائے کہ جب سارہ علیہ السلام کو جو لوط علیہ السلام کی بہن تھیں اور لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے جابر بادشاہ نے پکڑا تھا تو خدا نے ابراہیم اور سارہ علیہ السلام کے درمیان پردہ اٹھا دیا تھا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ اس کی ان تک رسائی نہیں ہوئی اور دیواریں شیشہ کی طرح ہو گئیں یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب کو اطمینان رہا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے عائشہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے حجاب نہ اٹھا جب وہ جماعت سے پیچھے رہ گئیں یہاں تک منافقین نے کہا جو کچھ کہا جواب یہ ہے کہ

اگر پردہ اٹھ جاتا تو وہ کہتے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی زوجہ کی پردہ دری نہیں چاہتے اور شک رہ جاتا اس لئے اللہ تعالیٰ نے سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ (۱۶:۲۴) اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ (۲۶:۲۴)

آپ پاک ہیں یہ بہت بڑا بہتان ہے وہ اس بات سے بری ہیں جو وہ کہتے ہیں۔

اور یہ پردہ اٹھا دینے سے ابلغ ہے یہاں تک کہ ان کے باعصمت ہونے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو خوب اطمینان تھا اور عائشہ رضی اللہ عنہا پر کوئی ظالم غالب نہیں ہوا اور نہ کسی نے ان پر دست درازی کی پس پردہ اٹھا دینے کے کوئی معنی ہی نہیں ہیں اگر کہا جائے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی برأت بچہ کی زبان سے کیوں ہوئی حالانکہ وہ نبی کریم تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت خدا کی جانب سے ہوئی حالانکہ وہ نبیہ نہ تھیں جواب یہ ہے کہ مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس کوئی نبی نہ تھا یہاں تک کہ خدا کے پاس سے اس کی زبان پر برأت آئی اور یہ زمانہ تھا کہ خود اپنی برأت بیان کرتے اس لئے ان کی برأت بچے کی زبان سے ہوئی کہ ابھی اس کے بولنے کا زمانہ نہ آیا تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ہوگئی اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں وحی کا دروازہ بند تھا کیونکہ وہ اس وقت تک رسول نہ ہوئے تھے جیسا کہ مریم علیہا السلام کے زمانے میں بند تھا چنانچہ ان کو بھی خدا نے ان کے بیٹے کی زبان سے بری کیا حالانکہ وہ ابھی بالکل بچہ تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں وحی کا دروازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھلا ہوا تھا اور باب صدقہ میں پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک روٹی خیرات کی تھی کہ سوائے اس کے کسی شے کی مالک نہ تھیں اور روزہ سے تھیں عیون المجالس میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب ایک درہم بھی خیرات کرتی تھیں تو اسے پاک وصاف کر لیتی تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا میں پسند کرتی ہوں کہ میرا درہم پاکیزہ ہو کیونکہ قبل اس کے کہ سائل کے ہاتھ میں واقع ہو وہ خدا کے ہاتھ میں

واقع ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا: اے عائشہ! خدا تمہیں مزید توفیق دے۔

لطائف

پہلا لطیفہ: رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا' الٰہی! میری امت کا حساب میرے سپرد کر دیجئے پھر ایک مردہ لایا گیا جس کے ذمہ کچھ درہم تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھنے سے باز رہے اور جب تہمت لگانے والوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو جھوٹ لگایا تو انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ان کو اپنے گھر سے نکال دیجئے یعنی انہیں اپنے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیدیجئے گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے حبیب! صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو تو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور آپ ایک بندے سے اعراض فرما رہے ہیں پس یہ معاملہ مجھی پر چھوڑ دیجئے اور میری رحمت کی کوئی حد نہیں ہے قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ نور کے متعلق اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے اگر کہا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی فراست سے بچتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فراست کے لئے اولیٰ تھے جواب یہ ہے کہ خدا نے اپنے اولیا پر کمال آزمائش کی غرض سے چشم فراست کو بند کر دیا ہے۔ نوادر الملیح میں مذکور ہے خدا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حاجت کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخفی رکھا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکرم الخلق ہیں تاکہ منجم اور کاہن کا قول باطل ہو جائے دوسرا لطیفہ میں نے کسی مجموعہ میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرائیل! عائشہ کی برأت کو جانتے ہو انہوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے خبر کیوں نہ دی انہوں نے کہا میں نے چاہا تھا خدا کا ارشاد ہوا اے جبرائیل ایسا نہ کر کیونکہ شدت میری طرف سے ہے اور کشایش بھی میری طرف سے ہے۔

فائدہ: اعلانِ نبوت کے چار برس کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں اور خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں 58 ہجری میں بعمر اڑسٹھ سال ان کا انتقال ہوا اور بقیع

میں دفن ہوئیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے امام بن کران کی نماز پڑھائی نووی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک ہزار دو سو دس حدیثیں روایت کی ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری بی بی حضرت ام المؤمنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے 3 ہجری میں ان سے نکاح کیا تھا اور چار سو درہم ان کا مہر دیا تھا محب طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام نکاح دیا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے نامنظور کیا یہ خبر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں عثمان سے بہتر داماد نہ بتاؤں اور عثمان تم کو بہتر خسر نہ بتاؤں انہوں نے کہا ہاں یا نبی اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کر دو میں عثمان سے اپنی صاحبزادی کا نکاح کئے دیتا ہوں۔

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہ کو طلاق دینا چاہا تھا جبرائیل علیہ السلام نے کہا انہیں طلاق نہ دیجئے کیونکہ وہ روزہ دار شب بیدار ہیں اور جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہوں گی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جب پیدا ہوئی تھیں اس وقت قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے پانچ برس پیشتر بیت اللہ کو بنا رہے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساٹھ حدیثیں روایت کی ہیں محب طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا 41 ہجری میں وصال ہوا ہے اور مجمع الاحباب اور صفوۃ الصفوۃ میں 45 ہجری آیا ہے۔

اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چوتھی بی بی ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور ان کا نام ہند بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا تھا اور حضرت ابو امیہ کا نام سہیل بن مغیرہ رضی اللہ عنہ تھا ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ ابو سلمہ جنہوں نے ہماری واپسی کے بعد مدینہ ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو مجھ کو اپنے اونٹ پر سوار کر دیا اور میرے پاس میرا بیٹا سلمہ

تھا جب بنی مغیرہ کے مردوں نے یعنی ان کے باپ کی طرف کے مردوں نے دیکھا تو کہنے لگے تم اپنے نفس پر غالب ہو لیکن ہمارے یہاں کی یہ عورت ہے ہم اسے تمہارے ساتھ جانے نہ دیں گے چنانچہ ان کے ہاتھ سے میرے اونٹ کی مہار چھین لی ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی قوم نے کہا خدا کی قسم ہم اپنے بیٹے کو اس عورت کے پاس نہ چھوڑیں گے اس طرح ان لوگوں نے میرے خاوند اور میرے بیٹے کو مجھ سے چھڑا دیا میں روز میدان ابطح میں جاتی تھی اور رات تک رویا کرتی تھی ایک روز بنی عامر میں سے ایک شخص کا مجھ پر گزر ہوا اس نے میری حالت دیکھی کہنے لگا تم نے اس بے چاری کو اس کے خاوند اور بیٹے سے جدا کر دیا تب وہ لوگ کہنے لگے اچھا اپنے خاوند کے پاس چلی جا پھر قومِ ابوسلمہ (رضی اللہ عنہ) نے میرا بیٹا مجھے دے دیا میں نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا پھر تن تنہا چل پڑی اور میرے ہمراہ سوائے خدا کے کوئی نہ تھا پھر مجھ کو عثمان بن طلحہ ---------- تنعیم کے پاس جواب مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور ہے مجھ سے پوچھنے لگے اے ابی امیہ کی بیٹی کہاں چلیں میں نے کہا اپنے خاوند کے پاس مدینہ وہ میرے اونٹ کی مہار پکڑ کر مدینہ لے چلے خدا کی قسم میں نے ان سے زیادہ بزرگ شخص نہیں دیکھا جب منزل پر پہنچتے تھے میرے لئے اونٹ بٹھا کر ہٹ جاتے تھے۔ جب ہم مدینہ پہنچے مجھ سے کہنے لگے خدا کی برکت کے ساتھ اس میں داخل ہو پھر خود لوٹ گئے۔

وہ کہتے ہیں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے جس کسی پر مصیبت پڑے اور وہ مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر یہ دعا پڑھے اللھم عندك احتسبت مصیبتی ھذہ اللھم خلفنی فیھا خیرا منھا تو خدا اس کو اس سے بہتر عطا فرماتا ہے چنانچہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا اس زخم کی وجہ سے جو یوم احد میں ان کے لگا تھا اور ایک ماہ کے بعد پھر فساد دلایا تھا ماہ جمادی الآخرہ میں 4 ہجری میں انتقال ہوا تو میں نے جس دعا کے پڑھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا پڑھ لی جو شوال میں میری عدت گزر گئی تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے پیغام نکاح دیا میں نے انکار کیا پھر مجھے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام نکاح دیا میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحبا ہو پھر میں نے آپ سے غیرت کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دعا فرمائی وہ بات مجھ سے جاتی رہی پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں میں اجنبیہ کی طرح رہتی تھی ان لوگوں کو جو رشک ہوتا تھا مجھے نہ معلوم ہوتا تھا ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے پیغام نکاح دیا تھا میں نے کہا اے نبی اللہ مجھے سخت غیرت آتی ہے اور میں بچہ والی ہوں میرا سن زیادہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا سن بھی زیادہ ہو چکا ہے اور تمہارے بچے میرے بچے ہیں اور بیبیوں سے جو تمہیں غیرت آتی ہے خدا عنقریب تم سے یہ دور کر دے گا وہ کہتی ہیں۔

ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن، حسین اور فاطمہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو پکڑ کر فرمایا: اے اہل بیت خدا کی تم پر رحمت ہو وہ صاحب حمد اور صاحب مجد ہے میں رو دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں روتی ہو میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تخصیص کر دی اور مجھے چھوڑ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اور تمہارے بیٹے اہل بیت میں سے ہیں یعنی اس لئے کہ وہ آپ کی پھوپھی عاتکہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں اور پہلے گزر چکا ہے کہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے تھے اور ان کی ماں کا نام برہ بنت عبدالمطلب تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے کرتے سے چھپا کر فرمایا تھا اللھم الیك لا الی النار میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تم بھی اور باب الصدقہ میں پہلے گزر چکا ہے کہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ تھا اور ان کا اور ان کے بھائی کا سورہ کہف اور صافات کے بیان میں ذکر ہو چکا ہے اور اس کا بیان بھی باب الصدقہ میں گزر چکا ہے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ کا 59ھ میں یزید بن معاویہ کی خلافت کے زمانہ میں انتقال ہوا ہے۔

الدر الثمین فی خصائص الصادق الامین میں مذکور ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ ہیں (واللہ ورسولہ اعلم)

اُم المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچویں بی بی ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا تھیں ان کی ماں کا نام رملہ تھا یہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں اور ان کے والد ابو سفیان تھے اور ان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف تھا یہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بھی پھوپھی تھیں اس کو دُرِّ ثمین میں بیان کیا ہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ عفان بن ابی العاص بن امیہ ہیں پھر ان کی پھوپھی کیسے ہوسکتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عبید اللہ بن جحش کے عقد میں تھیں جب وہ اسلام لائے تو حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے خواب دیکھا تھا کہ میرا خاوند نہایت بدصورت ہے جب صبح ہوئی تو مجھ سے کہنے لگا اے ام حبیبہ! میں نے دین میں غور کیا تو نصرانیت سے بہتر کوئی دین مجھے نہ معلوم ہوا اور میں اس کے قریب پہنچ گیا تھا لیکن پھر میں دین محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں داخل ہوگیا پھر میں نصرانیت کی طرف پھر گیا ہوں میں نے کہا خدا کی قسم وہ بہتر نہیں ہے اور میں نے اپنا خواب اس سے بیان کیا اس نے مجھ پر شراب انڈیل دی اور کافر مر گیا پھر میں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اے ام المؤمنین میں نے اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے کی تعبیر سمجھی پھر جب عدت گزر گئی تو میرے پاس نجاشی کے پاس سے پیام لے کر ایک لڑکی ابرہہ نامی آئی اور کہنے لگی کہ بادشاہ نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ بھیجا ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا نکاح کردوں میں نے جواب دیا کہ خدا تجھے ہر بھلائی کی بشارت دے پھر اس لڑکی نے کہا آپ سے یہ بھی کہا ہے کہ کسی کو وکیل بنا دیجئے جو آپ کا نکاح کردے میں نے اس لڑکی کو اپنے خلخال اور کنگن دے دیے اور خالد بن سعید کو وکیل بنا دیا جب رات ہوئی تو نجاشی رضی اللہ عنہ نے جتنے اس کے ہاں مسلمان تھے ان سے کہلا بھیجا وہ سب چلے آئیں پھر خطبہ پڑھا

الحمد للہ الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز

الجبار واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداعبده ورسوله وارسله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون

امابعد! میں نے اس کو قبول کیا جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا تھا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام حبیبہ (رضی اللہ عنہا) کا نکاح کر دیا اور چار سو دینا ران کا مہر دیا اور قوم کے سامنے دینار بکھیر دیئے کتاب شرف المصطفیٰ میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وکیل عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ تھے الدر الثمین میں ہے کہ یہ تو نجاشی کے پاس قاصد بن کر گئے تھے اور پہلے ہی شخص وکیل تھے اور بعض کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد ابھی مشرف با سلام نہ ہوئے تھے باب الدعا میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب مہر میرے پاس پہنچا تو جس لڑکی نے آ کر مجھے خوشخبری سنائی تھی اس کو میں نے پچاس مثقال بھیج دیئے اس نے سب واپس کر دیئے اور کہلا بھیجا میں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کر چکی ہوں میرا آپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کہہ دیجئے اور یہ کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہوں پھر نجاشی رضی اللہ عنہ نے اپنی عورتوں کو حکم دیا کہ مجھے ہر طرح کے عطر بھیج دیں پھر ہم نے مدینہ کی روانگی کا سامان کیا اس لڑکی نے کہا میرا کام نہ بھولئے گا میرا سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کہہ دیجئے گا جب میں مدینہ میں آئی تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑکی کا حال بیان کیا اور اس کا سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیہا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے ابوسفیان رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے سے قبل مدینہ میں آئے جب اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرش پر بیٹھنا چاہا تو انہوں نے منع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرش لپیٹ کر رکھ دیا انہوں نے سبب پوچھا تو کہنے لگیں اس لئے کہ آپ نجس ہیں ان کا 44 ہجری میں انتقال ہوا ہے اور

بعض کا قول ہے کہ ان کے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہا کی خلافت کے زمانہ میں ان کا 40 ہجری میں انتقال ہوا ہے۔

اُم المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی بی بی ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بن قیس بن عبد شمس تھیں ان کے چچازاد بھائی سکران بن عمرو بن عبد شمس نے ان سے نکاح کیا تھا پھر ان کا حالت اسلام میں انتقال ہوگیا۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا اور چار سو درہم ان کا مہر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے لیکن ان سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عقد ہو چکا تھا جب ان کا سن زیادہ ہوگیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دینا چاہا انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے طلاق تو نہ دیجئے اور میرے معاملہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے میں چاہتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے زمرہ میں میرا حشر ہو میں اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیتی ہوں' عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی ازواج جمع ہوئیں میں نے پوچھا یا نبی اللہ ہم میں سے سب سے جلدی آپ سے کون جا ملے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کا ہاتھ سب سے لمبا ہوگا پھر ہم نے ایک بانس لے کر ناپنا شروع کیا وہ کہتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا' پھر سودہ رضی اللہ عنہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں وہ صالحہ خاتون تھیں اور خیرات دینے کو پسند کرتی تھیں محب طبری کا قول ہے محققین نے کہا ہے اس حدیث میں بلاشبہ کسی راوی نے غلطی کی ہے اور بخاری سے تعجب ہے کہ انہوں نے اس پر کیسے تنبیہ نہ کی اور سب سے پہلے انتقال کرنے والی زینب رضی اللہ عنہا ہیں کیونکہ عطا اور صدقہ میں ان کا ہاتھ سب سے دراز تھا۔ سودہ رضی اللہ عنہا کا خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں انتقال ہوا ہے اور بعض کا قول ہے کہ 54 ہجری میں خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ میں انتقال ہوا ہے اور مشہور پہلا قول ہے۔

اُم المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتویں بی بی ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا تھیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی صاحبزادی ہیں ان کی والدہ امیہ بنت عبدالمطلب تھیں اور پہلے گزر چکا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں میں سوائے صفیہ رضی اللہ عنہا کے کوئی اسلام سے مشرف نہ ہوئیں۔ زینب رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ قریش میں سے کتنے ہی لوگوں نے مجھے پیغام نکاح دیا تھا میری بہن حمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہلا بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشورہ دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کہاں ہیں؟ اسے اس کی خبر نہیں جو انہیں کتاب اللہ اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سکھلائے گا انہوں نے پوچھا وہ کون شخص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زید بن حارثہ یہ سن کر حمنہ کو بہت غصہ آیا اور کہنے لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی کی لڑکی کا اپنے غلام سے نکاح کیے دیتے ہیں کیوں کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خریدا تھا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو متنبہ کیا تھا انہوں نے زینب رضی اللہ عنہا کو یہ خبر دی تو وہ بھی بہت غضبناک ہوئیں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ (۳۶:۳۳)

اور کسی ایماندار مرد و عورت کو خدا اور اس کا رسول حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ میں کچھ اختیار نہیں ہے۔

زینب رضی اللہ عنہا نے کہا میں خدا سے استغفار کرتی ہوں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری کرتی ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کروں گی میں نے دیکھا نہیں تھا۔ پھر آپ نے زید سے ان کا نکاح کر دیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج جنت کو ملاحظہ فرما رہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی صورتیں دیکھیں اور انہیں کے ساتھ زینب رضی اللہ عنہا کی صورت بھی دیکھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم

واپس آئے تو ان کو زید کے پاس دیکھا اور وہ اسی صورت پر تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جی میں خلجان ہوا یہ میری بی بی کیسے بنیں گی یہ تو دوسرے کے پاس ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا

یا مثبت القلوب ثبت قلبی

(اے دلوں کے ثابت رکھنے والے میرا دل ثابت رکھیے)

اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیرت کے طریق سے فرمایا تھا اس کو زینب رضی اللہ عنہا نے سنا جب وہ زید کے پاس آئیں تو انہیں اس کی اطلاع دی انہوں نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ مجھے محبوب ہیں اور مجھ سے زیادہ تمہیں بھی محبوب ہیں اس کے بعد ہم دونوں کبھی جمع نہ ہوں گے اٹھو تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل کر تمہیں طلاق دے دوں جب زید رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ اپنی بی بی کو اپنے پاس رہنے دو

اس کے بعد خدا نے آیت اتاری

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ؕ (۳۳:۳۷)

اور جب آپ اس شخص سے جس پر خدا نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کیا تھا کہتے تھے اپنی زوجہ کو اپنے پاس روکے رہو اور خدا سے ڈرو اور آپ اپنے جی میں وہ بات رکھتے تھے خدا جس کو ظاہر کرنے والا ہے اور لوگوں کے طعنے کا خدشہ تھا حالانکہ خدا کو زیادہ حق ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اور پسینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹپک رہا تھا چنانچہ اس روز بہت سے منافق اسلام لے آئے اور کہنے لگے اگر یہ قرآن محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس سے ہوتا ہے تو اس آیت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور مخفی رکھتے۔

میں نے عقائق الحقائق میں دیکھا ہے کہ اگر کہا جائے معراج قبل ہجرت کے واقع ہوئی ہے اور زینب رضی اللہ عنہا کا زید رضی اللہ عنہ سے ہجرت کے بعد نکاح ہوا ہے پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہوگا کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس آئے تو ان کو زید کے ساتھ دیکھا بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو ان کو زید کے ساتھ اس صورت پر دیکھا جس پر انہیں جنت میں دیکھا تھا محب طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ وہ گوری خوبصورت اور فربہ تھیں کچھ زمانہ بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زید کے پاس دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی معلوم ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا

سبحان اللہ مقلب القلوب

(خدا دلوں کا پھیرنے والا پاک ہے۔)

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ وہ سو رہی تھیں انہوں نے تسبیح سن لی اور اپنے خاوند زید سے اس کی اطلاع کی انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے ان کے طلاق کی اجازت دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

(اپنی زوجہ کو اپنے پاس رہنے دے اور خدا سے ڈر)

پھر خدا نے یہ آیت اتاری جس کا حاصل یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص سے جس پر خدا نے احسان کیا تھا یعنی اسلام سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پر احسان کیا تھا یعنی آزاد کر کے اور خدا کے قول تَخْشَى النَّاسَ کے یہ معنی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوف تھا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اپنے بیٹے کی بی بی سے نکاح کر لیا پھر خدا نے آیت اتاری مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ (۴۰:۳۳)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مردوں اور عورتوں کے باپ تھے اور بعض کا قول کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوالمومنین آیت مذکورہ کی وجہ سے کہنا جائز نہیں پھر شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تفریح نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوالمومنین یعنی ایمانداروں کے باپ حرمت و تعظیم کے اعتبار سے کہنا جائز ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اتارا

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ (۵:۳۳)

ان کو ان کے باپ کی طرف نسبت کر کے پکارو یہی خدا کے نزدیک اعدل ہے۔

چنانچہ جب سے وہ زید بن حارثہ کہلانے لگے اور پہلے زید بن محمد کہلاتے تھے۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ زید رضی اللہ عنہ کے چچا مکہ آئے ان کو دیکھ کر ان کا نام پوچھا انہوں نے بتلایا پھر ان سے باپ کا نام پوچھا انہوں نے بتلایا حارثہ پھر ان کی ماں کا نام پوچھا انہوں نے کہا سعدی پھر ان کے چچا نے ان کے باپ اور گھر والوں کو کہلا بھیجا وہ جب مکہ میں آئے تو کہنے لگے: یہ ہمارا لڑکا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں وہ اختیار کرے تو لے جاؤ تو انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا۔ جب ان کی عدت گزر گئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ سے کہا جاؤ اور زینب سے میرا ذکر کرو چنانچہ وہ آئے اور ان کی طرف پشت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نکاح دیا وہ بولیں: میں اپنے ربّ سے اجازت لے لوں اس کے بعد وہ نماز کی نیت باندھ کر کھڑی ہو گئیں خدا نے یہ آیت اتاری

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا (۳۷:۳۳)

جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کر چکے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔

بخاری میں ہے کہ زینب رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج پر فخر کیا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تو گھر والوں نے کیا ہے اور میرا نکاح میرے ربّ نے کیا ہے الدر الثمین فی خصائص الصادق الامین میں مذکور ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بغیر وحی کے جو جبرائیل علیہ السلام میرے پاس میرے ربّ کے پاس سے

لاتے ہیں میں نے نہ اپنا کسی خاتون سے نکاح کیا نہ اپنی کسی صاحبزادی کا نکاح کیا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے چار سو درہم مہر قرار دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے خیر و برکت اور خیرات کرنے میں زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ کوئی عورت نہیں دیکھی دستکاری کرتی تھیں اور خیرات کیا کرتی تھیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوّاہ فرمایا ہے۔ عرض کیا گیا' یارسول اللہ! کیا اوّاہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عاجزی اور تضرع کرنے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے سب سے پہلے انہیں کا خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں انتقال ہوا۔ رضی اللہ عنہ وعنہن اجمعین۔

اُم المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹھویں بی بی ام المؤمنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہ تھیں جاہلیت میں ام المساکین کہلاتی تھیں کیونکہ ان سے احسان کیا کرتی تھیں پہلے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں جب وہ یوم احد میں شہید ہو گئے تو 3 ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دو ماہ رہیں اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آٹھ ماہ رہیں پھر ان کا انتقال ہو گیا اور بقیع پاک میں دفن ہوئیں۔

اُم المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نویں بی بی ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا تھیں ان کا نام برہ تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام میمونہ رکھا تھا پہلے وہ ابی وہم بن عبدالعزیٰ کے عقد میں تھیں پھر جنگ خیبر کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کرنے کے لئے 7 ہجری میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو ان سے نکاح کر لیا۔

محب طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام نکاح دیا انہوں نے اپنے بہنوئی یعنی لبابہ کبریٰ ام الفضل کے خاوند حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد یہ امر کر دیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار سو درہم مہر دیا

جیسے کہ ان سے پہلے زینب ام المساکین کو دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا حالانکہ آپ محرم تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو مدینہ پہنچنے سے پیشتر ہی ان کے پاس تشریف لے گئے صحیح مسلم میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا محبّ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ احتمال ہے کہ محرم کے معنے داخل حرم کے ہوں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طبری سے یہ عجیب ہے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح احرام میں منعقد ہو جاتا تھا۔ روضہ میں مذکور ہے کہ وہ آخر خاتون ہیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔ سہیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جب ان کے پاس پیغام نکاح لانے والا پہنچا تو وہ اونٹ پر تھیں انہوں نے اپنے آپ کو اونٹ پر سے گرا دیا اور کہنے لگیں اونٹ اور جو کچھ اونٹ پر سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ان کی تین حقیقی بہنیں تھیں۔ لبابۃ الکبریٰ اُم الفضل' لبابۃ الصغریٰ اُمّ خالد بن ولید اور عصماء اور چند اخیافی یعنی ماں میں شریک بہنیں تھیں۔ زینب بنت خدیجہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسماء جن سے حضرت جعفر بن ابی طالب نے نکاح کیا تھا پھر ان کے بعد ابوبکر نے پھر علی بن ابی طالب نے پھر شداد بن ہاد رضی اللہ عنہم نے نکاح کیا تھا اور سلمیٰ رضی اللہ عنہا جن سے حمزہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تھا۔ محبّ طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ زمین میں سب سے بزرگ خاتون بنتِ عوف تھیں جن کے داماد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر' عباس' حمزہ' وعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین تھے میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال مکہ اور مدینہ کے درمیان 66 ہجری میں مقام سرف میں ہوا تھا اور وہ یہ مقام ہے کہ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے تھے ان پر عباس رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تھی اور قبر میں وہ اور عبداللہ بن شداد اترے تھے اور دونوں ان کے بھانجے تھے۔

اُم المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دسویں بی بی ام المؤمنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا تھیں یہ بنی المصطلق میں سے تھیں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

جہاد کیا اور غلام ولونڈی گرفتار کیے تو یہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی تھیں انہوں نے نو اوقیہ سونے پر انہیں مکاتبہ بنا دیا تھا اور بھوک کی فضیلت میں کتابت کا بیان پہلے گزر چکا ہے یہ انتہائی حسین وجمیل خاتون تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جویریہ رضی اللہ عنہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زر کتابت میں مدد لینے آئیں تو اس خوف سے کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح نہ کر لیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے شرماتی تھیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا میں تیری طرف سے زر کتابت ادا کر دیتا ہوں اور اگر تیری مرضی ہو تو تجھ سے نکاح کر لوں گا وہ بولیں میں راضی ہوں لیکن میرے ساتھ جتنے قیدی آئے ہیں سب کو رہا کر دیا جائے۔ لوگوں نے یہ سنا تو جتنے ان کے ہاتھوں میں قیدی تھے آزاد کر دیئے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کے قرابت مند ہو گئے تھے ہم نے کوئی عورت جویریہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر اپنی قوم کے لئے باعث برکت نہ دیکھی۔

بعض کا قول ہے کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی المصطلق سے جہاد کیا اور جویریہ رضی اللہ عنہا کو گرفتار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی حفاظت کرے پھر جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ان کے باپ حارث اونٹ لے کر اپنی بیٹی کا فدیہ دینے آئے دو اونٹ مرغوب معلوم ہوئے وادی عقیق کی کسی گھاٹی میں اس کو غائب کر آئے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو کہنے لگے: آپ نے میری بیٹی کو گرفتار کر لیا ہے لیجئے یہ اس کا فدیہ ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا وہ دو اونٹ کہاں ہیں؟ سنو! انہیں تم وادی عقیق میں فلاں کھائی میں غائب کر آئے ہو اس پر وہ پڑھنے لگے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

خدا عزوجل کی قسم سوائے خدا کے اس سے کوئی آگاہ نہ تھا پھر وہ خود اور ان کے دو بیٹے اور ان کی قوم کے کچھ لوگ ایمان لے آئے پھر انہوں نے دونوں اونٹ منگا بھیجے وہ

لائے گئے انہوں نے وہ اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیئے اور ان کی بیٹی انہیں مل گئی پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ رضی اللہ عنہا کے باپ کو ان کے نکاح کا پیغام دیا ان کے باپ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سو درہم مہر دیا اس وقت ان کا بیس سال کا سن تھا یہ نکاح 5 ہجری میں ہوا تھا اور جویریہ رضی اللہ عنہا کا 50 ہجری میں انتقال ہوا۔

اُم المؤمنین حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہویں بی بی ام المؤمنین صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا تھیں۔ صفیہ رضی اللہ عنہ کا خاوند خیبر کے روز قتل ہوا تھا پھر 7 ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا اور قیدی جمع کیے گئے تو دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایک لونڈی عطا فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا جا کر ایک لونڈی لے لو انہوں نے صفیہ کو لے لیا پھر ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو دحیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا حالانکہ وہ قریظہ اور نضیر کے سرداروں سے ہیں۔ سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قابل نہیں۔ آپ نے فرمایا! اچھا انہیں بلاؤ کہ مع ان کے آئیں وہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو لے کر حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دوسری لونڈی لے لو اور صفیہ رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اور خود ان سے نکاح کر لیا۔ اس وقت ان کا سن سترہ برس کو بھی نہ پہنچا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ ام سلیم نے ان کو سامان سمیت رخصت کیا اور ان کا نام سہلہ تھا اور یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ماں تھیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ کا بیان ہے کہ خیبر کے روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صفیہ رضی اللہ عنہا لائی گئیں بلال رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا

کہ صفیہ کا ہاتھ پکڑ لینا وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر مقتولین میں ہو کر گزرے اور ان کے باپ' بھائی اور خاوند سب کے سب قتل ہو گئے تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ناگوار ہوا اور ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا کہ ان کو آزاد کر دیا جائے اور ان کی قوم کے جو لوگ باقی ہوں ان کے پاس چلی جائیں یا وہ اسلام لے آئیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود انہیں اپنے عقد میں لے لیں گے۔ انہوں نے کہا میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کرتی ہوں۔ جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) روحاء کے پاس پہنچے وہ پیدل چلتی ہوئی آئیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا گھٹنا جھکا دیا کہ اس پر پیر رکھ کر سوار ہو جائیں انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے خیال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم فرمانے پر آپ کی ران پر اوّل قدم رکھنا گوارا نہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر پیر رکھ کر سوار ہو گئیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوار ہو گئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان پر کمل ڈال دیا۔ مسلمان کہنے لگے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھپایا ہے تو یہ ام المومنین ہوئیں جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) چھ میل پر پہنچے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صحبت کرنی چاہی تو انہوں نے انکار کیا۔ جب صہباء میں پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے صحبت کرنی چاہی تو وہ راضی ہو گئیں پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے پوچھا کہ پہلے کیوں انکار کیا تھا۔ انہوں نے کہا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہود سے خوف آتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تمہیں کچھ میری رغبت ہے وہ بولیں یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت شرک میں میری تو یہ تمنا تھی پھر بھلا اب تو حالت اسلام میں خدا نے مجھے آپ کی نسبت اس کی قدرت بھی ادے دی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کی آنکھ میں نیل پڑا ہوا دیکھا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا میرا سر ابن ابی الحسیف کی گود میں رکھا ہوا تھا اور میں سو رہی تھی میں نے دیکھا گویا چاند میری گود میں اتر آیا ہے' میں نے اس سے بیان

کیا اس نے میرے چہرہ پر طمانچہ مارا اور کہنے لگا تو شاہ یثرب کی تمنا کرتی ہے۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہن نے جو کچھ میرے خاندان کی نسبت کہا تھا مجھے معلوم ہوا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے تو میں رو رہی تھی میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں کہ صفیہ یہودی کی بیٹی ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو حالانکہ میرے خاوند محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے باپ ہارون علیہ السلام میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کے ہارون علیہ السلام تک بیس جد تھے۔ ہارون علیہ السلام حج کرنے آئے جب مکہ سے واپسی کے بعد مدینہ شریف میں بیمار ہوئے تو انہوں نے کوہِ اُحد میں دفن کیے جانے کی وصیت کی چنانچہ لوگوں نے ان کو وہیں دفن کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی نے بیان کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا سبت یعنی شنبہ سے محبت رکھتی ہیں اور یہود پر اکرام کرتی ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے اس کی نسبت دریافت کیا وہ بولیں جس دن سے خدا نے مجھے اس کا بدل جمعہ عطا کیا ہے میں سبت کو محبوب نہیں رکھتی اور یہود سے میری قرابت ہے میں ان سے صلۂ رحم کرتی ہوں۔

کتاب العرائس میں ہے یہودیوں کے پاس حلال اتنا ہی آتا تھا جتنا خوراک کے لئے کافی ہو اور حرام ڈھیر کا ڈھیر آتا تھا خدا نے ان پر ہفتہ کے روز مچھلیوں کا شکار کرنا اور کام کرنا حرام کر دیا تھا اور ان کو حکم دیا تھا کہ اس روز کو عبادت کے لئے خالی رکھیں اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں تھا جب ہفتہ کا روز ہوتا تھا تو پانی کی سطح پر مچھلیاں نکل آتی تھیں اور جب شنبہ کا روز گزر جاتا تو سمندر کی تہہ میں گھس رہتی تھیں انہوں نے سمندر کے گرد حوضیں کھود لیں جب جمعہ کی رات ہوتی حوضوں میں جو سمندر سے نہریں آتی تھیں انسے کھول دیتے موج کے ساتھ مچھلیاں چلی آتیں اور حوض میں گر پڑتیں ان کو وہ اتوار کے روز پکڑ لیتے اور اہل قریہ ستر ہزار تھے وہ تین قسم ہو گئے کچھ خاموش رہے کچھ نے انہیں منع کیا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مت کرو اور کچھ ایسا کرتے تھے خدا نے اس آخری

گروہ کو بندر اور سوٗر بنا دیا اور پہلی دونوں قسم کے لوگ بچ گئے۔ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ اعراف میں ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ کی روایت بیان کی ہے کہ یہود کو اسی دن کا حکم ہوا تھا جس کا تمہیں ہوا ہے یعنی جمعہ کا انہوں نے اسے چھوڑ کر یوم شنبہ کو اختیار کر لیا خدا نے ان کو آزمائش میں ڈالا اور ہفتہ کا روز ان پر شکار کرنا حرام کیا اور اس کی تعظیم کا انہیں حکم دیا اس قریہ کا نام جو بحر کے پاس تھا کتاب العقائد میں ایلہ گزر چکا ہے پھر صفیہ رضی اللہ عنہا نے لونڈی سے پوچھا تجھے یہ بات (یوم سبت اور یہود سے محبت) کہنے پر کس نے آمادہ کیا وہ بولی شیطان نے صفیہ رضی اللہ عنہا نے اسے آزاد کر دیا۔ صفیہ رضی اللہ عنہا کا رمضان 50 ہجری میں انتقال ہوا ہے اور وہ ایک لاکھ کی مالک تھیں اور انہوں نے اپنے یہودی بھانجے کے لئے ایک تہائی کی وصیت کی تھی' منہاج میں تصریح ہے کہ ذمی غیر مسلم کے لئے وصیت صحیح ہے۔

محب طبری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں یہ مشہور ہیں جن کی نسبت اختلاف نہیں بلکہ اتفاق ہے ان میں سے چھ قریش میں سے ہیں۔ خدیجہ' عائشہ' حفصہ' ام حبیبہ' ام سلمہ' سودہ رضی اللہ عنہن اور چار عرب میں سے ہیں زینب بنت جحش' زینب بنت خزیمہ' میمونہ بنت حارث اور جویریہ رضی اللہ عنہن اور ایک بنی اسرائیل میں سے تھی صفیہ رضی اللہ عنہا اور ان کا قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے ہارونیہ نام بتلایا ہے۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چار سریہ تھیں ایک ماریہ رضی اللہ عنہا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صاحبزادے حضرت ابراہیم **رضی اللہ عنہ** کی والدہ تھیں ان کو صاحب مصر نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس تحفہ میں بھیجا تھا دوسری ریحانہ بنت زید بن عمر تھیں یہ بنی قریظہ کے گرفتار شدہ لوگوں میں آئی تھیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تو ان کو غیرت آئی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں طلاق دے دی لیکن پھر رجعت کر لی اور بعض کا قول ہے کہ ملک یمین کی حیثیت سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان سے صحبت کی تھی درثمین میں ہے کہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک

اوّل ارجح ہے اور ایک دوسری ریحانہ تھیں جنہیں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کی دو سریہ تھیں ایک ماریہ رضی اللہ عنہا یہ گوری اور خوبصورت تھیں اور دوسری ریحانہ رضی اللہ عنہا تھیں اور ان کے سوا انہوں نے کسی کا ذکر نہیں کیا پھر بیان کیا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پندرہ بیبیاں تھیں، تیرہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے صحبت کی اور گیارہ ایک وقت میں جمع ہو گئیں تھیں اور نو بیبیاں چھوڑ کر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انتقال فرمایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سات تھیں تین بیٹے اوّل عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کا لقب طیب و طاہر تھا دوسرے قاسم، تیسرے ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور چار بیٹیاں تھیں زینب اور رقیہ اور کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن ان سب کا پہچاننا اور یاد رکھنا مناسب ہے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں اور انسان کے لئے یہ بات قبیح ہے کہ اپنے سردار کی اولاد کو نہ پہچانے اور سب خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہیں سوائے ابراہیم رضی اللہ عنہ کے کیونکہ یہ ماریہ رضی اللہ عنہا سے تھے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

مسئلہ: روضہ میں مذکور ہے ہر وہ عورت جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں مفارقت اختیار کر لی ہو اگرچہ قبل صحبت ہی کے ہو وہ دوسرے پر حرام ہے اور لونڈی کے متعلق ہے جس سے صحبت کرنے کے بعد وفات یا اور طور پر مفارقت ہوئی ہو دو صورتیں ہیں صاحب انوار اور عینی نے تحریم کا یقین کیا ہے جیسا کہ حاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا اقتصاد بیان کیا ہے صاحب تعلیقہ اور بارزی نے اس کی تصریح کی ہے اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (۶:۱۶۰)

(جو ایک نیکی لائے گا اس کو دس ویسی ہی ملیں گی۔)

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج کے متعلق فرمایا ہے۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ

(۳۱:۳۳)

جو تم میں سے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی ہم اس کو دہرا اجر دیں گے۔

پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا ثواب کیسے کم ہو سکتا ہے۔ اوروں کو ایک نیکی کا دس گناہ ثواب ہے اور ان کی ایک نیکی دو نیکیوں کے برابر ہے جن میں سے ہر ایک کا دس دس گنا ثواب ملے گا۔
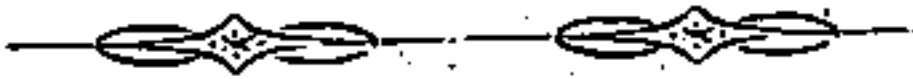
صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی (۵۹:۲۷) خدا کے برگزیدہ بندوں پر سلام

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اس سے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مراد ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کسی بندہ کا تمام بندگان خدا کے گناہوں کو لے کر خدا سے ملنا اس سے بہتر ہے کہ میرے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے عداوت ہو کیونکہ یہ ایسا گناہ ہے جو قیامت کے روز بخشا نہ جائے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے میرے لئے میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کو پسند کیا ہے ان میں سے بعضوں کو میرا وزیر اور بعضوں کو میرا خسر بنایا ہے جو ان کو برا کہے اس پر خدا کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور شفا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میرے اصحاب کے بارہ میں خدا سے ڈرو جو ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ میری محبت سے ان سے محبت رکھتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھتا ہے وہ میری عداوت سے ان سے عداوت رکھتا ہے جس نے انہیں ستایا اس نے مجھے ستایا جس نے مجھے ستایا اس نے خدا کو ستایا جس نے خدا کو ستایا قریب ہے کہ وہ اسے پکڑ لے حضرت شیخ عبدالرحیم بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ تابعین میں سے چالیس شیخ کو میں نے پایا سب نے مجھ سے بروایت اصحاب رسول اللہ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے میرے تمام اصحاب سے محبت کی ان کو دوست رکھا ان کے لئے استغفار کی خدا اس کو قیامت کے روز جنت میں میرے ساتھ رکھے گا اور اہل مدینہ کے

نزدیک تابعین میں سب سے افضل حضرت سعید ابن مسیّب رضی اللہ عنہ ہیں اور اہل کوفہ کے نزدیک حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ اور اہل بصرہ کے نزدیک حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ ہیں۔قیس بن حازم رضی اللہ عنہ نے اس سے سنا اور کوئی اس میں ان کا شریک نہیں ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے اصحاب اور ازواج اور میرے اہل بیت سے محبت رکھے اور ان میں سے کسی پر طعن نہ کرے اور ان کی محبت ہی پر دنیا سے چلا جائے تو قیامت کے روز-------- میرے ساتھ ہوگا۔

فائدہ: نیزہ یا انگلی سے کونچا دینے کے معنی میں طعن بضم عین یعنی باب نصر سے آتا ہے اور کسی کی آبرو میں طعن کرنے کے معنی میں باب فتح سے آتا ہے اس کو برماوی نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو میرے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی قوم کی زمین میں انتقال کرے قیامت میں وہ ان کا نور اور راہ نما ہوگا اور صحابی رضی اللہ عنہ اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اگرچہ ایک ساعت کے لئے ہو اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی نہ کی ہو یہ بخاری اور محدثین کا مذہب ہے اور صحابیت مرتد ہونے سے منقطع نہیں ہوتی بشرطیکہ پھر اسلام لے آئے چنانچہ طلیحہ رضی اللہ عنہ کا یہی قصہ ہوا تھا یہ شجاع تھے ہزار سواروں کے برابر سمجھے جاتے تھے یہ مدینہ میں اسلام لائے پھر گئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن ازور کو ان کے قتال کرنے کے لئے بھیجا انہوں نے ان سے انتقام لیا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو ان سے قتال کرنے بھیجا وہ ملک شام کو بھاگ گئے جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو ان کے پاس آکر یہ اسلام لے آئے انہوں نے اپنے اسلام کے قبل عکاشہ کو قتل کیا تھا اور نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور ایسا ہی عبداللہ بن ابی سرح کا قصہ ہوا وہ سال فتح میں اسلام لائے پھر مرتد ہوگئے جب یوم فتح ہوا تو اسلام لائے اور اچھی طرح اسلام لائے۔

ابن صلاح نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ چودہ ہزار صحابیوں کو چھوڑ کر وصال فرمایا تھا اور سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اور روایت کی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ہے

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ (۶۹:۴)

جو لوگ خدا اور رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشہور روایت ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں نے کسی پر اسلام نہیں پیش کیا جس نے پس و پیش نہ کیا ہو سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ انہوں نے بلاتوقف قبول کر لیا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام میں سب سے سبقت لے گئے تھے اسی لئے صدیق کے نام کے سب سے زیادہ لائق ٹھہرے۔ علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خدا نے بزبان جبرائیل علیہ السلام اور بزبان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صدیق نام رکھا ہے بلکہ نماز میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوئے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انہیں ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا تو ہم نے اپنی دنیا کے لئے انہیں پسند کر لیا۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیس برس کے سن میں اسلام لائے تھے اور بعض نے کہا ہے پندرہ برس کے سن میں۔

(یہ درست نہیں ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف دو سال چھوٹے تھے۔)

آپ نے ایک سو بیالیس حدیثیں روایت کی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے تم کو رضوان اکبر عطا کی ہے انہوں نے پوچھا رضوان اکبر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں بندوں کے لئے عامہ تجلی ہو گی اور تمہارے لئے خاصۃً ہو گی رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَ

الآیۃ کے متعلق بیان کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے مرتدین سے قتال کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیلمہ کذاب کو مقہور کیا اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کولکھ بھیجا تھا مسیلمہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کی جانب' امابعد! زمین نصف آپ کی اور نصف میری ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اسے لکھا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے مسیلمہ کذاب کی جانب امابعد! زمین خدا کی ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بناتا ہے اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے محاربہ کیا اور حضرت وحشی قاتلِ حمزہ نے اسے قتل کر ڈالا اور اللہ تعالیٰ کا قول

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ (۵:۵۴)

مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔

ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمانوں پر رحمت اور شفقت کرنے کے ساتھ موصوف تھے اور کافروں پر سختی کے ساتھ موصوف تھے۔

ریاض النضرہ میں مذکور ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا وحی کے مشابہ تھا کیونکہ وہ شام کے تاجر تھے انہوں نے ایک خواب دیکھا اور بحیرا راہب سے بیان کیا بحیرا نے ان سے پوچھا آپ کہاں کے رہنے والے ہیں انہوں نے کہا مکہ کے پھر قبیلہ پوچھا انہوں نے قریش بتلایا تب بحیرا نے کہا اگر خدا تمہارا خواب سچا کرے گا تو تمہاری قوم میں سے ایک نبی مبعوث کرے گا تم زندگی میں ان کے وزیر اور بعد وفات ان کے خلیفہ ہو گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کی کیا دلیل ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا وہ خواب جو تم نے شام میں دیکھا تھا انہوں نے آپ کے آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہہ اٹھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے قبل یہ اسلام لائے تھے اور بعض کا قول ہے کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے اس وقت ان کا دس برس کا سن تھا اور بعض کا قول ہے سب

سے پہلے عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں اور لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور بالغین میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ اسلام لائے طبری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ اس میں اختلاف نہیں ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا نے میرے سینہ میں کوئی شے نہیں ڈالی جو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں نہ ڈال دی ہو ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتے ہوئے سنا اور وہ خدا کا قول

اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (۵۶:۲۸)

(یقیناً آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے لیکن خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔)

تھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بیہوش ہو کر گر پڑے اس کو ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے حکایت کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز اور اکرم اور سب سے زیادہ مجھے محبوب میرے اصحاب ہیں جو مجھ پر ایمان لائے جنہوں نے میری تصدیق کی اور میرے اصحاب میں سے سب سے زیادہ مجھے عزیز اور میرے نزدیک سب سے بہتر اور خدا کے نزدیک سب سے اکرم اور دنیا اور آخرت میں سب سے افضل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ لوگوں نے میری تکذیب کی اور انہوں نے میری تصدیق کی اور لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور یہ مجھ پر ایمان لائے اور لوگوں نے مجھے وحشت میں ڈالا اور انہوں نے میرے ساتھ انس کیا لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا اور انہوں نے میرا ساتھ دیا لوگوں نے مجھ سے عار کیا اور انہوں نے (اپنی بیٹی کا) میرے ساتھ نکاح کر دیا لوگ مجھ سے بے رغبت ہوئے اور یہ مجھ پر راغب ہوئے اور مجھے اپنی جان و مال اور اولاد پر ترجیح دی خدا قیامت میں میری جانب سے انہیں جزائے خیر دے جو مجھ سے محبت رکھتا ہے ان سے محبت کرے جو میری تعظیم چاہتا ہے وہ ان کی تعظیم کرے جو خدا کا قرب چاہتا ہو وہ ان کی اطاعت کرے وہ میرے بعد

میری امت پر خلیفہ ہوں گے اس کو روض الافکار میں نقل کیا ہے۔

فردوس العارفین میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ اس رتبہ پر کیسے پہنچے یہاں تک کہ ہم سے سبقت لے گئے۔ آپ نے جواب دیا پانچ چیزوں کی وجہ سے اوّل تو یہ کہ میں نے دو قسم کے لوگ پائے طالب دنیا اور طالب آخرت تو میں طالب مولیٰ ہو گیا دوم یہ کہ میں اسلام میں داخل ہوا میں نے دنیا کا کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھایا کیونکہ لذت معرفت نے مجھے طعام کی لذت سے غافل کر دیا تھا' سوم یہ کہ جب سے میں اسلام میں داخل ہوا میں دنیا کی پینے کی چیزوں سے سیراب نہ ہوا کیونکہ خدا کی محبت نے مجھے دنیا کے پینے کی چیزوں سے غافل کر دیا تھا۔ چہارم یہ کہ جب میری سامنے دو کام آتے ہیں دنیا کا کام اور آخرت کا کام تو میں آخرت کا کام اختیار کرتا ہوں پنجم یہ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں تو میں نے اچھی طرح سے صحبت میں رہنا اختیار کیا۔ طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اٹھارہ برس کے سن سے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میری امت پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا واجب ہے بروایت عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مری ہے جب وہ رات آئی جس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے تو تمہارے ربّ عزوجل نے جنات عدن پر تجلی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اپنی عزت وجلال کی قسم تجھ میں اسی کو داخل کروں گا جو اس بچہ سے محبت کرے گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک بار ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں ایک شخص نظر آئے گا میرے بعد جس سے بہتر اور افضل خدا نے پیدا نہیں کیا ہے اور اس کی شفاعت نبیوں کی سی شفاعت ہوگی اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نظر آئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے اور ان پر بوسہ دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منادی ندا کرے گا السابقون الاولون کہاں ہیں کہا جائے گا کون پھر کہا

جائے گا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہاں ہیں اللہ تعالیٰ خاص کر ان کے لئے تجلی فرمائے گا اور لوگوں کے لئے عام طور پر تجلی فرمائے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ روزہ اور نماز کی کثرت کی وجہ سے تم پر فضیلت نہیں رکھتے لیکن ایسی شے سے جو ان کے سینہ میں جمی ہے یعنی خدا کی محبت اور خلق خدا کی خیر خواہی اس کے متعلق بعض نے کہا ہے جو آگے آتا ہے اس کو ابن رحب رحمۃ اللہ علیہ نے شرح اربعین میں نقل کیا ہے اور ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے شرح بخاری میں کہا ہے کہ اس سے یقین مراد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملاء اعلیٰ میں جبرائیل علیہ السلام سے ملے اور دریافت فرمایا: اے جبرائیل کیا میری امت کا حساب ہوگا انہوں نے کہا ہاں سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سب کا ہوگا ان سے کہا جائے گا اے ابوبکر! جنت میں داخل ہو جایئے وہ کہیں گے میں نہیں داخل ہوں گا جب تک کہ دنیا میں مجھ سے محبت رکھنے والے میرے ساتھ نہ داخل ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے یہ محبوب ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے کا ایک بال ہو جاتا اور کہتے ہیں کہ مجھے یہ محبوب ہے کہ جنت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے منازل کو دیکھ لیتا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر ٹھہرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ابوبکر کہاں ہیں؟ وہ بولے: لبیک یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا آپ میرے ساتھ پہلی رکعت میں شریک تھے انہوں نے کہا میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ پہلی صف میں تھا طہارت کے متعلق کچھ وسوسہ ہوا میں نکل کر مسجد کے دروازہ پر آیا ہاتف نے مجھے آواز دی اے ابوبکر! میں ملتفت ہوا دیکھتا کیا ہوں کہ سونے کا طشت ہے جس میں برف سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ پاکیزہ پانی ہے اس پر ایک رومال ہے جس پر لکھا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ابوبکر الصدیق میں نے وضو کر کے رومال اس کی جگہ رکھ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قرأت سے فارغ ہوا میں نے اپنا گھٹنا پکڑ لیا لیکن رکوع نہ کر سکا جب تک آپ نہ آ گئے آپ کو جبرائیل علیہ

السلام نے وضو کرایا ہے اور میکائیل نے رومال دیا ہے اور اسرافیل نے میرا گھٹنا پکڑ لیا تھا۔ میں نے حدیث میں دیکھا ہے شجر طوبیٰ کے نیچے فرشتے جمع ہوئے ایک فرشتہ نے کہا مجھے یہ محبوب ہے کہ خدا مجھے ہزار فرشتوں کی قوت عطا فرمائے اور ہزار پرندوں کے پر مجھے عطا کرے اور میں جنت کے گرد اڑنا شروع کرتا' یہاں تک کہ اس کے کنارے تک پہنچ جاتا۔ خدا نے اس کو یہ سب عطا فرمایا اور وہ ہزار برس تک اڑتا رہا یہاں تک کہ اس کی قوت جاتی رہی اور اس کے پر گر پڑے پھر خدا نے اس کو قوت اور بازو عطا فرمائے دوبارہ ہزار برس تک اڑتا رہا یہاں تک کہ اس کی قوت جاتی رہی اور پر گر پڑے پھر خدا نے اس کو پر اور بازو عطا فرمائے وہ سہ بار ہزار برس تک اڑتا رہا یہاں تک کہ اس کی قوت جاتی رہی اور پر گر پڑے وہ محل کے دروازے پر روتا ہوا گر پڑا ایک حور نے اسے جھانک کر دیکھا اور کہنے لگی اے فرشتے کیا باعث ہے جو تو رو رہا ہے یہ رونے اور غم کرنے کا گھر نہیں ہے بلکہ وہ سرور و خوشی کا گھر ہے اس نے کہا میں نے خدا کا اس کی قدرت میں معاوضہ کیا تھا پھر اس نے اپنا قصہ سنایا وہ بولی تو نے تو اپنی جان خطرہ میں ڈال دی ہے تجھے کچھ معلوم بھی ہے تو ان تین ہزار سال میں کتنا اڑا اس نے کہا نہیں وہ بولی اپنے ربّ کی عزت کی قسم جس قدر خدا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے تیاریاں کی ہیں اس کے دس ہزار جز میں سے ایک جزء سے زیادہ نہیں اڑا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شب معراج میں ہر شیء مجھ پر پیش کی گئی یہاں تک کہ آفتاب بھی میں نے اس کو سلام کیا اور اس کے کسوف کا حال پوچھا خدا نے اسے گویائی عطا کی وہ کہنے لگا خدا نے مجھ کو ایک گاڑی پر رکھا ہے جہاں خدا چاہتا ہے وہ چلتی ہے میں بنظر خود بینی اپنے اوپر نگاہ کرتا ہوں گاڑی مجھے پھسلا دیتی ہے اور میں سمندر میں گر پڑتا ہوں پھر مجھے دو شخص نظر آتے ہیں ایک کہتا ہے احد احد دوسرا کہتا ہے سچ کہا سچ کہا پھر میں خدا کے پاس ان دونوں کو وسیلہ بناتا ہوں وہ مجھے کسوف سے رہائی بخش دیتا ہے میں پوچھتا ہوں یہ دونوں کون ہیں ارشاد ہوتا ہے جو شخص احد احد کہتا تھا میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جو کہتا تھا سچ کہا سچ کہا وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہیں۔

عیون المجالس میں بروایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اے عائشہ! کیا میں تمہیں عطا نہ کروں کیا میں تم پر بخشش نہ کروں انہوں نے کہا یا نبی اللہ کیوں نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے والد کا نام آفتاب کے قلب پر لکھا ہے اور آفتاب روزانہ کعبہ کے مقابل آتا ہے اور اس پر سے گزرنے سے باز رہتا ہے وہ فرشتہ جو اس پر مقرر ہے ڈانٹتا ہے اور کہتا ہے اس نام کے حق سے جو تجھ میں ہے تو گزر جا تب وہ گزر جاتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے شب معراج میں ہر آسمان پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صورت کا فرشتہ دیکھا میں نے پوچھا کیا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو مجھ سے پہلے عروج میسر ہو گیا ارشاد ہوا نہیں بلکہ ان سے محبت کی وجہ سے میں نے ہر آسمان پر ان کی صورت کا فرشتہ پیدا کیا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غار میں پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نبوت اور رسالت میں خدا کے نزدیک جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ہے جہاں تک ہو سکا پہچانا میں اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کے سبب کس مقام میں ہوں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں رسول اللہ ہوں اور تم میرے صدیق ہو میرے بازو ہو میرے مونس ہو میرے غمگسار ہو میرے بعد میرے خلیفہ ہو لوگوں میں تم میرے قائم مقام ہو گے اور تم میرے ہمخواب ہو گئے خدا نے تم کو تم سے محبت کرنے والوں کو قیامت میں بخش دیا......

الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ میں ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے انہوں نے پوچھا آپ کیوں مسکراتے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے پل صراط پر سے سوائے اس کے جس کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرنا لکھ دیں گے کوئی نہ گزرے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا ہے کہ اس پر سے گزرنا اس کے لئے لکھا جائے گا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہو گا میں نے اللہ تعالیٰ کے قول

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (۲۰:۱۲)

(اپنے جوتے اتار ڈال بے شک تو وادی مقدس طویٰ میں ہے۔)

کے متعلق دیکھا ہے کہ اسی خاک سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جسم تیار ہوا تھا قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مقدس مطہر اور پاکیزہ کو کہتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رضاعی خالہ کے بیٹے تھے ان کا نام سہلہ رضی اللہ عنہا اور ام سلیم کنیت تھی کہ انصار میں سے ایک عورت آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خواب دیکھا ہے گویا وہ شہید کی مکھی جو میرے گھر میں ہے گر پڑی اور میرا شوہر سفر میں ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تجھ کو صبر کرنا چاہئے تو اس سے کبھی نہ ملے گی وہ عورت روتی ہوئی نکل کھڑی ہوئی پھر اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور اپنا خواب ان سے بیان کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ان سے نہ ذکر کیا انہوں نے کہا جا آج کی شب تو اس سے ملے گی وہ اپنے گھر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ فرمایا تھا دونوں کی وجہ سے فکر میں تھی جب رات ہوئی تو دیکھتی کیا ہے کہ اس کا شوہر آ گیا ہے اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر تک اسے دیکھا اتنے میں جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا وہی حق ہے لیکن جب صدیق کے منہ سے یہ نکل گیا تھا تو اس سے آج کی شب ملے گی اسی لئے خدا کو حیا آئی کہ ان کی زبان سے جھوٹ نکلے کیونکہ وہ صدیق (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ اسی لئے ان کی کرامت کی وجہ سے اسے زندہ کر دیا اس حدیث کی صحت قابل غور ہے میں نے مجموع میں دیکھا ہے کہ یہ حکایت حضرت علی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم کے مابین جاری ہوئی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے اس کے رات کھانے کی نسبت پوچھا اس نے کہا میں نے زیت کھایا تھا اور طہارت کے ساتھ سوئی تھی انہوں نے کہا تو نے پاکیزہ چیز کھائی تھی اور پاکیزگی کے ساتھ سوئی تھی مجھے خدا سے امید ہے کہ وہ صحیح

وسلامت ہوگا۔ الریاض النضرہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا کو آسمان پر یہ ناگوار گزرتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ زمین میں چلیں نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ایک شخص کا مدینہ میں انتقال ہوا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز پڑھنا چاہی جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز نہ پڑھیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز پڑھ لیجئے میں اس کی نسبت سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں جانتا ہوں اتنے میں جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز پڑھ لیجئے کیونکہ ابی بکر رضی اللہ عنہ کی شہادت میری شہادت پر مقدم ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرشتے ملتے ہیں اور انہیں جنت کی طرف لے جاتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں میں نے جنت میں ایک برج دیکھا جس کے اوپر اور نیچے کا حصہ حریر تھا میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ برج کس کے لئے ہے۔ انہوں نے عرض کیا جناب صدیق اکبر کے لئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں کچھ حوریں ہیں خدا نے ان کو گلاب سے پیدا کیا ہے وہ گلابی کہلاتی ہیں ان سے سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے کوئی نکاح نہ کرے گا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان میں سے چار سو ملیں گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز سب سے آخر میں پڑھی تھی وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی تھی اس کو نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور مناقب عشرہ میں عنقریب آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز پڑھی تھی بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص راہ خدا میں جوڑا جوڑا خرچ کرتا ہے تو جنت کے دروازوں پر فرشتے جن کے پاس پھول ہوتے ہیں اسے پکار کر کہتے

ہیں اے عبداللہ اے مسلم دوڑ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ شخص وہ ہے جس کے مال میں بربادی نہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا مجھے امید ہے اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! تم بھی انہیں میں سے ہو گے بلکہ تم انہیں میں سے ہو اور جوڑا جوڑا خرچ کرنے کے معنی ہیں کہ دو درہم یا دو روٹیاں دے اور معنی یہ ہیں کہ اس کا عمل ضائع نہیں ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وما تقدموا لانفسكم من خير تجدوه عند الله (۲:۱۱۰) جو بھلائی اپنے لئے تم آگے بھیجو گے اسے خدا کے پاس پاؤ گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے اے اللہ میری آخر کو بہتر عمر بنایئے اور خواتم عمل کو بہترین عمل بنایئے اور اپنی ملاقات کا دن میرے لئے بہترین دن قرار دیجئے۔

میں نے تفسیر رازی میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مہر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دی اور فرمایا اس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لکھواؤ

(تمام کتب احادیث میں مروی ہے کہ آپ نے خود انگوٹھی پر صرف محمد رسول اللہ کندہ کرایا تھا۔)

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس نقاش کو دے دیا اور اس سے کہہ دیا کہ اس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھ دے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے تو اس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقِ لکھا ہوا پایا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا: اے ابوبکر! یہ زیادتی کیسی ہے؟ انہوں نے کہا مجھے پسند نہ ہوا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام کو خدا کے نام سے جدا کروں اور باقی کے لئے میں نے نہیں کہا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ ابوبکر کا نام میں نے لکھ دیا ہے کیونکہ ان کو یہ پسند نہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام میرے نام سے جدا ہو اور مجھے یہ پسند نہ ہوا کہ ان کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے جدا ہو۔

فائدہ: مردوں اور عورتوں کو انگوٹھی پہننا مستحب ہے اور مردوں کو چاندی کی ایک انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عقیق کی انگوٹھی پہنا کرو

کیونکہ وہ فقر کو دور کرتا ہے اور داہنا جانب زینت کا زیادہ مستحق ہے۔

حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مختار یہ ہے کہ بائیں چھنگلیا میں انگشتری پہننا افضل ہے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عقیق کی انگشتری پہنا کرو کیونکہ جب تک وہ تم پہنے رہو گے تمہیں غم نہ پہنچے گا اور ایک روایت میں ہے کہ عقیق کی انگشتری پہنا کرو کیونکہ وہ مبارک ہے اور ایک روایت میں ہے جو عقیق کی انگشتری پہنتا ہے وہ برابر برکت اور سرور میں رہتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو عقیق کی انگشتری پہنتا ہے اور اس کے نگ میں وَمَا تَوْفِيقِيٓ إِلَّا بِاللّٰهِ نقش کرتا ہے خدا اس کو ہر بھلائی کی توفیق دیتا ہے اور دونوں فرشتے جو اس پر مقرر ہیں اس سے محبت کرتے ہیں ابن طرخان رحمۃ اللہ علیہ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے جو عقیق کی انگشتری پہنتا ہے اس سے غصہ کی تیزی جاتی رہتی ہے اور وہ قلب کو قوت بخشتا ہے اور وسواس وخفقان کو نافع ہے اور اس کا پینا خون بند کرتا ہے اور مناقب علی رضی اللہ عنہ میں دوسری حدیث عنقریب آتی ہے اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے قوت میں بیان کیا ہے کہ مرد کو سوائے چھنگلیا کے کسی اور انگلی میں اس کا پہننا اصح وجہ کی رو سے درست نہیں ہے۔

لطیفہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے علی! میں نے خدا سے تمہیں مقدم کرنے کی درخواست کی اللہ تعالیٰ نے سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقدم کرنے کے نہ مانا اور جب اللہ تعالیٰ کا قول وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (۲۶:۲۱۴) نازل ہوا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے علی رضی اللہ عنہ کو اسلام کی طرف بلایا انہوں نے کہا اپنے والد سے اجازت لے لوں یہ کہہ کر تین قدم چلے تھے کہ چوتھے قدم پر ان کے والد مل گئے ابوطالب نے کہا اسلام لے آ اسی وجہ سے خلفائے اربعہ میں سے آخر ہوئے اور بعض کا قول ہے کہ خلافت اہل بیت نبوت کی ضیافت ہے اور جب مہمان ضیافت سے فارغ ہو جاتے ہیں تو کھانا کھاتے ہیں۔ اہل بیت اس کو عیون المجالس میں بیان کیا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک یہودی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنا کر بھیجا ہے یقیناً مجھے آپ سے محبت ہے

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے اس کو بے قدر سمجھ کر سر تک نہ اٹھایا جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہودی سے کہہ دیجئے کہ خدا نے دوزخ میں اس سے دو چیزیں اٹھا دی ہیں اس کے ہاتھوں کی بیڑیاں اور پاؤں کی زنجیریں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ خبر دی وہ کہہ اٹھا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف محبت اور مجھے زیادہ ہو گئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک ہو مبارک ہو خدا نے جہنم کو تجھ سے بالکل پھیر دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی محبت کی وجہ سے تجھے جنت میں داخل کر دیا۔

میں نے تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اپنے صاحبزادے عبداللہ کو قبل ان کے اسلام لانے کے مقابلے کے لئے بلایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے ابوبکر! اپنے سے ہمیں متمتع ہونے دو تمہیں معلوم نہیں کہ تم میرے نزدیک بمنزلہ چشم و گوش کے ہو۔

میں نے تفسیر رازی میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود خیبر کو لکھ بھیجا کہ اسلام لاؤ نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور خدا کو قرض حسن دو ان میں سے ایک شخص نے کہا خدا فقیر ہے یہاں تک کہ ہم سے قرض مانگتا ہے اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے چہرہ پر طمانچہ مارا اور کہا قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تمہارے اور ہمارے درمیان عہد نہ ہو چکا ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کی یہودی منکر ہو گیا پھر خدا نے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ (۱۸۱:۳)

خدا نے ان لوگوں کا قول سنا جنہوں نے کہا خدا تو فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں۔

حضرت ابوبکر کی تصدیق کے لئے نازل فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش

سے لے کر میری پشت تک جتنے ہوئے ہیں سب کا ثواب خدا نے تم کو عطا فرمایا ہے اور جب سے میں مبعوث ہوا ہوں اس وقت سے لے کر قیامت تک جتنے مجھ پر ایمان لائیں گے سب کا ثواب تمہیں عطا کیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کا ایک نور کا علم ہے جس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقِ (رضی اللہ عنہ) لکھا ہوا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اے اللہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غار میں اپنا رفیق بنایا آپ ان کو جنت میں میرا رفیق بنا دیجئے روض الافکار میں ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام علالت میں نو روز تک ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ گورے دبلے اور خفیف رخسار والے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تیار کرایا اپنے اصحاب کی دعوت کی اور اپنے دست مبارک سے ایک ایک لقمہ کر کے انہیں کھلایا اور فرمایا سیّد القوم خادمھم یعنی قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تین لقمے کھلائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا جب میں نے انہیں پہلا لقمہ کھلایا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے عتیق آپ کو مبارک ہو جب ان کو دوسرا لقمہ کھلایا تو میکائیل علیہ السلام نے کہا اے رفیق آپ کو مبارک ہو جب ان کو میں نے تیسرا لقمہ کھلایا تو ربّ العزت نے ان سے کہا اے صدیق تم کو مبارک ہو اگر کہا جائے کہ جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام کے قول کے وقت آپ نے کھلانے میں کیسی زیادتی کی اور جب ربّ العزت کا ارشاد ہوا تو کیوں کھلانا بند کر دیا جواب یہ ہے ارشاد خداوندی نے اور زیادہ کھلانے سے انہیں بے نیاز کر دیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے اوپر کسی کا احسان نہیں ہے جس کی ہم نے مکافات نہ کر دی ہو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ان کا ہم پر اتنا احسان ہے جس کی مکافات قیامت میں خدا کرے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک بار پوچھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ شجاع کون ہے؟ لوگوں نے کہا آپ۔ حضرت علی رضی اللہ

عنہ نے فرمایا میں کسی کا مقابل نہیں ہوں مگر میں نے اس سے بدلہ لے لیا لیکن سب سے زیادہ شجاع ابوبکر ہیں جب بدر کا دن ہوا تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مچان باندھ دیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون رہے گا تاکہ مشرکین میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی نہ پہنچ سکے اس کے بعد خدا کی قسم کوئی ہمارے قریب نہ آیا مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب اپنی تلوار کھینچے ہوئے موجود رہے حضرت مؤلف فرماتے ہیں کہ یہ ایسے شخص کے مناقب کا کسی قدر بیان تھا جو معدن فخار اور کنز وقار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق و ہمدم یار غار شیخ المہاجرین والانصار تھے اجابت میں سابق امامت کے ساتھ متصف تھے صاحب صدیق موید بالتحقیق خلیفہ شفیق تھے پاکیزہ اصل سے برآمد ہوئے تھے جن کا لقب عتیق جن کی کنیت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) تھی خدا ان سے راضی رہے اور انہیں راضی کر دے اور جنت کو ان کی قرارگاہ بنائے۔
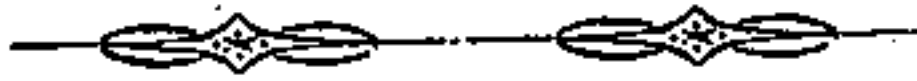
چراغِ اہلِ جنت

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چراغ اہل جنت ہیں ان کو یہ خبر پہنچی تو پوچھنے لگے کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے انہوں کہا ہاں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا مجھے اپنے ہاتھ کی تحریر دیجئے علی رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد تحریر فرمایا یہ علی بن ابی طالب کا عمر بن خطاب کے لئے ضمانت نامہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت جبرائیل علیہ السلام ربّ جلیل سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چراغ اہل جنت ہیں اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور فرمایا کہ اس کو میرے کفن میں رکھ دینا تا کہ اس کو لے کر اپنے پروردگار سے ملوں چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ طبرانی کا بیان ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ قریش شرک کی تاریکی میں مبتلا تھے جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو خدا نے ان کو شرک کی تاریکی سے نکال کر نور اسلام تک پہنچایا اگر کہا جائے کہ چراغ کا فائدہ یہ ہے کہ تاریکی میں روشنی حاصل ہو اور جنت میں تاریکی نہ ہوگی پھر اس کے کیا معنی ہوئے جواب یہ ہے کہ وہ اہل جنت کے سامنے ایسے روشن اور تاباں معلوم ہوں گے جیسے اہل دنیا کو چراغ روشن نظر آتا ہے اور ان کے طریق کی پیروی کرنے سے ایسے ہی منتفع ہوں گے جیسے لوگ دنیا میں چراغ سے منتفع ہوتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جنت میں داخل ہوا پھر ایک سونے کے محل پر میرا جانا ہوا میں نے دریافت کیا یہ کس کا محل ہے لوگوں نے مجھ سے کہا عرب کے

ایک شخص کا اور ایک روایت میں ہے ایک عربی شخص کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ محل ہے کس کا انہوں نے کہا قریش میں سے ایک شخص کا میں نے کہا میں قریشی ہوں یہ محل کس کا ہے نہوں نے کہا امت محمدی میں سے ایک شخص کا میں نے کہا میں محمدی ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے عمر بن خطاب دراز قد تھے ان کے دونوں رخسارے کم گوشت کے تھے دونوں آنکھیں نہایت سرخ تھیں کوفیوں کے نزدیک گندم گوں تھے اور اہل حجاز کے نزدیک سپید رو تھے یعنی ان کا رنگ چونے کی طرح سپید تھا خون بالکل نہیں ظاہر ہوتا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر مسکرا دیئے اور فرمانے لگے اے عمر بن خطاب! آپ کو معلوم ہے کہ میں تمہارے روبرو کیوں مسکرایا۔ انہوں نے عرض کیا خدا اور اس کے رسول کو اس کا علم زیادہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب عرفہ میں خدا نے آپ کو شفقت اور محبت کی نظر سے دیکھا اور آپ کو کلید اسلام بنا دیا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے اللہ تعالیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سلام سے نوازے گا اور سب سے پہلے ہم عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑ کر جنت کی طرف جائیں گے۔ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت میں منادی ندا کرے گا فاروق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں چنانچہ وہ خدا کے پاس لائے جائیں گے پھر ان سے کہا جائے گا اے ابوحفص تم کو مرحبا ہو یہ تمہارا اعمال نامہ ہے اگر چاہو اسے پڑھو اگر نہ چاہو تو نہ پڑھو میں نے تمہیں بخش دیا اسلام کہے گا اے رب یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے مجھے دنیا میں باعزت رکھا آپ میدان قیامت میں انہیں باعزت رکھیے اس کے بعد وہ نور کی ناقہ پر سوار کئے جائیں گے اور انہیں لباس کے دو جوڑے پہنائے جائیں گے ایسے کہ اگر ایک جوڑا پھیلا دیا جائے تو تمام مخلوق کو چھپا لے پھر ان کے سامنے ستر ہزار فرشتے چلیں گے پھر منادی پکارے گا اے اہل موقف یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں انہیں پہچان لو۔

بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے اپنا دل ایمان سے معمور کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کے غضب سے ڈرو کیونکہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آتا ہے تو خدا بھی غضبناک ہوتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمر رضی اللہ عنہ کو غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو مشرکین کہنے لگے کہ ہماری قوم آدھی رہ گئی اور جبرائیل علیہ السلام نے آ کر کہا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آسمان والے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے خوشی منا رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ایک بار میں نے آسمان کی طرف نظر کی اور ستارے گھنے ہوئے تھے میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم دنیا میں کوئی ایسا بھی ہو گا جس کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر تعداد میں ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا وہ کون ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں بولی میں تو یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے چاہتی تھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: عمر خود ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز پڑھ رہا ہوں اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لونڈی خرمائے تر لائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خرمائے تر لے کر میرے منہ میں دے دیا پھر اسی طرح دوسرا لیا اتنے میں میری آنکھ کھلی تو مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا شوق ہوا اور خرمائے تر کی شیرینی میرے منہ میں محسوس ہو رہی تھی میں مسجد گیا اور عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے میں نے صبح کی نماز پڑھی اور چاہا کہ اپنا خواب بیان کر دوں اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ سچ مچ ایک لونڈی خرمائے تر لئے ہوئے مسجد کے دروازے پر موجود ہے اس نے لا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیئے

عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خرما لے کر میرے منہ میں دے دیا پھر اسی طرح دوسرا لیا اس کے بعد اپنے ساتھیوں کو وہ خرمے تقسیم کر دیئے۔ میں چاہتا تھا کہ مجھے اور ملیں مجھ سے کہنے لگے اگر شب گزشتہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اور زیادہ دیئے ہوتے تو میں بھی دیتا مجھے اس سے تعجب ہوا کہنے لگے۔ اے علیؓ! مومن نور دین سے نظر کرتا ہے میں نے کہا آپ نے سچ کہا ہے اے امیر المومنین میں نے ایسا ہی دیکھا تھا اور آپ کے ہاتھ سے بھی اس کی لذت اور مزہ ویسا ہی پایا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے پایا تھا ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اور ان کے ہمراہ راہ میں چلا ایک مقام پر راستہ تنگ تھا میں نے کہا اے امیر المومنین آگے تشریف لے چلیئے کیونکہ آپ لوگوں کے سردار ہیں انہوں نے کہا ایسا نہ کہو میں نے کہا: اے امیر المومنین کیا آپ دیکھتے نہیں اگر کوئی اپنے تہائی مال کی وصیت لوگوں کے سردار کے لئے کرے تو وہ مال خلیفہ کو ملتا ہے۔

فائدہ: ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزر ہوا اور آپ کی ہمراہی میں کچھ لوگ بھی تھے اور آپ دراز گوش پر سوار تھے اس نے آپ کو دیر تک روک لیا اور آپ کو نصیحت کرتی رہی اور کہنے لگی اے عمر! تمہیں یا عمر کہا کرتے تھے پھر اب تمہیں یا امیر المومنین کہتے ہیں اے عمر! خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ جس کو موت کا یقین ہوتا ہے وہ فوت سے ڈرتا ہے اور جسے حساب کا یقین ہوتا ہے وہ عذاب سے ڈرتا ہے کسی نے آپ سے کہا یا امیر لمومنین! آپ اس بڑھیا کی باتیں سنتے ہیں آپ نے کہا اس کی باتیں تو خدا نے ساتوں آسمان کے اوپر سے سنی ہیں یہ خولہ بنت ثعلبہ ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے شوہر اوس بن صامت یعنی عبادہ بن صامت کے بھائی نے مجھ سے کہا ہے تو میرے اوپر میری ماں کی پشت کی طرح (حرام) ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تو اس پر حرام ہو گئی وہ کہنے لگیں میں خدا سے اپنے فاقہ اپنی تنہائی اور اپنی وحشت کی شکایت کروں گی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا

وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ (۱:۵۸) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے شوہر سے کہا ایک غلام آزاد کرو انہوں نے کہا میرے پاس تو نہیں ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا دو ماہ تک متواتر روزے رکھو انہوں نے کہا مجھے اس کی طاقت نہیں ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اگر خدا کی قسم وہ مجھے صبح سے شام تک روکے رہتی تب بھی میں اس کے پاس سے جدا نہ ہوتا مگر ہاں فرض نماز کے لئے (اور ظہار یہ ہے کہ مکلّف اپنی زوجہ سے کہے کہ تو مجھ پر یا مجھ سے یا میرے ساتھ یا میرے نزدیک میری ماں کی پشت یا میری بہن کی پشت یا میری پھوپھی یا خالہ یا دادی کی پشت کی طرح ہے اس کہنے کے بعد اگر اتنا زمانہ گزر جائے کہ اس سے مفارقت اختیار کر لینا ممکن تھا تو اس پر کفارہ واجب ہوگا جس کا ابھی بیان ہو چکا اور اگر اس سے خلع یا طلاق بائن یا رجعی کے ذریعے سے مفارقت اختیار کر لی اور رجعت نہ کی یا مجنون ہوگیا یا مر گیا تو اس پر کفارہ نہیں ہے اور کفارہ دینے کے قبل اپنی زوجہ سے صحبت کرنا شہوت کے ساتھ اسے دیکھنا یا ہاتھ لگانا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے اور رافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول اس کے خلاف ہے)۔

حکایت: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (مشرف باسلام ہونے سے پہلے) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کرنے کی غرض سے ایک دفعہ میں نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے ہی مسجد پہنچ چکے تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سورہ حاقہ یعنی سورۂ قیامت شروع کی مجھے تالیف قرآن سے تعجب ہوا اور میں کہنے لگا یہ شعر ہے پھر آپ نے پڑھا اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ بے شک وہ رسول کریم کا قول ہے۔

سے وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ وہ کسی شاعر کا قول نہیں۔

تک پھر میں کہنے لگا یہ کسی کاہن کا قول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ

بِالْيَمِيْنِ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ○ (الحاقہ)

پروردگار عالم کے پاس سے اترا ہے اگر ہم پر کوئی بات بنائی ہوتی تو ہم اس سے قوت کے سات گرفت کر لے پھر اس کے دل کی رگ کا دیتے پھر تم میں سے کوئی روک نہ سکتا۔

یہ سن کر میرے دل میں اسلام واقع ہوا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے نکلے تھے راستے میں انہیں ایک شخص ملا اس سے اپنا ارادہ ظاہر کیا اس نے کہا بنی ہاشم سے کیسے بچو گے پھر وہ کہنے لگا اے عمر تمہاری بہن اور تمہارے بہنوئی یعنی سعید بن زید (جو عشرہ مبشرہ میں ہیں) بھی اسلام لے آئے ہیں اس کے بعد وہ اپنی بہن اور بہنوئی کے پاس گئے جب پہنچے تو پوچھنے لگے یہ آواز کیسی تھی؟ جو ابھی میں نے تم دونوں سے سنی ہے ان دونوں کے پاس ایک شخص انہیں سورہ طٰہٰ سکھا رہا تھا۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ وہ شخص مہاجرین میں خباب بن ارت تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ سے خباب چھپ رہے تھے سعید رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر! بتلاؤ تو اگر ہم حق پر ہوں اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نہایت سختی سے مارا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اٹھ کر اپنے شوہر سے انہیں ہٹانا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی مارا ان کا چہرہ خون آلود ہو گیا پھر عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اچھا یہ کتاب مجھے دو وہ بولیں اس کو سوائے پاکیزہ لوگوں کے کوئی نہیں چھو سکتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے وضو کیا اور اس کو لے لیا اس میں سورہ طٰہٰ اللہ تعالیٰ کے قول

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ○ (۱۴:۲۰)

یقیناً میں ہی خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز قائم کر۔

دیکھی تب تو کہنے لگے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لے چلو جب ان صحابی

نے سنا جو پڑھا رہے تھے۔ ذرا مطمئن ہوئے اور نکل آئے اور کہنے لگے اے عمر! آپ کو بشارت ہو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا ہے اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام یعنی ابو جہل سے عزت بخش اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر گئے دروازہ پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت کو پایا جب لوگوں نے انہیں دیکھا تو عمر رضی اللہ عنہ سے سب لوگ ڈر گئے حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر خدا نے عمر کے ساتھ بھلائی کرنا چاہا ہے تو اسلام کی ہدایت کی ہو گی اور اگر اس کے سوا کچھ ارادہ کریں گے تو ان کا قتل کر لینا ہمیں آسان ہے۔ اتنے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل آئے اور اپنے کپڑے سمیٹ کر فرمانے لگے۔ اے عمر کیا تم مانو گے نہیں یہاں تک کہ خدا نے جو ولید بن مغیرہ پر رسوائی اتاری تھی تم پر بھی اتارے۔ اے اللہ عمر بن خطاب سے اسلام کو عزت بخش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا کہ وہ کہہ اٹھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اس پر مسلمانوں نے تکبیر کا ایسا نعرہ مارا کہ مسجد (بیت اللہ شریف) کے لوگوں تک نے سنا پھر اہل مکہ سے میں نے اس کا ذکر کیا کیونکہ انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بھی سخت عداوت ہوئی جب انہیں میرے اسلام کی خبر پہنچتی میں نے کہا میرا ماموں ابو جہل ہے میں اس کے پاس پہنچا وہ کہنے لگا اے میرے بھانجے تجھے مرحبا ہو تیری کیا حاجت ہے میں نے کہا میں تجھے یہ خبر دینے آیا ہوں کہ میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت دیتا ہوں۔ اس نے دروازہ میرے چہرے پر مار دیا اور کہنے لگا خدا تیرا برا کرے اور جو کچھ تو لایا ہے اس کا بھی برا ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدھ کو دعا کی تھی اور جمعرات کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے پھر کہنے لگے یا نبی اللہ ہم اپنے دین کو کیوں چھپائیں، ہم تو حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہم تھوڑے لوگ ہیں اس پر عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کوئی مجلس ایسی نہ رہے گی جس میں کفر کے

ساتھ بیٹھا ہوں گا کہ اب اسلام کے لئے اس میں نہ بیٹھوں پھر نکل کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور شہادتین یعنی کلمہ زور زور سے پڑھتے جاتے تھے مشرکین ان پر لپکے عمر رضی اللہ عنہ ان میں سے ایک پر جھپٹ پڑے اور اس کے سینہ پر چڑھ بیٹھے اور اپنی دونوں انگلیاں اس کی آنکھوں میں گھسیڑ دیں وہ چلانے لگا' وہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کوئی مجلس ایسی نہیں رہی جس میں میں نے اپنا اسلام ظاہر نہ کر دیا ہو اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان سے باہر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے عمر رضی اللہ عنہ اور پیچھے پیچھے حمزہ رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور کھلم کھلا ظہر کی نماز ادا کی۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ براۃ میں بیان کیا ہے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے ایک روز بعد عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے اور بعض کا قول ہے کہ تین روز بعد اسلام لائے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے آ کر کہا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) عمر رضی اللہ عنہ سے میرا سلام کہہ دیجئے اور انہیں مطلع کر دیجئے کہ ان کی رضا عزت ہے اور ان کا غضب حلم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کی وفات پر اسلام ضرور روئے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرائیل! مجھے عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور جوان کا رتبہ خدا کے نزدیک ہے اس سے آگاہ کرو انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنی مدت تک بیٹھا رہوں جتنی مدت تک حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تھے تب بھی میں عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور جوان کا رتبہ خدا کے نزدیک ہے اس سے نہ مطلع کر سکوں گا۔

حکایت: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اہل مصر نے کہا کہ دریائے نیل میں ہر سال ایک کنواری لڑکی کو ڈال دینے کی ضرورت پڑتی ہے ورنہ وہ جاری نہیں ہوتا عمرو رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ ماجرا لکھ بھیجا آپ نے فرمایا ا۔۔۔

سے پہلے کی باتوں کی اسلام بیخ کنی کر دیتا ہے اس کے بعد ان کے پاس ایک رقعہ لکھ بھیجا اس میں لکھا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عمر بن خطاب کی جانب سے دریائے نیل کے نام تجھے معلوم ہو کہ اگر تو خود ہی جاری ہوا کرتا تھا تو تیری ہمیں کچھ حاجت نہیں اور اگر تو خدا کے حکم سے جاری ہوتا تھا تو خدا کے نام پر جاری ہو جا اور یہ حکم دیا کہ اس رقعہ کو دریائے نیل میں ڈال دیں چنانچہ وہ حکم خدا سے جاری ہو گیا۔

حکایت: سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی نے دریائے نیل کے کنارے کنارے تیس برس تک آبادی میں اور تیس برس تک چٹیل میدان میں سفر کیا تاکہ اس کا منبع دریافت کریں ان کو ایک شخص نے دیکھ کر پوچھا تو کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں مجھے اس کی انتہا نہیں ملی اس نے کہا اس سمندر کی طرف جا اس سے ایک جانور نکلے گا اس پر سوار ہو جانا وہ تجھے لے کر اس ساحل تک مسافت قطع کر جائے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اس نے اسے لوہے کی سرزمین پر لے جا کر ڈالا وہ اس میں تنہا چلتا رہا یہاں تک کہ چاندی کی سرزمین تک جا پہنچا پھر اسے شہر پناہ کی دیوار نظر آئی جس میں قبہ بنا ہوا تھا اس کے چار دروازے تھے ہر دروازے سے ایک دریا نکلتا تھا پہلا زمین پر جاری تھا وہ دریائے نیل تھا اور تین شہر پناہ کے نیچے غائب ہو جاتے تھے اس نے چاہا کہ قبہ میں جائے ایک ہاتف نے آواز دے کر اسے منع کیا اس نے کہا اے ہاتف ان تینوں دریاؤں کی نسبت جو غائب ہو جاتے ہیں مجھے مطلع کر اس نے کہا یہ دجلہ اور فرات اور سیحون و جیحون ہیں۔

ابو عبداللہ محمد کسائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ خدا نے سات سمندر پیدا کئے ہیں پہلا سمندر زمین (یعنی خشکی) کو گھیرے ہوئے اس کے ادھر ایک سمندر ہے جس کا نام اصم ہے اس کے ادھر ایک سمندر ہے جس کا نام مظلم ہے اس کے ادھر ایک سمندر ہے جس کا نام مرماس ہے اس کے ادھر ایک سمندر ہے جس کا نام بحر ساکن ہے اس کے ادھر ایک سمندر ہے جس کا نام باکی ہے اور یہ ساتوں سمندروں میں آخری ہے اور ربیع الابرار میں بروایت وہب رضی اللہ عنہ مذکور ہے کہ مشہور سمندر سات ہیں بحر ہند، بحر سندھ، بحر شام، بحر افریقہ، بحر

اندلس (اسپین) بحر روم اور بحر چین اور ربیع الابرار میں بروایت کعب رضی اللہ عنہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام بحر چین میں جہاز پر سوار ہو کر گئے اور اپنے اصحاب سے کہا کہ مجھ کو لٹکا دو انہوں نے کتنے ہی دن تک سمندر میں لٹکائے رکھا پھر ادھر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ آپ نے کیا دیکھا وہ بولے ایک فرشتہ نے میرا استقبال کیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ کہاں کا قصد ہے؟ میں نے کہا کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس سمندر کی گہرائی کس قدر ہے اس نے کہا کیونکر ممکن ہے حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے سے ایک شخص اترا تھا اور اب تک وہ اس کی تہائی گہرائی تک بھی نہیں پہنچا اور اس کو تین سو برس کا زمانہ گزر گیا۔

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے جب خدا نے زمین کو پیدا کیا تو وہ چکر کھانے لگی خدا نے ایک بڑے فرشتہ کو حکم دیا اس نے اپنے شانہ پر اسے تھام لیا لیکن اُس کے قدم کو قرار نہ تھا پھر خدا نے یاقوت سبز کا ایک بڑا پتھر پیدا کیا جس کے درمیان میں ستر ہزار سوراخ تھے اور ہر سوراخ میں ایک سمندر تھا الحاصل اس پتھر پر اس فرشتہ کے دونوں قدم ٹھہر گئے لیکن اس پتھر کو قرار نہ تھا پھر خدا نے ایک بیل پیدا کیا جس کے چالیس ہزار سینگ تھے اور چالیس ہزار پیر اور چالیس ہزار آنکھیں اور چالیس ہزار کان اور چالیس ہزار منہ اور چالیس ہزار ناک تھیں ہر دو سینگ ہر دو کان ہر دو پیر ہر دو منہ اور ہر دو ناک کے درمیان پانچسو برس کی مسافت حائل تھی۔ جب وہ سانس چھوڑتا تو سمندر چڑھ جاتا تھا اور جب سانس کھینچتا تو سمندر کھنچ جاتا تھا۔ یہ پتھر کے نیچے تھا اور اس بیل کو قرار نہ تھا' پھر خدا نے ایک مچھلی پیدا کی وہ اس بیل کے پیروں کے نیچے آ گئی پس دنیا پتھر پر اور پتھر بیل پر اور بیل مچھلی پر اور مچھلی پانی پر اور پانی ہوا پر اور ہوا تاریکی پر تھی اور جو کچھ تاریکی کے نیچے ہے اس کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور ایک روایت میں ہے کہ پتھر مچھلی کی پشت پر ہے (اس قصہ کی صحت قابل بحث ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا اس زمین کے نیچے بھی کوئی مخلوق ہے انہوں نے کہا ہاں پھر انہوں نے سات سمندر اور سات زمینیں بیان کیں اور پہلے یہ جو گزر چکا ہے کہ ہوا خلق کے نیچے ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ریح عقیم

اسی زمین کے نیچے ہے اور وہی قیامت میں پہاڑوں کو اڑا دے گی ریاح کا لفظ قرآن میں رحمت کے معنی میں آتا ہے اور ریح کا لفظ عذاب کے معنی میں چنانچہ اسی سے ریح صرصر ہے جس کے معنی نہایت تند ٹھنڈی ہوا کے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ریح روح خداوندی سے ہے اور ربیع الابرار میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ جاڑے کے چلے جانے سے فقراء پر رحم کھا کر خوش ہوتے ہیں اور احیاء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ ایک دشمن کی ملاقات کے لئے تیار ہو جایئے۔ انہوں نے کہا اے ربّ وہ کیا ہے ارشاد ہوا جاڑا ربیع الابرار میں ہے کہ جاڑے میں ایماندار کا وضو کرنا تمام راہبوں کی عبادت کے برابر ہوتا ہے۔ محمد بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جاڑا دشمن دین ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے شروع جاڑے میں سردی سے بچاؤ کرو اور آخر میں اس کو حاصل کیا کرو کیونکہ وہ بدن میں ویسا ہی اثر کرتی ہے جیسا درخت میں اثر کرتی ہے شروع میں جلا دیتی ہے اور آخر میں پتوں سے سرسبز کر دیتی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جاڑے کی سردی سے بچنے کے لئے چھوارے اور انگور سے مدد لیا کرو اور گرمی کی حرارت دفع کرنے کے لئے پچھنے لگوانے سے مدد لیا کرو عرب کے نزدیک جاڑا اپنی شدت کی وجہ سے مذکر ہے اور گرمی اپنی سہولت کی وجہ سے مونث ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک قطرہ باران بھی برستا تھا تو کہا کرتے تھے اے رب آپ کا شکر ہے غصہ دور ہوا اور رحمت نازل ہوئی ربیع الابرار میں بیان ہے کہ اگر جنت کی حوروں میں سے کوئی حور ساتوں سمندروں میں تھوک دے تو اس سے وہ شیریں ہو جائے گا۔ مالک بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جنات نعیم جنات فردوس کے درمیان میں ہے اس میں حوریں ہیں جن کو خدا نے جنت کے گلاب سے پیدا کیا ہے عرض کیا گیا اس میں رہے گا کون آپ نے فرمایا وہ لوگ جو گناہوں کا پکا ارادہ کر چکے ہیں لیکن جب انہیں خدا کی عظمت یاد آئی تو اس سے ڈر گئے اور کنارہ کش ہو گئے۔

حکایت: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار ہم حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے ہمراہ عرفات میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو خاموش کر دو پھر ارشاد کیا کہ خدا نے تمہارے اس مجمع میں تم پر احسان فرمایا ہے چنانچہ تم میں سے جو گنہگار ہیں انہیں نکوکاروں کو دے دیا اور تم میں سے جو نکوکار ہیں انہوں نے جو مانگا انہیں عطا فرمایا برکت خداوندی پر چلو عموماً اہل عرفات سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں پر فخر کیا ہے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے خصوصاً فخر کیا ہے۔

فوائد: پہلا فائدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک بار میں بیمار پڑا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اس شے کی برائی سے جو تم محسوس کرتے ہو خدائے یکتا و بے نیاز کے سپرد کرتا ہوں کہ نہ جس کے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے دوسرا فائدہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وسق چھوارے مانگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں ایک وسق کا تمہارے لئے حکم دے دوں اور اگر چاہو تو تمہارے لئے چند کلمات سکھا دوں کہ وہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہیں انہوں نے عرض کی مجھے سکھا بھی دیجئے اور عطا بھی فرمایئے کیونکہ میں حاجت مند ہو رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا پڑھو اللھم احفظنی بالا سلام قاعدوا حفظنی راقد اولا تطمع فی عدو ولا حاسدو اعوذبك من شرما انت اخذبنا صیتھا واسئلك من الخیر الذی ھو كله بیدك۔ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع چار مد کا اور ایک مد عراقی رطل سے ایک رطل اور تہائی رطل کے برابر ہے اور دمشق رطل سے اڑسٹھ رطل پانچ اوقیہ اور ایک درہم کے دو ساتویں حصہ کے برابر ہے اور ایک صاع دمشقی دو رطل ایک اوقیہ پورا اور ایک اوقیہ کے ساتویں حصہ کے برابر یعنی ۲/۷ ۱ش

حکایت: طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ریاض النضرہ میں بیان کیا ہے کہ ایک بار عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو سوتے ہوئے دیکھا ان سے کہا کہ اے قفلِ جہنم کے بیٹے اٹھ اس پر ان کا رنگ دگرگوں ہو گیا اور انہوں نے اپنے باپ سے اس کی شکایت کی وہ کہنے لگے۔ عمر کے لئے تباہی ہے اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے خسر بننے کے بعد اور اتنی عبادت کے بعد بھی عمر کا ٹھکانا جہنم قرار پایا اس کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے ان سے کہنے لگے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے عبداللہ بن سلام نے کہا ہاں میرے والد نے اپنے آباؤ اجداد کی روایت سے بروایت حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت جبرائیل علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے وہ کہتے تھے کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص ہوگا جسے عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کہتے ہوں گے جب تک وہ ان میں رہے گا جہنم بند رہے گی جب اس کا انتقال ہو جائے گا جہنم کھل جائے گا اور اپنی اپنی خواہشوں میں لوگ متفرق ہو جائیں گے اس طرح بہتیرے جہنم رسید ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سوائے عمر رضی اللہ عنہ کے جس کسی نے ہجرت کی خفیہ کی کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کا ارادہ کیا ڈھال و تلوار لگائی کعبہ کا سات بار طواف کیا اور دو رکعتیں پڑھیں اور قریش کے شرفا یہ سب دیکھ رہے تھے پھر کہا کہ جس کو یہ مدنظر ہو کہ اپنی بی بی کو بیوہ اور بچہ کو یتیم کرے وہ اس وادی کے اِدھر اُدھر مجھ سے ملے اس کے بعد کسی نے ان کا تعاقب نہیں کیا اور بخاری میں ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہجرت کی تھی۔

حکایت: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدائن کسریٰ کی جانب لشکر روانہ کیا جب وہ لوگ دجلہ کے کنارے پہنچے انہیں کوئی کشتی نہ ملی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ لشکر کے سردار تھے انہوں نے اور خالد بن الولید نے کہا اے دریا تو حکم خدا سے جاری ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت و تعظیم اور عمر رضی اللہ عنہ کے عدل کے بدولت ہم کو پار ہو جانے دے اس کے بعد یہ سب لوگ مع گھوڑوں اور اونٹوں کے اس پار اتر گئے اور ان کے سم تک میں تری نہ تھی اس کو حسنی نے قمع النفوس میں ذکر کیا ہے ایسا ہی ایک قصہ اور ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم علاء حضرمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنگل میں تھے ہم کو سخت تشنگی معلوم ہوئی ہم نے انہیں اس کی اطلاع دی انہوں نے دو رکعت نماز ادا کر کے یہ دعا پڑھی

یاحلیم یاعلیم یا علی یا عظیم اسقنا

(اے حلم والے اے علم والے اے بلند اور عظمت والے ہمیں سیراب کر دے۔)

اتنے میں ایک بدلی نمودار ہوئی اور وہ ہم پر آ کر سایہ انداز ہوئی یہاں تک کہ ہم ایک جھیل پر آ پہنچے ہم نے کشتی تلاش کی ہمیں کوئی کشتی نہ ملی انہوں نے پھر یہ دعا پڑھی

یا حلیم یا علیم یا علی یا عظیم اجزنا

(اے حلیم اے علیم اے عظیم ہمیں پار اتار دے)

پھر ہم نے ان کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی وہ کہنے لگے بسم اللہ کہہ کر پار ہو جاؤ خدا کی قسم ہم لوگ پانی پر چلے گئے نہ ہمارے پیر تر ہوئے نہ اونٹ کے اور لشکر کی تعداد چار ہزار تھی پھر ان کا انتقال ہو گیا تو ہم نے انہیں دفن کر دیا ہمیں خوف تھا کہ کہیں کتا یا کوئی درندہ ان کی قبر کو کھود نہ ڈالے اس کے بعد ہم نے مٹی جو ہٹائی تو ہمیں وہ اپنی قبر میں نہ ملے۔

حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بفضل خدا یہ ان کے مناقب بیان ہوئے جنہوں نے ارکان دین کو مستحکم کر دیا کفر کی بنیاد ہلا دی نور حق کو بلند کر دیا کفر کی آگ کو سرد کر ڈالا یہاں تک کہ اسلام کی عزت اور شوکت بڑھی اور بت پرست غصہ میں آ کر جل جل مرے وہ ایسے تھے کہ چادر حیات و غیرت میں ملبوس رہتے جس راستہ سے وہ نکل جاتے تھے شیطان اسے چھوڑ کر دوسرے راستہ جاتا۔ حق سے باطل کو دور کر دیا باطل کو پراگندہ کر ڈالا۔ پاش پاش کر دیا اپنی تیغ ہمت لشکر جہالت پر ایسی چلائی کہ اس میں بہت کچھ کمی آ گئی تیرِ اسلام سے بتوں کے دھرّے اڑا دیئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی عصمت مآب صاحبزادی حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فاروق کے لقب سے یاد فرمایا اور یہ خصوصیت ان کی شان میں بیان فرمائی وہ عمل بکثرت کرنے والے ہیں ان کے کام میں کجی نقصان اور مکر کو دخل نہیں ہونے پاتا حق بات کہنے والے ہیں اور یوم حساب میں نصرت پانے والے ہیں۔ قول فیصل کا انہیں الہام ہوتا تھا قیامت میں آگے رہنے والے داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال لینے والے یعنی امیر المؤمنین ابی حفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پانچ سو چھیالیس حدیثیں مروی ہیں منجملہ ان کے صرف بخاری میں چونتیس اور مسلم میں اکیس آئی ہیں۔

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی طرف نگاہ کی اور فرمایا میں تم دونوں سے محبت کرتا ہوں اور جس سے میں محبت کرتا ہوں خدا اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور خدا کو تم دونوں کے ساتھ محمد سے زیادہ محبت ہے اور تم دونوں سے ملائکہ کو بھی محبت ہوگئی ہے کیونکہ خدا کو تم سے محبت ہے خدا اس سے محبت کرے جس کو تم سے محبت ہو خدا اس کا دشمن ہو جائے جس کو تم دونوں سے دشمنی ہو جو تم دونوں سے میل رکھے خدا اس سے میل رکھے اور جو تم دونوں سے جدائی اختیار کرے خدا اس سے جدائی اختیار کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگر ایسا نہ ہو تو یہ دونوں نابینا ہو جائیں اور میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے اگر ایسا نہ ہو تو یہ دونوں بہرے ہو جائیں کہ اسلام میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ پاک وصاف کوئی نہیں پیدا ہوا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے اور عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دہنا دست مبارک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے شانوں پر اور بایاں دست مبارک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شانوں پر رکھ کر فرمایا تم دونوں میرے دنیا میں وزیر ہو اور تمہیں دونوں میرے آخرت میں وزیر ہو گئے جب زمین شگافتہ ہو گی تو ہم تم اسی طرح

نکلیں گے اور اسی طرح ہم تم رب العالمین کی زیارت کریں گے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم آسمان والوں سے بہتر ہیں' زمین والوں سے بہتر ہیں' جتنے گزر گئے ان سے بہتر ہیں جتنے قیامت تک آنے کو باقی ہیں ان سے بہتر ہیں' مگر ہاں نبیوں اور رسولوں سے بہتر نہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ میری امت میں میرے بعد ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سب سے بہتر ہیں خدا نے فرشتوں کی آرائش سے ان دونوں کو زینت بخشی ہے اور آسمان اور زمین کے دفتر میں نبیوں اور رسولوں کے ساتھ ان کا نام درج فرمایا ہے۔ (اگرچہ وہ نبی نہیں ہیں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اتنے میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نمودار ہوئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ارشاد فرمانے لگے کہ یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کو چھوڑ کر باقی تمام اگلے پچھلے میانہ سن جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو کہیں ابھی سے اس کی خبر نہ کر دینا' محب طبری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مجھ سے پہلے تم ان سے نہ کہہ دینا میں خود ہی ان کو یہ مژدہ سناؤں گا اور وہ مجھ سے خوش ہوں گے اور یہاں میانہ سن جنتیوں کے سردار اس لئے کہا باوجودیکہ جنتی جوان ہوں گے تاکہ ان کی کمال حالت کی طرف اشارہ ہو جائے اسی لئے کہ میانہ سال شخص کے نرے جوان کی بہ نسبت حالت زیادہ کامل ہوتی ہے اور جنتیوں کے درجے ان کی عقل کے اندازے کے موافق ہوں گے چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ طرح طرح کی نیکیاں کر کے اپنے خالق کا قرب حاصل کریں تو تم انواع عقل سے خدا کے قرب کے طلبگار ہوا کرو' عقل کے متعلق پہلے ایک باب گزر چکا ہے اور جوان اور میانہ سن کا فرق باب امانت میں سابق میں آچکا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت و دوزخ میں باہم فخر کی گفتگو ہوئی دوزخ نے جنت سے کہا میرا مرتبہ تجھ سے بڑا ہے کیونکہ مجھ میں بہتیرے فرعون اور سرکش اور جابر لوگ ہوں گے خدا نے جنت پر وحی بھیجی کہ کہہ دے بلکہ فضیلت مجھ ہی کو ہے کہ خدا نے مجھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ایسے لوگوں سے زینت

بخشی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب قیامت ہوگی تو منادی پکارے گا کہ ابوبکر اور عمر سے پہلے کوئی اپنا نامۂ اعمال نہ اٹھائے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے اتنے میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ نے ہمیں تو ایک دوسرے کے لئے کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے سوائے تین شخصیتوں کے کہ ان کے لئے کھڑے ہونے کی اجازت دی ہے ماں باپ کے لئے عالم باعمل کے لئے اور سلطان عادل کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تھے جب یہ داخل ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام کھڑے ہو گئے تو میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تم دونوں پر کسی کی حکومت نہ ہوگی پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان دونوں کے لئے خلافت تصریح ہو گئی سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنائی تو ایک پتھر اس میں رکھ کر فرمانے لگے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چاہئے کہ میرے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر رکھ دیں پھر فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو چاہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر رکھ دیں پھر فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو چاہئے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر رکھ دیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد یہ لوگ خلیفہ ہوں گے اس کو ریاض نضرہ میں بیان کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! ہم آپ کے بعد کسے حاکم بنائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حاکم مقرر کرو گے تو انہیں امانت دار اور قوی پاؤ گے وہ خدا کے بارے میں کسی کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور اگر کبھی تم علی رضی اللہ عنہ کو حاکم مقرر کرو گے اور تم مجھے ایسا

کرتے ہوئے معلوم ہوتے نہیں ہو تم انہیں رہنما ہدایت یافتہ پاؤ گے اور وہ تمہیں راہ راست پر لے چلیں گے۔ حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا تم مجھے ایسا کرتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے ہو مطلب یہ ہے کہ تم ان کو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے پہلے حاکم نہ مقرر کر سکو گے چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو مقدم نہیں کیا بلکہ خدا ہی نے ان دونوں کو مقدم کر دیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا حاکم بننا تو کتاب اللہ میں موجود ہے چنانچہ راز

اسر النبی الی بعض ازواجه حدیثا (۳:۶۶)

(اور جب نبی نے اپنی بی بی سے خفیہ طور پر کوئی بات کہی)

وارد ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا تھا تمہارے اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے والد میرے بعد لوگوں کے والی (حاکم) ہوں گے دیکھو کسی کو اس بات سے آگاہ نہ کر دینا۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے معراج ہوئی تھی میں نے آفتاب کو دیکھا کہ مشرق سے مغرب کی طرف وہ کھنچا جاتا ہے اور اس کی پیشانی پر دو سطریں لکھی ہیں میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا انہوں نے بتلایا پہلی سطر یہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ابوبکر الشفیق دوسری سطر یہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عمر الفاروق الرفیق اس کو ریاض النضرہ میں ذکر کیا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے آسمان پر سے جبرائیل اور میکائیل علیہم السلام سے میری مدد کی اور زمین والوں سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے میری مدد کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کیا میں تم دونوں کو وہ فرشتے اور انبیاء نہ بتلا دوں جو تم دونوں کی طرح ہیں۔ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) فرشتوں میں سے تو تمہاری طرح میکائیل علیہ السلام ہیں رحمت لے کر نازل ہوتے ہیں اور نبیوں میں تمہاری طرح ابراہیم ہیں جنہوں نے کہا

تھا الٰہی! جو میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے اور جو میری نافرمانی کرے پس تو نہایت بخشش کرنے والا اور مہربان ہے اور اے عمر! تمہاری طرح فرشتوں میں جبرائیل علیہ السلام ہیں خدا کے دشمن پر سختی اور عذاب لے کر نازل ہوتے ہیں اور نبیوں میں تمہاری طرح نوح علیہ السلام ہیں جنہوں نے کہا تھا اے ربّ زمین پر کسی بود و باش کرنے والے کو نہ چھوڑیے اور اے عمر! تمہاری حالت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے جنہوں نے کہا تھا اے ہمارے ربّ ان کے مالوں کو مٹا دیجئے اور ان کے دلوں پر سختی کیجئے اور وہ کبھی ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ دردناک عذاب دیکھ نہ لیں۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ طمس کے معنی ہیں مسخ کر دینا چنانچہ ان کی نشہ کی چیزیں جنہیں وہ کھاتے تھے پتھر کی بن گئی تھیں اور سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ کے قول مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا (۴:۴۷) کے متعلق ذکر کیا ہے مطلب یہ ہے کہ نہ ناک رہی نہ آنکھیں اور بعض نے کہا ہے طمس وجوہ سے مطلب ہے کہ راہ راست سے انہیں پھیر دیا۔

بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما میری امت میں ایسے ہیں جیسے ستاروں میں آفتاب اور ماہتاب بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہر شے کی شفا ہے دونوں کی شفا یاد خدا ہے اور یاد خدا کی شفا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی محبت ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ پہلے لوگ اپنی اولاد کو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی محبت کی تعلیم دیا کرتے تھے جیسے کہ انہیں قرآن کی سورتیں یاد کرایا کرتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت قائم ہوگی خدا ایک فرقہ کو دوزخ میں لے جانے کا حکم فرمائے گا۔ دوزخ کے پیادے اسی انہیں گرفتار کر کے لے چلیں گے پھر رحمت کے فرشتے کو خدا کا حکم ہوگا انہیں واپس لاؤ چنانچہ وہ انہیں واپس لائیں گے پھر وہ خدا کے سامنے دیر تک کھڑے ہوں گے پھر خدا کا ارشاد ہوگا اے میرے بندو میں نے تمہارے گزشتہ گناہوں کی وجہ سے تمہیں دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا تھا لیکن ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما

کی محبت کی بدولت تمہیں میں نے بخش دیا۔

بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی محبت کی بدولت اپنی امت کے لئے ویسی ہی امید ہے جیسے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی بدولت مجھے امید ہے ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اس نے کہا اے امیر المؤمنین آپ سے بھی پہلے آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے جنت کو پیدا کیا اور جان کو بنایا وہ دونوں جنت کے پھل کھاتے ہوں گے اور اس کے فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے زمین سے سب سے پہلے میں نکلوں گا پھر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی محبت ایمان ہے اور ان دونوں کی عداوت کفر ہے۔

حکایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو میں خطبہ میں یہ پڑھتے سنتا ہوں کہ اے اللہ جس شے سے آپ نے خلفائے راشدین کی اصلاح کی ہے میری بھی اصلاح کیجئے پس وہ کون ہیں اس پر آپ رو دیئے اور فرمانے لگے وہ دونوں میرے حبیب پیشوائے ہدایت اور اسلام کے شیخ حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں جس نے ان کی اقتداء کی وہ بچ گیا جس نے ان کی پیروی کی وہ راہ مستقیم کا راستہ پا گیا اور جس نے ان کے ساتھ تمسک کیا وہ خدا کی جماعت میں سے ہے اور خدا کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے ریاض النضرہ میں ہے کہ ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی جنازے کے پیچھے چلے اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما آپ کے آگے آگے تھے تو آپ نے کہا سن لو یہ دونوں صاحب سکھلاتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنے والے کی فضیلت اس کے سامنے چلنے والے پر ایسی ہے جیسے کہ جماعت کی نماز کی فضیلت بے جماعت کی نماز پر ہے لیکن یہ دونوں امام ہیں کہ جن کا اقتداء کیا جاتا ہے۔

فائدہ: ترغیب وترہیب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے کہ جو شخص قبر کھود دیتا ہے خدا جنت میں اس کا گھر بناتا ہے اور جو مردہ کو غسل دیتا ہے وہ گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا آج پیدا ہوا ہے اور جو کسی میت کو کفن پہنا دیتا ہے خدا اس کو حلہ بہشتی پہنائے گا اور جو کسی غمگین کی تعزیت کرتا ہے خدا اس کو لباس تقویٰ پہناتا ہے اور خدا اس کی روح پر رحمت نازل کرتا ہے اور جو کسی جنازہ کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ دفن تک رہتا ہے خدا اس کے لئے تین قیراط ثواب لکھتا ہے جن میں ہر قیراط کوہ احد سے بڑا ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی میت کو غسل دے کر کفناتا ہے خوشبو لگاتا ہے اس کو اٹھا کر لے چلتا ہے اس پر نماز پڑھتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلے اسے فاش نہیں کرتا وہ خطاؤں سے ایسا نکل آتا ہے جیسے آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اس کو ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے منہاج میں ہے چاہیے کہ غسل دینے والا امانت دار ہو اگر بھلی بات دیکھے تو اسے بیان کر دے اور اگر بری بات دیکھے تو اس کا بیان کرنا اس پر حرام ہے ہاں اگر کوئی مصلحت ہو تو مضائقہ نہیں مثلاً وہ بدعتی یا ظالم تھا تو جو کچھ غسل دینے والے نے دیکھا ہو مثلاً اس کی آنکھوں کا کنجا ہو جانا یا چہرے کا سیاہ ہو جانا وغیرہ بیان کر دے تاکہ دوسروں کے لئے بدعت اور ظلم سے زجر ہو جائے اور ربیع الابرار میں ہے جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو عرش کانپنے لگتا ہے اور خدا غضب ناک ہوتا ہے۔

حکایت: الزہر الفائح میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو طلب فرمایا جب دونوں صاحب حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دیر سے آنے کا سبب پوچھا دونوں صاحبوں نے عرض کیا ہم نے راہ میں ایک جنازہ دیکھا تھا اس کی نماز پڑھنے لگے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم دونوں میں سے امام کون تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے یا نبی اللہ کیا ابوبکر کے سامنے بھی دوسرا کوئی آگے بڑھ سکتا ہے۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما میت کے لئے باعث برکت بن گئے کیونکہ وہ

بڑا گناہ گار تھا جب ان دونوں نے اس پر نماز پڑھی تو خدا نے اسے دوزخ سے آزاد کر دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

حکایت: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حمزہ اور جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کو خواب میں دیکھا اور ان دونوں کے سامنے ایک طبق رکھا تھا جس میں زبرجد کی طرح بیر تھے ان دونوں نے اس میں سے کھایا اس کے بعد وہ انگور بن گئے انہوں نے اس میں سے کھایا اس کے بعد وہ ترچھوارے بن گئے انہوں نے اس میں سے کھایا میں نے ان دونوں سے دریافت کیا کہ میں نے تم دونوں کو افضل اعمال کرنے والا تو پایا نہیں پھر یہ مراتب کن اعمال کے سبب؟ انہوں نے جواب دیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا میں نے پوچھا اس کے بعد کیا انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا میں نے پوچھا پھر کیا انہوں نے کہا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا اور ریاض نضرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں شب معراج میں میں جنت میں گیا تو حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے میرا استقبال کیا میں نے ان سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے افضل اور خدا کو سب سے زیادہ محبوب اور میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہے۔ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ محبت رکھنا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے دین کو پورا کرے گا۔ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے قیامت میں دو منبر لائے جائیں گے ایک عرش کے داہنے رکھا جائے گا دوسرا بائیں ان پر دو شخص بیٹھیں گے پھر وہ شخص جو عرش کے بائیں ہوگا ندا کرے گا کہ اے لوگو میں دوزخ کا داروغہ مالک ہوں خدا کا مجھے حکم ہے کہ اس کی کنجیاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کر دوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی کنجیاں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دوں تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو اس میں داخل کریں پھر وہ شخص جو عرش کے داہنے ہوگا ندا کرے گا کہ اے لوگو میں جنت کا داروغہ رضوان ہوں۔

مجھے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی کنجیاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی کنجیاں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دوں تاکہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں ربیع الابرار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام میرے مدینہ میں وفات پائیں گے اور عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کے پہلو میں دفن ہوں گے پس ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو خوشخبری ہو کہ وہ دونوں دو نبیوں کے درمیان اٹھیں گے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عرش کے نیچے سے ایک منادی پکارے گا کہ خدا پر جس کا حق ہو وہ کھڑا ہو جائے عرض کیا گیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! خدا پر کس کا حق ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کی ہوگی حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے خدا نے عرش کے تین سو ساٹھ پائے پیدا کیے ہیں، ہر پایہ کے نیچے ساٹھ ہزار صحرا ہیں اور ہر صحرا میں کوئی نہ کوئی امت ہوگی وہ کہتے ہوں گے اے اللہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرنے والوں سے راضی ہو جائیے اور ان کے دشمنوں پر لعنت کیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک فرقہ ہوگا جن کو رافضی کہتے ہوں گے وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیں گے جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کر ڈالو کیونکہ وہ مشرک ہیں (واللہ تعالیٰ اعلم) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب کو برا مت کہو آخر زمانہ میں ایک فرقہ ہوگا جو میرے اصحاب کو برا کہے گا تم ان پر نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو نہ ان سے شادی کرو نہ ان کی صحبت میں بیٹھو اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے علی! تم جنت میں ہو اے علی! تم جنت میں ہو' اے علی! تم جنت میں ہو عنقریب ایک فرقہ ہوگا جنہیں رافضی کہتے ہوں گے جب تم انہیں پانا تو ان سے قتال کرنا انہوں نے پوچھا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا علامت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جمعہ اور پنج گانہ جماعت سے اعراض کریں گے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیں گے۔

حکایت: ایک شخص لکڑیاں چنتا تھا اور یہ کہتا جاتا تھا اے اللہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شمس وقمر سے بھی زیادہ بیش بہا ہیں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی نیکیوں کے برابر درود بھیجئے' اس سے رافضیوں کی ایک جماعت نے کہا کیا تو لکڑیاں بیچتا ہے اس نے کہا ہاں وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اس کے ہاتھ پیر کاٹ کر ایک مقام میں شب کو لے جا کر ڈال دیا جو ان سے دور تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے ہاتھ پیر لے کر جہاں تھے وہیں لگا دیئے خدا نے اس کے ہاتھ پیر جیسے تھے ویسے ہی بنا دیئے وہ پھر آ کر لکڑیاں چننے لگا ان رافضیوں نے دیکھا تو بڑے متعجب ہوئے پھر اس سے کہنے لگے کیا تو لکڑیاں بیچتا ہے اس نے کہا ہاں اسے پھر اپنے مکان میں لے گئے اور اسے ماجرا دریافت کیا اس نے بیان کر دیا اس پر وہ لوگ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنے سے تائب ہو گئے۔

حکایت: ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے مصر میں ایک شخص کو صرع میں مبتلا دیکھا اس کے کان میں میں نے کہہ دیا آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ (۱۰:۵۹)

کیا خدا نے تمہیں اجازت دی ہے یا خدا پر تم افترا پردازی کرتے ہو

وہ جن کہنے لگا ہم خدا پر ایمان رکھنے والے ہیں لیکن یہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا ہے عیون المجالس میں ہے اگر کوئی قسم کھائے کہ کسی مجنون سے نہ بولے گا اور پھر رافضی سے بولے تو حانث ہو جائے گا ایک شخص کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گزر ہوا عرض کیا گیا کہ یہ مجنون ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجنون تو وہ ہے جو گناہ پر جم گیا ہو مصیبت زدہ کہو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے دوزخیوں پر ایک ہوا چلے گی وہ کہیں گے اس سے زیادہ بدبودار ہوا ہم نے نہیں دیکھی جواب ملے گا کہ یہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنے والوں کی ہوا ہے۔

حکایت: کسی نے بصرہ میں اپنا گھر فروخت کیا پھر اس کے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہنے لگا اے اس گھر میں رہنے والو خدا تمہیں جزائے خیر دے تم برسوں ہمارے پڑوسی رہے لیکن سوائے بھلائی کے ہم نے تم سے کچھ نہ دیکھا ہاتف نے فوراً آواز دی خدا تجھے

بھی جزائے خیر دے ہم نے بھی یہاں سے چلے جانے کا عزم کرلیا ہے کیونکہ تو نے ایسے کے ہاتھ گھر بیچا ہے جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا ہے۔

حکایت: کسی کا بیان ہے کہ طیبہ یعنی مدینہ میں مجاور تھا میرا کوئی دوست آیا اور وہ نہایت بھوکا تھا میں اس کے لئے کھانا لینے کے لئے نکلا مجھے رافضیوں کی ایک جماعت قبۂ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ملی میں نے ان سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی محبت کے طفیل سے کھانا مانگا جس کو میرے مہمان کھائیں ان میں سے ایک نے کہا ہمارے ساتھ چل میں اس کے ہمراہ ایک بڑے مکان تک گیا اتنے میں دو حبشی غلام نظر پڑے اس نے ان دونوں کو میرے مارنے کا حکم دیا انہوں نے مجھے سختی سے مارا پھر میری زبان قلم کر ڈالی جب رات ہوئی تو مجھے سڑک پر ڈال دیا رمق برابر مجھ میں جان رہ گئی تھی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے حال کی شکایت کی اتنے میں مجھے نیند آ گئی میں بیدار ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ میں صحیح وسالم ہو گیا جب دوسرا سال آیا تو میرے پاس کچھ فقیر آئے انہوں نے مجھ سے کھانا مانگا میں قبہ عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا میں نے رافضیوں کو پایا ان سے میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی محبت کی بدولت کھانا طلب کیا ایک جوان بولا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا جب وہ لوگ کام سے فارغ ہوئے میں اس جوان کے ساتھ اس کے گھر گیا اس نے مجھے کھانا دیا پھر اس نے ایک بندر نکالا میں نے پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ میرا باپ ہے سال گزشتہ ایک فقیر آیا تھا اس نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی محبت کی بدولت اس سے سوال کیا تھا اس نے اس کی زبان قلم کر ڈالی تھی اور اپنے غلاموں سے خوب پٹوایا تھا۔ میں نے کہا وہ فقیر میں ہی تھا جوان نے کہا اس بات کو مخفی رکھنا کیونکہ میں نے ظاہر کیا ہے کہ میرے باپ کا انتقال ہو گیا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے برا کہنے سے میں تائب ہو گیا ہوں۔

حکایت: حجرہ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں میں سے کسی نے مروی ہے (خدا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر افضل درود وسلام نازل فرمائے) میرا ایک دوست تھا جو حاکم کے پاس آمد ورفت رکھتا تھا وہ میرے پاس ایک روز آیا اور کہنے لگا ایک بڑا واقعہ گزرا

حلب سے ایک جماعت آئی اور انہوں نے حاکم کے لئے بہت کچھ مال صرف کیا اور درخواست کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ ان کے لئے کھول دیا جائے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو نکال لینے دیا جائے حاکم نے منظور کر لیا مجھے اس سے سخت صدمہ ہوا اس کے بعد حاکم کا قاصد مجھے بلانے آیا اور اس نے کہا جب رات کے وقت وہ لوگ آئیں تو ان کے لئے مسجد کا دروازہ کھول دینا اور کچھ ان سے روک ٹوک نہ کرنا میں حجرہ شریف میں لوٹ آیا اور میرا آنسو نہ تھمتا تھا جب رات ہوئی تو بعد نماز عشاء کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کھول دیا۔ چالیس آدمی اندر آئے، شمعیں، کدال اور دیگر آلات کھودنے کے لئے لائے تھے انہوں نے حجرہ شریف کا ارادہ کیا خدا کی قسم وہ منبر شریف تک بھی نہ پہنچے تھے کہ انہیں مع سارے سامان کے زمین نگل گئی جب حاکم کو ان کی خبر معلوم ہونے میں دیر ہوئی تو اس نے مجھ کو بلا کر ان کا حال پوچھا جو غضب ان پر نازل ہوا تھا میں نے ان سے آگاہ کر دیا خدا اپنے غضب سے بچائے۔

حکایت: الزہر الفائح میں بیان کیا ہے کہ کچھ لوگ مکہ روانہ ہوئے اتفاق سے ان میں سے ایک کی وفات ہوگئی انہوں نے ایک اونی خیمہ میں ایک بڑھیا دیکھی اس سے قبر کھودنے کے لئے کدال مانگ لی جب اس شخص کو دفن کر چکے تو معلوم ہوا کہ بھولے سے کدال قبر میں رہ گئی آخر کار کدال نکالنے کے لئے قبر کھودی۔ دیکھتے کیا ہیں کہ وہ کدال طوق بن کر میت کے گلے میں پڑ گئی ہے۔ ان لوگوں نے بڑھیا کو اس کی اطلاع دی وہ کہنے لگی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اس کدال کو رکھ چھوڑ یہ ایک شخص کے لئے ہے جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا ہے۔

حکایت: ایک مرد صالح با ارادہ حج روانہ ہوا اس کا بغداد میں گزر ہوا بغداد کے ایک زاہد کے پاس اس نے اپنا کچھ مال امانت رکھا اس نے اس شخص سے کہا کہ جب مدینہ میں پہنچنا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام عرض کر دینا اور کہہ دینا کہ فلاں زاہد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کے پہلو میں دونوں سونے والے (ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما) نہ ہوتے تو میں ہر سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتا۔ جب وہ شخص مدینہ پہنچا اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا اپنا پیغام پہنچا میں نے پیغام کہہ دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس شخص کو حاضر کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے حاضر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی گردن ماردو چنانچہ آپ نے گردن ماردی اس کے خون کے تین قطرے اڑ کر میرے کپڑوں پر بھی آ پڑے میں گھبرا کر جاگا تو وہ قطرے میں نے اپنے کپڑوں پر پائے جب میں بغداد واپس آیا تو ایک جوان مجھے اسی شخص کے مشابہ ملا میں نے اس سے اس شخص کا حال دریافت کیا وہ بولا کہ وہ میرا والد تھا اپنے گھر میں سو رہا تھا ہم سب کے بیچ میں سے کوئی اسے اڑا کر لے گیا پھر اس کا پتا نہیں لگا۔ میں نے اس کو سارا ماجرا سنایا وہ رویا اور حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی عداوت سے تائب ہو گیا اور میرا مال اس نے میرے حوالہ کیا۔

فائدہ: ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ بغداد کو منصور نے 146ھ میں آباد کیا تھا اور اس کا نام دارالسلام اور قبۃ الاسلام تھا شہروں میں بغداد ایسا ہے جیسا کہ بندگان خدا میں استاد ہوا کرتا ہے بغداد کی ہوا تمام ہواؤں سے زیادہ غذائیت بخش ہے اور وہاں کی نسیم سب سے زیادہ لطیف اور پانی ہر پانی سے زیادہ شیریں ہے اور وہاں رہنے والے اپنی پاکیزگی اخلاق کے باعث سے ملائکہ اہل ارض کے لقب سے مشہور ہیں۔ منصور نے جب اسے آباد کرنا چاہا تو کسریٰ کے محل منہدم کرنے کا فیصلہ کیا جو بغداد سے ایک منزل پر تھا' اس سے کہا گیا یہ اسلام کی نشانی ہے جو اسے دیکھے گا جان لے گا کہ اس کے آباد کرنے والے کے حکم کو سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دور نہیں کر سکتا اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھنے کی جگہ تھی علاوہ بریں اس کے ہدم کرنے کے مصارف اس کے نفع سے زیادہ ہوتے تھے چنانچہ اس پر اس کے ہدم کرنے سے وہ باز رہا

اس کا طول سو گز کا تھا مولد شریف میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جب ولادت ہوئی تو اس کے چودہ کنگرے گر پڑے تھے' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے ابوبکر! تم وتر کیسے پڑھتے ہو۔ انہوں نے کہا اوّل شب میں پڑھ لیتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانا اور ہوشیار ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے عمر! تم کیسے وتر پڑھتے ہو انہوں نے کہا آخر شب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زور آور اور جفا کش ہو' نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مہذب میں بیان کیا ہے کہ جسے آخر شب میں اپنے جاگ اٹھنے پر وثوق ہو اس کے لئے وتر کا موخر کرنا افضل ہے لیکن روضہ میں اس میں یہ قید لگائی ہے کہ اس کے لئے ہے جو تہجد پڑھے تاکہ اصل کی تبعیت ہو جائے۔

حکایت: محمد بن سماک نے ذکر کیا ہے کہ میرا ایک پڑوسی تھا جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہا کرتا تھا ایک بار میری اور اس کی گفتگو ہو گئی یہاں تک کہ میں نے اسے کچھ کہا سنا اور اس نے مجھے۔ میں غمگین ہو کر اپنے گھر واپس چلا آیا پھر میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماجرا عرض کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لے یہ چھری لے کر اسے ذبح کر ڈال میں نے اسے ذبح کر ڈالا میں جاگا تو مجھے اس کے گھر سے چلانے کی آواز سنائی دی جب صبح ہوئی تو میں نے مقام غسل میں اس کو دیکھا چھری کا اس کی گردن میں نشان تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آسمان دنیا میں اسی ہزار فرشتے ہیں جو محبین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لئے استغفار کیا کرتے ہیں اور دوسرے آسمان میں اسی ہزار فرشتے ہیں جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دشمنوں پر لعنت کیا کرتے ہیں۔

حکایت: کسی شخص کا بیان ہے کہ میں نے ایک مسلمان جن دیکھا اور اس سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت پوچھا اس نے کہا کہ شیخین کے بارہ میں ایک بار میری اور ایک عفریت کی چل گئی تھی عفریت کہتا تھا کہ ان دونوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ظلم کیا۔ اس کے بعد ہم دونوں نے مقدمہ ابلیس لعنۃ اللہ کے سامنے پیش کیا وہ کہنے لگا کہ

ہزار سال آسمان دنیا میں میں خدا کی عبادت میں مشغول رہا ہوں چنانچہ میں عابد کہلانے لگا تھا پھر میں آسمان دوم اور آسمان سوم میں ہزار ہزار سال تک عبادت کرتا رہا پھر میرا نام راغب رکھا گیا پھر آسمان چہارم میں میں نے فرشتوں کی ستر ہزار صفیں دیکھیں جو محبین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لئے استغفار کرتے تھے پھر میں آسمان پنجم کی طرف بلند ہوا تو میں نے فرشتوں کی ستر ہزار صفیں دیکھیں جو دشمنان ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر لعنت بھیجتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نفس واحد کی طرح ہیں جو ہم سب سے محبت رکھتا ہے ہماری محبت سے منفعت اٹھاتا ہے اور جو ہم میں فرق کرتا ہے خدا سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی کوئی حجت نہ ہوگی اور کسی ایماندار کے دل میں میری محبت ان دونوں کی عداوت کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی ایک بار ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ سب لوگوں سے بہتر ہیں آپ نے اس سے پوچھا تو نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے پوچھا تو نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے پوچھا تو نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اگر تو نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا تو میں تجھے قتل کر ڈالتا اور اگر تو نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہوتا تو میں تجھے کوڑے مارتا۔

حکایت: کسی شخص کا بیان ہے کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ مسافر تھا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت کچھ کہا میں نے ان کو ڈانٹ دیا اس کے بعد ایک درندہ ان کے درمیان سے مجھے اٹھا کر لے گیا میں نے اپنے جی میں کہا یہ رافضی لوگ میری حالت پر بڑے خوش ہوئے ہوں گے اس کے بعد اس درندہ نے مجھے اپنے بچوں کے سامنے ڈال دیا وہ میرے پاس آئے پھر بھاگ گئے اور بزبان فصیح گویا ہوئے کہ اے ہمارے باپ ہم تین دن کے بھوکے ہیں پھر بھی تو ہمارے پاس ایسے کو اٹھا لایا ہے جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا محب ہے (پھر بھلا ہم اسے کیسے کھائیں) حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے بصرہ میں ایک کٹکھنا کتا دیکھا جس نے لوگوں کا راستہ چلنا

بند کر دیا تھا۔ میرا اس کے پاس سے گزر ہوا تو مجھے اس سے خوف معلوم ہوا وہ کہنے لگا تم نہ ڈرو خدا نے تو مجھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنے والوں پر مسلط کیا ہے۔

حکایت: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا کرتا تھا اس نے دو خچر خریدے ایک کا نام اس نے ابوبکر رکھا اور دوسرے کا عمر جس کا نام اس نے عمر رکھا تھا اس کو چارہ کم دیتا تھا ایک دن اس خچر نے اس پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر ڈالا لوگوں نے مجھے یہ ماجرا بیان کیا میں نے کہا شاید اسی خچر نے اسے ہلاک کیا ہوگا جس کا نام اس نے عمر رکھا تھا۔ لوگوں نے کہا ہاں۔

حکایت: نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک جنیہ عورت حاضر ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی پھر کچھ دنوں تک لا پتا رہی پھر پتا چلا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے غائب رہنے کا سبب پوچھا اس نے عرض کیا میں اپنے گھر والوں کو کوہ قاف پر دیکھنے گئی تھی۔ وہاں میں نے ایک عجیب بات دیکھی میں نے دو شخص دیکھے ایک کہتا تھا اے اللہ مجھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی محبت پر وفات دے' دوسرا کہتا تھا اے اللہ مجھے اس آگ کے عذاب سے بچایئے جس سے آپ ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کے دشمنوں کو عذاب دیں گے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا پہلا شخص خضر تھا اور دوسرا ابلیس تھا ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابلیس سے پوچھا تو کہاں رہتا ہے اس نے کہا ایسی قوم میں جن پر خدا کا غضب ہے کیونکہ میں نے ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کو برا کہنا ان کے نزدیک اچھا بنا دیا ہے۔

حکایت: الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ میں کسی مرد صالح کی میں نے روایت دیکھی ہے اس نے بیان کیا ہے کہ میں کسی میت کا حال نہ سنتا تھا جسے کفنا تا نہ ہوں ایک بار مجھ سے کہا گیا فلاں مقام پر ایک میت ہے میں وہاں گیا دیکھتا کیا ہوں کہ وہ کود کر کھڑا ہو گیا پھر بیٹھ کر آگ آگ کہنے لگا میں نے اس سے کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ اس نے کہا میں پڑھ نہیں سکتا خدا کوفہ کے بوڑھوں پر لعنت کرے انہوں نے مجھے ورغلایا یہاں تک کہ میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنے لگا۔ ربیع الابرار میں بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ

عنہ نے فرمایا: اے کوفہ گویا میں تیرے ساتھ ہوں تو عکاظی چمڑے کی طرح دراز ہو گا (عکاظ ایک موضع کا نام ہے جہاں جاہلیت کے زمانہ میں بازار لگتا تھا) اور تو حوادث کے ساتھ چھوڑا جائے گا اور زلزلوں پر سوار رہے گا اور مجھے خوب معلوم ہے کہ کسی جابر شخص نے تیرے ساتھ برائی نہیں چاہی سوائے اس کے جسے خدا نے مشغلہ کے ساتھ ایک آزمائش میں ڈالا ہو اور ایک قاتل کے ہاتھ سے اس کو مارا ہو عمر رضی اللہ عنہ جب کوفہ کا ذکر کرتے تو فرماتے تھے کہ ایمان کا خزانہ ہے اور خدا کا دراز نیزہ ہے کتاب العلم میں شام کی فضیلت کے بیان میں اس سے زیادہ حال گزر چکا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ فضیلت رکھنے والے پر آفتاب کبھی طلوع و غروب نہیں ہوا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں میرے چشم و گوش ہیں۔

فائدہ: میں نے عسکری کی کتاب الاوائل میں دیکھا ہے کہ سب سے پہلے خلفاء میں سے جس نے اپنا جانشین مقرر کیا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین قرار دیا تھا صفوۃ الصفوہ میں ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان سے کہا اے عمر! خدا سے ڈرتے رہنا اور اسے خوب جان لو کہ خدا کی جانب سے کچھ عمل رات کے مقرر ہیں جنہیں وہ دن کو قبول نہیں فرماتا جب تک کہ اس کا فرض نہ ادا کیا جائے وزن دار اعمال اسی کے ہیں جس نے حق کی پیروی کر کے اپنے اعمال وزن دار بنا لئے ہیں اور جس پلہ میں حق ہو اسی کو وزنی ہونا شایان ہے اور قیامت میں اعمال اسی کے ہلکے اور بے وزن ہوں گے جس نے باطل کی پیروی کر کے اپنے اعمال کو ہلکا بنا لیا ہو گا اور جس پلہ میں کہ باطل رکھا گیا ہو گا اس کو شایان ہے کہ ہلکا اور بے وزن ہو جائے۔ میں نے الزہر الفائح میں دیکھا ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے مرض الموت میں آیا اور کہنے لگا اے ابوبکر! میں آپ کو خدا اور قیامت کا دن یاد دلاتا ہوں کیونکہ آپ نے ہمارے اوپر سخت اور متشدد شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے لوگ گھبرا گئے ہیں اور ان کا کچھ بس نہیں چلتا پس خدا آپ

سے پوچھے گا انہوں نے کہا کیا تم خدا کو مجھے بتلانے آئے ہو اگر خدا مجھ سے پوچھے گا تو میں کہہ دوں گا کہ میں نے ان پر ان میں سے بہترین شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

لطیفہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا گویا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک ہی درجہ میں ہیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ڈھائی درجہ بڑھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خواب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وفات پا کر خدا کی رحمت و مغفرت میں جا بسیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں ڈھائی سال تک زندہ رہوں گا۔

روض الافکار میں مذکور ہے کہ ایک بار جاڑے کے دنوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اس کے بعد انہیں پندرہ روز بخار آیا اور بعض نے کہا ہے کہ انہیں مرض سل ہو گیا تھا۔ صفوۃ الصفوہ میں بیان کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال فرما جانا ہوا تھا کیونکہ رنج والم کے مارے ان کا بدن گھلتا رہا یہاں تک کہ انتقال ہو گیا ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کو آئے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گھبراہٹ میں خود بھی بیمار پڑ گئے اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحت ہو گئی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اشعار ذیل پڑھنے لگے۔

مرض الحبيب فزرته

فمرضت من اسقى عليه

شفي الحبيب فزارني

فشفيت من نظرى اليه

(دوست بیمار پڑا تو میں نے اس کی زیارت کی پھر میں اس کے غم میں بیمار پڑ

گیا' دوست کو شفا ہوئی اور اس نے میری زیارت کی تو میں اس کے دیدار سے شفایاب ہو گیا)۔

ابن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی مکہ میں ہلچل پڑ گئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے لوگوں نے کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی انہوں نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون والی مقرر ہوا لوگوں نے کہا آپ کے بیٹے ابوبکر رضی اللہ عنہ انہوں نے پوچھا بنو عبد مناف اور بنو المغیرہ بھی رضا مند ہو گئے لوگوں نے کہا ہاں' انہوں نے کہا جو خدا عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ خدا نہ دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال تین ماہ اور بارہ روز رہی اور بقول بعض بیس روز اور بقول بعض دس روز اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تریسٹھ برس کے سن میں منگل کو جمادی الاخریٰ کی آٹھ راتیں باقی تھیں 13 ہجری میں وفات پائی اور ان کا آخری کلام یہ تھا۔

رَبِّ تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۞ (۱۲:۱۰۱)

اے رب مجھے مسلمان رکھ کر موت دیجئے اور نکوکاروں میں شامل کر دیجئے۔

اور یہ وصیت کر گئے تھے کہ ان کی زوجہ اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا انہیں غسل دیں۔ پہلے وہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز روضۂ اقدس اور منبر شریف کے درمیان پڑھی اور چار تکبیریں کہیں اور ان کے والد ان کے کچھ دن اوپر چھ ماہ تک زندہ رہے اور مکہ میں بعمر ستانوے سال انتقال کیا اور فتح مکہ کے ... ایمان لائے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر میں ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن' ... عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہم اجمعین اترے تھے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہونے کو ہوئی تو آپ نے کہا مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک کے پاس اٹھا لے جانا اور عرض کرنا یارسول

اللہ السلام علیک یہ ابوبکر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت کا خواستگار ہے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اندر آنے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں چنانچہ جب لوگوں نے ایسا کیا انہوں نے ایک ہاتف کو کہتے ہوئے سنا کہ دوست کو دوست کے پاس لے آؤ پھر لوگوں نے آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کر دیا اور آپ کی لحد کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد سے ملا دیا۔ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے خدا آپ کے اوپر رحم فرمائے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدم اور آپ سے الفت رکھنے والے اور راز دار ہیں اور آپ سب سے پہلے اسلام لائے آپ کا یقین سب لوگوں سے پختہ ہے اور درجہ سب سے بلند ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بمنزلہ چشم و گوش کے تھے آپ کو خدا اسلام کی جانب سے جزائے خیر دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کی قبر شریف کے پاس کہا تھا کہ خدا آپ کے چہرہ کو تازگی آمیز اور آپ کی سعی کو مشکور کرے آپ دنیا کی ذلت اور آخرت کی عزت کرنے والے تھے کیونکہ آپ اس پر متوجہ تھے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ والسلام علیك ورحمة الله.

لطیفہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا قول ہے کہ سب سے سچی فراست رکھنے والے چار شخص ہوئے ہیں دو عورتیں اور دو مرد پہلی عورت حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی صفورا تھیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت اپنے باپ سے کہا تھا کہ ان کو خادم رکھ لیجئے دوسری عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی فراست اور دانائی سے پہچان لیا اور بقول بعض آسیہ علیہا السلام بنت مزاحم زوجہ فرعون تھیں چونکہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت فرعون سے کہا تھا کہ یہ میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل نہ کر پہلے مرد عزیز مصر تھے جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دانائی سے پہچان لیا۔ چنانچہ کہا ان کی بڑی خاطر مدارت کر شاید ہم کو ان سے نفع پہنچے رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ عزیز نے آپ کو سترہ برس کی عمر میں وزارت عطا کی تھی اور خدا نے آپ کو تینتیس برس کی عمر میں ملک و حکمت عطا

فرمائی تھی اور ایک سو بیس برس کی عمر میں ملک مصر کے والی ہوئے ریان کا حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی ہی میں آپ کے اوپر ایمان لانے کے بعد انتقال ہو گیا تھا۔ دوسرے مرد ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی فراست سے جان لیا اور ان کو اپنے بعد خلیفہ قرار دیا۔ وہب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تورات میں شاخ آہن اور امیر شدید کے نام سے ذکر آیا ہے۔

حکایت: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایام جاہلیت میں تاجر بن کر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دمشق گیا جب ہمارا کام پورا ہو چکا تو میں مکہ کی طرف روانہ ہوا اتفاق سے ایک کام بھولے سے رہ گیا تھا پھر میں لوٹا۔ میں ابھی بازار ہی میں تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سپاہی موجود ہے اور وہ دمشق کے بڑے لوگوں میں سے تھا اس نے میری گردن پکڑ کر ایک کنیسہ (گرجا) میں داخل کیا جس میں بکثرت مٹی پڑی تھی پھر اس نے مجھے پھاوڑا اور ٹوکری دی اور کہنے لگا مٹی اٹھاؤ اس کے بعد میرے سر پر اس نے گھونسہ مارا اس پر میں نے اسے پھاوڑے سے مارا کہ اس کا دماغ پاش پاش ہو گیا میں نے اسے مٹی میں دبا دیا اور جدھر میرا منہ اٹھ گیا ادھر چل دیا اس کے بعد میں ایک اور گرجا میں پہنچا اور اس کے سایہ میں بیٹھ گیا اس کے اندر سے ایک شخص نکلا مجھ سے پوچھنے لگا تو کون ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہا ہے میں نے اس سے کہا میرے ساتھی کھو گئے ہیں اس پر مجھے گرجا کے اندر لے گیا مجھے کھانا کھلایا پانی پلایا اور کہنے لگا اے شخص تمام اہل کتاب جانتے ہیں کہ میں ان کی کتاب کو سب سے زیادہ جانتا ہوں مجھے بلاشبہ تیری نسبت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو ہمیں اس گرجا سے نکالے گا اور اس شہر کا مالک بنے گا میں نے کہا۔ اے شخص تو نے احسان کیا ہے اس کو مکدر نہ کر وہ کہنے لگا اچھا مجھے کاغذ پر ایک تحریر لکھ دے اس میں تجھ پر کوئی مشقت نہیں ہے کہ اگر تو ہم لوگوں کا مالک بنے فھوال[illegible] ورنہ تیرا کچھ نقصان نہ ہوگا چنانچہ میں نے تحریر کر کے اس پر مہر لگا دی پھر ا[illegible] [illegible] بڑے جانور اور خرچ دیا کہنے لگا میری سواری پر سوار ہو کر جا کیونکہ جس گرجا پر تیرا [illegible] لوگ اس جانور کو چارہ کھلائیں گے پانی پلائیں گے یہاں تک کہ تو اپنے مقا[illegible]

بے خوف پہنچ جائے گا۔ پھر اس کے چہرے پر مار کر اسے الٹے پیروں ہنکا دینا جس قوم پر اس جانور کا گزر ہو گا سب اسے چارہ کھلائیں گے پانی پلائیں گے یہاں تک کہ ہمارے پاس پہنچ جائے گا پس میں سوار ہو گیا واقعی جس قوم پر میرا گزر ہوتا تھا لوگ اسے کھلاتے پلاتے تھے یہاں تک کہ میں اپنے ساتھیوں سے آملا جو حجاز کا رخ کئے ہوئے جا رہے تھے اس کے بعد میں نے اس جانور کو الٹے پیروں اس کے منہ پر مار کر ہنکا دیا۔

رازی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں شام تشریف لے گئے آپ کے پاس ایک راہب آیا وہ دیر قدس کا نگراں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پہچان لیا اس نے عرض کیا وعدہ پورا کیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم لوگ مسلمانوں کی مہمان نوازی کرو اور ان کو راہ بتا دیا کرو اور ان کے بیماروں کا علاج کرو تو ہم ایسا کر سکتے ہیں۔ راہب نے اسے منظور کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو شرط کی تھی پوری کر دی۔

<u>لطیفہ</u>: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیان کیا میں نے ایک خواب دیکھا ہے گویا ایک مرغ نے میرے سر پر تین چونچیں ماریں اور اس کو میں اپنی اجل آ پہنچنے کے سوا اور کچھ نہیں سمجھتا اس کے بعد مغیرہ کے غلام فیروز نے محراب میں آپ کو نماز شروع کرنے سے پہلے چہار شنبہ کے روز ششم ذی الحجہ 23 ہجری کو زخمی کر دیا اور آپ یک شنبہ کے روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس دفن کئے گئے۔ آپ کی وفات سے زمین تاریک ہو گئی ایک بچہ کہنے لگا۔ اے ماں کیا قیامت قائم ہو گئی اس نے کہا اے بیٹا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ آپ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور دس روز رہی۔

<u>موعظت</u>: حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کا ہمسایہ تھا آپ شب کو نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھتے جب آپ کا انتقال ہو گیا تو میں نے وفات کے ایک سال بعد آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے چہرہ سے پسینہ پونچھ رہے ہیں میں نے دریافت کیا آپ کیسے ہیں انہوں نے فرمایا بخیریت ہوں اور ابھی مجھے

حساب سے فرصت ملی ہے اگر پروردگار مہربان نہ ہوتا تو میرا تخت الٹ گیا ہوتا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قول ہے تاریکیاں تین ہیں اور ہر تاریکی کے لئے ایک چراغ ہے۔ گناہ تاریکی ہے اور اس کا چراغ توبہ ہے قبر تاریکی ہے اور اس کا چراغ یقین ہے آخرت تاریکی ہے اور اس کا چراغ عمل نیک ہے۔

لطیفہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا تین چاند میرے گھر میں آ گرے اس کی اطلاع میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دی۔ انہوں نے فرمایا: تیرے گھر میں زمین کے تین بہترین لوگ دفن ہوں گے۔ پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا انہوں نے کہا اے عائشہ! تیرے سب سے بہتر چاند یہ ہیں اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ دفن ہوئے اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ خدا ان سب سے خوش رہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مناقب

عشرہ مبشرہ میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت میں سب سے زیادہ قریب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ صحابہ میں سے کتنے ہی آدمیوں کا نام عثمان ہے منجملہ ان کے عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ صحابی ہیں' عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد طلحہ کو جو کافر تھے احد کے روز قتل کر دیا تھا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ عثمان بن عامر ابوبکر رضی اللہ عنہما کے والد صحابی ہیں۔ ایک عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط (۹:۳۹)

کیا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ و قیام میں دعا گو رہتا ہے آخرت سے ڈرتا رہتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ یہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں ان کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ تھیں جو اسلام لے آئی تھیں عثمان رضی اللہ عنہ نہایت باجمال تھے آپ کی ریش مبارک بڑی تھی قد میانہ تھا نہ دراز نہ کوتاہ اسامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک گوشت کی رکابی دے کر بھیجا میں ان کے پاس گیا اس وقت وہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان دونوں سے زیادہ بہتر اور موزوں جوڑا نہیں دیکھا میں ایک نظر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا اور ایک نظر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو جب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم

ان دونوں کے یہاں گئے تھے میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے ان دونوں سے بہتر جوڑا ابھی دیکھا ہے میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ کا نام جاہلیت اور اسلام دونوں میں عثمان ہی رہا آپ کی کنیت ابوعمر اور لقب ذوالنورین تھا کیونکہ خدا قیامت میں آپ کو دو نور عطا فرمائے گا اور کسی کو ایک نور اور بقول بعض جاہلیت اور اسلام میں آپ کریم تھے اور بقول بعض اس لئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں آئیں اور آپ کے پہلے کسی کے لئے ایسا اتفاق نہیں ہوا۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ صورت اور سیرت میں اور سب سے زیادہ مجھ سے ملتے جلتے ہیں وہ ذوالنورین ہیں ان کی زوجہ میری بیٹی ہے اور وہ جنت میں میرے ساتھ آپ نے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی کو حرکت دے کر بتایا کہ ایسے قریب ہوں گے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! یہ جبرائیل علیہ السلام خدا کی جانب سے مجھے خبر دے رہے ہیں کہ تم آسمان والوں کے نور اور ﷺ اور جنت والوں کے چراغ ہو۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ محترمہ رقیہ رضی اللہ عنہا یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو ہمراہ لے کر ہجرت کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے بعد سب سے پہلے ہجرت کرنے والے یہ ہیں عرائس میں بیان کیا ہے کہ لوط علیہ السلام کا یہ نام اس لئے رکھا گیا تھا کہ لوط کے معنی ملنے کے ہیں اور ان کی محبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب سے جا ملی تھی لوط علیہ السلام نے عراق سے شام کو ہجرت کی تھی۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ شام کی حد طول میں عریش سے فرات تک ہے مجمع الاحباب میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت رقیہ

رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبوت کے قبل ہی نکاح کیا تھا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ان کے پاس مدینہ میں اس روز انتقال ہوا تھا جس روز بدر سے مسلمانوں کی فتحیابی کی خوشخبری آئی تھی اس کے بعد ان کی ہمشیرہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اگر میری چالیس بیٹیاں اور دوسری روایت میں اگر میری سو بیٹیاں ہوتیں تب بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح کرتا چلا جاتا یہاں تک کہ ان میں سے کوئی باقی نہ رہتی۔ طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام عبداللہ تھا جب وہ چھ برس کا ہوا تو ایک مرغ نے اس کی آنکھ میں چونچ ماردی اسی میں بیمار پڑ کر اس نے انتقال کیا۔ جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روتے تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان یہ جبرائیل مجھے خبر دیتے ہیں کہ خدا نے تمہارا نکاح ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے کر دیا ہے تم اس کا مہر اس کی بہن کا سا مہر قرار دو۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ قبل نبوت کے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہ کا عتبہ بن ابی لہب سے نکاح ہوا تھا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور خدا نے سورۂ تبت یدا نازل فرمائی ابولہب نے اپنے بیٹے سے کہا میرا اور تیرا سر حرام ہے اگر تو محمد کی بیٹی کو طلاق نہ دے دے چنانچہ اس نے قبل رخصتی طلاق دے دی اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا جب ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی ہمشیرہ ام کلثوم رضی اللہ عنہ کا نکاح کیا اور قبل نبوت عتبہ کے بھائی ابی لہب کے بیٹے کے نکاح میں تھیں اس نے بھی قبل رخصتی کے سبب مذکورہ کی وجہ سے طلاق دے دی تھی۔

نجم الدین نسفی کا بیان ہے کہ ابولہب کے پانچ بیٹے تھے عتبہ عتیبہ ' بحاب ' معتب ' معتیب۔ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک بار ابولہب نے کہا یا محمد! اگر میں اسلام لے آؤں تو میرے لئے کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ مسلمانوں کے لئے ہے۔ اس نے کہا کیا میں ان سے افضل نہ ہوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تجھ کو ان پر کس وجہ سے فضیلت ہوگی۔ اس پر کہنے لگا تو ایسے دین کا برا ہو جس میں میں اور دوسرے برابر ہوں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار شب کے وقت اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے کہا اگر تجھ کو عار آتا ہے تو اس وقت میرا کہا مان لے وہ کہنے لگا میں ایمان نہ لاؤں گا جب تک یہ بکری کا بچہ ایمان نہ لائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں کون ہوں بچہ بول اٹھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی ابولہب کہنے لگا تیرے لئے تباہی ہو محمد کا سحر تجھ میں اثر کر گیا ہے۔ بکری کا بچہ کہنے لگا بلکہ تجھ پر تباہی ہو اس پر ابولہب نے چھری لے کر اس کی کھال اتار دی۔

فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار میں بیمار پڑ گیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھ کر مجھے خدا کی پناہ میں دیا دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اعیذك بالله الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد من شر ما تجد۔

(میں تمہیں خدائے یکتا بے نیاز کی پناہ میں دیتا ہوں جس کے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ خود پیدا ہوا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں اس کے شر سے جو تم پاتے ہو۔)

پھر فرمایا: اے عثمان! اسی دعا کو پڑھ کر خدا کی پناہ لیا کرو کیونکہ پناہ گیری کے لئے کوئی اور ایسی دعا نہیں۔ اس کو اذکار میں بیان کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کیا تمہیں اس امت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص کی خبر نہ دوں لوگوں نے عرض کیا ضرور خبر دیجئے آپ نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر کہا کیا میں تمہیں دوسرے کی خبر نہ دوں لوگوں نے کہا ہاں آپ نے کہا عمر رضی اللہ عنہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیسرے کی خبر نہ دوں لوگوں نے کہا ہاں آپ عثمان عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہوئے منبر سے اتر آئے۔

حکایت: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے ایک بار چار روز تک ہمیں کچھ کھانے کو نہیں ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہم سے دریافت کیا کیا میرے بعد تم لوگوں کو کچھ ملا ہے میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے نکلے کبھی یہاں نماز پڑھتے اور کبھی وہاں اور دعا فرماتے تھے اتنے میں آخر روز میں عثمان رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور دریافت کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں میں نے ماجرا بیان کیا اس پر عثمان رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر عثمان رضی اللہ عنہ چلے گئے اور ہم لوگوں کے لئے آٹا کچھ چھوارے وغیرہ بھیجے پھر کہنے لگے اس میں تو بڑی دیر ہوگی اور یہ کہہ کر روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت بھیج دیا اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تمہیں کچھ ملا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عثمان رضی اللہ عنہ نے سلوک کیا تھا کہہ سنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے بھی نہیں بلکہ سیدھے مسجد چلے گئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا کرنے لگے کہ اے اللہ میں عثمان (رضی اللہ عنہ) سے راضی ہوں آپ بھی ان سے راضی رہیے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدائے شب سے طلوع فجر تک عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرتے دیکھا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا: اے عثمان! خدا تمہارے اگلے پچھلے اور قیامت تک جو کچھ تم سے ہو بخش دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول ان الذین سبقت لھم منا الحسنی (۲۱:۱۰۱) کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارہ میں ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہاجرین کی ایک جماعت بھی موجود تھی ان میں ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، علی اور زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین تھے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے دوست کی طرف اٹھ کھڑا ہونا چاہئے اس کے بعد خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے اور انہیں اپنے گلے سے لگا لیا اور فرمانے لگے تم میرے

دنیا اور آخرت کے دوست ہو۔ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ قیامت میں ستر ہزار ایسے آدمیوں کی شفاعت کر کے جنت میں داخل کرائیں گے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ قیامت میں ربیعہ اور مضر کے برابر لوگوں کی شفاعت کریں گے۔

الریاض النضرہ میں مذکور ہے کہ ایک بار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آٹا اور شہد آیا آپ ان دونوں کو ملا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے پھر ایک پتیلی لا کر آگ پر چڑھا دی اور اس میں گھی آٹا اور شہد ڈال کر پکایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فارس کے لوگ اسے حلوا کہتے ہیں ربیع الابرار میں بیان ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوئے ہیں جو کبھی حلوا نہیں کھاتے تھے اس خیال سے کہ اس کا شکر ادا نہ کر سکیں گے۔

شہد کے بے مثل فوائد

ابن طرخان نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ شہد ایک نامعلوم قسم کی اوس ہے جو پھولوں پر گرتی ہے شہد کی مکھی غالباً اس کو جمع کر لیتی ہے اسی وجہ سے اس کی طرف نسبت کیا جاتا ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ (۱۶:۶۹) کے متعلق بیان کیا ہے کہ جمہور اس کے قائل ہیں کہ شہد مکھی کے منہ سے نکلتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوائے شہد کی مکھی کے اور مکھیاں دوزخ میں ہوں گی خدا ان سے دوزخیوں کو عذاب دے گا۔ ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ اصفہان کو ذوالقرنین نے بسایا ہے وہاں کے پتھر سرمہ اور روئیدگی زعفران اور مکھیاں شہد کی مکھیاں ہیں۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ الآیہ کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ شہد کی مکھی کا گھر درخت یا پہاڑ کی کھوہ میں ہوتا ہے اور چھپر اور دیوار میں چھتا ہوتا ہے سبل راستوں کو کہتے ہیں یعنی شہد کی مکھی پہاڑوں وغیرہ میں طلب رزق کرنے میں منقاد اور مطیع ہے وحی کے معنی یہاں الہام کے ہیں ابن طرخان نے بیان کیا

ہے کہ شہد بوڑھوں اور بلغمی مزاج والوں اور بلغمی کھانسی والوں کو مفید ہے اگر بدن میں لگالیا جائے تو جوئیں مر جائیں اور اگر بالوں میں طلا کیا جائے تو ان کو دراز و خوشنما بناتا ہے اس کا کھانا اور آنکھ میں لگانا مقوی ہے۔ اگر دانتوں میں ملا جائے تو صاف کرتا ہے اور دانت محفوظ رہتے ہیں۔ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ شہد غذاؤں کے ہمراہ غذا ہے پینے کی چیزوں کے ساتھ پینے کی شے ہے اور دواؤں کے ساتھ دوا ہے اور اکثر امراض میں شہد شکر سے زیادہ نفع بخش ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ابتدا سے لے کر اطبا کا شکنجبین کے تمام امراض میں دیئے جانے کے لائق ہونے پر اتفاق ہے اور اس میں اصل جز شہد ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ شہد کا استعمال لازم کرلو کیونکہ وہ حافظہ کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ ابن ماجہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص ہر ماہ میں تین دن صبح کو شہد چاٹ لیا کرے اس کو کوئی بڑی بیماری نہ ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے اوپر دو شفاؤں کو لازم کرلو شہد اور قرآن کو پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طب بشری اور طب الٰہی کو طب جسمانی اور طب قلبی کو دوائے ارضی اور دوائے سماوی کو یکجا کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہد میں پانی ملا کر نہار منہ استعمال کیا کرتے تھے اور صحت کے حق میں یہ عجیب حکمت ہے کیونکہ شہد سے بڑھ کر جسم کے لئے کوئی شے نافع نہیں اور شہد کا نام حافظ امین بھی ہے اور اس کا ایک یہ بھی خاصہ ہے کہ جس شہد میں پانی دھوئیں اور آگ کا اثر نہ پہنچا ہو اس کو مشک کے ساتھ آنکھ میں لگانا نزول ماء کو نافع ہے بعض کا بیان ہے کہ میری آنکھ میں سپیدی ہوگئی میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشک کے ساتھ شہد آنکھ میں لگانے کا حکم فرمایا۔ البتہ صفراوی مزاج والوں کو شہد کا کھانا مضر پڑتا ہے سوائے سرکہ کے ساتھ کھانے کے اور جو شخص خراب شہد کھاتا ہے اسے ضرر کرتا ہے۔ مگر ہاں اگر اس کے بعد سداب کھائے تو ضرر نہیں ہوتا۔ حدیث مرفوع میں آیا ہے کہ سب سے پہلی نعمت جو زمین سے اٹھ جائے گی شہد ہے۔ زجاج نے بیان کیا ہے کہ شہد کی مکھی کو

نحل اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو شہد نحل کیا یعنی عطا فرمایا ہے جو اس سے نکلتا ہے اور نحلہ عطیہ کو کہتے ہیں کتاب البرکۃ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص ہر ماہ میں اس شے کا ارادہ کرے جو قرآن میں وارد ہوا ہے (یعنی شفا) ایک بار شہد پی لیا کرے تو ستر بیماریوں سے عافیت میں رہے۔ ربیع الابرار میں ہے نہار منہ شہد پینا فالج سے امن میں رکھتا ہے۔

کتاب الدخل میں کسی کی روایت ہے کہ اسے ایک مرض ہو گیا اس نے کسی مرد صالح سے ذکر کیا اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہد، کلونجی (اسے حبۃ البرکۃ کہتے ہیں) اور دنبے کی چکتی کی چربی اور زیت مصفی (معراج میں اس کا بیان ہے) اور انڈے کی سفیدی لے کر سب کو ملائے اور مقام مرض پر مالش کرے اس کے بعد مسور مع پوست لے کر تخم حرمل کے ساتھ کوٹے اور اس پر چھڑک کر باندھ دے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا خدا نے اسے شفایاب کیا۔

فائدہ: شہد کا مرہم پھوڑے کو پکا کر پھوڑ دیتا ہے انزروت اور شہد لے کر آگ پر گاڑھا کرایا جائے اور پھوڑے پر لگایا جائے بعض کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برودت معدہ کے لئے مجھے ایک دوا تعلیم فرمائی نسخہ یہ ہے۔ شہد ڈیڑھ اوقیہ'' کلونجی 7 ماشہ' انیسون 7 ماشہ' نعناع سبز 1/2 اوقیہ' قرنفل ایک ماشہ' دارچینی ایک ماشہ پوست لیموں قدرے اور سرکہ قدرے آگ پر گاڑھا کر کے بقدر مناسب استعمال کرے۔ (ایک اوقیہ تقریباً 34 ماشہ کا ہوتا ہے)۔

لطیفہ: ایک بار عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے انہوں نے پانی شہد اور روغن زیتون منگا کر ملایا اور پی گئے خدا نے انہیں شفا عنایت فرمائی ان سے اس کی نسبت دریافت کیا گیا انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اس کے پیٹ سے شربت نکلتا ہے جس کا رنگ مختلف ہوتا ہے۔ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے اور فرمایا ہے اور ہم نے آسمان

سے بابرکت پانی نازل کیا ہے اور زیتوں کے حق میں فرمایا ہے بابرکت درخت ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب النصیحۃ میں بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے ربّ مرض اور شفا کس کی جانب سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میری جانب سے انہوں نے پوچھا پھر اطبا کیا کرتے ہیں؟ ارشاد ہوا اپنا رزق کھاتے ہیں اور میرے بندوں کا جی خوش کر دیتے ہیں یہاں تک کہ میری جانب سے قبض روح یا شفا آ پہنچی ہے۔

مسئلہ: سوائے شہد کی مکھی کے اڑتے ہوئے پرند کی بیع درست نہیں اور شہد کی مکھیوں کی بیع اس وقت درست ہے جب رانی مکھی چھتے میں موجود ہو۔

حکایت: ایک شخص نے کہا یا نبی اللہ میرے بھائی کو شکم کی کچھ شکایت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے شہد پلا دے چنانچہ اس نے تین بار پلایا پھر عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اسے شہد پلایا کچھ مفید نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا سچا ہے اور تیرے بھائی کا شکم جھوٹا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خدا سچا ہے) اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے فرمایا کہ اس مرض کے لئے شہد کا نافع ہونا محقق تھا کیونکہ اس کو تخمہ امتلائی تھا آپ نے اسے شہد پینے کا حکم دیا تھا کہ جو فضلات نواحی معدہ اور امعاء میں مجتمع ہیں دفع ہو جائیں چونکہ اس نے قلیل مقدار شہد پلایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ وسہ بار پلانے کا حکم دیا۔ چنانچہ بار بار پلانے کی وجہ سے جب اس کی پوری خوراک پہنچ گئی اس کو شفا حاصل ہو گئی کیونکہ دوا کی مقدار کا لحاظ بھی ضروری ہے مناسب خوراک سے کم استعمال کرنے سے فائدہ نہیں ہوتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول کو کہ (خدا سچا ہے) کہنے سے اللہ تعالیٰ کے قول وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (۳:۵۳) کی طرف اشارہ فرمایا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طب اور اطبا کی طب کی طرح نہیں ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طب کا نفع متیقن ہے اور اطباء کی طب ظنی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار میں نے کہا یارسول اللہ قیامت کے روز سب سے پہلے کس کا حساب ہوگا۔ آپ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا میں

نے پوچھا پھر کس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کا' میں نے پوچھا پھر کس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا میں نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ کہاں رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک خفیہ حاجت چاہی تھی انہوں نے پوری کر دی پھر میں نے خدا سے درخواست کی کہ ان سے حساب نہ لیا جائے اور ایک روایت میں ہے کہ میری حاجت خفیہ طور پر انہوں نے پوری کر دی تو میں نے درخواست کی کہ ان سے پوشیدہ طور پر حساب لیا جائے۔

محب طبری کا بیان ہے ایک روایت میں ہے کہ میں نے خدا سے درخواست کی کہ ان کا حساب مجھے عطا کیا جائے پھر حساب نہ ہو چنانچہ خدا نے عطا فرمایا پس اوّل روایت اس پر محمول کی جائے گی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درخواست کی ہو گی کہ لوگوں کے سامنے علی الاعلان حساب نہ لیا جائے اور پہلے گزر چکا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے حساب نہ لیا جائے گا اور یہاں معلوم ہوا کہ حساب ہو گا اس کی نسبت محب طبری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حدیث اس پر محمول کی جائے گی کہ وہ حساب کے لئے سب سے پہلے اٹھیں گے اس دلیل سے کہ بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے وہ پہلے نکلیں گے پھر ان سے حساب نہ لیا جائے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس متواتر تین چھینکیں آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! کیا تمہیں مژدہ سناؤں انہوں نے عرض کیا ہاں سنائیے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام خدا کی جانب سے مجھے اطلاع دیتے ہیں کہ جس کو متواتر تین چھینکیں آئیں ایمان اس کے دل میں ثابت ہوتا ہے۔

فائدہ: چھینکنے والے کو جواب دینا شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت علی الکفایہ ہے اور اس کی نذر کرنا صحیح ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جواب دینا فرض جب وہ الحمدللہ کہے اگر اس نے مثلاً اللہ اکبر کہا تو جواب دیئے جانے کا مستحق نہیں اور چھینکنے والے کے لئے الحمدللہ کہنے میں یہ حکمت ہے کہ دماغ میں جو انجرے محتبس تھے

چھینک کے ذریعے سے ان کے نکل جانے سے اس کو نفع حاصل ہوا اس لئے شکر بجالانا چاہئے اطبا کا قول ہے کہ چھینک آنا دماغ کی قوت اور صحت مزاج کی علامت ہے پس یہ ایک نعمت مستوجب حمد ہے روضہ میں ہے الحمدللہ علیٰ کل حال (خدا کا شکر ہے خدا مجھ پر مہربان ہو) تہذیب الافکار میں مذکور ہے چھوٹے کے لئے رحمك الله وبارك فيك کہنا مناسب ہے۔

بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینک والے کو تین بار جواب دو اگر زیادہ ہو تو اختیار ہے چاہے جواب دو یا نہ دو۔ قاضی حسین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ تیسری اور چوتھی چھینک میں اس سے کہے خدا تجھے شفایاب کرے۔ زیادۃ الروضہ میں ہے تیسری چھینک کے بعد اس کے لئے شفا کی دعا کرے۔ عبادی نے طبقات الفقہاء میں بیان کیا ہے جب تنہائی میں کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمدللہ یرحمنی اللہ اور چھینکنے والے کو مستحب ہے کہ جواب دینے والے کو یھدیکم اللہ یا یغفر اللہ لکم کہہ کر جواب دے۔ اس کو روضہ میں بیان کیا ہے۔ برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں اتنا اور زیادہ کیا ہے وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (تمہارا حال درست رکھے) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کے پاس اس کا کوئی بھائی چھینکے اور وہ اس کو جواب نہ دے تو اس کے ذمہ دَین رہے گا کہ قیامت کے روز جب اس سے مطالبہ کرے گا اور رمضان کی فضیلت میں پہلے گزر چکا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص چھینک کر سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرے اس لئے ایک سال کی شفا ہے۔

بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس بات کے قریب چھینک آ جائے وہ نہایت سچی بات ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمدللہ کہہ دے وہ درد گوش درد دنداں اور درد شکم سے امن میں رہتا ہے۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ بروایت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص چھینکنے والے سے

جلدی الحمدللہ کہہ دے اس کو کوئی مرض شکم ضرر نہ کرے کسی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو وحی بھیجی جب آپ کسی چھینکنے والے کی آواز سات سمندر پار سے سنیئے تو میری یاد کیجئے اور جب یہودی وغیرہ کو چھینک آئے تو یھدیك اللّٰه کہے یرحمك اللّٰه نہ کہے۔

لطیفہ: ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودی کے سامنے چھینک آ گئی اس نے کہا یرحمك اللّٰه آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یھدیکم اللّٰه اس پر وہ کہہ اٹھا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ شیطان پر چھینک سے زیادہ سخت کوئی شے نہیں کیونکہ چھینک خدا کو پسند ہے اس لئے کہ فضلات کے نکل جانے سے چھینک صفائی روح اور خفت دماغ کی علامت ہے اور جمائی کو خدا ناپسند کرتا ہے اس لئے کہ وہ امتلاء اور زیادہ کھانے سے ہوتی ہے جس سے حواس مکدر ہو جاتے ہیں اور غفلت پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے کسی نبی کو کبھی جمائی نہیں آئی اس کو برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ جب عورت کے بچہ ہو جائے اور آلائشیں وغیرہ کا گرنا باقی ہو تو اس کا علاج چھینک لانا ہے۔

حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ذوالنورین ہو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام ذوالنورین کیوں رکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لئے کہ تم قرآن مجید پڑھتے ہوئے شہید ہو گے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب روز قیامت ہوگا عثمان رضی اللہ عنہ لائے جائیں گے اور ان کی شہ رگوں سے خون جوش مارتا ہو گا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی سی ہو گی اور ان کو نور کے دو جوڑے پہنائے جائیں گے اور پل صراط پر ان کے لئے منبر قائم کیا جائے گا چنانچہ ان کے نور میں ایماندار گزریں گے لیکن ان کے دشمن کا حصہ اس میں نہیں ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جنت میں گیا وہاں ایک سیب نما محل تھا جس کا دروازہ اچانک کھلا اور اس

میں سے ایک حور عین اچانک نکلی۔ میں نے اس سے پوچھا تو کس کے لئے ہے وہ بولی اس خلیفہ کے لئے جو ظلماً مقتول ہوں گے اور جن کا نام عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہے۔ سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا ہم لوگوں سے حال بیان کیا کسی نے پوچھا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جنت میں برق ہو گی۔ آپ نے فرمایا ہاں قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر جائیں گے تو ان کے لئے جنت درخشاں ہو جائے گی۔

صفوۃ الصفوہ میں بیان ہے کہ عثمانِ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے ہاں البتہ اوّل شب میں ایک جھپکی لے لیا کرتے تھے ان کی بی بی صاحبہ کا بیان ہے کہ وہ ایک ایک رکعت میں تمام شب کو زندہ رکھنے والے تھے تمام قرآن اس میں جمع کر لیتے اور امیروں کا سا لوگوں کو کھانا کھلاتے اور خود سرکہ اور زیتون کھاتے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کی دنیا کی کوئی حاجت پوری ہو جائے آخرت میں اس کی خواہشوں کے پورے ہونے میں رکاوٹ پڑے گی۔ اس کو ربیع الابرار میں بیان کیا ہے۔

فائدہ: ابن طرفان نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ سرکہ جوانوں کو اور موسم گرما میں ہر شخص کو اور گرم ملکوں میں سکونت رکھنے والوں کے لئے نافع ہے صفرا کو چھانٹتا ہے اور طحال کو نفع کرتا ہے اور دانتوں کا گوشت مضبوط کرتا ہے اگر اس سے کلی کی جائے تو دانتوں کے درد کو دور کرتا ہے۔

بروایت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا نے سرکہ کھانے والوں پر دو فرشتے مقرر فرمائے ہیں جو اس کے لئے استغفار کیا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ فارغ ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سرکہ کیا عمدہ نانخورش (روٹی کے ساتھ کھانے کی چیز) ہے۔ اے اللہ برکت دے کیونکہ سرکہ میرے سے پہلے نبیوں کا نانخورش رہا ہے اور جس گھر میں سرکہ رہتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتے اس کو ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور نزہۃ النفوس والافکار میں بھی نقل

کیا ہے مگر اس میں کہا ہے لم یقفر بتقدیم القان۔
جس کا مطلب ہے کہ جس گھر میں سرکہ ہوتا ہے انہیں روٹی کے ساتھ کھانے کے لئے کسی دوسری چیز کی حاجت نہیں اور اگر گھر میں سرکہ کا چھڑکاؤ کر دیا جائے تو سانپ اور بچھو مر جائیں اور اگر راکھ میں ملا کر سر پر ضماد کیا جائے تو آدھا سیسی اور سخت درد کو نافع ہے۔ اگر آگ پر چڑھا کر اس کی بھاپ لی تو استسقا کو نفع کرتا ہے۔ جسے گرانی گوش ہو یا کم یا زیادہ کان میں آواز معلوم ہوا کرتی ہو اسے بھی بھاپ لینا نافع ہے اور پانی ملا کر ناک میں سڑکنا نکسیر کا قاطع ہے، عنصل یعنی پیاز دشتی کے سرکہ سے اگر کلی کی جائے تو ملتے ہوئے دانتوں کو جماتا ہے بصر کو جلا کرتا ہے اور سماعت کو تیز کرتا ہے اگر ساتھ ماشہ روزانہ پیا جائے تو ضعف معدہ امراض سوداوی، ورم طحال اور عرق النسا کو مفید ہے بدن کو قوت بخشتا ہے رنگ کو خوشنما بناتا ہے اگر کان میں ٹپکا دیا جائے تو گرانی گوش کو نافع ہے، عنصل کے سرکہ بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ عنصل سبز ایک حصہ اور سرکہ پانچ حصہ ملا کر چھ ماہ رکھا جائے پھر چھان لیا جائے۔ اگر تخم عنصل باریک پیس کر انگوری سرکہ یا کسی دوسرے سرکہ میں قدرے پانی ملا کر آمیز کر لئے جائیں اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھ لی جائیں اس میں سے ایک گولی ایک انجیر میں جسے ایک روز شہد میں بھگو رکھا ہو رکھ کر شدید قولنج والے کو کھلا دیا جائے اور اوپر سے گرم پانی پلا دیا جائے جس میں برواق (ایک قسم کی گھاس ہے) پڑا ہو تو انتہا درجہ نافع ہے عنصل یعنی پیاز دشتی اگر طحال والے کے گلے میں لٹکا دیجئے تو چالیس روز میں طحال گھل جائے اور اس میں اور بہت سے منافع ہیں شربت عنصل استسقا، بلغم غلیظ اور معدہ میں فساد غذا، درد طحال، عسر البول اور فالج کو نافع ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ عنصل کا سرکہ اور شہد ہم وزن لے کر آگ پر گاڑھا کر لیا جائے۔

تفسیر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ سرکہ کیا عمدہ نانخورش ہے اس کو ام ہانی و عائشہ و ابن عباس و ابو ہریرہ و سمرہ بن جندب و انس بن مالک و عمر بن خطاب اور ان کے صاحبزادہ عبداللہ اور خارجہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے روایت کیا ہے اور ربیع الابرار میں ہے کہ ایک بار مامون نے خطبہ پڑھا لوگوں کو کھانسی آ

گئی اس نے پکار کر کہا جس کو کھانسی ہو اس کو چاہیے کہ سرکہ پی کر علاج کرے لوگوں نے ایسا ہی کیا اور ان کی کھانسی جاتی رہی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا میں چاہتا تھا کہ میرے بعض اصحاب میرے پاس ہوتے میں نے پوچھا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا نہیں میں نے پوچھا عمر رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا نہیں میں نے پوچھا عثمان رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا ہاں' پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اشارہ کیا میں الگ ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کچھ آہستہ آہستہ فرماتے تھے اور عثمان رضی اللہ عنہ کا چہرہ دگرگوں ہوا جاتا تھا اس کے بعد جب لوگوں نے ان کا محاصرہ کیا تو کہنے لگے کیا ہم آپ سے مقاتلہ کریں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لے لیا ہے پس میں اس پر صابر ہوں۔ اس کے بعد 35 ہجری میں جمعہ کے روز ظلماً شہید کر دیئے گئے اس وقت آپ کا نوے برس کا سن تھا اور بعض نے کہا ہے کہ اٹھاسی برس کا سن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس روز عثمان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگا ان پر آسمان کے فرشتے نماز پڑھیں گے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے خاص ہے یا سب لوگوں کے لئے عام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاص کر عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے۔ کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نسبت پوچھا انہوں نے کہا ملاء اعلیٰ میں ذوالنورین کہلاتے ہیں۔ ربیع الابرار میں مذکور ہے دونور ایک تو خود ان کا نور دوسرے ان کی زوجہ کا نور قتادہ بن نعمان ذوالعینین کہلاتے ہیں کیونکہ احد کے روز ان کی آنکھ نکل پڑی تھی۔ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو پھر اپنی جگہ پر رکھ کر درست کر دیا تھا چنانچہ اس آنکھ میں کوئی مرض نہ ہوتا تھا اور دوسری میں کبھی کوئی مرض ہو بھی جاتا تھا۔

مجمع الاحباب میں مذکور ہے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعۃ الرضوان کا حکم فرمایا تو عثمان رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے بیعت لینے کے لئے مکہ بھیج دیا تھا چنانچہ حضور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عثمان خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام میں ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ان لوگوں کے ہاتھوں سے بہتر تھا۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے بعض شیوخ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اسی موقع سے کہا کرتے ہین کہ یہ فلاں کا لقمہ ہے اور کسی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ خانہ کعبہ کا طواف کیوں نہیں کر لیتے انہوں نے جواب دیا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے طواف نہیں کروں گا اور یہ ان کا ادب تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوبار جنت خریدی ایک تو جب چاہ رومہ خریدا اور دوسری بار جب جیش عسرت یعنی غزوۂ تبوک میں لشکر کا سامان کر دیا پہلے نوسو پچاس اونٹ دیئے تھے پھر پچاس گھوڑے دے کر ہزار پورے کر دیئے اور چاہ رومہ کو ایک یہودی سے بیس ہزار درہم کو خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) نے میری امت کو زندہ کیا اور اس پر اکرام کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں عثمان سب سے زیادہ حیادار ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی اپنے داہنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا کیونکہ اس سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوا تھا اور ان کی گیارہ سال گیارہ ماہ اور چودہ روز حکومت رہی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے اور ایک روایت میں ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے ان دونوں روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس بات میں مشابہ تھے کہ فرشتے ان سے بھی شرماتے تھے یا کسی دوسری صفت میں اور ہارون کے کسی اور صفت میں مشابہ ہوں گے۔ آپ سے ایک سو چھیالیس حدیثیں مروی ہیں ان میں سے تین بخاری اور مسلم دونوں میں اور پانچ فقط مسلم میں اور آٹھ فقط بخاری میں ہیں۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں یہ وہ بیان تھا جو تیسرے خلیفہ کے مناقب میں خدا نے مجھ پر آسان کیا تھا اور کیسے خلیفہ صاحب صدق و وفا ہیں خدا نے ان کے تخت جنت میں عالی بنائے ہیں ان کی جلالت سے فرشتے شرماتے تھے آپ حق گو و حق پسند تھے باطل کو مٹانے اور کمزور کرنے والے ایمان کو مستحکم کرنے والے قرآن کی ترسل کے ساتھ تلاوت کرنے والے تھے امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کا اسم شریف تھا۔
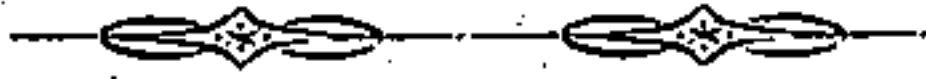
امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت علی رضی اللہ عنہ میانہ قد تھے آپ کی آنکھیں بڑی اور خوب سیاہ تھیں چہرہ حسین تھا چہرہ کیا تھا گویا چودھویں رات کا چاند تھا شکم مضبوط اور اوپر کی طرف ایک نشان تھا آپ کی ریش مبارک میں بال کثرت سے تھے اور سر میں کم تھے آپ کی گردن گویا صراحی سلیم تھی آپ کے دو بھائی جعفر و عقیل رضی اللہ عنہما اور دو چچا حمزہ و عباس رضی اللہ عنہما تھے خدا سب سے راضی رہے آپ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لے آئے تھے اور بعض نے سات برس کہے ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا اور اس کا سبب یہ ہوا کہ قریش قحط کی مصیبت میں گرفتار ہوئے اور ابو طالب کثیر العیال آدمی تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اٹھیئے ساتھ چلیئے ابو طالب کو ان کے عیال سے کسی قدر سبکدوش کر کے ان کی مصیبت آسان کریں۔ انہوں نے کہا اچھا چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو لے لیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب سے اس امت میں سے کسی نے خدا کی عبادت کی ہو اس سے پانچ سال قبل سے میں خدا کی عبادت کرتا تھا۔ حضرت مؤلف فرماتے ہیں: میں نے مکہ میں ابوالحسن مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف الفصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ میں دیکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شکم مادر سے جوف کعبہ میں پیدا ہوئے تھے چنانچہ یہ فضیلت خدا نے خاص کر آپ کے حصہ میں کی تھی

اور قصہ یہ ہوا کہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو شدت سے دردزہ شروع ہوا ابوطالب نے ان کو کعبہ کے اندر داخل کر دیا اس کے بعد ایک ہی درد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تولد ہو گئے آپ کی ولادت جمعہ کے روز ماہ رجب میں عام فیل سے تیسویں سال واقع ہوئی اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کو تین برس ہو چکے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ پہلی ہاشمیہ ہیں جن کے ہاشمی لڑکا پیدا ہوا یہ اسلام لائیں انہوں نے ہجرت کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں ان کی وفات ہوگئی آپ ان کی قبر میں اترے تھے۔

محب طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوشنبہ (پیر) کو اپنی بعثت کا اعلان فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سہ شنبہ کو اسلام لے آئے آپ کے والد ابوطالب کہا کرتے تھے بیٹا اپنے چچا کے بیٹے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کیا کرو کیونکہ وہ سوائے بھلائی کے اور حکم نہیں کرتے لیکن میں اپنے باپ دادا کے دین کو نہیں چھوڑوں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرشتے مجھ پر اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر درود بھیجتے تھے کیونکہ ہم دونوں نماز پڑھتے تھے اور کوئی ہمارے ساتھ نہ تھا۔ محمد بن عفیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ قبل ظہور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں مکہ میں تھا اتنے میں ایک جوان آیا اور کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگا اس کے بعد ایک لڑکا اس کے داہنے طرف آ کھڑا ہوا پھر ایک عورت ان دونوں کے پیچھے آ کھڑی ہوئی عباس رضی اللہ عنہ بولے تم اس جوان کو پہچانتے ہو میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھتیجے ہیں یہ علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) ہیں اور یہ عورت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔

بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی آسمان پر میرا گزر نہیں ہوا مگر وہاں رہنے والے علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کے مشتاق تھے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں ایک فرشتہ پر میرا گزر ہوا جو نور کے تخت پر بیٹھا تھا۔ اس کا ایک پیر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تھا اور کل دنیا اس کی آنکھوں کے سامنے تھی اور اس کے سامنے ایک تخت رکھا تھا میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہے کہا عزرائیل علیہ السلام آگے بڑھ کر ان کو سلام کیجئے میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا وعلیک السلام یا احمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے چچا کے بیٹے علی (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں میں نے پوچھا کیا تم میرے چچا کے بیٹے علی (رضی اللہ عنہ) کو پہچانتے ہو انہوں نے کہا بھلا انہیں کیسے نہ پہچانوں خدا نے مجھے خلائق کی روحیں قبض کرنے پر مسلط کیا ہے سوائے آپ کے اور آپ کے چچا کے بیٹے کی روح کے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علی رضی اللہ عنہ سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم بہت بڑے راست باز ہو تم بڑے فیصلہ کرنے والے ہو کہ حق و باطل میں امتیاز کر دیتے ہو۔ علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی تم میرے بعد سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے پھر اس میں بلا حساب داخل ہو جاؤ گے اور یہ بھی ان کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو تمہارے بعد تمہاری محبت میں مر جائے گا خدا امن و ایمان کے ساتھ اس کا خاتمہ کرے گا الزہر الفائح میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے اتنے میں علی رضی اللہ عنہ آئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے لئے اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور کہنے لگے اے ابوالحسن! یہاں آیئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوئے فرمانے لگے اہل فضل فضل کے زیادہ لائق ہے اور اہل فضل کے فضل کو اہل فضل ہی جانتے ہیں ایک شخص اندر آیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہٹ گئے اس نے کہا یا رسول اللہ مکان میں بہت گنجائش ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر مسلمان کا یہ حق ہے کہ جب اسے دیکھے کہ اس کے پاس بیٹھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ہٹ جائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا اس شخص پر رحم کرے جو اپنے بھائی کے لئے ہٹ جائے ان دونوں حدیثوں

کو نجم الدین نسفی نے بیان کیا ہے۔

حکایت: انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار بلال اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے ہمراہ میں بازار گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خربوزے خریدے پھر ہم لوگ ان کے مکان میں گئے آپ نے ایک خربوزہ توڑا تو وہ تلخ نکلا آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ خربوزہ والے کو خربوزہ واپس کر آئیں پھر کہنے لگے کیا تمہیں ایک بات جو مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی تھی نہ سناؤں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار مجھ سے فرمایا تھا کہ اے اباالحسن! خدا نے بشر اور شجر پر تمہاری محبت پیش کی جس نے تمہاری محبت منظور کر لی وہ شیریں اور پاکیزہ ہو گیا اور جس نے تمہاری محبت منظور نہ کی وہ تلخ اور برا بن گیا اور میرا گمان ہے کہ یہ خربوزہ میرے محبین میں سے نہیں ہے۔

فائدہ: میں نے قزوینی کی عجائب المخلوقات میں دیکھا ہے کہ کسی نبی سے ان کی قوم نے درخواست کی کہ خدا سے دعا کریں کہ فلاں خشک درخت سے ان کے لئے پھل نکل آئیں جوان کے کپڑوں کے مشابہ ہوں اور ان کے کپڑے زرد رنگ کے تھے انہوں نے دعا کی درخت میں پتے نکل آئے اور کشمش کے پھل لگے جس نے ایمان کی نیت سے انہیں کھایا اس کا دل شیریں ہو گیا اور جس نے دوام کفر کی نیت سے انہیں کھایا اس کا دل تلخ ہو گیا یہ قصہ بھی اسی خربوزہ کے قصہ کی نظیر ہے جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واپس کر دیا تھا۔ ایک بار کسی طبیب کا ایک شخص پر گزر ہوا جو مشمش کا درخت لگا رہا تھا اس سے طبیب نے پوچھا کیا کرتا ہے وہ بولا یہ ایسا درخت ہے جس کی آمدنی سے میں نفع حاصل کروں گا اور تو اس کے سبب سے نفع حاصل کرے گا اس نے کہا جب لوگ اسے زیادہ کھا جائیں گے تو انہیں طبیب کی ضرورت ہو گی۔ نزہۃ النفوس والافکار میں مذکور ہے کہ جو شخص اسے کثرت سے کھا جائے تو اسے چاہئے کہ اس کے بعد انیسوں کھائے اس کا کھانا اس کو نفع بخشتا ہے جس کا معدہ حار ہو عجائب المخلوقات میں ہے کہ اسے تازہ کھانا بخار پیدا کرتا ہے اور اگر خشک کو پانی میں تر کر کے استعمال کیا جائے تو بخار کو دور کرتا ہے۔

حکایت: کتاب شرعۃ الاسلام میں ہے کہ خربوزہ کھانا قاتلِ کرم ہے بصر کو تیز کرتا

ہے منہ کو خوشبودار بناتا ہے درد سر کو سکون بخشتا ہے اور شکم میں تسبیح خوانی کرتا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پینا بھی اور خوشبو بھی اور معدہ کو صاف ستھرا کرتا ہے۔

اور میں نے نزہت النفوس والافکار میں حیوان نبات اور اشجار کے خواص میں دیکھا ہے کہ زرد خربوزہ رنگ صاف کرتا ہے اور سبز افضل ہے اور کھانے کے قبل اس کا کھانا معدہ کو دھودیتا ہے بیماری کو جڑ سے دور کرتا ہے اور امراض حارہ کو نفع بخشتا ہے اس کی زیادتی ہونٹوں اور سرد مزاج والوں کو مضر ہے سوائے اس صورت کے کہ اس کے بعد شکر یا شہد کھالیں۔

زمخشری کی ربیع الابرار میں ابن سیرین کی روایت ہے کہ سوائے انار اور خربوزہ کے کھانے کے، ہر شے کے کھانے میں نرمی کرنا بہتر ہے۔

حکایت: ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ رودباری کا بیان ہے کہ بغداد میں ایک جماعت نے کسی شخص کو خربوزے خریدنے کے لیے بھیجا اور وہ لوگ مبتلائے معصیت تھے اس نے ایک خربوزہ خریدا اور کہنے لگا کہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ہاتھ لگایا ہے لوگوں نے اس کی قیمت بڑھادی تھی تو میں نے اس کو بیس درہم کو خریدا ہے جب ان لوگوں نے اسے کھایا تو ان کے دل روشن ہوگئے اور انہوں نے گناہ سے توبہ کرلی۔

حکایت: ایک شخص لکڑیاں چن کر اپنے اہل وعیال کی پرورش کرتا تھا ایک روز جاڑے میں نکلا تو کیا دیکھا کہ ایک خربوزے کے درخت میں تین خربوزے لگے ہیں وہ ان میں سے ایک خربوزہ اپنے گھر والوں کے پاس لے آیا انہوں نے کہا ہمیں اس کی ضرورت نہیں تب وہ اس کے فروخت کرنے کے لئے بازار گیا اسے بادشاہ کا قاصد خربوزہ تلاش کرتا ہوا ملا بادشاہ کو کوئی مرض ہوگیا تھا اس نے خرید لیا دوسرے دن بھی یہی پیش آیا پھر تیسرے روز بھی یہی اتفاق ہوا بادشاہ کو صحت ہوگئی بادشاہ نے اسے بلوا بھیجا اور اس شخص نے کہہ دیا میرے خزائن میں چلا جا اور جو چاہے لے لے اسے ایک شیشہ ملا جس میں گلاب تھا اس نے اسے اٹھالیا لوگوں نے کہا اس کی تھوڑی قیمت ہوگی کوئی اور شے لے لے اس نے کہا میں خربوزے کے درخت کو اتنی ہی قیمت میں دینا چاہتا ہوں کیونکہ اس

نے بادشاہ سے میری شناسائی کرا دی ہے جب بادشاہ نے یہ بات سنی تو اسے بہت کچھ انعام واکرام دیا۔

لطیفہ: نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے خربوزے کے درخت نے اپنے بوجھ کے بھاری ہونے کی خدا سے شکایت کی ارشاد ہوا کہ اس پر تیری کس نے مدد کی اس نے کہا زمین نے ارشاد ہوا کہ اپنا بوجھ زمین پر ڈال دے اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ کو رحمت خداوندی کی طمع نے گناہ میں ڈالا ہے اس لئے اس سے کہا جائے گا کہ اپنے گناہ کو اسی پر ڈال دے جس نے تجھے گناہ میں ڈالا ہے۔

موعظت: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ طمع ذلت کی قید ہے اور باب خوف کے ذیل میں باب زہد کی فصل قناعت میں طمع کی مذمت گزر چکی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (التکاثر) (اس دن تم سے نعیم کی بابت سوال ہوگا) کے متعلق بیان کیا ہے کہ نعیم سے امن وعافیت مراد ہے اوروں نے بیان کیا ہے کہ سب سے سخت حساب ان سے ہوگا جو تندرست اور فارغ ہوں گے ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام غار میں داخل ہوئے انہوں نے ایک مردہ اس میں دیکھا اس کے سر کے پاس ایک تختی رکھی تھی جس میں تحریر تھا میں فلاں بن فلاں ہوں ہزار برس تک دنیا کا میں مالک رہا اور میں نے ہزار شہر آباد کئے اور ہزار عورتوں سے شادی کی او. ہزار لشکروں کو شکست دی اس کے بعد یہ نوبت پہنچی کہ ایک روٹی کی تلاش میں میں نے ایک قفیز درہم بھیجے لیکن ایک روٹی بھی نہ ملی پھر میں نے ایک قفیز سونا بھیجا پھر بھی روٹی نہ ملی پھر میں نے جواہر کا سفوف بنا کر پھانک لیا اور اسی جگہ مر کر رہ گیا جس کو اس حال میں صبح ہو کہ اس کے پاس ایک روٹی ہے اور پھر بھی وہ سمجھے کہ کوئی روئے زمین پر اس سے زیادہ غنی ہے خدا اس کو میری ہی سی موت دے۔ قفیز ایک پیمانہ کا نام ہے۔

ربیع الابرار میں ہے کہ ایک بار ایک گھر کے چوہے نے جنگلی چوہے کو تکلیف میں دیکھا اس نے اس سے کہا کہ میرے ساتھ مکان میں چل وہاں طرح طرح کی نعمتیں ہیں چنانچہ وہ اس کے ساتھ گیا وہاں مالک مکان اس کی گھات میں تھا اس نے ڈبکا لگا رکھا تھا

ایک اینٹ کے نیچے کچھ چربی رکھی تھی گھر میں رہنے والا چوہا جھپٹا کہ چربی لے لے اس پر اینٹ گر پڑی اور وہ دب کر رہ گیا جنگلی چوہا سر ہلا کے بولا تھوڑی روزی کے ساتھ عافیت مجھے گھروں کی چربی سے زیادہ پسند ہے۔ ربیع الابرار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت لکھی ہے کہ جو روزی پر صبر جمیل کرے خدا اس کو فردوس میں جہاں وہ چاہے گا جگہ دے گا۔ حدیث میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مومن قوی مومن ضعیف سے خدا کو زیادہ محبوب ہے یہاں قوت وضعف سے طاعت کی قوت اور اس سے ضعف مراد ہے اور خدا کی طاعت میں مشقت اٹھانے کے بغیر عفو کا امیدوار بننا محال ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یقیناً قیامت کے روز جتنے عمل زمین سے کئے گئے ہوں گے سب بتلائے گی پھر آپ نے یہ قول خداوندی پڑھا:

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا

(اس روز زمین اپنی خبریں بتلائے گی اس لئے کہ تیرے رب نے اس کو وحی کی ہے۔)

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے اوحی لہا سے مراد ہے کہ خدا کا اسے اذن ہو گا کہ جو کچھ اس پر عمل کیا گیا ہے وہ بتلا دے اور خدا کے قول وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا کا مطلب یہ ہے کہ زمین میں جتنے خزانے اور مردے ہوں گے سب کو نکال دے گی اور خدا کے قول وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا کا مطلب یہ ہے کہ کافر کہے گا کہ زمین کو کیا ہو گیا کہ اس قدر شدت سے حرکت و زلزلہ میں ہے اور خدا کے قول يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا کا مطلب یہ ہے کہ لوگ موقف حساب سے الگ الگ واپس ہوں گے اور اس کی نظیر يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ہے جس کے معنی ہیں کہ ان دن لوگ پراگندہ ہوں گے اس کو واحدی نے بسیط میں بیان کیا ہے۔

فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دلی محبت رکھے اس کو اس امت کا ایک ثلث ثواب ملے گا اور جو ان سے دل اور زبان سے محبت رکھے گا اس کو دو ثلث ثواب اس امت کا ملے گا اور جو ان سے دل و زبان اور

ہاتھ سے ان کے ساتھ محبت رکھے گا اس کو اس امت کا پورا (یعنی پوری امت کے برابر) ثواب ملے گا سن لو مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ پورا پورا سعادت اندوز وہ ہے جو علی رضی اللہ عنہ سے میری زندگی اور میری وفات کے بعد محبت رکھے سن لو پورا پورا شقی وہ ہے جو علی رضی اللہ عنہ سے میری زندگی میں اور میری وفات کے بعد بغض رکھے حضور نبی کریم صلی علیہ وسلم سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے جس نے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی اور جس نے علی رضی اللہ عنہ کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے خدا کو ایذاء دی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی شہر میں گئے اس میں ایک منجم تھا جو غیب دانی کا مدعی تھا اور اس کے پاس بہت سے لوگ جمع ہوتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے ضیافت پر طلب فرمایا' اس کے بعد آپ نے اس کو ایک روٹی دی اور ایک روٹی آپ نے لی آپ نے فرمایا آؤ ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی روٹی کو توڑ کر اس کھانے میں تر کر دیں اس کے بعد آپ نے اس سے کہا کہ اپنی روٹی کو میری روٹی سے الگ کر لے اس نے کہا مجھے معلوم نہیں آپ نے فرمایا روٹی جسے تو نے اپنے ہاتھ سے توڑا تھا اس کے پہچاننے سے تو عاجز رہا پھر تو غیب کا کیسے دعویٰ کرتا ہے اس نے کہا اے امیر المومنین آپ اپنی روٹی کو پہچانتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں اپنے معبود خدا سے درخواست کرتا ہوں کہ اسے ممتاز کر دے اس کے بعد آپ کی روٹی اوپر آ گئی اس شہر کے تقریباً تین ہزار آدمیوں نے اس روٹی میں سے کھایا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی محبت گناہوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اور اگر تمام لوگ ان کی محبت پر مجتمع ہو جاتے تو خدا جہنم کو پیدا نہ کرتا۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کی محبت ایسی نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا اور ان کی دشمنی ایسا گناہ ہے جس کے ساتھ کوئی نیکی نفع نہیں بخشتی (واللہ اعلم) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو چاہتا ہو کہ

یاقوت سرخ کی شاخ کو جس کو خدا نے جنات عدن میں لگایا ہے تھامے اسے چاہئے کہ حب علی (رضی اللہ عنہ) کا سہارا پکڑے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر شہادت دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلہ میں رکھی جائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایمان دوسرے پلہ میں تو حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کا ایمان بڑھ جائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو چاہتا ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ان کے علم میں نوح کو ان کی سمجھ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کے حلم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے زہد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی لطافت و رأفت میں دیکھے اسے علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کو دیکھنا چاہئے اس کو ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے جس کو رازی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ جو چاہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ان کے علم میں نوح علیہ السلام کو ان کی طاعت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی خلت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے قرب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی صفت و برگزیدگی میں دیکھے اسے علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کو دیکھنا چاہئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آسمانوں کی پیدائش کے دو ہزار برس قبل سے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں علی (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں ایک پرندہ اپنے منہ میں ایک بادام سبز لئے ہوئے آیا اور اس نے اسے لا کر ڈال دیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھا لیا اس کے اندر سے ایک سبز کیڑا نکلا جس پر زرد رنگ میں لکھا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نصرته بعلی

• (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت علی (رضی اللہ عنہ) سے ہوگی)

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم مسلمانوں کے سردار اور پرہیزگاروں کے پیشوا ہو اور تاباں پیشانی اور درخشاں دست و پا والوں کے راہ نما

ہو۔

فائدہ: میں نے الزہر الفائح میں دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا داہنے ہاتھ میں انگشتری پہنا کرو تو مقربین میں سے ہو جاؤ گے انہوں نے پوچھا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مقربین کون لوگ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام اور انہوں نے پوچھا کس چیز کی انگشتری پہنا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقیق سرخ کی کیونکہ وہ ایک پہاڑ ہے جس نے خدا کی وحدانیت اور میری نبوت تمہاری وصیت تمہاری اولاد کی امانت تمہارے محبین کے لئے جنت کا اقرار کیا ہے۔ ربیع الابرار میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عقیق کی انگشتری پہنا کرو کیونکہ جب تک تم اسے پہنے رہو گے کسی قسم کا غم تم کو نہ پہنچے گا اور مناقب صدیق رضی اللہ عنہ میں عقیق وغیرہ کی انگشتری پہننے کی فضیلت گزر چکی ہے اور اس سے زینت دنیاوی مقصود نہ ہونا چاہئے کیونکہ یہ مذموم ہے۔ ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار دو نئی پاپوشیں لیں ان کو پسند فرمایا اور سجدہ میں گر پڑے اور عرض کرنے لگے اے ربّ میں آپ کی نوروجہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں کسی شے کو جو آپ کے مبغوض ہو پسند کروں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیرات کر دیا اور انہیں خود نہ پہنا اور یہ اس دارفانیہ میں حضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا زہد تھا حالانکہ خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے جنت میں ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل پر گزریں۔

جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جنت میں مومن کو اس کے اوپر کے زیوروں کی تسبیح سے خوشی ہوگی اور جنت میں مومن کے جوڑ جوڑ پر سونے چاندی اور موتی کے اور زبرجد کے زیوارت اور گھونگرو ہوں گے جن کو خدا نے مرجان زبرجد اور چاندی اور سونے سے پیدا کیا ہے۔ ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ رشید نے شاہ روم کے پاس قاصد بھیجا اور اس کو ایک دیبا کا پردہ نکال کر دیا جس کا طول سو ہاتھ کا اور عرض اسی ہاتھ کا تھا اور

سونے کا اس پر کام کیا ہوا تھا اور اس کے اوپر کی طرف دو پوری سطریں یہ تھیں پہلی سطر میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھی تھی اور دوسری سطر میں وہ تھا جو سام بن نوح علیہ السلام کے لئے بنایا گیا تھا بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایماندار کا صحیفہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی محبت ہے۔ حسن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے لئے سیّد العرب یعنی علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ جب وہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں انصار کے پاس بھیجا اور فرمایا: اے گروہ انصار کیا تمہیں ایسا شخص نہ بتلادوں اگر تم اس سے تمسک کئے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے لوگوں نے عرض کیا ہاں یا نبی اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ علی (رضی اللہ عنہ) ہیں میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرو اور میری کرامت سے ان کا اکرام کرو کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو خدا کی جانب سے اس کا حکم کیا تھا جو میں نے تمہیں بتلایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بردہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ربّ العالمین نے علی رضی اللہ عنہ کے بارہ میں مجھ سے فرمایا ہے کہ وہ نشان ہدیٰ اور منار ایمان ہیں اوّلین و آخرین کے پیشوا ہیں اور جتنے میرے فرمانبردار ہیں ان کے لئے نور ہیں۔ اے ابی بردہ! علی بن ابی طالب فردائے قیامت میں میرے امین ہوں گے اور قیامت میں علی میرے علمبردار ہوں گے ان کے پاس رحمت پروردگار کے خزانوں کی کنجیاں ہوں گی اور الزہر الفائح میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر میں اپنے اصحاب سے فرمایا تھا کہ اپنی اپنی اولاد کا ابن ابی طالب کی محبت کے بارہ میں امتحان کریں کیونکہ وہ گمراہی کی طرف کسی کو نہیں بلاتے اور نہ ہدایت سے وہ دور ہیں جو ان سے محبت کرے وہ تم میں سے ہے اور جو ان سے دشمنی کرے وہ تم میں سے نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد آدمی علی رضی اللہ عنہ کے راستہ پر کھڑے رہتے تھے اور بچوں سے پوچھتے تھے کہ اے بیٹا تجھے علی سے محبت ہے اگر اس نے ہاں کہہ دیا تو اس کو قبول کر لیا اور اگر اس نے نہیں کہہ دیا تو اس کی ماں کو طلاق دے دی اور لڑکے کے ساتھ اس کی ماں کو بھی چھوڑ دیا۔

فائدہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بعض ایسی باتیں کہیں ہیں کہ ان سے پہلے کسی نے نہ کہی تھیں چنانچہ ان کا قول ہے جس کی گفتگو نرم ہوئی اس کی محبت واجب ہوئی جس بندہ نے اپنے نفس کی قدر پہچان لی وہ ہلاک نہ ہوا جس سے چاہے مانگ تو اس کا قیدی ہو جائے گا جس کو چاہے دے تو اس کا حاکم ہو جائے گا جس سے چاہے استغنا ظاہر کر تو اس کا نظیر ہو جائے گا جب تم کسی عابد کو دیکھو کہ اپنی عبادت کی وجہ سے علماء سے مستغنی بن گیا ہے تو جان لو کہ شیطان نے اسے اپنے جال میں پھنسا کر شکار کر لیا ہے جو بغیر علم کے لوگوں کو فتویٰ دے اس پر آسمان و زمین لعنت کرتے ہیں جو کسب حلال کر کے پریشانی میں شب گزارتا ہے وہ اس حالت میں شب گزارتا ہے کہ خدا اس سے راضی ہوتا ہے اور دس چیزیں نسیان پیدا کرتی ہیں وہ یہ ہیں کثرت غم، گدی میں پچھنے لگوانا، کھڑے پانی میں پیشاب کرنا، ترش سیب کھانا، سبز دھنیا کھانا، چوہے کا جھوٹا کھانا، قبروں پر لکھنا۔

حکایت: میں نے شوارد الملح و موارد المنح میں دیکھا کہ عباس و حمزہ رضی اللہ عنہما نے باہم فخر کیا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے بہتر ہوں کیونکہ میں کعبہ کے آباد کرنے پر مقرر ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے بہتر ہوں کیونکہ میں حاجیوں کے پانی پلانے پر مقرر ہوں پھر وہ کہنے لگے چلو ہم ابطح چلیں اور جو شخص پہلے ملے اس سے فیصلہ کے خواستگار ہوں چنانچہ ان دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ مل گئے اور ان دونوں نے فیصلہ ان کے ہاتھوں رکھا وہ بولے کہ میں تم دونوں سے بہتر ہوں کیونکہ میں تم دونوں سے پہلے اسلام لایا ہوں پھر دونوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں چچاؤں پر فخر کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تنگ دل ہوئے اس پر خدا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیان کی تصدیق کے لئے اور ان کی فضیلت بیان کرنے کے لئے آیت اتار دی

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (۱۹:۹)

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کا آباد رکھنا ایسا قرار دیا ہے جیسا کہ خدا اور قیامت پر ایمان لانے والا ہے۔

طبری رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت محمد بن علی بیان کیا ہے کہ رضوان رضی اللہ عنہ نامی ایک شخص نے یوم بدر میں پکار کر کہا

لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار

سوائے علی کے کوئی جوان نہیں سوائے ذوالفقار کے کوئی تلوار نہیں۔

ذوالفقار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار تھی ذوالفقار اسے اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں چھوٹے چھوٹے گڑھے پڑے ہوئے تھے کیونکہ فقار فقرہ کی جمع ہے اور فقرہ گڑھے کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ اس میں دندانہ پڑے ہوئے تھے ربیع الابرار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بہتری تلوار میں ہے اور بہتری تلوار کے ساتھ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شجر طوبیٰ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی جڑ میرے گھر میں ہے پھر دوبارہ اس کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی جڑ علی (رضی اللہ عنہ) کے گھر میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کی جڑ میرے گھر میں ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی جڑ علی (رضی اللہ عنہ) کے گھر میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا اور علی کا گھر جنت میں ایک ہی مکان میں ہوگا اور جمعہ کی فضیلت میں اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ خدا نے جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام کے پاس وحی بھیجی کہ میں نے تم دونوں میں بھائی چارہ کر دیا اور تم دونوں میں سے ایک کی عمر دوسرے سے دراز کر دی بتلاؤ کہ تم دونوں میں سے کون اپنے ساتھی پر ایثار کرتا ہے ان میں سے ہر ایک نے زندگی کو اختیار کیا پھر خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ تم علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کی طرح کیوں نہ ہوئے کیونکہ میں نے ان کے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان بھائی چارہ کر دیا تھا تو وہ اپنے بستر پر رات بھر حضرت کو اپنے اوپر ترجیح دیتے

رہے اچھا تم دونوں زمین پر جاؤ اور ان کی ان کے دشمنوں سے حفاظت کرو چنانچہ میکائیل علیہ السلام ان کے سرہانے اور جبرائیل علیہ السلام ان کے پیروں کے پاس موجود رہے پھر جبرائیل نے پوچھا کہ اے ابن ابی طالب آپ کے مثل کون ہے خدا آپ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

حکایت: میں نے شوارد الملح میں دیکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا میں سفر کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے درندہ کا خوف ہے آپ نے اسے اپنی انگشتری دے دی اور اس سے فرمایا کہ جب تیرے پاس آئے تو کہہ دینا کہ یہ علی بن ابی طالب کی انگشتری ہے اس کے بعد وہ شخص سفر کو گیا اور اسے راہ میں ایک درندہ نے آ لیا اس نے درندہ سے کہا کہ اے درندہ یہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی انگشتری ہے جب درندہ نے آپ کی انگشتری دیکھی درندہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کچھ پکارا پھر زمین کی طرف دیکھا اور غرایا پھر مشرق کی طرف ایسا ہی کیا۔ پھر مغرب کی طرف ایسا ہی کیا پھر دوڑتا ہوا بھاگ گیا۔

اس کا بیان ہے کہ جب میں سفر سے واپس آیا تو یہ ماجرا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ کہتا تھا کہ اس کے حق کی قسم جس نے اس کو بلند کیا جس نے اس کو پست کیا جس نے اس کو طلوع کیا جس نے اس کو غائب کیا میں اس سرزمین میں نہ رہوں گا جہاں کے باشندے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے میری شکایت کریں۔
ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ درندہ کی آنکھ رات کو چراغ کی طرح چمکتی ہے وہ شب کو بھی دن کی طرح دیکھتا ہے اور ایسی ہی چیتے، بلی اور سانپ کی حالت ہے منجملہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کی کرامات کے یہ بھی ہے کہ جب وہ حالت شیر خوارگی میں پالنے میں تھے تو ایک بار سانپ نے آپ کا ارادہ کیا آپ نے پالنے سے اتر کر اسے مار ڈالا آپ کی والدہ کو اس سے نہایت تعجب ہوا فرماتی ہیں میں نے ایک ہاتف کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ شیر ہے آپ نے پالنے سے اتر کر اپنے دشمن کو مار ڈالا۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ کہتے تھے میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا

نام حیدر رکھا بعض کا قول ہے کہ آپ کے والد وہاں نہ تھے اور بعض نے کہا ہے کہ آپ نے اپنی والدہ کا ذکر ان کے اسلام پر فخر کی وجہ سے کیا ہے۔ آپ کی ایک کرامت یہ ہے کہ شکم مادر میں آڑے ہو جاتے تھے اور ان کو بت کے سجدہ سے روک دیتے تھے اس کو نسفی نے نقل کیا ہے ایک بار فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! علی رضی اللہ عنہ شب جمعہ کو سوتے رہتے ہیں اور یہ شب فضیلت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا نے شب جمعہ کو سونا ان پر تصدق کر دیا اور وہ ان کی روح سے ایک سبز پرندہ پیدا کرے گا جو آسمانوں کے راستوں میں گشت کیا کرے گا اور ایک بالشت بھر جگہ بھی نہ رہے گی جہاں علی رضی اللہ عنہ کی روح ایک رکعت یا ایک سجدہ ادا نہ کرے۔ نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے اسی واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ سے آسمانوں کی راہوں کی نسبت دریافت کر لو کیونکہ زمین کے راستوں سے میں انہیں زیادہ جانتا ہوں اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس جبرائیل علیہ السلام ایک آدمی کی صورت بن کر آئے اور کہنے لگے اگر آپ سچے ہیں تو بتلایئے کہ جبرائیل کہاں ہیں؟ آپ نے آسمان کی طرف داہنے اور بائیں دیکھا پھر اسی طرح زمین کی طرف دیکھا اور فرمانے لگے کہ میں نے انہیں آسمان اور زمین میں نہیں پایا شاید تم ہی ہو ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمی سوتے دیکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسجد میں نہ سویا کرو وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم سو سکتے ہو کیونکہ خدا نے تمہیں اجازت دی ہے نماز کی فضیلت کے بیان میں پہلے مسجد میں سونے کا جائز ہونا گزر چکا ہے۔

حکایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک کافر قوم کے پاس بھیجا جن کے یہاں شہد کی مکھیاں بکثرت تھیں انہوں نے آپ کی تکذیب کی آپ نے کہا اے شہد کی مکھیو تم ان لوگوں سے نکل کر چلی جاؤ کیونکہ سرکش ہیں اس کے بعد مکھیاں وہاں سے اڑ گئیں اور وہ محتاج ہو گئے اور انہیں شہد کی مکھیوں کی بشدت حاجت تھی کیونکہ ان کی روزی اسی پر منحصر تھی اس کے بعد انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا

کہ آپ اپنے قاصد کو ہمارے پاس بھیج دیجئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا وہ لوگ اسلام لے آئے پھر آپ نے فرمایا: اے شہد کی مکھیو چلی آؤ اس کے حق کی بدولت جس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے وہ سب کی سب چلی آئیں۔ کسی کا بیان ہے کہ ایک بار آپ کسی غزوہ میں تھے کفار آپ پر غالب آئے ان کے پاس شہد کی مکھیاں بکثرت تھیں خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لئے نکلو وہ نکلیں اور قوم کو کاٹنے لگیں یہاں تک کہ خدا نے انہیں ہلاک کر ڈالا ربیع الابرار میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب معراج میں میں آسمان پر گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کے بستر پر بٹھا دیا پھر مجھے ایک ناشپاتی دی میں اسے الٹ پلٹ رہا تھا کہ اتنے ہی میں وہ پھٹ گئی اور اس میں سے ایک لڑکی نکل آئی کہ اس سے زیادہ خوبصورت کبھی دیکھنے میں نہیں آئی وہ کہنے لگی اسلام علیکم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پوچھا تو کس کے لئے ہے وہ بولی میں راضیہ مرضیہ ہوں خدا نے میرے تین حصے پیدا کئے ہیں میرے نیچے کا حصہ مشک کا ہے درمیانی کافور کا اور اوپر کا حصہ عنبر کا۔ میرا خمیر آب حیات سے بنایا گیا ہے خدائے جبار نے ارشاد فرمایا ہو جا میں آپ کے بھائی اور چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ہو گئی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے انبیا کی خوشبو ناشپاتی کی سی ہے اور حور کی خوشبو آس کی سی اور ملائکہ کی خوشبو گلاب کی سی ہے۔ حسن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے پاس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں میں گلاب اور پھول تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوائے آس کے یہ جنت کے پھولوں کا سردار ہے اور دردوکی فضیلت میں گلاب کے فائدہ پہلے گزر چکے ہیں اور باب القرآن اور فصل امانت میں ناشپاتی کے فائدے گزر چکے ہیں۔

آپ کی ایک یہ کرامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو برزخ کا علم عطا فرمایا ہے چنانچہ جب عمر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپ ان کی قبر پر بیٹھ کر فرشتوں سے ان کی باتیں سنتے تھے چنانچہ جب دونوں فرشتے ان کے پاس آئے تو وہ ان سے کانپنے لگے پھر جواب

بصواب دیا دونوں فرشتے ان سے کہہ گئے کہ آپ سوئیے انہوں نے کہا میں کیسے سوؤں حالانکہ تم دونوں کی وجہ سے مجھ پر لرزہ پڑا ہوا ہے باوجودیکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحبت یافتہ ہوں لیکن میں تم دونوں پر خدا کو اور اس کے فرشتوں کو شاہد بناتا ہوں کہ تم دونوں کسی ایماندار کے پاس بغیر سب سے اچھی صورت کے نہ جاؤ' چنانچہ ان دونوں نے ایسا ہی کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے عمر بن خطاب! سوئیے خدا آپ کو مسلمانوں کی جانب سے جزائے خیر دے آپ نے اپنی زندگی اور موت دونوں میں لوگوں کو نفع پہنچایا برزخ درمیانی شے کو کہتے ہیں اور آخرت کا برزخ زندوں اور مردوں کی درمیانی حالت ہے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک معتمد شخص نے مجھ سے کہا کہ اس کو ایک محدث اپنی وفات کے بعد اپنی دنیاوی شکل میں خواب میں نظر آئے اور ان سے کہنے لگے کہ آپ فلاں ہیں انہوں نے کہا ہاں پھر اس نے پوچھا کہ یہ جسم ہے یا روح انہوں نے کہا روح اس کا بیان ہے کہ میں خاموش رہا اور میں نے پہچان لیا کہ وہ مردہ ہیں میں نے پوچھا آپ کہاں ہیں بولے برزخ میں پھر مجھے ایک سبزہ زار میں لے گئے جہاں بکثرت لوگ جمع تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ مردے ہیں اتنے میں ایک زور کی چیخ سنائی دی انہوں نے اپنے کو مجھ سے چھڑا لینا چاہا میں نے مضبوط پکڑ لیا اور ان سے پوچھا کیا ماجرا ہے کہنے لگے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ہیں کیونکہ آپ ہر جمعہ کو اہل برزخ سے ملاقات کیا کرتے ہیں اس پر میں نے انہیں چھوڑ دیا۔

مسئلہ: میں نے فصول مہمہ فی معرفۃ الائمہ میں دیکھا ہے کہ دو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ایک ان میں سے کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی گائے نے میرے گدھے کو مار ڈالا ہے وہ شخص جھپٹا اور کہنے لگا کہ بہائم پر ضمان نہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! ان دونوں میں فیصلہ کر دو علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا دونوں بندھے ہوئے تھے یا کھلے ہوئے تھے یا ایک کھلا تھا اور دوسرا بندھا تھا۔ اس نے کہا گدھا بندھا تھا اور گائے کھلی تھی اور اس کا مالک اس کے ساتھ آپ نے

فرمایا گائے والے پر گدھے کا ضمان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا فیصلہ جاری رکھا۔

لطیفہ: میں نے محب طبری رحمۃ اللہ علیہ کی ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوالقربیٰ میں دیکھا ہے کہ دو شخص بیٹھے کھانا کھا رہے تھے ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور دوسرے کے پاس تین تھیں پھر ان کے پاس ایک تیسرے شخص کا گزر ہوا اور اس نے دونوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور دونوں کو آٹھ درہم دے کر چلا گیا پانچ روٹی والے نے کہا کہ پانچ میرے ہیں اور تین تیرے اس نے کہا نہیں بلکہ چار تیرے ہیں اور چار میرے ہیں دونوں میں اختلاف ہوا اور وہ دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ لائے آپ نے تین روٹی والے سے کہا کہ اپنے ساتھی سے لے لے اس نے کہا میں سوائے تلخ حق کے اور کچھ نہیں چاہتا آپ نے فرمایا تیرا صرف ایک درہم ہے اور اس کے سات کیونکہ آٹھ کے چوبیس ثلث ہوئے جس کی پانچ روٹیاں تھیں اس کے پندرہ ثلث ہوئے اور تیرے تین روٹیوں کے نو ثلث ہوئے کیونکہ تم تینوں نے برابر کھایا ہے پس تو نے اپنے نو ثلث میں سے آٹھ ثلث کھائے اور صرف تیرا ایک ثلث بچ رہا اور تیرے ساتھی نے اپنے پندرہ ثلث میں سے آٹھ ثلث کھالئے تب بھی اس کے سات ثلث بچ رہے۔ لہٰذا مہمان نے سات ثلث تیرے ساتھی کے اور ایک ثلث تیرا کھایا۔ آپ کے زمانہ میں ایک شخص نے دو عورتوں سے نکاح کیا اور دونوں کے تاریک رات میں بچہ پیدا ہوا ایک کے لڑکا اور دوسری کے لڑکی۔ لڑکے کے لئے دونوں جھگڑا کرنے لگیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ لائیں آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنا اپنا تھوڑا دودھ نکالو پھر دونوں کے دودھ کو تولا جس کا دودھ بھاری نکلا اسی کو لڑکا دے دیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یہ فیصلہ آپ نے کس بنا پر کیا آپ نے فرمایا خدا کے قول لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ (۴:۱۱)

(مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے۔)

سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے میں حتیٰ کہ غذا میں بھی مرد کو فضیلت دی ہے۔ ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

پاس دعوی دائر کیا انہوں نے آپ سے کہا اے ابا الحسن اپنے خصم یعنی مقابل کے لئے اٹھیئے حضرت علی رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس کا جواب دریافت کیا آپ نے کہا اس لئے کہ آپ نے میری کنیت کہہ کر مجھے مخاطب بنایا آپ نے یہ کیوں نہ کہا اے علی! اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا سر چوم لیا اور کہنے لگے خدا نے تم لوگوں کی بدولت ہمیں ہدایت کی ہے اور تمہاری ہی بدولت ہم کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالا ہے۔

پہلا فائدہ: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ گوشت کھایا کرو کیونکہ وہ بصر کی جلا ہے رنگ صاف کرتا ہے اور خوش خلقی پیدا کرتا ہے جو چالیس روز تک اسے چھوڑ رہے وہ بدخلق ہو جاتا ہے اوروں نے بیان کیا ہے کہ اس سے ستر قوتیں زیادہ ہوتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ دنیا اور جنت والوں کے کھانوں کا سردار گوشت ہے لفظ المنافع میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے کہ گوشت کھانے کے وقت دل کو فرحت ہوتی ہے۔ نزہۃ النفوس میں ہے کہ بھیڑ کا گوشت حافظہ زیادہ کرتا ہے اور ذہن کو تقویت دیتا ہے اور پشت کا گوشت نہایت پاکیزہ ہوتا ہے پکا ہوا گوشت تلے اور بھنے ہوئے گوشت سے زیادہ نافع ہوتا ہے اور معدہ پر نہایت سبک ہوتا ہے بھیڑ کا بھنا ہوا گوشت نہایت نافع وہ ہے جو ایک برس کے جانور کا گوشت ہو اور ایسی ہی فربہ گوسالہ کا گوشت ہے کیونکہ وہ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور گائے کے گوشت میں بکثرت نقصانات ہیں مگر ہاں اس کے ساتھ سونٹھ اور مرچ سیاہ بکثرت کھائی جائے تو کچھ اصلاح ہو جاتی ہے اور سب سے عمدہ مرغ کا گوشت ہے لفظ المنافع میں مذکور ہے کہ مرغی کا گوشت رنگ کو عمدہ کرتا ہے عقل کو تقویت دیتا ہے۔ خصوصاً جس نے انڈے نہ دیئے ہوں اور پرانے مرغ کا گوشت قولنج کو نافع ہے اور وہ دوا ہے غذا نہیں بایں معنی کہ اس کی کثرت نہ کرنا چاہئے اور نہایت عمدہ مرغ وہ ہوتا ہے جو اپنے بازو نہیں پھٹ پھٹاتا (یعنی چوزہ)۔

دوسرا فائدہ: غنی شخص پر ہر ہفتہ اپنی زوجہ کو دو رطل (ایک کلو) گوشت دینا واجب ہے اور تنگدست کو ایک رطل اور متوسط کو ڈیڑھ رطل اور جمعہ کے روز مسنون ہے کیونکہ اس

دن فراخی کرنا اولیٰ ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ کچا گوشت کھانا جائز ہے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض شیوخ نے کہا ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب کچا گوشت ضرر نہ کرے اور اس میں اختلاف ہوا ہے کہ روٹی اور گوشت میں سے کون افضل ہے ابن مفلح نے بیان کیا ہے کہ یہ وارد ہوتا ہے کہ گوشت افضل ہے کیونکہ وہ جنتیوں کا کھانا ہے پس گوشت تمام سالنوں کا سردار ہے اور روٹی تمام روزیوں سے افضل ہے۔

تیسرا فائدہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر صبح وشام پڑھ لیا کرے اللھم اجعلنی خیرا مما یظنون ولا تواخذنی مما یقولون واغفرلی مالا یعلمون تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور قیامت میں صالحین میں اس کا شمار کرے گا اور جنت میں یحییٰ علیہ السلام کا رفیق بنے گا۔

چوتھا فائدہ: میں نے جدہ میں غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب وسائل الحاجات میں دیکھا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں بشارت نہ دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس کے بعد آپ کو کوہ ابی قبیس پر لائے دیکھتے کیا ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ سجدہ میں ہیں اور اشکوں سے ان کے رخسارے تر ہو رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں اے اللہ اپنے حضور میں میری خواری اور عاجزی پر اور اپنی مخلوق سے میری وحشت پر رحم فرمایئے اور مجھے اپنے ساتھ مانوس بنا لیجئے اے کریم۔ جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے واللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ایسی حالت میں ہیں کہ خدا ان سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور اس دعا کو سجدہ میں جو شخص پڑھے گا گناہوں سے ایسا نکل آئے گا جیسے سانپ کیچل سے نکل آتا ہے۔

پانچواں فائدہ: علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو شخص روزانہ تین بار پڑھ لیا کرے صلوات اللہ وسلامہ علی آدم خدا اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کا رفیق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو شخص حضرت آدم اور حوا علیہ السلام کا ذکر سن کر ان پر درود نہ بھیجے وہ ان

دونوں سے عاق ہو گیا۔ کعب احبار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کوئی مسلمان مرد یا عورت ایسی نہیں جو حضرت آدم اور حوا علیہما السلام کے لئے استغفار کرتے ہوں اور ان کی استغفار ان دونوں پر پیش نہ کی جاتی ہوں اور وہ خوش نہ ہوتے ہوں اور یہ نہ کہتے ہوں کہ اے ربّ عزوجل یہ فلاں بن فلاں ہے اس نے ہمارے لئے استغفار کی اور ہم پر درود بھیجی آپ اس پر رحمت کیجئے اے رب اس کی نیکی اور احسان کو زیادہ کیجئے اس کو کسائی نے قصص الانبیاء میں نقل کیا ہے اور اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا جو شخص حضرت آدم علیہ السلام پر جمعہ کے روز سات بار درود بھیجے خدا اس کو بخش دے اور مناقب عثمان رضی اللہ عنہ میں اصفہانی کے مناقب گزر چکے ہیں۔

حکایت: انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ پڑھ کر ایک لقمہ کھایا پھر فرمانے لگے اے اللہ جو شخص آپ کو اور مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بھیج دیجئے اتنے میں علی رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون؟ جواب ملا: علی۔ میں نے کہہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشغول ہیں آپ نے ایک لقمہ کھایا پھر فرمانے لگے اے اللہ جو شخص آپ کو اور مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بھیج دیجئے اتنے میں علی رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز بلند کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اے انس! دروازہ کھول دیا گیا اور علی رضی اللہ عنہ اندر آئے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا مسکرائے اور فرمانے لگے خدا کا شکر ہے میں ہر لقمہ پر خدا سے دعا کرتا تھا کہ اس شخص کو جو میرے اور خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو میرے پاس بھیج دے انہوں نے عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں تین بار دروازہ کھٹکھٹا چکا ہوں اور انس (رضی اللہ عنہ) مجھے جواب دے دیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے انس! تم نے ایسا کیوں کیا میں نے کہا یا نبی اللہ! میں امیدوار تھا کہ انصار میں سے کوئی شخص ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کوئی انصار میں علی (رضی اللہ عنہ) سے بہتر اور

افضل ہے۔

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کا حق مسلمانوں پر اتنا ہے جتنا کہ والد کا اپنے بیٹے پر حق ہوتا ہے محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون سب سے بہتر ہے آپ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے پوچھا پھر کون آپ نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ مجھے خوف ہوا کہ تیسری بار کہیں عثمان رضی اللہ عنہ کا نام نہ لے دیں اس لئے میں بول اٹھا کہ پھر آپ ہوں گے جواب دیا کہ اور کچھ نہیں میں تو ایک مسلمان آدمی ہوں (سبحان اللہ! کیا شانِ عاجزی وانکساری ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بر سر منبر فرمایا کہ سن لو کہ اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں پھر کہا خدا نے خلافت کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر شروع کیا دوسرے مرتبہ میں عمر رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا تیسرے مرتبہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے خلافت کو مجھ پر ختم کیا مجمع الاحباب میں مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پانچ سال تک خلیفہ رہے شرح مہذب میں ہے کہ کچھ روز کم پانچ سال۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ 40ھ میں شب جمعہ کو ماہ رمضان المبارک میں شہید کئے گئے اور کوفہ میں دفن ہوئے مناقب شیخین میں کوفہ کے کچھ مناقب گزرے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ سو حدیثیں روایت کی ہیں۔ تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ چھیاسی حدیثیں ہیں اور آپ کے تینوں صاحبزادوں یعنی حسن حسین ومحمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہم نے ونیز ابن مسعود وابن عباس وابوموسیٰ رضی اللہ عنہم وغیرہم نے آپ سے روایت کی ہے اور کل بائیس صحابہ آپ سے روایت کرنے والے ہیں لیکن محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ تابعی ہیں انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا اور آپ سے بہت سے مشہور تابعیوں نے روایت کی ہے۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ان کے مناقب ہیں جو شاہِ شجاعان تھے اور کجروی کرنے والوں کی سرکوبی کرنے والے تھے خدا کی شمشیر برہنہ کو دراز کرنے والے ورسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے، و فاطمہ طاہرہ بتول کے شوہر تھے جن کے مناقب پاکیزہ تھے۔ مشارق و مغارب کے شہسوار ستارہ روشن امیر المؤمنین ابی الحسنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے آپ کی اولاد کا ذکر اور آپ کے کچھ مناقب کا بیان آپ کی زوجہ سیدۂ کائنات فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بیان میں آتا ہے۔
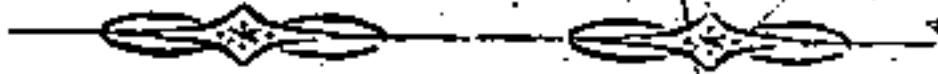
چاروں خلفاء کے مناقب کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (۳:۲۰۰)

اے ایمان والو ایماندار بنے رہو صبر کرو جمے رہو قائم رہو خدا سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ

اس سے مراد یہ ہے کہ اے ایمان والو محبت ابوبکر رضی اللہ عنہ میں صبر کرو اور محبت عمر رضی اللہ عنہ پر جمے رہو اور محبت عثمان رضی اللہ عنہ میں لگے رہو اور محبت علی رضی اللہ عنہ میں خدا سے ڈرتے رہو شاید کہ اس سے تمہاری فلاح ہو جائے۔ طاؤس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ التین سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ الزیتون سے عمر رضی اللہ عنہ طور سینین سے عثمان رضی اللہ عنہ وھٰذالبلد الامین سے علی رضی اللہ عنہ مراد ہیں، میں نے واحدی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب البسیط میں دیکھا ہے کہ التین ایک پہاڑ ہے جس پر دمشق آباد ہے اور الزیتون ایک پہاڑ ہے جس پر بیت المقدس ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ انجیر اور زیتون مشہور مراد ہیں باب امانت میں فصل زراعت کے ذیل میں ان دونوں کے فائدے گزر چکے ہیں اور طور وہ پہاڑ ہے جس پر خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کیں اور سینین پہاڑ کی صفت نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے معنی حسن مبارک کے ہیں اور بلد امین سے مکہ مراد ہے اور انسان سے آدم وحوا علیہ السلام اور ان کی اولاد ہے سوائے انسان کے ہر ذی شعور شکم مادر میں چہرہ کے بل

رہتا ہے اور وہ دراز قد ہوتا ہے اور خدا کے قول اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اس کو دوزخ میں مردود کر دیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور بعض کا قول ہے کہ اس سے پیری اور عجز کی طرف لوٹانا مراد ہے پس جو شخص اپنی طینت میں کثیر الطاعۃ ہو پھر آخر میں وہ بوڑھا اور عاجز ہو جائے تو خدا اس کے لئے اتنا ہی ثواب لکھتا رہے گا جتنا کہ وہ شباب میں عمل کیا کرتا ہے۔ ممنون کے معنی مقطوع کے ہیں اور عامہ مفسرین اس بات پر ہیں فما یکذبك بعد بالدین سے ثواب وعقاب کی تکذیب کرنے والے انسان کو مخاطب بنانا مقصود ہے مقاتل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ اے حساب کی تکذیب کرنے والے صورہ حسنہ اور شباب کے بیان کے بعد تجھے کس شے نے تکذیب پر آمادہ کر دیا اس کے بعد تو پیری کی طرف لوٹایا جائے گا اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ سے مراد یہ ہے کہ کیا خدا اپنی مخلوق کی تدبیر کرنے اور اپنی صنعت میں تمام عادلین سے بڑھ کر نہیں ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سورۃ العصر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھی پھر میں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کیا تفسیر ہے آپ نے فرمایا والعصر میں خدا نے آخری دن کی قسم فرمائی ہے

ان الانسان لفی خسر (بیشک انسان نقصان میں ہے) سے ابوجہل اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (مگر جو ایمان لائے) سے ابوبکر رضی اللہ عنہ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (اور اچھے عمل کیے) سے عمر رضی اللہ عنہ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ (آپس میں حق کی وصیت کرو) سے عثمان رضی اللہ عنہ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔ بعض کا قول ہے اللہ تعالیٰ کے قول الصَّابِرِیْنَ کے مصداق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وَالصَّادِقِیْنَ کے ابوبکر رضی اللہ عنہ وَالْقَانِتِیْنَ کے عمر رضی اللہ عنہ ہیں قانت کے معنی طاعت کرنے والا اور بعض کا قول ہے کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھے اور منفقین کے مصداق عثمان رضی اللہ عنہ اور مُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ کے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں اسحار جمع سحر کی ہے اور سحر صبح کاذب اور صادق کے درمیانی وقت کو

کہتے ہیں نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کے متعلق کہا ہے کہ شفع سے خلفائے اربعہ اور وتر سے حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ آپ نے میرے صحابہ میں میری امت کے لئے برکت رکھی ہے پس ان کی برکت کو سلب نہ کیجئے اور ابی بکر رضی اللہ عنہ پر سب کو متفق کر دیجئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو عزت دیجئے اور عثمان رضی اللہ عنہ کو صبر عنایت فرمایئے اور علی رضی اللہ عنہ کو توفیق فرمایئے یہ پوری حدیث الریاض النضرہ میں ہے میں نے ابن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی شرح بخاری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں سخاوت کا شہر ہوں اور میں علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں۔ میں نے کتاب الفردوس میں بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت دیکھی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام کے تاج اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسلام کے لباس عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اسلام کی زینت اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اسلام کے طبیب ہیں دوسری حدیث میں ہے میں علم کا شہر ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی بنیاد ہیں عمر رضی اللہ عنہ اس کی دیواریں اور عثمان رضی اللہ عنہ اس کی چھت اور علی رضی اللہ عنہ اس کے دروازہ ہیں۔ الدامغانی نے بیان کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نبوت کی عزت و عمر رضی اللہ عنہ نبوت کے حرز و عثمان رضی اللہ عنہ نبوت کے خزانہ اور علی رضی اللہ عنہ نبوت کے نقش و نگار ہیں میں نے شوارد الملح میں اللہ تعالیٰ کے قول وحملنه علی ذات الواح ودسر ○ تجری باعیننا (۵۴:۱۳'۱۴) (اور ہم نے اس کو تختوں اور کیلوں والی کشتی پر اٹھایا جو ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی) کے متعلق دیکھا ہے کہ جب نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی تو جبرائیل علیہ السلام چار کیلیں لے کر ان کے پاس آئے جن میں سے ہر ایک پر لکھا تھا عبداللہ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھ و عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھ و علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ پس ان کی برکت سے وہ کشتی چل نکلی بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کوئی نبی ایسا نہیں جس کی نظیر میری امت میں نہ ہو یعنی میرا

کوئی نہ کوئی امتی اس نبی سے بعض خصائل میں مشابہت رکھتا ہے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظیر و عمر رضی اللہ عنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظیر و عثمان رضی اللہ عنہ ہارون علیہ السلام کی نظیر و علی رضی اللہ عنہ میری نظیر ہیں دوسری حدیث میں ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھے اور جو نوح علیہ السلام کو دیکھنا چاہتا ہو اسے چاہئے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایسے ہیں جیسے میرے بدن میں سے میری دونوں آنکھیں اور عمر رضی اللہ عنہ جیسے میری زبان اور عثمان رضی اللہ عنہ جیسے میرے ہاتھ اور علی رضی اللہ عنہ جیسے میرے بدن میں میری روح ہے۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میری امت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حالت نماز کی پہلی تکبیر کی سی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کی حالت نماز کی قرأت کی سی ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی حالت رکوع کی سی ہے اور علی رضی اللہ عنہ کی حالت سجدہ کی سی ہے ایک بار ایک شخص نے پوچھا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا اس نے پوچھا اور مردوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے والد قیامت کے روز مشک اذفر کے گھوڑے پر سوار ہو کر آئیں گے اس نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قیامت کے روز عنبر اشہب کے گھوڑے پر آئیں گے اس نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز وہ کافور کے گھوڑے پر آئیں گے۔ اس نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ کے بابت کیا فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرے بھائی اور میرے چچا کے بیٹے ہیں قیامت کے روز جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے۔ مسئلہ گھوڑا اونٹ سے افضل ہے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے گھوڑے کی پیشانی سے خیر اور کامیابی قیامت تک وابستہ ہے اور اس کے پالنے والے کی مدد ہوتی ہے اور گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے

جیسا صدقہ کے لئے ہاتھ فراخ رکھنے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں گھوڑا رحمٰن کے لئے گھوڑا انسان کے لئے اور گھوڑا شیطان کے لئے رحمٰن کا گھوڑا تو وہ ہے جو فی سبیل اللہ رکھا جائے اور اس پر سوار ہو کر دشمنان خدا سے قتال کیا جائے اور انسان کا گھوڑا وہ ہے جو پوشیدہ رکھا جائے اور اس پر زیب و زینت کی جائے اور شیطان کا گھوڑا وہ ہے جس پر بازی لگائی جائے (یعنی شرطیں) یا جوا کھیلا جائے اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی عربی گھوڑا نہیں جس کو ہر صبح ان کلمات سے دعا کرنے کی اجازت نہ ملتی ہو وہ کلمات یہ ہیں اے اللہ اپنے بنی آدم میں سے جس کو مجھے دے دیا اور آپ نے مجھے اس کا بنا دیا پس مجھے اس کے اہل اور مال میں سب سے زیادہ محبوب بنا دے اس کو نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ برکت گھوڑے کی پیشانی میں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ گھوڑے کی پیشانی سے قیامت تک خیر وابستہ ہے اجر اور غنیمت دونوں۔ ان دونوں حدیثوں کو بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے باب الذکر والحج میں زیادہ اچھی اچھی باتیں گزر چکی ہیں اور باب الحج میں گزر چکا ہے کہ اونٹ جن سے پیدا ہوا ہے۔

حکایت: محمد بن رزین کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے کہا یا نبی اللہ میں قلیل البضاعۃ اور کثیر العیال ہوں مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے کہ اس کو پڑھ کر دعا مانگا کروں اور اپنے معاملہ میں اس سے مدد لوں آپ نے فرمایا: ہر سختی میں اور ہر نماز کے بعد تم تین بار یہ دعا پڑھا کرو

يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَامَنْ اِحْسَانُهٗ فَوْقَ كُلِّ اِحْسَانٍ يَا مَالِكَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اے قدیم احسان والے اے وہ جس کا احسان سب کے احسان سے بالا ہے اے دنیا و آخرت کے مالک۔

پھر آپ نے فرمایا اس کی کوشش کرو کہ تمہیں اسلام اور سنت اور ان چاروں اصحاب

کی محبت پر موت آئے یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ ہیں تو تمہیں ہرگز آگ نہ چھوئے گی۔

فائدہ: ایک بار جبرائیل علیہ السلام جنت سے سیب کا ایک طبق لے کر اترے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت ہو اسے دے دیجئے اور طبق ڈھکا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ ڈال کر ایک سیب نکال لیا اس کے کنارہ پر تحریر تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ ہدیہ خدا کی جانب سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے ہے اور اس کے ایک طرف لکھا تھا جو صدیق سے عداوت رکھے وہ زندیق ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا سیب نکالا اس کے ایک طرف لکھا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ ہدیہ خدائے وہاب کی جانب سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لئے ہے اور اس کے دوسری طرف لکھا تھا جو عمر رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھے وہ دوزخ میں ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور سیب لیا اس کے ایک طرف بسم اللہ اور یہ تحریر تھا کہ خدائے جنان کی طرف سے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لئے ہدیہ ہے اور دوسری طرف یہ تحریر تھا کہ جو عثمان رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھے اس کا خدا دشمن ہے پھر ایک سیب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکالا اس کے ایک طرف بسم اللہ اور یہ لکھا تھا یہ خدائے غالب کی جانب سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لئے ہدیہ ہے اور دوسری طرف لکھا تھا جو علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھے وہ خدا کا دوست نہیں پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی حمد وثنا کی۔

حکایت: میں نے سورۂ کہف کے متعلق تفسیر قرطبی میں دیکھا ہے کہ کسی شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات میں اللہ تعالیٰ کے قول

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا (۱۸:۳۰،۳۱)

(بیشک جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے اور ہم نیک عمل کرنے

والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ان کے لئے جنات عدن ہے جس کے نیچے
نہریں ہیں اس میں وہ سونے کے کنگن سے آراستہ ہوں گے اور سبز کپڑے
پہنیں گے)

کے متعلق دریافت کیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ وہ تجھ سے بعید
ہوں گے اور نہ تو ان سے یہ چاروں ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ و
علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ سبز لباس کی وجہ یہ ہے کہ نور کی شعاعیں اس میں جمع ہوتی ہیں
بخلاف سپید یا سیاہ کے سُندُس رقیق ریشم ہے اور استبرق دبیز ریشم ہے ارائک تخت کو کہتے
ہیں رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ برأت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کی
ہے کہ جنات عدن جس کی چھت خدائے رحمٰن کا عرش ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
کہ جنت میں ایک محل ہے جس کا نام عدن ہے اس کے چاروں طرف سبزہ زار ہیں اور اس
کے پانچ ہزار دروازے ہیں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحیح البخاری میں ہے کہ
فردوس سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں اور اس کی چھت عرش رحمٰن ہے۔

لطیفہ: میں نے شوارد الملح میں دیکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مملکت
کے دولہا ہیں اور دولہا کبھی تاج کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی عمامہ کے ساتھ اور کبھی
پٹکے کے ساتھ اور کبھی تلوار کے ساتھ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ابوبکر رضی اللہ
عنہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ عمر رضی اللہ عنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پٹکے
عثمان رضی اللہ عنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے جب
حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان کے بدن میں روح داخل کی تو مجھے حکم فرمایا کہ میں
جنت کا ایک سیب لے کر ان کی حلق میں نچوڑ دوں چنانچہ میں نے نچوڑ دیا پس یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ کو پہلے قطرہ سے پیدا کیا اور دوسرے سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو
اور تیسرے سے عمر رضی اللہ عنہ کو اور چوتھے سے عثمان رضی اللہ عنہ کو اور پانچویں سے علی
رضی اللہ عنہ کو آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا رب! یہ کون لوگ ہیں جن پر آپ نے کرم فرمایا

ہے؟ خدا نے ارشاد فرمایا یہ تیری اولاد سے پانچ بزرگ ہیں اور یہ لوگ تمام خلق سے میرے نزدیک زیادہ مکرم ہیں اس کے بعد جب آدم علیہ السلام سے نافرمانی ہوگئی تو عرض کرنے لگے اے ربّ کہ ان پانچوں بزرگوں کی بدولت بھی کیا آپ میری توبہ قبول نہ فرمائیں گے؟ اس پر خدا نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے دروازے سے ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سہارا لئے ہوئے نکلے۔ عمر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں جانب تھے اور عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی چادر کا کنارہ پکڑے ہوئے تھے اور علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ہم اسی طرح جنت میں بھی داخل ہوں گے جو ہم میں فرق کرے اس پر خدا کی لعنت اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ آدم علیہ السلام کی پیدائش کے ایک ہزار برس قبل عرش کے داہنی جانب نور تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لواالحمد کی نسبت دریافت کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے تین حصہ ہیں ہر ایک حصہ اتنا بڑا ہے جیسے آسمان اور زمین کے درمیان کا فاصلہ پہلے حصہ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور سورۂ فاتحہ لکھی ہے دوسرے پر لکھا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور تیسرے پر لکھا ہے ابوبکر صدیق وعمر الفاروق وعثمان ذوالنورین وعلی مرتضٰی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بروایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ عرش کے نیچے ایک منادی پکارے گا کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں تو ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین لائے جائیں گے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا جائے گا کہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہو جائیں اور خدا کی رحمت سے جسے چاہیں جنت میں داخل کیجئے اور خدا کے علم کے موافق جسے چاہے روک دیجئے اور عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا جائے گا کہ آپ میزان کے پاس کھڑے ہو جایئے بمقتضائے رحمت خداوندی

جس کا چاہے عمل بھاری کر دیجئے اور بموافقت علم خداوندی جس کے چاہے عمل ہلکے کر دیجئے اور عثمان رضی اللہ عنہ کو دو جوڑے پہنائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ لیجئے ان دونوں کو پہن لیجئے جب آسمانوں اور زمین کو میں نے پیدا کیا تھا۔ اس وقت سے پیدا کر کے میں نے انہیں آپ کے لئے رکھ چھوڑا ہے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اس درخت سے جس کو خدا نے جنت میں لگایا ہے ایک عصا' عصائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح کا عطا ہوگا اور ان سے کہا جائے گا اس سے لوگوں کو ہنکایئے وہ حوض پر سے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو اس سے ہنکا دیں گے یعنی انہیں حوض پر نہ آنے دیں گے اور دوسری روایت میں ہے کہ ایک منادی پکار کر کہے گا کہ خدا والے لوگ کھڑے ہو جائیں تو ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم اجمعین کھڑے ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ کا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ارشاد ہوگا کہ جنت کے دروازے پر جایئے اور جسے چاہے جنت میں جانے دیجئے اور جسے چاہے روک دیجئے اور عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد ہوگا آپ میزان کے پاس چلے جایئے اور جس کے اعمال چاہے بھاری کر دیجئے اور جس کے چاہے ہلکے کر دیجئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے ارشاد ہوگا آپ حوض کے پاس چلے جایئے جسے چاہے پلایئے اور جسے چاہے واپس کر دیجئے اور علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد ہوگا کہ آپ پل صراط پر چلے جایئے جسے چاہے روک دیجئے اور جسے چاہے گزرنے دیجئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ کو واضح کر دیا جس نے عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کی وہ نور خداوندی سے روشن ہو گیا اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے نہایت مضبوط حلقہ کو تھام لیا۔

لطیفہ: خدا نے جنت میں چار نہریں پیدا کی ہیں اور ہر نہر کو خلفاء اربعہ میں سے کسی کے مشابہ بنایا ہے۔ پس پانی کی نہر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہے کیونکہ پانی زمین کی حیات ہے اور ابی بکر رضی اللہ عنہ کی محبت قلوب کی حیات ہے اور دودھ کی نہر عمر رضی اللہ عنہ کے مشابہ کیونکہ بچہ دودھ سے قوت پاتا ہے اور دین عمر رضی اللہ عنہ کی محبت سے قوت پاتا ہے اور شراب کی نہر عثمان رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہے اور وہ پینے والوں کے لئے لذت ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت ذاکرین کے لئے باعث لذت ہے اور شہد کی نہر علی بن

ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہے کیونکہ شہد امراض کو شفا بخشتا ہے اسی طرح علی رضی اللہ عنہ کی محبت نفاق سے شفا بخشتی ہے اس کو نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

فائدہ: ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس کو خدا کھانا کھلائے اسے کہنا چاہئے اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت دے اور یہ ہمیں زیادہ دے کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ سوائے دودھ کے کوئی اور شے بھی کھانے اور پانی کے قائم مقام ہو سکے اور جان لو کہ نہایت عمدہ دودھ اس وقت ہوتا ہے جب وہ تازہ تازہ دوہا جاتا ہے اور وہ انسان کو تمام پینے کی چیزوں سے زیادہ نافع ہے اور چرنے والے جانور کا دودھ چارہ کھلائے ہوئے جانور کے دودھ سے بہتر ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے جب چارہ جانور میں جا کر ٹھہرتا ہے تو اس کا معدہ اسے پکاتا ہے اور پھر اس کے اوپر کا حصہ خون بن جاتا ہے اور درمیانی حصہ لذیذ دودھ بن جاتا ہے جو گلے سے بآسانی اتر جاتا ہے اور نیچے کا حصہ غلیظ ہوتا ہے پس دودھ بننے والا حصہ تھنوں میں جاتا ہے اور خون رگوں میں اور غلیظ اوجھڑی میں رہ جاتا ہے۔ گوری عورت کے بہ نسبت کالی عورت کا دودھ زیادہ نافع اور صحت بخش ہوتا ہے اور سیاہ لڑکی کا دودھ ناک میں ٹپکانا دردِ سر کو نافع ہے اور شکر کے ساتھ اس کا پینا انسان کو خوش رنگ بناتا ہے اور بوڑھوں کے بدن سے خارش کی بیخ کنی کرتا ہے اور شہد کے ساتھ نزلہ اور دردِ چشم کو نفع بخشتا ہے اور اخلاط سوداویہ کے لئے دودھ سب سے زیادہ بڑھ کر دوا ہے اور وسواس کو نافع ہے جس شخص نے دودھ پیا ہو اس کو اس کے بعد کوئی ثقیل شے نہ کھانا چاہئے اور نہ فوراً سونا چاہئے بلکہ تھوڑی دیر ٹھہر جانا چاہئے نزہۃ النفوس میں بیان کیا ہے کہ جو شخص ساڑھے چار ماشہ پختہ اینٹ پیس کر دودھ کے ساتھ پھانکے تو پیٹ کے کیڑے مر جائیں اور شکم کے تمام ایسے امراض کو نفع کرے کتاب البرکۃ میں ہے کہ چھوارے کے ساتھ دودھ کھانا بدن کو تازگی بخشتا ہے اور بھیڑی کا دودھ سب سے زیادہ مرطوب ہوتا ہے اور اس میں چکنائی اور روغنیت بہت زیادہ ہوتی ہے بکری کا دودھ خشک بدن کو تراوٹ پہنچاتا ہے بدن کو تازگی بخشتا ہے اور بدن کے بدنما دھبوں کو صاف کرتا ہے

اور معدہ کے لئے عمدہ ہوتا ہے کیونکہ قابض اشیاء جیسے شجر بلوط اور بطم وغیرہ چرتی ہے اور دواء قنبر پس بکری کے دودھ ہی سے تیار کی جاتی ہے اور گندھک کے ساتھ اس کا بدن میں لگانا خارشت کو جڑ سے دور کر دیتا ہے۔

کتاب البرکۃ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے کہ پنیر باعث بیماری ہے اور جوز (اخروٹ) بیماری ہے اور جب دونوں مل جاتے ہیں تو شفا بن جاتے ہیں۔ ربیع الابرار میں بیان ہے کہ تازہ پنیر بدن کو تازگی بخشتا ہے طبیعت کو نرم کرتا ہے اور عمدہ غذا ہے اور پنیر کہنہ میں بہت ضرر ہیں اور گائے کے مکھن کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بچہ کے مسوڑھوں پر ملنے سے دانت آسانی سے نکلتے ہیں اور مرغی کی چربی کا بھی یہی اثر ہے اور جو شخص گائے کا تازہ دودھ گرما گرم دوہا ہوا تین روز پے در پے پی لے تو چہرے کی زردی جاتی رہے گی اور گائے کا دودھ بدن کو تازگی بخشتا ہے اور اس سے دست آ جاتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ گائے کے دودھ سے دوا کیا کرو اور دوسری حدیث میں ہے کہ گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ وہ شفا ہے گھی اور زیتون کا تیل آنکھ میں لگانا آنکھ اور پلکوں کی خارش کو دور کرتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے قول وَنَزَعْنَا مَافِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ (۷:۴۳) کے متعلق بیان کیا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو یاقوت سرخ کی کرسیاں بچھائی جائیں گی ایک کرسی پر ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھیں گے ایک پر عمر رضی اللہ عنہ ایک پر علی رضی اللہ عنہ پھر خدا کا کرسیوں کو فرمان پہنچے گا وہ ان کو لے کر عرش کے نیچے اڑ جائیں گی پھر ان کے اوپر ایک یاقوت سپید کا خیمہ آویزاں ہو جائے گا اور چار پیالے لائے جائیں گے ابوبکرؓ عمر کے ساقی بنیں گے اور عمرؓ عثمان کے ساقی اور عثمانؓ علی کے ساقی اور علیؓ ابوبکر (رضی اللہ عنہم) کے ساقی ہوں گے پھر خدا کا جہنم کو حکم ہوگا وہ اپنی موجوں سے گھ جائے گی اور رافضیوں کو اپنے کنارہ پر نکال کر پھینک دے گی اس وقت خدا ان کی آنکھیں کھول دے گا اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب دیکھیں گے اور کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے سعادت اندوز بنایا ہے اور ایک روایت میں ہے یہ وہ لوگ ہیں جو

ان کی متابعت سے سعادت اندوز ہوئے اور ہم ان کی مخالفت سے بد بخت قرار پائے پھر وہ حسرت و ندامت کے ساتھ جہنم میں واپس کئے جائیں گے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ حجر میں بیان کیا ہے اور اظہر یہ ہے کہ یہ آیت جمیع متقین کے بارہ میں ہے ان کے لئے جنتیں ہیں اور وہ ایسے باغ ہیں جن میں چار نہریں جاری ہوں گی پانی کی نہر' دودھ کی نہر' شراب کی نہر' شہد کی نہر اور چار چشمے ہوں گے کافور کا چشمہ زنجبیل کا چشمہ سلسبیل کا چشمہ تسنیم کا چشمہ اور وہاں والے یاقوت و زبرجد و موتی سے مرصع تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ باب الجنۃ میں اس سے زیادہ بیان آتا ہے کیسی جنت؟ وہ جنت جس کو خدا نے متقین کے لئے تیار کیا ہے اور یہ وہی لوگ ہیں جو ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم اجمعین سے محبت رکھتے ہیں ان کے قول و فعل کے پیروکار ہیں۔

فائدہ: بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو اللہ تعالیٰ خلفاء اربعہ کو جنت میں جانے کے لئے ارشاد فرمائے گا تو وہ چاروں بارگاہِ رب العزت میں عرض کریں گے کہ الٰہی! جو لوگ ہم سے محبت کرتے تھے ان کے لئے کیا حکم ہے؟ ارشاد ہوگا: ان سب کو بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔ الزہر الفائح میں لکھا ہے یعنی جو لوگ ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم سے محبت کرنے والے ہیں وہ علی رضی اللہ عنہ کے محبت کرنے والے ہیں وہ علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہیں پس وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جو خلفائے ثلاثہ کے ساتھ جنت میں جائیں گے اور جو صرف علی رضی اللہ عنہ کا محب ہوگا اور خلفائے ثلاثہ سے عداوت رکھتا ہوگا جنت میں اس کا حصہ نہیں۔

حکایت: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ نے فرمایا: میرے پاس آجاؤ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے سینے سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور

نہایت بلند آواز سے کہا اے مسلمانوں کے گروہ یہ ابوبکر صدیق ہیں مہاجرین اور انصار کے شیخ ہیں یہ میرے صحابی اور صدیق ہیں انہوں نے میری اس وقت تصدیق کی جب اور لوگ جھٹلاتے تھے اور مجھے اس وقت پناہ دی جب اور لوگ مجھے دور کرتے تھے اور اس وقت میرے انیس بنے جب اور لوگوں نے مجھے وحشت میں ڈال دیا تھا یہی وہ ہیں جن کی نسبت خدا نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ ان کو دنیا میں والد (یعنی خسر) اور آخرت میں اپنا خلیل بناؤں اور اپنی جان و مال سے میری غمخواری کی اپنے مال سے بلال (رضی اللہ عنہ) کو میرے لئے خرید لیا پس ان سے دشمنی رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور خدا اس سے بری ہے اور میں اس سے بری ہوں پس جسے پسند ہو کہ خدا اور رسول سے بیزار ہو وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر تبرا کہے جو حاضر ہیں ان کو چاہئے کہ غائب کو یہ خبر پہنچا دیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ وہ ۔۔۔ کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں حاضر ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس آ جاؤ وہ قریب آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے سینہ سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور نہایت بلند آواز سے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ یہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہیں یہ مہاجرین اور انصار کے شیخ ہیں یہی وہ ہیں جن کے قلب اور زبان پر خدا نے حق نازل فرمایا یہی وہ ہیں جو حق گو ہیں اگرچہ کسی کو تلخ معلوم ہو پس ان سے دشمنی رکھنے والے پر خدا کی لعنت ہے اور خدا اور میں اس سے بری ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس آ جاؤ وہ قریب آئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے سینے سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ یہ عثمان (رضی اللہ عنہ) مہاجرین اور انصار کے شیخ ہیں یہ وہ ہیں جن سے آسمان کے فرشتے شرماتے ہیں انہی کی نسبت خدا نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں انہیں اپنا سہارا اور اپنا داماد بنا لوں اور اگر تیسری بیٹی ہوتی تو اس کا نکاح بھی انہیں سے کر دیتا۔ پس ان سے

دشمنی رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے پھر فرمایا علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں حاضر ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس آ جاؤ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سینہ سے لگالیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور نہایت بلند آواز سے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! یہ علی ابن ابی طالب ہیں مہاجرین اور انصار کے شیخ ہیں یہ میرے بھائی میرے چچا کے بیٹے اور میرے داماد ہیں یہ میرے گوشت وخون ہیں یہ میری بیقراریوں کے دور کرنے والے ہیں۔ شیر خدا ہیں اور زمین میں خدا کے دشمنوں کے لئے شمشیر خداوندی ہیں پس ان سے دشمنی رکھنے والے پر خدا کی لعنت اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے خدا اس سے بری ہے اور میں بھی اس سے بری ہوں پس جو خدا کی اور میری بیزاری چاہے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر تبرا کہے۔

حکایت: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے مکہ میں ایک نصرانی شخص کو دیکھا اور اس سے اس کے اسلام کا سبب پوچھا اس نے کہا میں ایک جہاز میں تھا وہ ٹوٹ گیا موجوں نے مجھے ایک جزیرے میں جا پھینکا اس میں پھولدار درخت تھے نہریں جاری تھیں جب رات ہوئی میں نے ایک جانور دیکھا اس کا سر شتر مرغ کے سر کی طرح تھا اور اس کا چہرہ آدمی کا سا تھا پیر اونٹ کے سے دم مچھلی کی سی اور وہ کہتا تھا لا الله الا الله محمد رسول الله المصطفى المختار۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ غار میں ان کے ساتھی تھے عمر رضی اللہ عنہ شہروں کے فاتح ہیں عثمان رضی اللہ عنہ گھر میں شہید ہو جانے والے ہیں علی رضی اللہ عنہ کفار پر شمشیر خداوندی ہیں ان کے دشمنوں پر خدائے جبار کی لعنت یہ سن کر میں اس سے بھاگا وہ بولا ٹھہر جا ورنہ ہلاک ہو جائے گا پھر مجھ سے پوچھنے لگا تیرا دین کیا ہے میں نے کہا نصرانیت اس نے کہا اسلام لے آ تو بچ جائے گا میں مسلمان ہو گیا وہ کہنے لگا ابوبکر وعمر و عثمان وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین کی رضا جوئی سے اپنا مقام کامل بنالے میں نے اس سے پوچھا تجھے کس نے بتایا اس نے کہا ہم میں سے ایک قوم جنات کی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئی ہے۔ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگوں کے گروہ میں تمہیں جنات عدن و نعیم کا حال نہ بتلاؤں جنہیں کبھی زوال نہیں لوگوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا چاروں خلفاء کی محبت اپنے اوپر لازم کرلو جو زمین میں سے خدا کے شاہد اور اس کی جنت کے ارکان ہیں یعنی ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم اجمعین کیونکہ ان کی محبت گناہوں کا کفارہ ہے جو ان سے محبت کرتا ہے خدا اور اس کے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار شخص ہیں جن کی محبت کسی منافق کے قلب میں نہیں جمع ہوسکتی اور سوائے مومن کے ان سے کوئی محبت نہیں کرتا وہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

حکایت: کسی ایک صالح کا بیان ہے کہ میرا ایک پڑوسی بڑا گناہ گار تھا میں اس کے پڑوس سے چلا گیا جب اس کی وفات ہوئی تو میرے پاس رات کو ایک دراز قد شخص آیا میں اس کی درازی سے ڈر گیا وہ کہنے لگا میرے ساتھ فلاں کی قبر تک چل میں گیا میں نے اس کی قبر کھولی تو دیکھا کہ باغ سبز کے اندر ایک تخت پر بیٹھا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کرامت تو نے کیسی حاصل کی اس نے کہا میں ہر نماز کے بعد میں یہ کہا کرتا تھا اے اللہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم اجمعین سے راضی رہ اور ان کی محبت کے صدقہ میں مجھ پر رحم فرما۔

میں نے نرجس القلوب وغیرہ میں دیکھا ہے کہ جب خدا کا قول قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (۸۷:۱۴) (جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اس نے فلاح پائی) نازل ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے بعد میں اپنے آپ کو مال کا کبھی مالک نہ دیکھوں گا پھر ان کے بارہ میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی وسیجنبها الاتقى الذى يؤتى ماله يتزكى ○ (۹۲:۱۷، ۱۸) اور جب خدا کا قول یا ایها الذین آمنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع ط (۶۲:۹) نازل ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے بعد خدا مجھے کبھی تاجر نہ دیکھے گا تو خدا نے ان کے بارہ میں یہ آیت نازل فرمائی

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (۳۷:۲۴) اور جب خدا کا قول وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ (۷۹:۱۷) نازل ہوا۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے بعد خدا مجھ کو کبھی سوتا نہ دیکھے گا تو خدا نے ان کے بارہ میں یہ آیت نازل فرمائی كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ○ (۱۷:۵۱) اہل لغت نے بیان کیا ہے کہ ہجوع فقط رات کے سونے کو کہتے ہیں واحدی نے کہا ہے کہ یہ آیت نجران کے اسی آدمیوں کی نسبت نازل ہوئی ہے نجران مکہ سے سات منزل فاصلہ پر مکہ اور یمن کے درمیان ایک شہر ہے اور حجاز میں داخل نہیں ہے وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے اور جب خدا کا قول وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نازل ہوا۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے بعد خدا مجھے جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں میں کبھی نہ دیکھے گا پس ان کے بارہ میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا (۶۱:۴)

امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے خلفائے اربعہ کی نسبت دریافت کیا گیا انہوں نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دل مشاہدہ ربوبیت سے پر ہے چنانچہ ان کا اکثر وظیفہ لا الہ الا اللہ تھا اور عمر رضی اللہ عنہ خدا کے سوا ہر شے کو حقیر سمجھتے تھے اسی واسطے ان کا اکثر وظیفہ اللہ اکبر تھا اور عثمان رضی اللہ عنہ خدا کے سوا ہر شے کو معلول سمجھتے ہیں کیونکہ ہر شے کا مرجع زوال ہے اسی واسطے ان کا اکثر وظیفہ سبحان اللہ رہا اور علی رضی اللہ عنہ ہستی کا ظہور خدا سے سمجھتے ہیں۔ ہستی کا قیام خدا سے اور ہستی کا مرجع خدا کی طرف سمجھتے ہیں اسی واسطے ان کا اکثر وظیفہ الحمد للہ ہے۔ واللہ اعلم
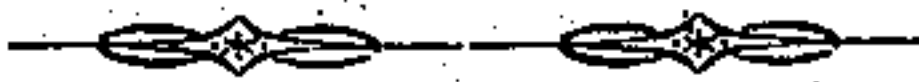
عشرۂ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہارے باپ جنت میں اور ان کے رفیق ابراہیم رضی اللہ عنہ ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق نوح علیہ السلام ہیں اور عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ان کا رفیق میں ہوں اور علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) ہیں اور طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ میں رسولوں کا سردار ہوں اور تمہارے والد صدیقین میں افضل ہیں اور تم ام المؤمنین ہو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے قریش میں سے دس آدمی جنت میں ہیں پھر ان لوگوں کا ذکر فرمایا۔ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا خدا نے ان دسوں آدمیوں کی روح کو جمع کیا اور ان کے انوار سے ایک پرندہ پیدا کیا اور وہ جنت میں ہے۔

بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میری امت پر میری امت میں سب سے زیادہ مہربان ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور دین خداوندی میں سب سے زیادہ قوی عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور سب سے زیادہ حیادار عثمان رضی

اللہ عنہ ہیں اور فیصلہ کرنے میں سب سے بڑھ کر علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری طلحہ رضی اللہ عنہ وزبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جہاں ہوں ان کے ساتھ ساتھ حق ہے اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ رحمٰن کے احباء میں سے ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رحمٰن کے تاجروں میں سے ہیں اور خدا کے امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں اور ہر نبی کا کوئی راز دار ہوتا ہے اور میرے راز دار معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں پس جس نے ان سے محبت کی اس نے نجات پائی اور جس نے ان سے دشمنی کی وہ ہلاک ہوا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابومحمد رضی اللہ عنہ اوران کی والدہ کا نام صفیہ رضی اللہ عنہا تھا وہ اسلام لے آئی تھیں اوران کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں طلحۃ الخیر کا لقب اور یوم حنین میں طلحۃ الجود کا لقب اور غزوۃ العشیرہ میں طلحۃ الفیاض کا لقب عنایت فرمایا تھا کیونکہ انہوں نے ایک کنواں خرید کر خیرات کر دیا تھا اور ایک اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلایا پلایا تھا ان کی زوجہ کا بیان ہے کہ ایک بار میرے پاس غمگین ہو کر آئے میں نے ان سے سبب پوچھا کہنے لگے میرا مال بہت زیادہ ہو گیا ہے اوراس نے مجھے بے چین کر رکھا ہے۔ میں نے کہا بانٹ دو اس پر انہوں نے لوگوں کو تقسیم کر دیا۔ کہ ایک درہم بھی نہ بچا اور چار لاکھ کا مال تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فصیح ملیح صبیح کہہ کر بلایا اور فرمایا: اے ابومحمد (رضی اللہ عنہ) تمہیں مژدہ ہو خدا نے تمہارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے اور تمہارا نام مقربین کے دفتر میں ثبت کیا۔ طلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بصریٰ کے بازار میں گیا۔ مجھے ایک راہب نظر پڑا وہ پوچھنے لگا کیا احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ظاہر ہو گئے ہیں۔ میں نے پوچھا کون احمد؟ اس نے کہا ابن عبدالمطلب' یہی ماہ ہے جس میں وہ نکلیں گے وہ سب سے آخری نبی ہیں حرم سے نکلیں گے اور نخیل وسباخ کو ہجرت کر کے جائیں گے۔ طلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جو کچھ اس نے کہا تھا میرے دل میں جم گیا۔ میں جلدی سے مکہ واپس آیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ محمد بن عبداللہ نے نبوت کا اعلان کیا ہے

اور ابن ابی قحافہ ان کے پیرو ہو گئے ہیں پھر مجھے ابو بکر نظر پڑے میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے ''محمد'' کی پیروی کر لی ہے۔ انہوں نے جواب دیا' ہاں؟ میں نے' جو کچھ راہب نے مجھے کہا تھا اس سے انہیں مطلع کیا وہ کہنے لگے اے طلحہ! ان کی پیروی اختیار کر لو کیونکہ وہ حق کی طرف بلاتے ہیں اس پر طلحہ (رضی اللہ عنہ) اسلام لے آئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طلحہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر اور جو کچھ راہب نے بیان کیا تھا اس سے بہت خوش ہوئے اور ان کا نام جاہلیت اور اسلام میں طلحہ ہی رہا اور یہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں دو قرین کہلاتے تھے کیونکہ جب دونوں اسلام لے آئے تھے نوفل بن خویلد نے ایک ہی رسی میں دونوں کو باندھ دیا تھا۔ پھر خدا نے دونوں کو نجات دی ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے طلحہ! یہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قیامت کے ہولناک منظروں میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ یہاں تک کہ تمہیں اس سے نجات دلاؤں گا۔ ایک روایت میں ہے یہ جبرائیل علیہ السلام مجھے خبر دیتے ہیں کہ قیامت کے روز وہ تمہیں جس ہولناک حالت میں دیکھیں گے اس سے تمہیں چھڑائیں گے اور طلحۃ الطلحات خزاعہ میں سے ایک شخص ہیں۔ ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ ان کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ انہوں نے سو غلام خریدے ان کو آزاد کیا اور ان کا نکاح کر دیا اور ان میں سے جس کے لڑکا ہوا اس کا نام طلحہ رکھا۔

محب طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ 34 ہجری میں مقتول ہوئے۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ تھی اور ان کی والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ یہ سولہ برس کے سن میں اسلام لائے تھے اور بقول بعض آٹھ برس کی عمر میں اور ان کے حقیقی بھائی سائب رضی اللہ عنہ اور حقیقی بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہ بھی اسلام --- لائیں اور ان کے ایک علاتی بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور ایک علاتی بہن زینب رضی اللہ عنہا بھی اسلام لائیں اور زبیر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جنہوں نے راہ خدا میں اسلام میں سب سے پہلے تلوار کھینچی حضور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبیر بن عوام (رضی اللہ عنہ) مسلمانوں کے ارکان میں سے ایک رکن ہیں۔ ایک روز یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر (پنکھا) جھلنے بیٹھ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگ اٹھے اور فرمانے لگے یہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیامت کے روز میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارے چہرے سے جہنم کی چنگاریوں کو دور کروں گا زبیر رضی اللہ عنہ 34 ہجری میں سڑسٹھ 67 برس کے سن میں شہید ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن عوف کا نام جاہلیت میں عبدالکعبہ تھا اور بقول بعض عبدالحارث اور بقول بعض عبد عمر تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا تھا ان کے ایک حقیقی بھائی اسود بن عوف اور دو علاتی بھائی عبداللہ بن عوف اور حمتن بن عوف تھے۔ یہ ساٹھ برس جاہلیت میں اور ساٹھ برس اسلام میں زندہ رہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک بار عبدالرحمٰن بن عوف کا قافلہ تجارت کے لئے شام سے آیا تھا وہ سب چیزوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاد کر لائے اتنے میں جبرائیل نازل ہوئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ عبدالرحمٰن سے میرا اسلام کہہ دیجئے اور انہیں جنت کی بشارت دے دیجئے اور ان کے فضائل میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے غزوہ تبوک میں نماز پڑھی اور آپ نے فرمایا کسی نبی کی روح قبض نہیں ہوتی جب تک کہ اس نے اپنی امت میں سے کسی مرد صالح کے پیچھے نماز نہ پڑھ لی ہو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وضو میں مشغول تھے اور عبدالرحمٰن نے لوگوں کو اوّل وقت میں نماز پڑھائی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ ایک رکعت ملی تھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عبدالرحمٰن بن عوف مسلمانوں کے سرداروں میں سے ایک سردار ہیں خدا نے ابن عوف کو سلسبیل جنت سے سیراب کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمٰن بن عوف آسمان میں امین ہیں۔ زمین میں امین ہیں انہوں نے پینسٹھ حدیثیں روایت کی ہیں۔

حکایت: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک بار بیہوش ہو گیا

تھا۔ میرے پاس دو سنگدل اور سخت فرشتے آئے اور مجھ سے کہنے لگے چل ہم تجھ پر خدائے عزیز امین کے حضور میں نالش کریں گے اس کے بعد ان دونوں کو ایک فرشتہ ملا وہ پوچھنے لگا کہاں چلے ان دونوں نے جواب دیا خدائے عزیز امین کے پاس نالش کرنے اس نے کہا ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے لئے شکم مادر ہی میں پہلے سے سعادت ٹھہر چکی ہے اور ان کی تواضع کا یہ حال تھا کہ اپنے غلاموں میں ایسے مل جاتے تھے کہ پہچان نہ پڑتے تھے اور صحیح بخاری میں ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام کی طرف صحابہ رضی اللہ عنہم روانہ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ وہاں وباء ہے لوگوں میں واپسی کی بابت اختلاف ہوا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم سنو کہ کسی زمین میں وباء ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر اس زمین میں وہ واقع ہو جہاں تم ہو تو وہاں سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلو۔

فوائد

پہلا فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اپنی دونوں ابرو پر کنگھی پھیر لیا کرے وہ وبا سے عافیت میں رہتا ہے اور زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جو شخص کسی زمین میں پہنچے اور وہاں کا پانی لے کر وہاں کی مٹی میں ڈالے تو وہاں کی وبا سے عافیت میں رہتا ہے۔

دوسرا فائدہ: ایک بار قاہرہ (مصر) میں وباء عظیم واقع ہوئی کہ کسی نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔

اللھم یالطیفا لم تنزل الطف بنا فیما نزل انک لطیف لم تزل حی قیوم صمد باقی لہ کتف و انی

اے اللہ اے لطیف! آپ ہمیشہ رہے جو کچھ نازل ہوا ہے اس کے بارہ میں ہم پر لطف فرمایئے بیشک آپ لطف کرنے والے ہیں۔ آپ ہمیشہ زندہ برقرار رہنے اور رکھنے والے بے نیاز باقی ہیں آپ کا جانب بچانے والا ہے۔

اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جس کو کوئی غم یا مرض لاحق ہوا سے سو کر اٹھتے وقت روزانہ چار بار پڑھنا چاہیے۔ وبا لحق انزلنٰه وبالحق نزل (۱۷:۱۰۵) اور کسی دوسرے نے بیان کیا ہے کہ جو وباء کے دنوں میں یہ دعا پڑھے اللھم صلی وسلم علی محمد صلاۃ تحل بھا العقد و تکشف بھا الکرب و تشرح بھا الصدور و تیسر بھا الامور

اور حق کے ساتھ ہم نے اسے اتارا ہے اور وہ حق کے ساتھ اترا ہے۔ اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود بھیج جس سے عقدے کھل جائیں جس سے تکلیفیں دور ہوں اور جس سے سینے کھل جائیں اور کام آسان ہو جائیں۔)

تو حکم خدا سے وہ بچا رہتا ہے۔

تیسرا فائدہ: میں نے حنفیہ کے بعض مصنفات میں دیکھا ہے کہ جو اس کے نام کے حروف لکھ کر اپنے سر پر رکھے اس کو کوئی آفت اور مصیبت نہیں آتی اور نہ حکم خدا سے نظر لگتی ہے وہ حروف یہ ہیں ح ح ح د د ر س ش اور میعہ کی دھونی وبا کو مفید ہے اور اس کی بو قاطع عفونت ہے کیسی ہی عفونت کیوں نہ ہو اور قسط کی دھونی بھی وبا کو نافع ہے اور عنبر کا سونگھنا پینا اور اس کی دھونی لینا فساد ہوا کو نافع ہے اور ایسے ہی قطران کا سونگھنا وبا کو نافع ہے۔ کتاب البیان فی المستعملہ الانسان میں مذکورہ ہے کہ آشجو اور سماق کھانا برف کا پانی پینا ایام وبا میں نافع ہے اور کسی اور نے بیان کیا ہے کہ انار ترش اور آلو بخارا چوسنا بھی یہی نفع رکھتا ہے۔ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ کوئلوں پر پوست انار و آس ڈال کر اوپر سے سرکہ چھڑکنا ایام وبا میں حکم خدا سے نافع ہے اور جو شخص خدا کا نام السلام روزانہ تین سو اکہتر بار یا خدا کا اسم الکریم سات سو ستر بار یا خدا کا اسم الحفیظ آٹھ سو نوے بار ایام وباء میں پڑھا کرے تو حکم خدا سے وہ محفوظ رہے گا۔

حکایت: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا جو شخص اصحاب بدر میں سے ہو اس کے لئے میرے پاس چار لاکھ دینار ہیں چنانچہ اس روز ڈیڑھ لاکھ ان لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ جب رات آئی تو انہوں نے لکھا کہ فلاں کو اتنے اور فلاں کو اتنے یہاں

تک کہ اپنا کرتہ اور اپنا عمامہ تک لکھ دیا اور اپنے مال میں سے کچھ باقی نہ رکھا جو فقراء کے لئے لکھ نہ دیا ہو جب انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے میرا اسلام کہیے اور ان سے کہہ دیجئے کہ خدا نے تمہارا صدقہ قبول فرمالیا اور وہ خدا اور رسول کے وکیل ہیں اپنے مال میں جو تصرف چاہیں کریں ان پر کچھ حساب و کتاب نہیں اور ان کے لئے جنت کا مژدہ سنایا۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے تیس ہزار غلام آزاد کئے تھے اور امہات المؤمنین کے لئے ایک باغ کی وصیت کی تھی جو چار لاکھ کو فروخت ہوا ان کی نسبت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کئے جائیں تو انہوں نے کہا کہ آپ کے حجرہ کو تنگ نہیں کرنا چاہتا مجھ سے اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے عہد ہوا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو انتقال کرے گا دوسرے کے پہلو میں دفن ہوگا پس ان کی قبر اور عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر ابراہیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ میں نبی اور انہوں نے چار بیبیاں چھوڑیں تھیں ان میں سے ہر ایک کو اسی ہزار میراث ملی اور انہوں نے پچھتر برس کے سن میں 81ء ہجری میں وفات پائی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص کی کنیت ابواسحٰق ہے اور ان کے دو علاتی بھائی تھے۔ عامر اور عمیر۔ سعد رضی اللہ عنہ سترہ (۱۷) برس کے سن میں اسلام لائے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) ہزار سواروں کے برابر ہیں پھر فرمایا: اے سعد تم کہیں ہو تم دین کی نصرت کرنے والے ہو مدینہ سے دس میل کے فاصلے پر مقام عقیق میں ان کا انتقال ہوا اور لوگ ان کو اپنی گردنوں پر اٹھا کر لائے ان کا انتقال کچھ اوپر ساٹھ برس کی عمر میں 55 ہجری میں ہوا تھا اور عشرۂ مبشرہ میں سب سے آخر میں انہیں کا انتقال ہوا تھا اور ان کی نماز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے بھی پڑھی تھی انہوں نے دو سو ستر حدیثیں روایت کی

ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی کنیت ابی الاعور ہے ان کے والد زید بن نوفل (رضی اللہ عنہ) اسلام لے آئے تھے۔ واحدی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا (۱۷:۳۹)

(اور جو لوگ بت پرستی سے کنارہ کش ہوئے)

سلمان فارسی اور ابی ذر و زید بن نوفل رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوا ہے خدا نے ان کو بغیر کسی نبی و کتاب کے ہدایت بخشی تھی کہ یہ بت پرستی سے اجتناب کرتے تھے۔ ان کے صاحبزادے سعید رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد زید کے لئے استغفار کرنے کی درخواست کی چنانچہ آپ نے ان کے لئے استغفار کیا اور فرمایا کہ یہ قیامت میں تنہا ایک جماعت ہو کر اٹھیں گے ان کی بیٹی عاتکہ سعید رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں یہ نہایت باجمال تھیں۔ اسلام لائیں اور ان سے عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے نکاح کیا تھا۔ انہوں نے عبداللہ کو جہاد سے باز رکھنا چاہا اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دینے کا حکم دیا چنانچہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی اس کے بعد شوقیہ اشعار پڑھتے تھے اس پر ان کے والد نے انہیں مراجعت کرنے کی اجازت دے دی اس کا بیان باب الخوف میں گزر چکا ہے سعید رضی اللہ عنہ کا اپنی زمین میں بمقام عقیق 50ھ ہجری میں انتقال ہوا اور مدینہ اٹھا کر لائے گئے اور وہاں دفن ہوئے۔ انہوں نے اڑتالیس حدیثیں روایت کیں۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا نام اسلام اور جاہلیت میں عامر رہا ان کی کنیت ابو عبیدہ ہے ان کے والد بدر کے روز کافر مقتول ہوئے تھے ان کی قبر غور بیسان میں

ہے۔انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ پرانے گناہوں کی نئی نیکیوں سے خبر گیری کیا کرو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اتنے گناہ کرے کہ یہاں سے لے کر آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر وہ ایک نیکی کرے تو اس کے گناہوں پر غالب آ کر انہیں مقہور کر دے گی۔عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے ایک بار کہا کچھ آرزو کرو ایک شخص بولا میری یہ آرزو ہے کہ یہ مکان سونے سے بھر جائے تا کہ میں راہ خدا میں خرچ کرتا دوسرا بولا کہ کاش یہ موتی جواہر سے بھر جاتا کہ میں راہ خدا میں خرچ کرتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش یہ ابی عبیدہ بن جراح (رضی اللہ عنہ) کے ایسے لوگوں سے بھر جاتا ان کا انتقال 18 ہجری میں زمانہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ہوا۔اللہ تعالیٰ سب صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے قیامت تک رضا مندر ہے اور ہم کو دین و دنیا و آخرت میں ان سے نفع پہنچائے۔
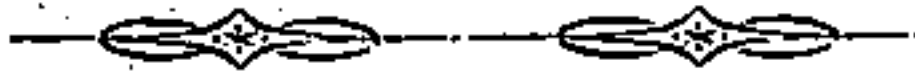
مناقب سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں آپ کو زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تم سے مجھے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہو علامہ کلابازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے میں نہایت رقیق القلب ہوں کیونکہ محبت میں طبیعت کو اثر ہوتا ہے اور عزت خدا کی طرف سے ہے۔ پس علی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ جلیل القدر تھے اور عزت میں طبیعت کا کوئی اثر نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اس کے دونوں بیٹوں سے محبت کرتا ہے وہ دوزخ سے امن میں رہیں گے۔ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا میں درخت ہوں فاطمہ رضی اللہ عنہا اس کا تنا ہیں علی رضی اللہ عنہ اس کے شاخیں اور حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ اس کے پھل ہیں اور ہم اہل بیت کے محبین اس کے پتے ہیں اور ہم سب یقیناً جنت میں ہیں۔ اور دوسری حدیث میں ہے جس کو آفتاب نہ ملے وہ چاند سے تمسک کرے اور جس کو چاند نہ ملے وہ زہرہ سے تمسک کرے اور جس کو زہرہ نہ ملے اس کو فرقدین سے تمسک کرنا چاہیے اس کی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب میں ہوں علی رضی اللہ عنہ چاند ہیں زہرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما فرقدان ہیں اس کو عرائس میں بیان کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اے علی! میری تمہاری پیدائش ایک ہی درخت سے ہوئی ہے میں اس کی جڑ ہوں تم اس کی شاخ ہو

حسن و حسین رضی اللہ عنہما اس کی ڈالی ہیں جو شخص اس کی ڈالی سے لٹک جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح علیہ السلام کی سی ہے جو اس پر سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جو اس سے رہ گیا دوزخ میں پڑا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کی پیروی اختیار کرو گے ہدایت پاؤ گے اصحاب رضی اللہ عنہم کو ستاروں سے تشبیہ دی ہے کیونکہ بحری مسافروں کو راہ نجات ستاروں ہی سے معلوم ہوتی ہے ایسی ہی صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت قیامت کے احوال سے نجات کی دلیل ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں انتقال کرے وہ ایماندار مرتا ہے اور جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وفات پاتا ہے وہ شہید مرتا ہے۔ اور جو شخص آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر مرتا ہے ملک الموت اسے جنت کی بشارت دیتے ہیں اور جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مرتا ہے اس کی قبر میں جنت کی طرف دو دروازے کھل جاتے ہیں اور جو شخص آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مرتا ہے خدا اس کی قبر کو ملائکہ رحمت کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے سن لو جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مرتا ہے وہ اہل سنت و جماعت میں شامل ہو کر انتقال کرتا ہے۔ سن لو جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مرتا ہے جنت کی طرف ایسے بھیجا جاتا ہے جیسے دلہن اپنے گھر بھیجی جاتی ہے اور جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں مرتا ہے قیامت کے روز وہ اس حال سے آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔ (رحمت خدا سے ناامید) سن لو جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں مرے گا وہ کافر مرے گا سن لو جو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں مرے گا وہ جنت کی بو نہ سونگھے گا۔ اس کو قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ شوریٰ کے متعلق نقل کیا ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تمام لوگ ہیں جو آپ کے اور آپ کے دین کی قیامت تک پیروی کریں گے۔ ازہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہی اقرب الی الصواب ہے اور دوسروں نے اس کو پسند کیا ہے۔ سرکار غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ کی

کسی مجلس میں بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کی آل کون ہیں آپ نے فرمایا ہر پرہیز گار آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ کسی عارف نے کہا ہے کہ میں نے آدم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ہے آپ نے فرمایا: اے بیٹا تم نے اپنا نسب مجھ تک صحت کے ساتھ پہنچایا اور اس پر تم قانع ہو گئے کہ تم آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور حقیقۃً تم میں ان کی اولاد میں سے وہی ہے جو ان کی سی اطاعت کرے اور ان کی سی توبہ کرے۔

فائدہ: قنبر ایک چھوٹی سی چڑیا ہوتی ہے جس کے سر پر تاج ہوتا ہے اس کا وظیفہ یہ ہوتا ہے: اے اللہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن پر لعنت کر۔ اس کا پکا ہوا یا بھنا ہوا گوشت قولنج کے لئے نہایت نافع ہے اور اسی طرح اگر محلب پیس کر شہد کے شربت کے ساتھ استعمال کی جائے تو وہ بھی قولنج کو نافع ہے اور محلب کا جوشاندہ کنکری کو ریزہ ریزہ کر کے نکال دیتا ہے اگر مرغی کو دس روز تک سیب کھلا کر اسے وہ شخص کھائے جس کے جوڑ وغیرہ سن پڑ گئے ہوں تو حکم خدا سے یہ مرض دور ہو جائے۔

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے لئے جب تشریف لے جاتے تھے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر سے ہو کر گزرتے تھے اور فرماتے تھے الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت یطھر کم تطھیرا۔

نماز کو اٹھو اے گھر والو! خدا تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے آلودگی کو دور کر دے اے اہل بیت اور تمہیں پاک کر دے۔

بعض کا قول ہے کہ یہاں رجس سے مراد طمع و بخل ہے۔ اور تطہیر سے سخاوت مراد ہے۔

لطیفہ: خدا نے پانچ چیزوں میں پانچ چیزیں رکھی ہیں قناعت میں عزت گناہ میں ذلت شب بیداری میں ہیبت اور بھوکے شکم میں حکمت اور ترک طمع میں تونگری۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ سب سے زیادہ عزت دار پانچ ہیں زاہد اور فقیہ صوفی اور غنی

متواضع اور فقیر شاکر اور شریف سنی یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنے والا کلبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ اہل بیت فاطمہ رضی اللہ عنہا و حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ کا قول ہے کہ اہل بیت صرف آپ کی ازواج ہیں نسفی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں جب جنت میں داخل ہوئے تو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کا محل دیکھا جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے جبرائیل علیہ السلام نے اس محل کے درخت سے ایک سیب توڑ لیا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سیب کو کھا لیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے ایک لڑکی پیدا کرے گا جو خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حمل میں آئے گی چنانچہ جب خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حمل میں فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو انہیں نو ماہ تک جنت کی خوشبو آتی رہی جب وہ پیدا ہوئیں تو وہ خوشبو جاتی رہی چنانچہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے مشتاق ہوتے تھے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دیدہ بوسی فرماتے تھے جب وہ بڑی ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو تو یہ حور کس کے لئے ہے اتنے میں جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کہ خدا نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ آج فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنت میں ان کی والدہ کے محل میں عقد ہوا ہے۔ اسرافیل علیہ السلام نے خطبہ پڑھایا ہے اور جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام شاہد بنے اور خدائے ربّ العزت ولی ہوئے اور شوہر علی رضی اللہ عنہ بنے۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد ہی میں تھے۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام مجھے آگاہ کرتے ہیں کہ خدا نے فاطمہ کو تمہاری زوجیت میں دیا اور ان کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ بنایا اور شجر طوبیٰ کو وحی بھیجی ہے کہ ان پر در و یاقوت زیورات اور جوڑے نثار کرے چنانچہ اس نے نثار کئے اور در و یاقوت و زیورات و لباس کے طبق میں سے حوریں لوٹنے دوڑیں اب قیامت تک وہ سب ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے رہیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ) تمہیں مژدہ ہو کیونکہ قبل اس کے کہ میں تمہارا نکاح زمین

پر کرتا خدا نے تمہارا نکاح آسمان پر کر دیا اور تمہارے آنے سے قبل میرے پاس آسمان سے ایک فرشتہ اتر کر آیا جس کا ایسا میں نے آج تک کوئی فرشتہ ملائکہ میں کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کے کئی چہرے اور کئی بازو ہیں اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! السلام علیک مجمع کے اجتماع اور نسل کی پاکیزگی کی خوشخبری سنئے میں نے پوچھا کیا ہے۔ اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرش کے ایک پایہ پر مقرر ہوں میں نے خدا سے درخواست کی کہ مجھے آپ کو مژدہ سنانے کی اجازت ملے اور میرے پیچھے یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو کچھ آپ کے ربّ نے آپ پر کرم کیا ہے۔ اس کی اطلاع دینے آئے ہیں اس کی یہ بات پوری بھی نہ ہونے پائی تھی کہ اس کے پیچھے جبرائیل علیہ السلام بھی نازل ہوئے اور کہنے لگے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیک پھر میرے ہاتھ میں ایک حریر سفید کا ٹکڑا رکھ دیا۔ اس میں بخط نور دو سطریں مرقوم تھیں میں نے پوچھا یہ کیسی تحریر ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا خدا نے زمین کی طرف دیکھا تو اپنی مخلوق میں سے آپ کو چن لیا اور اپنی رسالت دیکر مبعوث کیا پھر دوبارہ زمین کی طرف دیکھا تو آپ کے بھائی اور وزیر اور ساتھی کو چن لیا اور ان سے آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون شخص ہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ دونوں جہاں میں آپ کے بھائی اور نسب میں آپ کے چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں اور خدا نے جنتوں کو حکم بھیجا کہ وہ آراستہ ہو جائیں اور حوروں کو حکم ہوا کہ زینت کریں اور شجرہ طوبیٰ کو حکم ہوا کہ جو کچھ زیورات اور لباس کے جوڑے تجھ پر ہیں وہ نثار کر دے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ام ایمن رضی اللہ عنہا روتی ہوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئیں۔ آپ نے ان سے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ میرے پاس ایک انصاری آیا اور اس نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا تھا اس نے اوپر سے بادام اور شکر نثار کیا مجھے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح یاد آیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ان پر سے کچھ بھی نثار نہ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے

کرامت بخشی کے ساتھ مبعوث کیا اور رسالت کے ساتھ مخصوص فرمایا یقیناً خدا نے جب علی رضی اللہ عنہ کا فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ملائکہ مقربین کو حکم دیا تھا کہ عرش کا حلقہ کر لیں ان میں جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام و اسرافیل علیہ السلام بھی تھے اور جنتوں کو آراستگی کا اور حوروں کو زینت کا حکم دیا پھر حوروں کو رقص کا حکم پہنچا چنانچہ حوروں نے رقص کیا پھر پرندوں کو حکم دیا گیا کہ وہ نغمہ سرائی کریں چنانچہ پرندے بھی نغمہ سرا ہوئے اس کے بعد شجرہ طوبیٰ کو حکم دیا کہ ان پر سے مروارید تازگی آمیز و دُرِّ سپید و زبرجد سبز و یاقوت سرخ نثار کرے اور ایک روایت میں ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک شب معراج میں نکاح ہوا تھا۔ خدا نے اسے حکم دیا کہ تجھ پر جو درو جوہر و مرجان ہیں ان کو نثار کر دے۔

حوا اور آدم علیہما السلام کے نکاح کا بیان

کسائی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا بیان ہے کہ جب خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو حوا علیہ السلام کو ان کی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور وہ جنت میں تھے اور حوا علیہ السلام کو ستر حوروں کا حسن عطا فرمایا تھا چنانچہ حوا علیہ السلام حور عین کے گروہ میں ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے ستاروں میں قمر۔ آدم علیہ السلام خواب میں تھے جب وہ بیدار ہوئے تو حوا علیہ السلام کی طرف انہوں نے ہاتھ بڑھایا ان سے کہا گیا ابھی نہیں یہاں تک کہ مہر ادا نہ کرلو، آدم علیہ السلام نے پوچھا ان کا کیا مہر ہے ارشاد ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود بھیجو اور بقول بعض یہ کہا گیا یہاں تک کہ ان کی دین کی باتیں انہیں سکھلا دو۔ خدا نے آدم علیہ السلام کو ایسا حسن وکمال عطا فرمایا تھا کہ ان کا داہنا رخسارہ شعاع آفتاب پر غالب تھا۔ اس میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تھا اور بایاں رخسارہ چاند کی تابش پر غالب تھا اس میں یوسف کا نور درخشاں تھا جب آدم علیہ السلام نے حوا علیہ السلام کا چہرہ اور حوا علیہ السلام نے آدم علیہ السلام کا چہرہ دیکھا تو آدم علیہ السلام نے کہا اے حوا! میرا خیال ہے کہ تجھ سے اور مجھ سے زیادہ حسین کوئی مخلوق خدا نے نہ بنائی ہوگی خدا نے جبرائیل علیہ السلام کو وحی کی کہ آدم علیہ السلام اور حوا علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فردوس اعلیٰ میں لے جاؤ اور ان دونوں کے لئے جنت کے محلوں میں کوئی محل کھول دو چنانچہ یاقوت سرخ کے محل کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اس میں کافور کا ایک قبہ زبرجد کے پایوں پر باغ زعفران میں قائم تھا۔ جبرائیل علیہ السلام نے اس قبہ کا دروازہ کھولا تو اس کے اندر ایک سونے کا تخت نظر پڑا جس کے پائے مروارید کے تھے اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس سے نور اور شعاعیں نکلتی تھیں اس کے سر پر جواہر سے مرصع سونے کا تاج تھا۔ آدم علیہ السلام نے اس سے زیادہ خوبصورت کوئی عورت نہ

دیکھی تھی۔ آدم علیہ السلام نے پوچھا: اے ربّ یہ کون ہے ارشاد ہوا فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے پوچھا اس کا شوہر کون بنے گا۔ ارشاد ہوا جبرائیل ذرا قصر یاقوتی کا دروازہ تو کھول دو چنانچہ وہ کھول دیا گیا۔ اس کے اندر کافور کا ایک قبہ نظر پڑا جس میں سونے کا ایک تخت تھا اس پر ایک جوان بیٹھا تھا جس کا حسن حسن یوسف کی نظیر تھا ارشاد ہوا یہی جوان علی بن ابی طالب فاطمہ رضی اللہ عنہا کا شوہر ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے کہا اے ربّ ان کی اولاد بھی ہے خدا نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا قصر مروارید کا دروازہ کھول دیا جائے چنانچہ قصر مروارید کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اس میں زبرجد کا ایک قبہ تھا اس میں عنبر کا ایک تخت رکھا تھا اس پر حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی صورت موجود تھی اس کے بعد آدم علیہ السلام اپنے مقام پر واپس آئے پھر جب خدا نے ان کا حوا علیہ السلام سے نکاح کر دیا تو فرشتوں نے ان دونوں پر سے جنت کی چیزیں نثار کیں۔ اسی واسطے بادام وشکر منقی وغیرہ لٹانا حلال ہو گیا اور ان کا لوٹنا بھی جائز ہے اور اس کا چھوڑ دینا اولیٰ ہے مگر جب یہ معلوم ہو کہ لوٹانے والا بعض کو بعض پر ترجیح نہیں دیتا اور ان چیزوں کا لوٹنا انسانیت کا قادح نہیں اور جو پا جائے وہ مالک ہو جاتا ہے۔ اگر چہ کسی کے کپڑے میں اس کے قصد سے گر پڑے اور ہوا سے اوپر ہی اوپر لے لینا مکروہ ہے پھر خدا نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جنت کا ایک گھوڑا لے آئیں جس کا زیور مشک وکافور وزعفران کا تھا اس کے بازو جوہر کے تھے اس پر آدم علیہ السلام سوار ہوئے اور حوا علیہ السلام جنت کی ایک اونٹنی پر بیٹھیں اور داہنے اور بائیں فرشتے ہمراہ چلے یہاں تک کہ دونوں جنت عدن میں داخل ہوئے۔ اتنے میں ایک تخت نظر پڑا جس میں قسم قسم کے جواہر کے سات سو پائے تھے اور تخت پر چار قبے بنے تھے قبۃ الرضوان وقبۃ الغفران وقبۃ الرحمۃ وقبۃ الکریم بس آدم علیہ السلام اور حوا علیہ السلام اترے اور ان کے لئے جنت کے میوے لائے گئے پھر وہ قبہ رحمت میں گئے اور ایک منادی نے ندا کی اے آسمان والو خدا نے آدم علیہ السلام اور حوا علیہ السلام کا نکاح کر دیا اور جنت میں جو کچھ ہے سوائے اس درخت کے سب ان کے لئے مباح کر دیا پھر جو کچھ خدا کے علم میں سابق ہو چکا تھا جب ان سے سرزد ہوا تو آدم علیہ السلام باب توبہ سے اترے اور حوا

علیہ السلام باب رحمت سے اتریں اور ابلیس باب لعنت سے اترا اور سانپ باب غصہ سے اترا اور طاؤس باب غضب سے اترا اور باب خوف میں پہلے اس سے زیادہ گزر چکا ہے۔
ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ حوا علیہ السلام کے حمل میں ہابیل اور ان کی بہن جنت ہی میں آئی تھیں اور درخت میں سے کھانے سے قبل ہی دونوں بغیر کسی قسم کی گرانی کے اور تکلیف کے پیدا ہو چکے تھے اور قابیل اور ان کی بہن دنیا میں پیدا ہوئی تھیں۔

فائدہ: محب طبری رحمۃ اللہ علیہ نے ریاض النظرہ میں بیان کیا ہے کہ یہ ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار عزوجل سے درخواست کی ہے جو کوئی میرا داماد بنا ہو یا میں اس کا داماد بنا ہوں جہنم میں نہ جائے طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھے امید ہے کہ یہ فضیلت اس کے لئے بھی قیامت تک رہے گی جو آپ کی اولاد میں سے کسی سے دامادی کا رشتہ قائم کرے جس شب کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس رخصت ہو کر گئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے سبزی مائل خچر پر سوار کیا اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کو آگے سے کھینچ کر لے چلیں اور پیچھے سے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنکاتے جاتے تھے ابھی یہ تینوں شخص اثنائے راہ میں تھے کہ ایک آواز سنائی دی دیکھتے کیا ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کو لئے ہوئے موجود ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم سب کیوں اترے ہو وہ بولے ہم سب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کے شوہر کے یہاں پہنچانے آئے ہیں پس جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام نے اور دوسرے فرشتوں نے تکبیر کہی چنانچہ اسی سبب سے دولہا دولہن کے ساتھ تکبیر کہنا سنت قرار پایا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ خدا نے جب مجھے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح علی رضی اللہ عنہ سے کرنے کا حکم صادر فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا کہ خدا نے جنت میں قصر مروارید بنایا ہے ہر ہر بانس کا درمیان سونے سے بندھا ہوا یاقوت لگایا ہے اور اس کی چھتیں زبرجد سبز کی ہیں اس میں یاقوت سے آراستہ طاق ہیں پھر اس پر بالا خانہ تعمیر ہوا ہے جس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے تو ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ یاقوت کی ہے تو

ایک اینٹ زبرجد کی اور اس میں اس کے چاروں طرف سے چشمے جوش زن ہیں۔ اس کے گرداگرد نہریں ہیں اور نہروں پر موتی کے قبے ہیں جو سونے کی زنجیروں سے جکڑے ہوئے اس سے مانند شاخ کے نکلے ہوئے ہیں اور اس کو چاروں طرف سے درختوں کے پتوں نے گھیر رکھا ہے۔ اور ہر قبہ میں مروارید سپید کا تخت بچھا ہے اور اس کی زمین پر زعفران کا فرش بچھا ہے ہر قبہ میں سو دروازے ہیں ہر دروازہ پر دو لڑکیاں ہیں اور دو درخت ہیں قبوں کے گرد آیۃ الکرسی لکھی ہے ہم نے پوچھا: اے جرائیل! یہ کس کی جنت ہے انہوں نے کہا کہ خدا نے یہ علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے تیار کی ہے۔ ایک روایت میں ہے جرائیل علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ خدا نے فرشتوں کو بیت المعمور کے پاس جمع ہونے کا حکم دیا۔ نفسی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ وہ چوتھے آسمان پر ہے اس میں چار ستون ہیں ایک ستون یاقوت سرخ کا ایک ستون زمرد سبز کا ایک ستون چاندی کا ایک ستون سونے کا ہے عرائس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آسمان دنیا پر ایک گھر ہے جسے بیت المعمور کہتے ہیں وہ کعبہ کے مقابل ہے رفیع اعلیٰ سے اتر کر وہاں فرشتے آتے ہیں۔ اور خدا نے رضوان کو حکم فرمایا ہے کہ بیت المعمور کے دروازہ پر منبر کرامت نصب کرے اور ایک فرشتہ کو جس کا نام راحیل ہے یہ حکم ہوا کہ اس پر چڑھے چنانچہ وہ منبر پر گیا اس نے خدا کی حمد و ثنا کی جو اس کی ذات کی شایان ہے آسمان خوشی سے اور سرور کے مارے جھومنے لگے اور خدا نے میرے پاس وحی بھیجی کہ میں عقد کئے دیتا ہوں چنانچہ ارشاد ہوا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی کنیز فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح جو میرے رسول ہیں کر دیا اور عقد باندھ دیا اور میں نے فرشتوں کو گواہ مقرر کیا اور اس پارہ حریر میں ان کی شہادت میں نے ثبت کر دی اور مجھے حکم ہے کہ میں آپ کے سامنے اسے پیش کروں اور اس پر مشک سپید کی مہر لگا دوں اور اس کو داروغہ جناں رضوان کے حوالہ کر دوں۔ محب طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ پڑھا:

الحمد للّٰہ المحمود بنعمۃ المعبود بقدرتہ المرھوب من عذابہ

وسطوته النافذ امره فی سمائه وارضه بحكمة الذی خلق الخلائق بقدرته امرهم باحكامه واعزهم بدينه واكرمهم بنبيه محمد صلى الله عليه وسلم و ملة ان الله تبارك اسمه وتعالت عظمته جعل المصاهره سببالا حقا وامر امفترضا اوشح به الارحام والزم الانام فقال عزمن قايل وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان ربك قديرا فامر الله يجری بقضائه وقضاؤه يجری بقدرته ولكل قضاء قدر ولكل قدر اجل ولكل اجل كتاب۔

خدا کی حمد ہے جو اپنی نعمت سے ستودہ ہے جو اپنی قدرت سے معبود ہے جس کے عذاب اور سطوت سے خوف کھایا جاتا ہے جس کے آسمان اور زمین میں اس کا حکم حکمت سے جاری ہے جس نے خلائق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنے احکام سے انہیں امتیاز بخشا اور اپنے دین سے انہیں عزت دی اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی ملت سے انہیں مکرم بنایا یقیناً خدا کا نام بابرکت ہے اس کی عظمت بلند ہے۔ اس نے خویشی کو سبب لاحق اور فرض کام بنایا ہے اس سے رحموں کو شگافتہ کیا اور اس سے لوگوں کو ملتزم بنایا چنانچہ خدا نے ارشاد فرمایا ایسا قائل عزیز الوجود ہے اور وہ وہ ہے جس نے پانی سے انسان پیدا کیا پھر اس کو نسب اور خسر بنایا اور تیرا ربّ صاحب قدرت ہے۔ پس خدا کا حکم اس کی قضا سے جاری ہے اور اس کی قضا اس کی قدرت سے جاری ہے اور ہر قضا کے لئے قدرت ہے اور ہر قدر کے لئے وقت ہے اور ہر وقت کے لئے تحریر ہے۔

بعد اس کے یہ کہ خدا نے مجھے فاطمہ بنت خدیجہ رضی اللہ عنہما کا نکاح علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا گواہ رہو کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے چار سو مثقال چاندی پر نکاح کر دیا اگر علی رضی اللہ عنہ اس پر راضی ہوں حضرت علی رضی اللہ

عنہ نے کہا یا نبی اللہ میں راضی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تم دونوں میں میل جول رکھے اور تم دونوں کا بخت سعید ہو خدا تم دونوں کو برکت دے۔

مسئلہ: روضہ میں مذکور ہے مسنون یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج وبنات رضی اللہ عنہن (بیٹیاں) کے مہر سے زیادہ مہر نہ مقرر کیا جائے اور اس کی مقدار پانچسو درہم ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج کے مناقب میں اس کے خلاف گزر چکا ہے۔ امامین (امام احمد و شافعی رحمۃ اللہ علیہما) کے نزدیک سب سے کم مہر اتنا مقرر ہو سکتا ہے۔ جتنے کی کہ بیع صحیح ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ربع دینار بتلاتے ہیں اور امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دس درہم سب سے کم مہر کی مقدار ہے اور درہم سے درہم شرعی مراد ہے جس کا وزن چودہ قیراط کا ہوتا ہے (برصغیر کے وزن سے راجح قول کے موافق ایک درہم ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے) رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ لوگ قائل ہیں کہ عورتوں کو گراں بہا مہر دینا جائز ہے کیونکہ قرآن میں آیا ہے وآتیتم احداھن قنطارًا فلا تاخذوا منه شیئًا (۴:۲۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گراں بہا مہر مقرر کرنے سے برسر منبر منع کیا ایک عورت نے کہا خدا تو ہمیں دیتا ہے اور آپ ہم سے روکتے ہیں اور اس نے یہی آیت پڑھی اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے عورتیں عمر سے بڑھ کر فقیہہ ہیں اور منع کرنے سے باز آئے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میرے نزدیک یہ آیت اس بات پر مطلق دلالت نہیں کرتی جیسے ہم کہیں اگر خدا جسم ہوتا تو ضرور حادث ہوتا اور یہ حق بات ہے پس اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ خدا جسم ہے اور کسی چیز کو دوسری شے کے لئے شرط قرار دینے سے اس شرط کا وقوع جائز ہو جانا لازم نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر ان دونوں میں یعنی زمین و آسمان میں کئی خدا ہوتے تو دونوں درہم برہم ہو جاتے پس یہ آیت اس امر پر دلالت نہیں کرتی کہ کئی خدا ہیں طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اودح بالا رحام کے معنی بتلائے ہیں کہ بعض ارحام کو بعض کو ساتھ جکڑ دیا۔

نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی ہے کہ میرا مہر قیامت کے روز امت کے لئے شفاعت طلبی مقرر

کیا جائے پس جب امت پل صراط پر پہنچے گی تو وہ اپنا مہر طلب کریں گی یہ فصول مہمہ میں مذکور ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے نمودار ہوئے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسی خوشی ہے آپ نے فرمایا پروردگار عزوجل کے پاس سے میرے بھائی و میرے چچا کے بیٹے اور میری بیٹی کی نسبت کی بشارت آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علی رضی اللہ عنہ کا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا اور رضوان داروغہ بہشت کو حکم دیا اور اس نے شجرہ طوبیٰ کو ہلایا وہ رقعوں یعنی دستاویزوں سے میرے اہل بیت کے محبین کے شمار کے موافق بارور ہوا اور اس کے نیچے سے نوری فرشتے نکلے جب لوگوں پر قیامت قائم ہوگی خلق میں فرشتے پھیل پڑیں گے اور کوئی اہل بیت کا محبّ ایسا نہ رہے گا جس کو ایک دستاویز نہ ملے جس میں اس کے دوزخ سے رہائی کا حکم ہوگا پس میرا بھائی اور میرے چچا کا بیٹا اور میری بیٹی میری امت کے مردوں اور عورتوں کی دوزخ سے رہائی کا حکم ہوگا اور جب آیت اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (۱۹:۷۱) (اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا گذر دوزخ پر نہ ہو) نازل ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لئے -------------- غمزدہ سے ہو گئے لوگوں نے آپ سے اس کا سبب پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کچھ جواب نہ دیا انہوں نے یہ خبر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دی وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں گریہ کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت انہیں سنا دی ران منکم الا واردھا اس پر وہ بھی بہت روئیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں اور ان سے کہنے لگیں اے شیخ المہاجرین خدا نے اپنے نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا نازل فرمائی ہے تو کیا آپ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بوڑھوں پر سے قربان ہونا گوارا کریں گے انہوں نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوانوں پر سے قربان ہونے کی درخواست کی انہوں نے بھی ہاں کہا پھر حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے خواہش ظاہر کی کہ وہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں پر قربان ہو جائیں

ان دونوں نے بھی منظور کر لیا پھر خود امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں پر سے قربان ہو جانے کو آمادہ ہو گئیں اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا عزوجل نے بعد سلام آپ سے فرمایا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہہ دیجئے کہ وہ غمگین نہ ہوں کیونکہ میں آپ کی امت کے ساتھ ایسا ہی کروں گا جیسا فاطمہ رضی اللہ عنہا چاہتی ہیں لطیفہ میں نے عقائق میں دیکھا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی شادی کی شب کو رونے لگیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رونے کا سبب پوچھا وہ کہنے لگیں آپ جانتے ہیں مجھے دنیا سے محبت نہیں لیکن آج کی شب اپنا فقر دیکھ کر مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ نہ کہنے لگیں کہ کیا لائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بے خوف رہو علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ راضی وخوش رہے ہیں اس کے بعد کسی یہودن کا بیاہ ہوا اور وہ بڑی مالدار تھی اس نے اپنی شادی میں عورتوں کو بلایا وہ نہایت فاخرہ لباس پہن کر آئیں پھر وہ سب کہنے لگیں کہ ہم محمدؐ کی صاحبزادی کو اور ان کی فقر کی حالت کو دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا اتنے میں جبرائیل علیہ السلام جنت سے ایک جوڑا لے کر آ موجود ہوئے جب انہوں نے اس کو پہنا لنگی باندھی اور ان کے بیچ میں جا بیٹھیں انہوں نے ذرا لنگی کو اونچا کیا تو نور ہی نور چمک اٹھا اس کو دیکھ کر عورتیں پوچھنے لگیں اے فاطمہ! یہ کہاں سے ملا؟ آپ نے کہا جبرائیل علیہ السلام جنت سے لائے اس پر وہ عورتیں کہہ اٹھیں؟ نشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ. بس ان میں سے جس عورت کا شوہر مسلمان ہو گیا وہ اسی کے پاس رہی ورنہ اس نے اپنا کسی اور سے نکاح کر لیا۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے جس شب ان کی شادی ہوئی اور وہ رخصت ہوئیں ایک نیا کرتا بنایا تھا۔ اور ان کے پاس ایک پیوند لگا ہوا کرتا تھا اتنے میں دروازہ پر ایک سائل نے سوال کیا کہ میں نبوت کے گھر سے پرانا کرتا مانگتا ہوں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چاہا تھا کہ اپنا پرانا کرتا اسے دے دیں انہیں خدا کا یہ قول یاد آیا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا

تُحِبُّونَ (۹۲:۳) (تم ہرگز بھلائی نہیں حاصل کر سکتے جب تک کہ اپنی محبوب چیزوں میں سے کچھ خرچ نہ کرو) اور انہوں نے اپنا نیا کرتہ دے دیا جب رخصت ہوئیں وقت قریب پہنچا جبرائیل علیہ السلام نے نازل ہو کر کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ کو سلام کہا ہے اور مجھے ارشاد کیا ہے۔ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سلام کروں اور ان کے لئے جنتی لباس میں سے سندس سبز کا ایک لباس ہدیۃً بھیجا ہے۔ جب انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سلام پہنچایا اور جو کرتہ وہ لائے تھے انہیں پہنایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمل میں اور جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پروں میں انہیں چھپالیا تاکہ کہیں اس کرتے کے نور سے نظریں خیرہ نہ ہو جائیں چنانچہ اس کے بعد وہ کافر عورتوں کے بیچ میں جا کر بیٹھیں۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک شمع تھی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک چراغ تھا۔ اس وقت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے بازو اور اس کمل کو ان پر سے ہٹالیا پھر کیا تھا مشرق سے مغرب تک نور ہی نور چھا گیا۔ چنانچہ جب وہ نور کافر عورتوں کی آنکھوں پر پڑا ان کے دل سے کفر نکل گیا اور خدا کی الوہیت اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینے لگیں یعنی انہوں نے کلمہ پڑھ لیا اور اسلام لے آئیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو وہ کہنے لگیں آپ نے تو مجھے ایک صاحب فقر شخص سے بیاہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم راضی نہیں ہو کہ خدا نے تمام اہل زمین سے دو آدمی منتخب کر لئے تھے ان میں سے ایک کو تمہارا والد اور دوسرے کو تمہارا شوہر بنا دیا۔ احیاء میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السلام علیک اے دختر عزیز تمہیں کس حالت میں صبح ہوئی وہ بولیں قسم بخدا مجھے اس حالت میں صبح ہوئی ہے کہ میں دردمند ہوں مجھے بھوک ستا رہی ہے اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رو دیئے اور فرمانے لگے تم گھبراؤ نہیں میں نے تین روز سے کھانے کا مزہ تک نہیں چکھا ہے۔ اور خدا کے نزدیک تم سے میری کرامت زیادہ ہے اگر میں خدا سے درخواست کرتا تو مجھے کھانا مل جاتا لیکن میں نے آخرت کو دنیا پر اختیار

کیا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے شانے پر رکھا اور فرمانے لگے تمہیں خوشخبری ہو خدا کی قسم میں نے دنیا اور آخرت کے سردار سے تمہارا نکاح کر دیا۔ میرے چچا کے بیٹے پر قناعت گزیں رہو اور تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو انہوں نے پوچھا کہ پھر آسیہ فرعون کی بی بی اور مریم علیہا السلام بنت عمران کہاں ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسیہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہوں گی اور مریم علیہا السلام اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہوں گی اور تم اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہو بروایت حضرت ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب روز قیامت ہوگا عرش کے درمیان سے ایک منادی پکار کر کہے گا اے اہل محشر اپنے سر جھکا لو اور اپنی آنکھیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر سے گزر جائیں بعض نے کہا ہے یہ اس لئے حکم ہوگا کہیں قاتل حسین رضی اللہ عنہ انہیں نہ دیکھ پائے اور پھر وہ ان سے منت و سماجت کرنے لگے اور وہ اسے معاف کر دیں حالانکہ خدا اس کی نسبت عذاب کا حکم کر چکا ہے پس فاطمہ رضی اللہ عنہا برق درخشندہ کی طرح گزر جائینگی اور ان کی ہمراہی میں ستر ہزار حور عین میں سے لڑکیاں ہوں گی اگر کہا جائے کہ جب قوم صالح نے اونٹنی کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالے تو ان پر عذاب آ گیا اور جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے قتل کیا تو کوئی عذاب نہ آیا بعض نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ صالح علیہ السلام کے زمانہ میں عذاب کے دروازے کھلے ہوئے تھے چنانچہ ان پر زمین میں زلزلہ آ گیا تھا۔ آسمان سے انہیں ایک چیخ سنائی دی تھی جس میں ساری بجلیوں کی کڑک موجود تھی اس سے ان کے سینوں میں ان کے دل پاش پاش ہو کر اڑ گئے تھے چنانچہ ان کے چھوٹے بڑے سب عذاب میں برابر تھے اور خدا کو ان کے ہلاک کر دینے میں کسی سے انجام ناموافق کا خوف نہیں تھا ان پر چہار شنبہ سے عذاب آنا شروع ہوا تھا اور یکشنبہ کے روز خاتمہ ہو گیا پس ہم خدا کے شکر گزار ہیں کہ اس پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عذاب کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ جوہری نے بیان کیا ہے کہ بطنان عرش سے اس کا درمیانی حصہ مراد ہے۔

آپ کی والدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے شکم میں آئی تو یہ حمل نہایت ہلکا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کیا کرتی تھی جب ولادت کا وقت قریب آیا تو میں نے قریش کی دائیوں کو بلا بھیجا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخاصمت کے باعث سے آنے سے انکار کیا میں اسی سوچ میں تھی اتنے میں کیا دیکھتی ہوں کہ میرے پاس چار عورتیں آئیں ان کے جمال اور چمک دمک کا بیان نہیں کیا جا سکتا ان میں سے ایک نے کہا میں تمہاری مادر حوا ہوں اور دوسری نے کہا میں آسیہ ہوں تیسری نے کہا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن ام کلثوم ہوں چوتھی نے کہا میں مریم ہوں ہم لوگ اس لئے آئے ہیں کہ تمہارے کام کی دیکھ بھال کریں مسئلہ ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص میں بیان کیا ہے کہ قاضی حسین کا قول ہے کہ ایک بار فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں آپ سے افضل ہوں کیونکہ میں پارہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا دنیا میں تو ایسا ہی ہے جیسا تم کہتی ہو لیکن آخرت میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے درجہ میں ہوں گی پس تمہیں دیکھ لو کہ دونوں درجوں کی فضیلت میں کیا فرق ہوگا پس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں توقف فرمایا۔ اس کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا اٹھیں اور ان کا سر چوم کر کہنے لگیں اے کاش! میرے کہیں ایسے نصیب ہوتے کہ تمہارے سر کا ایک بال ہی بن جاتی۔ ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس سے فضیلت لازم نہیں آتی ابن دحیہ نے اپنی کتاب مرج البحرین میں بیان کیا ہے کہ کسی جاہل نے ذکر کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں اور استدلال یہ کیا ہے کہ وہ جنت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوں گی حالانکہ اس سے فضیلت نہیں لازم آتی اسماء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شکم سے ان کے صاحبزادے حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور دیگر اولاد بھی ہوئی۔ حالانکہ میں نے ان کے خون آتے نہیں دیکھا چنانچہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حیض و نفاس آتے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا طاہرہ مطہرہ ہے۔

فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سب سے پہلے قاسم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے پھر زینب رضی اللہ عنہا چنانچہ ان سے ان کے خالہ کے بیٹے ابن الربیع نے نکاح کیا تھا جب انہوں نے ہجرت کی تو اس نے اپنے مشرک ہونے کی حالت میں انہیں چھوڑ دیا اس کے بعد وہ اسلام لے آیا لیکن پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عقد سے اسے منظور نہیں کیا اور بقول بعض جدید عقد سے۔ ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے سیرۃ میں ذکر کیا ہے کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ابی العاص بن الربیع کی خالہ تھیں وہ کہنے لگیں حضور اس سے زینب کا نکاح کر دیجئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر دیا اور وہ بڑے مالدار امانت دار تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کے ساتھ مبعوث ہوئے تو وہ اسلام لے آئیں اور اپنے شوہر کو حالت شرک ہی میں چھوڑ آئیں جب بدر کے روز وہ گرفتار ہو کر آئے تو زینب رضی اللہ عنہا نے کچھ مال اور اپنا ہار ان کے فدیہ میں بھیج دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس ہار کو دیکھا آپ کو ان پر نہایت رحم آیا کیونکہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہار زینب رضی اللہ عنہا کو ان کے نکاح کے وقت پہنا کر بھیجا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو زینب (رضی اللہ عنہا) کے قیدی کو ان کے حوالے کر دو اور ان کا مال انہیں واپس کر دو۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں چنانچہ انہوں نے ان کو اس شرط پر رہا کیا کہ زینب رضی اللہ عنہا کو ہجرت سے نہ روکیں جب وہ مکہ میں آئے تو زینب رضی اللہ عنہا سے کہنے لگے اچھا تم اپنے والد کے ہاں چلی جاؤ وہ اپنے دیور کنانہ بن الربیع کے ہمراہ دن کو روانہ ہوئیں کفار قریش میں سے کچھ لوگ ان کو مل گئے اور کسی نے ان میں سے اپنے نیزہ سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کیا وہ حاملہ تھیں ان کا حمل ساقط ہو گیا اس پر ابوسفیان کہنے لگا ہمیں اس لڑکی کو روکنے کی حاجت نہیں لیکن اسے رات کو لے جانا تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ قہر وغلبہ کے ساتھ گئی چنانچہ کنانہ نے ایسا ہی کیا ان کو اثنائے راہ میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا پھر ان کے شوہر تاجر بن کر فتح مکہ سے کچھ روز قبل شام کو روانہ

ہوئے اوران کے پاس قریش کی ودیعتیں تھیں اور وہ امانت دار شخص تھے لوٹتے وقت صحابہ کی ایک جماعت نے ان کو گرفتار کیا وہ ان سے بھاگ کر مدینہ میں شب کو اپنی زوجہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر پناہ گزین ہوئے انہوں نے انہیں پناہ دی اوران کا مال طلب کیا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ چکے تو مکان کے چبوترہ سے پکار کر کہنے لگیں لوگو سن لو میں نے ابوالعاص کو پناہ دی ہے اس وقت لوگوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہ تھا اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے ان کی خاطر و مدارات کرو لیکن اپنے پاس نہ آنے دینا کیونکہ تم ان کے لئے حلال نہیں ہو پھر آپ نے ان لوگوں سے جنہوں نے ان کا مال لے لیا تھا فرمایا تم جانتے ہو کہ وہ شخص کہاں ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کا مال اسے واپس کر دو اور اگر تم انکار کرو تو تم اس کے زیادہ لائق ہو لوگوں نے کہا نہیں بلکہ ہم اسے واپس کر دیں گے اس کے بعد لوگوں نے ان سے کہا کیا تم اسلام لانا پسند کرتے ہو اور یہ مال بھی تمہیں مل جائے گا کیونکہ یہ مشرکوں کا مال ہے وہ بولے اگر میں اپنی امانت میں خیانت کروں تو میں نے اپنے اسلام کی ابتدا ہی کو بگاڑ ڈالا۔ اس کے بعد وہ ودیعتیں لے کر مکہ گئے اور جن کی ودیعتیں تھیں واپس کر آئے اس کے بعد لوگوں سے آ کر کہنے لگے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر مدینہ واپس آئے اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زوجہ کو انہیں دے دیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے عبداللہ تھے جن کا ایک لقب طیب تھا اور دوسرا طاہر یہ مکہ میں صغرسنی میں انتقال کر گئے اس کے سوا ام کلثوم رضی اللہ عنہا و رقیہ رضی اللہ عنہا---------- آپ کی حقیقی صاحبزادیاں تھیں۔ یہ سب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے تھے۔ اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے تھے اور اٹھارہ ماہ زندہ رہ کر وفات پا گئے۔ فصول مہمہ میں ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبوت سے پانچ برس قبل پیدا ہوئیں اس وقت قریش بنائے بیت اللہ میں مشغول تھے

اور اٹھائیس برس کے سن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد رمضان 11 سنہ ہجری میں انہوں نے وفات پائی۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے امام بن کران کی نماز پڑھائی۔

اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھے اس کی اطلاع ملی ہے کہ ایک بار فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر سے ناراض ہوگئیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سخت گرمی کے دنوں میں ان کے دروازے پر کھڑے رہے اور کہتے تھے کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی راضی نہ ہو جائیں گی میں یہاں سے نہ ہٹوں گا۔ اس کے بعد جب علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان کو قسمیں دیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے راضی ہو جائیں تب جا کر راضی ہوئیں ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو اس کو پہچانتا ہے وہ پہچانتا ہے اور جو نہ پہچانتا ہو تو جان لے کہ فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے یہ میرا ٹکڑا ہے یہ میرا دل ہے یہ میری جان ہے جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے جو اسے ستائے گا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے خدا کو ستایا۔ نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک بار فاطمہ رضی اللہ عنہا شب کو نکلیں تو ان سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ عضباء جو آپ کو خیبر میں دستیاب ہوئی تھی گفتگو کی چنانچہ وہ بولی السلام علیک یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو اپنے والد ماجد سے کچھ کام ہے کیونکہ میں ان کے پاس جانے والی ہوں اس پر فاطمہ رضی اللہ عنہا رو دیں اور اونٹنی کا سر اپنی گود میں رکھ لیا یہاں تک کہ وہ اونٹنی اسی دم مرگئی پھر اس کو ایک کمل میں لپیٹ کر دفن کر دیا پھر تین دن بعد اسے کھول کر دیکھا تو اس کا کہیں نشان نہ ملا اس اونٹنی کا فاطمہ رضی اللہ عنہا سے باتیں کرنا یہ ان کی کرامت تھی کیونکہ وہ سوائے ان کے اور ان کے والد ماجد کے کسی سے ہم کلام نہ ہوئی چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روز کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھی میں جب چرنے جاتی تو گھاس مجھ کو پکارا کرتی کہ ادھر آ ادھر آ کیونکہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جب رات ہوتی تو درندے آپس میں ایک دوسرے سے پکار کر کہتے کہ اس کے

پاس نہ جانا کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اہل جنت اپنی نعیم میں ہوں گے اتنے میں ایک نور بلند ہوگا لوگ اسے آفتاب سمجھیں گے لوگ کہنے لگیں گے اللہ تعالیٰ کا تو یہ ارشاد تھا کہ اس میں آفتاب کو نہ دیکھیں گے اس وقت رضوان بتلائے گا کہ یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ ہنسے ہیں ان کی ہنسی کے نور سے جنتیں چمک اٹھیں۔

فوائد:

پہلا فائدہ: روض الافکار میں مذکور ہے کہ ایک بار فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگنے آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تین دن سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ تک نہیں جلائی ہے کیا میں تمہیں پانچ کلمے نہ سکھا دوں جو جبرائیل علیہ السلام نے مجھے سکھائے ہیں انہوں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا پڑھا کرو یا اوّل الاوّلین و یاآخر الآخرین و یاذاالقوۃ المتین و یا راحم المساکین

دوسرا فائدہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو چاہیے کہ جمعرات کے روز اس کی طلب میں علی الصباح جائے اور جب گھر سے چلے تو آیۃ الکرسی اور آل عمران کی آخر آیت، انا انزلناہ اور سورۂ فاتحہ پڑھ لے کیونکہ ان میں تمام دنیا اور آخرت کی حاجتیں ہیں۔

تیسرا فائدہ: صحیح مسلم میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) پڑھا کرو:

اللھم ربّ السموات السبع ورب الارض ورب العرش العظیم ربنا و ربّ کل شی فالق الحب والنوی منزل التوراۃ والانجیل والزبور والفرقان اعوذبك من کل شی انت اخذبناصیۃ انت الاول فلیس قبلك شی وانت الآخر فلیس بعدك شی وانت الظاھر فلیس فوقك شی وانت الباطن فلیس دونك شیء اقض

عنا الدين واغننا من الفقر۔

اے اللہ ساتوں آسمانوں کے ربّ زمین کے ربّ وعرش عظیم کے ربّ اے
ہمارے ربّ اور ہر شے کے ربّ دانہ اور گٹھلی کے شگافتہ کرنے والے
توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کے اتارنے والے!

میں ہر شے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں آپ اس کی چوٹی پکڑے ہیں آپ ہی اوّل ہیں پس آپ کے پہلے کچھ نہیں اور آپ ہی آخر ہیں پس آپ کے بعد کچھ نہیں اور آپ ہی ظاہر ہیں پس آپ کے اوپر کچھ نہیں اور آپ ہی باطن ہیں پس آپ کے ادھر کوئی شے نہیں ہمارا دین ادا کر دیجئے اور فقر سے ہمیں غنی کر دیجئے۔

چوتھا فائدہ: فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی ترغیب دی اور اس کی فضیلت بیان کی میں نے بھی جہاد میں شرکت کی درخواست کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایک آسان بات نہ بتلا دوں جس کا اجر بہت ملے جو ایماندار مرد یا عورت وتر کے بعد دو سجدے کرے اور ہر سجدے میں سبوح قدوس ربنا و ربّ الملائکة والروح پانچ بار پڑھے سجدہ سے سر بھی نہ اٹھنے پائے گا کہ خدا اس کے تمام گناہ بخش دے گا اور اگر اسی رات کو مر جائے گا تو شہید مرے گا تاتارخانیہ میں مذکور ہے کہ یہ حدیث باب صلوٰۃ وتر میں مذکور ہوئی اس میں یہ بھی تھا اور خدا اس کو سو حج کا ثواب اور سو عمرہ کا ثواب عطا کرے گا اور ہزار فرشتے بھیجے گا جو اس کے لئے نیکیاں لکھا کریں گے اور گویا اس نے سو غلام آزاد کئے اور خدا اس کی دعا قبول کرے گا اور یہ کہ دو سجدوں کے درمیان آیۃ الکرسی پڑھے واللہ اعلم۔

حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے قول مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ کے متعلق بیان کیا ہے یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بحر نبوت اور علی رضی اللہ عنہ سے بحر فتوت ملے ہیں ان کے بیچ میں تقویٰ کی روک ہے پس نہ فاطمہ رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ پر زیادتی کرتی ہیں اور نہ علی رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ان دونوں سے موتی اور مونگا نکلتے ہیں اور وہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا ہے کہ دو دریاؤں کو ملایا ہے یعنی دریائے آسمان اور دریائے زمین کو ملایا ہے۔ چنانچہ جب دریائے آسمان کا پانی دریائے زمین پر گرتا ہے تو موتی ہو جاتا ہے جیسا علامہ ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ایک شخص نے چھوہارہ کی گٹھلی ایک سیب میں رکھ کر دریا میں ڈال دی بارش جو ہوئی تو اس کا کچھ حصہ موتی ہو گیا اور کچھ جس کو بارش کا اثر نہ پہنچا تھا اپنی حالت پر باقی رہا قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس سے بحر روم اور بحر فارس مراد ہیں۔

حسن رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پانچ اولاد میں سے پہلے تھے اور آپ کی پانچ اولاد یہ ہیں حسن وحسین رضی اللہ عنہما ومحسن رضی اللہ عنہ اور زینب کبریٰ اور زینب صغریٰ رضی اللہ عنہا جن کی کنیت ام کلثوم تھی یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہوئی تھیں برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کو ان کے نکاح کا پیغام دیا انہوں نے جواب دیا کہ میں ام کلثوم کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں اگر آپ راضی ہوں تو میں نے آپ کے ساتھ نکاح کر دیا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک چادر دیکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور ان سے یہ کہہ دیا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) سے کہہ دینا کہ یہ وہی چادر ہے جس کی نسبت میرے والد نے

آپ سے ذکر کیا تھا جب انہوں نے یہ عمر سے کہا تو انہوں نے ان سے کہا کہ اپنے باپ سے کہہ دینا کہ میں راضی ہوں خدا تم سے اور ان سے راضی رہے۔

لطیفہ: میں نے ربیع الابرار میں دیکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شاہ روم کے پاس ایک قاصد بھیجا آپ کی زوجہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے ایک دینار کی خوشبو خرید کر دو شیشیوں میں بھری اور قاصد سے کہا کہ شاہ روم کی بیگم کو یہ ہدیہ دے دینا چنانچہ قاصد نے اس کی تکمیل کی شاہ روم کی بیگم نے ان دونوں شیشیوں کو جواہر سے بھر کر بھیج دیا اور کہلا بھیجا کہ یہ امیر المؤمنین کی بی بی صاحبہ کو دے دینا جب عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اپنی زوجہ کے سامنے جواہر رکھے ہوئے دیکھے آپ نے اس کے متعلق دریافت کیا انہوں نے ماجرا بیان کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ مسلمانوں کا حق ہے وہ بولیں یہ میرے ہدیہ کا عوض ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا میرے اور تمہارے درمیان علی فیصلہ کرنے والے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیٹی سے فرمایا کہ تم کو ایک دینار کی قیمت کے برابر اس میں ملے گا باقی سب مسلمانوں کا ہے کیونکہ عمر کا قاصد سب مسلمانوں کا قاصد ہے۔

حکایت: عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد مغانم نہاوند کے لئے بھیجا وہاں کے کسی بڑے آدمی نے کہا کہ کیا میں فارس کے بڑے لوگوں میں سے کسی کا خزانہ تمہیں نہ بتا دوں اور تم مجھے میری جان کو اور میرے بال بچوں کو امان دو اس قاصد نے کہا ہاں اس شخص نے بیان کیا کہ کسریٰ اپنے کسی لشکری کی عورت سے زنا کاری کرتا تھا اس کے شوہر نے اس کو چھوڑ دیا کسریٰ نے اس کے شوہر سے کہا تمہارے پاس چشمہ شیریں ہے اور تم اس میں سے پانی نہیں پیتے اس نے جواب دیا میں نے اس کے پاس درندے کا نشان پایا تھا اس پر کسریٰ بہت خوش ہوا اور اس نے اسے دو جڑاؤ تاج عطا کئے چنانچہ وہ دونوں تاج فلاں مکان میں ہیں المختصر جب وہ شخص ان دونوں تاجوں کو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بخوف فتنہ ان سے اعراض کیا اور ان کے اٹھا لے جانے کا حکم دے دیا اس کے بعد اسی شب کو خواب میں دیکھا کہ فرشتے ان دونوں تاجوں کو لائے اور وہ دونوں آگ کے انگارے ہو رہے ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مسلمانوں کو بانٹ دیا۔

محب طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ 3 سنہ ہجری میں نصف ماہ رمضان میں پیدا ہوئے۔ علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وضع حمل کا زمانہ آپہنچا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم دونوں ان کے پاس جاؤ جب ولادت ہو جائے تو تم دونوں اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہو کیونکہ ایسا جس بچے کے لئے کیا جاتا ہے وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے چنانچہ جب ساتواں دن ہوا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام حسن رکھا۔ نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس کا نام رکھو علی رضی اللہ عنہ نے کہا نانا ہی اس کا نام رکھیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے پروردگار کے نام رکھنے سے پہلے نام نہیں رکھتا اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ کو اس بچہ کی مبارکباد دی ہے اور فرمایا ہے کہ ہارون علیہ السلام کے بیٹے کے نام پر اس کا نام شبر رکھئے جس کے معنے حسن کے ہیں اور جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے آپ کو اس بچہ کی مبارکباد دی ہے اور فرمایا ہے کہ ہارون کے بیٹے پر اس کا نام شبیر رکھئے اس کے معنی حسین کے ہیں:

موعظت: حضرت وہب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیت المقدس میں ہر شب کو ہزار قندیلیں روشن ہوتی تھیں طور سینا سے گردن شتر کی طرح تیل نکل کر قندیلوں میں بغیر کسی آدمی کو چھوئے ہوئے آگرتا تھا اور آسمان سے ایک سپید آگ اترتی تھی ہارون کے دونوں بیٹے شبر و شبیر اس آگ سے قندیلیں روشن کیا کرتے تھے اور ان دونوں کو حکم تھا کہ دنیا کی آگ سے نہ روشن کریں ایک شب جلدی کر کے انہوں نے دنیا کی آگ سے قندیلیں روشن کر دیں۔ آگ نے ان دونوں کو جلا ڈالا یہ خبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہنچی انہوں نے کہا یا الٰہی آپ کو معلوم ہے جو میرے بھائی کی اولاد کا درجہ میرے نزدیک ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ جو میرے اولیا میں سے میری نافرمانی کرتا ہے میں

اس سے ایسا ہی معاملہ کرتا ہوں پس سمجھ لو جو میرا دشمن ہو اور نافرمانی کرے اس کے ساتھ میں اس طرح کیسے پیش نہ آوں گا۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جو مسجد میں چراغ روشن کرتا ہے فرشتے اور حاملین جب تک مسجد میں روشنی رہتی ہے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ (۲:۳۷) کے متعلق بیان کیا ہے کہ آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں دونوں کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور ان دونوں کو سونے اور چاندی کے محل میں لے گئے جس کے بالا خانہ زمرد سبز کے تھے اس میں یاقوت کا ایک تخت رکھا تھا اور تخت پر ایک نوری قبہ رکھا تھا اس میں ایک صورت تھی جس کے سر پر تاج تھا اور اس کے کان میں دو مروارید کی بالیاں تھیں اور گردن میں نوری ہار پڑا تھا ان دونوں کو اس کے نور سے تعجب ہوا یہاں تک کہ آدم علیہ السلام کو حوا علیہا السلام کا حسن فراموش ہو گیا اور پوچھنے لگے کہ یہ کس کی صورت ہے ارشاد ہوا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اور تاج ان کے والد ہیں اور ہار ان کے شوہر ہیں اور دو بالیاں حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں پھر آدم نے قبہ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو اس میں پانچ نام نور سے لکھے ہوئے پائے کہ میں محمود ہوں یہ محمد ہے میں اعلیٰ ہوں یہ علی ہے میں فاطر ہوں یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے میں محسن ہوں یہ حسن ہے اور مجھ سے احسان ہے اور یہ حسین ہے جبرائیل علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے عرض کیا ان ناموں کو یاد کر لیجئے کیونکہ آپ کو ان کی ضرورت ہو گی چنانچہ جب آدم علیہ السلام اترے تو تین سو برس تک روتے رہے اس کے بعد ان ناموں کے توسط سے دعا کی اور یہ کہا اے رب بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم و علی و فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ عنہم اے محمود اے اعلیٰ اے فاطر اے محسن مجھے بخش دیجئے اور میری توبہ قبول فرمایئے خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی اے آدم! اگر آپ اپنی تمام اولاد کی نسبت درخواست کرتے تو میں سب کو بخش دیتا۔

فائدہ: کسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت وہب رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے وہ کلمات جو آدم علیہ السلام نے سیکھ لئے تھے یہ ہیں:

لا الٰہ الا انت سبحانک وبحمدک عملت سوا وظلمت نفسی فتب علی یا خیر التوابین

(سوائے آپ کے کوئی معبود نہیں آپ پاک ہیں آپ کی تعریف بیان کرتا ہوں میں نے برا کیا اپنے نفس پر ظلم کیا میری توبہ قبول فرمایئے اے بہترین توبہ قبول کرنے والے)

جو شخص سجدہ میں پڑھے تو گناہوں سے ایسا نکل آئے گویا آج شکم مادر سے پیدا ہوا ہے۔ بروایت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ خدا نے مجھ کو اور علی رضی اللہ عنہ کو عرش کے سامنے دو نور بنا کر پیدا کیا تھا۔ آدم علیہ السلام کی پیدائش کے دو ہزار برس پہلے سے ہم اس کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں پھر جب خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ہم دونوں کو ان کی پشت میں جاگزیں بنایا پھر ہم پشت پاکیزہ اور شکم پاک سے منتقل ہوتے رہے یہاں تک ہم کو عبدالمطلب کی پشت میں ٹھہرایا پھر وہ نور جدا ہو کر عبدالمطلب میں پہنچا اور دو ثلث اس کے عبداللہ میں گئے اور ایک ثلث ابی طالب میں آیا پھر وہ نور مجھ سے علی رضی اللہ عنہ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا میں آ کر مجتمع ہوا پس حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ ربّ العالمین کے دو نور ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حسین (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں حسین (رضی اللہ عنہ) سے ہوں خدا اس سے محبت کرے جس کو حسین سے محبت ہو اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کی تحسین کی ہے اور خدا نے حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ یہ دونوں نام محجوب کر رکھے تھے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دونوں صاحبزادوں کے نام رکھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ موسیٰ خدائے سبحانہ وتعالیٰ سے حسین کی زیارت کے خواستگار ہوئے چنانچہ ستر ہزار فرشتوں میں انہوں نے ان کی زیارت کی اور بخاری میں ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے اور صحیح ابن حبان میں ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے بر ماوی رحمۃ اللہ علیہ

نے بیان کیا ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ سر سے لے کر سینہ تک اور حسین رضی اللہ عنہ اس سے نیچے کے حصہ میں مشابہت رکھتے تھے الفصول المہمہ میں ہے حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے پچاس شب کے بعد حسین رضی اللہ عنہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شکم میں آئے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ ان دونوں میں ایک طہر سے زیادہ فاصلہ نہ تھا۔ عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام الفضل رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یارسول اللہ میں نے ایک برا خواب دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کیا ہے انہوں نے کہا گویا آپ کے بدن کا ایک ٹکڑا کاٹ ڈالا گیا اور میری گود میں رکھ دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لڑکا پیدا ہوگا، وہ تمہاری گود میں آئے گا چنانچہ اس کے بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھا ذبح کر کے ان کا عقیقہ کیا اور جب ان کے سر کے بال بنائے گئے تو ان کے بالوں کے ہم وزن چاندی خیرات کر دی۔

دو مسئلے پہلا: یہ ہے کہ لڑکے کی جانب سے دو بکریاں ذبح کرنا سنت ہے اگرچہ اصل سنت ایک بکری کے ذبح کرنے سے بھی ادا ہو جاتی ہے جیسے کہ لڑکی میں۔ رافعی رحمۃ اللہ علیہ اور نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ سنت ایک گائے یا اونٹ کے ساتویں حصہ سے بھی ادا ہو جاتی ہے لیکن مسنون یہی ہے اور اس کا ایسے عیب سے جو گوشت کو نقصان پہنچائے سالم ہونا بھی مسنون ہے اور اس کے کھانے یا خیرات کا حکم قربانی کے مثل ہے اور اس کا بیان عرفہ کی فضیلت میں پہلے گزر چکا ہے اور اس کا شیریں پکانا سنت ہے اور ترشی میں پکانا بھی مکروہ نہیں ہے اور فقیروں کے پاس پہنچ کر اسے خیرات کر دے ان کو جمع نہ کرے اگر ساتویں روز اتفاق نہ ہو تو چودھویں یا اکیسویں دن کر دے۔

مستحب یہ ہے کہ بچہ کا ساتویں روز نام رکھا جائے عبداللہ یا عبدالرحمن نام بہتر ہے کیونکہ خدا کو یہ نام نہایت محبوب ہیں اور اس سے قبل نام رکھنے میں مضائقہ نہیں اور مسنون یہ ہے کہ ساتویں روز ذبح کے بعد بچہ کا سر مونڈا جائے اور بالوں کے برابر سونا چاندی خیرات دی جائے اور سات روز سے تاخیر کرنے سے عقیقہ فوت نہیں ہوتا لیکن بلوغ تک

تاخیر نہ کرنا چاہیے اگرچہ وارد ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا۔

موعظت: امام احمد رضی اللہ عنہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اگر والد اپنے بچہ کی طرف سے عقیقہ نہ کرے گا تو وہ اس کی قیامت کے روز شفاعت نہ کرے گا۔

دوسرا مسئلہ: ساتویں روز ختنہ کر دینا مستحب ہے اور ایک جگہ ہے کہ واجب ہے۔

فصول مہمہ میں کہا ہے کہ جب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی، حسن رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا خدا کی حمد وثنا کی اور اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پھر فرمایا کہ آج کی شب خدا نے ایسے شخص کی روح قبضہ کر لی ہے کہ پہلے اس سے سبقت نہ لے جا سکے اور پچھلے اس کو پا نہ سکے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور آپ کو اپنے جان و مال سے بچاتے تھے اور آپ ان کو جھنڈا دے کر سامنے کرتے تھے تو جبرائیل علیہ السلام ان کے داہنے اور میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں آ کر انہیں گھیر لیتے تھے الختصر وہ بہت روئے اور لوگ بھی ان کے ساتھ روئے پھر کہنے لگے کہ میں بشیر ونذیر کا بیٹا ہوں جن سے خدا نے نجاست کو دور کر دیا اور ان کو پاک کر دیا میں اس اہل بیت سے ہوں جن کی محبت اور مودت خدا نے اپنی کتاب میں واجب کی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے:

لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (۴۲:۲۳)

میں تم سے سوائے قرابت مندی کی محبت کے کوئی اجر نہیں مانگتا

اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے لوگو یہ تمہارے نبی کے بیٹے ہیں ان سے بیعت کرو چنانچہ لوگوں نے ان سے بیعت کی یہ خبر معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی انہوں نے کوفہ اور بصرہ میں لوگ بھیجے تا کہ حسن رضی اللہ عنہ کا کام بگاڑ دیں آخر جو کچھ ہونا تھا ہوا یہاں تک کہ خدا کا حکم نافذ ہوا اور حسن رضی اللہ عنہ کو زہر پلا دیا گیا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سینتالیس برس کے سن میں 50 ہجری میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اور اپنی جدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے پاس بقیع میں دفن ہوئے۔ عمر بن

عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا قیامت قائم ہے علی رضی اللہ عنہ معاویہ کو گرفتار کر کے ایک مکان میں لے گئے اس کے بعد یہ کہتے ہوئے نکل آئے رب کعبہ کی قسم خدا نے میرے لئے حکم کر دیا پھر معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہوئے نکلے رب کعبہ کی قسم خدا نے مجھے بخش دیا۔

نسفی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ دسویں محرم 61 ہجری میں جمعہ کے روز شہید ہوئے اس وقت آپ کی عمر چھپن برس کی تھی اور آپ کے انتقال کے روز کسوف آفتاب ہوا تھا پس منجمین کا یہ قول باطل ہو گیا کہ کسوف سوائے اٹھائیسویں یا انتیسویں تاریخ کے نہیں واقع ہوتا روضہ میں مذکور ہے کہ کسوف اور عید کا اجتماع ممکن ہے شرح مہذب میں ہے کہ سورج گہن کی نماز چاند گہن کی نماز سے زیادہ موکد ہے کیونکہ اس کا نفع چاند سے زیادہ ہے اور باب اخلاص میں پہلے گزر چکا ہے کہ کسوف کی نماز نماز استسقا سے افضل ہے اور بعض کا قول ہے کہ خسوف کا لفظ چاند گہن کے لئے اور کسوف کا لفظ سورج گہن کے لئے آتا ہے اور معنی دونوں کے گہن کے ہیں۔ میں نے ربیع الابرار میں ہند بنت حارث کی روایت دیکھی ہے ان کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خالہ ام معبد کے خیمہ میں جن کا نام عاتکہ تھا اترے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے کلی کی اور خیمہ کی ایک جانب عوسجہ (ایک قسم کا خاردار درخت) کے ایک درخت پر آپ نے کلی پھینک دی وہ صبح کو ایک نہایت بڑے درخت کی طرح ہو گیا اور اس میں زعفرانی رنگ کے پھول لگے جن کی خوشبو عنبر کے مثل تھی جس بھوکے شخص نے اس میں سے کھایا سیر ہو گیا جس پیاسے نے کھایا وہ سیراب ہو گیا جس بیمار نے کھایا وہ شفایاب ہو گیا اور بکری اور اونٹنی نے اس کے پتے کھائے اس کا دودھ بکثرت ہو گیا۔ چنانچہ ہم لوگوں نے اس کا نام مبارک رکھا تھا ایک روز صبح کو اس کے پتے گر پڑے اور اس کے پھل چھوٹے ہو گئے ہم لوگ اس سے گھبرائے پھر خبر آئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تیس سال کے بعد نیچے سے اوپر تک خاردار ہو گیا اور اس کی رونق جاتی رہی پھر خبر آئی کہ علی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اس کے بعد اس میں پھر پھل نہ لگے پہلے ہم لوگ اس

کے پھل سے منتفع ہوتے تھے پھر ایک صبح کو اس کی جڑ سے خون جوش مارنے لگا اور اس کے پتے گر گئے پھر حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی خبر آئی۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا خدا نے تم سے کثیر طیب کو پیدا کیا ہے پس قسم خدا کی خدا نے تم سے کثیر طیب کو نکالا ہے۔

لطیفہ: حسین رضی اللہ عنہ نے کسریٰ کی شہزادیوں سے ایک شہزادی کو سریہ بنایا تھا چنانچہ انہی کے بطن سے علی جن کا لقب زین العابدین تھا' پیدا ہوئے تھے صورت یہ ہوئی تھی کہ کسریٰ کی تین بیٹیاں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تھیں آپ نے انہیں فروخت کرنا چاہا، علی نے فرمایا بادشاہوں کی لڑکیاں نہیں فروخت ہوا کرتیں۔ اس کے بعد قیمت لگا کر علی رضی اللہ عنہ نے ان کی قیمت ادا کر دی اور ان میں سے ایک اپنے صاحبزادہ حسین رضی اللہ عنہ کو دی اور ایک محمد بن ابی بکر کو دے دی چنانچہ ان کے بیٹے قاسم ان سے پیدا ہوئے اور ایک عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دے دی چنانچہ ان سے سالم پیدا ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آخر زمانہ میں غلام ولونڈی سب سے بدتر مال ہوگا۔ مجاہد کا قول ہے کہ جب خدام کی کثرت ہوگی شیطان بھی بہت ہو جائیں گے۔ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ عورت کو ہرگز راز دار نہ بنانا اور جس لونڈی سے خدمت لینا منظور ہو اس سے صحبت نہ کرنا۔

لطیفہ: حسن رضی اللہ عنہ کی لونڈی آپ کی خدمت میں کچھ پھول پیش کر کے تحیت بجالائی آپ نے اس سے فرمایا تو خدا کے لئے آزاد ہے آپ سے کہا گیا کہ لونڈی پھول پیش کر کے آپ کو تحیت بجالانے آئی تھی تو آپ نے اسے آزاد کر دیا آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب تم کو کوئی تحیت بجالائے تو تم اس کو اس سے بہتر تحیت سے جواب دو۔

فائدہ: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو مجھ سے محبت رکھے گا اور ان دونوں سے اور ان دونوں کے باپ اور ماں سے محبت رکھے گا وہ قیامت کے روز میرے ساتھ ہوگا۔ ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ میری آنکھوں سے آنسو نہ جاری ہو گئے ہوں اور یہ اس لئے کہ ایک روز وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھے ہوئے آپ کی ریش شریف کو الٹ رہے تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دہن مبارک کو ان کے دہن میں دیتے تھے اور فرماتے تھے اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں پس اس سے محبت کیجئے اور جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھیے۔ آپ نے تین بار یہی فرمایا۔

لطیفہ: نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ نے دو تختیوں پر لکھا اور ان میں سے ہر ایک کہنے لگا کہ میرا خط اچھا ہے پھر اپنے والد ماجد سے فیصلہ چاہا اس کے بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مرافعہ کیا انہوں نے ان کے نانا سے مرافعہ کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے جبرائیل علیہ السلام کے اور کوئی ان میں فیصلہ نہ کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ سوائے رب العزت کے کوئی ان میں فیصلہ نہ کرے گا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے جبرائیلؑ! جنت سے ایک سیب لے کر دونوں تختیوں پر ڈالو جس کی تحریر پر وہ گرے وہی بہتر ہے جب انہوں نے اس کو لا کر ڈالا اللہ تعالیٰ کا اسے حکم ہوا دو ٹکڑے ہو جا اس کے بعد آدھا حسن رضی اللہ عنہ کے خط پر گر پڑا اور آدھا حسین رضی اللہ عنہ کے خط پر۔ جبرائیل علیہ السلام نے جنت سے ایک سیب لا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور آپ کے پاس حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ دونوں نے اسے لینا چاہا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا ان دونوں کو کشتی لڑنے دیجئے جو جیت جائے وہی لے لے اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف ہو گئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسن رضی اللہ عنہ کی طرف ہوئے۔ کوئی ایک دوسرے نہ جیتا اس کے بعد ایک سیب اور نازل ہوا۔ ایک روز فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کھو گئے ہیں اور معلوم نہیں کہاں چلے گئے اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے آ کر کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دونوں فلاں مقام پر ہیں، خدا نے ان کی حفاظت پر ایک

فرشتہ مقرر کر دیا ہے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر اس مقام پر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ دونوں سو رہے ہیں اور فرشتہ ایک پر ان کے نیچے اور ایک پر اوپر رکھے ہوئے ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا منہ چوم لیا وہ دونوں جاگ اٹھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو اپنے داہنے کاندھے اور دوسرے کو اپنے بائیں کاندھے پر بٹھا لیا اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے اور آپ سے عرض کرنے لگے کہ ایک شہزادے کو مجھے دے دیجئے میں لیے چلوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ان دونوں کی کیا خوب سواری ہے اور یہ دونوں کیا اچھے سوار ہیں پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پہنچے آپ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت کیا میں تمہیں ان کے متعلق نہ بتا دوں جن کے نانا اور نانی سب سے بہتر ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ جن کے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نانی خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں کیا تمہیں ان کے متعلق نہ بتا دوں جن کے ماں و باپ سب سے بہتر ہیں۔ لوگوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں جن کے باپ علی رضی اللہ عنہ اور ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں کیا میں تمہیں ایسے شخصوں کے متعلق نہ بتا دوں جن کے چچا اور پھوپھی سب سے بہتر ہیں۔ لوگوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں جن کے چچا جعفر اور پھوپھی ام ہانی ہیں کیا میں تمہیں ایسے شخصوں کے متعلق نہ بتا دوں جن کے ماموں اور خالہ سب سے بہتر ہیں۔ لوگوں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں ان کے ماموں قاسم رضی اللہ عنہ اور ان کی خالہ زینب بنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حکایت: ایک اعرابی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے آپ کے نانا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی حاجت کے خواہاں ہو تو چار میں سے کسی ایک سے خواہاں ہوا کرو یا عربی شریف سے یا مولیٰ کریم سے یا حامل قرآن سے یا خوبصورت شخص سے اہل عرب تو آپ سے شرف یاب ہو گئے ہیں کرم کرنا آپ کی خصلت ہے قرآن آپ لوگوں میں اترا ہے۔ رہا خوبصورت شخص اس کے متعلق میں نے آپ کے

نانا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب تمہارا ارادہ ہو کہ مجھے دیکھو تو حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا کرو اس سے آپ نے پوچھا تیری کیا حاجت ہے اس نے زمین پر اپنی حاجت لکھ دی۔ جناب امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنا نانا کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ احسان معرفت کے انداز سے ہوتا ہے اور میں نے اپنے والد ماجد سے سنا ہے کہ ہر آدمی کی قیمت اتنی ہوتی ہے جتنا کہ وہ کسی شے کو اچھی طرح جانتا ہے پس میں تجھ سے تین باتیں پوچھتا ہوں اگر تو ایک کا جواب دے گا تو میں تجھ کو اس تھیلی کی ایک تہائی دے دوں گا اور اگر دو کا جواب دے گا تو دو تہائی اور اگر تین کا جواب دے گا تو کل تھیلی حوالہ کر دوں گا اس نے کہا پوچھئے حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون عمل سب سے افضل ہے اس نے کہا خدا پر ایمان لانا آپ نے پوچھا ہلاکت سے بندہ کی نجات کیا ہے اس نے کہا خدا پر بھروسہ کرنا پھر آپ نے پوچھا بندہ کو کیا شے آراستہ کرتی ہے اس نے کہا علم جس کے ساتھ بردباری ہو آپ نے پوچھا اگر یہ اس سے نکل جائے اس نے کہا مال جس کے ساتھ کرم ہو آپ نے پوچھا اگر یہ بھی اس سے نکل جائے تو اس نے کہا تو اسے بجلی جلا ڈالے اس پر امام حسین رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور اس کو پوری تھیلی عطا فرما دی اس کو رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اوّل تفسیر بقرہ میں نقل کیا ہے۔

فائدہ: مجمع الاحباب میں بروایت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خوبرو لوگوں کے پاس جا کر بھلائی کے خواہاں ہوا کرو اور دوسری حدیث میں ہے کہ جب تم کسی حاجت کے خواہاں ہو تو لوگوں سے اس کے خواہاں ہوا کرو دریافت کیا گیا وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا قرآن پڑھنے والے پھر دریافت کیا گیا پھر کون ہیں آپ نے فرمایا اہل علم پھر دریافت کیا گیا پھر کون ہیں آپ نے فرمایا خوبرو لوگ ربیع الابرار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا نے آسمان کو تین چیزوں سے زینت بخشی ہے آفتاب اور چاند ستاروں سے اور زمین کو تین چیزوں سے زینت بخشی ہے علم و بارش سلطان عادل سے۔

تحفۃ العروس و نزہۃ النفوس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس کو

خدا نے حسین چہرہ وخوش خلقی اور نام نیک عطا فرمایا ہو وہ برگزیدہ مخلوق خداوندی ہے زاد
المسافر میں ہے اور وہ طب کی عمدہ کتاب ہے کہ جس کے چہرہ پر چھائیں یا چھیپ ہو اس کا
علاج آرد کرسنہ شہد میں آمیز کرکے یا صرف لیموں ترش لے کر ملے اس سے اس کی بیخ کنی
ہو جائے گی اگر ترمس وباقلا مقشر وتخم خربوزہ میں سے ہر ایک ایک جز مسور مقشر نصف جز
ان سب کو لے کر باریک پیسے اور چھانے اور اس سے منہ دھوئے تو حسن نکھر آتا ہے اور
چہرہ صاف ہو جاتا ہے۔

حکایت: شہر بلخ میں کسی علوی کی وفات ہوئی اس کی زوجہ سمرقند چلی گئی اور جامع
مسجد میں اپنے بچوں کو چھوڑ کر خود تلاش خوراک میں روانہ ہوئی اس نے شہر کے ایک بڑے
شخص کو دیکھا اس سے کہنے لگی میں ایک علویہ عورت ہوں اور آپ سے اپنے بچوں کے
لئے خوراک کی خواستگار ہوں اس نے کہا اس بات کے میرے پاس گواہ لاؤ کہ تم علوی ہو
اس نے جواب دیا کہ میں غریب الوطن ہوں اس نے اس سے منہ پھیر لیا اس کے بعد ایک
مجوسی نے اسے دیکھا اس نے اپنا ماجرا اس مجوسی سے بیان کیا اس نے اس پر کرم کیا۔ جب
رات ہوئی اس مسلمان نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ کے
پاس ایک محل تھا اس نے پوچھا یا رسول اللہ یہ محل کس کے لئے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ایک مسلمان کے لئے ہے اس نے کہا میں مسلمان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا گواہ لاؤ وہ شخص ششدر رہ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک
علوی عورت آئی تھی تو تم نے اس سے کہا تھا کہ گواہ لاؤ اس کے بعد وہ شخص جاگ اٹھا اور
اس نے اس عورت کا حال دریافت کیا اسے مجوسی کے پاس پایا اس سے کہنے لگا کہ میں
علوی عورت کی خدمت کرنا چاہتا ہوں اور تو مجھ سے ہزار دینار لے لے اور اسے میرے
ساتھ بھیج دے۔ مجوسی نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کا محل ہزار دینار
پر فروخت نہیں کرتا اور شب گزشتہ کو جب تک کہ میں مع اپنے بال بچوں کے اسلام لے
نہیں آیا نہیں سویا اور مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو مع اپنے گھر
والوں کے جنت میں ہے۔ حکایت: کسی مجوسی نے کھانا پکایا کسی لڑکی نے جو اہل بیت

میں سے اس کے پڑوس میں تھی کہا کہ اس مجوسی نے کھانے کی بو سے ہمیں ستا رکھا ہے یہ خبر اس کو پہنچی تو اس نے ان کو اپنا کھانا بھیج دیا اس لڑکی نے کہا خدا اس کو میرے دادا کے ساتھ اٹھائے اس کے بعد کسی مرد صالح نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجوسی کے پاس جا کر اس سے کہو کہ دعا قبول ہوگئی اس نے یہ خبر اس مجوسی کو دی وہ فوراً کہہ اٹھا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حکایت: کسی تاجر کا بیان ہے کہ اہل بیت میں سے ایک شخص میرے پاس آیا اس نے مجھ سے کچھ مال چاہا اور کہنے لگا کہ میرے جد امجد کے نام لکھ لے میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد یہ چرچا اہل بیت کے اور لوگوں میں ہوا ان سب نے سنا اور ہر ایک یہی کہتا ہوا آ پہنچا کہ میرے جد امجد کے نام لکھ لے چنانچہ وہ شخص محتاج ہوگیا اس کے بعد اس شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے فلاں شخص اگر تو نے یہ معاملہ مجھ سے دنیا کے لئے کیا ہو تو میں ادا کردوں اور اگر تو نے یہ معاملہ آخرت کے لئے کیا ہو تو میں اچھا قرضدار ہوں پھر وہ شخص ڈرتا ہوا جاگ اٹھا۔ جب اس کا انتقال ہوا تو کسی نے اس سے خواب میں پوچھا خدا نے تجھ سے کیا معاملہ کیا۔ اس نے جواب دیا کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معاملہ کرتا ہے وہ نعیم دائم تک جا پہنچتا ہے۔

حکایت: عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ بروایت اپنے والد کے کسی مرد صالح سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ہر سال حج کیا کرتا تھا۔ ایک بار پانچ سو دینار لے کر ایام حج میں بغداد کے بازار میں سامان حج خریدنے گیا ایک عورت اس سے کہنے لگی میں شریف (سید زادی) ہوں اور میرے یتیم بچوں نے چار روز سے کھانا نہیں کھایا ہے۔ اس نے وہ دینار اس عورت کو دیدیئے جب لوگ حج کر کے واپس آئے تو وہ ان سے ملاقات کرنے لگے جب کبھی اس نے کسی سے کہا کہ خدا تیرا حج قبول کرے تو اس نے فوراً یہی جواب دیا کہ خدا تیرا حج بھی قبول فرمائے، اس سے اس کو تعجب ہوا اسی شب کو اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کچھ تعجب نہ کر میں نے خدا سے درخواست کی ہے کہ تیری صورت پر ایک فرشتہ پیدا کر دے اور وہ تیری جانب سے ہر سال قیامت تک حج کیا کرے اب تیرا جی چاہے تو حج کر اور نہ چاہے تو نہ کر۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اہل بیت میں سے کسی پر احسان کرے اور وہ دنیا میں اس کی مکافات سے عاجز ہو تو قیامت کے روز میں اس کی جانب سے مکافات کرنے والا ہو جاؤں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اولاد دنیا میں خدا کی جانب سے پھول ہوتی ہے جن کو خدا اپنے بندوں میں تقسیم کرتا ہے اور میرے دنیا کے دونوں پھول حسن وحسین رضی اللہ عنہما ہیں۔ حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے الدر الثمین فی خصائص الصادق الامین میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت دیکھی ہے کہ میرا اور انبیا کا ایک ہی سرزمین میں حشر ہوگا منادی ندا کرے گا کہ آپس میں اولاد پر فخر کرو تو میں اپنے بیٹوں یعنی حسن وحسین رضی اللہ عنہما پر فخر کروں گا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بچہ کی خوشبو جنت کی خوشبو ہوتی ہے ربیع الابرار ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ بچہ جنت کا پھول ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ بچہ دنیا میں سرور اور آخرت میں نور ہوتا ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اپنی گھر والی اور بچوں میں زیادہ مشغول نہ رہا کرو کیونکہ اگر وہ اولیاء اللہ میں سے ہوں گے تو خدا اپنے اولیاء کو ضائع نہ کرے گا اور اگر خدا کے دشمن ہوں تو تم خدا کے دشمنوں میں مت لگے رہو۔

اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اپنے اہل وعیال سے بھاگنے والا بھاگے ہوئے غلام کی طرح ہے کہ خدا اس کا روزہ ونماز قبول نہیں فرماتا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ایک بیٹی ہو تو تعب (رنج، مشقت تکلیف) میں ہے اور جس کے دو بیٹیاں ہوں وہ گرانبار ہے (بھاری بوجھ) اور جس کے تین بیٹیاں ہوں اے خدا کے بندو اس کی مدد کرو اس کی مدد کرو کیونکہ وہ جنت میں میرے ساتھ اس طرح ہوگا جیسے یہ دونوں انگلیاں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں جمع

کر کے بتلایا اس کو ربیع الابرار میں ذکر کیا ہے۔

فائدہ: میں نے تفسیر قرطبی میں سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ کے قول وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً (۷۲:۱۶) کے متعلق دیکھا ہے کہ حفدہ سے مراد پوتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ اس سے خدام مراد ہیں پھر بیان کیا ہے کہ ہر چند کہ بچہ زوجین سے پیدا ہوتا ہے لیکن فقط زوجہ کی طرف اس کی نسبت اس لئے کر دی ہے کہ پورا ہو کر بچہ ناں کے شکم سے نکلتا ہے اور باپ سے نطفہ خارج ہوتا ہے کہ اس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی جیسے کہ اگر کوئی شخص دوسرے کی زمین میں چھوارہ کھائے اور گٹھلی وہاں گر پڑے اس کے بعد اس کا درخت ہو جائے تو اجماع امت سے وہ درخت مالک زمین ہی کی ملک ہے۔ نودی رحمۃ اللہ علیہ نے روضہ میں بیان کیا ہے اگر سیلاب کسی کی زمین میں تخم بہا لے جائے تو اس کے ذمہ مالک کو واپس کر دینا ضروری ہے اگر وہ پہچانتا ہو ورنہ قاضی کو دے دے اگر وہ جم آئے تو اسی کا ہے جس کا تخم تھا اور اصح یہ ہے کہ اس کے اکھیڑ کر دے دینے کے لئے اس پر جبر کیا جائے گا اور اس کو اس کی زمین برابر کرنا پڑے گی۔ اگر ایک بیخ یا گٹھلی ہو تو وہ اس کے مالک کی ہے اگر وہ اعراض نہ کرے اور اگر وہ اس سے اعراض کرے تو اس کو قطع کر ڈالنا مناسب ہے اس لئے کہ وہ مالک زمین کی ہے پس قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام علی الاطلاق نہیں ہے۔

لطیفہ: ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے بستان میں بیان کیا ہے باپ کا اپنے بچہ کے رخسار کا بوسہ لینا بوسہ مودت کہلاتا ہے اور بچہ کا اپنے باپ کے سر کا بوسہ لینا بوسہ رحمت کہلاتا ہے اور بھائی کا اپنے بھائی کی پیشانی کا بوسہ لینا بوسہ شفقت کہلاتا ہے اور مومن کا اپنے بھائی کے ہاتھ کا بوسہ لینا بوسہ تحیت کہلاتا ہے اور زوجہ کے منہ کا بوسہ شہوت کہلاتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اپنے بچوں کا کثرت سے بوسہ لیا کرو کیونکہ ہر بوسہ پر تمہیں اجر ملتا ہے۔ روضہ میں مذکور ہے زہد یا علم یا شرف یا سلامت روی کے باعث سے کسی کے ہاتھ چومنا سنت ہے (یعنی عالم دین شیخ طریقت اولیاء اللہ اور بزرگوں کے ہاتھ چومنا سنت ہے) اور دنیا یا شوکت وغیرہ کے لئے ہاتھ چومنا جائز نہیں

ہزار سال آسمان دنیا میں میں خدا کی عبادت میں مشغول رہا ہوں چنانچہ میں عابد کہلانے لگا تھا پھر میں آسمان دوم اور آسمان سوم میں ہزار ہزار سال تک عبادت کرتا رہا پھر میرا نام راغب رکھا گیا پھر آسمان چہارم میں میں نے فرشتوں کی ستر ہزار صفیں دیکھیں جو محبین ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لئے استغفار کرتے تھے پھر میں آسمان پنجم کی طرف بلند ہوا تو میں نے فرشتوں کی ستر ہزار صفیں دیکھیں جو دشمنان ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر لعنت بھیجتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نفس واحد کی طرح ہیں جو ہم سب سے محبت رکھتا ہے ہماری محبت سے منفعت اٹھاتا ہے اور جو ہم میں فرق کرتا ہے خدا سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی کوئی حجت نہ ہوگی اور کسی ایماندار کے دل میں میری محبت ان دونوں کی عداوت کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی ایک بار ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا آپ سب لوگوں سے بہتر ہیں آپ نے اس سے پوچھا تو نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اس نے کہا نہیں تو آپ نے پوچھا تو نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے پوچھا تو نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اگر تو نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا تو میں تجھے قتل کر ڈالتا اور اگر تو نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہوتا تو میں تجھے کوڑے مارتا۔

حکایت: کسی شخص کا بیان ہے کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ مسافر تھا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت کچھ کہا میں نے ان کو ڈانٹ دیا اس کے بعد ایک درندہ ان کے درمیان سے مجھے اٹھا کر لے گیا میں نے اپنے جی میں کہا یہ رافضی لوگ میری حالت پر بڑے خوش ہوئے ہوں گے اس کے بعد اس درندہ نے مجھے اپنے بچوں کے سامنے ڈال دیا وہ میرے پاس آئے پھر بھاگ گئے اور بزبان فصیح گویا ہوئے کہ اے ہمارے باپ ہم تین دن کے بھوکے ہیں پھر بھی تو ہمارے پاس ایسے کو اٹھا لایا ہے جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا محب ہے (پھر بھلا ہم اسے کیسے کھائیں) حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے بصرہ میں ایک کٹکھنا کتا دیکھا جس نے لوگوں کا راستہ چلنا

بند کر دیا تھا۔ میرا اس کے پاس سے گزر ہوا تو مجھے اس سے خوف معلوم ہوا وہ کہنے لگا تم نہ ڈرو خدا نے تو مجھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنے والوں پر مسلط کیا ہے۔

حکایت: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا کرتا تھا اس نے دو خچر خریدے ایک کا نام اس نے ابوبکر رکھا اور دوسرے کا عمر جس کا نام اس نے عمر رکھا تھا اس کو چارہ کم دیتا تھا ایک دن اس خچر نے اس پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر ڈالا لوگوں نے مجھے یہ ماجرا بیان کیا میں نے کہا شاید اسی خچر نے اسے ہلاک کیا ہوگا جس کا نام اس نے عمر رکھا تھا۔ لوگوں نے کہا ہاں۔

حکایت: نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ایک جنیہ عورت حاضر ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی پھر کچھ دنوں تک لا پتا رہی پھر پتا چلا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے غائب رہنے کا سبب پوچھا اس نے عرض کیا میں اپنے گھر والوں کو کوہ قاف پر دیکھنے گئی تھی۔ وہاں میں نے ایک عجیب بات دیکھی میں نے دو شخص دیکھے ایک کہتا تھا اے اللہ مجھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی محبت پر وفات دے دوسرا کہتا تھا اے اللہ مجھے اس آگ کے عذاب سے بچائیے جس سے آپ ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کے دشمنوں کو عذاب دیں گے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا پہلا شخص خضر تھا اور دوسرا ابلیس تھا ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابلیس سے پوچھا تو کہاں رہتا ہے اس نے کہا ایسی قوم میں جن پر خدا کا غضب ہے کیونکہ میں نے ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کو برا کہنا ان کے نزدیک اچھا بنا دیا ہے۔

حکایت: الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ میں کسی مرد صالح کی میں نے روایت دیکھی ہے اس نے بیان کیا ہے کہ میں کسی میت کا حال نہ سنتا تھا جسے کفنا تا نہ ہوں ایک بار مجھ سے کہا گیا فلاں مقام پر ایک میت ہے میں وہاں گیا دیکھتا کیا ہوں کہ وہ کود کر کھڑا ہو گیا پھر بیٹھ کر آگ آگ کہنے لگا میں نے اس سے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ اس نے کہا میں پڑھ نہیں سکتا خدا کوفہ کے بوڑھوں پر لعنت کرے انہوں نے مجھے ورغلایا یہاں تک کہ میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنے لگا۔ ربیع الابرار میں بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ

عنہ نے فرمایا: اے کوفہ گویا میں تیرے ساتھ ہوں تو عکاظی چمڑے کی طرح دراز ہو گا (عکاظ ایک موضع کا نام ہے جہاں جاہلیت کے زمانہ میں بازار لگتا تھا) اور تو حوادث کے ساتھ چھوڑا جائے گا اور زلزلوں پر سوار رہے گا اور مجھے خوب معلوم ہے کہ کسی جابر شخص نے تیرے ساتھ برائی نہیں چاہی سوائے اس کے جسے خدا نے مشغلہ کے ساتھ ایک آزمائش میں ڈالا ہو اور ایک قاتل کے ہاتھ سے اس کو مارا ہو عمر رضی اللہ عنہ جب کوفہ کا ذکر کرتے تو فرماتے تھے کہ ایمان کا خزانہ ہے اور خدا کا دراز نیزہ ہے کتاب العلم میں شام کی فضیلت کے بیان میں اس سے زیادہ حال گزر چکا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ فضیلت رکھنے والے پر آفتاب کبھی طلوع وغروب نہیں ہوا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں میرے چشم وگوش ہیں۔

فائدہ: میں نے عسکری کی کتاب الاوائل میں دیکھا ہے کہ سب سے پہلے خلفاء میں سے جس نے اپنا جانشین مقرر کیا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین قرار دیا تھا صفوۃ الصفوہ میں ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان سے کہا اے عمر! خدا سے ڈرتے رہنا اور اسے خوب جان لو کہ خدا کی جانب سے کچھ عمل رات کے مقرر ہیں جنہیں وہ دن کو قبول نہیں فرماتا جب تک کہ اس کا فرض نہ ادا کیا جائے وزن دار اعمال اسی کے ہیں جس نے حق کی پیروی کر کے اپنے اعمال وزن دار بنا لئے ہیں اور جس پلہ میں حق ہو اسی کو وزنی ہونا شایان ہے اور قیامت میں اعمال اسی کے ہلکے اور بے وزن ہوں گے جس نے باطل کی پیروی کر کے اپنے اعمال کو ہلکا بنا لیا ہو گا اور جس پلہ میں کہ باطل رکھا گیا ہو گا اس کو شایان ہے کہ ہلکا اور بے وزن ہو جائے۔ میں نے الزہر الفائح میں دیکھا ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے مرض الموت میں آیا اور کہنے لگا اے ابوبکر! میں آپ کو خدا اور قیامت کا دن یاد دلاتا ہوں کیونکہ آپ نے ہمارے اوپر سخت اور متشدد شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے لوگ گھبرا گئے ہیں اور ان کا کچھ بس نہیں چلتا پس خدا آپ

سے پوچھے گا انہوں نے کہا کیا تم خدا کو مجھے بتلانے آئے ہو اگر خدا مجھ سے پوچھے گا تو میں کہہ دوں گا کہ میں نے ان پر ان میں سے بہترین شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

لطیفہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا گویا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک ہی درجہ میں ہیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ڈھائی درجہ بڑھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خواب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وفات پا کر خدا کی رحمت و مغفرت میں جا بسیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں ڈھائی سال تک زندہ رہوں گا۔

روض الافکار میں مذکور ہے کہ ایک بار جاڑے کے دنوں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اس کے بعد انہیں پندرہ روز بخار آیا اور بعض نے کہا ہے کہ انہیں مرض سل ہو گیا تھا۔ صفوۃ الصفوہ میں بیان کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال فرما جانا ہوا تھا کیونکہ رنج والم کے مارے ان کا بدن گھلتا رہا یہاں تک کہ انتقال ہو گیا ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کو آئے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گھبراہٹ میں خود بھی بیمار پڑ گئے اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحت ہو گئی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اشعار ذیل پڑھنے لگے۔

مرض الحبیب فزرته

فمرضت من اسقی علیه

شفی الحبیب فزارنی

فشفیت من نظری الیه

(دوست بیمار پڑا تو میں نے اس کی زیارت کی پھر میں اس کے غم میں بیمار پڑ

گیا' دوست کو شفا ہوئی اور اس نے میری زیارت کی تو میں اس کے دیدار سے شفایاب ہو گیا)۔

ابن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی مکہ میں ہلچل پڑ گئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے لوگوں نے کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی انہوں نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون والی مقرر ہوا لوگوں نے کہا آپ کے بیٹے ابوبکر رضی اللہ عنہ انہوں نے پوچھا بنو عبد مناف اور بنو المغیرہ بھی رضا مند ہو گئے لوگوں نے کہا ہاں' انہوں نے کہا جو خدا عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ خدا نہ دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال تین ماہ اور بارہ روز رہی اور بقول بعض بیس روز اور بقول بعض دس روز اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تریسٹھ برس کے سن میں منگل کو جمادی الاخریٰ کی آٹھ راتیں باقی تھیں 13 ہجری میں وفات پائی اور ان کا آخری کلام یہ تھا۔

رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ٥ (۱۰۱:۱۲)

اے ربّ مجھے مسلمان رکھ کر موت دیجئے اور نکوکاروں میں شامل کر دیجئے۔

اور یہ وصیت کر گئے تھے کہ ان کی زوجہ اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا انہیں غسل دیں۔ پہلے وہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز روضۂ اقدس اور منبر شریف کے درمیان پڑھی اور چار تکبیریں کہیں اور ان کے والد ان کے کچھ دن اوپر چھ ماہ تک زندہ رہے اور مکہ میں بعمر ستانوے سال انتقال کیا اور فتح مکہ کے سال ایمان لائے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر میں ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن' عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہم اجمعین اترے تھے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہونے کو ہوئی تو آپ نے کہا مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک کے پاس اٹھا لے جانا اور عرض کرنا یارسول

اللہ السلام علیک یہ ابوبکر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت کا خواستگار ہے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اندر آنے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں چنانچہ جب لوگوں نے ایسا کیا انہوں نے ایک ہاتف کو کہتے ہوئے سنا کہ دوست کو دوست کے پاس لے آؤ پھر لوگوں نے آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کر دیا اور آپ کی لحد کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد سے ملا دیا۔ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے خدا آپ کے اوپر رحم فرمائے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدم اور آپ سے الفت رکھنے والے اور راز دار ہیں اور آپ سب سے پہلے اسلام لائے آپ کا یقین سب لوگوں سے پختہ ہے اور درجہ سب سے بلند ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بمنزلہ چشم وگوش کے تھے آپ کو خدا اسلام کی جانب سے جزائے خیر دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کی قبر شریف کے پاس کہا تھا کہ خدا آپ کے چہرہ کو تازگی آمیز اور آپ کی سعی کو مشکور کرے آپ دنیا کی ذلت اور آخرت کی عزت کرنے والے تھے کیونکہ آپ اس پر متوجہ تھے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ والسلام علیك ورحمة الله۔

لطیفہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا قول ہے کہ سب سے سچی فراست رکھنے والے چار شخص ہوئے ہیں دو عورتیں اور دو مرد پہلی عورت حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی صفورا تھیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت اپنے باپ سے کہا تھا کہ ان کو خادم رکھ لیجئے دوسری عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی فراست اور دانائی سے پہچان لیا اور بقول بعض آسیہ علیہا السلام بنت مزاحم زوجہ فرعون تھیں چونکہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت فرعون سے کہا تھا کہ یہ میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل نہ کر پہلے مرد عزیز مصر تھے جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دانائی سے پہچان لیا۔ چنانچہ کہا ان کی بڑی خاطر مدارت کر شاید ہم کو ان سے نفع پہنچے رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ عزیز نے آپ کو سترہ برس کی عمر میں وزارت عطا کی تھی اور خدا نے آپ کو تینتیس برس کی عمر میں ملک وحکمت عطا

فرمائی تھی اور ایک سو بیس برس کی عمر میں ملک مصر کے والی ہوئے ریان کا حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی ہی میں آپ کے اوپر ایمان لانے کے بعد انتقال ہو گیا تھا۔ دوسرے مرد ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی فراست سے جان لیا اور ان کو اپنے بعد خلیفہ قرار دیا۔ وہب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تورات میں شاخ آہن اور امیر شدید کے نام سے ذکر آیا ہے۔

حکایت: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایام جاہلیت میں تاجر بن کر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دمشق گیا جب ہمارا کام پورا ہو چکا تو میں مکہ کی طرف روانہ ہوا اتفاق سے ایک کام بھولے سے رہ گیا تھا پھر میں لوٹا۔ میں ابھی بازار ہی میں تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سپاہی موجود ہے اور وہ دمشق کے بڑے لوگوں میں سے تھا اس نے میری گردن پکڑ کر ایک کنیسہ (گرجا) میں داخل کیا جس میں بکثرت مٹی پڑی تھی پھر اس نے مجھے پھاوڑا اور ٹوکری دی اور کہنے لگا مٹی اٹھاؤ اس کے بعد میرے سر پر اس نے گھونسہ مارا اس پر میں نے اسے پھاوڑے سے مارا کہ اس کا دماغ پاش پاش ہو گیا میں نے اسے مٹی میں دبا دیا اور جدھر میرا منہ اٹھ گیا ادھر چل دیا اس کے بعد میں ایک اور گرجا میں پہنچا اور اس کے سایہ میں بیٹھ گیا اس کے اندر سے ایک شخص نکلا مجھ سے پوچھنے لگا تو کون ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہا ہے میں نے اس سے کہا میرے ساتھی کھو گئے ہیں اس پر مجھے گرجا کے اندر لے گیا مجھے کھانا کھلایا پانی پلایا اور کہنے لگا اے شخص تمام اہل کتاب جانتے ہیں کہ میں ان کی کتاب کو سب سے زیادہ جانتا ہوں مجھے بلاشبہ تیری نسبت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو ہمیں اس گرجا سے نکالے گا اور اس شہر کا مالک بنے گا میں نے کہا۔ اے شخص تو نے احسان کیا ہے اس کو مکدر نہ کر وہ کہنے لگا اچھا مجھے کاغذ پر ایک تحریر لکھ دے اس میں تجھ پر کوئی مشقت نہیں ہے کہ اگر تو ہم لوگوں کا مالک بنے فھو المراد ورنہ تیرا کچھ نقصان نہ ہو گا چنانچہ میں نے تحریر کر کے اس پر مہر لگا دی پھر اس نے بڑے جانور اور خرچ دیا کہنے لگا میری سواری پر سوار ہو کر جا کیونکہ جس گرجا پر تیرا گزر ہوگا لوگ اس جانور کو چارہ کھلائیں گے پانی پلائیں گے یہاں تک کہ تو اپنے مقام پر

بے خوف پہنچ جائے گا۔ پھر اس کے چہرے پر مار کر اسے الٹے پیروں ہنکا دینا جس قوم پر اس جانور کا گزر ہوگا سب اسے چارہ کھلائیں گے پانی پلائیں گے یہاں تک کہ ہمارے پاس پہنچ جائے گا پس میں سوار ہو گیا واقعی جس قوم پر میرا گزر ہوتا تھا لوگ اسے کھلاتے پلاتے تھے یہاں تک کہ میں اپنے ساتھیوں سے آملا جو حجاز کا رخ کئے ہوئے جا رہے تھے اس کے بعد میں نے اس جانور کو الٹے پیروں اس کے منہ پر مار کر ہنکا دیا۔

رازی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں شام تشریف لے گئے آپ کے پاس ایک راہب آیا وہ دیر قدس کا نگراں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پہچان لیا اس نے عرض کیا وعدہ پورا کیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم لوگ مسلمانوں کی مہمان نوازی کرو اور ان کو راہ بتا دیا کرو اور ان کے بیماروں کا علاج کرو تو ہم ایسا کر سکتے ہیں۔ راہب نے اسے منظور کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو شرط کی تھی پوری کر دی۔

لطیفہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیان کیا میں نے ایک خواب دیکھا ہے گویا ایک مرغ نے میرے سر پر تین چونچیں ماریں اور اس کو میں اپنی اجل آ پہنچنے کے سوا اور کچھ نہیں سمجھتا اس کے بعد مغیرہ کے غلام فیروز نے محراب میں آپ کو نماز شروع کرنے سے پہلے چہار شنبہ کے روز ششم ذی الحجہ 23 ہجری کو زخمی کر دیا اور آپ یک شنبہ کے روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس دفن کئے گئے۔ آپ کی وفات سے زمین تاریک ہو گئی ایک بچہ کہنے لگا۔ اے ماں کیا قیامت قائم ہو گئی اس نے کہا اے بیٹا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ آپ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور دس روز رہی۔

موعظت: حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کا ہمسایہ تھا آپ شب کو نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھتے جب آپ کا انتقال ہو گیا تو میں نے وفات کے ایک سال بعد آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے چہرہ سے پسینہ پونچھ رہے ہیں میں نے دریافت کیا آپ کیسے ہیں انہوں نے فرمایا بخیریت ہوں اور ابھی مجھے

حساب سے فرصت ملی ہے اگر پروردگار مہربان نہ ہوتا تو میرا تخت الٹ گیا ہوتا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قول ہے تاریکیاں تین ہیں اور ہر تاریکی کے لئے ایک چراغ ہے۔ گناہ تاریکی ہے اور اس کا چراغ توبہ ہے قبر تاریکی ہے اور اس کا چراغ یقین ہے آخرت تاریکی ہے اور اس کا چراغ عمل نیک ہے۔

لطیفہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا تین چاند میرے گھر میں آگرے اس کی اطلاع میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دی۔ انہوں نے فرمایا: تیرے گھر میں زمین کے تین بہترین لوگ دفن ہوں گے۔ پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا انہوں نے کہا اے عائشہ! تیرے سب سے بہتر چاند یہ ہیں اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ دفن ہوئے اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ خدا ان سب سے خوش رہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مناقب

عشرہ مبشرہ میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت میں سب سے زیادہ قریب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ صحابہ میں سے کتنے ہی آدمیوں کا نام عثمان ہے منجملہ ان کے عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ صحابی ہیں' عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد طلحہ کو جو کافر تھے احد کے روز قتل کر دیا تھا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ عثمان بن عامر ابوبکر رضی اللہ عنہما کے والد صحابی ہیں۔ ایک عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط (۹:۳۹)

کیا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ و قیام میں دعا گو رہتا ہے آخرت سے ڈرتا رہتا ہے اور اپنے ربّ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ یہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں ان کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ تھیں جو اسلام لے آئی تھیں عثمان رضی اللہ عنہ نہایت باجمال تھے آپ کی ریش مبارک بڑی تھی قد میانہ تھا نہ دراز نہ کوتاہ اسامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک گوشت کی رکابی دے کر بھیجا میں ان کے پاس گیا اس وقت وہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان دونوں سے زیادہ بہتر اور موزوں جوڑا نہیں دیکھا میں ایک نظر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا اور ایک نظر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو جب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم

ان دونوں کے یہاں گئے تھے میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے ان دونوں سے بہتر جوڑا بھی دیکھا ہے میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ کا نام جاہلیت اور اسلام دونوں میں عثمان ہی رہا آپ کی کنیت ابو عمر اور لقب ذوالنورین تھا کیونکہ خدا قیامت میں آپ کو دو نور عطا فرمائے گا اور کسی کو ایک نور اور بقول بعض جاہلیت اور اسلام میں آپ کریم تھے اور بقول بعض اس لئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں آئیں اور آپ کے پہلے کسی کے لئے ایسا اتفاق نہیں ہوا۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ صورت اور سیرت میں اور سب سے زیادہ مجھ سے ملتے جلتے ہیں وہ ذوالنورین ہیں ان کی زوجہ میری بیٹی ہے اور وہ جنت میں میرے ساتھ آپ نے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی کو حرکت دے کر بتایا کہ ایسے قریب ہوں گے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! یہ جرائیل علیہ السلام خدا کی جانب سے مجھے خبر دے رہے ہیں کہ تم آسمان والوں کے نور اور ﷺ اور جنت والوں کے چراغ ہو۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ محترمہ رقیہ رضی اللہ عنہا یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو ہمراہ لے کر ہجرت کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے بعد سب سے پہلے ہجرت کرنے والے یہ ہیں عرائس میں بیان کیا ہے کہ لوط علیہ السلام کا یہ نام اس لئے رکھا گیا تھا کہ لوط کے معنی ملنے کے ہیں اور ان کی محبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب سے جا ملی تھی لوط علیہ السلام نے عراق سے شام کو ہجرت کی تھی۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ شام کی حد طول میں عریش سے فرات تک ہے مجمع الاحباب میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت رقیہ

رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبوت کے قبل ہی نکاح کیا تھا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ان کے پاس مدینہ میں اس روز انتقال ہوا تھا جس روز بدر سے مسلمانوں کی فتحیابی کی خوشخبری آئی تھی اس کے بعد ان کی ہمشیرہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اگر میری چالیس بیٹیاں اور دوسری روایت میں اگر میری سو بیٹیاں ہوتیں تب بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح کرتا چلا جاتا یہاں تک کہ ان میں سے کوئی باقی نہ رہتی۔ طبری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام عبداللہ تھا جب وہ چھ برس کا ہوا تو ایک مرغ نے اس کی آنکھ میں چونچ ماردی اسی میں بیمار پڑ کر اس نے انتقال کیا۔ جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روتے تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان یہ جبرائیل مجھے خبر دیتے ہیں کہ خدا نے تمہارا نکاح ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے کردیا ہے تم اس کا مہر اس کی بہن کا سا مہر قرار دو۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ قبل نبوت کے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہ کا عتبہ بن ابی لہب سے نکاح ہوا تھا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور خدا نے سورۂ تبت یدا نازل فرمائی ابولہب نے اپنے بیٹے سے کہا میرا اور تیرا سر حرام ہے اگر تو محمد کی بیٹی کو طلاق نہ دے دے چنانچہ اس نے قبل رخصتی طلاق دے دی اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کرلیا جب ان کا انتقال ہوگیا تو ان کی ہمشیرہ ام کلثوم رضی اللہ عنہ کا نکاح کیا اور قبل نبوت عتبہ کے بھائی ابی لہب کے بیٹے کے نکاح میں تھیں اس نے بھی قبل رخصتی کے سبب مذکورہ کی وجہ سے طلاق دے دی تھی۔

نجم الدین نسفی کا بیان ہے کہ ابولہب کے پانچ بیٹے تھے عتبہ، عتیبہ، عتاب، معتب، معتیب۔ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک بار ابولہب نے کہا یا محمد! اگر میں اسلام لے آؤں تو میرے لئے کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ مسلمانوں کے لئے ہے۔ اس نے کہا کیا میں ان سے افضل نہ ہوں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تجھ کو ان پر کس وجہ سے فضیلت ہوگی۔ اس پر کہنے لگا تو ایسے دین کا برا ہو جس میں میں اور دوسرے برابر ہوں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار شب کے وقت اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے کہا اگر تجھ کو عار آتا ہے تو اس وقت میرا کہا مان لے وہ کہنے لگا میں ایمان نہ لاؤں گا جب تک یہ بکری کا بچہ ایمان نہ لائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں کون ہوں بچہ بول اٹھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی ابولہب کہنے لگا تیرے لئے تباہی ہو محمد کا سحر تجھ میں اثر کر گیا ہے۔ بکری کا بچہ کہنے لگا بلکہ تجھ پر تباہی ہو اس پر ابولہب نے چھری لے کر اس کی کھال اتار دی۔

فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بار میں بیمار پڑ گیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھ کر مجھے خدا کی پناہ میں دیا دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اعيذك بالله الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد من شر ما تجد۔

(میں تمہیں خدائے یکتا بے نیاز کی پناہ میں دیتا ہوں جس کے نہ کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ خود پیدا ہوا اور اس کا کوئی ہمسر نہیں اس کے شر سے جو تم پاتے ہو۔)

پھر فرمایا: اے عثمان! اسی دعا کو پڑھ کر خدا کی پناہ لیا کرو کیونکہ پناہ گیری کے لئے کوئی اور ایسی دعا نہیں۔ اس کو اذکار میں بیان کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کیا تمہیں اس امت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص کی خبر نہ دوں لوگوں نے عرض کیا ضرور خبر دیجئے آپ نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر کہا کیا میں تمہیں دوسرے کی خبر نہ دوں لوگوں نے کہا ہاں آپ نے کہا عمر رضی اللہ عنہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیسرے کی خبر نہ دوں لوگوں نے کہا ہاں آپ عثمان عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہوئے منبر سے اتر آئے۔

حکایت: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے ایک بار چار روز تک ہمیں کچھ کھانے کو نہیں ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہم سے دریافت کیا کیا میرے بعد تم لوگوں کو کچھ ملا ہے میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے نکلے کبھی یہاں نماز پڑھتے اور کبھی وہاں اور دعا فرماتے تھے اتنے میں آخر روز میں عثمان رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور دریافت کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں میں نے ماجرا بیان کیا اس پر عثمان رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر عثمان رضی اللہ عنہ چلے گے اور ہم لوگوں کے لئے آٹا کچھ چھوارے وغیرہ بھیجے پھر کہنے لگے اس میں تو بڑی دیر ہوگی اور یہ کہہ کر روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت بھیج دیا اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تمہیں کچھ ملا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عثمان رضی اللہ عنہ نے سلوک کیا تھا کہہ سنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے بھی نہیں بلکہ سیدھے مسجد چلے گئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا کرنے لگے کہ اے اللہ میں عثمان (رضی اللہ عنہ) سے راضی ہوں آپ بھی ان سے راضی رہیے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدائے شب سے طلوع فجر تک عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرتے دیکھا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا: اے عثمان! خدا تمہارے اگلے پچھلے اور قیامت تک جو کچھ تم سے ہو بخش دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول ان الذین سبقت لھم منا الحسنٰی (۲۱:۱۰۱) کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارہ میں ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہاجرین کی ایک جماعت بھی موجود تھی ان میں ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، علی اور زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین تھے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے دوست کی طرف اٹھ کھڑا ہونا چاہیے اس کے بعد خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھے اور انہیں اپنے گلے سے لگا لیا اور فرمانے لگے تم میرے

دنیا اور آخرت کے دوست ہو۔ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ قیامت میں ستر ہزار ایسے آدمیوں کی شفاعت کر کے جنت میں داخل کرائیں گے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ قیامت میں ربیعہ اور مضر کے برابر لوگوں کی شفاعت کریں گے۔

الریاض النضرہ میں مذکور ہے کہ ایک بار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آٹا اور شہد آیا آپ ان دونوں کو ملا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے پھر ایک پتیلی لا کر آگ پر چڑھا دی اور اس میں گھی آٹا اور شہد ڈال کر پکایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فارس کے لوگ اسے حلوا کہتے ہیں ربیع الابرار میں بیان ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوئے ہیں جو کبھی حلوا نہیں کھاتے تھے اس خیال سے کہ اس کا شکر ادا نہ کر سکیں گے۔

شہد کے بے مثل فوائد

ابن طرخان نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ شہد ایک نامعلوم قسم کی اوس ہے جو پھولوں پر گرتی ہے شہد کی مکھی غالباً اس کو جمع کر لیتی ہے اسی وجہ سے اس کی طرف نسبت کیا جاتا ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ (۱۶:۶۹) کے متعلق بیان کیا ہے کہ جمہور اس کے قائل ہیں کہ شہد مکھی کے منہ سے نکلتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوائے شہد کی مکھی کے اور مکھیاں دوزخ میں ہوں گی خدا ان سے دوزخیوں کو عذاب دے گا۔ ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ اصفہان کو ذوالقرنین نے بسایا ہے وہاں کے پتھر سرمہ اور روئیدگی زعفران اور مکھیاں شہد کی مکھیاں ہیں۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ الآیہ کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ شہد کی مکھی کا گھر درخت یا پہاڑ کی کھوہ میں ہوتا ہے اور چھپر اور دیوار میں چھتا ہوتا ہے سبل راستوں کو کہتے ہیں یعنی شہد کی مکھی پہاڑوں وغیرہ میں طلب رزق کرنے میں منقاد اور مطیع ہے وحی کے معنی یہاں الہام کے ہیں ابن طرخان نے بیان کیا

ہے کہ شہد بوڑھوں اور بلغمی مزاج والوں اور بلغمی کھانسی والوں کو مفید ہے اگر بدن میں لگا لیا جائے تو جوئیں مر جائیں اور اگر بالوں میں طلا کیا جائے تو ان کو دراز و خوشنما بناتا ہے اس کا کھانا اور آنکھ میں لگانا مقوی ہے۔ اگر دانتوں میں ملا جائے تو صاف کرتا ہے اور دانت محفوظ رہتے ہیں۔ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے طب نبوی میں بیان کیا ہے کہ شہد غذاؤں کے ہمراہ غذا ہے پینے کی چیزوں کے ساتھ پینے کی شے ہے اور دواؤں کے ساتھ دوا ہے اور اکثر امراض میں شہد شکر سے زیادہ نفع بخش ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ابتدا سے لے کر اطبا کا شکنجبین کے تمام امراض میں دیئے جانے کے لائق ہونے پر اتفاق ہے اور اس میں اصل جز شہد ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ شہد کا استعمال لازم کر لو کیونکہ وہ حافظہ کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ ابن ماجہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو شخص ہر ماہ میں تین دن صبح کو شہد چاٹ لیا کرے اس کو کوئی بڑی بیماری نہ ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے اوپر دو شفاؤں کو لازم کر لو شہد اور قرآن کو پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طب بشری اور طب الٰہی کو طب جسمانی اور طب قلبی کو دوائے ارضی اور دوائے سماوی کو یکجا کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہد میں پانی ملا کر نہار منہ استعمال کیا کرتے تھے اور صحت کے حق میں یہ عجیب حکمت ہے کیونکہ شہد سے بڑھ کر جسم کے لئے کوئی شے نافع نہیں اور شہد کا نام حافظ امین بھی ہے اور اس کا ایک یہ بھی خاصہ ہے کہ جس شہد میں پانی دھوئیں اور آگ کا اثر نہ پہنچا ہو اس کو مشک کے ساتھ آنکھ میں لگانا نزول ماء کو نافع ہے بعض کا بیان ہے کہ میری آنکھ میں سپیدی ہو گئی میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشک کے ساتھ شہد آنکھ میں لگانے کا حکم فرمایا۔ البتہ صفراوی مزاج والوں کو شہد کا کھانا مضر پڑتا ہے سوائے سرکہ کے ساتھ کھانے کے اور جو شخص خراب شہد کھاتا ہے اسے ضرر کرتا ہے۔ مگر ہاں اگر اس کے بعد سداب کھائے تو ضرر نہیں ہوتا۔ حدیث مرفوع میں آیا ہے کہ سب سے پہلی نعمت جو زمین سے اٹھ جائے گی شہد ہے۔ زجاج نے بیان کیا ہے کہ شہد کی مکھی کو

اکبر اللہ اکبر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا لا الہ اللہ واللہ اکبر پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اللہ اکبر وللہ الحمد۔

نسفی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بیان کیا ہے خدا نے عرش کو تین سو ساٹھ پایوں پر پیدا کیا ہے ہر پایہ دنیا کے دور کے برابر ہے ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ نہایت تیز پرواز پرندہ اسی ہزار برس میں طے کرے خدا نے عرش کے دس لاکھ ساٹھ ہزار سر پیدا کئے ہیں ہر سر میں دس لاکھ ساٹھ ہزار چہرے ہیں۔ علائی نے سورہ براۃ میں اتنا اور زیادہ کیا ہے ہر چہرہ دس لاکھ ساٹھ ہزار گونہ دنیا کے برابر ہے ہر چہرہ میں دس لاکھ ساٹھ ہزار منہ ہیں ہر منہ میں دس لاکھ ساٹھ ہزار زبانیں ہیں ہر زبان دس لاکھ ساٹھ ہزار لغت میں خدا کی تسبیح کرتی ہے قیامت کے روز عرش کہے گا اے اللہ اس تسبیح کا ثواب امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کر دیجئے اور قیامت کے روز عرش پر دس لاکھ ساٹھ ہزار رنگ پہنائے جائیں گے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے ستر ہزار رنگ پھر عرش خدا سے تمام خلق سے زیادہ ڈرتا ہے اور بعض زبانوں سے کہتا ہے۔ میں خدا کے انتقام سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے عرش کی بعض زبانوں کی تسبیح سبحان القائم الدائم سبحان الدائم القائم سبحان الملك الاعظم سبحان من لا یعلم ما ھو الا ھو اور معراج کے بیان میں جتنے اس کے چہرے اور زبانیں ہیں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں گئے وہاں سجدہ میں ایک شخص کو پایا وہ کہہ رہا تھا اے اللہ مجھے دوزخ سے آزاد کر دیجئے اگر آپ یہ نہ کریں تو امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر سے مجھے فدا کر دیجئے۔ خدا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی کہ اس سے کہہ دیجئے کہ مجھ سے بڑھ کر میری خلق پر کوئی زیادہ کرم کرنے والا نہیں ہے اور میرے پاس سوائے جنت کے تیری اور کچھ جزا نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا میری امت پر جو تیری شفقت اس درجہ کو پہنچی ہے اس کی بدولت جنت کی خوشخبری سن خوشی کے مارے اس کا اسی دم انتقال ہو

گیا۔

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک ساعت فکر کرنا سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے اور اس وقت وہ فکر مند تھے پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا ان کو بھی میں نے کہتے ہوئے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک ساعت فکر کرنا سات برس کی عبادت سے بہتر ہے پھر میں ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا ان کو میں نے کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک ساعت فکر کرنا ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ پھر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اس سے آگاہ کیا۔ آپ نے فرمایا سب نے سچ کہا ان سب کو میرے پاس بلا لائیں سب کو بلا لایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کی فکر کی نسبت دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری فکر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نظر کی اور فرمایا اس کا پیدا کرنے والا روزی دینے والا اور اس کو مدد پہنچانے والا اور اس کو دستاویز کی طرح لپیٹ لینے والا بابرکت ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ اس کا خالق اور اس کو مدد پہنچانے والا اور اس کا پھیلانے والا بابرکت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرے اوپر ایک آیت نازل ہوئی ہے اس کے لئے تباہی ہے جو اس کو پڑھے اور اس میں غور نہ کرے اور ایک روایت میں ہے اس کے لئے تباہی ہے اس کے لئے تباہی ہے دس بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ ان فی خلق السموت والارض یقیناً --- آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں ہے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے تفکر کی نسبت دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ موت اور اس کے احوال میں فکر کرتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا تفکر سات برس کی عبادت سے بہتر ہے اور دوسری حدیث میں

ہے تفکر کے مثل کوئی عبادت نہیں کیوں کہ وہ غفلت کو دور کرتا ہے دل میں خشیت پیدا کرتا ہے جیسے پانی کاشت کو جماتا ہے اس کو رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے قول اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۱۹۱:۳) کے متعلق بیان کیا پس اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ سے عبادت زبانی قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ سے عبادت اعضائے ظاہری اور یَتَفَکَّرُوْنَ سے عبادت قلبی کی طرف اشارہ کیا اور قضا کے ذکر نہ کرنے میں ایک لطیف دقیقہ ہے اور یہ ہے کہ یعنی گدی کے بل چت لیٹنا کامل فکر اور غور سے مانع ہوتا ہے اور کروٹ سے لیٹنا اس سے مانع نہیں کیونکہ وہ بیداری سے قریب اور خواب سے بعید ہے آگاہ ہو کہ سورہ بقرہ میں آٹھ دلیلیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک کشتی ہے جو کہ دریا میں چلتی ہے۔ ایک ہوا میں ہیں ایک ابر ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر رہتا ہے اور آل عمران میں تین دلیلیں بیان کی ہیں کیونکہ انسان کو پہلے خدا کے وجود پر کثرت دلائل کی ضرورت پڑتی ہے اور جب دل میں ایمان جم گیا تو اس قدر زیادہ دلائل کی ضرورت نہیں اور سورہ بقرہ میں فرمایا ہے لایات القوم یعقلون عقل رکھنے والی قوم کے لئے نشانیاں ہیں

اور آل عمران میں فرمایا ہے لایات لاولی الالباب صاف عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں

کیونکہ جب ایمان دل میں جم جاتا ہے تو عقل صاف ہو جاتی ہے اور اسی کو لُبّ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء سے نقل کر کے ارشاد فرمایا ہے ربنا ما خلقت ھٰذا باطلا اے ربّ آپ نے یہ باطل نہیں پیدا کیا ہے

اس بنا پر منصوب ہے کہ وہ مصدر محذوف کی صفت ہے اور بعض نے منصوب بنزع الخافض کہا ہے یعنی اصل میں ما خلقت ھٰذا باطل تھا اور کشاف میں ہے جائز ہے کہ ہذا سے حال ہو اور خدا نے ان سے حکایت کر کے ارشاد فرمایا ہے ربنا فاغفرلنا ذنوبنا و کفرعنا سیاتنا (۱۹۳:۳) اے ہمارے ربّ پس ہمارے گناہ بخش دیجئے اور ہماری

خطاؤں کا کفارہ کر دیجئے۔

دعاء میں پانچ بار ربّنا کہنا

یعنی بخشش توبہ سے ہوتی ہے اور کفارہ کثرت طاعات سے ہوتا ہے۔ آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان سے پانچ بار لفظ ربنا کو نقل کیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جو شخص پانچ بار ربنا کہہ کر دعا مانگے جو مانگے خدا اسے عطا فرماتا ہے اور جس شے سے وہ ڈرتا ہو اس سے نجات دیتا ہے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کے تفکر کی بابت دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ دوزخ میں اور اس کے احوال میں غور کرتا تھا اور میں کہتا تھا اے ربّ مجھے قیامت میں اتنا بڑا کر دیجئے کہ میں تنہا جہنم کو بھر دوں تاکہ آپ کے وعدہ کی تصدیق ہو جائے اور امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی کو عذاب نہ دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری فکر ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ میری امت میں سے سب سے زیادہ میری امت پر مہربان ہیں اور اپنے قول حتی یصدق وعدك سے اللہ تعالیٰ کے قول لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ (ہم جہنم کو ضرور بھر دیں گے) کی طرف اشارہ کیا ہے

لطیفہ: دامغانی کا بیان ہے تابوت بنی اسرائیل کے لئے قرار دیا گیا ہے اس میں سکینہ یعنی تسکین بخش اثر ہے اور وہ ایک سونے کا طشت تھا جس میں انبیاء کے قلوب دھوئے جاتے تھے اور اسی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور تختیاں ہیں اور ایک زمرد کی بلی ہے اس کی پشت موتی کی شکل یاقوت کا دم مروارید کی ہے اگر وہ قتال کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو اس تابوت کو آگے کر لیتے تھے۔ وہ بلی چلاتی تھی پھر تابوت سے ہوا اور روشنی و تاریکی نکلتی تھی۔ ایمانداروں پر روشنی اور کافروں پر تاریکی ہو جاتی تھی۔ اس طرح وہ ان پر فتح یاب ہو جاتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا ہے جن کے دل میں سکینہ ہے پس اگر تابوت میں بلی ہے تو ان کے دل میں صدق ہے اور اگر تابوت میں عمامہ ہارون ہے تو ان کے دل میں یقین ہے

اگر اس میں عصائے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے تو ان کے دل میں رضائے مولیٰ ہے جیسے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر کہا تھا کہ میں اپنے ربّ سے راضی ہوں۔ اگر اس میں تختیاں ہیں تو ان کے دل میں باغہائے فلاح ہیں۔ عرائس میں ہے کہ تابوت حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اس میں انبیاء علیہ السلام کے شمار کے مطابق خانے ہیں اور آخر خانہ خانہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو یاقوت سرخ کا بنا ہوا ہے اور وہ اس میں قائم ہے اس کے داہنے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بائیں عمر رضی اللہ عنہ اور اس کے پیچھے عثمان رضی اللہ عنہ اور سامنے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ تابوت قبل قیامت بحیرہ طبریہ سے نکلے گا اور میں نے ابن عطاء اللہ کی لطائف المنن میں ان کے شیخ کی روایت دیکھی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا گویا میں آسمان دنیا میں ہوں اتنے میں مجھے ایک شخص ملا جو کہہ رہا تھا اے اللہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرمایئے، اے اللہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیجئے۔ اے اللہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درستی کر دیجئے۔ اے اللہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پردہ پوشی فرمایئے بیان کیا کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام کی دعا ہے جو اس کو روزانہ پڑھتا ہے۔ وہ ابدال میں سے لکھا جاتا ہے۔

حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے مصابیح میں دیکھا ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں مسجد میں تھا اتنے میں میں نے ایک شخص کو ایسی قرأت پڑھتے سنا جس سے مجھے انکار تھا اور پھر دوسرے شخص نے اس کو دوسری طرح پڑھا اس کے بعد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں اشخاص کو پڑھنے کا حکم دیا۔ دونوں نے پڑھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی قرأت کو مستحسن قرار دیا تب جا کر میرے دل سے تکذیب دور ہوئی ورنہ اس وقت جبکہ میں جاہلیت میں آلودہ تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا تھا گویا کہ میں خوف سے خدا کو دیکھ رہا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اے ابی مجھے یہ پیغام ملا تھا کہ میں قرآن

پاک کو ایک ہی طرح پڑھوں میں نے مکرر عرض کیا کہ میری امت پر آسانی کیجئے تو مجھے اجازت ہوئی کہ دو طرح پڑھا کروں۔ میں نے پھر عرض کیا کہ میری امت پر اور آسانی کیجئے تو مجھے سات طرح پر قرأت کرنے کی اجازت مرحمت ہوگئی اور ارشاد ہوا کہ جتنی بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکرر کہا ہے اتنی ہی درخواستوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت ہے چنانچہ میں نے درخواست کی اے اللہ میری امت کو بخش دیجئے میری امت کو بخش دیجئے اور تیسری درخواست کو میں نے اس روز کے لئے ملتوی کر رکھا ہے جس روز سب کے سب میری طرف راغب ہوں گے حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی۔ پھر میں نے وہ مضمون جو مصابیح میں تھا تفسیر قرطبی میں بروایت مسلم دیکھا پھر کہا کہ ان کے اس قول کے معنی (تب جا کے تکذیب میرے دل سے دور ہوئی) یہ ہیں کہ شیطان کی جانب سے ان کے دل میں دغدغہ پڑ گیا تھا جس کی وجہ سے وہ پریشان حال تھے اور ان کا وقت مکدر رہتا تھا کیونکہ اختلاف قرأت کو وہ ایسا امر عظیم سمجھتے تھے جیسا فی نفسہ وہ نہیں ہے۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ حال معلوم ہوا جس میں وہ مبتلا تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ پر مار دیا اس سے ان کا باطن کھل گیا اور روشن ہوگیا اس وقت خوف خدا سے وہ پسینہ پسینہ ہوگئے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کو اس سے زیادہ محبوب کوئی دعا نہیں ہے کہ اے اللہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیجئے ان پر رحمت عام نازل فرمایئے۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ سبحان کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے فرمایا: اے یہودی تجھ پر افسوس ہے کیا تجھے توریت میں ستر درخواستیں نہیں ملتیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب العالمین سے کی تھیں اور ہر ایک کے ساتھ شفاعت کے خواہاں ہوئے تھے یعنی کہتے تھے شفاعت کو میرے لئے کر دیجئے ارشاد ہوا نہیں وہ میرے بندہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے یہودی نے کہا اے اللہ ہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے یہودی کیا تجھے توریت میں یہ نہیں ملتا کہ میرا نام عرش پر لکھا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد

ہے اپنے عزت وجلال کی قسم میرے بندوں میں سے جو بندہ دل سے اخلاص کے ساتھ زبان سے تصدیق کر کے کہے گا۔ لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ محمد عبدہٗ ورسولہٗ میں قیامت کے روز اسے دوزخ سے امان عطا کروں گا۔ یہودی نے کہا اے اللہ ہاں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے یہودی تجھ پر افسوس ہے کیا تجھے توریت میں یہ لکھا ہوا نہیں ملتا کہ میں بلند ٹیلے پر قیامت کے روز کھڑا ہوں گا میرے ہاتھ میں لواءِ احمد ہوگا کوئی ملک مقرب یا نبی مرسل ایسا نہ ہوگا جس کو میری بہ نسبت رحمٰن سے زیادہ قرب میسر ہو یہودی نے کہا اے اللہ ہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے یہودی کیا تجھے توریت میں یہ نہیں ملتا کہ جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں اس یہودی نے کہا اے اللہ ہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے یہودی تجھ پر افسوس ہے کیا تجھے توریت میں یہ لکھا ہوا نہیں ملتا کہ میں سب سے پہلے رحمٰن کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا یہودی نے کہا اے اللہ ہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے یہودی تجھ پر افسوس ہے کیا توریت میں تجھے یہ نہیں ملتا کہ میں قیامت میں سب سے پہلے سجدہ کروں گا اور پہلا مسلمان ہوں گا کہ کبھی اپنے حوض پر کھڑا ہوں گا اور کبھی عرش کے پاس کھڑا ہوں گا اور امتی امتی کہتا ہوں گا۔ یہودی نے کہا اے اللہ ہاں میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک خدا کے رسول ہیں۔

اور خبر میں وارد ہے کہ خدا نے عرش کے نیچے زر خالص سے ہزار شہر پیدا کیے ہیں اور اپنی وسعت رحمت سے ان کو بھر دیا جب قیامت کا روز ہوگا تو وہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے گنہگاروں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ قصیدہ بردہ میں ہے

لعل رحمة ربي حين يقسمها

ياتي على حسب العصيان في القسم

(شاید میرے پروردگار کی رحمت جب وہ اسے تقسیم فرمائے گا، گناہ کے مؤافق حصہ میں آئے گی)

عقائق الحقائق میں بیان کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا قول ہے

کہ خدا نے نور کے تین بساط پیدا کیے ہیں ہر بساط کی وسعت ہزار سال کی ہے اوّل بساط کا نام بساط قربت ہے دوسرا بساط خدمت ہے تیسرا بساط محبت ہے خدا نے ہر بساط پر نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزار سال جاگزیں رکھا ہے پھر بساط خدمت پر دو رکعتیں ادا کرنے کا اسے حکم فرمایا چنانچہ وہ تکبیر تحریمہ میں ہزار سال رہا اسی طرح قیام میں اسی طرح رکوع میں اسی طرح اعتدال میں اسی طرح سجدہ میں اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں اسی طرح دوسرے سجدہ میں رہا اور یہی حالت اس کی دوسری رکعت میں ہوئی اور داہنے جانب سلام پھیرنے میں ہزار سال اور بائیں جانب سلام پھیرنے میں اسے ہزار سال لگے اس کے بعد اس نے کہا کہ سوائے خدائے وحدہ لاشریک لہ کے کوئی معبود نہیں اسی کا ملک ہے اسی کے لئے ستائش ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے وہ ہر شے پر قادر ہے اے اللہ میں روح لطیف ہوں مجھ کو بدن عزیز میں سکونت پذیر کیجئے۔ مجھ کو اپنی مخلوق کے پاس بھیجئے تاکہ وہ آپ کی واحدانیت پر ایمان لائیں اور میں ان کو آپ کی خدمت کی طرف بلاؤں اگر وہ قصور کریں تو آپ ازل سے کرم اور رحمت کے ساتھ موصوف ہیں اور ان کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما لیجئے چنانچہ خدائے سبحانہ وتعالیٰ نے اسے قبول فرما لیا اور ارشاد کیا کہ میں تیری شفاعت قبول کرلوں گا۔ اور ان پر رحمت نازل کر کے بخشش کروں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ کون سا ایمان سب سے زیادہ عجیب ہے۔ انہوں نے کہا فرشتوں کا ایمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کیا تعجب ہے وہ تو ملکوت کا مشاہدہ کرتے ہیں انہوں نے کہا تو انبیاءؑ علیہ السلام کا ایمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کیا تعجب ہے وہ خطاب مشاہدہ سنتے ہیں انہوں نے کہا تو ہم لوگوں کا ایمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کیا تعجب ہے تم نے تو مجھے دیکھا ہے اور معجزات دیکھے ہیں انہوں نے عرض کیا تو پھر کون سا ایمان زیادہ عجیب ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا ایمان جو میرے بعد آئیں گے۔ وہ سفیدی (کاغذ) پر کی سطروں پر ایمان لے آئیں گے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے نبی

اللہ اسے مژدہ ہو جو آپ کو دیکھے اور آپ کے اوپر ایمان لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مژدہ ہو اس کو جو مجھے دیکھے اور مجھ پر ایمان لائے پھر مژدہ ہو پھر مژدہ ہو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بار فرمایا یعنی اس کو مژدہ ہو جو مجھ پر ایمان لائے اور اس نے مجھے نہ دیکھا ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان لوگوں سے محبت رکھتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے۔ ان میں سے کوئی کوئی چاہتا ہوگا کہ اپنے اہل اور مال کے عوض میں مجھے دیکھ لیتا۔ اس کو شفا میں ذکر کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو آپ کے اوپر ایمان لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں حالانکہ آپ کو انہوں نے نہ دیکھا تو ان کے لئے کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں مژدہ ہو انہیں مژدہ ہو وہ لوگ ہم سے ہیں اور ہمارے ساتھ ہوں گے اور دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے میرے حوض پر میرے اہل بیت اور میرے محبین وارد ہوں گے۔

حکایت: مہاجرین وانصار و بنی ہاشم کی ایک جماعت یکجا ہوئی انصار نے کہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم احق ہیں کیونکہ ہم نے آپ کے ساتھ ہجرت کی اپنے وطن چھوڑے بنی ہاشم نے کہا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت مند ہیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احق ہیں اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے کہا میں تمہارا بھائی ہوں انصار کہنے لگے اللہ اکبر ربّ کعبہ کی قسم ہم کامور ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین سے فرمایا میں تم میں سے ہوں اس پر مہاجرین کہنے لگے اللہ اکبر ربّ کعبہ کی قسم ہم کامور ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم سے فرمایا تم میرے اہل اور میرے قرابت مند ہو اس پر بنی ہاشم کہنے لگے اللہ اکبر ربّ کعبہ کی قسم ہم کامور ہوئے۔

کسی نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت روئے جبرائیل علیہ السلام نے اس کا سبب پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خوف ہے کہ خدا میری امت پر کہیں عذاب نہ کرے کیونکہ ارشاد یہ تھا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ

فِيهِمْ (۸:۳۳) (اور خدا انہیں عذاب نہ دے گا جب تک آپ ان میں تشریف فرما ہیں)
پھر جبرائیل علیہ السلام غائب ہو گئے اس کے بعد آ کر کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور ارشاد فرمایا ہے آپ دلشاد رہیے۔ ان پر میری شفقت آپ کی شفقت سے زیادہ ہے اور خدا ان کو عذاب نہیں دے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا نے پیدائش خلق سے دو ہزار برس پہلے برگ آس پر ایک تحریر لکھی پھر اس کو عرش پر رکھ دیا پھر ندا کی اے امت محمدی! (صلی اللہ علیہ سلم) بے شک میری رحمت میرے غضب سے بڑھی ہوئی ہے میں تمہاری درخواست سے پہلے ہی تمہیں عطا کر چکا ہوں اور تمہارے استغفار کرنے سے پہلے ہی تمہیں بخش چکا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس قدر والدہ شفیقہ اپنے بچہ پر مہربان ہوتی ہے خدا اس سے بھی زیادہ میری امت پر مہربان ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کوئی امت ایسی نہیں جن میں سے بعض دوزخ میں اور بعض جنت میں نہ ہوں اور میری امت سب کی سب جنت میں ہوگی بروایت حضرت ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میری امت امت مرحومہ ہے آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا دنیا ہی میں زلازل اور فتن سے جلدی سے ان کی سزا ہو چکی ہوگی چنانچہ جب قیامت ہوگی میری امت کے ہر شخص کو اہل کتاب میں سے ایک شخص دیا جائے گا اور کہا جائے گا یہ تیرا دوزخ سے فدیہ ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنتی اپنے اوپر کے بالا خانوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے تم مشرق و مغرب کے روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور یہ ان کی باہمی فضیلت میں فرق کی وجہ سے ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نبیوں کے منازل ہوں گے، دوسرا وہاں تک نہیں پہنچ سکے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگ خدا پر ایمان لائے، اور رسولوں کی تصدیق کی برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے اگر کہا جائے کہ بالا خانوں کے سوا کوئی اور کہیں ہوگا کہ نہیں کیونکہ تمام جنتی ایماندار اور تصدیق کرنے والے ہوں گے۔ بعض نے اس کا یہ جواب دیا

ہے کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کی تصدیق کرنے والی ہو گی۔ پس ان کے سوا اور امت کے لوگ بالا خانوں میں نہ ہوں گے دری کے معنی نہایت درخشاں کے ہیں کیونکہ در روشن ہوتا ہے غابر کے معنے وہ ستارہ جو غروب کے لئے لٹک آیا ہو اور نظروں سے دور ہو گیا ہو۔

لطیفہ: اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اپنی طرف نسبت کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے عبادی ان کو آدم علیہ السلام کی طرف نسبت کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے یا بنی آدم اور ان کو نوح علیہ السلام کی طرف نسبت کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا (تمہارے لئے وہ دین شرع کیا جس کی نوح علیہ السلام کو وصیت کی تھی)۔ (۱۳:۴۲)

اور ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف نسبت کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ (تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت) اور ان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تم بہترین امت ہو کہ لوگوں کے لئے نکالے گئے

پس جب قیامت کا روز ہو گا آدم علیہ السلام کہیں گے میری اولاد اور نوح علیہ السلام کہیں گے میرے اہل شریعت حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے میرے اہل ملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے میرے امتی اور خدائے سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہو گا میرے بندوں کو جنت میں لے جاؤ۔

مسئلہ: اگر کافر مسلمانوں سے کہے کہ میں تمہارے مثل ہوں یا کہے اسلام لایا میں تو اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا۔ اور اگر کہے میں امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہوں، بغوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ تب ہم اس کے اسلام کا حکم کر دیں گے اور رافعی اور بغوی (رحمۃ اللہ علیہما) نے اس کو برقرار رکھا ہے اور ایسے ہی اگر کہا کہ میں محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تو وہ مسلمان سمجھا جائے گا نہ اس کہنے سے کہ محمد رسول پر ایمان لایا کیونکہ رسول خدا کے سوا کبھی اوروں کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے اس کو روضہ میں بیان کیا ہے۔

فائدہ: چالیس سے لے کر سو مردوں تک اگر ہوں تو امت کا لفظ بولا جاتا ہے اور

دس سے کم ہوں تو رہط کہتے ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ چالیس سے کم کہ جن میں کوئی عورت نہ ہو برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ واذکر بعد امۃ میں امت کے معنے مدت کے ہیں اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے قول وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ (۱۱:۸) (اور اگر ہم ان سے عذاب موخر کر دیں ایک مدت معین تک) میں امت معدودہ کے معنے مدت معلومہ کے ہیں یعنی روز قیامت۔ کشاف میں ہے کہ رہط تین سے لے کر دس تک کے لئے بولا جاتا ہے اور رکب دس یا زیادہ اونٹ والوں کے لئے آتا ہے اور نفر تین سے نو تک کے لئے اور بعض نے کہا ہے کہ دس تک کے لئے اور عصبہ دس سے چالیس تک کیلئے اور بعض نے کہا ہے کہ دس سے پندرہ تک کے لئے اور عَصَبَہ بفتح عین و صاد و باء بول کر وہ شخص مراد ہوتا ہے جو میراث کا کل مال لے لیتا ہے جب اس کے ساتھ صاحب فرض نہ ہو مثلاً ایک شخص مر گیا اور سوائے چچا کے اس کا کوئی وارث نہیں تو کل مال چچا کو ملے گا یہ عصبہ بنفسہ ہے اور اسی طرح بیت المال اور معتق کا حال ہے اور عصبہ بغیر بیٹی و پوتی و حقیقی بہن اور عَلّاتی یعنی صرف باپ میں شریک بہن ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہے اور عصبہ مع غیرہ بہنیں بیٹیوں یا پوتیوں کے ساتھ ہوتی ہیں اسنوی نے کہا ہے کہ لفظ قوم مردوں کے لئے اسم جمع ہے حتیٰ کہ اگر کوئی قوم زید کے لئے وصیت کرے یا ان پر وقف کرے تو عورتیں اس میں داخل نہ ہوں گی اور طائفہ لغت میں جماعت کو کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ایک بھی طائفہ ہے اور کسی کے عشیرۃ سے اس کے اہل مراد ہوتے ہیں اور عترت سے اس کے قرابت دار اور متولی نے لفظ قبیلہ اور عشیرہ کی باپ کی قرابت کے ساتھ تخصیص کی ہے اس کو روضہ میں بیان کیا ہے ذریت و عقب و نسل میں بیٹوں اور بیٹیوں کی اولاد داخل ہو جاتی ہے اگرچہ دور کے ہو خواہ وقف میں ہو خواہ وصیت میں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت داؤد علیہ السلام و حضرت سلیمان علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم تک باوجود یہ کہ وہ بھانجے ہیں اور بضع تین سے لے کر سات تک پر بولا جاتا ہے اور بقول بعض دس تک اور وسط

بسکون سین ظرف مکان ہے چنانچہ بولتے ہیں زید وسط الدار یعنی زید گھر کے بیچ میں ہے اور اسی طرح وسط بفتح سین ہے چنانچہ کہتے ہیں ضربت زیداً وسطہ۔ کوفی ان دونوں لفظوں میں کوئی فرق نہیں کرتے اور دونوں کو ظرف قرار دیتے ہیں اور حضرت ثعلبی وغیرہ نے فرق کیا ہے چنانچہ بیان کیا ہے کہ جس کے اجزاء جدا جدا ہوں جیسے کہ قوم تب وہ سکون سین سے وسط ہے اور جو ایسا نہ ہو جیسے گھر تب وہ بفتح سین ہے۔ مسئلہ اگر اپنی چار زوجات کو جس حالت میں کہ وہ سامنے تھیں کہا تم میں سے وسط پر طلاق تو درمیان کی دو عورتوں سے ایک پر طلاق پڑے گی اور زوج اس کو متعین کرے گا اور روضہ میں منجملہ زیادات کے اسے بیان کیا ہے رافعی رحمۃ اللہ علیہ طلاق نہ پڑنے کے قائل ہیں کیونکہ چار کا کوئی وسط نہیں ہے واللہ اعلم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مناقب

وہ ابن آزر (کے نام سے معروف ہیں جبکہ ان کے والد) کا نام تارخ تھا علائی نے اللہ تعالیٰ کے قول عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۱۷:۷۹) (عنقریب خدا آپ کو مقام محمود پر بھیجے گا) کے متعلق بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا تم اسے پسند نہیں کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے روز تم میں ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے آپ میری دعا ہیں مجھے اپنی امت میں کر لیجئے۔ اس کو سفارش میں ذکر کیا ہے۔

حکایت: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں جنت کو دیکھا اس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اس کے درخت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اس کی شاخیں محمد رسول اللہ اس کے پھل سبحان اللہ والحمد للہ ہیں اس کے دروازوں پر لکھا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے اپنا خواب اپنی قوم سے بیان کیا وہ پوچھنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اور ان کی امت کون ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا مجھے معلوم نہیں ان کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے حبیب اور میرے برگزیدہ خلق ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو میں نہ دنیا کو پیدا کرتا نہ جنت کو نہ دوزخ کو وہ دنیا میں آخری نبی اور قیامت میں پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے ان کی امت تمام امتوں سے زیادہ میرے نزدیک کرامت رکھتی ہے اور جنت خلق پر اس وقت تک حرام ہے جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت اس میں داخل نہ ہو جائے۔

مقاتل رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قرآن میں

اکہتر مقامات پر ذکر کیا ہے منجملہ ان کے یہ ہیں: ولقد اٰتینا ابراھیم رشدہٗ من قبل (۵۱:۲۱) یعنی ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صلاح و ہدایت پہلے ہی سے یعنی بلوغ کے قبل سے دے رکھی تھی اس کو کواشی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قبل سے مراد ہے اور ان کو خدا نے یوقد من شجرۃ مبارکۃ میں شجرہ کہا ہے کیونکہ اکثر انبیاء علیہ السلام ان کی اولاد سے ہیں۔

ان کی ولادت نمرود کے زمانہ میں ہوئی تھی وہ اپنے گھر میں تھا اتنے میں دو سفید پرندے نظر پڑے ایک نے کہا اے نمرود تجھ پر تباہی ہو میں مشرق کا پرندہ ہوں اور یہ مغرب کا پرندہ ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ظہور کی بشارت ہم کو پہنچی ہے۔ جب وہ خدا کی طرف تجھے بلائیں تو ان کی تکذیب نہ کرنا اس نے آزر کو خبر دی اس نے جواب دیا شاید وہ دونوں سرکش جن ہوں گے پھر اسی شب کو وہ سو رہا تو اس نے اپنی دونوں آنکھوں کے سامنے نور عظیم دیکھا اس نے اسے مارا تو اس کی آنکھ نکل پڑی معبرین سے اس نے پوچھا انہوں نے کہا شاید یہ مختلف کھانوں کی وجہ سے ہے جب وہ اس کے پاس سے چلے گئے تو کہنے لگے یہ خواب اس کی سلطنت کے زوال پر دلالت کرتا ہے۔ پھر وہ سویا تو اس نے دیکھا گویا آزر کی پشت سے چاند نکلا ہے اور اس کا نور زمین سے لے کر آسمان تک پہنچ گیا ہے اور اس نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے حق آ گیا اس سے اس نے آزر کو آگاہ کیا آزر نے کہا یہ اس وجہ سے ہے کہ بتوں کی کثرت سے عبادت و خدمت کرتا ہوں اسی شب میں نمرود پھر سویا تو اس نے دیکھا گویا اس کا تخت اور تختوں میں گھوم رہا ہے اتنے میں اس کے تخت پر ایک شخص نظر آیا وہ نہایت خوبصورت تھا اس کے داہنے ہاتھ میں آفتاب اور بائیں میں ماہتاب ہے وہ شخص کہنے لگا اپنے خدا کی عبادت کر نمرود بولا کیا میرے سوا اور کوئی بھی خدا ہے اس نے کہا کہ ہاں زمین اور آسمان کا خدا پھر اس کے تخت سے کہا خدا کی قدرت سے ہل جا وہ ہلنے لگا یہاں تک کہ اس پر سے نمرود گر پڑا تب ڈر کے مارے نمرود جاگ پڑا اس نے آزر کو اس کی اطلاع دی آزر نے کہا یہ زیادتی ملک پر زوال ہے پھر وہ سو رہا تو نمرود نے زمین سے آسمان تک ایک بلند نور دیکھا اور دیکھا کہ لوگ آسمان پر چڑھتے ہیں

اور ایک باجمال شخص کو اتار لائے ہیں اس سے وہ لوگ کہنے لگے تیری وجہ سے زمین اپنی موت کے بعد زندہ ہوگی اس نے کاہنوں کو اس کی خبر دی اور کہنے لگا اگر تم اس خواب کی تعبیر نہ بتاؤ گے تو میں تمہیں سزا دوں گا انہوں نے کہا ہم کو تین دن کی مہلت ملے جب اس کے پاس سے باہر گئے تو آزر سے کہنے لگے اس خواب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نمرود سے جو شخص زیادہ قریب ہوگا اس سے ایک لڑکا پیدا ہوگا اور نمرود سے اس کے ملک کے بارے میں منازعت کرے گا پس تم اس سے ہمارے لئے امان لے لو تا کہ ہم اُسے آگاہ کر دیں اس نے ایسا ہی کیا تب نمرود کہنے لگا اے آزر تو تمام لوگوں سے میرے نزدیک زیادہ قرب رکھتا ہے، پس اس نے اس کی گردن ماردی اور خدا نے آزر سے اسے اندھا کر دیا اور حاملہ عورتوں پر اس نے جلادوں کو مقرر کر دیا چنانچہ انہوں نے ایک لاکھ لڑکے ذبح کر ڈالے عرائس میں ہے کہ اس نے مردوں کو عورتوں سے الگ الگ کر دیا تھا چنانچہ جب عورت حائضہ ہوتی تھی تو اس کو اس کے شوہر کے پاس چھوڑ دیتا تھا اور جب وہ پاک ہوتی تھی تو عورت کو شوہر سے الگ کر دیتا تھا لیکن آزر نے اپنی زوجہ سے صحبت کر لی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی ماں کے شکم میں آ گئے۔ جب شب ولادت ہوئی تو والدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانے میں گئیں تا کہ بت ان کے درد کو کم کر دیں وہاں سارے بت اپنے اپنے تخت پر سے گر پڑے وہ ڈر کر نکل بھاگیں نمرود نے پوچھا یہ کون عورت ہے لوگوں نے کہا تیرے وزیر آزر کی زوجہ اور اس لفظ کے معنے لنگڑے کے ہیں اور بعض نے گندہ پیر کے بتلائے ہیں اس نے چاہا کہ والدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی گرفتاری کا حکم دے اس کے منہ سے نکلا کہ اسے چھوڑ دو چنانچہ وہ جنگل میں ایک غار پر جا پہنچیں۔ غار میں ابراہیم پیدا ہوئے غار میں ان کو بند کر کے آ گئیں ان کی خبر گیری کرتی رہتی تھیں ایک بار دیکھا کہ وہ اپنی ایک انگلی سے دودھ اور دوسری سے شہد چوس رہے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ کوفہ اور بصرہ کے درمیان میں وہ پیدا ہوئے تھے اور بعض کا قول ہے کہ دمشق کے ایک قریہ میں پیدا ہوئے تھے جس کا نام برزہ ہے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ سب سے مشہور قول یہ ہے کہ وہ زمین عراق میں پیدا ہوئے اور جب شام کو ہجرت کر کے

گئے تو مقام برزہ میں عابد بن گئے جب ایک سال کی ان کی عمر ہوئی تو پہلی بات جوان کے منہ سے نکلی یہ تھی کہ اے ماں میرا ربّ کون ہے ماں نے جواب دیا میں۔ پھر انہوں نے پوچھا تمہارا ربّ کون ہے ماں نے کہا تمہارے باپ انہوں نے پوچھا میرے باپ کا کون ربّ ہے ماں نے کہا نمرود انہوں نے پوچھا نمرود کا ربّ کون ہے اس پر ماں نے ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

عرائس میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی ماں نے جس کوہ میں چھپایا تھا اس میں وہ صرف پندرہ روز رہے تھے ایک روز ایک ماہ کی طرح اور ایک ماہ ایک سال کی طرح گزرتا تھا پھر غروب آفتاب کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نکلنا چاہا ماں نے جن کا نام نونا تھا ان کو نکالا انہوں نے چوپایوں کو دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے ان کو بتلایا گیا اونٹ و گائے اور گھوڑا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا ان کا ضرور کوئی ربّ اور خالق ہوگا پھر آسمان کی طرف نظر کی تو کہنے لگے اے ماں یہ گنبد سبز جو اطراف عالم کو گھیرے ہوئے ہے کیا ہے اور یہ درخت اور پہاڑ اور خلائق کیا ہیں جن میں دراز و کوتاہ و قوی و ضعیف و غنی و فقیر سب ہی کوئی ہیں۔ ان سب کو کس نے بنایا ہے۔ ماں نے کہا نمرود نے پھر آخر شب میں انہوں نے ستارہ دیکھا تو کہنے لگے یہ میرا ربّ ہے پھر ماہتاب نکلا تو کہنے لگے یہ میرا ربّ ہے پھر آفتاب نکلا تو کہنے لگے یہ میرا ربّ ہے ان کی ماں نے ان کے باپ سے کہا یہ لڑکا تو ہمارے دین کو بدلے ڈالتا ہے پھر یہ خبر نمرود کو پہنچی اس نے پوچھا: اے ابراہیم! آپ کس کی عبادت کرتے ہیں انہوں نے کہا ربّ کی اس نے پوچھا کون سے ربّ کی انہوں نے کہا ربّ العالمین کی نمرود نے پوچھا وہ ربّ کون ہے انہوں نے کہا وہ جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی مجھے ہدایت کرے گا۔ اس نے کہا مجھ سے اپنے ربّ کی صفت بیان کیجئے انہوں نے فرمایا وہ مارتا اور جلاتا ہے نمرود نے کہا میں مارتا اور جلاتا ہوں اس کے بعد اس نے دو شخص بلائے کہ جن پر قصاص واجب تھا ان میں سے ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ خدا مشرق سے آفتاب کو نکالتا ہے تو مغرب سے نکال لا اس پر نمرود متحیر ہو گیا۔ وہ کہنے لگے: اے ابراہیم! اگر تم ہماری عید میں چلو تو ہمارا دین تمہیں نہایت پسند

آئے گا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے ساتھ چلے جب اثنائے راہ میں تھے انہوں نے نجوم میں نظر کی یعنی جو رائے ان کے لئے ظاہر ہوئی اس میں غور کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے علم نجوم علم نبوت سے تھا پھر باطل ہو گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کہنے لگے کہ میں بیمار ہوں اس لئے جو مرتا ہے وہ بیمار بھی ہوتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ اس وقت ان کو بخار تھا پس وہ بت خانہ لوٹ آئے اور کلہاڑا لے کر بتوں کو ٹکڑے کر ڈالا پھر کلہاڑا بڑے بت کے گلے میں لٹکا دیا۔

مسئلہ: قاضی ابوالطیب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حیلہ جائز ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فعل سے استدلال کیا ہے نیز اللہ تعالیٰ کے قول خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ (۳۸:۴۴) (اپنے ہاتھ میں سینکوں کا مٹھا لے کر اس سے مارو اور حانث مت بنو) الآیہ سے استدلال کیا ہے۔

پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم بت خانہ واپس آئی تو وہ لوگ کہنے لگے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے تو لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے ایک جوان کو جسے حضرت ابراہیم کہتے ہیں ان کا ذکر کرتے سنا تھا ان لوگوں نے کہا: ابراہیم کو لوگوں کی آنکھوں کے سامنے لاؤ شاید کہ لوگ شہادت دیں یعنی ابراہیم پر فعل کی شہادت دیں یا عذاب کے شاہد بنیں جو ہم اس پر کریں گے جب ان لوگوں پر حجت ظاہر ہو گئی بعد اس کے کہ خدا نے حق ان کی زبان پر جاری کر دیا یعنی یہ کہ تم تو ایسے کی عبادت سے جو بول نہیں سکتا ظلم کرنے والے ہو پھر جب بدبختی نے انہیں پکڑا تو وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے سروں کے اوپر الٹ پڑے یعنی اس حالت سے جس کا وہ اپنے اوپر اقرار کر چکے تھے مجادلۃ بالباطل کی طرف ظلم کر کے پھر گئے اکراد میں سے ایک شخص بولا کہ ابراہیم کو جلا ڈالو خدا نے اسے زمین میں دھنسا دیا چنانچہ قیامت تک وہ اس میں دھنستا چلا جائیگا قزوینی نے بیان کیا ہے ابلیس لعین بولا کہ میں اکراد کے ساتھ آرام میں رہوں گا کیونکہ وہ میری مخالفت نہ کریں گے انہوں نے ایک احاطہ بنایا جس کا طول اسی ہاتھ اور عرض چالیس ہاتھ تھا اور نمرود نے پکار دیا اے لوگو! ابراہیم کی آگ کے لئے

لکڑی جمع کرو اس کے بعد عورت نذر کرتی تھی کہ اگر میری حاجت برآئے تو میں ابراہیم کی آگ کے لئے لکڑی دوں گی اور عورت چرخا کاتتی تھی اور سوت بیچ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کے لئے لکڑی خریدتی تھی اور اپنے دین میں اس طرح تقرب حاصل کرتی تھی۔ مریض وصیت کرتا تھا کہ اس کے مال سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کے لئے لکڑی خریدی جائے جب انہوں نے لکڑیاں جمع کر لیں تو سات روز تک ہر طرف سے آگ سلگاتے رہے پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس میں ڈالنا چاہا تو نہ ڈال سکے اس وقت ابلیس نے انہیں منجنیق بنانا سکھایا اور سب سے پہلے اسلام میں جو اس کے ذریعے پھینکا گیا وہ خدا کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو باندھ کر منجنیق پر رکھا آسمان و زمین اور فرشتوں نے ایک چیخ ماری اور کہنے لگے اے ہمارے ربّ آپ کا خلیل آگ میں ڈالا جاتا ہے اور زمین میں سوائے اس کے کوئی ایسا نہیں ہے جو آپ کی عبادت کرے لہٰذا ہمیں نصرت کی اجازت دی جائے ارشاد ہوا کہ وہ میرا خلیل ہے سوائے اس کے میرا کوئی خلیل نہیں اور میں اس کا معبود ہوں میرے سوا اس کا کوئی اور معبود نہیں ہے اگر تم سے یہ مدد مانگے تو مدد دو اور اگر سوائے میری کسی کو نہ بلائے تو میں اس کا کارساز حقیقی ہوں مجھے اور اسے چھوڑ دو پس انہوں نے جب آگ میں ڈالنا چاہا تو پانی کا فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا اگر آپ چاہیں تو آگ کو پانی سے بجھا دوں اور ہوا کا فرشتہ آ کر کہنے لگا اگر آپ چاہیں تو آگ کو آپ کے پاس سے ہوا پر اڑا لے جاؤں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا مجھے تمہاری حاجت نہیں خدا مجھے کافی اور اچھا کارساز ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے لئے باندھا تو آپ پڑھنے لگے۔ لا الٰہ لا انت سبحانك ربّ العالمین لك الحمد ولك الملك لاشریك لك۔ (سوائے آپ کے کوئی معبود نہیں' آپ پاک ہیں' پروردگار عالم ہیں' آپ ہی کے لئے حمد ہے اور آپ ہی کا ملک ہے' آپ کا کوئی شریک نہیں)

علائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب آپ کو آگ میں ڈالنا چاہا تو آپ کے پاس دس آدمی آئے' وہ منجنیق میں آپ کو نہ رکھ سکے' اس کے بعد سو آئے وہ بھی عاجز رہے' پھر آپ کے پاس دو سو آئے وہ بھی عاجز رہے' تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ خدا کا نام لو' تو انہوں نے استہزاء کے طور پر کہا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اور آپ کو آگ میں پھینک دیا۔ جبرائیل علیہ السلام آپ کے سامنے آئے اور پوچھنے لگے' کیا آپ کو کوئی حاجت ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ تم سے تو نہیں ہے۔

پھر جبریل علیہ السلام نے پوچھا' کیا آپ آگ سے نہیں ڈرتے۔ آپ نے پوچھا' اسے کس نے جلایا ہے' جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ نمرود نے' آپ نے پوچھا' کس نے حکم دیا تھا' جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ خدائے جلیل نے آپ نے کہا تو خلیل خدائے جلیل کے حکم پر راضی ہے' اس وقت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آگ' ابراہیم پر سرد اور سلامتی بن جا۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کیا ہے کہ مشرق سے لے کر مغرب تک آگ سرد ہوگئی۔

لطیفہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا سے ڈر گئے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے نہیں ڈرے' اس لئے کہ آگ مصنوعات خداوندی سے ہے اور نبی کو صنعت خالق سے خوف ہوتا ہے اور نمرود نے آگ سلگائی تھی اور نبی کو غیر خدا کی بنائی ہوئی شے سے خوف نہیں ہوتا۔ اگر کہا جائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو نہ گھبرائے اور اپنے صاجزادے کے ذبح کرنے کے وقت گھبرا گئے تھے' جواب یہ ہے کہ جب آگ میں ڈالے گئے تھے تو نور محمدی ان کی پیشانی میں تھا اور ذبح کے وقت وہ نور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میں منتقل ہو چکا تھا' اور کتاب انیس الجلیس میں مذکور ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے قوت کا دعویٰ کیا تھا' چنانچہ کہا تھا کہ ایک انگلی سے اپنی قوت سے آسمان کو الٹ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام تم سے زیادہ قوی ہیں' حالانکہ منجنیق کے پلے میں ہیں۔ آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام اتر کر آئے اور پوچھنے لگے کہ آپ کو کوئی حاجت ہے' آپ نے جواب دیا کہ میرے ساتھ آگ میں رہو۔ جبرائیل علیہ

السلام نے کہا کہ مجھے یہ قدرت نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں نمرود کی آگ کو نور توحید سے بجھا دوں گا۔ اس وقت جبرائیل علیہ السلام اپنے دعوی سے باز آئے۔ آگ نے پوچھا کہ میں اپنی طبیعت کے موافق کروں یعنی جلادوں یا شرع کے موافق کروں یعنی آپ کی بے اجازت کچھ نہ کروں' اس سے کہا کہ شرع کے موافق کر' یعنی ذرا بھی نہ جلا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہ ہوتا کہ ابراہیم پر سلامتی بن جا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کی خنکی سے وفات پا جاتے اور اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نہ کہا جاتا تو اس کی خنکی ہمیشہ برقرار رہتی اور بسم اللہ کی فضیلت میں پہلے بیان ہو چکا ہے کہ آگ میں ڈالے جانے کے وقت ان کا کیا سن تھا اور کتنی دیر اس میں مقیم رہے۔ علائی کا بیان ہے کہ خدا نے جبرائیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جنت سے ایک کرتہ لے کر بھیجا۔ انہوں نے آ کر کہا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ آگ میرے دوستوں کو نہیں جلاتی۔ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صحیح و سالم دیکھا تو کہنے لگا کہ اے ابراہیم کیا آپ اس میں سے صحیح و سالم نکل آ سکتے ہیں' انہوں نے کہا کہ ہاں جب وہ نکل آئے تو نمرود کہنے لگا۔ آپ کا ربّ نہایت خوب ہے' میں اس کے لئے چار ہزار گائیں قربانی کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب تک تو خدا پر ایمان نہ لائے گا خدا تجھ سے کچھ قبول نہ کرے گا۔ المختصر وہ کافر ہی رہا یہاں تک کہ خدا نے اسے مچھر سے ہلاک کر دیا اور بعض کا قول ہے کہ اس لئے کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک سجدہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ سجدہ مجھے کرتا تو میں اسے بخش دیتا۔

فائدہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنتوں میں سے ایک ختنہ کرنا بھی ہے اور مناقب حسن و حسین رضی اللہ عنہما میں گزر چکا ہے اور مردوں میں سب سے پہلے ان کا ختنہ ہوا اور عورتوں میں سب سے پہلے ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا ختنہ ہوا اور سب کے پہلے ان کے کان چھدے۔ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ قصہ یہ ہوا تھا کہ سارہ' ہاجرہ پر ناراض ہوئیں اور انہوں نے قسم کھالی کہ ان کے تین عضو کاٹ ڈالوں گی۔ حضرت ابراہیم علیہ

السلام نے حکم دیا کہ ہاجرہ کے دونوں کان چھیدیں اور ختنہ کر دیں۔ بعلبک کے قریب جودی پر ایک نہایت زبردست شخص تھا۔ ہاجرہ اس کی بیٹی تھیں ہاجرہ کا نوے برس کی عمر میں انتقال ہوا اور اسماعیل علیہ السلام کا بیس برس کا سن تھا اور سارہ ایک سو سینتالیس برس کی ہو کر فوت ہوئیں۔ غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء میں بیان کیا ہے کہ بالیاں پہنانے کے لئے لڑکی کے کان چھیدنا حرام ہے اور اس کے انکار میں بڑا مبالغہ کیا ہے اور حنابلہ کی کتاب رعایت میں ہے کہ یہ جائز ہے' البتہ لڑکے کے کان چھیدنا مکروہ ہے اور اس کے انکار میں بڑا مبالغہ کیا ہے۔ حنفیہ کی کتاب قاضی خاں میں ہے کہ لڑکی کے لئے کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب پر اس بارے میں انکار نہیں فرمایا۔ انبیاء علیہم السلام میں ایک جماعت ختنہ شدہ پیدا ہوئی' یعنی حضرت آدم علیہ السلام و شیث علیہ السلام و ادریس علیہ السلام و نوح علیہ السلام و لوط علیہ السلام و حضرت یوسف علیہ السلام و حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت شعیب علیہ السلام و حضرت سلیمان علیہ السلام و یحیٰی علیہ السلام و نوح علیہ السلام و لوط علیہ السلام و محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خدا نے ان کا ختنہ چاہا پس ہو گیا کیونکہ جب خدا چاہتا ہے تو اس کا حکم یہی ہے کہ کن فرما دیتا ہے اور وہ ہو جاتا ہے۔ میں نے واحدی کی بسیط میں دیکھا ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی بھیجی طہارت کیجئے۔ انہوں نے کلی کی' پھر وحی بھیجی کہ طہارت کیجئے انہوں نے ناک میں پانی ڈالا' پھر خدا نے وحی بھیجی کہ طہارت کیجئے' انہوں نے مسواک کی' خدا نے ان کے پاس پھر وحی بھیجی' طہارت کیجئے' انہوں نے موچھیں کتر دیں' خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی طہارت کیجئے۔ انہوں نے استنجا کیا' خدا نے پھر ان کے پاس وحی بھیجی کہ طہارت کیجئے' انہوں نے سر میں مانگ نکالی' خدا نے پھر ان کے پاس وحی بھیجی' طہارت کیجئے انہوں نے زیر ناف کے بال تراشے' خدا نے پھر ان کے پاس وحی بھیجی طہارت کیجئے' انہوں نے بغل کے بال اکھاڑے' پھر خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی' طہارت کیجئے۔ انہوں نے اپنے ناخن کاٹے۔ خدا نے ان کے پاس پھر وحی بھیجی طہارت کیجئے' انہوں نے اپنے بدن کو دیکھا کہ کیا کریں' پھر ایک سو بیس برس کی عمر میں ختنہ کیا اور دوسرے نے بیان کیا ہے کہ

ان کا سن اسی برس کا تھا خدا کا انہیں حکم ہوا تو انہوں نے بسولے سے خود اپنا ختنہ کر لیا۔ ان کے نہایت شدید درد ہوا۔ جبرائیل علیہ السلام نے ان سے کہا۔ آپ نے جلدی کی اے ابراہیم! قبل اس کے کہ آپ کے پاس ختنہ کرنے کا آلہ آتا آپ نے ختنہ کر ڈالا انہوں نے کہا کہ میں اپنے پروردگار کا حکم بجالایا۔ خدا نے اسی دم درد دور کر دیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا انہوں نے تیرہ برس کی عمر میں ختنہ کیا اور اسحٰق علیہ السلام کا سترہ برس کی عمر میں ختنہ کیا۔ پس ختنہ کرنا واجب ہے البتہ خنثیٰ پر حرام ہے اور ختنہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ہر عضو کی ایک عبادت ہے اور شرم گاہ کی عبادت ختنہ کرنا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ختنہ کرنے کا سبب یہ واقع ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور عمالقہ میں قتال ہوا پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھیوں کے عمالقہ کے مقتولین سے کوئی شناخت نہ ہو سکی تب سے ختنہ اہل اسلام کی شناخت قرار دی گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے قربانی کی اور اضحیہ (قربانی) کی فضیلت میں پہلے گزر چکا ہے اور سب سے پہلے ان کے بال سفید ہوئے اور باب عدل کی فصل اکرام المشائخین میں بڑھاپے کی فضیلت گزر چکی ہے اور خضاب اور کنگھی کرنے کی فضیلت میں گزر چکا ہے کہ حنا (مہندی) بلغمی اور سوداوی امراض کو نافع ہے اور جن اعضاء پر خضاب لگتا ہے ان کو قوت ہوتی ہے اور حنا بارد یابس ہے اور اگر لونگ پانی میں تر کر کے اس میں مہندی گوندھی جائے تو بال سیاہ اور خوشنما ہو جاتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خضابوں کے سردار حنا کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مونچھیں کتری اور ناخن کاٹے ہیں چنانچہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ سنت قرار پایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بنائے سابق الذکر سے آزمایا تو انہوں نے سب کو پورا کر دکھایا' خدا نے ان کو امام بنا دیا کہ تمام دین والے ان کی اقتداء کریں' ان کی تعظیم کریں' دین اور نسب کی رو سے ان سے شرف حاصل کریں۔ مونچھیں کترنے' ناخن کاٹنے اور بغل کے بال اکھیڑنے میں داہنی طرف سے ابتدا کرنا مسنون ہے اور 40 روز سے زیادہ تاخیر

کرنا نہایت شدت سے مکروہ ہے۔ اس کو روضہ میں بیان کیا ہے۔ یہ عدد متعدد مقامات پر اعتبار کیا گیا ہے چنانچہ خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس روز میں تیار کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مناجات کے لئے چالیس شب کا وعدہ ہوا تھا اکثر انبیاء کو چالیس برس کی عمر میں اعلانِ نبوت کا حکم ہوا۔ بروایت حلیمی قواعد زرکشی میں ہے جو شخص کسی نبی کے زمانہ میں نبی ہونے کی تمنا کرے تو حکم یہ ہے' اگر یہ تمنا کرے کہ اس نبی کے بجائے وہ نبی ہوتا تو کافر ہو گیا اور ایسا ہی ہے' اگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی تمنا کرے۔ اور حکمت چالیس روز کے بعد ظاہر ہوتی ہے اور نفاس کے غالب ایام چالیس روز ہیں اور نطفہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف چالیس روز میں بدلتا ہے اور زمین ہر چالیس روز میں بدل جاتی ہے اور جسم زمانہ کے بدلنے سے تھوڑا تھوڑا بدلتا رہتا ہے لیکن اس کا ظہور چالیس روز کے بعد ہوتا ہے چنانچہ اسی واسطے اولیاء نے ہر چالیس روز میں ایک بار کھانا اختیار کیا ہے اور انبیاء میں سے ہر نبی کو خدا نے چالیس مردوں کی قوت عنایت فرمائی ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے چالیس نبیوں کی قوت عنایت کی ہے اور اس امت میں چالیس ابدال ہوتے ہیں اور جب مومن مر جاتا ہے تو اس کی عبادت کا مقام چالیس روز تک رویا کرتا ہے اور جو شراب پیتا ہے چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور شرابخوری کی حد آزاد کے لئے چالیس کوڑے ہیں اور زیادہ جاڑا چالیس روز پڑتا ہے اور دو نفخوں میں چالیس سال کی مدت حائل ہو گی۔ تمام خلق کے مر جانے کے بعد چالیس روز تک ان پر بارش ہوتی رہے گی یہاں تک کہ ان کے اجسام جم جائیں گے اور بچہ چالیس روز کے بعد ہنسنے لگتا ہے اور امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بغیر چالیس آدمیوں کے جمعہ درست نہیں ہوتا اور حضرت یونس علیہ السلام ذکر الٰہی کی بدولت چالیس روز تک شکم ماہی میں آسائش سے رہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب چالیس تک پہنچ گئے اس وقت آپ کا کام ظاہر ہوا۔

فائدہ: بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو ہفتے کے روز اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے بیماری نکل جاتی ہے اور اس میں

شفا داخل ہوتی ہے اور جو اتوار کو اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے فقر نکل جاتا ہے اور اس میں تونگری آ جاتی ہے اور جو پیر کو اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے جنون نکل جاتا ہے اور اس میں تندرستی آ جاتی ہے اور جو منگل کو اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے برص نکل جاتا ہے اور اس میں شفا آ جاتی ہے اور جو بدھ کو اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے وسواس اور خوف نکل جاتا ہے اور اس میں اطمینان آ جاتا ہے اور جو جمعرات کو اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے جذام نکل جاتا ہے اور اس میں عافیت آ جاتی ہے اور جو جمعہ کو اپنے ناخن کاٹتا ہے اس سے گناہ نکل جاتے ہیں اور اس میں رحمت آ جاتی ہے۔ تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترہیب میں مذکور ہے کہ یہ حدیث متصل الاسناد ہے بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو جمعہ کے روز اپنی لبیں لے اس کو ہر بال کے عوض میں جو گرتا ہے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ واللہ اعلم۔
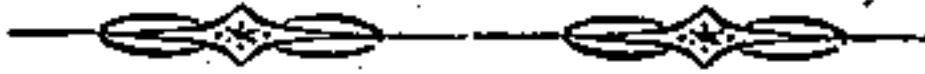
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل

ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کے زمانہ میں ہزار سال کی مدت حائل ہے۔

آپ کے والد کا نام عمران بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب ابن اسحٰق بن حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے ربّ میں توریت میں ایک امت کو پاتا ہوں کہ جو بہترین امت ہے جو لوگوں کے لئے نکالے گئے ہیں۔ اس کو میری امت بنا دیجئے۔ ارشاد ہوا کہ وہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہ کہنے لگے اے ربّ میں توریت میں ایک امت کو پاتا ہوں کہ وہ حج کریں گے اور وہ لوٹنے بھی نہ پائیں گے کہ خدا ان کو بخش دے گا۔ ان کو میری امت بنا دیجئے' ارشاد ہوا' یہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' انہوں نے کہا کہ اے ربّ میں توریت میں ایک امت کو پاتا ہوں کہ ان کی انجیلیں ان کے سینوں میں ہوں گی' ان کو میری امت بنا دیجئے' ارشاد ہوا' یہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے ربّ میں توریت میں ایک امت کو پاتا ہوں جو ایک ماہ تک روزے رکھیں گے تو ان کے گیارہ ماہ کے گناہ بخش دیئے جائیں گے' ان کو میری امت بنا دیجئے' ارشاد ہوا' یہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' انہوں نے کہا کہ اے ربّ میں توریت میں ایک امت کو پاتا ہوں جن کے گناہ بدل کر نیکیاں بنادی جائیں گی ان کو میری امت میں بنا دیجئے' ارشاد ہوا' یہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' انہوں نے کہا اے ربّ توریت میں میں نے ایک امت کو پایا ہے کہ وہ اسلام میں سب امتوں کے آخر میں ہوگی اور جنت میں پہلے جائے گی' ان کو میری امت بنا دیجئے' ارشاد ہوا یہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' انہوں نے کہا کہ اے ربّ تو پھر مجھے آپ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں کر دیجئے۔ چنانچہ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر حضرت موسیٰ علیہ

السلام زندہ ہوتے تو ان کو سوائے میرے اتباع کے کچھ گنجائش نہ ہوتی۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے توریت میں امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دیکھا ہے کہ وہ زمین میں چلیں گی اور زمین ان کے لئے استغفار کرے گی اور میں نے ان میں سے ہر ایک کے پاس نور کی ایک چھڑی دیکھی اور وہ اسلام ہے اور میں نے پایا کہ ان میں سے کوئی سجدۂ میں جائے گا تو سر بھی نہ اٹھانے پائے گا کہ خدا اسے بخش دے گا اور میں نے جنت کو پایا کہ پانچ بار روزانہ اس کی مشتاق ہوتی ہے اور یہ کہ وہ ایک ماہ یعنی رمضان کے روزے رکھیں گے ان کو ہر روزے کے عوض جہنم سے پانچ سو برس کی دوری عطا ہو گی اور میں نے توریت میں پایا کہ ان کے لئے مژدہ اور انجام نیک ہے۔ روضۃ العلماء میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے ربّ مجھے اور بنی اسرائیل کو بخش دیجئے ارشاد ہوا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کو بخش دیا اور میرے نزدیک ان کا ثواب انبیاء علیہم السلام کے ثواب کے مثل ہے' ان سے میرا غضب بعید ہے۔ میں ان سے تھوڑا عمل قبول کرلوں گا اور ان کو بہت کچھ عطا کروں گا اور جب تک وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے رہیں گے ان سے توبہ نہ روکوں گا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے اے ربّ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنا دیجئے' ارشاد ہوا کہ تم اور تمام نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب نور النور میں بیان کیا ہے کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم توریت میں برگزیدۂ رحمٰن کہلاتی ہے۔

حضرت وہب کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے شکم میں شب عاشورا میں آئے وہ شب جمعہ بھی تھی اور عمران سے کہا گیا کہ جب تم فلاں ستارہ کو دیکھنا کہ تمہارے چہرے پر شعاع ڈالتا ہے تو اپنی گھر والی کے پاس جا کر وہ ودیعت سپرد کرنا جو تمہاری پشت میں ہے۔ چنانچہ عمران اس ستارہ کی تاک میں تھے اور شب و روز میں کسی وقت فرعون سے جدا نہیں ہوتے تھے' جب انہوں نے وہ ستارہ دیکھا خدا نے فرعون پر نیند غالب کردی اور عمران اپنی زوجہ لوخا بنت ہاند بن لاوی بن حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس چلے گئے اور فرعون نے اپنے قصر کے گرد درندے چھوڑ رکھے تھے۔ درندوں نے کہا

اے عمران حفظان الٰہی میں چلے جایئے۔

وہب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب موسیٰ اپنی ماں کے شکم میں آئے تمام چوپائے بولنے لگے اور فرعون سے کہنے لگے کہ اے ملعون' حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی ماں کے شکم میں آ گئے' اب کہاں بھاگ کر جائے گا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپ کی والدہ نے ایک صندوق میں آپ علیہ السلام کو رکھ کر دریا میں ڈال دیا۔ کوئی دریائی جانور ایسا نہیں رہا جس نے آپ کے اوپر سے جواہر نثار نہ کئے ہوں اور دریا میں ستر ہزار بھینسیں تھیں' ہر بھینس کے زمرد کے ستر ہزار سینگ تھے اور انہوں نے آپ کو اپنے سینگوں پر اٹھا لیا اور کہا کہ یہ موسیٰ کلیم اللہ ہیں اور دریائے نیل کے گرد فردوس کی ہزار قندیلیں معلق کی گئیں اور آپ تین روز تک دریا میں رہے اور بقول بعض چالیس روز تک اور سب سے آخر میں آپ کو حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی نے اٹھایا تھا اور آپ کی والدہ دریا میں آپ کو ڈال کر اپنے گھر چلی آئیں۔ تب انسان کی صورت بن کر شیطان ان کے پاس آیا اور کہا کہ موسیٰ کو فرعون نے پکڑ لیا ہے اور درندوں کو کھلا دیا ہے۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے آ کر ان کو ٹھیک حال بتایا۔ پھر ایک روز فرعون کی بیٹیاں دریائے نیل پر گئیں اور وہ کسی بلا میں مبتلا تھیں۔ انہیں ایک آواز سنائی دی کہ جو اسے اٹھائے گا خدا اسے عافیت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ انہوں نے اسے اٹھایا' خدا نے ان سب کو عافیت دی۔ جب آسیہ نے آپ کو دیکھا پہچان لیا کہ یہ دشمن فرعون ہے۔ خدا نے آپ کو گویا کر دیا۔ آپ نے کہا اے آسیہ مجھے لے لے۔ میں تیری آنکھ کی خنکی اور فرعون کے لئے بلا ہوں اس فرعون کا نام ولید بن مصعب تھا۔ تین فرعون گزرے ہیں۔ فرعونِ موسیٰ اور سنان فرعونِ ابراہیم اور ریان فرعونِ یوسف۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ یوسف میں بیان کیا ہے کہ جب آپ کو آسیہ نے لے لیا اور آپ کی عمر دو سال کی ہوئی آپ کو فرعون نے اٹھا کر آنکھوں کے درمیان آپ کا بوسہ لیا۔ آپ نے بائیں ہاتھ سے اس کی داڑھی پکڑ کر داہنے ہاتھ سے اس کے طمانچہ مارا۔ اس نے آپ کے قتل کے لئے جلاد بلایا' آسیہ نے فرعون سے عاجزی کی' اس نے ایک کتے اور

اونٹ سے آپ کا امتحان لیا۔ آپ نے کتے کی دم پکڑ لی۔ تب فرعون کا غصہ ٹھنڈا ہوا' جب آپ چار برس کے ہوئے فرعون نے دعوت کی اور ایک منادی نے ندا کی کہ فرعون اپنے لڑکے کے ساتھ کھانا چاہتا ہے' لوگ جمع ہوئے اور فرعون کھانے کا صرف ایک لقمہ کھاتا تھا' اس نے اس کے اٹھانے کا حکم دیا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے پھر پکڑ لیا' اس نے ایک لقمہ اور کھالیا' پھر اس نے اس کے اٹھانے کا حکم دیا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے لے کر اس کے سر پر ڈال دیا۔ فرعون نے پھر جلاد کو آپ کے قتل کے لئے بلایا۔ آسیہ خوشامد کرنے لگیں' اس نے اب کی مرتبہ ایک چھوہارے اور چنگاری سے آپ کا امتحان لیا' آپ نے حکم خدا سے چنگاری لے لی جس سے آپ کی زبان جل گئی۔ اگر کہا جائے کہ چنگاری سے زبان کیسے جل گئی اور ہاتھ نہ جلا۔ اس کا جواب کئی طرح سے ہے اوّل یہ کہ کاہنوں نے فرعون کو خبر دی تھی کہ اس کا ملک ایسے لڑکے کے ہاتھ سے زائل ہوگا جس پر آگ اور پانی کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ جب انہوں نے آپ کو دربار میں سالم پایا تو فرعون کہنے لگا یہ پہلی علامت ہے اس لئے اس نے چاہا کہ دوسری علامت کو بھی دیکھ لے چنانچہ اس نے چھوہارے اور چنگاری سے امتحان کیا۔ اس سے آپ کی زبان جل گئی اور اس طرح خدا کی جانب سے یہ انتظام ہوا کہ آپ کی زبان جل گئی اور فرعون سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حال پوشیدہ رہا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی زبان سے فرعون کو کہا تھا اے میرے باپ اور ہاتھ بچا رہا کیونکہ اس سے فرعون کے آپ نے طمانچہ مارا تھا اور تیسری وجہ یہ ہے کہ آپ کی زبان جل گئی اور ہاتھ نہ جلا اس لئے کہ آپ کی خلقت میں تیزی تھی اور طبیعت میں عجلت اور جلد بازی تھی' خدا نے گویائی سے آپ کی زبان کو روک دیا تا کہ راز رسالت کو قبل از وقت ظاہر نہ کریں۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ جواب دوسرے جواب سے بہتر ہے کیونکہ زبان پر سب سے پہلے یہی آتا ہے اے باپ اور کتاب العقائق میں ہے۔ آسیہ علیہا السلام نے فرعون سے کہا کہ تو اسے کیسے قتل کرے گا حالانکہ وہ تیرے گھر میں اور تیرے سامنے رہتا ہے۔ اسی طرح بندہ جب نماز کے لئے خدا کے سامنے اس کے گھر میں کھڑا ہوتا ہے تو خدا اس کی سزا سے درگزر کرتا ہے اور اس پر احسان کر کے کرم

فرماتا ہے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ قصص میں بیان کیا ہے کہ کسی کاہن نے کہہ دیا تھا کہ اے فرعون بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ اس کے ہاتھوں سے تیری ہلاکت ہو گی' یہ سن کر فرعون نے لڑکوں کے ذبح کرنے کا حکم دے دیا تھا لیکن یہ اس کی حماقت اور بیوقوفی تھی اس لئے کہ اگر کاہن کی بات سچی تھی تو قتل کرنا بے سود تھا اور اگر جھوٹے تھے پھر قتل کے کیا معنی۔ وہب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ستر ہزار لڑکے قتل کر دیے گئے اور دوسروں نے ایک لاکھ چالیس ہزار بتائے ہیں اور اس نے حاملہ عورتوں پر دائیاں مقرر کر دی تھیں اور جو دائی والدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر مسلط ہوئی تھی وہ ان کی دوست تھی' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپ کی محبت دائی کے دل میں اتر گئی چنانچہ وہ آپ کی ماں سے کہنے لگی اس کی حفاظت کرو کیونکہ میرے گمان میں یہ ہمارا دشمن ہے۔ جب دائی نکل کر گئی تو فرعون کے بعض متبعین نے اسے دیکھا اور چاہا کہ والدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جا پہنچیں تا کہ دیکھیں کہ بچہ ہوا یا نہیں تب انہوں نے آپ کو کپڑے میں لپیٹ کر تنور میں پھینک دیا اور تنور اس وقت دہک رہا تھا' جب وہ لوگ اندر آئے اور کوئی بچہ انہیں دکھائی نہیں دیا کہنے لگے دائی کیا کرنے آئی تھی' وہ بولیں' میری دوست ہے اس لئے آئی تھی۔ اس کے بعد آپ کو تنور سے نکال لیا۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ قصص میں بیان کیا ہے کہ آپ کی والدہ نے آپ کو دہشت میں آ کر جس وقت ان کی عقل پراگندہ ہو رہی تھی آگ میں ڈال دیا تھا' جب وہ لوگ چلے گئے تو انہیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ آپ کہاں ہیں۔ پھر تنور سے ان کے رونے کی آواز سنی' پھر خدا نے خواب میں آپ کی والدہ کو وحی بھیجی اور بعض کا قول ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے ان سے کہا بس یہ وحی آگاہ کرنے کے لئے تھی' وحی رسالت نہ تھی جس طرح سے کہ فرشتے مریم علیہا السلام اور دوسروں سے ہمکلام ہوئے ہیں اور کلام کرنے سے رسالت لازم نہیں آتی۔ وحی یہ ہوئی تھی کہ آپ کو دودھ پلاؤ' چنانچہ انہوں نے آپ کو تین ماہ دودھ پلایا اور بقول بعض چار ماہ۔

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ وحی قبل ولادت آتی تھی اور سدی اس کے بعد کے

قائل ہیں۔ قرطبی کا قول ہے کہ اوّل اظہر ہے اور دوسرے امر کی اللہ تعالیٰ کا یہ قول فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ (۲۸:۷) (اور جب تجھ کو ان پر خوف ہو تو اس کو دریا میں ڈال دے اور تو نہ خوف کر اور نہ غمگین ہو، ہم ضرور اس کو تیرے پاس پھر پہنچاویں گے)

تائید کرتا ہے اور دریا سے یہاں نیلِ مصر مراد ہے، خوف اس شے سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہیں ہوئی اور حزن اس شے سے ہوتا ہے جو واقع ہو گئی ہو۔ اس کے بعد وہ نجار کے پاس گئیں اور اس سے کہنے لگیں مجھے ایک صندوق بنا دے۔ اس نے پوچھا کس لئے انہوں نے کہا کہ میں اس میں اپنے لڑکے کو چھپاؤں گی اور جھوٹ بولنا ناپسند کیا، جب انہوں نے آپ کو صندوق میں رکھ دیا تو نجار جلادوں کو خبر دینے گیا۔ خدا نے اس کی زبان بند کر دی۔ وہ ہاتھ سے اشارہ کرتا رہا لیکن لوگ سمجھے نہیں، جب وہ واپس آیا تو اس کی زبان چلنے لگی، وہ پھر ان لوگوں کے پاس گیا تو پھر اس کی زبان بند ہو گئی اور خدا نے اسے اندھا کر دیا، اپنے جی میں کہنے لگا، اگر خدا مجھے پھر بینا کر دے اور میری زبان چلنے لگے تو میں اس لڑکے کے ساتھ رہوں گا اور کسی کو بتلاؤں گا نہیں، خدا نے اس کو پھر بینا کر دیا اور اس کی زبان چلنے لگی وہ سجدے میں گر پڑا اور کہنے لگا اے ربّ اس بندہ نیک تک میری رہنمائی فرما دیجئے چنانچہ خدا نے اس کی رہنمائی اور وہ آپ کے اوپر ایمان لے آیا۔ ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ آلِ فرعون میں سے وہی ایمان لایا تھا اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آ کر کہا تھا کہ اے موسیٰ! قوم آپ کے لئے مشورہ کرتی ہے تاکہ آپ کو قتل کر ڈالے اور اس کا نام حزقیل تھا اور وہ فرعون کا چچازاد بھائی تھا اور بعض نے اس کا نام شمعان بتایا ہے۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ شمعان سوائے مومن آلِ فرعون کے اور کوئی معلوم نہیں ہوتا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ فرعون کی ایک بیٹی تھی جس کو برص کا عارضہ تھا اور وہ اس سے محبت کرتا تھا، اس نے طبیبوں کو جمع کیا، انہوں نے کہا کہ فلاں دن دریا کے سوا اور کسی شے سے اسے صحت نہیں ہو گی، جب وہ دن آیا، فرعون دریائے نیل پر بیٹھا تھا

اور اس کے پاس آسیہ تھیں اور اس کی بیٹی لڑکیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی اور لڑکیاں اپنے اوپر پانی ڈال رہی تھیں' اتنے میں صندوق نظر آیا جس پر موجوں کے تھپیڑے پڑ رہے تھے' وہ صندوق فرعون کے سامنے لا کر رکھ دیا گیا۔ لوگوں نے اسے کھولنا چاہا لیکن نہ کھول سکے' آسیہ نے اس میں نور دیکھا' اتنے میں دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی ایک انگلی سے دودھ اور دوسری سے شہد چوس رہے ہیں۔ پس خدا نے آسیہ علیہا السلام کے دل میں ان کی محبت ڈال دی' فرعون کی بیٹی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھوک لے کر اپنے بدن پر مل لیا اس کا برص جاتا رہا' اس پر اس کے بعض پیرو کہنے لگے شاید وہی لڑکا ہے جس کا ہمیں ڈر ہے فرعون نے آپ کے قتل کا حکم دے دیا۔ آسیہ علیہا السلام نے کہا کہ اس کی عمر ایک سال سے زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اس سال کے تمام لڑکوں کو تو نے ذبح کرا ڈالا ہے۔ اسے رہنے دے' یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا' فرعون بولا تیری آنکھ کی ٹھنڈک بنے گا مجھے تو کوئی حاجت نہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اگر فرعون کہتا کہ میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے تو خدا اسے ہدایت کرتا جیسا کہ آسیہ علیہا السلام کو ہدایت ہوگئی تھی' جب آپ کی والدہ کو معلوم ہوا کہ فرعون نے آپ کو پکڑ لیا ہے' ان کی عقل اڑ گئی اور ان کا دل سوائے اپنے بچہ کے سب سے خالی ہو گیا اور آپ کی بہن مریم سے کہنے لگیں اور بعض نے کلثوم نام بتایا ہے کہ اس کی خبر کے درپے رہ' جب آپ کی بہن نے دیکھا کہ آپ فرعون کے پاس پہنچ گئے اور کسی اور کا دودھ نہ پیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اس پر یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دودھ پلانے والیوں کو اس کی ماں کے آنے سے قبل حرام کر دیا یعنی ہم نے دودھ پینے سے ان کو باز رکھا پس یہاں تحریم سے باز رکھنا مراد ہے تحریم شرعی مراد نہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے کہا کیا تمہیں ایسے گھر والوں کو بتلا دوں جو تمہارے لئے اس بچے کے کفیل بن جائیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں' اس کے بعد اپنی ماں کے پاس جا کر انہیں بلا لائیں اور وہ بچہ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) ابھی فرعون کے ہاتھ پر رو رہا تھا اور دودھ مانگتا تھا' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی ماں کو دیکھا ان کی چھاتی اپنے منہ میں لے لی' فرعون بولا' اس

نے سوائے تیرے کسی اور کا دودھ نہ پیا' وہ بولیں اس لئے کہ میرا دودھ اچھا ہے' چنانچہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی ماں کے سپرد کر دیا اور آل فرعون میں سے کوئی نہ رہا جس نے والدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جواہر ہدیہ میں نہ دیئے ہوں اور ان کو اپنے بچہ کے دودھ پلانے پر اجرت لینا اس وجہ سے جائز ہوا کہ یہ حربی کا مال تھا پس اس کو علیٰ وجہ الاباحۃ لیتی تھیں۔ کواشی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب انہوں نے آپ کا دودھ چھڑایا تو آپ کو فرعون کے یہاں واپس کر آئیں۔ جب وہ اپنی پوری قوت کو پہنچے یعنی چالیس برس کو اور خدا نے آپ کو اپنے اور اپنے آباء کے دین کا علم عطا فرمایا تو آپ کو معلوم ہوا کہ فرعون اور اس کی قوم باطل پر ہے پس آپ نے ان سب کو خدا کی طرف بلانا شروع کر دیا۔ فرعون نے آپ سے نبوت کی علامت پوچھی' خدا نے آپ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اپنا عصاء کو پھینکیئے' دیکھتے کیا ہیں کہ وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا' اس کی آواز ایسی تھی کہ پہاڑ جس کا جواب دیتے تھے اور اس سے پہلے گھوڑے کے مثل تھا کہ اس پر سوار ہوتے اور جب سو رہتے تھے تو آپ کے چاروں طرف گھومتا تھا اور آپ کی بکریوں کی مکھیاں ہنکایا کرتا تھا اور جب گرمی کی شدت ہوتی تو اس میں سے شاخیں نکل آتیں تو آپ اس کے سائے میں ہو جاتے اور تاریکی میں روشنی دیتا تھا اور جب آپ کو پیاس لگتی تو اس سے پانی کا چشمہ جاری ہو جاتا اور جب کسی کنویں سے پانی نکالتے تو اس کی دونوں شاخیں ڈول کا کام دیتیں اور جب آپ کا جی گھبراتا تو اس سے باتیں کر کے جی بہلاتے۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون پر متوجہ ہوئے اور کہنے لگے خدا نے مجھ کو تیرے پاس بھیجا ہے اور خدا کا ارشاد ہے کہ اے میرے بندے میں نے تجھے پیدا کیا' تجھے رزق دیا' تجھ پر احسان کیا' تجھ کو نعمتیں دیں اور چار سو برس ہوئے اور پھر بھی تو عداوت سے میرا مقابلہ کرتا ہے' کیا تو ایک بات پر صلح کرنے کے لئے آمادہ ہے اور وہ یہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو میں تیری ساری پچھلی باتیں بخش دوں اور تجھ کو نادر تحفے عطا کروں اور چار سو سال تجھے اور زیادہ دوں اور فرعون ایک قبہ میں رہتا تھا جس کا طول اسی ہاتھ کا تھا اور اس کے اوپر کے حصے میں اس کی کرسی رکھی تھی۔ فرعون نے کہا اے موسیٰ! یوم الزینت تک کی مہلت

دیجئے اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے یوم السبت مراد ہے اور بعض نے ان کی عید کا دن بتلایا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو مہلت دے دی' اس نے ستر ہزار ساحر جمع کئے اور پھر اس میں سے سات ہزار ساحر کا انتخاب کیا اور اس روز تمام لوگ جمع ہوئے اور فرعون قبہ کے اندر اپنے تخت پر بیٹھا اس کے سر پر سونے کے پتروں سے بنا ہوا تاج تھا اور اس میں ایک بڑا جواہر لگا ہوا تھا جس کی وجہ سے آفتاب کے طلوع ہونے پر کوئی فرعون کے چہرہ کی طرف نظر بھر کے دیکھ نہ سکتا تھا پس ان ساحروں نے ستر بوجھ رسیوں کے اور پارے سے بھری ہوئی لکڑیاں پھینکیں' وہب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ رسیاں ایک فرسخ کی لمبائی و چوڑائی میں پڑی تھیں۔ جب گرمی کی شدت ہوئی تو یہ سب رسیاں اور لکڑیاں جنبش کرنے لگیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سامنے سے آئے وہ اونی جبہ پہنے تھے اور ان کے ہاتھ میں عصا تھا' ان کو خوف معلوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا' آپ ڈریئے نہیں' آپ ہی اعلیٰ رہیں گے۔ اپنا عصا تو پھینک دیجئے' انہوں نے عصا پھینک دیا' وہ اژدھا بن گیا۔ نیزے کی طرح اس کے دانت تھے' اس نے اپنا منہ کھول دیا جس بڑے پتھر پر سے اس عصا کا گزر ہوتا تھا وہ ریگ بن جاتا تھا' وہ اژدھا ان کا سارا سحر نگل گیا' وہ لشکروں کی طرف جھکا' ایک دوسرے کو ٹکڑے کئے دیتا تھا' ان میں سے تیر قضا پار ہو گئے۔ پھر فرعون کے قبے کی طرف اس نے رخ کیا' اس نے اپنا نیچے کا جبڑا قبے کے نیچے رکھا اور اوپر کا اس کے اوپر۔ فرعون چلانے لگا اے موسیٰ پناہ دیجئے' جب ساحروں نے یہ دیکھا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ خدائے مالک کی قدرت سے یہ ہوا ہے' پس ساحر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے۔

لطیفہ: باطل کا حملہ ہوتا ہے لیکن اس کا تسلط نہیں ہوتا چنانچہ ساحرین کا حملہ تو ہوا لیکن ان کے سحر کا تسلط نہیں ہوا یعنی اس کو قیام نہیں ہوا فوراً باطل ہو گیا' اگرچہ پہلے بڑا زور و شور تھا ساحر ہر چند کہ فرعون اور ہامان کے لئے آئے تھے لباس خذلان پہنے تھے' ان کے لئے پروردگار کی جانب سے فرمان امان پہلے ہی ٹھہر چکا تھا پس ایک ہی سجدہ میں رحمان نے انہیں جناں کے محل عطا فرمائے اور اے ایماندار تو بکثرت سجدے کرتا رہتا ہے پس تجھے تو

ضرور امان اور کامیابی ہاتھ آئے گی۔

فائدہ: جب موسیٰ فرعون کی طرف متوجہ ہوئے تھے تو آپ نے یہ دعائیں پڑھی تھیں لا الہ الا اللہ العلی العظیم سبحان اللہ ربّ السموات السبع والا رضین وما فیھن وما بینھن وربّ العرش العظیم وسلام علی المرسلین والحمد للہ ربّ العالمین اللھم انی اعوذ بک فی نحرہ واعوذبک من شرہ واستعین بک علیہ فاکفینہ بما شئت

(سوائے خدائے علی العظیم کے کوئی معبود نہیں' خدا پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور زمینوں کا اور ان چیزوں کا جو ان میں اور ان کے درمیان ہیں پروردگار ہے اور عرش عظیم کا پروردگار ہے' رسولوں پر سلام اور ساری تعریف خدائے ربّ العالمین کو شایان ہے' اے اللہ میں اس کے سینے میں آپ کو روک بناتا ہوں اور اس کے شر سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور اس پر آپ سے مدد چاہتا ہوں پس آپ جو چاہیں اس سے مجھے کافی ہو جائے۔)

پس ان کا خوف امن سے بدل گیا۔

موعظت: میں نے ابی حبان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب بحر محیط میں دیکھا ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہزار مقام پر کلام کیا ہے اور ہر مقام کے بعد انہیں اپنے چہرہ پر تین روز تک نور نظر آتا تھا اور بحر محیط کے سوا اور کسی کتاب میں ہے کہ خدا نے موسیٰ سے ایک لاکھ 24 ہزار کلمے سے سرگوشی کی' ہر کلمہ میں ارشاد ہوتا تھا اے موسیٰ بلا کسی جان کے عوض کے آپ نے ایک جان مار ڈالی اور صحیح مسلم میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک مسلمان آدمی کے قتل سے خدا کے نزدیک دنیا کا زوال آسان ہے۔ نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے' ہر گناہ امید ہے کہ خدا بخش دے سوائے اس شخص کے کہ کافر مر جائے یا کوئی شخص کسی مسلمان کو عمداً قتل کر ڈالے' اس کو نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ہیں کہ جو شخص

ایمان کے ساتھ ان کو کرے وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے اور جنتی حوروں سے چاہے نکاح کر لے جس نے پوشیدہ دَین ادا کیا اور اپنے قاتل کو معاف کر دیا اور جو ہر فرض نماز کے بعد دس بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتا رہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا ان میں سے کوئی ایک کام کر لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کوئی ایک کام کر لے۔ اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور پوشیدہ دین سے مراد وہ دین ہے جس کا کوئی گواہ نہ ہو۔

حکایت: حضرت موسیٰ علیہ السلام قیلولہ کے وقت جب مصر میں داخل ہوئے اور بعض نے مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت کہا ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا الآیة جس وقت وہاں والے غافل تھے۔

خلاصہ اس آیت کا یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جس وقت وہ لوگ غافل تھے مصر میں داخل ہوئے تو انہیں دو شخص لڑتے ہوئے ملے ایک ان کے گروہ کا تھا' اس نے دوسرے شخص پر جو دشمنوں کی طرف کا تھا مدد مانگی' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اس کے سینے پر گھونسا مارا اور وہ مر گیا تو اس کو ریت میں دفن کر دیا۔ وکز سینے میں گھونسہ مارنے کو کہتے ہیں اور لکز پشت پر مارنے کو جب دوسرا دن ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے گروہ کا شخص پھر دوسرے کافر پر ان سے مدد مانگنے لگا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کافر کو مارنا چاہا تو ان کے گروہ کا آدمی یہ سمجھ کر کہ موسیٰ اسے مارتے ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے اسے کہا تھا کہ بڑا گمراہ ہے' یہ کہنے لگا کہ اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے بھی مار ڈالو جیسے تم نے کل ایک آدمی کو مار ڈالا تھا' وہ دوسرا کافر بھاگ کر فرعون کے پاس پہنچا اور اس سے کہہ دیا کہ کل جس شخص نے فلاں کو قتل کیا تھا وہ موسیٰ ہیں اور میں نے تفسیر رازی میں اللہ تعالیٰ کے قول

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَاءً (۹۲:۴)

ایمان دار کو زیبا نہیں کہ ایمان دار کو قتل کرے سوائے چوک جانے کے۔

کے ذیل میں دیکھا ہے، بعض نے کہا ہے کہ یہ استثناء منقطع ہے الا لاکن کے معنی میں ہے یعنی چوک جائے اور قتل کر دے تو اتنا برا نہیں ہے اور بعض نے اس کو استثنائے متصل کہا ہے یعنی اس کو ہرگز زیبا نہیں ہے کہ اس کو قتل کر دے مگر چوک سے اس طرح پر کہ اس کو کافروں کی وضع میں پا کر قتل کر ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے قول فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ (۱۵:۳۰،۳۱) میں بھی استثنائے متصل ہے، چنانچہ اسی بناء پر نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجیح دی کہ ابلیس ملائکہ میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے قول:

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ (۲۶:۷۷)

بیشک وہ میرا دشمن ہے سوائے رب العالمین کے۔

میں اور اللہ تعالیٰ کے قول

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ (۴:۱۵۷)

ان کو گمان کی پیروی کے سوا اس کا کچھ علم نہیں۔

میں اور اللہ تعالیٰ کے قول

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ (۵۶:۲۵،۲۶)

اس میں لغو اور گناہ کی بات نہ سنیں گے سوائے سلام سلام کہنے کے۔

میں۔ پس ان سب میں استثناء غیر جنس سے ہے اور علماء نے غیر جنس سے استثناء کی تصحیح کی ہے جیسے کوئی کہے میرے پاس ہزار ہیں سوائے ایک کپڑے کے۔ پس یہ صحیح ہے اور وہ کسی ایسے کپڑے کا بیان کرے جس کی قیمت ہزار سے کم ہو۔

رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول اِلَّا خَطَاءً کے متعلق کہا ہے کہ بنا بر حال کے منصوب ہے یعنی مومن کو قتل نہ کرے سوائے اس حالت کے جب کہ چوک جائے یا بناء پر مفعول لہ کے منصوب ہے کہ مفعول مطلق محذوف کی لفظ خطاء صفت واقع ہوا ہے یعنی سوا قتل خطا کے فرعون کا دریا میں غرق ہونا و حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نجات پانا اور ساحروں سے ان کا گفتگو کرنا اور ساحروں کا ایمان کی بدولت عذاب خداوندی سے نجات

پانا یہ سب اس کتاب کے متفرق مقامات میں پہلے گزر چکا ہے منجملہ ان محن کے جن سے خدا نے موسیٰ علیہ السلام کے درجات کو بلند کیا ہے ایک یہ ہے کہ قارون آپ کے چچا کا بیٹا تھا اور بقول بعض آپ کی خالہ کا بیٹا تھا اور ہوا یہ تھا کہ جب فرعون ہلاک کر دیا گیا تو آپ کو خدا کا حکم ہوا کہ سونے کی تختیوں پر توریت لکھیں' آپ نے کہا اے ربّ سونا کہاں۔ خدا نے آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو کیمیا سکھلا دی۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بہن کو جو قارون کی زوجہ تھیں ایک تہائی نسخہ بتلایا اور ایک تہائی یوشع علیہ السلام کو بتلایا اور ایک تہائی طالوت کو پس قارون نے اپنی زوجہ سے سیکھ لیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے برابر الحاح کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے اسے پورا نسخہ بتلا دیا۔ پھر چالیس ہزار سواروں کے ساتھ جو جواہر سے بنی ہوئی قبائیں پہنے تھے آرائش کے ساتھ نکلا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے راہ میں ملاقات ہوئی' ان سے کہنے لگا کہ میں آپ کے قتل کے لئے سوار ہو کر آیا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں نے تیرے لئے خدا سے دعا کی ہے اے زمین اسے پکڑ لے' جب اس کے گھوڑے کے پیر دھنس گئے تو کہنے لگا کہ آپ نے تو میرے مال اور گھر کے لے لینے کے لئے دعا کی ہے' اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے زمین اس کی سب چیزوں کو لے لے اور بعض کا قول ہے وہ کہنے لگا اے موسیٰ آپ مال لے لیجئے اور مجھے معاف کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: اے زمین اسے پکڑ لے' اس نے ستر بار حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھ سے ایک بار فریاد کرتا تو اس کی فریاد رسی کرتا۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ وہ روزانہ قد آدم دھنستا چلا جاتا ہے۔ جب وہ ساتویں طبقۂ زمین پر پہنچ جائے گا قیامت قائم ہو جائے گی اور صور پھونکا جائے گا۔

لطیفہ: میں نے ربیع الابرار میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دیکھا ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک پرندہ پیدا کیا تھا جس کا چہرہ انسان کا سا تھا اور ہر طرف اس کے چار بازو تھے اور ویسا ہی اس کا نر پیدا کیا تھا۔ پھر ارشاد ہوا اے موسیٰ! میں نے ایک عجیب پرندہ پیدا کیا ہے کہ آپ کو اس سے اُنس ہو اور میں نے

اس کو بنی اسرائیل پر آپ کی کرامت کی زیادتی کا باعث قرار دیا ہے اور ان جنگلی جانوروں کو اس کی غذا بنایا ہے جو بیت المقدس کے گرد ہیں۔ اس کی نسل بکثرت ہوئی۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو وہ زمین حجاز کو چلا گیا اور لڑکوں کو اٹھا کر لے جاتا تھا۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان پر اٹھ جانے کے بعد خالد بن سنان العیسیٰ نے اس پر بددعا کی خدا نے اس کی نسل منقطع کر دی اور کسی دوسری کتاب میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا۔ اے ربّ اپنے کو مجھے دکھلا دیجئے۔ میں آپ کو دیکھوں گا تو پہاڑ سے پرندے بھاگ گئے تھے۔ پھر خدا نے جب پہاڑ پر تجلی فرمائی تو ایک پرندہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنا چاہا تا کہ خطاب الٰہی کو سنے اس پرندہ کی مادہ نے کہا کہ اب میں تیرے ساتھ نہ ٹھہروں گی کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بڑی بات کے خواستگار ہوئے ہیں اس لئے مجھے خوف ہے کہ معلوم نہیں اس کا کیا جواب ملے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے اور پہاڑ پھٹ گیا تو وہ پرندہ بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ میں نے خطا کی دوبارہ ایسا نہ کروں گا۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ پرندہ دیکھا ہے نہایت مانوس پرندہ ہوتا ہے۔ اس کے سر پر پروں کی دو کلغیاں ہوتی ہیں اور اس کا چہرہ اور دونوں آنکھیں گول ہوتی ہیں۔

میں نے منتخب میں دیکھا ہے کہ ایک روز موسیٰ علیہ السلام چلے جا رہے تھے۔ خدائے جل جلالہ نے انہیں پکارا اے موسیٰ بن عمران! انہوں نے پھر کر دیکھا تو کوئی نظر نہ پڑا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یوں ندا کی اے موسیٰ یقیناً میں خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں انہوں نے جواب دیا میں حاضر ہوں اور سجدے میں گر پڑے ارشاد ہوا اے موسیٰ اپنا سر اٹھایئے۔ میں نے یہ چاہا ہے کہ آپ عرش کے سایہ میں سکونت پذیر ہوں جس روز کہ سوائے میرے عرش سایہ کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ پس آپ یتیم کے لئے پدر شفیق کی طرح اور بیوہ عورتوں کے لئے مہربان شوہر کی طرح ہو جایئے۔ اے موسیٰ رحم کیجئے آپ کے اوپر بھی رحم ہوگا۔ جیسا معاملہ آپ کریں گے ویسا ہی معاملہ آپ کے ساتھ کیا جائے گا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو آگاہ کر دیجئے کہ جو مجھے اس حال میں ملے گا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

منکر ہو میں اسے دوزخ میں داخل کر دوں گا۔ انہوں نے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں' ارشاد ہوا اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بزرگ کوئی نہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے عرش پر آسمان وزمین اور چاند وسورج کے دو ہزار سال قبل سے اپنے نام کے ساتھ ان کا نام لکھا ہے' اپنی عزت وجلال کی قسم جب تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی امت جنت میں داخل نہ ہولے گی اس وقت تک تمام خلق پر جنت حرام ہے' انہوں نے کہا کہ اے ربّ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے' ارشاد ہوا کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ ہر حال میں خدا کے ثنا خواں رہیں گے اپنی کمر باندھیں گے' اپنے اطراف یعنی ہاتھ پیروں وغیرہ کو پاکیزہ رکھیں گے' دن کو روزہ رکھیں گے' رات کو راہبوں کی طرح دنیا سے بے تعلق رہیں گے۔ میں ان سے تھوڑی عبادت بھی مقبول کرلوں گا اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت کی بدولت ان کو جنت میں داخل کروں گا انہوں نے کہا اے رب مجھے اس امت کا نبی بنا دیجئے۔ ارشاد ہوا اس امت کا نبی انہیں میں سے ہوگا انہوں نے کہا اے ربّ مجھے اپنے نبی کی امت ہی سے بنا دیجئے ارشاد ہوا اے موسیٰ آپ بہت بڑھ گئے۔ ذرا پیچھے ہٹیے لیکن میں خانہ جلال میں آپ کو ان کے ساتھ جمع کر دوں گا۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا کے متعلق بیان کیا ہے۔ وہب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی امت کو دکھا دیجئے ارشاد ہوا آپ کی ان لوگوں تک ہرگز رسائی نہ ہوگی۔ لیکن اگر آپ چاہیں تو میں ان کی امت کو پکاروں اور آپ کو ان کی آواز سنا دوں انہوں نے کہا ہاں خدا نے ارشاد فرمایا: اے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے اپنے باپوں کی پشت اور اپنی ماؤں کے شکم سے آواز دی ہم حاضر ہیں اے اللہ ہم حاضر ہیں ارشاد ہوا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے اور میری معافی میرے عقاب سے بڑھ کر ہے تمہاری درخواست کے پہلے میں نے تمہیں عطا کیا اور تمہارے پکارنے کے قبل میں نے تمہاری سن لی اور تمہارے استغفار کرنے کے قبل میں نے تمہیں بخش دیا تم میں سے قیامت کے روز جو کوئی

لاآلہ الااللہ محمد عبدی و رسولی
(خدا کے سوا کوئی معبود نہیں محمد میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔)
کی شہادت دیتا ہوا آئے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔ اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں ان نعمتوں پر خدا کا شکر ہے جو اس نے ہمیں الہام اور اعلام کے ذریعہ سے بتلائی ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو خدا نے اعلام تو کر دیا یعنی بتلا دیا لیکن انہیں الہام نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ انہیں خداوندی دنوں کی یاد دلایئے یعنی اس نعمت کی انہیں یاد دلایئے کہ فرعون ہلاک ہوا اور وہ سلامت رہے اور بعض نے کہا ہے کہ انہیں اس کی یاد دلائی جو خدا نے گزشتہ امتوں کے ساتھ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قول قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ (۴۵:۱۴) (ایمان داروں سے کہہ دیجئے کہ جو لوگ ایام خداوندی کے امیدوار ہیں انہیں بخش دیں۔)

میں لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا سے عمر بن خطاب مراد ہیں کیونکہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مکہ میں کسی شخص نے گالی دی اور لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ سے مراد یہ ہے کہ جو خدا سے ڈرتے نہیں۔

فائدہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس میں تین خصلتیں ہوں گی خدا ان سے نہایت آسان حساب لے گا اور اپنی رحمت سے اسے جنت میں داخل کرے گا جو تجھے محروم رکھے تو اس کو عطا کرے اور جو تجھ سے علیحدگی اختیار کرے تو اس سے ملے اور جو تجھ پر ظلم کرے اسے تو معاف کر دے۔ اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے دو آدمی ربّ العالمین کے سامنے زانو کے بل بیٹھ گئے ایک نے کہا اے ربّ میرے اوپر ظلم کا عوض مجھے دلا دیجئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ کیا معاملہ کرے گا۔ جس حالت میں اس کی کوئی نیکی نہ رہی ہوگی اس نے کہا اے ربّ اسے چاہئے کہ میرا گناہ اپنے اوپر اٹھا لے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سے آنسو

جاری ہو گئے اور فرمانے لگے وہ دن بہت بڑا دن ہوگا اس روز لوگوں کو اس کی حاجت ہوگی کہ ان کے گناہوں کو کوئی دوسرا اٹھالے اللہ تعالیٰ نے مدعی سے فرمایا کہ اپنا سر اٹھا اور نگہ کر وہ بولا اے ربّ میں سونے کے شہر اور مروارید سے جڑے ہوئے سونے کے محل دیکھتا ہوں یہ کس نبی یا صدیق کے لئے ہیں ارشاد ہوا کہ یہ اس کے لئے ہیں جو ان کی قیمت ادا کرے اس نے پوچھا: اے ربّ اس کی قیمت کا کون مالک ہے ارشاد ہوا تو اس کی قیمت کا مالک ہے اس نے کہا کیوں کر ارشاد ہوا کہ اپنے بھائی کو معاف کر دینے سے اس نے کہا اے ربّ میں نے اسے معاف کر دیا۔ ارشاد ہوا اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور اپنے ساتھ اس کو بھی جنت میں داخل کر لے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تو خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح کرا دیا کرو کیونکہ خدمت مسلمانوں میں صلح کرا دیا کرتا ہے۔ اس کو بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا ہے کہ صحیح الاسناد ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ خدا عفو سے بندہ کے اوپر کچھ نہیں بلکہ عزت ہی بڑھا دیتا ہے اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ جو کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دیتا ہے تو خدا اس کی بدولت اور کچھ نہیں بلکہ اس کی عزت ہی کو زیادہ کر دیتا ہے۔ پس معاف کر دیا کرو خدا تمہیں عزت دے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مناقب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیٹیوں میں سے تھیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے درمیان چوبیس پشت کا فاصلہ ہے حدیث میں ہے کہ مریم علیہا السلام نے خدا سے درخواست کی تھی کہ مجھ کو بغیر خون کا گوشت کھلایئے خدا نے انہیں ٹڈی کھلائی جب ابلیس اترا تو کہنے لگا کہ میں تیرے بندوں میں سے اپنا لشکر بناؤں گا اور وہ عورتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اپنے خلق سے اپنے لشکر تیار کروں گا اور وہ ٹڈی ہے اور ٹڈی کے سینہ پر لکھا ہے کہ ہم خدا کے سب سے بڑے لشکر ہیں طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب نور النورین میں بیان کیا ہے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انجیل میں حکمائے علماء کہلاتی ہے۔

حکایت: محمد بن جریر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ ایک جماعت کی جماعت طلب علم کے لئے نکلے اور شہر میں جا کر اترے اور تحصیل علم میں مشغول ہوئے۔ ہمارے پاس خرچ نہ رہا تو ہم نے واپس ہونے کا ارادہ کر لیا اتنے میں ایک یہودی نے آ کر ہم میں سے ہر ایک کو تین تین درہم دیئے اسی طرح چالیس بار یہی اتفاق ہوا ہم نے اس کا جواب پوچھا کہنے لگا میں نے توریت میں پڑھا ہے اس میں ہے کہ طالب علموں پر خرچ کرنا فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں سب سے افضل ہے میں نے کسی یہودی کو ان کا طالب نہیں پایا جس کے طالب تم لوگ ہو اس کے بعد ہم نے اس کو رخصت کر دیا اور حج کے لئے روانہ ہوئے ایک روز میں نے اس کو کعبہ کے گرد پھرتے دیکھا ہم نے اس سے پوچھا اس کا سبب کیا ہوا اس نے جواب دیا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا نے اہل علم کو خرچ دینے کی بدولت تجھ پر

اسلام سے کرم کیا ہے۔ میں آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور میرے گھر میں سترہ آدمی تھے ہر ایک نے ویسا ہی خواب دیکھا جیسا کہ میں نے دیکھا تھا پھر وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے ایک بار یہ سوال پیدا ہوا کہ علم اور عقل میں سے کون افضل ہے لوگوں نے مختلف جواب دیئے لیکن جو بظاہر معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ عقل افضل ہے کیونکہ لڑکا اگر چہ عالم ہو اور اس کو فتویٰ دینے کی اجازت مل گئی ہو تب بھی اس کا مسلمانوں کے لئے امام یا قاضی مقرر کرنا صحیح نہیں نہ اس کی طلاق صحیح ہے اور نہ بہتیرے شرعی احکام درست ہوں گے اور عاقل سے یہ ساری باتیں صحیح ہوں گی بشرطیکہ وہ مکلّف ہو اور چیزیں ہم نے ذکر کی ہیں ان میں سے اکثر میں علم شرط نہیں اور نیز علم کو عقل کی احتیاج ہے اور عقل کو علم کی حاجت نہیں و نیز لوگوں نے کہا ہے کہ اگر کسی نے سب سے زیادہ عقلمندوں کے لئے وصیت کی تو زاہدوں پر صرف کیا جائے گا اور اس کے لوگ قائل نہیں ہیں کہ علماء کے صرف میں لایا جائے گا عوارف المعارف میں مذکور ہے کہ عقل کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ جس سے آخرت کے کاموں میں نظر کی جاتی ہے اور وہ نور روح ہے اس کا مسکن دماغ ہے اسی وجہ سے زاہد لوگ دنیا میں سب سے زیادہ عاقل ٹھہرے۔ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ خدا نے ایمانداروں پر ایمان سے کرم کیا اور ایمان پر عقل سے کرم کیا اور یہ بھی ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی شخص کو نقصان پہنچایا یہاں تک کہ اس کی عقل ضائع کر دی تو اس پر دیت لازم ہوگی اگر اس کا علم زائل کر دیا تو اس کو حکومت لازم ہوگی اور اس کا بیان باب عقل میں گزر چکا ہے اور یہ بھی ہے کہ عقل خدا سے مستفاد ہے اور علم اس کے بندوں سے مستفاد ہوتا ہے۔ تحفۃ الحبیب فیما زاد علی الترغیب والترہیب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب اس امت مرحومہ کے حال سے مجھے آگاہ فرمایئے ارشاد ہوا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ حکماء علماء ہیں گویا کہ وہ علم و حکمت کے لحاظ سے انبیاء ہیں تھوڑی سی عطا پر راضی رہتے ہیں اور میں تھوڑے سے عمل پر ان سے راضی ہو جاتا ہوں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے میں ان میں سے ایک ایک کو جنت میں داخل کروں گا۔

بروایت حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ میں آپ کے بعد ایک ایسی امت کو بھیجوں گا کہ اگر ان کو ان کی محبوب شے پیش آئے گی تو اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور اگر ان کی ناپسندیدہ شے انہیں پیش آئے گی تو بامید ثواب وہ صبر کریں گے اور نہ ان کو علم ہوگا نہ عقل ہوگی۔ انہوں نے پوچھا پھر یہ کیوں کر ہوگا۔ ارشاد ہوا کہ میں انہیں اپنے علم و عقل سے کچھ عطا کروں گا۔

نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ بعد زوال وضع حمل ہوا تھا۔ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ

اے مریم! بے شک خدا نے تجھے برگزیدہ بنایا ہے۔

کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ خدا نے مسجد کی خدمت کے لئے انہیں پسند کیا ہے اگرچہ وہ عورت تھیں ان کی والدہ نے انہیں ایک لمحہ بھر بھی غذا نہیں دی ان کے پاس جنت سے رزق آتا تھا اور اکثر لوگ اس کے قائل ہیں کہ ان کی طفولیت کی حالت میں زکریا علیہ السلام نے ان کی کفالت کی تھی اور بعض کا قول ہے کہ ان کے دودھ چھٹنے کے بعد کفالت کی تھی اور ان کو فرشتوں کی باتیں سنائی ان کو شفا بخشی اور ان کے سوا کسی اور عورت کے لئے ایسا اتفاق نہیں ہوا خدا کے قول طھرک تجھ کو پاک کیا۔

سے مقصود یہ ہے کہ تجھ کو حیض سے نجات دی چنانچہ لوگ قائل ہیں کہ مریم علیہا السلام کو حیض نہیں آیا و نیز یہ بھی مراد ہے کہ تجھ کو یہودیوں کے جھوٹ سے اور ہر گناہ سے بچائے رکھا اور خدا کے قول وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ○ (۴۲:۳) کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے ان کو عالم کی عورتوں پر برگزیدہ کیا اس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے ان سے پیدا کیا۔

برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ مریم علیہا السلام کا تیرہ برس کا سن تھا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے حمل میں آ گئے تھے۔ پھر مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھ جانے کے بعد چھیاسٹھ برس اور زندہ رہیں اور ایک سو بارہ برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ یحییٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یشاء تھا اور مریم علیہا

السلام کی والدہ کا نام حنّہ تھا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور نو ماہ کے سن کو پہنچے تو مریم علیہا السلام نے انہیں مکتب بھیج دیا زمخشری نے ربیع الابرار میں بیان کیا ہے کہ جولڑکا کتاب کوسب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے وہی سب سے دانا ہوتا ہے معلم نے کہا اے عیسیٰ! پڑھو بسم اللہ انہوں نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ معلم نے کہا پڑھو ابجد انہوں نے پوچھا آپ کو معلوم ہے اس کے کیا معنی ہیں۔ معلم نے کہا نہیں انہوں نے کہا الف سے اللہ اور باء سے بہجۃ اللہ اور جیم سے جلال اللہ اور دال سے دین اللہ مراد ہے۔ ہائے ہوز سے ہاویہ جو جہنم کا نام ہے اور واؤ سے دوزخیوں کے لئے ویل یعنی تباہی اور زاء سے زفیر جہنم مراد ہے حطی سے مراد ہے حطت الخطایا عن المستغفرین یعنی استغفار کرنے والوں سے خطائیں ساقط کر دی گئیں کلمن سے مراد ہے کلام اللہ غیر مخلوق یعنی خدا کا کلام مخلوق نہیں ہے۔ سعفص سے مراد ہے صاع بصاع یعنی صاع کے بدلہ میں صاع ہے قرشت تقرشہم یعنی ان سب کو تو جمع کرے گا معلم نے کہا اے مریم! اس لڑکے کو لے جا تیرے لڑکے کو تو کسی معلم کی حاجت نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی ماں نے ایک معلم کے پاس بھیجا۔ معلم نے ان سے کہا پڑھو بسم اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا بسم اللہ کے کیا معنی معلم نے کہا مجھے نہیں معلوم انہوں نے کہا باء سے بھاء اللہ (خدا کی رونق۔)

اور سین سے سناء اللہ

(خدا کی روشنی۔)

میم سے اس کا ملک مراد ہے۔ ربیع الابرار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز میری امت آئے گی اور میری امت کے لوگ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہوں گے اس سے میزان میں ان کی نیکیاں وزن دار ہو جائیں گی اور امتیں کہیں گی کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے موازین کیسے جھکے جاتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام جواب دیں گے انہوں نے اپنے کلام کی ابتداء خدا کے تین ناموں سے کی ہے اگر وہ ایک پلہ میں رکھی جائیں تو اور خلائق کے

گناہ دوسرے پلہ میں تو امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیکیاں جھکی رہیں گی۔

حکایت: ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی والدہ ماجدہ کی ہمراہی میں بحالت صغر سنی ایک شہر سے گزر ہوا اس شہر والوں کو آپ نے دیکھا کہ اپنے بادشاہ کے دروازہ پر جمع ہو رہے ہیں آپ نے ان سے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ بادشاہ کی بیگم کے بچہ ہونے والا ہے اور وہ عسرت ولادت میں مبتلا ہے اور یہ لوگ بتوں سے آسانی کی درخواست کر رہے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے شکم پر رکھ لے تو بہت جلد بچہ ہو پڑے۔ چنانچہ لوگ آپ کو بادشاہ کے پاس لے گئے آپ فرمانے لگے اگر میں بتلا دوں کہ اس کے شکم میں کیا ہے تو تو ایمان لائے گا اس نے کہاں ہاں آپ نے کہا اس کے شکم میں لڑکا ہے جس کے رخسارہ پر سیاہ خال اور پشت پر سفید خال ہے فرمانے لگے اے لڑکے میں تجھے اس خدا کی قسم دلاتا ہوں جس نے خلق کو پیدا کیا اور انہیں رزق تقسیم کیا ہے کہ جلد نکل آ اور باب الدعا میں وہ دعا پہلے گزر چکی ہے جو کسی عورت یا جانور کے وضع حمل کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ بادشاہ نے ایمان لانا چاہا اس کی قوم مانع ہوئی اور کہنے لگی مریم (علیہا السلام) ساحرہ ہیں اور ان کی قوم نے انہیں بیت المقدس سے نکال دیا ہے۔ وہب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی یہ تھی کہ آپ کی والدہ آپ کے ساتھ مصر میں کسی بڑے شخص کے گھر مہمان ہوئیں اور وہ مساکین نواز تھا اس کا کچھ مال چوری ہو گیا اس نے مساکین پر تہمت دھری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ سے کہا کہ اسے اپنے گھر مساکین کو جمع کرنے دیجئے جب اس نے سب کو جمع کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک اپاہج کو ایک اندھے کے کندھے پر بٹھا کر اس سے فرمایا کہ اس کو لے کر اٹھ اندھا بولا کہ میں کمزور ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا شب گزشتہ کو تو کیسے اس پر قادر ہو گیا تھا اور اسی شخص نے اپاہج کی ہمراہی میں مال لیا تھا۔

حکایت: کلاباذی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ بیت المقدس کے قریب افیق کی گھاٹی میں ابلیس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سد راہ بنا اور پوچھنے لگا آپ کون ہیں آپ

نے جواب دیا میں روح اللہ ہوں اس کا بندہ ہوں اور اس کی لونڈی کا بیٹا ہوں۔ ابلیس بولا نہیں بلکہ آپ تو زمین کے خدا ہیں کیونکہ مردوں کو زندہ کرتے ہیں مریض کو برص والے کو مادرزاد اندھے کو تندرست کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ عظمت خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کے حکم سے میں نے لوگوں کو صحت یاب کیا اور اگر خدا چاہتا تو مجھ ہی کو بیمار کر دیتا وہ کہنے لگا آیئے میں آپ کے لئے شیاطین کو سجدہ کرنے کا حکم دوں پس بنی آدم بھی انہیں دیکھ کر سجدہ کرنے لگیں گے اور اس طرح آپ زمین کے خدا بن جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا خدا پاک ہے اور سزاوار حمد ہے اور جو کچھ تو کہتا ہے اس سے برتر ہے میں اس کی تسبیح وحمد اس قدر کرتا ہوں جس سے زمین و آسمان بھر جائیں اور اس کی مخلوق کے برابر شمار میں ہو اس کی رضا کے موافق ہو اس کے مبلغ علم اس کے منتہی کلمات اور اس کے عرش کے برابر وزنی ہو اتنے میں جبرائیل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام نازل ہوئے میکائیل نے ابلیس پر مشرق کی طرف پھونک ماری وہ چشمہ آفتاب میں جا کر لگی وہ جل کر گر پڑا۔ اسرافیل علیہ السلام نے اس پر مغرب کی طرف پھونک ماری وہ دلدل کے چشمہ میں گر پڑا اور یہی وہ چشمہ ہے جس میں آفتاب غروب ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے جب ابلیس اس سے ابھرنا چاہتا تھا جبرائیل علیہ السلام اسے غرق کر دیتے تھے یہاں تک کہ اس میں سات روز تک مقیم رہا اس کے بعد ابلیس حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ڈرنے لگا۔

فائدہ: مصائب کے دفع کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللھم انت الہ من فی السموات والارض لا الہ فیھما غیرك وانت جبار من فی السموات والارض لاجبار فیھما غیرك وانت حکم من فی السموات والارض لا حکم فیھما غیرك قدر تك فی الارض کقدر تك فی السماء وسلطانك فی الارض کسلطانك فی السماء اسالك باسمك الکریم انك علی کل شیء قدیر۔

(اے اللہ آپ آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں کے معبود ہیں ان دونوں میں سوائے آپ کے کوئی معبود نہیں اور آپ آسمان اور زمین میں رہنے والوں کے جبار ہیں ان دونوں میں سوائے آپ کے کوئی جبار نہیں۔ آپ آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں کے حاکم ہیں سوائے آپ کے ان دونوں میں کوئی حاکم نہیں آپ آسمان اور زمین میں رہنے والوں کے بادشاہ ہیں سوائے آپ کے ان دونوں میں کوئی بادشاہ نہیں آپ کی قدرت جیسے زمین میں ہے ویسی آسمان میں ہے آپ کی سلطنت جیسی زمین میں ہے ویسی آسمان میں میں آپ کے اسم کریم کی بدولت آپ سے سوال کرتا ہوں یقیناً آپ ہر شے پر قادر ہیں۔)

ابن ابی الدنیا نے روایت کی ہے کہ کسی پارسا عورت کا بیان ہے کہ مجھ سے خواب میں ایک شخص نے کہا کہ یہ دعا پڑھا کر

یاجمیل الفعال انت ولی یا کریم الصنع انت القریب

(اے خوب کام کرنے والے آپ میرے والی ہیں اے بزرگ صفت والے آپ قریب ہیں۔)

پس جس مصیبت میں میں نے اسے پڑھا خدا نے اسے دور کر دیا۔ صالح مری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے خواب میں ایک شخص نے کہا کہ کیا میں آپ کو خدا کا اسم اعظم نہ بتادوں میں نے کہا ہاں اس نے کہا یہ پڑھا کیجئے۔

اللهم انی اسالك باسمك المخزون المكنون المبارك المطهر الطاهر المقدس.

(اے اللہ میں آپ کے مخزون مخفی بابرکت پاک پاکیزہ مقدس نام کی بدولت درخواست کرتا ہوں۔)

حکایت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام لڑکوں کو بتلا دیا کرتے تھے جو کچھ ان کے باپ کھاتے تھے اور جو کچھ چھوڑ دیا کرتے تھے پس لڑکے اپنے والدین کے پاس آ کر کہتے تھے

کہ ہمیں فلاں شے کھانے کو دو وہ پوچھتے تھے تجھے کس نے بتایا وہ کہتا تھا کہ عیسیٰ نے پھر انہوں نے اپنے لڑکوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آنے سے روک دیا اور ایک چوڑے مکان میں ان کو بند کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تمہارے لڑکے کہاں گئے کیا وہ اس گھر میں ہیں وہ بولے اس گھر میں تو سوائے بندروں اور سوروں کے اور کوئی نہیں۔ آپ علیہ السلام نے کہا ایسا ہی ہو جائے گا جب ان لوگوں نے دروازہ کھولا تو ان کو بندر اور سور پایا۔ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے آل عمران میں بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے یحییٰ ایمان لائے وہ عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ماہ بڑے تھے اور قبل اس کے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لئے جائیں وہ شہید کر دیئے گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تینتیس 33 برس کے سن میں اٹھا لئے گئے اور پہلے گزر چکا ہے کہ تیس برس سے چالیس برس تک کے آدمی کو کہل یعنی ادھیڑ کہتے ہیں اسی واسطے ان کی نسبت کہلا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے قول

إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ (۳:۴۵)

بے شک خدا تم کو اپنی جانب سے ایک کلمہ کی جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے بشارت دیتا ہے۔

میں نام پر لقب کیوں مقدم کیا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے ان کو بغیر باپ کے محض کلمہ کن سے پیدا کیا ہے جواب یہ ہے کہ جو لقب شرف و رفعت پر دلالت کرے اس کا مقدم کرنا مضر نہیں جیسے کہ صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما اور آپ کا نام مسیح (علیہ السلام) اس لئے رکھا ہے کہ آپ شکم مادر سے جب خارج ہوئے تو آپ کا بدن چکنا تھا گویا تیل ملا گیا ہو اور بعض نے کہا ہے کہ آپ یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ شیطان سے بچانے کے لئے جبرائیل علیہ السلام نے ولادت کے وقت آپ کو اپنے بازو سے چھوا تھا اور بعض کا قول ہے کہ آپ زمین میں سیاحت کیا کرتے تھے اور مسیح دجال کو مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی ناک نہ ہو گی پس اس کا چہرہ اور اس کی ناک رگڑی ہوئی ہو گئی اور جمعہ کی فضیلت کے باب میں اس کا بیان

پہلے گزر چکا ہے اور خدا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وجیہہ کیا ہے جیسے کہ آخر سورہ احزاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وجیہہ کہا ہے وجیہہ کے معنی جاہ والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے اوّل میں میں ہوں گا اور مسیح علیہ السلام اس کے آخر میں ہوں گے۔ میں نے ابوطالب مکی کی قوت القلوب میں اسے دیکھا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ میں اس امت پر کیسے خوف کروں جس کے اوّل میں میں ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے آخر میں ہوں اس کو میں نے یافعی رحمۃ اللہ علیہ کی روض الریاحین میں دیکھا ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی ماں کی ناف سے خارج ہوئے تھے اور عقائق میں مذکور ہے کہ آپ کی والدہ کا آپ کے آسمان پر اٹھا لئے جانے کے قبل ہی انتقال ہو چکا تھا۔ جب آپ کی والدہ کا انتقال ہوا تو آپ بہت روئے تھے اس کے بعد آپ نے اپنی والدہ کو خواب میں اکرام کے تخت پر دارالسلام میں دیکھا وہ بولیں اے بیٹا میں نے انعام کے شربت سے روزہ افطار کیا ہے اور انہوں نے روزہ کی حالت میں سجدہ میں انتقال کیا تھا۔
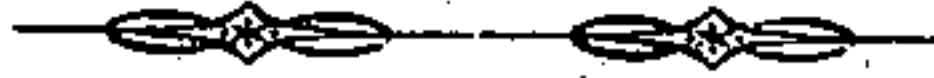
حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بوڑھے کو سنا ہے کہ وہ کہہ رہا تھا اللھم اجعلنی من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟

کہا خضر۔ میں نے تفسیر قرطبی میں سورۂ صافات کے متعلق دیکھا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں گیا جب میں حجر کے پاس پہنچا اور اس سے حضرت صالح علیہ السلام کا مدائن مراد ہے تو ہم نے ایک آواز سنی کوئی یہ کہتا تھا کہ اے اللہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مغفورہ میں بنا دیجئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! دیکھنا تو یہ کیسی آواز ہے میں پہاڑ میں گھسا تو مجھے ایک شخص نظر پڑا جس کا سر اور داڑھی سپید تھی اس کا طول تین سو ہاتھ سے زیادہ تھا وہ کہنے لگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام کہہ دینا اور کہہ دینا کہ آپ کے بھائی الیاس آپ سے ملنا چاہتے ہیں پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے میں وہاں سے ہٹ گیا دونوں بڑی دیر تک باتیں کرتے رہے اس کے بعد ان دونوں پر آسمان سے مائدہ اترا ان دونوں نے مجھے بلایا چنانچہ میں نے ان دونوں کے ساتھ سمارو غ وانار و کرفس کھایا جب ہم لوگ کھا چکے آسمان سے ایک ابر اترا اور الیاس علیہ السلام کو لے کر چلا گیا اور میں ان کے لباس کی سپیدی کو دیکھ رہا تھا پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کیا یہ کھانا آسمان سے اترا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اسے جبرائیل علیہ السلام ہر چالیس روز میں ایک بار لے کر اترتے ہیں اور ان کو ہر سال میں ایک بار زمزم پینے کو ملتا ہے پس حضرت خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام ہر سال بیت

المقدس میں ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قیامت کے روز یہ امت تین حصے ہو جائے گی۔ ایک حصہ یعنی ایک تہائی جنت میں بے حساب جائے گی اور ایک تہائی سے آسان حساب لیا جائے گا اور ایک تہائی کے بڑے بڑے گناہ ہوں گے اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ یہ کون لوگ ہیں حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہے۔ فرشتے جواب دیں گے کہ یہ گنہگار لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ ان کو میری وسیع رحمت میں داخل کر دو الزہر الفائح میں مذکور ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی تھی جس کا نام زائدہ تھا۔ ایک روز آٹے کی روٹی پکانے کے لئے لکڑی لینے نکلی اسے ایک سوار نظر پڑا کہ جس سے زیادہ حسین اس کے دیکھنے میں نہ آیا تھا وہ سوار اس سے کہنے لگا اے زائدہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دینا کہ رضوان داروغہ بہشت نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے تین حصوں پر منقسم کیا ہے۔ ایک تہائی امت تو اس میں بے حساب چلی جائے گی اور ایک تہائی سے آسان حساب لیا جائے گا اور ایک تہائی کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔

علائی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ کہف کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کا نام خضرون بن عامیل بن عیص بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام ہے۔ برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے نام کے بارہ میں کئی قول ہیں سب سے مشہور بلیا بن ملکان ہے۔ ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ سن رسیدہ نبی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

موعظت: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا نے آپ کو کس وجہ سے غیب پر اطلاع بخشی ۔ انہوں نے جواب دیا گناہ ترک کرنے کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ۔ مجھ وصیت کیجئے انہوں نے کہا اے موسیٰ! آپ خندہ پیشانی بنیئے غضب آلود نہ بنیئے نفع رساں بنیئے ضرر رساں نہ بنیئے لجاجت سے

کنارہ کش رہیے اور بلا ضرورت کہیں نہ جایئے اور بغیر عجیب بات کے نہ ہنسیئے اور خطا کاروں کو ان کی خطاؤں سے عار نہ دلایا کیجئے اور اے ابن عمران اپنی خطاؤں پر گریاں رہیے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت کا خضر اس لئے نام رکھا گیا ہے کہ سپید گھاس کے گٹھے پر بیٹھے تو وہ دم کے دم میں سرسبز ہو کر لہلہانے لگا۔ برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فردہ اس قطعہ کو کہتے ہیں جہاں خشک نبات کا ڈھیر لگا ہو زجاج نے کہا کہ خشک زمین کو کہتے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کی نسبت اختلاف ہے۔ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاوٰی میں بیان کیا ہے کہ وہ جمہور علماء و صلحاء کے نزدیک زندہ ہیں میں نے لطائف المنن میں دیکھا ہے بعض صالحین کا قول ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت خضر علیہ السلام کو اولیاء کی ارواح پر اطلاع بخشی انہوں نے خدا سے درخواست کی کہ مجھ کو دائرہ شہادت میں رکھیئے تا کہ میں ان کو ظاہر طور پر بھی دیکھوں جیسے کہ میں نے ان کو پوشیدہ طور پر دیکھا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام اس وقت تک باقی رہیں گے جبکہ خدا زمین کا اور زمین والوں کا وارث بنے گا عمرو بن دینار کا قول ہے کہ جب تک قرآن باقی ہے خضر اور الیاس علیہما السلام زندہ رہیں گے۔ جب قرآن اٹھ جائے گا دونوں کی وفات ہو جائے گی قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ والصافات میں بیان کیا ہے کہ ایک بار الیاس علیہ السلام کو مرض شدید لاحق ہوا وہ روئے خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی اور پوچھا کہ آپ کا یہ رونا دنیا پر حرص کرنے کی وجہ سے ہے یا موت کے ڈر سے ہے یا دوزخ کے خوف سے انہوں نے کہا نہیں مجھے صرف اس بات کی گھبراہٹ ہے کہ میرے بعد حمد کرنے والے آپ کی حمد کیسے کریں گے اور میرے بعد روزے دار کیسے روزے رکھیں گے اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا اچھا میں آپ کو اس وقت تک باقی رکھوں گا جب کوئی میرا ذکر کرنے والا تک باقی نہ رہے گا۔ یعنی قیامت تک۔ ابرہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا جو کچھ حضرت خضر علیہ السلام سے نقل کیا جاتا ہے حق ہے وہ اہل زمین کے عالم اور ابدال کے سردار ہیں اور ابدال خدا

کے لشکر کے لوگ ہیں۔

حکایت: شیخ عثمان صرفینی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ابتدائے امر میں رات کے وقت آسمان کے نیچے میں اپنے گھر کے کوٹھے پر سو رہا تھا۔ میرے پاس سے پانچ کبوتر گزرے ان میں سے ایک نے بزبان فصیح کہا وہ ذات پاک ہے جس کے پاس ہر شے کے خزانے ہیں اور دوسرے کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا وہ ذات پاک ہے جس نے انبیاء کو اپنے خلق پر حجت بنا کر بھیجا ہے اور ان پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت دی ہے اور ایک اور کبوتر کو میں نے کہتے ہوئے سنا وہ ذات پاک ہے جس نے ہر شے کو اس کی پیدائش عطا کی پھر ہدایت کی اور ایک اور کبوتر کو میں نے کہتے ہوئے سنا کہ جو کچھ خدا اور اس کے رسول کے لئے ہے سوائے اس کے جو کچھ دنیا میں ہے باطل ہے اور ایک اور کو میں نے کہتے ہوئے سنا اے غافلو رب عظیم کی طرف اٹھ جو بکثرت عطا فرماتا ہے اور بڑے بڑے گناہ بخش دیتا ہے ان کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا جب مجھے ہوش آیا تو خدا نے میرے دل سے دنیا کی محبت نکال دی تھی میں نے خدا سے معاہدہ کیا کہ میں اپنے آپ کو ایسے شیخ کے حوالہ کروں گا جو مجھے خدا کی راہ بتائے پھر سفر کو گیا لیکن مجھے یہ خبر نہ تھی کہ میں کہاں جاتا ہوں پھر میں نے ایک بڑی ہیبت والے شیخ کو دیکھا شیخ نے کہا اے عثمان السلام علیکم میں نے ان سے کہا وعلیک السلام آپ کون ہیں انہوں نے جواب دیا حضرت خضر (علیہ السلام) ابھی شیخ عبدالقادر (رضی اللہ عنہ) کے پاس تھا وہ فرمانے لگے اے ابا العباس شب گزشتہ کو اہل صارفین میں ایک شخص کو جس کا نام عثمان (رضی اللہ عنہ) ہے جذب ہوا۔ سات آسمان کے اوپر سے آواز آئی اے عثمان اے میرے بندے تجھے مرحبا ہو اس شخص نے خدا سے یہ عہد کیا ہے کہ اپنے آپ کو ایک ایسے شیخ کے حوالے کرے جو اس کو راہ خدا بتلائے پس آپ جاؤ آپ کو وہ راستہ میں ملے گا اس کو میرے پاس لے آؤ پھر حضرت خضر علیہ السلام نے کہا اے عثمان شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے زمانہ کے سید العارفین ہیں ان کی ملازمت اختیار کرو مجھے اپنی خبر بھی نہ ہوئی اور میں اتنے میں شیخ عبدالقادر کے پاس پہنچ گیا وہ فرمانے لگے اس شخص کو مرحبا ہو جس کو اس کے مولی نے

پرندوں کی زبان سے جذب کر لیا ہو اور جس کے لئے خیر کثیر حاصل ہوئی ہو۔ مجھے طاقیہ (ایک قسم کی ٹوپی) پہنا کر ایک ماہ تک خلوت نشین رکھا اور مجھے ان کی صحبت سے خیر کثیر حاصل ہوئی اور باب کرم میں کبوتر کے منافع گزر چکے۔ علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ذی القرنین کی خالہ کے صاحبزادے اور اس کے وزیر مشیر تھے اور ذی القرنین یونان بن نوح کی اولاد میں سے ہے اور جو کچھ عرائس میں ہے وہ اس کا موید ہے کیونکہ صاحب عرائس نے خضر اور سام بن نوح کے درمیان چار جد بیان کئے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مکہ میں اس سے ملاقات ہوئی تھی مقاتل کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں تھے انہوں نے ایک آواز سنی ان سے دریافت کیا گیا یہ کیا ہے انہوں نے کہا ذوالقرنین پھر انہوں نے ایک شخص سے فرمایا کہ اس کے پاس جا کر اور اس سے میرا سلام کہہ جب وہ شخص وہاں گیا تو اس نے کہا کیا خلیل یہاں ہیں اس نے کہا ہاں پھر اپنے گھوڑے سے اترا اس سے کہا گیا کہ تیرے اور ان کے درمیان مسافت بعیدہ حائل ہے اس نے جواب دیا کہ جس سرزمین میں خلیل اللہ ہوں میں اس میں سوار نہیں ہوتا اس کے بعد اس کے لئے ابراہیم اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے گائیں اور بھیڑیں ہدیہ میں دیں اور اس کی دعوت کی اور حضرت خضر علیہ السلام اس کے لواء اعظم کے لینے والے تھے۔ بعض کا قول ہے کہ ذوالقرنین موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان گزرے ہیں اور وہ ان چار شخصوں میں سے ایک تھا جو تمام دنیا کے حکمران گزرے ہیں اور باقی تین سلیمان علیہ السلام و بخت نصر و نمرود ہیں اور پانچویں اس امت میں مہدی علیہ السلام ہوں گے جو دنیا کے حکمران بنیں گے۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ذوالقرنین کا ایک فرشتہ دوست تھا اس سے ذوالقرنین نے پوچھا کہ آسمان پر فرشتوں کی عبادت گاہ کا حال مجھے بیان کر اس نے بیان کیا کہ بعض کھڑے ہیں بعض بیٹھے ہیں بعض سجدہ میں ہیں اور اسی طرح قیامت تک رہیں گے پھر کہتے ہیں کہ آپ پاک ہیں ہم نے اتنی عبادت نہیں کی جتنا کہ حق عبادت تھا۔ ذوالقرنین نے کہا میں چاہتا ہوں کہ زندہ رہوں تاکہ خدا کی عبادت کا جتنا حق ہے اتنی

عبادت کروں فرشتے نے کہا اگر تو یہ چاہتا ہے تو زمین میں ایک چشمہ ہے جسے آب حیات
کہتے ہیں جو اس میں پیتا ہے اسے موت نہیں آتی جب تک کہ وہ خدا سے خود موت نہ
مانگیں لیکن وہ تاریکی میں ہے اس نے علماء کو جمع کیا اور ان سے دریافت کیا کہ کیا تم نے
اللہ کی کتاب میں یہ پڑھا ہے کہ زمین میں ایک چشمہ ہے جسے آب حیات (اس قصہ کے
متعلق اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے: مصحح) کہتے ہیں ان میں سے ایک شخص نے کہا ہاں ظلمت
مطلع شمس کے قریب ہے پس ذوالقرنین سبز رنگ کے ہزار جوان گھوڑوں پر لے کر ان کی
قوتِ نظر کی وجہ سے روانہ ہوا اور ہزار سوار لے کر حضرت خضر علیہ السلام اس کے آگے
آگے ہو لئے جو شخص ہم میں سے گم ہو جائے وہ کیا کرے گا۔ حالانکہ ہم ظلمت میں ہوں
گے پھر خود ہی انہوں نے بتلایا کہ جب تم راہ بھول جاؤ تو اس مہرہ کو زمین پر ڈال دینا اور
اس کو ایک سرخ مہرہ دیا اور جب وہ مہرہ چلانے لگے تو راہ گم کردہ اس کے پاس واپس آ
جائے پھر حضرت خضر علیہ السلام آگے آگے چلے اور جب وہ چلتے تھے وہ اترتا تھا اس اثنا
میں خضر چل رہے تھے اتنے میں ان کو ایک وادی پیش آئی ان کو گمان غالب ہوا کہ وہ چشمہ
اسی میں ہے۔ انہوں نے مہرہ پھینک دیا تاریکی میں روشنی ہو گئی اور مہرہ چلانے لگا اتنے
میں دیکھتے کیا ہیں کہ وہ ایک چشمہ کے کنارے پر ہیں جس کا پانی دودھ سے زیادہ سپید اور
شہد سے زیادہ شیریں تھا پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ٹھہرو پھر وہ اترے اس میں
سے پانی پیا اور غسل کیا اور ذوالقرنین چلا گیا اور چشمہ سے چوک گیا وہ لوگ سرخ رنگ کی
زمین میں اترے جس میں روشنی تھی گو وہ روشنی آفتاب و مہتاب کی روشنی کے مشابہ نہ تھی اور
اس میں ایک محل تھا جس کے اوپر طویل لوہا لگا تھا اور اس لوہے پر ایک پرندہ تھا جس کی
ناک میں ایک رسی پڑی ہوئی تھی جو اس لوہے سے بندھی تھی اور وہ آسمان اور زمین کے
درمیان لٹکتا تھا۔ وہ پرند کہنے لگا اے ذوالقرنین تو یہاں کیوں آیا جو کچھ تیرے پیچھے تھا کیا
تجھے کافی نہ ہوا؟ پھر پوچھنے لگا اے ذوالقرنین مجھے بتلا کہ پختہ اینٹ اور چونے کی عمارتیں
بکثرت ہو گئیں اس نے کہا ہاں اس پر وہ پرند پھڑ پھڑایا اور پھول گیا یہاں تک کہ اس
لوہے کی ایک تہائی تک پہنچ گیا پھر اس پرند نے پوچھا کیا جھوٹی گواہی کی زیادتی ہو گئی

ہے۔ سکندر نے کہا ہاں اس پر وہ پرند پھولا اور پھڑ پھڑایا یہاں تک کہ وہ لوہا بھر گیا اور محل کی دونوں دیواریں رک گئیں۔ ذوالقرنین کو خوف معلوم ہوا پھر اس پرند نے پوچھا کیا لوگوں نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت دینی چھوڑ دی سکندر نے کہا نہیں وہ پرندا اپنی عادت کی طرف رجوع ہوا پھر سکندر نے محل کی چھت پر ایک مرد کو دیکھا اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا صور والا اور قیامت قریب ہو گئی ہے اور میں اپنے رب کے حکم کا منتظر ہوں پھر اس کو ایک پتھر دیا اور کہنے لگا اگر یہ شکم سیر ہو گا تو تو بھی شکم سیر ہو گا اور اگر یہ بھوکا ہو گا تو تو بھی بھوکا ہو گا اس نے پتھر لے لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور انہیں اس محل کا حال اور جو کچھ اس میں دیکھا تھا کہہ سنایا اور ترازو کے ایک پلے میں وہ پتھر رکھا اور دوسرے پلے میں دوسرا پتھر رکھا وہ پتھر بھاری نکلا یہاں تک کہ بہت سے پتھروں سے بڑھ گیا اور ہر بار وہی پتھر بھاری رہتا تھا پھر اس نے پتھر کے مقابلے میں ایک مٹھی مٹی رکھ دی تب ترازو برابر ہو گئی خضر علیہ السلام نے کہا یہ مثل ہے جو خدا نے ایسے بنی آدم کے لئے بیان کی ہے جس کو آسودگی نہیں ہوتی جب تک کہ اس پر مٹی نہ ڈال دی جائے اور سکندر اپنے شہر کو لوٹ آیا اور اس نے منارہ سکندریہ تعمیر کیا اس کا طول چار سو پچاس ہاتھ کا تھا تانبے کے سرطان پر شیشہ کے پلوں پر اس کی بنا تھی اس کے اوپر ایک آئینہ لگا تھا جس میں روم کا لشکر نظر آتا تھا جب وہ لڑائی کا سامان کرتے تھے پس شاہ روم نے یہ کہہ کر لوگ بھیجے کہ اس میں حضرت ذوالقرنین کا خزانہ ہے لوگوں نے اس کا کچھ حصہ گرا دیا تو آئینہ کا طلسم باطل ہو گیا۔

جب ذوالقرنین کا انتقال ہوا تو خضر و موسیٰ علیہما السلام سے ملے اور ان کا وہی حال ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کتاب عزیز میں بیان کیا ہے یعنی یہاں تک کہ وہ اس قریہ میں داخل ہوئے جس میں حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار قائم کی تھی۔ وہ قریہ انطا کیہ تھا اور بعض نے ناظرہ کہا ہے اور انطا کیہ بھی اس شخص کا شہر ہے جس کا ذکر یٰسٓ میں آیا ہے اور اس شخص کا شہر جس کا ذکر سورہ قصص میں آیا ہے مصر ہے اور وہ شخص حزقیل ہے اور جس شخص کا ذکر یٰسٓ میں ہے اس کا نام حبیب نجار ہے۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رسولوں کے ہاتھ پر ایمان لایا تھا اور ان دونوں میں چھ سو برس کی مدت حائل تھی اور ان تین رسولوں کے نام یہ ہیں یحییٰ و یونس و شمعون اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کی قوم نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ ایمان لے آئے انہوں نے جواب دیا اور مجھے کیا ہوا ہے جو میں اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت نہ کروں اور اسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پیدا کرنے کی نسبت الذی فطرنی میں اپنے طرف کیونکہ پیدا کرنا نعمت کا اثر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نعمت کا اثر زیادہ ظاہر تھا اور الیه ترجعون میں رجوع ہونے کی نسبت لوگوں کی طرف کی اس لئے کہ اس میں زجر کے معنی ہیں وہ لوگ اس کے زیادہ لائق تھے۔ بغوی نے کہا ہے کہ وہ جنت میں زندہ ہیں اور ان کو رزق ملتا ہے۔ اور وہ اپنی آدھی کمائی خیرات کر دیا کرتے تھے اور آدھے میں اپنے اہل و عیال کو کھلاتے تھے اور مدائن جس کا ذکر سورۃ شعراء میں آیا ہے مدائن مصر ہے اور سورۂ نمل میں جس شہر کا ذکر آیا ہے اس سے حضرت صالح علیہ السلام کا شہر مراد ہے۔ اور اس کا نام حجر ہے اور رہط سے نو آدمی مراد ہیں جو حضرت صالح علیہ السلام کی قوم میں نہایت شریف تھے جب خدا نے قوم حضرت صالح علیہ السلام کو ہلاک کیا تو حضرت صالح علیہ السلام مؤمنین کو لے کر جو چار سو آدمی تھے یمن میں شہر حضرموت کو روانہ ہوئے جب صالح آباد ہوئے تو ان کا انتقال ہو گیا اس وجہ سے ان کا نام حضرموت رکھا ہے۔ کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے خدا کا قول قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى (۲۷:۵۹) (کہہ دیجئے خدا کے لئے حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے) کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے جن کو خدا نے اپنی معرفت اور طاعت کے لئے برگزیدہ بنا دیا ہے۔ جب حضرت خضر علیہ السلام دیوار سیدھی کر چکے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا اگر آپ چاہتے تو اس کی کچھ مزدوری لے لیتے۔

اگر کہا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیوں کی بکریوں کو پانی پلایا تھا تو حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں کھانے کے لئے بلایا

تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے کھانے کو ناپسند کیا تھا حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیوں میں سے ایک کا نام صفورا تھا جن کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نکاح ہوا تھا اور صفورا کے نام کی طرف نسبت کر کے مؤلف (رحمۃ اللہ علیہ) کے شہر کا نام صفوریہ ہے اور اس شہر کے صفوراء کی نسبت کرنے کی وجہ یا تو یہ ہے کہ صفورا کا وہاں انتقال ہوا تھا یا وہاں اتری تھیں الحاصل حضرت شعیب علیہ السلام کے کھانے کو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ناپسند کیا اور حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ کھانے کو ناپسند نہ کیا جب کہ انہوں نے کہا تھا اگر آپ چاہتے تو اس کی مزدوری لے لیتے اس کا جواب یہ ہے کہ اس لئے صدقہ پر اجرت لینا جائز نہیں اور اجرت پر کام کرنا جائز ہے۔

(اشارہ) جھکی ہوئی دیوار بندہ عاصی کی مثال ہے اس کے نیچے اس کا خزانہ یعنی قلب اس میں توحید ہے اور گناہوں کے چار دروازے ہیں اور بندہ عاصی کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْرَاهِيمَ (اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت)

پس جیسے کہ خضر علیہ السلام نے دو یتیم لڑکوں کی دیوار ان کے صلاح کار باپ کی وجہ سے قائم کر دی تھی اسی طرح بندہ عاصی کو خدا توبہ کی بدولت اس کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے درست کر دے گا۔ وامغانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے اور اس کے سوا پہلے گزر چکا ہے اور اس کی نظیر یہ ہے کہ ایماندار اعضاء ظاہری یعنی ہاتھ پیر وغیرہ کشتی کے مثل ہیں اور سمندر دنیا ہے اور تجارت ہے اور بادشاہ ظالم شیطان ہے پس تیرے رب نے معصیت سے تجھ کو داغدار بنایا تا کہ شیطان تیرے لینے میں رغبت نہ کرے جس طرح کہ کشتی کو جب حضرت خضر علیہ السلام نے ناقص کر دیا تھا تو اس کو بادشاہ نے نہیں لیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو مجھ کو تمہارے اوپر ایسی شے کا خوف ہے جو اس سے بھی زیادہ سخت ہے اور وہ خود بینی پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خضر کی کشتی کو شگافتہ کر دینے پر انکار کیا تو ان کو ندا ہوئی کہ اے موسیٰ! کیا آپ کو

آپ کی والدہ نے صندوق میں رکھ کر دریا میں نہیں ڈال دیا تھا۔ کیا آپ ہماری حفاظت میں نہ تھے ایسے ہی ہم کشتی کی حفاظت کریں گے پھر جب لڑکے کے قتل کر ڈالنے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انکار کیا تو ان کو ندا ہوئی کہ اے موسیٰ! کیا آپ بھول گئے کہ آپ نے ناحق ایک جان ماری تھی۔ اے موسیٰ! اگر اس شخص نے جس کو آپ نے قتل کیا تھا ایک لحہ بھر بھی توحید کا اقرار کیا ہوتا تو آپ کے پاس عذاب آ پہنچتا اور وہ کشتی دس مسکین بھائیوں کی تھی جن کو اپنے باپ سے پانچ آدمی میراث میں ملے تھے جو کشتی میں کام کیا کرتے تھے۔ پہلے کو جذام تھا۔ دوسرا ایک چشم تھا تیسرا لنگڑا تھا چوتھے کا ایک خصیہ پھول کر رہ گیا تھا۔ پانچویں کو تپ دائمی تھی کہ کسی وقت جدا نہ ہوتی تھی پانچ آدمی کام نہیں کر سکتے ایک اپاہج دوسرا بہرا تیسر گونگا چوتھا اندھا پانچواں مجنوں علائی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے پہلے تو کہا تھا کہ میں نے تو اس کشتی کو ناقص کرنا چاہا کیونکہ وہ ظاہر کو تباہ کرتا تھا اور انسان میں اس کی مثال ناک کان وغیرہ کاٹنا ہے اور دوبارہ بصیغہ جمع کہا ہم نے چاہا کیونکہ وہ قتل کرنے کے اعتبار سے تباہ کرتا ہے اور تبدیل کے اعتبار سے اصلاح کرتا ہے اور سہ بارہ کہا کہ تیرے پروردگار نے چاہا کیونکہ وہ اصلاح محض ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام والیاس علیہ السلام قیامت تک باقی رہیں گے۔ حضرت خضر علیہ السلام دریاوں کا دورہ کیا کرتے ہیں جو دریاؤں میں راہ بھول جاتا ہے اسے راہ بتاتے ہیں اور الیاس علیہ السلام پہاڑوں میں دورہ کرتے ہیں جو اس میں راہ بھول جاتا ہے اسے راہ بتاتے ہیں یہ دن کو دونوں کا کام رہتا ہے اور رات کو سد یاجوج وماجوج کے پاس مجتمع ہوتے ہیں اور اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دریائے تاریک کے ناحیہ میں خشکی کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے اس راستہ کے جو بلاد ترک کے اختتام پر شمال کی جانب سد یاجوج ماجوج کی طرف سے ہے سوائے اس دریا کے سانپوں کے یاجوج وماجوج کی کوئی غذا نہیں خدا ایک ابر کو بھیجتا ہے وہ اس میں سے سانپوں کو اوپر اٹھا لے جاتا ہے پھر ان پر برسا دیتا ہے اس کو یاجوج وماجوج کھا لیتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یاجوج وماجوج کی نسبت دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کی

نبوت کی دعوت ان کو بھی پہنچی یا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شب معراج میں ان پر سے گزرا تھا میں نے ان کو دعوت اسلام دی لیکن انہوں نے قبول نہ کی ہم نے صلاح الارواح میں یاجوج وماجوج کی نسبت تفصیلی گفتگو کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ذی القرنین کا نام عبداللہ بن ضحاک ہے اور بعض نے مرزبان بتایا ہے اور ذی القرنین اس لئے نام رکھا گیا کہ وہ مشرق اور مغرب کا حکمران تھا اور بعض کا قول ہے کہ وہ دو قرن تک زندہ رہا یعنی دو سو برس تک اور بعض نے کچھ اور وجہ بیان کی ہے اللہ تعالیٰ کے قول تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ (۸۶:۱۸) (ذوالقرنین کو معلوم ہوا کہ) آفتاب دلدل والے چشمہ میں غروب ہوتا ہے۔

کے متعلق بعض نے کہا ہے کہ اس سے گرم پانی کا چشمہ مراد ہے اور جمہور کا قول ہے کہ اس سے دلدل اور سیاہ مٹی کا چشمہ مراد ہے۔ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ (۸۶:۱۸، ۹۰)

(یہاں تک کہ جب سکندر مغرب شمس تک پہنچا یہاں تک کہ وہ مطلع شمس تک پہنچا) سے یہ مراد نہیں کہ وہ جرم آفتاب تک پہنچ گیا اور اس نے اسے چھو لیا کیونکہ آسمان کے ساتھ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور آفتاب اس سے کہیں بڑا ہے کہ زمین کے کسی چشمہ میں آ جائے کیونکہ آفتاب زمین سے ایک سو ساٹھ گنا بڑا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خشکی کے دو جانب ایسے مقام تک پہنچا جہاں پہنچ کر آبادی کی انتہا ہو گئی تھی پس اسے دیکھنے میں ایسا معلوم ہوا کہ آفتاب دلدل والے چشمہ میں غروب ہو رہا ہے جیسے کہ ہم لوگ برابر زمین میں بظاہر اسے غروب ہوتا ہوا دیکھتے ہیں گویا کہ وہ زمین کے نیچے گھس جاتا ہے اور جس طرح کہ بحری مسافر دیکھتا ہے گویا کہ وہ سمندر میں غروب ہو رہا ہے۔

فائدہ: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک بار میں نے ایک شخص کو کعبہ کے پردوں پر لٹکا ہوا دیکھا اور وہ کہتا تھا اے وہ ذات جس کو ایک شان دوسری شان سے غافل نہیں کرتی اور ایک روایت میں ہے ایک شے کا سننا دوسری شے کے سننے سے غافل

نہیں کرتا اے وہ ذات کہ اس کو سوالات غلطی میں نہیں ڈالتے اے وہ ذات جس کو الحاح کرنے والوں کا الحاح عاجز نہیں کرتا مجھ کو اپنی معافی کی خنکی اور رحمت کی شیرینی کا مزہ چکھایئے میں نے اس سے کہا ذرا دوبارہ اسی کو کہنا اس شخص نے کہا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں خضر کی جان ہے اور وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے کہنے لگے کہ جو بندہ ہر فرض نماز کے بعد اسے کہہ کر دعا مانگے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگر چہ تو وہ ریگ عالج یا قطروں یا درخت کے پتوں کے برابر ہوں۔

یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے روض الریاحین میں بیان کیا ہے کہ میں بیت المقدس میں جمعہ کے روز بعد عصر بیٹھا ہوا تھا اتنے میں دو آدمی دیکھے ایک تو خلقت میں ہم لوگوں کی طرح تھا اور دوسرا بڑا لمبا چوڑا تھا ہاتھ بھر کا اس کا چہرہ تھا میں نے پوچھا تم کون ہو اس شخص نے جواب دیا کہ میں خضر ہوں اور یہ الیاس علیہ السلام ہیں جو شخص جمعہ کے روز عصر پڑھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے یا اللہ یا رحمٰن کہتا رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو خدا سے جو کچھ مانگے گا خدا اسے عطا فرمائے گا میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا آپ کی خوراک کیا ہے انہوں نے کہا کرفس اور سماروغ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرے بھائی خضر و الیاس علیہما السلام ہر سال حج کرتے ہیں اور ایک بار زمزم پیتے ہیں ان کو آئندہ سال تک کافی ہو جاتا ہے اور ان دونوں کی غذا کرفس ہے۔

فائدہ: کرفس کے تر پتے کھانا معدہ اور جگر بارد کو نافع ہے اور سنگ ریزہ کو گھلا دیتا ہے اور اگر کچل کر حمام میں بدن پر مالش کی جائے تو بدن سے خارش کی بیخ کنی ہو جاتی ہے اور اگر شہد ملا کر اسے نچوڑا ہوا عرق پلایا جائے تو درد پشت کو نافع ہے اور جاڑوں میں اس کا کھانا بلغم کو معدہ سے دور کرتا ہے۔

حکایت: رقاشی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت سلیمان بن عبدالملک نے ایک شخص کو قتل کرنے کے لئے بلایا وہ شخص بھاگ گیا جس شہر میں وہ جاتا تھا اس سے کہا جاتا تھا کہ تیری طلبی آ گئی وہ کہتا تھا کہ اس کے بعد میں جنگل کو نکل گیا۔ میں نے وہاں ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جب اس کو میری آہٹ معلوم ہوئی تو اس نے نماز کو مختصر کر دیا اگلا

میری طرف ملتفت ہوا میں اس سے ڈرا اس نے مجھے چمٹا لیا اور کہنے لگا خوف نہ کر مجھے اس سے تعجب آیا میں نے اس سے دریافت کیا تجھ کو درندوں سے اس جنگل میں خوف نہیں لگتا۔ اس شخص نے کہا درندہ کیا ہے شائد اس سرکش نے تجھے خوف زدہ بنا رکھا ہوگا۔ میں نے کہا ہاں اس نے کہا تو یہ کیوں نہیں پڑھتا۔

سبحان الواحد الذی لیس غیرہٖ الٰہ سبحان القدیم الذی لا بادی لہ سبحان الدائم الذی لا نفادلہ سبحان الذی یحییٖ ویمیت سبحان الذی خلق مایرٰی وما لا یرٰی سبحان الذی کل یوم ھو فی شان سبحان الذی علم کل شیءٍ بغیر تعلم۔

خدائے واحد پاک ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں خدائے قدیم پاک ہے جس کی ابتدا نہیں خدا لایزال پاک ہے جس کا خاتمہ نہیں خدا پاک ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے خدا پاک ہے جس نے نظر آنے والی اور نظر نہ آنے والی چیزیں پیدا کیں خدا پاک ہے جو ہر روز ایک کام میں ہے خدا پاک ہے جسے بغیر سیکھے ہر شے کا علم ہے۔

اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے اس دعا کو پڑھا خدا نے میرے دل میں امن ڈال دی میں واپس آیا اور سلیمان کے پاس خود چلا گیا جب اس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا قریب آ قریب آ یہاں تک کہ مجھے اپنے فرش پر بٹھا لیا اور پوچھنے لگا کہ کیا تو نے مجھ پر سحر کر دیا ہے میں نے جواب دیا خدا کی قسم میں ساحر نہیں ہوں اور میں نے اس شخص کا قصہ اسے کہہ سنایا وہ کہنے لگا خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یقیناً حضرت خضر علیہ السلام تھے پھر اس نے کہا اس شخص کو امان لکھ دو اور مجھے بہت کچھ مال عطا کیا۔

ربیع الابرار میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے حسن رضی اللہ عنہ سے کسی شخص کی شکایت کی جو اس پر ظلم کیا کرتا تھا آپ نے کہا کہ جب تو مغرب پڑھ چکے تو دو رکعتیں ادا کر کے سجدہ کر اور سجدہ میں پڑھ یاشدید القوی یاشدید المحال یاعزیز اذ للت بعزتك جمیع خلقك فصل وسلم علی سیّدنا محمد وعلی الہ واکفنی موتہ

فلاں بما شئت (اے مضبوط قوتوں والے اے سخت گرفت کرنے والے اے عزیز آپ اپنی عزت سے تمام خلق کو ذلیل کیا ہے پس ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درودو سلام بھیجئے اور مجھے فلاں مونث سے جس طرح چاہئے کافی ہو جائیے۔)

چنانچہ جب اس نے آپ کی ہدایت کے موافق کیا تو ظالم دفعۃً مر کر رہ گیا۔

شدید المحال کے معنی ہیں سخت گرفت کرنے والا اور بعض نے کہا کہ قحط سے سخت ہلاک کرنے والا اور بعض نے کہا ہے اپنے دشمنوں کے ساتھ شدت سے عداوت کرنے والا۔ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَّالٍ سے مراد یہ ہے ان کے لئے نہ کوئی جائے پناہ ہے نہ کوئی ناصر ہے حضرت خضر علیہ السلام عرض کرتے تھے:

اللهم انی استغفرك لما تبت اليك منه ثم عدت اليه واستغفرك لما قصد تك من نفسی ثم اخلفتك واستغفرك لما اردت به وجهك مخالطه ماليس لك واستغفرك للنعم التی انعمت بها علی فتقويت بها علی معصيتك واستغفرك يا عالم الغيب والشهادة الرحمن الرحيم من كل ذنب اذنبة اومعصية فی ضياء النهار وسواد الليل فی ملاء اوخلاء اوسرا وعلانية يا حليم۔

اے اللہ میں ان گناہوں سے استغفار کرتا ہوں جس سے میں نے توبہ کی اور پھر ان کی طرف عود کیا اور میں ان باتوں سے استغفار کرتا ہوں جن کا میں نے اپنی جانب سے آپ سے وعدہ کیا تھا پھر وعدہ خلافی کی اور ان چیزوں سے استغفار کرتا ہوں جس سے میں نے آپ کی ذات کا ارادہ کیا تھا اور اس میں جو شے آپ کی شایان شان نہ تھی مل گئی اور ان نعمتوں سے استغفار کرتا ہوں جو آپ نے مجھے عطا کیں اور میں آپ کی نافرمانی پر اس سے قوی ہو گیا اور میں آپ سے استغفار کرتا ہوں اے عالم غیب و شہادت نہایت مہربان کرنے والے ہر گناہ سے جو میں نے کیا ہو یا نافرمانی سے جو دن کی روشنی کو تاریکی میں ملوث یا خلوت میں پوشیدہ یا علانیہ طور پر میں نے کیا ہو اے حلیم

والے۔

اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو اس کو پڑھتا ہے خدا اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ درختوں کے پتوں اور آسمان کے قطروں کے برابر ہوں۔

فائدہ: جان لو خدا مجھ کو اور تم کو امت کے صالحین میں سے کر دے اوّل خدا کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آخر خدا کے نبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں اور اس امت میں ایک شخص ہیں جن کی نبوت میں اختلاف ہے اور وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں اور امت کے درمیان کے لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اور ہر ایک کو شفاعت کی اجازت ہوگی۔

ابوزرعہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک لاکھ آدمیوں سے زیادہ نے دیکھا اور ان سے سنا شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اس وقت ساٹھ ہزار مسلمان تھے تیس ہزار مدینہ میں اور تیس ہزار اور مقامات میں تھے اس کو ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تجرید میں نقل کیا ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریب اور تیسر میں بیان کیا ہے کہ ابوزرعہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ چودہ ہزار صحابی کو چھوڑ کر انتقال فرمایا تھا۔ ابومنصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ہمارے اصحاب اس امر پر متفق ہیں کہ سب سے افضل خلفائے اربعہ ہیں پھر عشرہ مبشرہ کے لوگ پھر اہل بدر اللہ تعالیٰ کے قول يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ (جس روز خدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسوا نہ کرے گا) کے متعلق تفسیر ابن عطیہ میں بروایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے تضرع کیا خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی بھیجی کہ اگر آپ چاہیں تو ان کا حساب آپ کے حوالہ کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اے رب نہیں آپ ان پر مجھ سے زیادہ مہربان ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تب تو ان لوگوں کے بارہ میں آپ کو رسوا نہ کریں گے۔

حکایت: سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ میں نے شب گزشتہ کو خواب میں تمام انبیاء کو دیکھا ہر نبی کے پاس چار چراغ تھے اور ان کے

اصحاب میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک چراغ تھا اور میں نے ایک نبی کو دیکھا کہ ان کے لئے مشرق اور مغرب روشن ہو رہا تھا اور ان کے سر کے بال بال میں ایک چراغ روشن تھا اور اس کے اصحاب میں ہر ایک ایک کے ساتھ چار چار چراغ تھے میں نے پوچھا یہ کون ہیں جواب ملا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیچھے کعب احبار رضی اللہ عنہ سن رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا یہ روایت کس سے نقل کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے اس پر کعب احبار رضی اللہ عنہ بولے خدا کی قسم گویا تم نے توریت پڑھی ہے میں نے تو یہ توریت میں دیکھا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں سے اسی اس امت کی صفیں ہوں گی پس اس امت کے لوگ اہل جنت کے دو تہائی ہوں گے اگر سوال کیا جائے کہ اہل جنت زیادہ ہوں گے یا اہل دوزخ جواب یہ ہے کہ اہل دوزخ کئی وجہ سے پہلی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ (۲۴:۳۸)

سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیا وہ بہت تھوڑے ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر ہزار میں سے ایک ہوگا اور باقی ابلیس کے لئے ہیں اس کو رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ نساء کی تفسیر میں بیان کیا ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی تعداد تم ایسے لوگ ہو گے جیسے سیاہ بیل کی کھال میں ایک سفید بال اور اس میں شک نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی تعداد اور نبیوں پر ایمان لانے والوں کی تعداد سے زیادہ ہے اگر کہا جائے کہ جب اہل دوزخ اہل جنت سے زیادہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے نقل کر کے یہ کیسے بیان فرمایا کہ میں آپ کے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لوں گا اور حصہ کثرت کو مقتضی نہیں جواب یہ ہے کہ باعتبار بشر کے ہے لیکن ہم ایمان دار انسانوں کے ساتھ فرشتوں کو بھی شامل کر لیں تو خدا کی جماعت زیادہ ہو جاتی ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ ایمان دار اگرچہ تعداد میں کم ہوں لیکن منزلت اور درجے میں خدا کے نزدیک زیادہ ہیں بخلاف گروہ شیطان کے۔

ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام اور تاریخ کا بیان جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ تھا۔ فتح مکہ کے روز ان کے والد عثمان اسلام لائے یہ مناقب ابی بکر میں پہلے گزر چکا ہے۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا نام خالد بن زید تھا۔ ان کی قبر بلاد روم میں ہے لوگ اس کے توسل سے خواستگار بارش ہوتے ہیں۔ ابوعبیدہ عامر بن جراح کا ذکر عشرہ مبشرہ میں پہلے گزر چکا ہے' ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس تھا ان کے بیٹے ابوبردہ تھے۔ ان کا نام حارث تھا۔ ان کے چچا ان کے باپ کے بھائی ابوبردہ ہیں ان کا نام عامر تھا۔ ابوبرزۃ الاسلمی کا نام نضلہ تھا' ابوجحیفہ کا نام وہب بن عبداللہ تھا۔ ابوالجعد عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا ہیں ان کا نام اوصح تھا۔ ابوبکرہ فضلائے صحابہ میں سے تھے۔ بصرہ میں ان کا انتقال ہوا تھا۔ ان کا نام نضیع بن حارث تھا۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا نام عویمر بن مالک تھا۔ شرح مہذب میں مذکور ہے کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فقیہہ تھے اور دمشق میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی جانب سے قاضی مقرر تھے۔ ان کا 32ھ میں انتقال ہوا۔ اور باب الصغیر میں ان کی قبر ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کا نام جدب بن جنادہ ہے۔ ابن عماد کا بیان ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ ان کی کنیت اس لئے رکھی گئی کہ انہوں نے روٹی پکائی تھی۔ اس کے اوپر انہوں نے ایک ذرہ دیکھا۔ اس کو تولا تو کچھ وزن نہ بڑھا تھا۔ کہنے لگے کہ اس ذرہ کو دیکھو کہ دنیا کی میزان میں ظاہر نہ ہوا اور میزانِ آخرت ایک ذرہ سے اٹھ جائے گی۔ یہاں ذرہ سے مراد چھوٹی چیونٹی ہے اور روضہ میں ہے کہ اس کا مارڈالنا جائز ہے اور سیاہ چیونٹی کا نہیں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک ہے اور ان کی والدہ ام سلیط تھیں۔ شرح مہذب میں کہا ہے اور مالک ابوسعید صحابی بھی تھے۔ ابوطیبہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگاتے تھے۔ ان کا نام دینار ہے۔ بعض نے نافع اور بعض نے میسرہ کہا ہے۔ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا نام زید بن سہل ہے۔ ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا تھا جیسا کہ مناقب فاطمہ رضی اللہ عنہا میں پہلے گزر چکا ہے۔ ان کا نام مہشم شرح مہذب میں ہے کہ مہشم کی میم

کو زیر ہا کو سکون اور شین کو زبر ہے اور بعض نے قاسم بتایا ہے۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا نام حارث ہے۔ اور بعض نے نعمان بتایا ہے۔ ابو کاہل رضی اللہ عنہ کا نام قیس ہے اور بعض نے عبداللہ بتایا ہے۔ ابوواقد لیثی کا نام حارث ابن مالک ہے۔ ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ کا نام بلال ہے اور بعض نے داؤد کہا ہے۔ یہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور میں نے عراق کی مہمات میں دیکھا ہے کہ ان کا نام مشہور قول کے موافق سنان ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبدالرحمان ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دی اس نے آپ کی نسبت ایسی بات کہی جس کا سننا مجھے ناگوار خاطر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی ماں کو ہدایت کیجئے اس کے بعد میں دوڑتا ہوا نکلا تاکہ اسے خوشخبری سناؤں میں نے دیکھا کہ دروازہ بند ہے۔ جب ماں نے میری آہٹ پائی باہر نکل کر کہنے لگی۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں خوشی سے روتا ہوں واپس آیا۔ جیسے کہ پہلے میں غم سے روتا تھا اور میں نے کہا یا نبی اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں کہ خدا مجھے اور میری ماں کو مؤمنین کا محبوب بنا دے اس کے بعد کوئی ایماندار خواہ مرد ہو یا عورت ایسا نہ رہا جس کو مجھ سے اور میری ماں سے محبت نہ ہو۔ ان کی ماں کا نام امیمہ اور بعض نے آمنہ بتایا ہے۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا نام صُدی ہے انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو پچاس حدیثیں روایت کی ہیں۔ ابوزرعہ حافظ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عبدالکریم ہے جب ان کا انتقال ہوا تو کسی نے ان سے پوچھا (خواب میں) کہ خدا نے آپ سے کیا معاملہ کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ابی عبداللہ کے ساتھ ابی عبداللہ کے ساتھ لاحق کر دو۔ پہلے مالک رحمۃ اللہ علیہ دوسرے شافعی رحمۃ اللہ علیہ تیسرے احمد بن حنبل ہیں۔ ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ کا نام دلف ہے۔ ابوتراب نخشبی رضی اللہ عنہ کا نام عسکر ہے۔ ماوراء النہر کے شہر نخشب میں ان کا انتقال 245ھ میں ہوا۔ ابوسلیمان دارانی رضی اللہ عنہ کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ 215ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ ابویزید بسطامی رضی اللہ

عنہ کا نام طیفور بن عیسیٰ ہے ان کا 261ھ میں انتقال ہوا۔ ابوعلی رودباری کا نام حسین بن محمد ہے۔ ان کا 332ھ میں انتقال ہوا۔ رودبار بغداد کا ایک قریہ ہے ابوعبدالرحمن سلمیٰ کا نام حسین بن محمد ہے۔ ان کا 412ھ میں انتقال ہوا۔ ابوسعید خزار رحمۃ اللہ علیہ کا نام احمد بن عیسیٰ ہے۔ ان کا 272ھ میں انتقال ہوا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نعمان بن ثابت ہے۔ بغداد میں 150ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ اس وقت آپ کا نوے برس کا سن تھا۔ جس موقع پر آپ کا انتقال ہوا تھا وہاں چھ ہزار بار آپ نے ختم قرآن کیا تھا آپ کے پاس اس حالت میں کہ آپ درس دے رہے تھے ایک عورت آئی اور اس نے آپ کے سامنے ایک سیب ڈال دیا جو نصف سرخ اور نصف زرد تھا۔ آپ نے اسے لے کر توڑ ڈالا اور اس عورت کو واپس کر دیا۔ وہ عورت جواب سمجھ گئی۔ اس کی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا وہ سرخی اور زردی دیکھتی تھی۔ پوچھتی تھی کہ کب غسل کروں۔ میں نے اسے بتلا دیا۔ جب تو سفید پاکی دیکھے جیسے کہ اندر سے سیب نکلا تھا۔ آپ کی کچھ خوبیاں باب تقویٰ اور باب فضل علم میں پہلے گزر چکی ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا 199ھ میں انتقال ہوا۔ عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز جامع مسجد میں داخل ہوئے ان سے ایک لڑکے نے کہا کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھ لیجئے انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھ لی۔ ان سے پوچھا گیا آپ نے اپنے مذہب کی مخالفت کیوں کی۔ انہوں نے جواب دیا مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا نام محمد بن ادریس ہے۔ یہ 150ھ میں پیدا ہوئے۔ اور 204ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کی نسبت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ وہ قریش کے عالم ہوں گے۔ زمین کے طبقوں کو علم سے بھر دیں گے اور اپنی وفات سے قبل یہ وصیت کی تھی۔ کہ میرے جنازہ کو سیدہ نفیسہ کے دروازہ سے ہو کر لے جانا۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ سیدہ نفیسہ نے ان کی نماز پڑھی پھر ان کے چار برس کے بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال 241 ہجری میں ہوا۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی عبداللہ احمد بن حنبل کو لکھ دو ان سے میرا اسلام کہہ دینا اور یہ کہہ دینا کہ تمہاری آزمائش کی جائے گی اور خلق قرآن کے قائل ہونے کے لئے تم سے کہا جائے گا۔ تم ہرگز نہ ماننا خدا قیامت تک اس سے تمہارا علم بلند رکھے گا۔ احمد بن شمعون کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن شمعون جو احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی زیارت کرے وہ حج اور عمرہ کا مجھ سے قیامت میں مطالبہ کرے گا۔ بعض کا قول ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس زمانہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو چھوڑا ہے۔ کہ جس کا اقتداء کیا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہ) کو لازم کر لو کسی کا قول ہے کہ خواب میں میں نے پل صراط کو دیکھا اور اس کے پاس ایک شخص تھا جو کوئی گزرتا تھا اسے وہ انگشتری دیتا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ جواب ملا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بعض کا قول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا اور آپ سے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کرو میں نے ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ صدیقین میں ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ میں نے خواب میں زبیدہ کو دیکھا ان کی کنیت ام عزیز تھی ان کے بال سپید تھے۔ ان کی نسبت میں نے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ جب مارنے کے لئے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے کپڑے اتارے تھے۔ جہنم نے ایک چیخ ماری تھی تو قبروں میں کوئی نہ رہا جس کے بال سفید نہ ہو گئے ہوں جب جلاد نے آپ کو کوڑے سے پہلی ضرب لگا تو آپ کی کمر شق ہو گئی۔ آپ نے کہا اے اللہ اس کو اندھا کر دے پھر اس کے بعد جو اس کو دیکھا تو وہ اندھا تھا اس نے اس کا سبب پوچھا اس نے کہا تا کہ روح نکل جائے۔ قبل اس کے کہ آپ کہیں کہ قرآن مخلوق ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر یہ سچا ہے تو اے اللہ اس کی بصارت لوٹا دے۔ پہلے کوڑے میں آپ نے کہا

بسم اللہ دوسرے میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا اور تیسرے میں کہنے لگے کہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ غیر مخلوق ہے اور چوتھے میں کہا کہہ دیجئے کہ ہم پر سوائے اس کے جو خدا نے لکھ دیا ہے کوئی مصیبت نہیں آتی۔ پھر آپ کے پائجامہ کا کنارہ منقطع ہو گیا۔ اس وقت آپ نے کہا کہ اے اللہ میں آپ کے اس نام کی بدولت جس سے آپ نے عرش کو بھر دیا ہے۔ درخواست کرتا ہوں۔ اگر آپ کو معلوم ہے کہ میں راستی پر ہوں تو میری پردہ دری نہ کیجئے۔ پس ان کا پائجامہ اوپر اٹھا دیا گیا۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ موسیٰ بن عمران میں نے کہا وہ موسیٰ بن عمران جنہوں نے خدا سے کلام کیا تھا۔ اس شخص نے کہا ہاں پھر میں نے تین شخص دیکھے جو گھر کی چھت سے اترنے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ جواب ملا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم اور تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور حاملین عرش اور فرشتے شہادت دیتے ہیں کہ قرآن خدا کا کلام غیر مخلوق ہے۔ فقیہ ابوبکر مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا گویا قیامت قائم ہے اور چاروں امام بلائے گئے۔ ان سے ان کے مالک نے یعنی خدا جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم سب کے پاس ایک رسول ایک شریعت لے کر بھیجا تھا تم نے اس کو چار شریعتیں کیوں بنا دیا۔ کسی نے اس کا جواب نہ دیا۔ پھر اس نے دوبارہ وسہ بارہ یہی سوال کیا۔ تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اے رب آپ نے فرمایا ہے لوگ کلام نہ کریں گے سوائے اس کے جسے رحمان کی اجازت ہو ارشاد ہوا اے احمد! کہو انہوں نے عرض کیا اے رب ہم لوگوں پر آپ کے گواہ ہیں۔ ارشاد ہوا فرشتے گواہ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اے رب ہماری ان پر حجت ہے کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ اور آپ کا قول حق ہے کہ میں زمین میں خلیفہ بنانیوالا ہوں۔ فرشتوں نے کہا تھا۔ کیا آپ ایسے کو خلیفہ بناتے ہیں جو زمین میں فساد کرے گا۔ پس حضرت آدم علیہ السلام کے وجود کے پہلے ہی ہم پر وہ شہادت دے چکے تھے۔ کیا آپ کا ان کے سوا کوئی اور بھی گواہ ہے۔ ارشاد ہوا کہ تمہارے اعضائے ظاہری ہاتھ پاؤں وغیرہ انہوں نے عرض کیا اے رب یہ تو بولا نہیں کرتے تھے اور آپ ہی

نے ان کو گویا کر دیا ہے اور مغضوب کی شہادت صحیح نہیں ہوتی کیا آپ کے ان کے سوا اور بھی گواہ ہیں۔ ارشاد ہوا کہ خود میں تم پر شہادت دیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا اے ربّ شاہد بھی اور حاکم بھی اس پر ارشاد ہوا۔ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا۔ (امام المحدثین) ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ آیات خداوندی میں سے ایک آیت تھے۔ روئے زمین پر چلتے تھے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ بخاری کو بخاری سے سنا یعنی صحیح بخاری کو امام بخاری سے ستر ہزار آدمیوں نے سنا اور ان کی مجلس درس میں بیس ہزار آدمی حاضر ہوتے تھے ان سے ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہے۔ محمد بن بشار بخاری کے شیخ کا قول ہے دنیا میں چار حافظہ والے ہوئے ہیں۔ نیشاپور میں مسلم، بخارا میں بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور رے میں ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ اور سمرقند میں عبیدہ بن عبدالرحمٰن دارمی (امام المحدثین) مسلم بن حجاج کا 261 ہجری میں انتقال ہوا۔ (شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے) کا نام احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ 209 ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی ماں کا نام زینب تھا۔ (اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ) کا بیان باب محبت میں پہلے گزر چکا ہے۔ (قفال کبیر رحمۃ اللہ علیہ) کا نام محمد بن علی رضی اللہ عنہ ہے۔ ان کا 365 ہجری میں انتقال ہوا ہے۔ قفال صغیر کا فضل اکرام مشائخ میں باب فصل عدل میں ذکر کر چکا ہے۔ (رویانی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام عبدالواحد بن اسمٰعیل ہے۔ ان کا 502 ہجری میں انتقال ہوا۔ (قاضی ابوالطیب رحمۃ اللہ علیہ) کا نام طاہر بن عبداللہ ہے۔ ان کا 450 ہجری میں انتقال ہوا ہے۔ ان سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا تھا۔ اے فقیہ پس اس پر یہ فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام فقیہ رکھا ہے یہ ایک سو دو برس زندہ رہے۔ (ماوردی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام علی بن محمد ہے۔ ان کا 364ھ میں انتقال ہوا (ابومنصور بغدادی استاذ) کا نام عبدالقاہر بن طاہر ہے۔ ان کا 429ھ میں انتقال ہوا۔ (عبادی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام محمد بن احمد ہے۔ ان کا 458 ہجری میں انتقال ہوا۔ (شیخ ابوحامد رحمۃ اللہ علیہ) کا نام احمد بن محمد ہے۔ ان کا 406 ہجری میں انتقال ہوا۔ (ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ) کا معراج میں ذکر ہوا۔ (بغوی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام حسین بن مسعود

ہے صرف روٹی کھایا کرتے تھے پھر صرف زیت کے ساتھ کھاتے تھے۔ 510 ہجری میں
ان کا انتقال ہوا۔ (امام الحرمین اور ان کے والد) کا باب فصل علم میں پہلے بیان گزر چکا
ہے۔ (قشیری رحمۃ اللہ علیہ) کا نام عبدالکریم ہے ان کا 465 ہجری میں انتقال ہوا۔ شیخ
ابواسحٰق شیرازی کا بیان باب فصل عدل میں گزر چکا ہے۔ (اخطابی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام
احمد ہے۔ ان کا 388 ہجری میں انتقال ہوا۔ (حناطی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام حسین بن محمد
ہے۔ کسی زمانہ میں یہ گندم فروشی کیا کرتے تھے ان کا 400 ہجری کے بعد انتقال ہوا۔
(محاملی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ ان کا 415 ہجری میں انتقال
ہوا۔ (ابوفورک رحمۃ اللہ علیہ) کا نام محمد بن حسن ہے۔ ان کا 406 ہجری میں انتقال ہوا۔
(متولی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام عبدالرحمٰن ہے ان کا 478 ہجری میں انتقال ہوا۔ (حاکم رحمۃ
اللہ علیہ) کا بیان باب مولد میں پہلے گزر چکا ہے۔ (نسائی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام احمد بن
شعیب ہے ان کا 300ھ میں انتقال ہوا۔ (ترمذی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام محمد بن عیسیٰ ہے۔
ان کا 279ھ میں شہر ترمذ میں انتقال ہوا۔ (ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ) کا نام سلیمان ہے۔ ان
کا 275ھ میں بصرہ میں انتقال ہوا۔ (ابن ماجہ) کا نام محمد بن یزید قزوینی ہے ان کا
293 ہجری میں انتقال ہوا۔ (بزار رحمۃ اللہ علیہ) کا نام احمد بن عمر ہے۔ ان کا 292ھ
میں رملہ میں انتقال ہوا۔ (ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ) کا نام عبداللہ بن محمد قرشی ہے۔ ان
کا 281ھ میں انتقال ہوا۔ (طبرانی رحمۃ اللہ علیہ) طبریہ کی طرف منسوب ہیں جو بلاد صفد
میں ہے۔ ان کے ہزار شیخ تھے ان کا نام سلمان بن احمد ہے۔ ان کا 233ھ میں اصبہان
میں انتقال ہوا۔ (دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام علی ہے۔ ان کا 335ھ میں بغداد میں
انتقال ہوا۔ (بیہقی) کا نام احمد بن حسین ہے۔ ان کا 45ھ میں انتقال ہوا۔ ابن سبکی رحمۃ
اللہ علیہ نے اپنی کتاب طبقات میں بیان کیا ہے کہ یہ ایک کوہ علم تھے۔ (غزالی رحمۃ اللہ
علیہ) کا نام محمد بن محمد بن محمد ہے۔ ان کا 505ھ میں انتقال ہوا۔ قاضی ابوبکر بن عربی مالکی
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں نے علم تصوف غزالی سے حاصل کیا ہے جب اپنے بلاد کو
واپس آیا تو میں نے دریائی سفر کیا۔ دریا کی موجوں میں ایک جوش آیا میں نے کہا اے دریا

ساکن ہو جا تیرے اوپر بھی تیری ہی طرح ایک دریا ہے اس کے بعد ایک جانور ظاہر ہوا۔ اور پوچھنے لگا کہ اگر کسی کا شوہر مسخ ہو جائے۔ تو اس کی کیا عدت ہے۔ مجھے اس کا جواب معلوم نہ تھا۔ میں امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع ہوا اور ان کو میں نے یہ خبر دی انہوں نے جواب دیا کہ اگر وہ مسخ ہو کر حیوان بن جائے تو عورت عدت طلاق پوری کرے۔ کیونکہ روح باقی ہے اور اگر مسخ ہو کر جماد بن جائے تو عدت وفات پوری کرے کیونکہ روح بدن سے جدا ہو گئی۔ اس کے بعد میں پھر دریا کی طرف لوٹ آیا وہ جانور پھر ظاہر ہوا میں نے اس کو جواب بتلا دیا تو اس جانور نے کہا دریا وہ ہیں تم نہیں ہو۔ (محب طبری رحمۃ اللہ علیہ) کا نام احمد بن عبداللہ ہے۔ ان کا 576ھ میں انتقال ہوا۔ (رافعی) کا نام عبدالکریم بن محمد ہے۔ ان کا 623ھ میں انتقال ہوا۔ (رازی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام محمد بن عمر ہے۔ ان کا 606ھ میں انتقال ہوا وہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ کے شیخ ہیں۔ یہ تہذیب الاسماء واللغات میں مذکور ہے۔ (ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ) کا نام عثمان بن عبدالرحمان ہے۔ ان کا قول ہے کہ میں نے اپنی عمر میں کوئی صغیرہ گناہ بھی نہیں کیا ان کا 640ھ میں انتقال ہوا۔ (ابن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ) کا نام عبدالعزیز ہے۔ ان کا انتقال 606ھ میں ہوا۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام یحیٰی ہے۔ ان کا 673ھ میں انتقال ہوا۔ (سہروردی رحمۃ اللہ علیہ) صاحب عوارف کا نام عمر بن محمد ہے۔ ان کا 632ھ میں انتقال ہوا۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے نووی (رحمۃ اللہ علیہ) کو خواب میں دیکھا اور ان پر میں نے فاتحہ پڑھی۔ تو انہوں نے کہا خدا تمہیں وفات نہ دے گا۔ مگر اسی حال میں کہ وہ تم سے راضی ہوگا۔ پھر بروایت اپنے والد کے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا۔ گویا آسمان پر بخط نور جلی قلم سے لکھا ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ جواب میں ملا: نووی (رحمۃ اللہ علیہ) کا کلام ہے۔ (قرطبی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام محمد بن احمد ہے۔ ان کا 272ھ میں انتقال ہوا۔ (ابن دقیق عید) کا 602ھ میں انتقال ہوا۔ (ابن رفعۃ رحمۃ اللہ علیہ) کا نام احمد بن محمد ہے ان کا 716ھ میں انتقال ہوا۔ (سبکی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام علی بن عبدالکافی ہے۔ ان کا 756ھ میں انتقال ہوا۔ (اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام احمد

بن احمد ہے۔ ان کا 733ھ میں انتقال ہوا۔ (اسنوی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام عبدالرحیم ہے۔ ان کا 772ھ میں انتقال ہوا۔ (نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ) کا نام حسن بن محمد ہے۔ مجھے ان کی وفات کی تاریخ سے واقفیت نہیں ہوئی البتہ میں نے ان کی تفسیر میں ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ تحریر دیکھی ہے کہ میں اس کی تعلیق سے گیارہویں محرم 728ھ میں فارغ ہوا۔ (یافعی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام عبداللہ ہے۔ ان کا 768ھ میں مکہ میں انتقال ہوا۔ (اصفونی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام عبدالرحمان ہے ان کا 750ھ میں انتقال ہوا۔ (بلقینی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام عمر بن رسلان ہے۔ ان کا 805ھ میں انتقال ہوا۔ (دمیری رحمۃ اللہ علیہ) کا نام محمد بن موسیٰ ہے۔ ان کا 808ھ میں انتقال ہوا۔ (حصنی رحمۃ اللہ علیہ) کا نام ابوبکر ہے۔ ان کا 809ھ میں انتقال ہوا۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم وعلماء واولیا رضی اللہ عنہم کا ذکر تھا۔ جن سے خدا نے اس امت کو شرف بخشا ہے۔ ان میں سے میں نے اکثر کا اپنی اس کتاب میں تبرک اور محبت کے لحاظ سے ذکر کیا ہے اور آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے اسے محبت ہو۔

ان چیزوں کا بیان جن کے کرنے والے پر خدا دوزخ حرام کر دیتا ہے

ایسی چیزیں بحمد اللہ بہت ہیں اور میں انشاء اللہ بہت میں سے تھوڑی سی چیزیں ذکر کروں گا اور تھوڑی بھی ایسی جو آسان ہوں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کوئی دو بندے جو خدا کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہوں۔ ایسے نہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے کا استقبال کرے اور اس سے مصافحہ کرے اور دونوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔ پھر بھی یہ ہو کہ قبل جدا ہونے کے ان دونوں کے اگلے پچھلے گناہ نہ بخش دیئے جائیں اس کو ابن سنی نے روایت کیا ہے اور بخاری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی کہ جس کے راہ خدا میں دونوں قدم خاک آلود ہوئے ہیں خدا اس پر دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص ظہر کے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت پڑھتا ہے خدا اس پر دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص بعد زوال آفتاب چار رکعتیں پڑھتا ہے۔ ان کی قرأت و رکوع و سجدہ کو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور رات تک اس کے لئے استغفا کرتے رہتے ہیں۔ کتاب البرکۃ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص چار رکعتیں زوال شمس کے وقت ادا کرے اور ان میں فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھے خدا کو اس کو اور اس کے اہل و مال و دین و دنیا کو محفوظ رکھتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میری امت یہ چار رکعتیں قبل عصر کے برابر پڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے زمیں پر قطعی طور پر بخشا بخشایا ہو کر

چلتا ہے اس کو طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ عوارف میں بیان کیا ہے کہ قبل عصر چار رکعتوں میں اذا زلزلت والعادیات والقارعۃ والھاکم پڑھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے۔ کہ خدا اس شخص پر رحم کرے۔ جو قبل عصر کے چار رکعتیں پڑھتا ہے۔ بروایت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر جائے نماز پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے اور سوائے خیر کے کوئی بات نہ کہے خدا اس کی خطاؤں کو بخش دیتا ہے۔ اگر چہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں۔ اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اس کی جلد کو آگ چھوئے گی بھی نہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے۔ گویا آج شکم مادر سے پیدا ہوا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے۔ پھر اپنی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے خدا اس کو آگ سے پوشیدہ رکھے گا۔ خدا اس کو آگ سے پوشیدہ رکھے گا۔ خدا اس کو آگ سے پوشیدہ رکھے گا۔ اس کو ابن ابی الدنیا نے کتاب الذکر میں بیان کیا ہے۔

بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ کسی حاجت میں چلتا ہے۔ پھر اس میں اس کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہے تو خدا اس کے اور آگ کے درمیان سات خندق حائل کر دے گا اور اتنے بڑے بڑے خندق کہ ایک خندق سے دوسرے خندق تک اتنا فاصلہ ہوگا۔ جتنا کہ زمین اور آسمان کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ طبقات الاتقیاء میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص غروب آفتاب کے وقت کنارہ دریا پر بلند آواز سے تکبیر کہتا ہے۔ خدا اس کو دریا کے ہر ہر قطرہ کے عوض دس نیکیاں اجر میں عطا فرمائے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ میں نے اس کو ابن عماد کی کتاب الذریعہ میں بخط مؤلف دیکھا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی زیارت کرنے۔ پھر اس کے لئے کوئی ایسی چیز بچھا دے جو اس کو خاک سے بچا لے تو خدا اس کو دوزخ سے بچائے گا۔ ربیع الابرار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم سے مروی ہے۔ کہ اپنے بکثرت بھائی بنالو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حی کریم ہے۔ اپنے بندہ سے شرماتا ہے کہ قیامت کے روز اس کے بھائیوں کے بیچ میں اسے عذاب دے کتاب البرکۃ میں حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بھائیوں کے ساتھ دستر خوان پر دیر تک بیٹھے رہا کرو۔ کیونکہ یہ ایسی ساعت ہے جو تمہاری عمروں سے شمار نہیں ہوتی اور وارد ہوا ہے کہ بھائیوں کے ساتھ کھانا شفا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو بندہ پڑھتا ہے۔ لا الہ اللہ العلیم الکریم، سبحان اللہ ربّ العرش العظیم الحمدللہ ربّ العالمین تو خدا پر حق ہے کہ دوزخ کو اس پر حرام کر دے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص صبح کے وقت پڑھے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو خدا اس کو دوزخ سے رہائی عطا فرماتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ جب بندہ کہتا ہے کہ اے گردنوں کے آزاد کرنے والے، ربّ جل وعلا فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو! میرے بندہ کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ سوائے میرے گردنوں کو کوئی آزاد نہ کرے گا۔ میں تمہیں شاہد بناتا ہوں کہ میں نے اسے دوزخ سے آزاد کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ جب ایک بار بندہ رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتا ہے تو خدا اس کا تہائی بدن دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور جب تین بار کہہ چکتا ہے تو خدا اس کا کل بدن دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو خدا کی جانب سے کوئی فضیلت پہنچے اور وہ اس کی تصدیق نہ کرے تو وہ اسے حاصل نہیں ہوئی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب بندہ پیالہ چاٹ لیتا ہے تو پیالہ اس کے لئے استغفار کرتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ اس کو دوزخ سے آزادی مرحمت فرمائے۔ جیسے اس نے مجھے شیطان سے آزاد کیا ہے۔ کیونکہ خالی ہونے کے وقت شیطان اسے چاٹتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو رکابی کو اور اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتا ہے خدا اس کو دنیا اور آخرت میں آسودہ رکھتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم سے مروی ہے کہ پیالہ کو دھو کر پی جایا کرو کیونکہ ایسا جو کرتا ہے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے اولادِ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میں سے چالیس غلام آزاد کئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کو یہ بات سب سے زیادہ محبوب ہے کہ وہ اپنے کسی ایماندار بندہ کو بی بی اور بچوں کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے ہوئے دیکھے اور سب کھاتے ہوں کیوں کہ جب سب دسترخوان پر جمع ہوتے ہیں۔ تو خدا ان کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور قبل جدا ہونے کے ان کو بخش دیتا ہے۔ ربیع الابرار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ نظر نہیں پھیر پاتا کہ خدا اس کے سب اگلے گناہ بخش دیتا ہے۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جس کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کی محبت ہو اور وہ اس کو اس سے آگاہ نہ کرے تو اس نے اس کے ساتھ خیانت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے سب سے عاجز آدمی وہ ہے جو اپنے بھائیوں کے بہم پہنچانے سے عاجز ہو۔ یعنی لوگوں کو اپنا بھائی بنانے سے عاجز اور نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قلوب وحشی ہیں جو ان سے الفت کرتا ہے اس کی طرف وہ متوجہ ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا آتا تھا تو آپ پہلے لقمہ کے وقت فرماتے تھے اے وسیع مغفرت والے مجھے بخش دیجئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گرم کھانے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ٹھنڈا کھانا کھایا کرو۔ کیونکہ وہ دوا اور برکت ہے۔ سن لو کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی اور عوارف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کھانے میں پھونکنا برکت کو دور کر دیتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تین بار جنت کا خواستگار ہوتا ہے جنت کہتی ہے اے اللہ اسے جنت میں داخل کر دیجئے اور جو دوزخ سے تین بار پناہ مانگتا ہے۔ دوزخ کہتی ہے اے اللہ اسے دوزخ سے پناہ دیجئے۔

لطیفہ: ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اونٹنی چاہتا ہوں کہ اس پر سوار ہوا کروں اور ایک بکری چاہتا ہوں کہ اس کا

دودھ دوہا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تو بنی اسرائیل کی بڑھیا کی طرح ہونے سے بھی عاجز ہوگیا۔ دریافت کیا گیا۔ بنی اسرائیل کی بڑھیا کا کیا ماجرا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر نکلے تو ان پر چاند تاریک ہوگیا انہوں نے کہا یہ کیا ہے۔ علما نے جواب دیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ہم سے عہد لے لیا ہے اور وصیت کی ہے کہ مصر سے بغیر ان کا جسم لئے ہوئے نہ نکلیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تم میں سے کون ان کی قبر جانتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ان کی قبر کو سوائے اس بڑھیا کے کوئی نہیں جانتا۔ آپ نے قبر کی نسبت اس سے دریافت کیا۔ اس نے کہا میں ایسا نہ کروں گی جب تک آپ مجھے میرا حکم عطا نہ کریں۔ آپ نے پوچھا وہ کیا ہے۔ بڑھیا بولی کہ میں آپ کے ساتھ جنت میں ہوں۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اسماء معلوم تھے۔ تو فرشتوں پر ان کو شرف حاصل ہوا۔ ہدہد کو پانی کا مقام معلوم تھا۔ اس لئے اور پرندوں پر اس کو شرف حاصل ہوا۔ چنانچہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہتا تھا کہ یا نبی اللہ یہاں پانی ہے۔ وہ اس مقام پر اتر پڑتے تھے اور جب کھودتے تھے تو پانی مل جاتا تھا اور اس بڑھیا کو حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کا علم تھا۔ اس سے بڑھیا کو یہ فائدہ ہوا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جنت میں ہو گی۔ اس طرح جب ایماندار کوئی علم حاصل کرتا ہے تو دوسروں پر اس کو شرف حاصل ہوتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا کے سوا کسی اور غرض سے علم پڑھتا ہے۔ وہ دنیا سے نکلنے نہیں پاتا یہاں تک کہ وہ علم اس پر غالب آتا ہے اور خدا کے لئے بن جاتا ہے اور جو علم طلب کرتا ہے۔ وہ صائم النہار اور قائم اللیل کے مثل ہوتا ہے۔ کیونکہ علم کا کوئی باب جسے ایک شخص سیکھے اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ کوہ ابوقبیس اس کے لئے سونا بن جائے۔ اور وہ فی سبیل اللہ اس میں سے خرچ کیا کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ علم کی بدولت آدمی کو پل صراط پر سے گزرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس کو رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے اور عنقریب اس سے

زیادہ بیان آتا ہے اور فضیلت علم کا باب پہلے گزر چکا ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے جو اپنے مولیٰ کی اطاعت کرے اور اپنی خواہش کی مخالفت کرے اس کا ٹھکانا جنت ہے اور جو اس کی نافرمانی میں پڑے اور سرکشی کی باگ ڈھیلی کر دے اور شیطان اور اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرے۔ دوزخ اس کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ وجوہ مسفرہ عن اتساع المغفرہ میں بروایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایماندار مرد و عورت کے لئے استغفار کرے۔ خدا ہر ایماندار مرد اور ہر ایماندار عورت کے عوض میں اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔

فائدہ: (جس سے ہم اس باب کو ختم کریں گے) میں نے وجوہ مسفرہ میں دیکھا ہے۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے براء بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تم کیا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا جو اور چھوارے اس کے بعد ان کو اتنا کھلایا کہ شکم سیر ہو گئے۔ یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب اپنے بھائی کے ساتھ لوجہ اللہ احسان کرتا ہے۔ اس کے عوض میں کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں چاہتا۔ تو خدا اس کے مکان پر دس فرشتے بھیج دیتا ہے۔ جو خدا کی تسبیح کرتے ہیں۔ کلمہ پڑھتے ہیں تکبیر پڑھتے ہیں اور اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور یہ سال بھر تک ہوتا رہتا ہے جب سال ہو چکتا ہے تو ان فرشتوں کی عبادت کے برابر اس کے لئے ثواب لکھا جاتا ہے اور خدا پر حق ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت الخلد میں داخل فرمائے۔ اور ایسے ملک سے انہیں چیزیں عنایت فرماتا ہے جس کو فنا نہیں اسے جنت کی پاکیزہ چیزیں کھلاتا ہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں براء ابن مالک رضی اللہ عنہ کا ذکر میں نے تہذیب الاسماء واللغات میں نہیں دیکھا۔ البتہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے انہوں نے تین سو پانچ حدیثیں روایت کی ہیں۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ ہیں اور صحابی کے بیٹے ہیں اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک سو چونسٹھ حدیثیں روایت کی ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کہتا ہے۔ یارب الارباب تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندے

حاضر ہوں درخواست کر تجھے تیری حاجت عطا ہو گی اور یہ صحیح الاسناد ہے۔ پس خدا ایسے شخص پر رحم کرے جو کہے اے ربّ الارباب میں جہنم سے جو ذلت اور عقاب کا مقام ہے۔ نجات اور جنت سے بامراد ہونے کی درخواست کرتا ہوں اور کیسی جنت وہ جنت جو خوشنودی خدا کا مقام اور احباب کے جمع ہونے کی جگہ ہے اور یہ دعا میری اپنے لئے اور سب مسلمانوں کے لئے اور اس کتاب کے مؤلف (رحمۃ اللہ علیہ) کے لئے اور کتاب کو شائع کرنے والے اور پڑھنے والے سب کے لئے ہے۔ بغیر اس کے کہ پہلے عذاب ہو اے کریم اے وہاب اے کتاب کے نازل کرنے والے۔
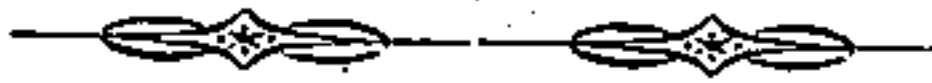
جنت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ جَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ (۳:۱۳۳)

اپنے ربّ کی مغفرت اور جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔

یعنی طاعت اور تقویٰ اور خدا کے قرب کی جستجو سے مغفرت کی طرف دوڑو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ بعض آسمان بعض کے قریب کئے جائیں پس یہ جنت کا عرض ہوگا۔

طبری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب خدا نے جنت کو پیدا کیا تو اس سے کہا دراز ہو اس نے پوچھا: اے ربّ کس قدر ارشاد ہوا ایک لاکھ سال کے برابر وہ دراز ہوئی پھر ارشاد ہوا اور دراز ہو اس نے پوچھا: اے ربّ کس قدر اب کے ارشاد ہوا میری رحمت کے انداز سے دراز ہو پس وہ ابدالآباد تک دراز ہوتی رہے گی اس کا کہیں کنارا نہیں جیسے کہ خدا کی رحمت کا کہیں کنارا نہیں۔

اور میں نے ناصر الدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے قول

قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ (۱۸:۱۰۹)

کہہ دیجئے اگر سمندر میرے ربّ کے کلمات کے لئے روشنائی ہوتا تو سمندر ختم ہو جاتا قبل اس کے کہ میرے ربّ کے کلمات ختم ہوتے۔

کے متعلق دیکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر سمندر ان چیزوں کی تحریر کے لئے روشنائی بنتے جنہیں خدا نے جنت میں ایمانداروں کے لئے تیار کیا ہے تو سمندر ختم ہو جاتے قبل اس کے ایمانداروں کا ثواب ختم ہوتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جنت جیسے کہ اسے خدا نے پیدا کیا ہے قیامت تک اس تیزی سے دراز ہوتی رہے گی جس تیزی سے کہ تیر کمان سے نکل کر جاتا ہے۔

لطیفہ: جب حضرت یوسف علیہ السلام کنوئیں سے نکلے اور ان کے بھائیوں نے انہیں مارا تو فرشتے کہنے لگے اے ربّ وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو مارتے ہیں ارشاد ہوا کہ یہ ملک مصر اور اس کے خزانوں پر قابض ہونے کی بہ نسبت بہت کم ہے اسی طرح ایماندار جب سکرات موت میں مبتلا ہوتا ہے فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے ربّ آپ کا بندہ موت کی سختیوں میں گرفتار ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ جنت کی نعمتوں کی بہ نسبت قلیل ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جب قیامت کا روز ہوگا اور جنتی جنت میں جاگزیں ہو چکیں گے اور دوزخی دوزخ میں جا چکیں گے تو اللہ تعالیٰ کا جبرائیل علیہ السلام کو ارشاد ہوگا کہ مقعد صدق یعنی مجلس حق میں اولیاء کو حاضر کرو پس جبرائیل علیہ السلام جنتیوں اور اولیاء کے پاس ان کے کمروں میں آئیں گے اور اولیا کو پکاریں گے وہ محلوں سے نکل آئیں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تم لوگ کیا چاہتے ہو وہ کہیں گے ہم چاہتے ہیں کہ آپ نے جو اپنے دیدار کا وعدہ فرمایا تھا اسے وفا کیجئے و نیز اپنے کلام لذیذ سے سرفرازی بخشیے خداوند کریم فرمائے گا اے گروہ اولیا و احباب سنو میں ربّ الارباب ہوں جب روئے کریم کا تمہیں مشاہدہ ہو تو اس کے لئے سجدہ میں گر پڑنا اس کے بعد انہیں ارشاد ہوگا کہ اپنے سروں کو اٹھاؤ اور اپنے حبیب کی طرف نگاہ کرو یہ خانہ مشقت نہیں ہے تم میرے دوست ہو اور یہ میری جنت ہے پھر ان کے لئے اقسام جواہر کے دستر خوان بچھائے جائیں گے جن کو خادم لڑکے گھیرے ہوں گے وہ لوگ کھاتے جائیں گے اور حبیب کے چہرے کو دیکھتے جائیں گے پھر ان میں سے ایک کہنے والا یعنی علی بن ابی طالب رضی اللہ

عنہ کہیں گے اے ہمارے مولیٰ آپ نے ہم سے اپنی کتاب میں وعدہ کیا تھا کہ آپ خود ہمارے ساتھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا میرے ولی نے سچ کہا اچھا آسودگی اور خوشگواری کے ساتھ پی ان کو معلوم بھی نہ ہوگا اور پیالہ ان کے منہ سے آ کر لگ جائے گا اے میرے دوستو تم مجھ سے کیا پسند کرتے ہو وہ عرض کریں گے الحان داؤدی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اے داؤد! میرے اولیاء کے سامنے میرے کلام کی تلاوت کیجئے حضرت داؤد علیہ السلام پڑھنا شروع کریں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ (۴۴:۵۱تا۵۳)

یقیناً متقین جنتوں اور چشموں میں امن کے مقام میں ہوں گے باریک اور دبیز ریشمی کپڑے پہنے آمنے سامنے ہوں گے۔

وہ لوگ طرب میں آ جائیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ دو سو برس تک اڑتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کیا تم مجھ سے میری باتیں سننا پسند کرتے ہو وہ عرض کریں گے ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اَنَا الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ یہ سن کر ہزار برس تک ملکوت میں حیران رہیں گے اور یہ پہلے گزر چکا ہے کہ سورۂ رحمٰن عروس قرآن ہے۔

بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خدا جبرائیل کو جنت کے بالا خانوں میں سے کسی بالا خانہ کی طرف بھیجے گا۔ جبرائیل علیہ السلام با آواز بلند پکاریں گے اے اہل سعادت اے اہل کرامت خدا جس کا نام سلام ہے تمہیں سلام فرماتا ہے اور تمہیں ارشاد فرماتا ہے کہ تم زیارت کر لو پس وہ برق کی طرح گھوڑوں پر اور یاقوت کی نجیب اونٹنیوں پر آئیں گے یہاں تک کہ خدا جبار سے ملیں گے ارشاد خداوندی ہوگا میرے زائرین میرے وفد اور جنت میں میرے ہمسایوں کو مرحبا ہو ان کو پلاؤ پھر ان کے نیچے کے درجے میں نوے ہزار آفتابے لائے جائیں گے۔ ہر آفتابہ میں ایسی پینے کی چیز ہوگی جس کا رنگ ذائقہ دوسرے میں نہ ہوگا اور ان کے اوپر کی طرف

سات لاکھ آفتاب سات لاکھ غلاموں کے ساتھ پہنچائے جائیں گے پھر خدائے جبار جل جلالہ کا ارشاد ہوگا کہ میری زیارت کرنے والوں کو مرحبا ہو۔ ان کو لباس پہناؤ ان میں سے کسی کا لباس لایا جائے گا فرشتے کی دو انگلیوں کے بیچ میں ستر جوڑے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا میرے زائرین اور وفد کو مرحبا ہو۔ ان کے خوشبو لگاؤ عرش کے نیچے سے ایک ہوا اٹھے گی جسے شیرہ (پراگندہ کرنے والی) کہتے ہیں اس کے بعد ان پر اوس کی شکل میں مشک کی بارش ہوگی پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا میرے زائرین اور میرے وفد کو مرحبا ہو۔ اپنے عزت وجلال کی قسم میں نے تمہارے ہی لئے پیدا کی ہے پس پردہ کھول دیا جائے گا اور وہ خدا کی طرف دیکھیں گے۔ منجملہ ان چیزوں کے جو میں نے جنت کی نعمتوں کے متعلق لکھیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ وہ جنت میں جب جاگزیں ہو چکیں گے اللہ تعالیٰ فرشتے کے ساتھ ہر ایک کے پاس ایک سیب بھیجے گا۔ وہ اسے لے لے گا پھر اس میں اسے ایک لڑکی نکلے گی اور خدائے عزیز وحکیم کی جانب سے ایک تحریر ہوگی میں تیرا مشتاق ہو رہا ہوں۔ میری زیارت کرلے مرد یاقوت کے سرخ کے گھوڑے پر سوار ہوں گے اور ہر گھوڑے کے دو بازو چاندی کے اور دو بازو سونے کے ہوں گے اور عورتیں ہودوں پر سوار ہوں گی۔ مرد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں گے اور عورتیں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں۔

خدا ان عورتوں کو ایسا بنا دے گا کہ وہ باکرہ اور اپنے شوہروں کی شیدائی ہوں گی اور سب ایک سن کی یعنی تینتیس برس کی ہوں گی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سن تھا پس جنتیوں کا سن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سا ہوگا اور قد آدم کا یعنی ساٹھ ہاتھ طول اور سات ہاتھ عرض ہوگا اور حسن حضرت یوسف علیہ السلام کا سا ہوگا خلق جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سا ہوگا اور آواز حضرت داؤد علیہ السلام کی سی ہوگی۔ عورتیں مروارید سپید کے ایوان سے اتر کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوں گی اور مرد مشک کے میدان میں ہوں گے جس میں سونے کی کرسیاں پڑی ہوں گی اور مردوں اور عورتوں کے بیچ میں نور کا حجاب ہوگا۔ حق جل جلالہ مردوں کو ایک ایک کر کے سلام کرے گا اور اسی طرح عورتوں کو سلام کرے گا اور

ارشاد فرمائے گا میرے دوستوں اور اولیاء کو مرحبا ہو پھر ان کی مہمان نوازی فرمائے گا پھر ارشاد ہو گا اے فرشتو ان کو طرب ناک بنا دو۔ فرشتے جنت کی نغمہ سراؤں یعنی حورعین کو لائیں گے اور لوگ طرب میں آ آ کر خوب وجد کریں گے جب انہیں افاقہ ہو گا تو عرض کریں گے اے ہمارے ربّ ہم چاہتے ہیں کہ آپ انہیں اپنا کلام سنوائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو گا اے داؤد! انہیں ذرا میرا کلام تو سنا دیجئے۔ وہ منبر پر چڑھ کر زبور پڑھیں گے لوگ طرب میں آ کر وجد کرنے لگیں گے۔ جب انہیں افاقہ ہو گا تو ارشاد خداوندی ہو گا کہ اے میرے بندو تم نے اس سے زیادہ پاکیزہ آواز بھی کبھی سنی ہے۔ وہ عرض کریں گے نہیں اے ہمارے ربّ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو گا اپنی عزت وجلال کی قسم میں اب تمہیں اس سے زیادہ پاکیزہ تر آواز سناؤں گا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اٹھئے اور منبر پر جایئے اور سورۂ طہٰ ویٰسین پڑھئے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز آواز داؤدی پر خوبی میں ستر حصہ بڑھی ہو گی اور لوگ طرب میں آ آ کر خوب وجد کریں گے اور ان کے نیچے سے کرسیاں جھومنے لگیں گی۔ جب انہیں افاقہ ہو گا ارشاد ہو گا کہ اے میرے بندو کیا تم نے اس سے بھی زیادہ پاکیزہ آواز سنی ہے۔ وہ عرض کریں گے اے ہمارے ربّ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو گا اپنی عزت وجلال کی قسم میں اب تمہیں اس سے بھی پاکیزہ تر آواز سناؤں گا۔ خدائے سبحانہ سورۂ انعام کے ساتھ تکلم فرما ہو گا تو قوم طرب میں آ جائے گی۔ درخت اور محل جھومنے لگیں گے اور عرش ہلنے لگے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے وجہ کریم سے حجاب اٹھا دے گا اور فرمائے گا اے میرے بندو میں کون ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ آپ ہمارے ربّ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میں سلام ہوں اور تم مسلمان ہو۔ اے فرشتو ان کے لئے نجیب اونٹنیاں پیش کرو چنانچہ جن پر چڑھ کر وہ آئے تھے ان کے سوا دوسری نجیب اونٹنیاں وہ پیش کریں گے۔ مرد ابلق گھوڑوں پر سوار ہوں گے جن کے بازو سبز ہوں گے اور عورتیں نجیب اونٹنیوں پر سوار ہوں گی۔ ان کا کجاوہ سونے کا ہو گا پھر بازار معرفت میں داخل ہوں گے اور ایک دوسرے سے پوچھے گا کہ اے فلاں تو کہاں ہے وہ کہے گا کہ میرا مسکن فردوس ہے دوسرا کہے گا میں جنت عدن میں ہوں ایک اور کہے گا میں جنت خلد میں ہوں۔ ایک

کہے گا میں جنت الماویٰ میں ہوں یعنی اپنے مختلف درجوں کے موافق جدا جدا مقامات میں ہوں گے۔ پہلی جنت دارالجلال مروارید سپید کی ہے۔ دوسری جنت دارالسلام یاقوت سرخ کی ہے۔ تیسری جنت جنت الماویٰ زبرجد سبز کی ہے۔ چوتھی جنت جنت الخلد مرجان زرد کی ہے۔ پانچویں جنت جنت النعیم سیم سپید کی ہے۔ چھٹی جنت جنت الفردوس طلائے سرخ کی ہے۔ ساتویں جنت جنت عدن در سپید کی ہے۔ آٹھویں جنت دارالقرار مرجان کی ہے۔

بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خدا نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے۔ اس کی ایک اینٹ در سپید کی ایک اینٹ یاقوت سرخ کی ایک اینٹ زبرجد کی ہے۔ اس کا گارا مشک اور گھاس زعفران ہے۔ اس کے سنگریزے موتی اور خاک عنبر ہے پھر جنت عدن سے فرمایا کہ بول قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اپنی عزت وجلال کی قسم کوئی بخیل تجھ میں میرا مجاور نہ ہوگا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے اس کا پھل ایسا ہوتا ہے گویا انار ہے جب کوئی خدا کا ولی لباس چاہے گا اس کا پھل اس کی شاخ سے اترے گا اس کے پاس آ جائے گا وہ شگافتہ ہوگا اور اس میں سے بہتر رنگ برنگ کے جوڑے نکل آئیں گے پھر مل کر وہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جائے گا۔

روض الحقائق میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور پوچھنے لگا یا نبی اللہ کیا جنت میں سماع بھی ہوگا۔ آپ خاموش ہو رہے یہاں تک کہ آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک شہر ہے جس کے دُرِ سرخ کے دو کنارے ہیں بڑا اتنا کہ سوار اس میں ستر سال تک چلا جائے اس میں باکرہ لڑکیاں بھی ہوں گی جو قرآن جانتی ہوں گی۔ جب جنتی لوگ چاہیں گے کہ لذت حاصل کریں اور سیر کریں وہ اپنی سواریوں پر ہوں گے کوئی

یاقوت سرخ کے گھوڑے پر سوار ہوگا کوئی زمرد سبز کی نجیب اونٹنی پر سوار ہوگا۔ جب اس شہر میں آئیں گے تو اپنی سواریوں سے اتریں گے اور ان کے لئے نور کے منبر رکھے جائیں گے اور ان کے سامنے لڑکیاں صف باندھ کر کھڑی ہوں گی اور ایسی خوش الحانی سے قرآن پڑھیں گی کہ سامعین نے ان کی آواز سے زیادہ دلوں کے لئے فرح بخش اور کانوں کے لئے مرغوب آواز نہ سنی ہوگی۔ اعرابی نے کہا یارسول اللہ اگر میں آپ کی اطاعت قبول کروں تو کیا آپ ان لڑکیوں میں سے کسی سے میرا نکاح کر دیجئے گا۔ آپ نے فرمایا اس شرط پر کہ تیرا بہتر (۷۲) عورتوں سے نکاح کر دوں اس نے جواب دیا تو میں آپ کی کبھی نافرمانی نہ کروں گا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ جنت کے محل آسمان کے تاروں کی تعداد میں ہیں اور اس کی نہریں آسمان کے تاروں کے شمار میں ہیں اور اس میں ایک نہر ہے جسے نہر رحمت کہتے ہیں وہ تمام جنتوں میں جاری ہے۔

میں نے ابن مخلوف مالکی کی کتاب العلوم الفاخرہ فی النظر فی امور الآخرہ میں دیکھا ہے کہ جنت کے محلوں میں بہت سے باغ اور مشک کے ٹیلے ہیں اور ہر باغ میں ہزار گھوڑے ہیں ہر گھوڑے کی جلد میں نور سپید و سرخ و زرد و سبز کے ہزار رنگ ہیں قسم قسم کے جواہر سے جڑاؤ و یاقوت کے اس کے چراغ ہیں اور ان باغوں میں رنگ برنگ کے اونٹ ہیں ان کے کجاوے سونے کے طرح طرح کے جواہر موتی اور یاقوت سے جڑے ہوئے ہیں وہ چراگاہوں میں چھٹے پھرتے ہیں وہ گھوڑے جب ہنہناتے ہیں تو ایسی خوش آوازی سے ہنہناتے ہیں کہ اگر لوگ اسے سن لیں تو ان کی خوش آوازی سے انہیں کچھ خبر نہ رہے وہ باغوں میں اپنے مالکوں کے لئے تیار کھڑے ہیں اور ان باغوں میں جنگل ہیں اور ان میں قسم قسم کے جنگلی جانور شکار کے لئے ہیں اور ایک آواز میں فرشتے ہر ساعت میں ایک خاص قسم کا ذکر کریں گے۔ اس سے ان کو وقت معلوم ہوتا رہے گا اور ان کے ذکر کی آواز ایک قسم کی چیخ اور بھنبھناہٹ کی سی ہوگی جب فرشتے ذکر کریں گے تو جنت کے تمام پرندو حیوانات اس کا جواب دیں گے اور درخت کی شاخیں جھومنے لگیں گی گویا بانسری کی لے

ہے اور جواب میں حاملین عرش سے ابتدا ہو گی اور صبح و شام کا پتا ان کو ایک پاکیزہ ہوا سے چلے گا جو عرش کے نیچے سے ان پر چلا کرے گی۔

اور تذکرہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ صبح کی شناخت انہیں پردوں کے اٹھنے اور شام کی شناخت پردوں کے گرنے سے ہوا کرے گی کلمہ و تکبیر و تحمید سے نماز کے اوقات کے شناخت کریں گے اور خدا کی زیارت سے جمعہ کو پہچانیں گے اور مہینہ کو ہدیوں اور تحفوں سے پہچانیں گے جو خدا کے پاس سے ہر مہینہ کی ابتدا میں فرشتے ان کے پاس لائیں گے اور سال کو فرشتوں کے اس قول سے پہچانیں گے کہ خدا نے تم کو کھانے کے لئے بلایا ہے پس یہ ان کی سالانہ عید ہوا کرے گی اور اس روز حور عین سے ان کا نکاح ہوا کرے گا۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ واقعہ میں بروایت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت میں سے کوئی شخص جنت کا ایک سیب لے گا وہ اس کے ہاتھ میں شگفتہ ہو جائے گا اور اس کے اندر سے حور نکل آئے گی اگر وہ آفتاب کی طرف نگاہ کرے تو اپنے حسن سے اسے شرمندہ کر دے اور وہ سیب پھر بھی نہ گھٹے گا ایک شخص نے کہا ابوسلمان! اس عجیب امر سے سیب میں کچھ کمی نہ ہو گی کہا نہیں چراغ کی طرح ہو گا کہ اس سے بہت سے چراغ روشن کر لئے جائیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حور کو پیر کی انگلیوں سے لے کر زانوؤں تک زعفران سے زانوؤں سے لے کر پستان تک مشک سے پستان سے لے کر گردن تک عنبر سے گردن سے لے کر سر تک کافور سپید سے پیدا کیا ہے اور اس کے بال قرنفل سے پیدا کئے ہیں گل لالہ کی طرح ستر جوڑے پہنے ہو گی عیون المجالس میں مذکور ہے ان کے کانوں میں ہزاروں بالیاں پڑی ہوں گی قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ کے قول

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ کے متعلق بیان کیا ہے کہ وہ یاقوت کی طرح صاف اور مرجان کی طرح سپید ہوں گی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ جنتیوں کی عورتوں میں سے ایک ایک عورت کی یہ حالت ہو گی کہ ستر جوڑوں کے اندر

سے اس کی پنڈلی کی سپیدی نظر آئے گی۔ قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ (۵۵:۷۰-۷۲)

ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

سے مراد یہ ہے کہ وہ خوش خلق خوبصورت ہوں گی اور موتیوں کے خیموں میں رکی رہیں گی اور صافات میں اللہ تعالیٰ کے قول وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ کے متعلق بیان ہے بعض نے کہا ہے کہ صافات سے فرشتے مراد ہیں جن کی صفیں نمازیوں کی سی صفیں ہوں گی اور بعض نے کہا ہے اس سے نمازی اور مجاہد مراد ہیں جب وہ صف بستہ ہوتے ہیں كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ سے مراد ہے کہ حورعین انڈوں کے مانند ہوں گی جو محفوظ رہیں گی ان کو شتر مرغ کے انڈوں سے تشبیہ دی ہے جبکہ شتر مرغ ان کو ہوا سے بچانے کے لئے اپنے پروں سے چھپالے پس اس کا رنگ زردی آمیز سپید رہتا ہے اور عورتوں کا یہ رنگ سب سے عمدہ رنگ سمجھا جاتا ہے پس مقصورات قاصرات الطرف سے افضل ہیں کیونکہ قاصرات الطرف سے مراد وہ ہیں جو اپنے شوہر کے سوا دوسرے کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ (۵۵:۵۶) سے مراد یہ ہے کہ ان عورتوں کو ان کے شوہروں کے پہلے کسی نے چھوا بھی نہ ہوگا یعنی بالکل اچھوتی ہوں گی اور اس آیت میں اس کی دلیل ہے کہ قیامت میں جن بھی محشور ہوں گے اور ان میں سے ایماندار جنت میں جائیں گے لیکن بنی آدم کی لڑکیوں سے نہ ان کا نکاح ہوگا اور نہ ایماندار آدمیوں کا جنوں کی عورتوں سے نکاح ہوگا۔

ضمرۃ بن حبیب وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ بعض حوریں انسانیت میں سے ہیں بعض جنیات میں سے ہیں پس ہر جنس کا اپنے اپنے جنس سے نکاح ہوگا پس جنیہ حور خدا ایماندار جن کو عطا فرمائے گا وہ حور بھی ایسی ہوگی کہ قبل شوہر کے کسی جن نے اسے نہ چھوا ہوگا اور انسیہ ایماندار انس کو ملے گی وہ بھی حور ایسی ہوگی کہ قبل شوہر کے کسی انس نے اسے نہ چھوا ہوگا اس کو نجم الدین نسفی اور قرطبی نے نقل کیا ہے اور حور عین ان عورتوں کو خدا نے اسے لئے

کہا ہے کہ ان کی آنکھوں کی سپیدی اور سیاہی خوب گہری ہو گی اور حوران عورتوں کو کہتے ہیں جن کی آنکھ کی سپیدی خوب صاف اور پتلی نہایت سیاہ ہو یعنی وہ کنجی نہ ہو گی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے قسم اس کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا ہے کہ جنتیوں کا حسن و جمال بڑھتا رہے گا جیسے اہل دنیا کے ضعف اور پیری میں ترقی ہوا کرتی ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے مومن کو جنت میں ہزار شہر ملیں گے ہر شہر میں دس لاکھ محل ہوں گے ہر محل میں دس لاکھ گھر ہوں گے ہر گھر میں دس لاکھ مشک کے حجرے ہوں گے ہر حجرے میں دس لاکھ کوٹھریاں ہوں گی اور ہر کوٹھری مین دس لاکھ تخت ہوں گے اور ہر تخت پر دبیز ریشمی کپڑوں کے ستر فرش ہوں گے ہر فرش ایک سال کی راہ کے برابر ہو گا اور ہر فرش پر حور عین میں سے ایک زوجہ ہو گی اور ان میں سے بعض شہروں میں بکثرت آہو ہوں گے اور جنت میں محتاج سے محتاج شخص کا ملک بھی ایک ہزار سال کی راہ تک عرض میں اور اسی قدر طول میں پہنچے گا اور قرطبی نے اللہ تعالیٰ کے قول

عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ (۱۵:۵۶) آراستہ تختوں پر۔

کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس سے مراد ایسے تخت ہیں جن پر سونے سے کابدانی بنی ہو گی دُرّ و یاقوت سے جالی دار کام کیا ہو گا اور فرش مرفوعۃ سے مراد ہے کہ ان کے فرش کی بلندی ایسی ہو گی جیسے آسمان اور زمین کے درمیان کا فاصلہ

یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ (۱۷:۵۶)

ان پر ہمیشہ رہنے والے لڑکے گشت کرتے ہوں گے۔

سے مراد ہے بقول بعض مسلمانوں کے لڑکے ہیں اور بقول بعض مشرکین کے لڑکے ہیں اور بقول بعض وہ لڑکے ہیں جو جنت میں پیدا کئے گئے ہوں گے انہیں کو غلمان کہتے ہیں اکواب ان لوٹوں کو کہتے ہیں جن میں نہ پکڑنے کا حلقہ ہو نہ ٹوٹی ہو اور ابریق اسے کہتے ہیں جس میں حلقہ اور ٹوٹی ہوتی ہے اور ابریق اس لئے کہتے ہیں کہ وہ برق کی طرح چمکتا ہے ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جنت میں ایک کافور سپید کا قبہ ہے جو

بلاستون کے معلق ہے اور نہ اس میں کوئی علاقہ ہے جو اس کو لٹکائے رہے اس کے بیچ میں ایک قصر ہے اور وہ قصر ستر پھولوں کے پتوں کا ہے اس قصر میں چار ہزار صندل کے پتوں کے حجرے ہیں پھر بھلا حور کی نسبت تمہارا کیا گمان ہوگا جب وہ اپنے یاقوتی تخت سے اترے گی اور زبرجد کے باغوں میں خرامش کرے گی پھر وہاں سے نکل کر زعفران کے جنگلوں میں جائے گی اور عنبر کے مرغزاروں اور قرنفل کے ٹیلوں اور صندل کے میدانوں میں خدائے رحمٰن کے جوار میں آمد و رفت کرے گی اور اس کے سر پر تاج درخشاں ہوگا اور اس کی پیشانی پر اکلیل (مرصع تاج) ہنستا ہوگا۔

حکایت: ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں نے ایک حبشی غلام دیکھا جس کے نور سے یہ مکان چمک اٹھا اور وہ یہ پڑھتا تھا۔

سبحان من ایقنت القلوب بربوبیۃ وعذبت الانس بوحدانیۃ فالفراغنۃ لہ خاضعون والقرون الماضیۃ فی قبضۃ مجتمون

وہ ذات پاک ہے جس کی ربوبیت کا دلوں کو یقین ہے اور جس کی وحدانیت سے زبانیں شیریں ہیں پس سرکش لوگ اس کے لئے پست ہیں اور گزشتہ زمانے اس کے قبضہ میں مجتمع ہیں۔

میں نے اس سے کہا السلام علیک اس نے جواب دیا وعلیک السلام اے ذاالنون میں نے پوچھا تم نے مجھے کہاں سے پہچانا اور حالانکہ اس سے قبل تم نے مجھے نہ دیکھا ہوگا اس نے کہا آپ نے میرے دل میں ہدایت کے چراغ روشن کر دیئے اس سے میں نے ان کی معرفت سے جو عرش پر مستوی ہے آپ کو پہچان لیا میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے اس نے جواب دیا صندل میں نے پوچھا بندہ ولایت کے قابل کب ہوتا ہے اس نے کہا جب اس پر ہدایت کے نشان پھیل جائیں اور انوار رعایت اس کو گھیر لیں اس وقت اس کے لئے انتہا کے جھنڈے ظاہر ہوتے ہیں میں نے اس سے کہا اور کچھ مجھے بتلاؤ اس نے کہا خدا کے ایسے بندے ہیں جو کم بولتے ہیں اور تاریکی سے مانوس ہیں روزے رکھتے ہیں یہاں تک کہ ذی الجلال والاکرام تک پہنچ جاتے ہیں حضرت مؤلف فرماتے ہیں وہ نفوس کیا

خوب ہیں جن کو ان کے مولیٰ نے پاک کیا اور درست کیا اور بدل دیا دساہا کے معنی ہیں اسے گمراہ کیا اور تباہ کیا اور نامراد ہوا وہ شخص جس نے گناہ سے اسے تباہ کر ڈالا اور ہم نے باب الدعاء میں صندل کے منافع پہلے بیان کئے ہیں۔

طبیب رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ صندل سرد خشک ہے سونگھنے اور طلا کرنے سے گرم امراض کو نافع ہے۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ادنیٰ درجہ کا جنتی بھی وہ ہوگا جس کے سامنے دس ہزار خادم کھڑے رہیں گے ہر خادم کے ہاتھ میں دو رکابیاں ہوں گی ایک سونے کی دوسری چاندی کی ہر ایک کا رنگ جداگانہ ہوگا جو دوسرے کا نہ ہوگا کھاتے وقت جیسا کہ ایک رکابی میں کھانا معلوم ہوگا ویسا ہی دوسرے میں لیکن لذت اور خوشبو جداگانہ ہوگی پھر مشک خالص کی کھانے کے بعد خوشبو نکلے گی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ پھریں گے نہ ناک سے کچھ آلودگی نکلے گی بھائی بھائی تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں پندرہ ہزار خادم ہیں اور ابی سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اسی ہزار خادم ہیں پھر جب ان کی نعمتیں انتہا کو پہنچ جائیں گی اور وہ گمان کریں گے کہ اس سے افضل کوئی نعمت نہیں تب رب جل جلالہ ان کے لئے تجلی فرمائے گا اور وجہ رحمٰن کی طرف نظر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اے اہل جنت میرا کلمہ پڑھو پس رحمٰن کے کلمہ سے آپس میں جواب و سوال کریں گے ایک شخص نے کہا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خادم موتی کے مثل ہوں گے تو مخدوم کیسے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں اتنا فرق ہوگا جتنا کہ بدر کامل اور سب سے چھوٹے ستارہ میں فرق ہوتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو بندہ رمضان میں کسی روز روزہ رکھتا ہے تو خدا مجوف موتی کے خیمہ میں ستر حوروں سے ان کا نکاح کر دیتا ہے ان میں سے ہر حور ستر جوڑے پہنے ہوتی ہے جن میں سے ہر ایک جوڑا ایک جداگانہ رنگ کا ہوتا ہے اور ستر رنگ کی خوشبوئیں عطا فرماتا ہے کہ ایک کا رنگ دوسرے کا سا نہیں ہوتا ان میں سے ہر عورت کے لئے یاقوت سرخ کا ایک تخت ہوتا ہے کہ ایک کا رنگ دوسرے کا سا نہیں ہوتا ان میں فرش ہوں گے ہر فرش پر تخت

ہو گا اریکہ بھی تخت کو کہتے ہیں خدمت کے واسطے ہر عورت کے لئے ستر خادمہ ہوں گی اور ستر ہزار خادم ہوں گے ہر خادم ایک سونے کا پیالہ لئے ہو گا جس کے ہر لقمہ کی لذت جدا گانہ ہو گی کہ دوسرے لقمہ میں نہ ہو گی اور ایسے ہی سامان یاقوت سرخ کے تخت پر اس کے شوہر کو ملے گا وہ یاقوت سرخ کے دو جڑاؤ سونے کے کنگن پہنے ہوں گی اسی طرح رمضان کے ہر روزہ کا بدلہ ملے گا علاوہ ان نیکیوں کے جو وہ عمل کرے گا۔

مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ دارالسلام میں سونے چاندی اور قسم قسم کے جواہرات کے درخت ہوں گے ایک دوسرے سے کہے گا کہ ہم نے اس کا مثل نہیں دیکھا اور اس میں در و یاقوت کے کنگن ہوں گے ہر کنگن ہزار برس کی راہ سے چمکے گا وہ لوگ ایسی چیزیں دیکھیں گے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہوں گی اور نہ بشر کے دل پر گزری ہوں گی پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے درخت کے پاس وحی بھیجے گا کہ ایسا مشک جنت میں ڈال دے جس کا مثل دیکھنے میں نہ آیا ہو پس جس قدر خدا چاہے گا ان پر مشک ڈال دے گا اور ایماندار اپنے تخت پر بیٹھے گا اور درخت میں پھل دیکھے گا اس کی خواہش کرے گا تو شاخ خود بخود اس کے پاس آ جائے گی اور کہے گی کہ مجھے اے ولی اللہ لے لے۔ وہ شخص اس سے پوچھے گا کہ میرے جی کی بات تجھے کس نے بتلا دی وہ جواب دے گی جس نے اپنے جوار میں تجھے رکھنا پسند فرمایا اور جنت میں ایسے درخت ہیں کہ ان پر چاندی کے گھنگرو لگے ہوں گے جب جنتی سماع سننے کا ارادہ کریں گے خدا عرش کے نیچے سے ہوا کو بھیجے گا وہ ان درختوں پر لگے گی اور ان گھنگروؤں کو جنبش دے گی ان سے ایسی آواز نکلے گی کہ اگر دنیا کے لوگ اسے سن لیں تو طرب میں آ کر مر جائیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا اسے ارشاد ہو گا کہ میرا بندہ جو چاہے تو شگافتہ ہو کر اسے دے دے وہ شگافتہ ہو جائے گا اور اس کے اندر سے ایک گھوڑا مع زین لگام کے نکل آئے گا اور جیسا وہ چاہے گا اسی شکل کا ہو گا پھر دوبارہ شگافتہ ہو جائے گا اور اس کے اندر سے ایک اونٹنی مع کجاوے اور ہار کے نکل آئے گی اور اس کی شکل ویسی ہی ہو گی جیسی وہ چاہے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ادنیٰ درجے کا جنتی وہ ہوگا جو یاقوت سرخ کے گھوڑے پر سوار ہوگا اور دس لاکھ ہمیشہ رہنے والے لڑکے خدمت میں ہوں گے اور گھوڑے کے سونے کے بازو ہوں گے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہوگا جو اپنے خدم وازواج اور نعیم اور تختوں کو ہزار برس کی راہ سے دیکھے گا اور کرامت میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک وہ جنتی ہوگا جس کو صبح وشام خدا کے وجہ کریم کا دیدار میسر ہوا کرے گا پھر آپ نے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (۲۲:۷۵،۲۳) (اس دن کچھ چہرے تروتازہ اپنے ربّ کو دیکھتے ہوں گے) کو پڑھا۔

فردوس العارفین میں بیان کیا ہے محمد بن صباح کا قول ہے کہ قیامت کے روز اہل ولایت لائے جائیں گے وہ تین حصوں پر منقسم ہوں گے پہلے حصہ کے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا تو نے کیا کیا طاعتیں کی ہیں وہ عرض کرے گا اے ربّ آپ نے جنت اور اس کی نعمتیں پیدا کی ہیں میں ان کے لئے رات رات بھر بیدار رہا ہوں اور دن بھر تشنہ لبی سے میں نے بسر کی ہے ارشاد ہوگا کہ تو نے تو جنت کے لئے عمل کیا ہے یہ میرا تجھ پر فضل ہے کہ میں تجھے دوزخ سے آزاد کئے دیتا ہوں پھر دوسرے حصہ کے لوگوں میں سے ہر ایک سے ارشاد ہوگا کہ تو نے کیا کیا طاعتیں کی ہیں، وہ عرض کرے گا اے ربّ آپ نے دوزخ اور اس کا عذاب پیدا کیا ہے میں اس کے لئے رات رات بھر بیدار رہا ہوں اور دن بھر تشنہ لبی سے میں نے بسر کی ہے ارشاد ہوگا تو نے دوزخ کے ڈر سے عمل کئے ہیں میں نے تجھے دوزخ سے رہائی بخش دی ہے پھر تیسرے حصہ کے لوگوں میں سے ہر ایک سے ارشاد ہوگا کہ تو نے کیا کیا طاعتیں کی ہیں وہ کہے گا میرا عمل آپ کی محبت اور آپ سے ملنے کا اشتیاق ہے ارشاد ہوگا تو ہی میرا سچا بندہ ہے میرے بندوں پر سے حجاب اٹھا دو اسے میرا شوق تھا اور مجھے اس کا اس سے زیادہ شوق تھا پس حجاب اٹھائیں گے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اے میرے ولی لے میں یہ موجود ہوں تیرے پاس آ گیا ہوں اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے جنت سوائے تیرے کسی کے لئے نہیں پیدا کی ہے آج کے روز جو تو چاہے گا

تیرے لئے ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اہل جنت کے پاس بھیجے گا اور انہیں دیدار الٰہی کا حکم فرمائے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام نکلیں گے ان کے ساتھ فرشتے ہوں گے تسبیح وتہلیل با آواز بلند کرتے ہوں گے اہل جنت اپنی گردنیں بلند کریں گے اور پوچھیں گے یہ کون شخص ہے جس سے خوبصورت ہم نے نہیں دیکھا ان سے کہا جائے گا یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں رب عزوجل کی زیارت کے لئے جاتے ہیں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آدم وموسیٰ وحضرت عیسیٰ علیہم السلام کے برابر اور تمام اہل جنت کے سوار لے کر جائیں گے اور آپ کے گرد ملائکہ کی اس قدر تسبیح ہوتی ہو گی جس کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اس کے بعد باقی نبیوں اور رسولوں کو اجازت ملے گی ہر نبی اپنی اپنی امت کو لے کر نکلیں گے اور صدیق وشہید نکلیں گے یہاں تک کہ عرش کو گھیر لیں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے بندوں میرے وفاداروں میری زیارت کرنے والوں میرے جوار میں رہنے والوں اور میرے اولیاء کو مرحبا ہو اے میرے فرشتو! ان کا اکرام کرو وہ انبیاء کے لئے نور کے منبر اور صدیقین کے لئے نور کے تخت اور شہیدوں کے لئے نور کی کرسیاں بچھا دیں گے اور باقی لوگوں کے لئے مشک کے چبوترے بنا دیں گے پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا انہیں کھانا کھلاؤ پھر وہ طرح طرح کے کھانے لائیں گے اور سب سے نیچے درجہ والے جنتی کے سامنے ستر ہزار سونے کی رکابیاں رکھی ہوں گی ہر رکابی میں رنگ برنگ کے کھانے ہوں گے کہ ایک دوسرے سے نہ ملتا ہوگا پس ولی اللہ اس الوان سے کھائے گا اور جو مزہ پہلے کا ہوگا وہ دوسرے کا نہ ہوگا پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ انہیں کچھ پلاؤ پس پینے کی چیزیں لائیں گے اور سب سے بڑے درجہ والے جنتی کے سر کے پاس ستر ہزار فرشتے جو موتی کے مانند ہوں گے کھڑے رہیں گے ان کے ہاتھوں میں چاندی کے برتن اور سونے کے آفتابے ہوں گے اس میں طرح طرح کی پینے کی چیزیں ہوں گی کہ ایک کا رنگ دوسرے سے نہ ملے گا ہر ایک فرشتہ اس کی طرف لپکنا چاہے گا کہ اس سے کون سا برتن لے لے پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ میرے بندوں کو لباس پہنا دو وہ

ٹھہرے رہیں گے پھر ان کے پاس لپٹے ہوئے جوڑے آئیں گے جن پر نور رحمٰن سے صیقل کیا گیا ہوگا فرشتے انہیں وہ لباس پہنا دیں گے پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ میرے بندوں کے خوشبو لگاؤ پھر ایک ہوا اٹھے گی جسے مبشرہ کہتے ہیں وہ ان پر مشک خالص بکھیر دے گی پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ میرے بندوں کو مرحبا ہو اپنی عزت وجلال کی قسم میں تم کو اپنے وجہ کریم کا دیدار دکھاؤں گا اس کے بعد ان کے لئے تجلی فرمائے گا بلا کیف وہ خدائے سبحانہ کو دیکھیں گے جنت کے پھل درخت اور نہریں سبحانك سبحانك کہہ اٹھیں گے جب خدا کو وہ لوگ دیکھیں گے تو اس کے لئے سجدہ میں گر پڑیں گے اور جب تک خدا چاہے گا سجدہ میں پڑے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اپنے سر اٹھاؤ میں تم سے راضی ہوں وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو خدا ان کی رونق اور نور اور جمال کو بڑھا دے گا پھر ان کے گھوڑے ان کے سامنے آئیں گے وہ ان پر سوار ہو کر اپنے اپنے محلوں کو واپس آئیں گے اور حالت یہ ہوگی کہ خدا ان سے راضی ہوگا اور وہ خدا سے راضی ہوں گے ابھی وہ راستہ ہی میں ہوں گے کہ اتنے میں بارش کے نیچے سے ہوائے مبشرہ نکلے گی اور ان کے چہروں اور ان کے گھوڑوں کی پیشانی پر مشک خالص سپید پاشان کر دے گی پھر وہ اپنی بیبیوں کے پاس جائیں گے اور دیدار خداوندی سے وہ ایسے حسین ہو جائیں گے کہ ویسا حسن نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی بشر کے دل پر گزرا ہوگا ان کی بیبیاں ان سے کہیں گی کہ اے اولیاء اللہ خدا کی کرامت نے تمہیں زینت بخشی تو تمہارے نور پر اور نور رونق پر اور رونق زیادہ ہوگئی۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بروایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے کہ اہل جنت کو جنت میں علما کی ضرورت ہوگی جیسے کہ انہیں دنیا میں ضرورت ہوا کرتی ہے کیونکہ ہر جمعہ کو انہیں اپنے رب کا دیدار نصیب ہوا کرے گا اللہ تعالیٰ کا ان سے ارشاد ہوگا جو تم چاہو مجھ سے تمنا کرو وہ علما کی طرف متوجہ ہوں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ ہم کس شے کی تمنا کریں وہ انہیں بتلائیں گے کہ فلاں فلاں شے کی تمنا کرو اور تفسیر رازی رحمۃ اللہ علیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ علماء جنت کی کنجی اور انبیاء کے

خلفاء ہیں۔ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ان کا علم جنت کی کنجی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی دیکھے کہ جنت کی کنجی اس کے ہاتھ میں ہے تو اسے علم دین حاصل ہو گا اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ اقتربت میں ذکر کیا ہے کہ اہل جنت روزانہ خدا کے پاس جایا کریں گے اور دریاقوت و زبرجد و سونے و چاندی کے منبروں پر بیٹھ کر قرآن پاک پڑھا کریں گے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حاملین قرآن سے وہ لوگ مراد ہیں جنہیں قرآن کے معانی یاد ہوں اس کو رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کے آٹھ دروازے ہیں ہر دروازے کے دونوں پٹوں میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان اور ایک روایت میں ہے جیسے کہ مشرق اور مغرب کے درمیان اور تذکرہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ میں بیان ہے کہ اس کے تیرہ دروازے ہیں ایک دروازہ ان لوگوں کا جو غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور باب الحلم والصفح میں گزر چکا ہے اور بخاری میں ہے ان پٹوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا مکہ اور بصرے کے درمیان ہے اور کسی اور کتاب میں ہے کہ دونوں پٹوں کے درمیان چالیس میل کی مسافت ہے اختلاف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید بعض دروازے بعض سے زیادہ وسیع ہیں اور ترمذی میں ہے جو شخص وضو کے بعد مشہور حدیث کے موافق

اشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لاشريك له واشهد ان سيّدنا محمدا عبدهٗ ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين سبحانك اللهم وبحمدك اشهدان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك

میں شہادت دیتا ہوں کہ سوا خدا وحدہ لاشریک کے کوئی معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دیجئے اور مجھ کو پاکیزہ

رہنے والوں میں سے بنا دیجئے آپ پاک ہیں اے اللہ میں آپ کی تعریف
کرتا ہوں میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے آپ کے کوئی معبود نہیں' میں آپ
سے استغفار کرتا ہوں اور آپ سے توبہ کرتا ہوں۔

پڑھا کرے تو آٹھوں جنت کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے میں نے بہتیرے اہل علم سے دریافت کیا کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات دروازے پیدا کئے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے لیکن کسی نے اس کا جواب نہ دیا آخر کار ابن عماد کی کتاب کشف الاسرار میں بروایت نیشاپوری میں نے اس کا جواب دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ جنت فضل وثواب کا گھر ہے پس اس میں زیادتی کرنا ظلم ہے اور خدائے سبحانہ اس سے پاک ہے۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جنت کی زمین چاندی کی اور اس کی خاک مشک کی ہے اور بعض نے زعفران کی بتلائی ہے جنت کے درختوں کی جڑیں سونے اور چاندی کی ہیں اور اس کی شاخیں موتی اور زبرجد و یاقوت کی' شاخوں کے نیچے پھل ہیں جو شخص ان پھلوں کو کھڑے ہو کر یا کروٹ سے لیٹ کر کھانا چاہے اسے کچھ تکلیف نہ کرنا پڑے پھر

ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا (۷۶:۱۴)

(اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے)

اور ایسے ہی وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ (۵۵:۵۴)

(اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو)

دان یعنی دونوں جنتوں کے پھل قریب ہیں کہ کھڑا ہونے والا اور بیٹھنے والا اور لیٹنے والا ہر ایک پا سکتا ہے پس یہ دونوں سونے کی جنتیں اس شخص کے لئے ہیں جو اپنے ربّ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اور اس کے ادھر اصحاب یمین کے لئے دو چاندی کی جنتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے دونوں پہلی جنتوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ (ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا۔)

پس پہلی دونوں پچھلی جنتوں کے متعلق فرمایا ہے۔

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ

(ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں)۔

پس پہلی آیت زیادہ بلیغ ہے اور پہلی دونوں آیتوں میں فرمایا ہے

فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ

(ان میں دو چشمے بہتے ہیں)

اور دونوں پچھلی جنتوں کے متعلق فرمایا ہے:

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ

(اس میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے)

پس نضخ میں نفخ سے زیادتی ہے معنی یہ ہیں کہ پانی اور مشک کے ساتھ جوش زن ہوں گے نضخ جاری ہونے سے کم ہے اور پہلی دونوں جنتوں کے متعلق فرمایا ہے

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ

(اور ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر قنادیز کا)

اور ان فرشتوں کی اوپر کی جانب بستہ نور کی ہوگی اور دونوں پچھلی جنتوں کے متعلق فرمایا ہے۔ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ (تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں پر) بعض نے کہا ہے کہ رفرف سے جنت کے باغ مراد ہیں اور بعض نے کہا ہے وہ ایسی شے ہے کہ جب ولی اس پر بیٹھے تو وہ لے کر اڑ جائے عبقری بستر کو کہتے ہیں اس میں شک نہیں کہ فرش افضل ہے اور صفت حور میں دونوں پچھلی جنتوں کے متعلق فرمایا ہے

كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ

اور دونوں پچھلی جنتوں کے متعلق فرمایا ہے ہے

فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ (ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی)

اور مرجان سے ان کا وصف کرنا افضل اور احسن ہے کیونکہ وہ سرخی میں یاقوت کے مثل اور سپیدی میں مرجان کے مثل ہیں اور مرجان چھوٹے چھوٹے موتیوں کو کہتے ہیں ذَوَاتَا أَفْنَانٍ سے مراد شاخ دار ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ اس سے

مراد رنگ برنگ کے میوے والی دونوں جنتیں ہیں اور دونوں پچھلی جنتوں کے متعلق فرمایا ہے مُدْهَامَّتَانِ یعنی دونوں سرسبز ہیں گویا شدت سبزی سے دونوں سیاہ ہو گئی ہیں اور کثرت سے شاخیں ہونا سبزی سے افضل ہے۔ پس پہلی دونوں جنتیں اس کے لئے ہیں جو اپنے ربّ کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف کرے اور دونوں پچھلی جنتیں اس کے لئے ہیں جس کا خوفِ خدا میں حال تنگ ہو رہا ہو۔ بعض نے کہا ہے کہ دونوں پچھلی جنتیں عرش کے قریب تر ہیں پس یہ دونوں افضل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا قول وطلح منضود کے متعلق اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ طلحؔ سے مراد کیلے کا درخت ہے اور منضود کے معنے تو بہ تو یعنی بعض حصہ بعض کے اوپر رہتا ہے۔ اس کے منافع یہ ہیں کہ کیلا معدۂ خشک کو تری پہنچاتا ہے اور شکم کو نرم کرتا ہے اور خشک کھانسی کو مفید ہے اور اس کا کھانا قبل کھانے کے مناسب ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ اروی اور چھوارہ سے پیدا ہوا ہے۔ فرعون نے ایک چھوارہ کی گٹھلی لے کر اروی کے اندر رکھی اور اس کو بو دیا۔ اس سے کیلا نکل آیا۔ کتاب البرکۃ میں مذکور ہے کیلے کا کھانا سودا والوں کو نافع ہے۔

ابن ابی الدنیا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلتا رہے۔ اس کے پتے سبز چادریں اور اس کے پھول زرد وباغ ہیں۔ اس کی شاخیں دیبا' اس کے پھل لباس کے جوڑے' اس کا گوند سونٹھ اور شہد ہے' اس کے پھول یاقوت و زمرد' اس کی شاخیں مشک' اس کی روئیدگی زعفران ہے' اس کی جڑ سے نہر سلسبیل نکلی ہے' اس کی جڑ میں جنتیوں کی نشست گاہ ہے جہاں بیٹھ کر وہ باتیں کیا کریں گے۔ جب بیٹھے ہوئے وہ باتیں کرتے ہوں گے اتنے میں فرشتے عمدہ نسل کی اونٹنیوں کو کھینچتے ہوئے لائیں گے جن کی پیدائش یاقوت سے ہوئی ہوگی۔ گویا ان کے چہرے چراغ ہیں اور ان کی اون سرخ ریشم اور سپید روئیں کے مانند ہوں گے۔ ان پر یاقوت کے کجاوے جو بڑے اور چھوٹے موتیوں سے جڑے ہوں گے' کسے ہوں گے' وہ ان کے لئے عمدہ نسل کی اونٹنیوں کو بٹھائیں گے پھر کہیں گے کہ

تمہارے ربّ نے تمہیں سلام کہا ہے اور اپنی زیارت کے لئے تمہیں بلایا ہے تا کہ وہ تمہیں دیکھے اور تم اسے دیکھو اور وہ تمہیں اپنا فضل دکھلائے کیونکہ وہ بڑی وسیع رحمت اور فضل عظیم والا ہے پھر ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی سواری پر واپس آئے گا۔ سب برابر کی صف میں ہو کر چلیں گے اور جنت کے جس درخت پر ان کا گزر ہو گا وہ اپنا پھل ان کے لئے تحفہ میں پیش کر دے گا اور ان کی راہ سے کنارہ کش ہو جائے گا۔ اس بات کو ناپسند کر کے کہ کہیں ان کی صف درہم نہ ہو جائے پھر جب وہ خدائے جبار جل جلالہ کے پاس جائیں گے وہ اپنی وجہ کریم کو ان کے لئے ظاہر کر دے گا اور اپنی عظمت کے ساتھ ان کے لئے تجلی فرمائے گا۔ اے اللہ ہم کو ان میں سے بنا دیجئے کہ جو عافیت میں رہیں اور مشقت سے بچ جائیں۔ آمین

حدیث میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کے ربّ نے فردوس اعلیٰ میں ایک وادی بنائی ہے اس میں مشک کا ٹیلہ ہے۔ جب جمعہ کا روز ہو گا نور کے منبروں سے جن پر نبی ہوں گے اور سونے کے منبروں سے جن پر صدیق ہوں گے وہ وادی گھر جائے گی اور وہ منبر یاقوت اور زبرجد سے جڑے ہوئے ہوں گے پھر لوگ بالا خانے سے اتریں گے اور ان کے پیچھے ان ٹیلوں پر بیٹھیں گے پھر مجتمع ہو کر اپنے ربّ کے پاس جائیں گے اور خدا کی حمد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ مجھ سے کچھ مانگو۔ وہ عرض کریں گے ہم آپ سے آپ کی رضا کے خواستگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میں تم سے راضی ہوں' اور میری رضامندی ہی نے تمہیں اس مکان میں لا کر اتارا ہے۔ میں تمہیں اپنی کرامت عطا کروں گا پھر ان پر تجلی عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ خدا کو پہچان لیں گے۔ اس لئے جمعہ کے روز سے انہیں زیادہ محبوب کوئی روز نہ ہو گا کیونکہ اس روز خدا ان کی کرامت زیادہ کیا کرے گا۔ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو گا کہ میرے بندہ کا اعمال نامہ دیکھو جس کو تم دیکھو کہ اس نے مجھ سے جنت کی درخواست کی ہے اسے جنت میں داخل کر دو اور جو دوزخ سے میری پناہ کا خواستگار رہا ہو

اسے دوزخ سے علیحدہ رکھو۔

بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جنت کی کثرت سے درخواست کیا کرو اور دوزخ سے بکثرت پناہ مانگا کرو کیونکہ وہ دونوں شفاعت خواہ ہوں گے اور دونوں کی شفاعت مقبول ہوگی اور ابن ابی الدنیا کی کتاب الدعاء میں عطاء رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں نے دیکھی ہے کہ جو شخص یہ دعا ہر شب و روز میں سات بار پڑھا کرے خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ وہ دعا یہ ہے

اللهم انی اسالك الجنة التی ظلها عرشك ونورها وجهك وحشوها رحمتك.

اے اللہ میں آپ سے جنت کا خواہاں ہوں جس کا سایہ آپ کا عرش ہے جس کا نور آپ کا وجہ کریم ہے اور جس کا حشو آپ کی رحمت۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے باب فضل امت کے بعد باب الجنۃ کا میں نے اس لئے ذکر کیا ہے کہ وہ جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور وہ اہل جنت میں سب سے زیادہ ہوں گے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گے۔ اسی صفیں اس امت کی اور چالیس صفیں باقی امتوں کی ہوں گی۔ اس کو ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کے چوتھائی ہو گے بلکہ ان کی تہائی بلکہ اہل جنت میں سے آدھے تم ہو گے پھر نصف ثانی میں بھی تم حصہ دار بن جاؤ گے۔

اس کو قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ واقعہ کے متعلق نقل کیا ہے اور اس کی نظیر صحیح بخاری میں بھی آئی ہے۔ برماوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی یہ نہیں فرمایا کہ اہل جنت میں سے تم نصف ہو گے کیونکہ اس طرح بتدریج کہنے سے جی میں زیادہ وقعت ہوتی ہے اور ان کے اکرام میں ایک قسم کا زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے کیونکہ سائل کو بار بار عطا کرنا اس کے زیادہ خیال اور اہتمام کی دلیل ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس طرح ان کو تجدید شکر خداوندی پر ابھارنا ہے

فکبرنا بخاری کی روایت میں جو آیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے ہماری عظمت کی اور بعض نے کہا ہے کہ ان لوگوں نے اس بشارت عظیمہ کو خوشی میں آ کر اللہ اکبر کہا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے ربّ نے میری امت میں سے ستر ہزار کو بلا حساب اور بلا عذاب جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ستر ہزار عطا فرمائے ہیں جن کو بے حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے خدا سے زیادہ کی درخواست کیوں نہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میں نے زیادہ کی درخواست کی تھی پس خدا نے مجھے اس طرح عطا فرمایا اور راوی نے دونوں ہاتھ کھول کر بتایا اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اور زیادہ کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربّ کی انجلیوں (چُلوؤں) میں سے تین انجلی اور جائیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اور زیادہ کیجئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے عمر! ہمارے لئے کافی ہے ہمارے لئے کافی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے ہمارے ربّ کے فضل سے زیادہ کرنے دو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا قسم اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یقیناً ہمارے ربّ کی ایک انجلی (چُلّو) میں تمام خلق نہیں آئے گی۔

کتاب العقائق میں مذکور ہے کہ ایک بار ابوبکر رضی اللہ عنہ ان دنوں میں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی آپ کی قبر شریف کے پاس آ کر روئے۔ نیند جو غالب ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ سو گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا گویا وہ خواب میں کسی سے باتیں کر رہے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جگا دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے عمر تم نے میری نیند قطع کر دی اس وقت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرش کے نیچے تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم الحاح کے ساتھ کہہ رہے تھے

اے ربّ میری امت اے ربّ میری امت۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ کو اپنی مراد پوری کرنے دیجئے۔ آواز آئی ہم نے آپ کو عطا کر دیا ہم نے آپ کو عطا کر دیا۔ دوبارہ فرمایا اتنے میں اے عمر! تم نے مجھے جگا دیا۔ پس مجھے معلوم نہیں کہ کس قدر خدا نے عطا فرمایا۔ قبر شریف سے ہاتف نے دونوں کو آواز دی کہ مجھے کل عطا فرما دیئے۔ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز غائب رہے۔ سوائے نماز کے آپ کسی کام کے لئے باہر نہ نکلتے تھے پھر واپس چلے جاتے تھے۔ جب چوتھا روز نمودار ہوا ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم سے رک رہے یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا کہ کوئی واقعہ ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوائے خیر کے کوئی بات نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بے حساب جنت میں داخل کرے گا اور ان تین دنوں میں اور زیادہ کی درخواست کی تو میں نے اپنے ربّ کو ایک ہی بزرگ کریم پایا ستر ہزار میں سے ہر ایک کے لئے مجھے اور ستر ہزار عطا فرمائے گا کہ ان کا بھی حساب نہ ہوگا۔ میں نے پوچھا: اے ربّ کیا میری امت اس تعداد کو پہنچ جائے گی۔ ارشاد ہوا اعرابیوں میں سے میں تعداد پوری کر دوں گا۔ اس کو امام غزالی رضی اللہ عنہ نے آخر احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے۔

فائدہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے ربّ اسم اعظم کیا ہے۔ خدا نے ان کے پاس وحی بھیجی اے موسیٰ (علیہ السلام)! اگر آپ میری مقبولیت چاہتے ہیں اور آپ کو مہربانی کی حاجت ہو تو دونوں ہاتھ اٹھا کر پڑھئے

یا علام السرائر یا مقلب القلوب یا نور النور یادائم کل شیء یزول غیرك یا حی یا قیوم کل حی یموت سواك۔

اے بھیدوں کے جاننے والے اے دلوں کے لپیٹنے والے اے نور کے نور اے ہمیشہ رہنے والے آپ کے سوا ہر شے زوال پذیر ہے اے زندہ اے برقرار رہنے والے آپ کے سوا تمام زندہ مر جائیں گے۔

فائدہ: بعض عارفین کا قول ہے کہ خدا کا اسم اعظم یہ ہے۔ اللھم انت الذی لا الٰہ الا انت یا ذاالمعارج اسالك بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وبما انزلتهٗ فی لیلۃ القدر ان تجعل لی من امری فرجا ومخرجا واسالك ان تصلی وتسلم علی سیدنا محمد وان تغفرلی خطیتی وان تقبل توبتی یا ارحم الراحمین۔

اے اللہ آپ خدا ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے صاحب معارج میں آپ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی برکت اور جو کچھ شب قدر میں آپ نے نازل فرمایا ہے اس کی برکت سے میں درخواست کرتا ہوں کہ میرے کام میں کشائش مخروج کر دیجئے اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں اور میری خطا بخش دیں اور میری توبہ قبول کرلیں، اے ارحم الراحمین۔

حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی نسبت سوال کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے اس میں اور خدا کے اسم اعظم میں اتنا سا فرق ہے جتنا کہ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں قرب کے لحاظ سے فرق ہوتا ہے اور میں نے شمس المعارف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت دیکھی کہ جب بندہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہے جنت کہتی ہے:

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ۔ میں حاضر ہوں اور تیری مدد کو تیار ہوں۔

اے اللہ اسے جنت میں داخل کر دیجئے اور کتاب البرکۃ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت آئی ہے جو شخص صبح کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ دس بار پڑھتا ہے وہ گناہوں سے ایسا نکل آتا ہے گویا اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوا اور خدا اس سے ستر قسم کی بلائیں دور رکھتا ہے۔ ان میں سے ادنیٰ جذام ہے اور خدا اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لئے رات تک دعا کو رہتا

ہے۔

کتاب البرکۃ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ خدا نے اس آیت کو ہر مرض کی شفا اور ہر دوا کا مددگار اور ہر فقر سے تونگری اور دوزخ سے آڑ اور دھنس جانے اور مسخ ہو جانے سے اس امت کے لئے امان بنایا ہے جب تک کہ وہ اسے پڑھتے رہیں گے اور کوئی دعا جس کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہو رد نہیں ہوتی۔

سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے میں اللہ تعالیٰ سے تیس سال یہ درخواست کرتا رہا کہ خدایا مجھے اسم اعظم دکھلا دیجئے۔ اس کے بعد میں نے ایک شب کو آسمان پر ستاروں سے لکھا ہوا دیکھا

یا حی یا قیوم یاذاالجلال والاکرام یا بدیع السموات والارض۔

اے زندہ اے برقرار رہنے اور رکھنے والے اے جلال اور اکرام والے اے آسمانوں اور زمین کے بطرز نو پیدا کرنے والے۔

اور میں نے ایک ہاتف کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ خدا کا اسم اعظم ہے۔ غالب قطان کا بیان ہے کہ میں دس سال تک خدا سے یہ درخواست کرتا رہا کہ مجھے اسم اعظم تعلیم فرما دیجئے کہ جب اس کے ذریعے سے دعا کی جائے تو خدا قبول کرے اور جب کوئی شے اس کے ذریعے مانگی جائے تو عطا فرما دے تین شب برابر کسی آنے والے نے آ کر مجھے کہا کہ پڑھو یافارج الهم یاکاشف الغم یا صادق للوعد یاموفیا بالعهد یا حی یاقیوم لا الله الا انت۔ (اے فکر کو کھولنے والے اے غم کو دور کرنے والے اے وعدہ کے سچے اے عہد کے پورا کرنے والے اے زندہ اے قائم رہنے والے اور رکھنے والے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں)

ابن عباس کا بیان ہے کہ ایک بار ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی دعا ایسی ہے جو رد نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ پڑھا کرو۔

اللهم انی اسالك باسمك الاعلى الاعز الاجل الاکرم۔

(اے اللہ میں آپ کے اس نام کی بدولت جو اعلیٰ نہایت باعزت نہایت بزرگ ہے آپ سے درخواست کرتا ہوں)

ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص مؤذن کے اذان سے فارغ ہونے کے وقت پڑھا کرے

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ کل شیء ھالك الا وجھہ اللھم انت الذی سنت علی بھذہ الشھادۃ وما شھدت بھا الالك ولایتقبلھا غیرك منی فاجعلھا لی قربۃ عندك وحجابا من نارك واغفرلی ولوالدی ولکل مومن ومؤمنۃ برحمتك یاارحم الراحمین انك علی کل شیء قدیر۔

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہ لاشریک ہے' ہر شے سوا اس کی ذات کے ہلاک ہونے والی ہے اے اللہ آپ ہی نے اس شہادت سے مجھ پر احسان کیا ہے اور میں نے آپ ہی کے لئے اس کی شہادت دی ہے اور سوائے آپ کے اسے مجھ سے کوئی قبول نہیں کرے گا پس اس کو آپ اپنے نزدیک ذریعہ قربت اور دوزخ سے حجاب بنا دیجئے اپنی رحمت سے میری و میرے والدین کی اور ہر مسلمان مرد و عورت کی مغفرت فرمائیے۔ اے ربّ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے یقیناً آپ ہر شے پر قادر ہیں۔

تو خدا اس کو بے حساب جنت میں داخل کرے گا۔

حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس فائدہ سے اس کتاب کو اس لئے ختم کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کا آخر کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پس جیسے کہ میں نے اپنی کتاب کو اس کلمہ پر ختم کیا ہے خدائے کریم سے میں امیدوار ہوں کہ اسی کلمہ پر میرا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ کرے اور نیز اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔

(سوائے احسان کے کیا احسان کا کچھ اور بدلہ بھی ہے)

بغوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس پر میں نے توحید سے احسان کیا ہے کیا جنت کے سوا اس کی اور کچھ بھی جزا ہو سکتی ہے۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس پر میں نے اپنی معرفت اور توحید سے انعام کیا ہے سوائے اس کے کیا اور کچھ بھی اس کی جزا ہو سکتی ہے کہ میں اس کو اپنی جنت میں سکونت پذیر کروں اپنی رحمت سے اپنے حظیرۂ قدس میں اور اپنے شیریں گھاٹ میں داخل کروں جب بندہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو اس کے منہ سے نور کا ایک ستون نکلتا ہے وہ خدا کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نور سے ارشاد فرماتا ہے کہ میرے عرش کے پاس جا۔ وہ عرض کرتا ہے آپ کی عزت کی قسم جب تک کہ آپ میرے پڑھنے والے کو بخش نہ دیں گے میں نہ جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے اس کی زبان پر تجھ کو جاری بھی نہیں کیا تھا کہ اس کو بخش دیا تھا اور یہ کلمہ خدا کی وجہ کریم کی طرف نظر کرنے کے مقابل ہے۔ خواص رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے میں نے ایک شخص کو ایک درخت کے نیچے دیکھا جو تشنگی سے قریب الموت ہو رہا تھا۔ میں نے کہا یا الٰہی آپ کی نہریں زمین میں جاری ہیں اور آپ کے سمندر اس کے اطراف میں بہ رہے ہیں اور یہ تعب تشنگی سے مر رہا ہے۔ اتنے میں اس نے اپنی دونوں آنکھیں کھول دیں اور کہنے لگا اے خواص خدا کی عزت کی قسم اگر مجھ کو مشارق اور مغارب کے سمندر بھی پلاؤ تب بھی خدا کی وجہ کریم کے دیدار کے بغیر میری سیرابی نہ ہوتی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے جو چاہے کہ پورے مکیال سے اجر ناپ کر لے اسے چاہئے کہ اس کا ہر مجلس میں آخر کلام یہ ہو

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

قولِ حضرت مؤلف: بحمد اللہ خدا کی مدد اور حسن توفیق سے یہ کتاب ختم ہوئی۔ خدائے وحدہ لاشریک لہ کا شکر ہے خدا ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور اصحاب پر مدام ابد آلا باد تک کہ جس کو کبھی انقطاع نہ ہو اس قدر درود وسلام بھیجتا رہے جتنا کہ ان چیزوں کا شمار ہو جو کہ ہو چکیں یا ہوں گی یا خدا کے علم میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اصحاب سے راضی رہے۔ والحمد للّٰہ ربّ العالمین ۔ آمین

تمت بالخیر